آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال اِنسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

مصنّف

عزّالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی ◎ غلام ربانی عزیز

المیزان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

المیزان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المیزان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

حصہ ہشتم

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی رح

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المیزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

کاپی رائٹ رجسٹریشن

اُسُدُ الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ کے تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید کے
جملہ حقوق اشاعت "المِیزان" کے نام محفوظ ہیں۔

اس کا کوئی حصہ "المِیزان" کی تحریری اجازت کے بغیر نہیں چھاپا جاسکتا۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات۔ ۰۳۳/۳

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 15710

محمد شاہد عادل نے
حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر
المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (حصہ ہشتم)

حرف میم۔ میم والف 73

۴۵۴۴۔ حضرت مابورؓ خصی 73
۴۵۴۵۔ حضرت ماتعؓ 73
۴۵۴۶۔ حضرت مازن بن خیثمہ السکونیؓ 74
۴۵۴۷۔ حضرت مازن بن غضوبہ الطائی الخطامیؓ 74
۴۵۴۸۔ حضرت ماعزؓ تمیمی 75
۴۵۴۹۔ حضرت ابوعبداللہ بن ماعزؓ 75
۴۵۵۰۔ حضرت ماعز بن مالک الاسلمیؓ 76
۴۵۵۱۔ حضرت ماعز بن مجالد بن ثور بکائیؓ 76
۴۵۵۲۔ حضرت مالک بن احمرؓ 76
۴۵۵۳۔ حضرت مالکؓ بن اخیم باہلی 77
۴۵۵۴۔ حضرت مالکؓ بن ازہر 77
۴۵۵۵۔ حضرت مالکؓ الاشجعی 77
۴۵۵۶۔ حضرت مالکؓ الاشعری یا ابن مالک 77
۴۵۵۷۔ حضرت مالکؓ بن امیہ 78
۴۵۵۸۔ حضرت مالکؓ الانصاری 78
۴۵۵۹۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن حرثان 78
۴۵۶۰۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن عبداللہ اسلمی 79
۴۵۶۱۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو 79
۴۵۶۲۔ حضرت مالکؓ بن ایاس انصاری 79
۴۵۶۳۔ حضرت مالکؓ بن ایفع 79
۴۵۶۴۔ حضرت مالکؓ بن بحینہ 79
۴۵۶۵۔ حضرت مالکؓ بن برصہ بن بہشل 80
۴۵۶۶۔ حضرت مالکؓ بن تیہان 80
۴۵۶۷۔ حضرت مالکؓ بن ثابت انصاری 81
۴۵۶۸۔ حضرت مالکؓ بن ثعلبہ 81
۴۵۶۹۔ حضرت مالکؓ بن ابی ثعلبہ 82
۴۵۷۰۔ حضرت مالکؓ بن جبیر اسلمی 82
۴۵۷۱۔ حضرت مالکؓ بن الحارث ذہلی 82
۴۵۷۲۔ حضرت مالکؓ بن حارث عامر 82
۴۵۷۳۔ حضرت مالکؓ بن حارث 83
۴۵۷۴۔ حضرت مالکؓ بن حارث 83
۴۵۷۵۔ حضرت مالکؓ بن حارثہ 83
۴۵۷۶۔ حضرت مالکؓ بن حسل 83
۴۵۷۷۔ حضرت مالکؓ بن الحسن 83
۴۵۷۸۔ حضرت مالکؓ بن ذی حمایہ 84
۴۵۷۹۔ حضرت مالکؓ بن حمرہ 84
۴۵۸۰۔ حضرت مالکؓ بن حویرث 84
۴۵۸۱۔ حضرت مالکؓ بن حیدہ 84
۴۵۸۲۔ حضرت مالکؓ بن خشخاش 85
۴۵۸۳۔ حضرت مالکؓ بن خلف 85
۴۵۸۴۔ حضرت مالکؓ بن ابی خولی 85
۴۵۸۵۔ حضرت مالکؓ بن دخشم 85
۴۵۸۶۔ حضرت مالکؓ بن رافع 86
۴۵۸۷۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ 86
۴۵۸۸۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ السلولی 87
۴۵۸۹۔ حضرت مالکؓ الرؤاسی 87

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۹۰۔ حضرت مالکؓ بن زاہر	87
۴۵۹۱۔ حضرت مالکؓ بن زمعہ	87
۴۵۹۲۔ حضرت مالکؓ ابوالسائب	88
۴۵۹۳۔ حضرت مالکؓ بن سعد	88
۴۵۹۴۔ حضرت مالکؓ ابوسح	88
۴۵۹۵۔ حضرت مالکؓ بن سنان بن عبید	88
۴۵۹۶۔ حضرت مالکؓ بن سنان نمری	88
۴۵۹۷۔ حضرت مالکؓ بن صعصعہ انصاری	89
۴۵۹۸۔ حضرت مالکؓ بن ضمرۃ	90
۴۵۹۹۔ حضرت مالکؓ بن طلحہ	90
۴۶۰۰۔ حضرت مالکؓ بن عامر ابوعطیہ	90
۴۶۰۱۔ حضرت مالکؓ بن عامر ہانی	90
۴۶۰۲۔ حضرت مالکؓ بن عبادہ	91
۴۶۰۳۔ حضرت مالکؓ بن عبادہ	91
۴۶۰۴۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ اوسی	91
۴۶۰۵۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن خیبری	91
۴۶۰۶۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن سنان خثعمی	92
۴۶۰۷۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ خزاعی	93
۴۶۰۸۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ معافری	93
۴۶۰۹۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ ہلالی	93
۴۶۱۰۔ حضرت مالکؓ والد عبداللہ	93
۴۶۱۱۔ حضرت مالکؓ بن عبدۃ الہمدانی	94
۴۶۱۲۔ حضرت مالکؓ بن عتاہیہ	94
۴۶۱۳۔ حضرت مالکؓ بن عقبہ	94
۴۶۱۴۔ حضرت مالکؓ بن عمرو اسدی	94
۴۶۱۵۔ حضرت مالکؓ بن عمرو بلوی	95
۴۶۱۶۔ حضرت مالکؓ بن عمرو تمیمی	95
۴۶۱۷۔ حضرت مالکؓ بن عمرو انصاری	95
۴۶۱۸۔ حضرت مالکؓ بن عمرو الرؤاسی	95
۴۶۱۹۔ حضرت مالکؓ بن عمرو السلمی	95
۴۶۲۰۔ حضرت مالکؓ بن عمر بن عتیک	96
۴۶۲۱۔ حضرت مالکؓ بن عمرو قشیری	96
۴۶۲۲۔ حضرت مالکؓ بن عمیر حنفی	96
۴۶۲۳۔ حضرت مالکؓ بن عمرو بن مالک مجاشعی	96
۴۶۲۴۔ حضرت مالکؓ بن عمیر سلمی	97
۴۶۲۵۔ حضرت مالکؓ بن عمیرہ	97
۴۶۲۶۔ حضرت مالکؓ بن عمیلہ	98
۴۶۲۷۔ حضرت مالکؓ بن عوف اشجعی	98
۴۶۲۸۔ حضرت مالکؓ بن عوف بن سعد نصری	98
۴۶۲۹۔ حضرت مالک بن ابی العیزارؓ	100
۴۶۳۰۔ حضرت مالک بن قدامہؓ	100
۴۶۳۱۔ حضرت مالک بن قطبہؓ	100
۴۶۳۲۔ حضرت مالک بن قہطمؓ	100
۴۶۳۳۔ حضرت مالکؓ بن قیس بن بجید	101
۴۶۳۴۔ حضرت مالکؓ بن قیس بن خیثمہ	101
۴۶۳۵۔ حضرت مالک بن قیس ابوصرمہ انصاری المازنیؓ	102
۴۶۳۶۔ حضرت مالک بن کعب الانصاریؓ	102
۴۶۳۷۔ حضرت مالکؓ بن مالک الجنی	103
۴۶۳۸۔ حضرت مالک بن مخلدؓ	104
۴۶۳۹۔ حضرت مالک بن مرارہ الرہاویؓ	104
۴۶۴۰۔ حضرت مالک المری بن ابی غطفانؓ	104
۴۶۴۱۔ حضرت مالک بن مزرد الرہاویؓ	104

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۴۲۔ حضرتمالکؓ بن مسعود 104
۴۶۴۳۔ حضرت مالک بن سرفؓ 104
۴۶۴۴۔ حضرت مالکؓ بن نھلہ 105
۴۶۴۵۔ حضرت مالکؓ بن نمط الہمدانی 105
۴۶۴۶۔ حضرت مالکؓ بن نمیر 107
۴۶۴۷۔ حضرت مالکؓ بن نمیلہ 107
۴۶۴۸۔ حضرت مالکؓ بن نویرہ 107
۴۶۴۹۔ حضرت مالکؓ بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم الکندی السکونی 108
۴۶۵۰۔ حضرت مالکؓ بن ہدم 108
۴۶۵۱۔ حضرت مالکؓ بن ولید 109
۴۶۵۲۔ حضرت مالکؓ بن وہب الخزاعی 109
۴۶۵۳۔ حضرت مالکؓ بن وہیب 109
۴۶۵۴۔ حضرت مالکؓ بن یخامر 109
۴۶۵۵۔ حضرت مالکؓ بن یسار السکونی العوفی 110

باب: میم وبا 110

۴۶۵۶۔ حضرت مبرحؓ بن شہاب 110
۴۶۵۷۔ حضرت مبشر بن ابیرقؓ 110
۴۶۵۸۔ حضرت مبشرؓ بن براء بن معرور 110
۴۶۵۹۔ (الف) حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر 111

باب میم وتا وثا 111

۴۶۵۹۔ (ب) حضرت متممؓ بن نویرہ تمیمی 111
۴۶۶۰۔ حضرت متعبؓ سلمی 111
۴۶۶۱۔ حضرت مثنیؓ بن حارثہ 112

باب میم وجیم 113

۴۶۶۲۔ حضرت مجاشعؓ بن مسود 113
۴۶۶۳۔ حضرت مجاشعؓ بن سلیم 113
۴۶۶۴۔ حضرت مجاعہؓ بن مرارہ بن سلمی 113
۴۶۶۵۔ حضرت مجالدؓ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن البکاء 114
۴۶۶۶۔ حضرت مجالدؓ والدابی عشمہ 114
۴۶۶۷۔ حضرت مجالدؓ بن مسعود السلمی 114
۴۶۶۸۔ حضرت مجدی الضمریؓ 115
۴۶۶۹۔ حضرت مجدیؓ بن قیس الاشعری 115
۴۶۷۰۔ حضرت مجذرؓ بن زیاد 115
۴۶۷۱۔ حضرت مجزأہؓ بن ثور 116
۴۶۷۲۔ حضرت مجزز المدلجی القائفؓ 116
۴۶۷۳۔ حضرت مجمعؓ بن جاریہ 116
۴۶۷۴۔ حضرت مجمعؓ بن یزید بن جاریہ 117

باب میم وحا 118

۴۶۷۵۔ حضرت محاربؓ بن مزیدہ 118
۴۶۷۶۔ حضرت محفزؓ بن اوس المزنی 118
۴۶۷۷۔ حضرت محجنؓ بن ادرع الاسلمی 118
۴۶۷۸۔ حضرت محجنؓ بن ابی محجن الدیلی 118
۴۶۷۹۔ حضرت محدوجؓ بن زید الہذی 119
۴۶۸۰۔ حضرت محرزؓ بن حارثہ 119
۴۶۸۱۔ حضرت محرزؓ بن زہیر الاسلمی مدنی 119
۴۶۸۲۔ حضرت محرزؓ بن عامر 120
۴۶۸۳۔ حضرت محرزؓ بن قتادہ بن مسلمہ 120

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۸۴۔ حضرت محرز القصابؓ	120
۴۶۸۵۔ حضرت محرزؓ بن نھلہ	120
۴۶۸۶۔ حضرت محرزؓ	121
۴۶۸۷۔ حضرت محرش الکعبیؓ	121
۴۶۸۸۔ حضرت محسنؓ بن علی	121
۴۶۸۹۔ حضرت محصن الانصاریؓ	122
۴۶۹۰۔ حضرت محصنؓ بن وحوح الانصاری الاوسی	122
۴۶۹۱۔ حضرت محلمؓ بن جثامہ	122
۴۶۹۲۔ حضرت محمدؓ بن ابی بن کعب	123
۴۶۹۳۔ حضرت محمدؓ بن احیحہ بن جلاح	123
۴۶۹۴۔ حضرت محمدؓ بن اسلم بن بجرۃ الانصاری	124
۴۶۹۵۔ حضرت محمد بن اسماعیل الانصاریؓ	124
۴۶۹۶۔ حضرت محمد بن اسودؓ بن خلف	125
۴۶۹۷۔ حضرت محمدؓ بن اشعث بن قیس الکندی	125
۴۶۹۸۔ حضرت محمدؓ بن انس بن فضالۃ الانصاری الظفری	125
۴۶۹۹۔ حضرت محمد الانصاریؓ	126
۴۷۰۰۔ حضرت محمد الانصاریؓ	126
۴۷۰۱۔ حضرت محمد بن ایاس البکیر کنانیؓ	126
۴۷۰۲۔ حضرت محمد بن براء الکنانی اللیثیؓ	126
۴۷۰۳۔ حضرت محمد بن ابی برزہؓ	126
۴۷۰۴۔ حضرت محمد بن بشیر الانصاریؓ	127
۴۷۰۵۔ حضرت محمد بن ثابت بن قیس بن شماسؓ	127
۴۷۰۶۔ حضرت محمد بن جد بن قیسؓ	127
۴۷۰۷۔ حضرت محمد بن جابر بن غرابؓ	127
۴۷۰۹۔ حضرت محمد بن ابی جہمؓ	128
۴۷۱۰۔ حضرت محمد بن حاطبؓ	128
۴۷۱۱۔ حضرت محمد بن حبیب المصریؓ	129
۴۷۱۲۔ حضرت محمد بن ابی حدردؓ	129
۴۷۱۳۔ حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ	130
۴۷۱۴۔ حضرت محمد بن حزمؓ	130
۴۷۱۵۔ حضرت محمد بن خطابؓ	131
۴۷۱۶۔ حضرت محمد بن حمید بن عبدالرحمٰن الغفاریؓ	131
۴۷۱۷۔ حضرت محمد بن حویطب القرشیؓ	131
۴۷۱۸۔ حضرت محمد بن خثیم ابو یزید المحاربیؓ	131
۴۷۱۹۔ حضرت محمد الدوسیؓ	132
۴۷۲۰۔ حضرت محمد بن رافعؓ	132
۴۷۲۱۔ حضرت محمدؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی	132
۴۷۲۲۔ حضرت محمد بن رکانہؓ	132
۴۷۲۳۔ حضرت محمدؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)	132
۴۷۲۴۔ حضرت محمد بن زہیر بن ابی جبلؓ	132
۴۷۲۵۔ حضرت محمد بن زید الانصاریؓ	133
۴۷۲۶۔ حضرت محمد بن سعد المجہولؓ	133
۴۷۲۷۔ حضرت محمد بن سفیانؓ	133
۴۷۲۸۔ حضرت محمدؓ بن ابی سفیان	134
۴۷۲۹۔ حضرت محمد بن ابی سلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ	134
۴۷۳۰۔ حضرت محمد ابو سلیمانؓ	134
۴۷۳۱۔ حضرت محمد بن سہلؓ	135
۴۷۳۲۔ حضرت محمد بن شرحبیل الانصاریؓ	135

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۳۳۔ حضرت محمد بن شریدؓ 135
۴۷۳۴۔ حضرت محمد بن صفوان الانصاریؓ 136
۴۷۳۵۔ حضرت محمد بن صیفیؓ 136
۴۷۳۶۔ حضرت محمد بن صیفی الانصاریؓ 136
۴۷۳۷۔ حضرت محمد بن ضمرہؓ 137
۴۷۳۸۔ حضرت محمد بن طلحہؓ 137
۴۷۳۹۔ حضرت محمد بن عاصمؓ 138
۴۷۴۰۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ 139
۴۷۴۱۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ 139
۴۷۴۲۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ 139
۴۷۴۳۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ 139
۴۷۴۴۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ 140
۴۷۴۵۔ حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن 141
۴۷۴۶۔ حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن 141
۴۷۴۷۔ حضرت محمدؓ بن ابی عبس 141
۴۷۴۸۔ حضرت محمدؓ بن عدی 142
۴۷۴۹۔ حضرت محمدؓ بن عطیہ 142
۴۷۵۰۔ حضرت محمدؓ بن علیۃ القرشی 142
۴۷۵۱۔ حضرت محمدؓ بن عمرو 143
۴۷۵۲۔ حضرت محمدؓ بن عمرو 144
۴۷۵۳۔ حضرت محمدؓ بن عمیر 144
۴۷۵۴۔ حضرت محمدؓ بن ابی عمیرۃ المزنی 145
۴۷۵۵۔ حضرت محمدؓ بن فضالہ 145
۴۷۵۶۔ حضرت محمدؓ بن قیس الاشعری 145
۴۷۵۷۔ حضرت محمدؓ بن قیس 146
۴۷۵۸۔ حضرت محمدؓ بن کعب 146
۴۷۵۹۔ حضرت محمدؓ بن محمود 147
۴۷۶۰۔ حضرت محمدؓ بن مخلد 147
۴۷۶۱۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ 147
۴۷۶۲۔ حضرت محمدؓ ابومہند المزنی 148
۴۷۶۳۔ حضرت محمد بن عبیط بن جابرؓ 148
۴۷۶۴۔ حضرت محمد بن نضلہ الاسدیؓ 149
۴۷۶۵۔ حضرت محمد بن ہشامؓ 149
۴۷۶۶۔ حضرت محمد بن ہلال بن معلیٰؓ 149
۴۷۶۷۔ حضرت محمد بن یفد یدویہؓ 149
۴۷۶۸۔ حضرت محمد غیر منسوبؓ 150
۴۷۶۹۔ حضرت محمود بن ربیعؓ 150
۴۷۷۰۔ حضرت محمود بن ربیعہؓ 150
۴۷۷۱۔ حضرت محمود بن عمرو بن سعدؓ 150
۴۷۷۲۔ حضرت محمود بن عمیرؓ 151
۴۷۷۳۔ حضرت محمود بن لبیدؓ 151
۴۷۷۴۔ حضرت محمود بن مسلمہ الانصاریؓ 151
۴۷۷۵۔ حضرت محمولؓ انصاری 152
۴۷۷۶۔ حضرت محمیہ بن جزءؓ 152
۴۷۷۷۔ حضرت محیصہ بن مسعودؓ 152

باب میم وخا 153

۴۷۷۸۔ حضرت مخارق بن عبداللہ البجلیؓ 153
۴۷۷۹۔ حضرت مخارق بن عبداللہ شیبانیؓ 153
۴۷۸۰۔ حضرت مخارق الہلالیؓ 154
۴۷۸۱۔ حضرت مخاشن الحمیریؓ 154
۴۷۸۲۔ حضرت مخبر بن معاویہؓ 154

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۸۳۔ حضرت مختار بن حارثہؓ	154
۴۷۸۴۔ حضرت مختار بن ابی عبیدؓ بن مسعود	154
۴۷۸۵۔ حضرت مختار بن قیسؓ	155
۴۷۸۶۔ حضرت مخربہؓ بن عدی	155
۴۷۸۷۔ حضرت مخرش الخزاعی الکعبیؓ	155
۴۷۸۸۔ حضرت مخرفۃ العبدیؓ	155
۴۷۸۹۔ حضرت مخرمہ بن شریح حضرمیؓ	156
۴۷۹۰۔ حضرت مخرمہ بن قاسمؓ	156
۴۷۹۱۔ حضرت مخرمہ بن نوفلؓ	156
۴۷۹۲۔ حضرت مخشی بن حمیر الاشجعیؓ	157
۴۷۹۳۔ حضرت مخشی بن وبرہ بن مخشیؓ	157
۴۷۹۴۔ حضرت مخلد الغفاریؓ	157
۴۷۹۵۔ حضرت مخمر بن معاویہؓ	157
۴۷۹۶۔ حضرت مخنف البکریؓ	158
۴۷۹۷۔ حضرت مخنف بن سلیمؓ	158
۴۷۹۸۔ حضرت مخولؓ بن یزید	158
۴۷۹۹۔ حضرت مخیس بن حکیم العذریؓ	159
۴۸۰۰۔ حضرت مخیس ابو غنمؓ	159
باب میم ودال	**159**
۴۸۰۱۔ حضرت مدرکؓ بن حارث	159
۴۸۰۲۔ حضرت مدرکؓ بن زیاد الفزاری	160
۴۸۰۳۔ حضرت مدرکؓ ابو الطفیل الغفاری	160
۴۸۰۴۔ حضرت مدرکؓ بن عمارہ	160
۴۸۰۵۔ حضرت مدرکؓ بن عوف	160
۴۸۰۶۔ حضرت مدعمؓ (مولی رسول اللہ)	161
۴۸۰۷۔ حضرت مدلج الانصاریؓ	161
۴۸۰۸۔ حضرت مدلجؓ بن عمرو السلمی	161
۴۸۰۹۔ حضرت مدلوکؓ ابو سفیان الفزاری	162
باب میم، ذ، ر	**162**
۴۸۱۰۔ حضرت مذعورؓ بن عدی العجلی	162
۴۸۱۱۔ حضرت مذکور العذریؓ	162
۴۸۱۲۔ حضرت مذکور القبطیؓ	162
۴۸۱۳۔ حضرت مرارؓ بن مالک	162
۴۸۱۴۔ حضرت مرارہؓ بن ربیع	163
۴۸۱۵۔ حضرت مرارہؓ بن سلمی الیمانی الحنفی	163
۴۸۱۶۔ حضرت مرارہؓ بن مربع بن قیظی	163
۴۸۱۷۔ حضرت مرثدؓ بن جابر الکندی	164
۴۸۱۸۔ حضرت مرثدؓ بن ربیعہ العبدی	164
۴۸۱۹۔ حضرت مرثدؓ بن صلت الجعفی	164
۴۸۲۰۔ حضرت مرثدؓ بن ظبیان السدوسی	164
۴۸۲۱۔ حضرت مرثدؓ بن عامر التغلبی	164
۴۸۲۲۔ حضرت مرثدؓ بن عدی الکندی یا الطائی	165
۴۸۲۳۔ حضرت مرثدؓ بن عیاض	165
۴۸۲۴۔ حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد	165
۴۸۲۵۔ حضرت مرثدؓ بن نجبہ	166
۴۸۲۶۔ حضرت مرثدؓ بن وداعہ	166
۴۸۲۷۔ حضرت مرحب یا ابو مرحبؓ	166
۴۸۲۸۔ حضرت مرداسؓ بن عمروہ	167
۴۸۲۹۔ حضرت مرداسؓ بن عمرو الفدکی	167
۴۸۳۰۔ حضرت مرداسؓ بن قیس الدوسی	167

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۳۱۔ حضرت مرداسؓ بن مالک الاسلمی 168
۴۸۳۲۔ حضرت مرداسؓ بن مالک الغنوی 168
۴۸۳۳۔ حضرت مرداس یا ابن مرداسؓ 168
۴۸۳۴۔ حضرت مرداسؓ بن ابی مرداس 168
۴۸۳۵۔ حضرت مرداسؓ بن مروان 169
۴۸۳۶۔ حضرت مرداسؓ بن نہیک 169
۴۸۳۷۔ حضرت مرزبانؓ بن نعمان 169
۴۸۳۸۔ حضرت مرزوق الصیقل الشامیؓ 169
۴۸۳۹۔ حضرت مرکبودؓ 169
۴۸۴۰۔ حضرت مروانؓ بن جذع 169
۴۸۴۱۔ حضرت مروان بن حکم 169
۴۸۴۲۔ حضرت مروانؓ بن قیس الاسدی 171
۴۸۴۳۔ حضرت مروانؓ بن مالک الداری 172
۴۸۴۴۔ حضرت مرۃؓ بن حباب 172
۴۸۴۵۔ حضرت مرۃؓ بن سراقہ 172
۴۸۴۶۔ حضرت مرۃ العامریؓ 172
۴۸۴۷۔ حضرت مرۃؓ بن صابی الیشکری 173
۴۸۴۸۔ حضرت مرۃؓ بن عمرو قرشی 173
۴۸۴۹۔ حضرت مرۃؓ بن عمرو العقیلی 173
۴۸۵۰۔ حضرت مرۃؓ بن کعب 173

باب میم وز 174

۴۸۵۱۔ حضرت مزردؓ بن ضرار 174
۴۸۵۲۔ حضرت مزیدۃؓ بن جابر العبدی العصری 174

باب میم وس 175

۴۸۵۳۔ حضرت مساحق ابونوفلؓ 175
۴۸۵۴۔ حضرت مسافع الدیلی ابوعبیدہؓ 175
۴۸۵۵۔ حضرت مسافعؓ بن عیاض 176
۴۸۵۶۔ حضرت مستظلؓ بن حصین 177
۴۸۵۷۔ حضرت المستنیرؓ بن صعصعۃ الخزاعی 177
۴۸۵۸۔ حضرت المستوردؓ بن جیلان العبدی 177
۴۸۵۹۔ حضرت مستوردؓ بن شداد 177
۴۸۶۰۔ حضرت مستوردؓ بن منہال 177
۴۸۶۱۔ حضرت سرعؓ بن یاسر الجہنی 178
۴۸۶۲۔ حضرت مسروح ابوبکرہؓ 178
۴۸۶۳۔ حضرت مسروقؓ بن اجدع الہمدانی 178
۴۸۶۴۔ حضرت مسروقؓ بن وائل حضرمی 178
۴۸۶۵۔ حضرت مسطحؓ بن اثاثہ 178
۴۸۶۶۔ حضرت مسعودؓ بن اسود بن حارثہ 179
۴۸۶۷۔ حضرت مسعودؓ بن اسود البلوی 179
۴۸۶۸۔ حضرت مسعودؓ بن اوس بن اصرم 179
۴۸۶۹۔ حضرت مسعودؓ بن اوس بن زید 180
۴۸۷۰۔ حضرت مسعودؓ الثقفی 180
۴۸۷۱۔ حضرت مسعودؓ بن حراش 180
۴۸۷۲۔ حضرت مسعودؓ بن حکم بن ربیع 180
۴۸۷۳۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الخزاعی 181
۴۸۷۴۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الزرقی 181
۴۸۷۵۔ حضرت مسعودؓ بن ربیعہ 181
۴۸۷۶۔ حضرت مسعودؓ بن زخیلہ بن عائذ 182
۴۸۷۷۔ حضرت مسعودؓ بن زرارہ 182
۴۸۷۸۔ حضرت مسعودؓ بن زید بن سبیع 182
۴۸۷۹۔ حضرت مسعودؓ بن سعد 182

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۸۰۔ حضرت مسعودؓ بن سعد بن قیس	183
۴۸۸۱۔ حضرت مسعودؓ بن سنان الاسلمی	183
۴۸۸۲۔ حضرت مسعودؓ بن سنان الانصاری	183
۴۸۸۳۔ حضرت مسعودؓ بن سوید بن حارثہ	183
۴۸۸۴۔ حضرت مسعودؓ بن ضحاک بن عدی	183
۴۸۸۵۔ حضرت مسعودؓ بن عبد سعد	184
۴۸۸۶۔ حضرت مسعودؓ بن عبدہ بن مظہر	184
۴۸۸۷۔ حضرت مسعودؓ	184
۴۸۸۸۔ حضرت مسعودؓ بن عمرو الثقفی	184
۴۸۸۹۔ حضرت مسعودؓ بن عمرو القاری	184
۴۸۹۰۔ حضرت مسعودؓ مولیٰ فروہ اسلمی	184
۴۸۹۱۔ حضرت مسعودؓ بن قیس بن خلدہ	185
۴۸۹۲۔ حضرت مسعودؓ بن وائل	185
۴۸۹۳۔ حضرت مسعودؓ بن یزید بن سبیع	185
۴۸۹۴۔ حضرت مسلمؓ بن بجرۃ	185
۴۸۹۵۔ حضرت مسلمؓ بن حارث بن بدل	186
۴۸۹۶۔ حضرت مسلمؓ بن حارث الخزاعی	186
۴۸۹۷۔ حضرت مسلمؓ بن جشیہ	187
۴۸۹۸۔ حضرت مسلمؓ	187
۴۸۹۹۔ حضرت مسلمؓ بن رباح	187
۴۹۰۰۔ حضرت مسلمؓ بن سائب	188
۴۹۰۱۔ حضرت مسلمؓ (ابو عباد)	188
۴۹۰۲۔ حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی	188
۴۹۰۳۔ حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی	188
۴۹۰۴۔ حضرت مسلمؓ بن عبدالرحمٰن	188
۴۹۰۵۔ حضرت مسلمؓ (ابو عبداللہ)	188
۴۹۰۶۔ حضرت مسلمؓ بن عقرب ازدی	189
۴۹۰۷۔ حضرت مسلمؓ بن علاء الحضرمی	189
۴۹۰۸۔ حضرت مسلمؓ بن عمرو	189
۴۹۰۹۔ حضرت مسلمؓ بن عمیر	190
۴۹۱۰۔ حضرت مسلمؓ بن ابو عوسجہ	190
۴۹۱۱۔ حضرت مسلمؓ بن ابو الغادیہ	190
۴۹۱۲۔ حضرت مسلمؓ بن ہانی بن یزید	190
۴۹۱۳۔ حضرت مسلمہؓ بن اسلم	190
۴۹۱۴۔ حضرت مسلمہؓ بن شیبان	190
۴۹۱۵۔ حضرت مسلمہؓ بن قیس الانصاری	191
۴۹۱۶۔ حضرت مسلمہؓ بن مالک	191
۴۹۱۷۔ حضرت مسلمہؓ بن مخلد بن صامت	191
۴۹۱۸۔ حضرت مسورؓ ابو عبداللہ	192
۴۹۱۹۔ حضرت مسورؓ بن مخرمہ بن نوفل	192
۴۹۲۰۔ حضرت مسورؓ بن یزید الاسدی	193
۴۹۲۱۔ حضرت مسیبؓ بن حزن بن ابی وہب	193
۴۹۲۲۔ حضرت مسیبؓ بن ابی السائب	194
۴۹۲۳۔ حضرت مسیبؓ بن عمرو	194
باب میم و شین	194
۴۹۲۴۔ حضرت مشرحؓ	194
۴۹۲۵۔ حضرت مشرحؓ بن خالد السعدی	194
باب میم و صاد	195
۴۹۲۶۔ حضرت مصعبؓ الاسلمی	195
۴۹۲۷۔ حضرت مصعبؓ بن ام الجلاس	195
۴۹۲۸۔ حضرت مصعبؓ بن شیبہ بن عثمان	195

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۲۹_حضرت مصعبؓ بن عمیر بن ہاشم 196

باب میم وضاد 198

۴۹۳۰_حضرت مضاربؓ 198

۴۹۳۱_حضرت مفرحؓ بن جدالہ 198

۴۹۳۲_حضرت مضطجعؓ بن اثاثہ 198

۴۹۳۳_حضرت مضرسؓ بن سفیان 198

باب میم وطا 198

۴۹۳۴_حضرت مطاعؓ 198

۴۹۳۵_حضرت مطرؓ بن عکامس السلمی 199

۴۹۳۶_حضرت مطرؓ لیثی 199

۴۹۳۷_حضرت مطرؓ بن ہلال 199

۴۹۳۸_حضرت مطرحؓ بن جندلۃ 200

۴۹۳۹_حضرت مطرفؓ بن بہصل 200

۴۹۴۰_حضرت مطرفؓ بن خالد 200

۴۹۴۱_حضرت مطرفؓ بن مالک 200

۴۹۴۲_حضرت مطعمؓ بن عبیدۃ 200

۴۹۴۳_حضرت مطلبؓ بن ازہر 201

۴۹۴۴_حضرت مطلبؓ بن حطب 201

۴۹۴۵_حضرت مطلبؓ بن ربیعہ 201

۴۹۴۶_حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ 202

۴۹۴۷_حضرت مطیعؓ بن اسود 202

۴۹۴۸_حضرت مطیعؓ بن عامر 203

باب میم وظا 203

۴۹۴۹_حضرت مظہرؓ بن رافع 203

باب میم وعین 204

۴۹۵۰_حضرت معاذؓ بن انس 204

۴۹۵۱_حضرت معاذؓ ابوبشر اسدی 204

۴۹۵۲_حضرت معاذؓ تمیمی 204

۴۹۵۳_حضرت معاذؓ بن جبل 204

۴۹۵۴_حضرت معاذؓ بن حارث انصاری 207

۴۹۵۵_حضرت معاذؓ بن حارث بن رفاعہ 207

۴۹۵۶_حضرت معاذؓ بن رباح 209

۴۹۵۷_حضرت معاذؓ بن زرارہ 209

۴۹۵۸_حضرت معاذؓ ابوزہرہ 209

۴۹۵۹_حضرت معاذؓ بن سعد 210

۴۹۶۰_حضرت معاذؓ بن صمہ 210

۴۹۶۱_حضرت معاذؓ بن عثمان 210

۴۹۶۲_حضرت معاذؓ بن عمرو 210

۴۹۶۳_حضرت معاذؓ بن عمرو بن قیس 211

۴۹۶۴_حضرت معاذؓ بن ماعص 211

۴۹۶۵_حضرت معاذؓ بن معدان 211

۴۹۶۶_حضرت معاذؓ بن یزید بن سکن 212

۴۹۶۷_حضرت معاذؓ بن یزید 212

۴۹۶۸_حضرت معاذؓ بن عمرو النہرانی 212

۴۹۶۹_حضرت معافیؓ بن زید الجرشی 212

۴۹۷۰_حضرت معاویہؓ بن ثعلبہ 212

۴۹۷۱_حضرت معاویہؓ بن ثور 212

۴۹۷۲_حضرت معاویہؓ بن جاہمۃ 213

۴۹۷۳_حضرت معاویہؓ بن خدیج 213

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۷ـ حضرت معاویہؓ بن حکم 214
۴۹۷ـ حضرت معاویہؓ بن حیدہ 214
۴۹۷ـ حضرت معاویہؓ بن سوید 215
۴۹۷ـ حضرت معاویہؓ بن صخر بن ابی سفیان 215
۴۹۷ـ حضرت معاویہؓ بن صعصعہ 218
۴۹۷ـ حضرت معاویہؓ بن عبداللہ بن ابواحمد 218
۴۹۸ـ حضرت معاویہؓ ـ بن عبداللہ 218
۴۹۸ـ حضرت معاویہؓ بن عیاض 218
۴۹۸ـ حضرت معاویہؓ بن قرمل 218
۴۹۸ـ حضرت معاویہؓ لیثی 218
۴۹۸ـ حضرت معاویہؓ بن محصن 219
۴۹۸ـ حضرت معاویہؓ بن معاویہ 219
۴۹۸ـ حضرت معاویہؓ بن نفیع 219
۴۹۸ـ حضرت معاویہؓ بن نوفل 220
۴۹۸ـ حضرت معاویہؓ ہذلی 220
۴۹۸ـ حضرت معبدؓ بن اکثم 220
۴۹۹ـ حضرت معبدؓ الجذامی 220
۴۹۹ـ حضرت معبدؓ بن خالد 221
۴۹۹ـ حضرت معبدؓ الخزاعی 221
۴۹۹۳ـ حضرت معبدؓ بن زہیر 222
۴۹۹۴ـ حضرت معبدؓ ابورہبر نمیری 222
۴۹۹۵ـ حضرت معبدؓ بن صبیح 222
۴۹۹۶ـ حضرت معبدؓ بن عباد 223
۴۹۹۷ـ حضرت معبدؓ بن عباس 223
۴۹۹۸ـ حضرت معبدؓ بن عبد سعد بن 223
۴۹۹۹ـ حضرت معبدؓ قرشی 224
۵۰۰۰ـ حضرت معبدؓ بن قیس بن صخر 224
۵۰۰۱ـ حضرت معبدؓ بن مخرمہ 224
۵۰۰۲ـ حضرت معبدؓ بن مسعود 224
۵۰۰۳ـ حضرت معبدؓ بن میسرۃ 225
۵۰۰۴ـ حضرت معبدؓ بن نباتہ 225
۵۰۰۵ـ حضرت معبدؓ بن وہب 225
۵۰۰۶ـ حضرت معبدؓ بن ہوذۃ 225
۵۰۰۷ـ حضرت معتبؓ بن عمرو 225
۵۰۰۸ـ حضرت معتبؓ بن حمراء 226
۵۰۰۹ـ حضرت معتبؓ بن عبید بن ایاس 226
۵۰۱۰ـ حضرت معتبؓ بن قشیر 226
۵۰۱۱ـ حضرت معتبؓ بن ابی لہب 226
۵۰۱۲ـ حضرت معتمؓ (ابوحنش) 227
۵۰۱۳ـ حضرت معدؓ بن ذہل 227
۵۰۱۴ـ حضرت معدانؓ ابوالخیر 227
۵۰۱۵ـ حضرت معدانؓ ابوخالد 227
۵۰۱۶ـ حضرت معدی کربؓ بن حارث بن 228
۵۰۱۷ـ حضرت معدی کربؓ بن رفاعہ 228
۵۰۱۸ـ حضرت معدی کربؓ بن شراجیل 228
۵۰۱۹ـ حضرت معدی کربؓ بن قیس 228
۵۰۲۰ـ حضرت معدی کربؓ ہمدانی 228
۵۰۲۱ـ حضرت معدی کربؓ 228
۵۰۲۲ـ حضرت معرضؓ بن علاط سلمی 229
۵۰۲۳ـ حضرت معرضؓ بن معیقیب 229
۵۰۲۴ـ حضرت معضدؓ بن یزید 229
۵۰۲۵ـ حضرت معقلؓ [illegible] 229

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۰۲۶۔ حضرت معقلؓ بن سنان بن مظہر 230
۵۰۲۷۔ حضرت معقلؓ بن سنان بن نبیشہ 230
۵۰۲۸۔ حضرت معقلؓ بن مقرن 231
۵۰۲۹۔ حضرت معقلؓ بن منذر 231
۵۰۳۰۔ حضرت معقلؓ بن ابی الہیثم اسدی 231
۵۰۳۱۔ حضرت معقلؓ بن یسار بن عبداللہ 231
۵۰۳۲۔ حضرت معلیٰؓ بن لوذان 232
۵۰۳۳۔ حضرت معمرؓ انصاری 232
۵۰۳۴۔ حضرت معمرؓ بن حارث بن قیس 232
۵۰۳۵۔ حضرت معمرؓ بن حارث بن معمر 232
۵۰۳۶۔ حضرت معمرؓ بن حبیب بن عبید 233
۵۰۳۷۔ حضرت معمرؓ بن حزم بن یزید 233
۵۰۳۸۔ حضرت معمرؓ (والد ابوخزامہ سعدی) 233
۵۰۳۹۔ حضرت معمرؓ بن ابی سرح 233
۵۰۴۰۔ حضرت معمرؓ بن عبداللہ بن نضلہ 233
۵۰۴۱۔ حضرت معمرؓ بن عثمان بن عمرو 234
۵۰۴۲۔ حضرت معمرؓ بن کلاب 234
۵۰۴۳۔ حضرت معمرؓ 234
۵۰۴۴۔ حضرت معنؓ بن حاجر 234
۵۰۴۵۔ حضرت معنؓ بن عدی بن حد 234
۵۰۴۶۔ حضرت معنؓ بن فضالہ بن عبید 235
۵۰۴۷۔ حضرت معنؓ بن یزید بن اخنس 235
۵۰۴۸۔ حضرت معنؓ بن یزید 235
۵۰۴۹۔ حضرت معوذؓ بن عفراء 235
۵۰۵۰۔ حضرت معوذؓ بن عمرو 236
۵۰۵۱۔ حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی 236
۵۰۵۲۔ حضرت معیقیبؓ بن معرض یمامی 237

باب میم وغین 237

۵۰۵۳۔ حضرت مغفلؓ بن عبد غنم 237
۵۰۵۴۔ حضرت مغلسؓ بکری 237
۵۰۵۵۔ حضرت مغیثؓ مولیٰ ابی احمد 238
۵۰۵۶۔ حضرت مغیثؓ بن عبید بن ایاس 239
۵۰۵۷۔ حضرت مغیثؓ بن عمرو ابوثروان 239
۵۰۵۸۔ حضرت مغیثؓ غنوی 239
۵۰۵۹۔ حضرت مغیرہؓ بن اخنس 239
۵۰۶۰۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث قرشی 240
۵۰۶۱۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبدالمطلب 240
۵۰۶۲۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث بن ہشام 240
۵۰۶۳۔ حضرت مغیرہؓ بن سلمان الخزاعی 241
۵۰۶۴۔ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بن ابی عامر 241
۵۰۶۵۔ حضرت مغیرہؓ بن نوفل بن حارث 242
۵۰۶۶۔ حضرت مغیرہؓ بن ہشام 243

باب میم، فا و قاف 243

۵۰۶۷۔ حضرت مفروقؓ بن عمرو الاصم 243
۵۰۶۸۔ حضرت مقتربؓ 244
۵۰۶۹۔ حضرت مقدادؓ بن عمرو 244
۵۰۷۰۔ حضرت مقدامؓ بن معدی کرب 246
۵۰۷۱۔ حضرت مقسمؓ (خاوند بریرہ) 246
۵۰۷۲۔ حضرت مقعدؓ 247
۵۰۷۳۔ مقوقس 247

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب میم وکاف 247

۵۰۷ـ حضرت مکحولؓ (مولیٰ رسول اللہ) 247

۵۰۷ـ حضرت مکرمؓ غفاری 248

۵۰۷ـ حضرت مکلبہؓ بن ملکان 248

۵۰۷ـ حضرت مکنفؓ الحارثی 248

۵۰۷ـ حضرت مکنفؓ بن زید الخیل 248

۵۰۷ـ حضرت مکیتلؓ لیثی 248

۵۰/ـ حضرت مکیثؓ 249

ب میم ولام 249

۵۰ـ حضرت ملحانؓ بن زیاد بن عطیف 249

۵۰۸ـ حضرت ملحانؓ بن شبل 249

۵۰۸ـ حضرت ملفعؓ بن حصین 250

۵۰۸ـ حضرت ملکوؓ بن عبدہ 250

۵۰۸ـ حضرت ملیلؓ بن عبدالکریم 250

۵۰۸ـ حضرت ملیلؓ بن وبرہ 250

ب میم ونون 250

۵۰۸ـ حضرت منبعثؓ 250

۵۰۸ـ حضرت منبہؓ ابو وہب 251

۵۰۸ـ حضرت منبہؓ (والد یعلی بن منبہ) 251

۵۰۰ـ حضرت منتجعؓ 251

۵۰ـ حضرت منتذرؓ 251

۵۰۹ـ حضرت منتشرؓ (والد محمد بن منتشر) 252

۵۰۹ـ حضرت منتفقؓ 252

۵۰۹ـ حضرت منجابؓ بن راشد بن اصرم 252

۵۰۹۵ـ حضرت منجابؓ بن راشد ناجی 252

۵۰۹۶ـ حضرت منذرؓ بن اجدع 253

۵۰۹۷ـ حضرت منذرؓ اسلمی 253

۵۰۹۸ـ حضرت منذرؓ بن ابی اسید الساعدی 253

۵۰۹۹ـ حضرت منذرؓ بن ساوی بن عبداللہ 254

۵۱۰۰ـ حضرت منذرؓ بن سعد بن منذر 254

۵۱۰۱ـ حضرت منذرؓ بن عائذ بن منذر 254

۵۱۰۲ـ حضرت منذرؓ بن عباد 254

۵۱۰۳ـ حضرت منذرؓ بن عبداللہ 254

۵۱۰۴ـ حضرت منذرؓ بن عبدالمدان 255

۵۱۰۵ـ حضرت منذرؓ بن عدی بن منذر 255

۵۱۰۶ـ حضرت منذرؓ بن عرفجہ بن کعب 255

۵۱۰۷ـ حضرت منذرؓ بن عمرو 255

۵۱۰۸ـ حضرت منذرؓ بن قدامہ بن حارث 256

۵۱۰۹ـ حضرت منذرؓ بن کعب دارمی 256

۵۱۱۰ـ حضرت منذرؓ بن مالک 256

۵۱۱۱ـ حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ 257

۵۱۱۲ـ حضرت منذرؓ بن یزید بن عامر 257

۵۱۱۳ـ حضرت منصور بن عمیر بن ہاشم 257

۵۱۱۴ـ حضرت منظورؓ بن زبان بن سیار 257

۵۱۱۵ـ حضرت منقذؓ بن خنیس 257

۵۱۱۶ـ حضرت منقذؓ بن زید بن حارث 257

۵۱۱۷ـ حضرت منقذؓ بن عمرو بن عطیہ 258

۵۱۱۸ـ حضرت منقذؓ بن لبابۃ الاسدی 258

۵۱۱۹ـ حضرت منفعہؓ 258

۵۱۲۰ـ حضرت منقعؓ تمیمی 258

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۲۱۔حضرت منقع بن مالک بن امیہ 259
۵۱۲۲۔حضرت منکدرؓ بن عبداللہ بن ہدیہ 259
۵۱۲۳۔حضرت منہالؓ ابوعبدالملک 259
۵۱۲۴۔حضرت منیبؓ ازدی 260
۵۱۲۵۔حضرت منیبؓ بن عبدالسلمی 260
۵۱۲۶۔حضرت منیذرؓ اسلمی 260

باب میم وہا 260

۵۱۲۷۔حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ 260
۵۱۲۸۔حضرت مہاجرؓ بن خالد بن ولید 261
۵۱۲۹۔حضرت مہاجرؓ بن زیاد الحارثی 261
۵۱۳۰۔حضرت مہاجرؓ 262
۵۱۳۱۔حضرت مہاجرؓ بن قنفذ بن عمیر 262
۵۱۳۲۔حضرت مہاجرؓ 262
۵۱۳۳۔حضرت مہجعؓ (مولیٰ حضرت عمرؓ) 262
۵۱۳۴۔حضرت مہدیؓ جزری 263
۵۱۳۵۔حضرت مہرانؓ (مولیٰ حضور اکرمؐ) 263
۵۱۳۶۔حضرت مہرانؓ (والد میمون) 263
۵۱۳۷۔حضرت مہزمؓ بن وہب الکندی 263
۵۱۳۸۔حضرت مہشمؓ بن عتبہ 263
۵۱۳۹۔حضرت مہلہلؓ 264
۵۱۴۰۔حضرت مہینؓ بن ہیثم 264

باب میم وواؤ 264

۵۱۴۱۔حضرت موسیٰؓ بن حارث 264
۵۱۴۲۔حضرت مولہؓ بن کثیف 264
۵۱۴۳۔حضرت مونسؓ بن فضالہ 265
۵۱۴۴۔حضرت موہبؓ بن عبداللہ 265

باب میم ویا 265

۵۱۴۵۔حضرت میثمؓ یا میتم 265
۵۱۴۶۔حضرت میسرہؓ ابوطیبہ 265
۵۱۴۷۔حضرت میسرہؓ الفجر 266
۵۱۴۸۔حضرت میسرہؓ بن مسروق عیسیٰ 266
۵۱۴۹۔حضرت میمونؓ (مولیٰ رسول اللہؐ) 266
۵۱۵۰۔حضرت میمونؓ بن سنباد 266
۵۱۵۱۔حضرت میمونؓ بن یامین 266
۵۱۵۲۔حضرت میمونؓ 267
۵۱۵۳۔حضرت میناؓ 267
۵۱۵۴۔حضرت میناؓ 267

حصہ ہشتم ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (حصہ نہم)

باب نون والف	**271**
۵۱۵۵۔حضرت نابغہؓ الجعدی	271
۵۱۵۶۔حضرت نابل الحبشی	273
۵۱۵۷۔حضرت ناجیہؓ بن اعجم اسلمی	273
۵۱۵۸۔حضرت ناجیہؓ بن جندب	273
۵۱۵۹۔حضرت ناجیہؓ بن حارث	274
۵۱۶۰۔حضرت ناجیہؓ بن خفاف	275
۵۱۶۱۔حضرت ناجیہؓ الطفاوی	275
۵۱۶۲۔حضرت ناجیہؓ بن عمرو	275
۵۱۶۳۔حضرت ناجیہؓ بن کعب	275
۵۱۶۴۔حضرت ناسحؓ الحضرمی	276
۵۱۶۵۔حضرت ناشرہؓ بن سوید	276
۵۱۶۶۔حضرت ناعمؓ بن اجیل	276
۵۱۶۷۔حضرت نافعؓ بن بدیل	277
۵۱۶۸۔حضرت نافعؓ الجرشی	277
۵۱۶۹۔حضرت نافعؓ بن عبدالحارث	277
۵۱۷۰۔حضرت نافعؓ بن حارث بن کلدہ	278
۵۱۷۱۔حضرت نافعؓ مولیٰ رسول اکرمؐ	279
۵۱۷۲۔حضرت نافعؓ بن زید	279
۵۱۷۳۔حضرت نافعؓ ابوالسائب	279
۵۱۷۴۔حضرت نافعؓ ابوسلیمان	279
۵۱۷۵۔حضرت نافعؓ بن صبرہ	280
۵۱۷۶۔حضرت نافعؓ ابوطیبہ	280
۵۱۷۷۔حضرت نافعؓ بن ظریب	280
۵۱۷۸۔حضرت نافعؓ بن عتبہ	280
۵۱۷۹۔حضرت نافعؓ بن عجیر	281
۵۱۸۰۔حضرت نافعؓ بن علقمہ	281
۵۱۸۱۔حضرت نافعؓ بن عمرو المزنی	282
۵۱۸۲۔حضرت نافعؓ بن عمرو بن معدیکرب	282
۵۱۸۳۔حضرت نافعؓ بن غیلان	282
۵۱۸۴۔حضرت نافعؓ بن کیسان	283
۵۱۸۵۔حضرت نافعؓ بن ابی نافع الرؤاسی	283
۵۱۸۶۔حضرت نافعؓ بن یزید الثقفی	283
۵۱۸۷۔حضرت نافعؓ	284
باب النون والباء	**284**
۵۱۸۸۔حضرت نباشؓ بن زرارہ	284
۵۱۸۹۔حضرت نبہانؓ التمار	284
۵۱۹۰۔حضرت نبہانؓ صاحب رسول اللہؐ	285
۵۱۹۱۔حضرت نبیشہؓ الخیر	285
۵۱۹۲۔حضرت نبیشہؓ	285
۵۱۹۳۔حضرت نبیطؓ بن جابر	286
۵۱۹۴۔حضرت نبیطؓ بن شریط	286
۵۱۹۵۔حضرت نبیہؓ الجہنی	286
۵۱۹۶۔حضرت نبیہؓ بن حذیفہ	286
۵۱۹۷۔حضرت نبیہؓ	287
۵۱۹۸۔حضرت نبیہؓ بن صواب	287

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۱۹۹۔ حضرت نبیہؓ بن عثمان	287

باب النون مع حاء ذال وزاوسین 287

۵۲۰۰۔ حضرت نحاتؓ بن ثعلبہ	287
۵۲۰۱۔ حضرت نذیرؓ ابومریم	287
۵۲۰۲۔ حضرت نزالؓ بن سبرۃ	287
۵۲۰۳۔ حضرت نسیرؓ بن العنبس	288

باب النون وصاد 288

۵۲۰۴۔ حضرت نصرؓ بن الحارث	288
۵۲۰۵۔ حضرت نصرؓ بن حزن	288
۵۲۰۶۔ حضرت نصرؓ بن دہر	288
۵۲۰۷۔ حضرت نصرؓ بن عوف	289
۵۲۰۸۔ حضرت نصرؓ بن وہب	289
۵۲۰۹۔ حضرت نصیبؓ مولیٰ سری	289
۵۲۱۰۔ حضرت نصیرؓ	290

باب نون وضاد 290

۵۲۱۱۔ حضرت نضرؓ بن حارث الاوسی	290
۵۲۱۲۔ حضرت نضرؓ بن حارث القرشی	290
۵۲۱۳۔ حضرت نضرؓ بن سلمۃ الہذلی	291
۵۲۱۴۔ حضرت نضرؓ بن سفیان الہذلی	291
۵۲۱۵۔ حضرت نضرۃؓ بن اکتم	291
۵۲۱۶۔ حضرت نضلۃؓ انصاری	292
۵۲۱۷۔ حضرت نضلہؓ بن خدیج	292
۵۲۱۸۔ حضرت نضلہؓ بن طریف	293
۵۲۱۹۔ حضرت نضلہؓ بن عبید الاسلمی	293
۵۲۲۰۔ حضرت نضلہؓ بن عمرو الغفاری	294
۵۲۲۱۔ حضرت نضلہؓ بن ماعز	294
۵۲۲۲۔ حضرت نضیرؓ بن حارث قرشی	294
۵۲۲۳۔ حضرت نضیرؓ بن نضر بن حارث	295

باب النون وظاء وعین 295

۵۲۲۴۔ حضرت نظیرؓ المزنی	295
۵۲۲۵۔ حضرت نعمؓ	295
۵۲۲۶۔ حضرت نعامہؓ الضبی	296
۵۲۲۷۔ حضرت نعمانؓ بن اشیم	296
۵۲۲۸۔ حضرت نعمانؓ بن بازیہ	296
۵۲۲۹۔ حضرت نعمانؓ بن برزج	296
۵۲۳۰۔ حضرت نعمانؓ بشیر	296
۵۲۳۱۔ حضرت نعمانؓ البلوی	298
۵۲۳۲۔ حضرت نعمانؓ بن بیا	298
۵۲۳۳۔ حضرت نعمانؓ بن ثابت	299
۵۲۳۴۔ حضرت نعمانؓ بن جزء	299
۵۲۳۵۔ حضرت نعمانؓ بن ابی جعال	299
۵۲۳۶۔ حضرت نعمانؓ بن حارثہ انصاری	299
۵۲۳۷۔ حضرت نعمانؓ بن حمید	299
۵۲۳۸۔ حضرت نعمانؓ بن ابی خزمہ	299
۵۲۳۹۔ حضرت نعمانؓ بن خلف	299
۵۲۴۰۔ حضرت نعمانؓ بن ربعی	300
۵۲۴۱۔ حضرت نعمانؓ بن زارع	300
۵۲۴۲۔ حضرت نعمانؓ بن زید	300
۵۲۴۳۔ حضرت نعمانؓ السبی	300

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۴۴۔ حضرت نعمانؓ بن سنان 301
۵۲۴۵۔ حضرت نعمانؓ بن شریک 301
۵۲۴۶۔ حضرت نعمانؓ بن عبد عمرو 301
۵۲۴۷۔ حضرت نعمانؓ بن عجلان 301
۵۲۴۸۔ حضرت نعمانؓ بن عدی 302
۵۲۴۹۔ حضرت نعمانؓ بن عصر 303
۵۲۵۰۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ 304
۵۲۵۱۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن خلدہ 304
۵۲۵۲۔ حضرت نعمانؓ بن غصن 304
۵۲۵۳۔ حضرت نعمانؓ بن ابی فاطمۃ 304
۵۲۵۴۔ حضرت نعمانؓ بن قوقل 305
۵۲۵۵۔ حضرت نعمانؓ بن قیس الحضرمی 305
۵۲۵۶۔ حضرت النعمانؓ قیل ذی رعین 305
۵۲۵۷۔ حضرت نعمانؓ بن مالک الخزرجی 306
۵۲۵۸۔ حضرت نعمانؓ بن مالک انصاری اوسی 307
۵۲۵۹۔ حضرت نعمانؓ بن ابی مالک الخزرجی 307
۵۲۶۰۔ حضرت نعمانؓ بن مرۃ 307
۵۲۶۱۔ حضرت نعمانؓ بن مقرن 307
۵۲۶۲۔ حضرت نعمانؓ بن یزید 308
۵۲۶۳۔ حضرت نعیمؓ بن اوس 308
۵۲۶۴۔ حضرت نعیمؓ بن بدر 308
۵۲۶۵۔ حضرت نعیمؓ بن جناب 309
۵۲۶۶۔ حضرت نعیمؓ بن ربیعہ 309
۵۲۶۷۔ حضرت نعیمؓ بن زید التیمی 309
۵۲۶۸۔ حضرت نعیمؓ بن سلامۃ 309
۵۲۶۹۔ حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام 310
۵۲۷۰۔ حضرت نعیمؓ بن عبدالرحمٰن 310
۵۲۷۱۔ حضرت نعیمؓ بن قعنب 310
۵۲۷۲۔ حضرت نعیمؓ بن عبد کلال 310
۵۲۷۳۔ حضرت نعیمؓ بن عمرو بن مالک 311
۵۲۷۴۔ حضرت نعیمؓ بن مسعود 311
۵۲۷۵۔ حضرت نعیمؓ بن مقرن 311
۵۲۷۶۔ حضرت نعیمؓ بن ہزال 312
۵۲۷۷۔ حضرت نعیمؓ بن ہمار 313
۵۲۷۸۔ حضرت نعیمؓ بن یزید 313
۵۲۷۹۔ حضرت نعیمانؓ بن عمرو 313

باب نون وفا 315

۵۲۸۰۔ حضرت نفیرؓ ابوجبیر 315
۵۲۸۱۔ حضرت نفیرؓ بن مجیب الشمالی 315
۵۲۸۲۔ حضرت نفیعؓ ابوبکرۃ 316
۵۲۸۳۔ حضرت نفیعؓ المعلی 316

باب نون وقاف 316

۵۲۸۴۔ حضرت نقادہؓ الاسدی 316
۵۲۸۵۔ حضرت نقبؓ بن فروۃ 317
۵۲۸۶۔ حضرت نقیدہؓ بن عمرو 317
۵۲۸۷۔ حضرت نقیرؓ (والدابی السلیل) 317

باب نون ومیم 317

۵۲۸۸۔ حضرت النمرؓ بن تولب 317
۵۲۸۹۔ حضرت نمطؓ بن قیس 319

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۹۰۔ حضرت نمیرؓ بن اوس	319
۵۲۹۱۔ حضرت نمیرؓ بن حارث	320
۵۲۹۲۔ حضرت نمیرؓ بن خرشہ	320
۵۲۹۳۔ حضرت نمیرؓ بن عامر	320
۵۲۹۴۔ حضرت نمیرؓ بن عریب	320
۵۲۹۵۔ حضرت نمیرؓ بن ابی نمیر	321
۵۲۹۶۔ حضرت نمیلہؓ بن عبداللہ	321
۵۲۹۷۔ حضرت نمیلہؓ	321
۵۲۹۸۔ حضرت نمیلہؓ	321
باب نون وہا	**322**
۵۲۹۹۔ حضرت نہارؓ العبدی	322
۵۳۰۰۔ حضرت نہشلؓ بن مالک	323
۵۳۰۱۔ حضرت نہیرؓ بن الہیثم	323
۵۳۰۲۔ حضرت نہیکؓ بن اساف	323
۵۳۰۳۔ حضرت نہیکؓ بن اوس	323
۵۳۰۴۔ حضرت نہیکؓ بن صریم	324
۵۳۰۵۔ حضرت نہیکؓ بن عاصم	324
۵۳۰۶۔ حضرت نہیکؓ بن قصی	324
باب نون وواؤ	**324**
۵۳۰۷۔ حضرت نواسؓ بن سمعان	324
۵۳۰۸۔ حضرت نوحؓ بن مخلد	325
۵۳۰۹۔ حضرت نوفلؓ بن ثعلبہ	325
۵۳۱۰۔ حضرت نوفلؓ بن الحارث	326
۵۳۱۱۔ حضرت نوفلؓ بن طلحہ	326
۵۳۱۲۔ حضرت نوفلؓ بن عبداللہ	326
۵۳۱۳۔ حضرت نوفلؓ بن فروۃ	327
۵۳۱۴۔ حضرت نوفلؓ بن مساحق	327
۵۳۱۵۔ حضرت نوفلؓ بن معاویہ	327
۵۳۱۶۔ حضرت نوبہؓ	328
۵۳۱۷۔ حضرت نورہؓ	328
باب نون ویا	**328**
۵۳۱۸۔ حضرت نیارؓ بن ظالم	328
۵۳۱۹۔ حضرت نیارؓ بن مسعود	328
۵۳۲۰۔ حضرت نیارؓ بن مکرم	329
باب ھاوالف	**329**
۵۳۲۱۔ حضرت ہاشمؓ بن عتبہ	329
۵۳۲۲۔ حضرت ہالہؓ بن ابی ہالہ	330
۵۳۲۳۔ حضرت ہامہؓ ابوزہیر	331
۵۳۲۴۔ حضرت ہامہؓ ابن الہیم	331
۵۳۲۵۔ حضرت ہانیؓ بن جزء	332
۵۳۲۶۔ حضرت ہانیؓ بن حارث	332
۵۳۲۷۔ حضرت ہانیؓ بن عدی	332
۵۳۲۸۔ حضرت ہانیؓ بن عمرو	332
۵۳۲۹۔ حضرت ہانیؓ بن فراس	332
۵۳۳۰۔ حضرت ہانیؓ ابومالک	332
۵۳۳۱۔ حضرت ہانیؓ المخزومی	333
۵۳۳۲۔ حضرت ہانیؓ بن نیار	333
۵۳۳۳۔ حضرت ہانیؓ بن یزید	334

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۳۴۔ حضرت ہبارؓ بن اسود	334
۵۳۳۵۔ حضرت ہبارؓ بن سفیان	335
۵۳۳۶۔ حضرت ہبارؓ بن صیفی	336
۵۳۳۷۔ حضرت ہبیبؓ بن عمرو	336
۵۳۳۸۔ حضرت ہبیرہؓ بن سبل	336
۵۳۳۹۔ حضرت ہبیرہؓ بن المخاضۃ	337
۵۳۴۰۔ حضرت ہبیلؓ بن کعب	337
۵۳۴۱۔ حضرت ہبیلؓ بن وبرۃ	337
۵۳۴۲۔ حضرت ہجیعؓ بن قیس	337
۵۳۴۳۔ حضرت ہداجؓ الحنفی	337
۵۳۴۴۔ حضرت ہدارؓ الکنانی	337
۵۳۴۵۔ حضرت ہدمؓ بن مسعود	338
۵۳۴۶۔ حضرت ہدہؓ	338
۵۳۴۷۔ حضرت ہدیلؓ	338
۵۳۴۸۔ حضرت ہدیمؓ التغلبی	338
۵۳۴۹۔ حضرت ہذیمؓ بن عبداللہ	338
۵۳۵۰۔ حضرت ہرمؓ بن حیان	339
۵۳۵۱۔ حضرت ہرمؓ بن خنبش	339
۵۳۵۲۔ حضرت ہرمؓ بن عبداللہ	339
۵۳۵۳۔ حضرت ہرمؓ بن قطبہ	339
۵۳۵۴۔ حضرت ہرمؓ بن مسعدہ	339
۵۳۵۵۔ حضرت ہرماسؓ بن زید	340
۵۳۵۶۔ حضرت ہرمزؓ مولی النبیؐ	340
۵۳۵۷۔ حضرت ہرمزؓ بن ماہان	340
۵۳۵۸۔ حضرت ہریؓ بن عبداللہ	341
۵۳۵۹۔ حضرت ہریمؓ بن عبداللہ	342
۵۳۶۰۔ حضرت ہزالؓ صاحب الشجرۃ	342
۵۳۶۱۔ حضرت ہزالؓ بن مرۃ	342
۵۳۶۲۔ حضرت ہزالؓ بن ذئاب	342
۵۳۶۳۔ حضرت ہزانؓ بن عمرو	343
۵۳۶۴۔ حضرت ہزیلؓ بن شرحبیل	343
۵۳۶۵۔ حضرت ہشامؓ بن حبیش	343
۵۳۶۶۔ حضرت ہشامؓ بن ابی حذیفہ	343
۵۳۶۷۔ حضرت ہشامؓ بن حکیم	343
۵۳۶۸۔ حضرت ہشامؓ مولیٰ رسول اکرمؐ	345
۵۳۶۹۔ حضرت ہشامؓ بن صبابۃ	345
۵۳۷۰۔ حضرت ہشامؓ بن عاص القرشی	345
۵۳۷۱۔ حضرت ہشامؓ بن العاص	347
۵۳۷۲۔ حضرت ہشامؓ بن عامر	347
۵۳۷۳۔ حضرت ہشامؓ بن عتبہ	347
۵۳۷۴۔ حضرت ہشامؓ بن عمرو	348
۵۳۷۵۔ حضرت ہشامؓ بن قتادۃ	348
۵۳۷۶۔ حضرت ہشامؓ بن مغیرۃ	349
۵۳۷۷۔ حضرت ہشامؓ بن الولید	349
۵۳۷۸۔ حضرت ہشامؓ	349
۵۳۷۹۔ حضرت ہشیمؓ ابوحذیفہ	349
۵۳۸۰۔ حضرت ہلالؓ اسلمی	349
۵۳۸۱۔ حضرت ہلالؓ بن امیہ	350
۵۳۸۲۔ حضرت ہلالؓ بن الحارث	350
۵۳۸۳۔ حضرت ہلالؓ بن الحمرا	350

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۳۸۴۔حضرت ہلالؓ بن الحکم	350
۵۳۸۵۔حضرت ہلالؓ بن ابی خولی	351
۵۳۸۶۔حضرت ہلالؓ بن ربیعہ	351
۵۳۸۷۔حضرت ہلالؓ بن سعد	352
۵۳۸۸۔حضرت ہلالؓ احد بنی متعان	352
۵۳۸۹۔حضرت ہلالؓ بن عامر	352
۵۳۹۰۔حضرت ہلالؓ بن عامر المزنی	353
۵۳۹۱۔حضرت ہلالؓ بن علقمہ	353
۵۳۹۲۔حضرت ہلالؓ بن مرۃ	353
۵۳۹۳۔حضرت ہلالؓ بن المعلّٰی	353
۵۳۹۴۔حضرت ہلالؓ بن ابی ہلال	354
۵۳۹۵۔حضرت ہلالؓ بن وکیع	354
۵۳۹۶۔حضرت ہلبؓ الطائی	354
۵۳۹۷۔حضرت ہلواثؓ	354
۵۳۹۸۔حضرت ہمامؓ بن الحارث	354
۵۳۹۹۔حضرت ہمامؓ مولیٰ رسول اکرمؐ	354
۵۴۰۰۔حضرت ہمامؓ بن زید	355
۵۴۰۱۔حضرت ہمامؓ بن مالک	355
۵۴۰۲۔حضرت ہمیلؓ بن الدمون	355
۵۴۰۳۔حضرت ہندؓ بن حارثہ	355
۵۴۰۴۔حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ	356
۵۴۰۵۔حضرت ہندؓ بن ہند بن ابی ہالہ	357
۵۴۰۶۔حضرت ہنیدۃؓ بن خالد	358
۵۴۰۷۔حضرت ہوبجہؓ بن بجیر	358
۵۴۰۸۔حضرت ہوذۃؓ بن اجمل	358
۵۴۰۹۔حضرت ہوذۃؓ بن الحارث	359
۵۴۱۰۔حضرت ہوذۃؓ بن خالد الکنانی	359
۵۴۱۱۔حضرت ہوذہؓ بن عرفطہ حمیری	359
۵۴۱۲۔حضرت ہوذۃؓ بن عمرو	359
۵۴۱۳۔حضرت ہوذۃؓ بن قیس	359
۵۴۱۴۔حضرت ہوذۃؓ	360
۵۴۱۵۔حضرت ھبیانؓ اسلمی	360
۵۴۱۶۔حضرت ہیتؓ	360
۵۴۱۷۔حضرت ہیثمؓ بن دہر	360
۵۴۱۸۔حضرت ہیثمؓ ابوقیس	361
۵۴۱۹۔حضرت ہیثمؓ بن ابومعقل	361
۵۴۲۰۔حضرت ہیکلؓ بن جابر	361
باب واؤ والف	**361**
۵۴۲۱۔حضرت وابصہؓ بن معبد	361
۵۴۲۲۔حضرت واثلہؓ بن اسقع	362
۵۴۲۳۔حضرت واثلہؓ بن الخطاب	363
۵۴۲۴۔حضرت واثلہؓ اللیثی	363
۵۴۲۵۔حضرت وازعؓ بن زارع	364
۵۴۲۶۔حضرت وازعؓ ابوذریح	364
۵۴۲۷۔حضرت وازمؓ بن زر	364
۵۴۲۸۔حضرت واسعؓ بن حبان	364
۵۴۲۹۔حضرت واصلہؓ بن حباب	364
۵۴۳۰۔حضرت واقدؓ بن الحارث	365
۵۴۳۱۔حضرت واقدؓ مولیٰ رسول اکرمؐ	365
۵۴۳۲۔حضرت واقدؓ بن عبداللہ	365

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۳۳۔ حضرت واقدؓ بن عبداللہ 366
۵۴۳۴۔ حضرت واقدؓ ابومراوح 367
۵۴۳۵۔ حضرت واقدؓ 367
۵۴۳۶۔ حضرت وائلؓ بن حجر 367
۵۴۳۷۔ حضرت وائلؓ بن ابی القعیس 368
۵۴۳۸۔ حضرت وائلؓ القیل 369
۵۴۳۹۔ حضرت وبرؓ بن مشہر 369
۵۴۴۰۔ حضرت وبرؓ بن یحنس الخزاعی 369
۵۴۴۱۔ حضرت وجزؓ بن غالب 370
۵۴۴۲۔ حضرت وحشیؓ بن حرب 370
۵۴۴۳۔ حضرت وحوحؓ بن اسلت 371
۵۴۴۴۔ حضرت وداعہؓ بن خزام 372
۵۴۴۵۔ حضرت وداعہؓ بن ابی زید 372
۵۴۴۶۔ حضرت وداعہؓ بن ابی ووداعۃ 372
۵۴۴۷۔ حضرت وردانؓ بن زر 373
۵۴۴۸۔ حضرت ودفۃؓ بن ایاس 373
۵۴۴۹۔ حضرت ودیعۃؓ بن خزام 373
۵۴۵۰۔ حضرت ودیعۃؓ بن عمرو 373
۵۴۵۱۔ حضرت وردؓ بن خالد السلمی 374
۵۴۵۲۔ حضرت وردانؓ بن اسماعیل 374
۵۴۵۳۔ حضرت وردانؓ الجنی 374
۵۴۵۴۔ حضرت وردانؓ مولیٰ رسول اکرمؐ 374
۵۴۵۵۔ حضرت وردانؓ جدالفرات 374
۵۴۵۶۔ حضرت وردانؓ بن مخرم 375
۵۴۵۷۔ حضرت ورقہؓ بن حابس 375
۵۴۵۸۔ حضرت ورقہؓ بن نوفل القرشی 375
۵۴۵۹۔ حضرت وزرؓ بن سدوس 376
۵۴۶۰۔ حضرت وعلہؓ بن یزید 376
۵۴۶۱۔ حضرت وفرہؓ بن نافر البعاثی 376
۵۴۶۲۔ حضرت وقاصؓ بن قمامہ 377
۵۴۶۳۔ حضرت وقاصؓ بن مجزز مدلجی 377
۵۴۶۴۔ حضرت ولیدؓ بن جابر 377
۵۴۶۵۔ حضرت ولیدؓ بن زفر 377
۵۴۶۶۔ حضرت ولیدؓ بن عبادۃ 377
۵۴۶۷۔ حضرت ولیدؓ بن عبدشمس 378
۵۴۶۸۔ حضرت ولیدؓ بن عقبہ 378
۵۴۶۹۔ حضرت ولیدؓ بن عمارہ 379
۵۴۷۰۔ حضرت ولیدؓ بن القاسم 380
۵۴۷۱۔ حضرت ولیدؓ بن قیس 380
۵۴۷۲۔ حضرت ولیدؓ بن ولید بن مغیرۃ 380
۵۴۷۳۔ حضرت وہبؓ بن اسود 381
۵۴۷۴۔ حضرت وہبؓ بن امیۃ 381
۵۴۷۵۔ حضرت وہبؓ الجیشانی 382
۵۴۷۶۔ حضرت وہبؓ بن حذیفہ 382
۵۴۷۷۔ حضرت وہبؓ بن حمزہ 382
۵۴۷۸۔ حضرت وہبؓ بن خنبش 382
۵۴۷۹۔ حضرت وہبؓ بن خویلد 383
۵۴۸۰۔ حضرت وہبؓ بن زمعۃ 383
۵۴۸۱۔ حضرت وہبؓ بن ابی سرح 383
۵۴۸۲۔ حضرت وہبؓ بن سعد 383

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۴۸۳۔ حضرت وہبؓ بن السماح 384
۵۴۸۴۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن محصن 384
۵۴۸۵۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن قارب 384
۵۴۸۶۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن مسلم 384
۵۴۸۷۔ حضرت وہبؓ (والد عثمان) 385
۵۴۸۸۔ حضرت وہبؓ بن عمرو الاسدی 385
۵۴۸۹۔ حضرت وہبؓ بن عمیر 386
۵۴۹۰۔ حضرت وہبؓ بن قابوس 386
۵۴۹۱۔ حضرت وہبؓ بن قیس 386
۵۴۹۲۔ حضرت وہبؓ بن کلدہ 386
۵۴۹۳۔ حضرت وہبؓ بن معقل 387
۵۴۹۴۔ حضرت وہبانؓ بن صیفی 387

باب الیاء والالف 387

۵۴۹۵۔ حضرت یاسرؓ بن سوید 387
۵۴۹۶۔ حضرت یاسرؓ بن عامر 388
۵۴۹۷۔ حضرت یامینؓ بن یامین 388

باب الیاء والثاء والحاء 389

۵۴۹۸۔ حضرت یثربیؓ بن عوف 389
۵۴۹۹۔ حضرت یحنسؓ النبال 389
۵۵۰۰۔ حضرت یحنسؓ بن وبرۃ 389
۵۵۰۱۔ حضرت یحییٰؓ بن اسعد زرارۃ 389
۵۵۰۲۔ حضرت یحییٰؓ بن اسید 390
۵۵۰۳۔ حضرت یحییٰؓ بن حکیم 390
۵۵۰۴۔ حضرت یحییٰؓ بن حنظلیۃ 390
۵۵۰۵۔ حضرت یحییٰؓ بن خلاد 390
۵۵۰۶۔ حضرت یحییٰؓ بن سعید 391
۵۵۰۷۔ حضرت یحییٰؓ بن صیفی 391
۵۵۰۸۔ حضرت یحییٰؓ بن عبدالرحمٰن 391
۵۵۰۹۔ حضرت یحییٰؓ بن عمیر 392
۵۵۱۰۔ حضرت یحییٰؓ بن نفیر 392
۵۵۱۱۔ حضرت یحییٰؓ بن ہانی 392
۵۵۱۲۔ حضرت یحییٰؓ بن ہند 392
۵۵۱۳۔ حضرت یربوع ابوالجعدؓ 392

باب الیاء والزاء 392

۵۵۱۴۔ حضرت یزدادؓ الفارسی 392
۵۵۱۵۔ حضرت یزیدؓ بن اخنس 393
۵۵۱۶۔ حضرت یزیدؓ بن اسد 393
۵۵۱۷۔ حضرت یزیدؓ بن اسود الجرشی 394
۵۵۱۸۔ حضرت یزیدؓ بن اسود العامری 394
۵۵۱۹۔ حضرت یزیدؓ بن اسید 394
۵۵۲۰۔ حضرت یزیدؓ بن اسیر 394
۵۵۲۱۔ حضرت یزیدؓ بن الاصم 395
۵۵۲۲۔ حضرت یزیدؓ بن امیہ 395
۵۵۲۳۔ حضرت یزیدؓ بن انیس 395
۵۵۲۴۔ حضرت یزیدؓ بن اوس 395
۵۵۲۵۔ حضرت یزیدؓ بن برذع 395
۵۵۲۶۔ حضرت یزیدؓ بن بہرام 396
۵۵۲۷۔ حضرت یزیدؓ بن تمیم 396
۵۵۲۸۔ حضرت یزیدؓ بن ثابت 396

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۲۹۔ حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ 397
۵۵۳۰۔ حضرت یزیدؓ بن جاریہ 397
۵۵۳۱۔ حضرت یزیدؓ بن جراح 398
۵۵۳۲۔ حضرت یزیدؓ بن الحارث 398
۵۵۳۳۔ حضرت یزیدؓ بن حاطب 399
۵۵۳۴۔ حضرت یزیدؓ والد الحجاج 399
۵۵۳۵۔ حضرت یزیدؓ بن حذیفہ 400
۵۵۳۶۔ حضرت یزیدؓ بن حرام 400
۵۵۳۷۔ حضرت یزیدؓ بن حصین 400
۵۵۳۸۔ حضرت یزیدؓ والد حکیم 400
۵۵۳۹۔ حضرت یزیدؓ بن حمزہ 400
۵۵۴۰۔ حضرت یزیدؓ بن حوثرہ 401
۵۵۴۱۔ حضرت یزیدؓ بن خالد العصری 401
۵۵۴۲۔ حضرت یزیدؓ بن خدارۃ 401
۵۵۴۳۔ حضرت یزیدؓ بن رقیش 401
۵۵۴۴۔ حضرت یزیدؓ بن رکانہ 401
۵۵۴۵۔ حضرت یزیدؓ بن زمعۃ 402
۵۵۴۶۔ حضرت یزیدؓ بن ابی زیاد 402
۵۵۴۷۔ حضرت یزیدؓ بن زید 402
۵۵۴۸۔ حضرت یزیدؓ ابو السائب ازدی 403
۵۵۴۹۔ حضرت یزیدؓ ابو السائب الکندی 403
۵۵۵۰۔ حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان 404
۵۵۵۱۔ حضرت یزیدؓ بن السکن بن رافع 405
۵۵۵۲۔ حضرت یزیدؓ بن السکن انصاری 405
۵۵۵۳۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ الضمری 405
۵۵۵۴۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ الجعفی 406
۵۵۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن سنان 406
۵۵۵۶۔ حضرت یزیدؓ بن سیف 406
۵۵۵۷۔ حضرت یزیدؓ بن شجرۃ 406
۵۵۵۸۔ حضرت یزیدؓ بن شریح 407
۵۵۵۹۔ حضرت یزیدؓ بن شراحیل 407
۵۵۶۰۔ حضرت یزیدؓ بن شریک 407
۵۵۶۱۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان ازدی 407
۵۵۶۲۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان 407
۵۵۶۳۔ حضرت یزیدؓ بن صحار 407
۵۵۶۴۔ حضرت یزیدؓ بن ضمرۃ 408
۵۵۶۵۔ حضرت یزیدؓ بن طعمہ 408
۵۵۶۶۔ حضرت یزیدؓ بن طلحہ 408
۵۵۶۷۔ حضرت یزیدؓ بن طلق 408
۵۵۶۸۔ حضرت یزیدؓ بن ظبیان 408
۵۵۶۹۔ حضرت یزیدؓ بن عامر بن السوائی 408
۵۵۷۰۔ حضرت یزیدؓ بن عامر انصاری 409
۵۵۷۱۔ حضرت یزیدؓ بن عبایہ 409
۵۵۷۲۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ البجلی 409
۵۵۷۳۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن جراح 409
۵۵۷۴۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن الشخیر 409
۵۵۷۵۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ الکندی 410
۵۵۷۶۔ حضرت یزیدؓ الخطمی 410
۵۵۷۷۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ 410
۵۵۷۸۔ حضرت یزیدؓ ابو عبدالرحمٰن 410

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۷۹۔ حضرت یزیدؓ بن عبدالمدان 411
۵۵۸۰۔ حضرت یزیدؓ بن عبد 411
۵۵۸۱۔ حضرت یزیدؓ بن عتر 411
۵۵۸۲۔ حضرت یزیدؓ العقیلی 411
۵۵۸۳۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو التمیمی 411
۵۵۸۴۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو ابوقطبہ انصاری 411
۵۵۸۵۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو 412
۵۵۸۶۔ حضرت یزیدؓ ابوعمر 412
۵۵۸۷۔ حضرت یزیدؓ بن عمیر 412
۵۵۸۸۔ حضرت یزیدؓ بن قتادہ 412
۵۵۸۹۔ حضرت یزیدؓ بن قنافۃ 412
۵۵۹۰۔ حضرت یزیدؓ بن قیس بن خارجہ 413
۵۵۹۱۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الظفری 413
۵۵۹۲۔ حضرت یزیدؓ بن قیس 413
۵۵۹۳۔ حضرت یزیدؓ بن اخو سعید 413
۵۵۹۴۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الکندی 413
۵۵۹۵۔ حضرت یزیدؓ بن کعب 413
۵۵۹۶۔ حضرت یزیدؓ بن مالک سبرہ 414
۵۵۹۷۔ حضرت یزیدؓ بن مالک الجعفی 414
۵۵۹۸۔ حضرت یزیدؓ بن محجل 414
۵۵۹۹۔ حضرت یزیدؓ بن مرلع 414
۵۶۰۰۔ حضرت یزیدؓ بن المزین 415
۵۶۰۱۔ حضرت یزیدؓ بن معاویہ 415
۵۶۰۲۔ حضرت یزیدؓ بن معبد 415
۵۶۰۳۔ حضرت یزیدؓ بن ابومعن 415
۵۶۰۴۔ حضرت یزیدؓ بن منذر 415
۵۶۰۵۔ حضرت یزیدؓ بن ابی منصور 416
۵۶۰۶۔ حضرت یزیدؓ بن مہار خسرو 416
۵۶۰۷۔ حضرت یزیدؓ بن نعامہ 416
۵۶۰۸۔ حضرت یزیدؓ بن نعمان 416
۵۶۰۹۔ حضرت یزیدؓ بن نعیم 417
۵۶۱۰۔ حضرت یزیدؓ بن نویرۃ 417
۵۶۱۱۔ حضرت یزیدؓ ابوہانی 417
۵۶۱۲۔ حضرت یزیدؓ بن وقش 417
۵۶۱۳۔ حضرت یزیدؓ بن یحنس 417
۵۶۱۴۔ حضرت یزیدؓ 418

باب یا وسین 418

۵۶۱۵۔ حضرت یسارؓ بن ازیہر 418
۵۶۱۶۔ حضرت یسارؓ بن اطول 418
۵۶۱۷۔ حضرت یسارؓ مولیٰ بریدۃ 418
۵۶۱۸۔ حضرت یسارؓ بن بلال 418
۵۶۱۹۔ حضرت یسارؓ الحبشی 418
۵۶۲۰۔ حضرت یسارؓ الخفاف 419
۵۶۲۱۔ حضرت یسارؓ الراعی 420
۵۶۲۲۔ حضرت یسارؓ بن سبع 420
۵۶۲۳۔ حضرت یسارؓ بن سوید 420
۵۶۲۴۔ حضرت یسارؓ بن عبد 420
۵۶۲۵۔ حضرت یسارؓ مولی فضالہ بن ہلال 420
۵۶۲۶۔ حضرت یسارؓ ابوفکیھہ 421
۵۶۲۷۔ حضرت یسارؓ جد محمد بن اسحاق 421

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵٦٢٨۔حضرت یسارؓ مولی عمرو	421
۵٦٢۔حضرت یسارؓ مولیٰ المغیرۃ بن شعبہ	421
۵٦٣۔حضرت یسارؓ ابو ہند حجام	422
۵٦٣۔حضرت یسارؓ مولی ابو الہیثم	422
۵٦٣۔حضرت یسرؓ بن الحارث	422
۵٦٣۔حضرت یسیرؓ بن عمرو	422
۵٦٣۔حضرت یسیرؓ بن عمر الکندی	422
۵٦٣۔حضرت یسیرؓ بن العنبس	423

ب یاو عین وفا 423

۵٦٣۔حضرت یعقوبؓ بن اوس	423
۵٦٣۔حضرت یعقوبؓ بن الحصین	423
۵٦٣۔حضرت یعقوبؓ بن زمعہ	423
۵٦٣۔حضرت یعقوبؓ القبطی	424
۵٦٤۔حضرت یعلیٰؓ بن امیہ	424
۵٦٤۔حضرت یعلیٰؓ بن حارثہ	425
۵٦٤۔حضرت یعلیٰؓ بن حمزہ	425
۵٦٤۔حضرت یعلیٰؓ العامری	425
۵٦٤۔حضرت یعلیٰؓ بن مرۃ	425
۵٦٤۔حضرت یعلیٰؓ	426
۵٦٤۔حضرت یعمرؓ السعدی	426
۵٦٤۔حضرت یعیشؓ جہنی	427
۵٦٤۔حضرت یعیشؓ بن طخفۃ	427
۵٦٤۔حضرت یعیشؓ غلام بنی مغیرۃ	427
۵٦٥۔حضرت یفوذانؓ بن یفد یدویۃ	427

باب یاو میم ،نون وواوٗ 428

۵٦۵۱۔حضرت الیمانؓ بن جابر	428
۵٦۵۲۔حضرت یناقؓ جد الحسن بن مسلم	428
۵٦۵۳۔حضرت یوسفؓ بن عبداللہ بن سلام	428
۵٦۵۴۔حضرت یوسفؓ الفہری	428
۵٦۵۵۔حضرت یونسؓ بن شداد	429
۵٦۵٦۔حضرت یونسؓ ابو محمد الظفری	429

حصہ نہم ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (دسواں حصہ)

ان صحابہ کے حالات زندگی جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں 433

باب الالف 433

۵۶۵۷۔ حضرت ابو آمنہ فزاریؓ 433
۵۶۵۸۔ حضرت ابو ابراہیمؓ 433
۵۶۵۹۔ حضرت ابو ابراہیم مولیٰ ام سلمہؓ 433
۵۶۶۰۔ حضرت ابو ابی ابن ام حرامؓ 433
۵۶۶۱۔ حضرت ابو اثیلہ بن راشدؓ 434
۵۶۶۲۔ حضرت ابو احمد بن جحشؓ 434
۵۶۶۳۔ حضرت ابو اخزمؓ 434
۵۶۶۴۔ حضرت ابو الاخنسؓ 435
۵۶۶۵۔ حضرت ابو ادریسؓ 435
۵۶۶۶۔ حضرت ابو اذینہ عبدیؓ 435
۵۶۶۷۔ حضرت ابو ارطاۃ احمسیؓ 435
۵۶۶۸۔ حضرت ابو اروی' دوسیؓ 435
۵۶۶۹۔ حضرت ابو الازور احمریؓ 436
۵۶۷۰۔ حضرت ابو الازور ضرار بن خطابؓ 436
۵۶۷۱۔ حضرت ابو الازہر الانماریؓ 436
۵۶۷۲۔ حضرت ابو الازہرؓ 437
۵۶۷۳۔ حضرت ابو اسرائیل انصاریؓ 437
۵۶۷۴۔ حضرت ابو اسماء شامیؓ 437
۵۶۷۵۔ حضرت ابو الاسود تمیمیؓ 437
۵۶۷۶۔ حضرت ابو الاسود بن سندرؓ 437
۵۶۷۷۔ حضرت ابو الاسود بن یزیدؓ 438
۵۶۷۸۔ حضرت ابو اسید بن ثابت انصاریؓ 438
۵۶۷۹۔ حضرت ابو اسید بن علیؓ 438
۵۶۸۰۔ حضرت ابو اسید الساعدیؓ 438
۵۶۸۱۔ حضرت ابو اسیرہؓ 439
۵۶۸۲۔ حضرت ابو الاشعثؓ 439
۵۶۸۳۔ حضرت ابو الاعور الانصاریؓ 439
۵۶۸۴۔ حضرت ابو الاعور الجرمیؓ 439
۵۶۸۵۔ حضرت ابو الاعور عمرو بن سفیان السلمیؓ 439
۵۶۸۶۔ حضرت ابو امامہؓ 440
۵۶۸۷۔ حضرت ابو امامہ انصاریؓ 440
۵۶۸۸۔ حضرت ابو امامہ باہلیؓ 440
۵۶۸۹۔ حضرت ابو امامہ بن ثعلبہؓ 440
۵۶۹۰۔ حضرت ابو امامہ بن سہلؓ 441
۵۶۹۱۔ حضرت ابو امیمہ 441
۵۶۹۲۔ حضرت ابو امیہ ازدیؓ 442
۵۶۹۳۔ حضرت ابو امیہ تغلبیؓ 442
۵۶۹۴۔ حضرت ابو امیہ جمحیؓ 442
۵۶۹۵۔ حضرت ابو امیہ شعبانیؓ 443
۵۶۹۶۔ حضرت ابو امیہ ضمریؓ 443
۵۶۹۷۔ حضرت ابو امیہ مخزومیؓ 443
۵۶۹۸۔ حضرت ابو اناسؓ 443

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۹۹۔ حضرت ابوانس انصاریؓ	444
۵۷۰۰۔ حضرت ابواہابؓ	444
۵۷۰۱۔ حضرت ابواوس اسلمیؓ	444
۵۷۰۲۔ حضرت ابواوس ثقفیؓ	444
۵۷۰۳۔ حضرت ابواوسؓ	445
۵۷۰۴۔ حضرت ابواوفیؓ	445
۵۷۰۵۔ حضرت ابوایاسؓ	445
۵۷۰۶۔ حضرت ابوایمنؓ	445
۵۷۰۷۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ	446
۵۷۰۸۔ حضرت ابوایوبؓ یمامی	446
۵۷۰۹۔ حضرت ابوایوبؓ	447
باب الباء	**447**
۵۷۱۰۔ حضرت ابوبجیرؓ	447
۵۷۱۱۔ حضرت ابوالبداحؓ	447
۵۷۱۲۔ حضرت ابوالبرادؓ	448
۵۷۱۳۔ حضرت ابوبردہؓ	448
۵۷۱۴۔ حضرت ابوبردہؓ	448
۵۷۱۵۔ حضرت ابوبردہ انصاریؓ	448
۵۷۱۶۔ حضرت ابوبردہ اشعریؓ	449
۵۷۱۷۔ حضرت ابوبردہ ہانی بن نیارؓ	449
۵۷۱۸۔ حضرت ابوبردہؓ	450
۵۷۱۹۔ حضرت ابوبرزۃ اسلمیؓ	450
۵۷۲۰۔ حضرت ابوبرقانؓ	450
۵۷۲۱۔ حضرت ابوبزۃؓ	451
۵۷۲۲۔ حضرت ابوالبشرؓ	451
۵۷۲۳۔ حضرت ابوبشر سلمیؓ	451
۵۷۲۴۔ حضرت ابوبشیر انصاریؓ	451
۵۷۲۵۔ حضرت ابوالبشیرؓ	452
۵۷۲۶۔ حضرت ابوبصرہ الغفاریؓ	452
۵۷۲۷۔ حضرت ابوبصیرؓ	453
۵۷۲۸۔ حضرت ابوبصیرہؓ	454
۵۷۲۹۔ حضرت ابوبکرؓ	454
۵۷۳۰۔ حضرت ابوبکر الصدیقؓ	454
۵۷۳۱۔ حضرت ابوبکرہ ثقفیؓ	455
۵۷۳۲۔ حضرت ابوبہیسہ فزاریؓ	456
۵۷۳۳۔ حضرت ابوبہیۃؓ	456
باب التاء	**456**
۵۷۳۴۔ حضرت ابوتحیی انصاریؓ	456
۵۷۳۵۔ حضرت ابوتمام ثقفیؓ	456
۵۷۳۶۔ حضرت ابوتمیم الجیشانیؓ	457
۵۷۳۷۔ حضرت ابوتمیمہ الجہیمیؓ	457
باب الثاء	**458**
۵۷۳۸۔ حضرت ابوثابت انصاریؓ	458
۵۷۳۹۔ حضرت ابوثابت القرشیؓ	458
۵۷۴۰۔ حضرت ابوثروانؓ	458
۵۷۴۱۔ حضرت ابوثعلبہ اشجعیؓ	459
۵۷۴۲۔ حضرت ابوثعلبہ انصاریؓ	459
۵۷۴۳۔ حضرت ابوثعلبہ ثقفیؓ	459
۵۷۴۴۔ حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ	459

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۴۵۔ حضرت ابوثور فہمیؓ 460

باب الجیم 460

۵۷۴۶۔ حضرت ابوجابرؓ 460
۵۷۴۷۔ حضرت ابوجاریہ انصاریؓ 461
۵۷۴۸۔ حضرت ابوجبیر حضرمیؓ 461
۵۷۴۹۔ حضرت ابوجبیرہ بن الحصینؓ 461
۵۷۵۰۔ حضرت ابوجبیرہ بن ضحاکؓ 461
۵۷۵۱۔ حضرت ابوجحش لیثیؓ 462
۵۷۵۲۔ حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہؓ 462
۵۷۵۳۔ حضرت ابوالجدعاءؓ 463
۵۷۵۴۔ حضرت ابوالجراح الاشجعیؓ 463
۵۷۵۵۔ حضرت ابوجرول الجشمیؓ 463
۵۷۵۶۔ حضرت ابوجری الجیمیؓ 463
۵۷۵۷۔ حضرت ابوجریؓ 464
۵۷۵۸۔ حضرت ابوجسرہؓ 464
۵۷۵۹۔ حضرت ابوالجعد افلحؓ 464
۵۷۶۰۔ حضرت ابوجعد بن جنادہؓ 464
۵۷۶۱۔ حضرت ابوجعد غطفانیؓ 465
۵۷۶۲۔ حضرت ابوالججیعہؓ 465
۵۷۶۳۔ حضرت ابوجمعہؓ 465
۵۷۶۴۔ حضرت ابوالجملؓ 465
۵۷۶۵۔ حضرت ابوجمیلہ سلمیؓ 466
۵۷۶۶۔ حضرت ابوجندب عتقیؓ 466
۵۷۶۷۔ حضرت ابوجندب فزاریؓ 466
۵۷۶۸۔ حضرت ابوجندل بن سہیلؓ 466
۵۷۶۹۔ حضرت ابوجنیدہ بن جندعؓ 468
۵۷۷۰۔ حضرت ابوجنیدہ فہریؓ 468
۵۷۷۱۔ حضرت ابوالجودانؓ 468
۵۷۷۲۔ حضرت ابوجہادؓ 468
۵۷۷۳۔ حضرت ابوجہم ابن حذیفہؓ 469
۵۷۷۴۔ حضرت ابوجہمہؓ 470
۵۷۷۵۔ حضرت ابوجہیم بن حارثؓ 470
۵۷۷۶۔ حضرت ابوجہیم عبداللہؓ 471
۵۷۷۷۔ حضرت ابوجہیمہؓ 471

باب الحاء 472

۵۷۷۸۔ حضرت ابوحاتم مزنیؓ 472
۵۷۷۹۔ حضرت ابوالحارث ازدیؓ 472
۵۷۸۰۔ حضرت ابوالحارث انصاریؓ 472
۵۷۸۱۔ حضرت ابوالحازم انصاریؓ 472
۵۷۸۲۔ حضرت ابوحازم صخرؓ 473
۵۷۸۳۔ حضرت ابوحازم والد قیسؓ 473
۵۷۸۴۔ حضرت ابوحازم والد کریمؓ 473
۵۷۸۵۔ حضرت ابوحاضرؓ 473
۵۷۸۶۔ حضرت ابوحاطبؓ 473
۵۷۸۷۔ حضرت ابوحامدؓ 474
۵۷۸۸۔ حضرت ابوحبہ انصاریؓ 474
۵۷۸۹۔ حضرت ابوحبہ بن غزیہؓ 474
۵۷۹۰۔ حضرت ابوحبیب بن زیدؓ 475
۵۷۹۱۔ حضرت ابوحبیب عنبریؓ 475

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۹۲۔ حضرت ابوحبیب بن ازعرؓ 475

۵۷۹۳۔ حضرت ابوحبیش غفاریؓ 475

۵۷۹۴۔ حضرت ابوحثمہ بن حذیفہؓ 476

۵۷۹۵۔ حضرت ابوحثمہ والد سہلؓ 476

۵۷۹۶۔ حضرت ابوالحجاجؓ 476

۵۷۹۷۔ حضرت ابوحدرد اسلمیؓ 477

۵۷۹۸۔ حضرت ابوحدردؓ 477

۵۷۹۹۔ حضرت ابوحدیدہ جہنیؓ 477

۵۸۰۰۔ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہؓ 477

۵۸۰۱۔ حضرت ابوحذیفہ ثقفیؓ 478

۵۸۰۲۔ حضرت ابوحریرہؓ 479

۵۸۰۳۔ حضرت ابوحریزؓ 479

۵۸۰۴۔ حضرت ابوحزامہؓ 479

۵۸۰۵۔ حضرت ابوحسان بصریؓ 479

۵۸۰۶۔ حضرت ابوحسن انصاریؓ 479

۵۸۰۷۔ حضرت ابوحسینؓ مولیٰ بن نوفل 480

۵۸۰۸۔ حضرت ابوحصیرہؓ 480

۵۸۰۹۔ حضرت ابوالحصین انصاریؓ 480

۵۸۱۰۔ حضرت ابوالحصین سدوسیؓ 480

۵۸۱۱۔ حضرت ابوالحصین السلمیؓ 481

۵۸۱۲۔ حضرت ابوحصین بن لقمانؓ 481

۵۸۱۳۔ حضرت ابوحفص بن مغیرہؓ 481

۵۸۱۴۔ حضرت ابوحفصہؓ 481

۵۸۱۵۔ حضرت ابوالحکم بن حبیبؓ 481

۵۸۱۶۔ حضرت ابوحکیم الانصاریؓ 482

۵۸۱۷۔ حضرت ابوحکیمؓ 482

۵۸۱۸۔ حضرت ابوحکیم بن مقرنؓ 482

۵۸۱۹۔ حضرت ابوحماد انصاریؓ 482

۵۸۲۰۔ حضرت ابوالحمراء مولیٰ رسول اللہؐ 482

۵۸۲۱۔ حضرت ابوالحمراءؓ مولیٰ آل عفراء 483

۵۸۲۲۔ حضرت ابوحمید الساعدیؓ 483

۵۸۲۳۔ حضرت ابوحمیضہ مزنیؓ 483

۵۸۲۴۔ حضرت ابوحمیضہ انصاریؓ 484

۵۸۲۵۔ حضرت ابوحیوہ صنابحیؓ 484

۵۸۲۶۔ ابوحیوہ کندیؓ 484

باب الخاء 484

۵۸۲۷۔ حضرت ابوخارجہ عمرو بن قیسؓ 484

۵۸۲۸۔ حضرت ابوخالد الحارث بن قیسؓ 484

۵۸۲۹۔ حضرت ابوخالد الحارثیؓ 485

۵۸۳۰۔ حضرت ابوخالد السلمیؓ 485

۵۸۳۱۔ حضرت ابوخالد الکندیؓ 485

۵۸۳۲۔ حضرت ابوخالد کندیؓ 486

۵۸۳۳۔ حضرت ابوخالد المخزومیؓ 486

۵۸۳۴۔ حضرت ابوخالدؓ 486

۵۸۳۵۔ حضرت ابوخداشؓ 486

۵۸۳۶۔ حضرت ابوخداشؓ 487

۵۸۳۷۔ حضرت ابوخداش سلمیؓ 487

۵۸۳۸۔ حضرت ابوخراش رعینیؓ 487

۵۸۳۹۔ حضرت ابوخراش ہذلیؓ 488

[illegible] 490

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۴۱۔ حضرت ابوخزامہ عذریؓ	490
۵۸۴۲۔ حضرت ابوخزامہؓ احد بنی الحارث بن سعد	490
۵۸۴۳۔ حضرت ابوخزیمہ بن اوسؓ	491
۵۸۴۴۔ حضرت ابوخزیمہ یربوعؓ	491
۵۸۴۵۔ حضرت ابوخصفہؓ	491
۵۸۴۶۔ حضرت ابوخصیفہؓ	492
۵۸۴۷۔ ابوالخطابؓ	492
۵۸۴۸۔ حضرت ابوخلاد الرعینیؓ	492
۵۸۴۹۔ حضرت ابوخلیدہؓ	493
۵۸۵۰۔ حضرت ابوخمیصہؓ	493
۵۸۵۱۔ حضرت ابوخنیسؓ	493
۵۸۵۲۔ حضرت ابوخیثمہ انصاریؓ	493
۵۸۵۳۔ حضرت ابوخیرہ صباحیؓ	494
۵۸۵۴۔ حضرت ابوخیرہؓ	494
باب الدال	**495**
۵۸۵۵۔ حضرت ابوداؤد انصاریؓ	495
۵۸۵۶۔ حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہؓ	495
۵۸۵۷۔ حضرت ابوالدحداحؓ	496
۵۸۵۸۔ حضرت ابوالدرداءؓ	496
۵۸۵۹۔ حضرت ابودرہ بلویؓ	497
۵۸۶۰۔ حضرت ابوالدنیاؓ	497
باب الذال	**498**
۵۸۶۱۔ حضرت ابوذباب السعدیؓ	498
۵۸۶۲۔ حضرت ابوذر غفاریؓ	498
۵۸۶۳۔ حضرت ابوذرہؓ	500
۵۸۶۴۔ حضرت ابوذرہ حرمازیؓ	500
۵۸۶۵۔ حضرت ابوذویب الہذلیؓ	500
باب الراء	**504**
۵۸۶۶۔ حضرت ابوراشد ازدیؓ	504
۵۸۶۷۔ حضرت ابورافعؓ مولیٰ رسول اللہ	504
۵۸۶۸۔ حضرت ابورافع صائغؓ	505
۵۸۶۹۔ حضرت ابورائطؓ	505
۵۸۷۰۔ حضرت ابوالربیعؓ	505
۵۸۷۱۔ حضرت ابوالربیعہؓ	505
۵۸۷۲۔ حضرت ابوالرجاء العطاردیؓ	505
۵۸۷۳۔ حضرت ابورحیمہؓ	506
۵۸۷۴۔ حضرت ابوالرداد اللیثیؓ	506
۵۸۷۵۔ حضرت ابوالردینؓ	506
۵۸۷۶۔ حضرت ابورزین اسدیؓ	506
۵۸۷۷۔ حضرت ابورزینؓ والد عبداللہ	507
۵۸۷۸۔ حضرت ابورزین عقیلیؓ	507
۵۸۷۹۔ حضرت ابورزینؓ	507
۵۸۸۰۔ حضرت ابورفاعہؓ	507
۵۸۸۱۔ حضرت ابورمثہ بلویؓ	508
۵۸۸۲۔ حضرت ابورمثہ تیمیؓ	508
۵۸۸۳۔ حضرت ابورمداءؓ	508
۵۸۸۴۔ حضرت ابوروح الکلاعیؓ	509
۵۸۸۵۔ حضرت ابوالرومؓ	509
۵۸۸۶۔ حضرت ابورومیؓ	509

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۸۷۔ حضرت ابو رویحہ خثعمیؓ 510
۵۸۸۸۔ حضرت ابو رویحہ الفزعیؓ 510
۵۸۸۹۔ حضرت ابو رہم انماریؓ 511
۵۸۹۰۔ حضرت ابو رہم سماعیؓ 511
۵۸۹۱۔ حضرت ابو رہم ظہریؓ 511
۵۸۹۲۔ حضرت ابو رہم غفاریؓ 512
۵۸۹۳۔ حضرت ابو رہم بن قیسؓ 512
۵۸۹۴۔ حضرت ابو رہم بن معطمؓ 513
۵۸۹۵۔ حضرت ابو رہمہؓ 513
۵۸۹۶۔ حضرت ابو رہیمہؓ 513
۵۸۹۷۔ حضرت ابو ریحانہ ازدیؓ 513
۵۸۹۸۔ حضرت ابو ریحانہ قرشیؓ 514
۵۸۹۹۔ حضرت ابو ریطہؓ 514
۵۹۰۰۔ حضرت ابو ریطہ مذحجیؓ 514
۵۹۰۱۔ حضرت ابو ریمہؓ 514

باب الزاء 515

۵۹۰۲۔ حضرت ابو زرارہ انصاریؓ 515
۵۹۰۳۔ حضرت ابو زرارہ نخعیؓ 515
۵۹۰۴۔ حضرت ابو زرعہ فزعیؓ 515
۵۹۰۵۔ حضرت ابو زرعہ مولی مقدادؓ 515
۵۹۰۶۔ حضرت ابو الزعراءؓ 515
۵۹۰۷۔ حضرت ابو زعنہؓ 515
۵۹۰۸۔ حضرت ابو زمعہ بلویؓ 516
۵۹۰۹۔ حضرت ابو الزوائد یمانیؓ 516
[illegible] 517
۵۹۱۱۔ حضرت ابو زہیر بن اسیدؓ 517
۵۹۱۲۔ حضرت ابو زہیر انماریؓ 517
۵۹۱۳۔ حضرت ابو زہیر ثقفیؓ 517
۵۹۱۴۔ حضرت ابو زہیر بن معاذؓ 518
۵۹۱۵۔ حضرت ابو زہیر نمیریؓ 518
۵۹۱۶۔ حضرت ابو زیاد انصاریؓ 519
۵۹۱۷۔ حضرت ابو زید انصاریؓ 519
۵۹۱۸۔ حضرت ابو زید اوسؓ 519
۵۹۱۹۔ حضرت ابو زید ثابت بن زید انصاریؓ 519
۵۹۲۰۔ حضرت ابو زید جرمیؓ 519
۵۹۲۱۔ حضرت ابو زید سعد بن عبیدؓ 519
۵۹۲۲۔ حضرت ابو زید عمرو بن اخطبؓ 520
۵۹۲۳۔ حضرت ابو زید غافقیؓ 521
۵۹۲۴۔ حضرت ابو زید قیس بن سکنؓ 521
۵۹۲۵۔ حضرت ابو زید قیس بن عمرو ہمدانیؓ 521
۵۹۲۶۔ حضرت ابو زینب بن عوفؓ 521
۵۹۲۷۔ حضرت ابو زینبؓ 522
۵۹۲۸۔ حضرت ابو زید بن صلتؓ 522

باب السین 522

۵۹۲۹۔ حضرت ابو سالم حنفیؓ 522
۵۹۳۰۔ حضرت ابو السائب مولی غیلانؓ 522
۵۹۳۱۔ حضرت ابو السائبؓ 522
۵۹۳۲۔ حضرت ابو السائب والد کردمؓ 523
۵۹۳۳۔ حضرت ابو سبرہ جعفیؓ 523
۵۹۳۴۔ حضرت ابو سبرہ جہنیؓ 524

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۳۵۔ حضرت ابو سبرہ بن ابی رہمؓ 524
۵۹۳۶۔ حضرت ابو سبرہ نخعیؓ 524
۵۹۳۷۔ حضرت ابو سبرہؓ 524
۵۹۳۸۔ حضرت ابو السبع زرقیؓ 525
۵۹۳۹۔ حضرت ابو سروعہ عقبہ بن حارثؓ 525
۵۹۴۰۔ حضرت ابو سریحہ غفاریؓ 525
۵۹۴۱۔ حضرت ابو سعاد جہنیؓ 525
۵۹۴۲۔ حضرت ابو سعادؓ 525
۵۹۴۳۔ حضرت ابو سعد انصاریؓ 526
۵۹۴۴۔ حضرت ابو سعد الخیرؓ 526
۵۹۴۵۔ حضرت ابو سعد زرقیؓ 526
۵۹۴۶۔ حضرت ابو سعد ساعدیؓ 527
۵۹۴۷۔ حضرت ابو سعد بن ابی فضالہؓ 527
۵۹۴۸۔ حضرت ابو سعد بن وہبؓ 528
۵۹۴۹۔ حضرت ابو السعد انؓ 528
۵۹۵۰۔ حضرت ابو سعید اسکندریؓ 528
۵۹۵۱۔ حضرت ابو سعید مولی ابی اسیدؓ 528
۵۹۵۲۔ حضرت ابو سعید انصاریؓ 528
۵۹۵۳۔ حضرت ابو سعید بن زیدؓ 529
۵۹۵۴۔ حضرت ابو سعید سعد بن مالکؓ 529
۵۹۵۵۔ حضرت ابو سعید بن معلیؓ 529
۵۹۵۶۔ حضرت ابو سعید مقبریؓ 530
۵۹۵۷۔ حضرت ابو سعیدؓ 530
۵۹۵۸۔ حضرت ابو سعیدؓ 531
۵۹۵۹۔ حضرت ابو سفیان بن حارث قریشیؓ 531
۵۹۶۰۔ حضرت ابو سفیان بن حارثؓ 534
۵۹۶۱۔ حضرت ابو سفیان صخر بن حربؓ 535
۵۹۶۲۔ حضرت ابو سفیانؓ والد عبداللہ 536
۵۹۶۳۔ حضرت ابو سفیان بن محصنؓ 536
۵۹۶۴۔ حضرت ابو سفیان مدلوکؓ 536
۵۹۶۵۔ حضرت ابو سفیان بن وہبؓ 536
۵۹۶۶۔ حضرت ابو سکینہ شامیؓ 536
۵۹۶۷۔ حضرت ابو سلالہ اسلمیؓ 537
۵۹۶۸۔ حضرت ابو سلام ہاشمیؓ 537
۵۹۶۹۔ حضرت ابو سلامہ ثقفیؓ 537
۵۹۷۰۔ حضرت ابو سلالہ سلامیؓ 537
۵۹۷۱۔ حضرت ابو سلمہ بن عبدالاسدؓ 537
۵۹۷۲۔ حضرت ابو سلمہؓ جد عبدالحمید بن سلمہ 538
۵۹۷۳۔ حضرت ابو سلمہؓ 538
۵۹۷۴۔ حضرت ابو سلمیؓ راعی رسول اللہ ﷺ 538
۵۹۷۵۔ حضرت ابو سلمیؓ 539
۵۹۷۶۔ حضرت ابو سلمیؓ مولی رسول اللہ ﷺ 539
۵۹۷۷۔ حضرت ابو سلیط انصاریؓ 539
۵۹۷۸۔ حضرت ابو السمحؓ 540
۵۹۷۹۔ حضرت ابو سنابل بن بعککؓ 540
۵۹۸۰۔ حضرت ابو سنان اسدیؓ 541
۵۹۸۱۔ حضرت ابو سنان اشجعیؓ 542
۵۹۸۲۔ حضرت ابو سنان بن صیفیؓ 542
۵۹۸۳۔ حضرت ابو سود تمیمیؓ 543
۵۹۸۴۔ حضرت ابو سوید انصاریؓ 543

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۸۵۔ حضرت ابوسہلؓ 543

۵۹۸۶۔ حضرت ابوسہلہؓ 543

۵۹۸۷۔ حضرت ابوسیارہؓ 544

۵۹۸۸۔ حضرت ابوسیف القینؓ 544

باب الشین 544

۵۹۸۹۔ حضرت ابوشاہؓ 544

۵۹۹۰۔ حضرت ابوشباثؓ 545

۵۹۹۱۔ حضرت ابوشجرہؓ 545

۵۹۹۲۔ حضرت ابوشجرہ کندیؓ 545

۵۹۹۳۔ ابوشداد ذماریؓ 545

۵۹۹۴۔ حضرت ابوشدادؓ 546

۵۹۹۵۔ حضرت ابوشراکؓ 546

۵۹۹۶۔ حضرت ابوشریح انصاریؓ 546

۵۹۹۷۔ حضرت ابوشریح خزاعیؓ 546

۵۹۹۸۔ حضرت ابوشریح حارثیؓ 547

۵۹۹۹۔ حضرت ابوشریحؓ 547

۶۰۰۰۔ حضرت ابوشریکؓ 547

۶۰۰۱۔ حضرت ابوشعیبؓ 547

۶۰۰۲۔ حضرت ابوشقرہؓ 548

۶۰۰۳۔ حضرت ابوالشموسؓ 548

۶۰۰۴۔ حضرت ابوشمیلہؓ 548

۶۰۰۵۔ حضرت ابوشمرؓ 548

۶۰۰۶۔ حضرت ابوشیبہ خدریؓ 549

۶۰۰۷۔ حضرت ابوشیخؓ 549

۶۰۰۸۔ حضرت ابوشیخ محاربیؓ 549

باب الصاد 550

۶۰۰۹۔ حضرت ابوصالحؓ 550

۶۰۱۰۔ ابوانصاریؓ 550

۶۰۱۱۔ حضرت ابوعقیلؓ 550

۶۰۱۲۔ حضرت ابوصرمہؓ 551

۶۰۱۳۔ حضرت ابوصعیرؓ 552

۶۰۱۴۔ حضرت ابوصفرہؓ 552

۶۰۱۵۔ حضرت ابوصفوان مالک بن عمیرہؓ 553

۶۰۱۶۔ حضرت ابوصفیہؓ 553

۶۰۱۷۔ حضرت ابوصمیمہؓ 553

باب الضاد 553

۶۰۱۸۔ حضرت ابوضبیسؓ 553

۶۰۱۹۔ حضرت ابوضحاکؓ 554

۶۰۲۰۔ حضرت ابوضمرہؓ 554

۶۰۲۱۔ حضرت ابوضمضمؓ 554

۶۰۲۲۔ حضرت ابوضمیرہ مولیٰ رسول اللہؐ 555

۶۰۲۳۔ حضرت ابوضیمہؓ 555

۶۰۲۴۔ حضرت ابوالضیاح بن ثابتؓ 555

باب الطاء 555

۶۰۲۵۔ حضرت ابوطخفہ غفاریؓ 555

۶۰۲۶۔ حضرت ابوطرفہ کندیؓ 556

۶۰۲۷۔ حضرت ابوطریف ہذلیؓ 556

۶۰۲۸۔ حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہؓ 556

۶۰۲۹۔ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ 557

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۳۰۔ حضرت ابوطلیق اشجعیؓ 558
۶۰۳۱۔ حضرت ابوطویل شطب الممدودؓ 559
۶۰۳۲۔ حضرت ابوطیبہؓ 559

باب ظاء 559
۶۰۳۳۔ حضرت ابوظبیانؓ 559
۶۰۳۴۔ حضرت ابوظبیہؓ 559

باب عین 560
۶۰۳۵۔ حضرت ابوالعاصؓ 560
۶۰۳۶۔ حضرت ابوعامر اشعریؓ 561
۶۰۳۷۔ حضرت ابوعامر اشعریؓ 562
۶۰۳۸۔ حضرت ابوعامرؓ 562
۶۰۳۹۔ حضرت ابوعامر انصاریؓ 562
۶۰۴۰۔ حضرت ابوعامر ثقفیؓ 563
۶۰۴۱۔ حضرت ابوعامر والد حنظلہؓ 563
۶۰۴۲۔ حضرت ابوعامرؓ 563
۶۰۴۳۔ حضرت ابوعامرؓ 563
۶۰۴۴۔ حضرت ابوعامر السکونیؓ 564
۶۰۴۵۔ حضرت ابوعامرؓ 564
۶۰۴۶۔ حضرت ابوعامرؓ 564
۶۰۴۷۔ حضرت ابوعائشہؓ 565
۶۰۴۸۔ حضرت ابوعبادہ انصاریؓ 565
۶۰۴۹۔ حضرت ابوعبداللہ اسلمیؓ 565
۶۰۵۰۔ حضرت ابوعبداللہ خطمیؓ 566
۶۰۵۱۔ حضرت ابوعبداللہ صنابحیؓ 566
۶۰۵۲۔ حضرت ابوعبداللہ قینیؓ 566
۶۰۵۳۔ حضرت ابوعبداللہ مخزومیؓ 566
۶۰۵۴۔ حضرت ابوعبداللہؓ 566
۶۰۵۵۔ حضرت ابوعبداللہؓ 567
۶۰۵۶۔ حضرت ابوعبداللہؓ 567
۶۰۵۷۔ حضرت ابوعبداللہؓ 567
۶۰۵۸۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن اشعریؓ 568
۶۰۵۹۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن انصاریؓ 568
۶۰۶۰۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنیؓ 568
۶۰۶۱۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن خاصن عائشہ 569
۶۰۶۲۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن خطمیؓ 569
۶۰۶۳۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن صنابحیؓ 569
۶۰۶۴۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن فہریؓ 570
۶۰۶۵۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن قرشیؓ 571
۶۰۶۶۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن القینیؓ 571
۶۰۶۷۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن مخزومیؓ 571
۶۰۶۸۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن مذحجیؓ 571
۶۰۶۹۔ حضرت ابوعبدالعزیز انصاریؓ 572
۶۰۷۰۔ حضرت ابوعبس بن جبرؓ 572
۶۰۷۱۔ حضرت ابوعبس بن عامر بن عدیؓ 573
۶۰۷۲۔ حضرت ابوعبیداللہؓ 573
۶۰۷۳۔ حضرت ابوعبید مولیٰ رسول اکرمؐ 573
۶۰۷۴۔ حضرت ابوعبیدؓ مولیٰ رفاعہ 573
۶۰۷۵۔ حضرت ابوعبید زرقیؓ 573
۶۰۷۶۔ حضرت ابوعبید بن مسعودؓ 573

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٠٧٧۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ 574
٦٠٧٨۔ حضرت ابوعبیدہ الدیلیؓ 575
٦٠٧٩۔ حضرت ابوعبیدہ بن عمارہؓ 575
٦٠٨٠۔ حضرت ابوعبیدہ بن عمروؓ بن محصن 575
٦٠٨١۔ حضرت ابوعبیدہؓ 575
٦٠٨٢۔ حضرت ابوعتاب اشجعیؓ 575
٦٠٨٣۔ حضرت ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰنؓ 576
٦٠٨٤۔ حضرت ابوعثمان اصبحیؓ 576
٦٠٨٥۔ حضرت ابوعثمان انصاریؓ 576
٦٠٨٦۔ ابوعثمان بن سنہؓ 577
٦٠٨٧۔ حضرت ابوعثمان نہدیؓ 577
٦٠٨٨۔ حضرت ابوعذرہؓ 577
٦٠٨٩۔ حضرت ابوعرسؓ 577
٦٠٩٠۔ حضرت ابوعرفجہؓ 578
٦٠٩١۔ حضرت ابوالعریانؓ 578
٦٠٩٢۔ حضرت ابوعریضؓ 579
٦٠٩٣۔ حضرت ابوعزہ ہذلیؓ 579
٦٠٩٤۔ حضرت ابوعزیز ابیضؓ 579
٦٠٩٥۔ حضرت ابوعزیز بن جندبؓ 579
٦٠٩٦۔ حضرت ابوعزیز بن عمیرؓ 580
٦٠٩٧۔ حضرت ابوعسیبؓ مولی رسول اللہ ﷺ 580
٦٠٩٨۔ حضرت ابوعسیمؓ 581
٦٠٩٩۔ حضرت ابوالعشراءؓ 581
٦١٠٠۔ حضرت ابوعطیہ بکریؓ 581
٦١٠١۔ حضرت ابوعطیہ مزنیؓ 581
٦١٠٢۔ حضرت ابوعطیہ الوداعیؓ 582
٦١٠٣۔ حضرت ابوعقبہؓ 582
٦١٠٤۔ حضرت ابوعقرب بکریؓ 582
٦١٠٥۔ حضرت ابوعقیل بلویؓ 583
٦١٠٦۔ حضرت ابوعقیلؓ 584
٦١٠٧۔ حضرت ابوعقیل ملیلیؓ 584
٦١٠٨۔ حضرت ابوالعکرؓ 585
٦١٠٩۔ حضرت ابوالعلاء الانصاریؓ 586
٦١١٠۔ حضرت ابوالعلاء العامریؓ 586
٦١١١۔ حضرت ابوالعلاء مولی محمد بن عبداللہ بن جحشؓ 587
٦١١٢۔ حضرت ابوعلقمہ بن اعورؓ 587
٦١١٣۔ حضرت ابوعلکشہؓ 587
٦١١٤۔ حضرت ابوعلی بن عبداللہؓ 587
٦١١٥۔ حضرت ابوعلی طلقؓ 588
٦١١٦۔ حضرت ابوعلی قیسؓ بن عاصم 588
٦١١٧۔ حضرت ابوعمارہؓ 588
٦١١٨۔ حضرت ابوعمر انصاریؓ 588
٦١١٩۔ حضرت ابوعمر مولیٰ عمر بن خطابؓ 588
٦١٢٠۔ حضرت ابوعمرو انصاریؓ 588
٦١٢١۔ حضرت ابوعمرو انصاریؓ 589
٦١٢٢۔ حضرت ابوعمرو بن حفصؓ 589
٦١٢٣۔ حضرت ابوعمرو جریرؓ 590
٦١٢٤۔ حضرت ابوعمرو بن حماسؓ 590
٦١٢٥۔ حضرت ابوعمرو شیبانیؓ 590
٦١٢٦۔ حضرت ابوعمرو بن کعبؓ 590

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٦١٢ـ حضرت ابوعمرو نخعیؓ 590
٦١٢ـ حضرت ابوعمروؓ 591
٦١٢ـ حضرت ابوعمرہ انصاریؓ 591
٦١٣ـ حضرت ابوعمرہ انصاریؓ 592
٦١٣ـ حضرت ابوعمیر بن ابی طلحہؓ 593
٦١٣١ـ حضرت ابوعمیرہؓ 593
٦١٣٢ـ حضرت ابوعنبہ خولانیؒ 593
٦١٣٣ـ حضرت ابوالعوجاءؓ 594
٦١٣٥ـ حضرت ابوعوسجہؓ 594
٦١٣٦ـ حضرت ابوعویمرؓ 595
٦١٣٧ـ حضرت ابوعیاش زرقیؓ 595
٦١٣٨ـ حضرت ابوعیسیٰ انصاری حارثیؓ 595
٦١٣٩ـ حضرت ابوعیسیٰ ثقفیؓ 595

باب الغین 596

٦١٤٠ـ حضرت ابوالغادیہ جہنیؓ 596
٦١٤١ـ حضرت ابوالغادیہ مزنیؓ 597
٦١٤٢ـ حضرت ابوغزوانؓ 597
٦١٤٣ـ حضرت ابوغزیہؓ 598
٦١٤٤ـ حضرت ابوغطیفؓ 598
٦١٤٥ـ حضرت ابوغلیظؓ 598
٦١٤٦ـ حضرت ابوالغوثؓ 598

باب الفاء 598

٦١٤٧ـ حضرت ابوفاختہؓ 598
٦١٤٨ـ حضرت ابوفاطمہ انصاریؓ 599
٦١٤٩ـ حضرت ابوفاطمہ ایادیؓ 599
٦١٥٠ـ حضرت ابوفاطمہ دوسیؓ 599
٦١٥١ـ حضرت ابوفاطمہ ضمریؓ 600
٦١٥٢ـ حضرت ابوفالج انماریؓ 601
٦١٥٣ـ حضرت ابوالفحم بن عمروؓ 601
٦١٥٤ـ حضرت ابوفراس اسلمیؓ 601
٦١٥٥ـ حضرت ابوفروہ اشجعیؓ 602
٦١٥٦ـ حضرت ابوفروہ مولیٰ عبدالرحمٰن بن ہشامؓ 602
٦١٥٧ـ حضرت ابوفریعہؓ 602
٦١٥٨ـ حضرت ابوفسیلہؓ 602
٦١٥٩ـ حضرت ابوفضالہ انصاریؓ 602
٦١٦٠ـ حضرت ابو ؓ 603
٦١٦١ـ حضرت ابوفوزہؓ 603
٦١٦٢ـ حضرت ابوالفیل خزاعیؓ 604

باب القاف 604

٦١٦٣ـ حضرت ابوالقاسم انصاریؓ 604
٦١٦٤ـ حضرت ابوالقاسمؓ مولیٰ ابوبکرؓ 604
٦١٦٥ـ حضرت ابوالقاسمؓ 604
٦١٦٦ـ حضرت ابوقتادہ انصاریؓ 604
٦١٦٧ـ حضرت ابوقتیلہؓ 605
(الف) ٦١٦٨ـ حضرت ابوقحافہؓ والد ابی بکر 606
(ب) ٦١٦٨ـ حضرت ابوقحافہؓ بن عفیف 606
٦١٦٩ـ حضرت ابوقدامہؓ 606
٦١٧٠ـ حضرت ابوقرادؓ 607
٦١٧١ـ حضرت ابوقرصافہؓ 607

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۱۷۲۔ حضرت ابوقرہؓ 607
۶۱۷۳۔ حضرت ابوقریعؓ 607
۶۱۷۴۔ حضرت ابوقطبہؓ 607
۶۱۷۵۔ حضرت ابوقعیسؓ 608
۶۱۷۶۔ حضرت ابوالقمراؓ 608
۶۱۷۷۔ ابوقیس انصاریؓ 608
۶۱۷۸۔ حضرت ابوقیس صرمہؓ 609
۶۱۷۹۔ حضرت ابوقیس صیفیؓ 610
۶۱۸۰۔ حضرت ابوقیس بن حارثؓ 611
۶۱۸۱۔ حضرت ابوقیس جہنیؓ 611
۶۱۸۲۔ حضرت ابوقیس بن معلیؓ 612
۶۱۸۳۔ حضرت ابوقیسؓ 612
۶۱۸۴۔ حضرت ابوالقین حضرمیؓ 612
۶۱۸۵۔ حضرت ابوالقین خزاعیؓ 613

باب کاف 613

۶۱۸۶۔ حضرت ابوکاہلؓ 613
۶۱۸۷۔ حضرت ابوکبشہ انماریؓ 613
۶۱۸۸۔ حضرت ابوکبشہؓ مولیٰ رسول اکرمؐ 614
۶۱۸۹۔ حضرت ابوکبیر ہذلیؓ 614
۶۱۹۰۔ حضرت ابوکثیرؓ مولیٰ بنوتمیم 615
۶۱۹۱۔ حضرت ابوکثیرؓ 615
۶۱۹۲۔ حضرت ابوکریمہؓ 615
۶۱۹۳۔ حضرت ابوکلابؓ 615
۶۱۹۴۔ حضرت ابوکلیبؓ 615
۶۱۹۵۔ ابوالکنودؓ 616

باب لام 616

۶۱۹۶۔ حضرت ابولاسؓ 616
۶۱۹۷۔ حضرت ابولبابہ اسلمیؓ 616
۶۱۹۸۔ حضرت ابولبابہ رفاعہؓ 617
۶۱۹۹۔ حضرت ابولبابہؓ مولیٰ رسول اللہؐ 618
۶۲۰۰۔ حضرت ابولبیبہ اشہلیؓ 618
۶۲۰۱۔ حضرت ابی اللحمؓ 618
۶۲۰۲۔ حضرت ابولقیطؓ 619
۶۲۰۳۔ حضرت ابولیلی اشعریؓ 619
۶۲۰۴۔ حضرت ابولیلی انصاریؓ 619
۶۲۰۵۔ حضرت ابولیلیٰ خزاعیؓ 619
۶۲۰۶۔ حضرت ابولیلیٰ عبدالرحمٰنؓ 620
۶۲۰۷۔ حضرت ابولیلیٰ غفاریؓ 620
۶۲۰۸۔ حضرت ابولیلیٰ نابغہ جعدیؓ 620

باب میم 620

۶۲۰۹۔ حضرت ابومالک اسلمیؓ 620
۶۲۱۰۔ حضرت ابومالک اشجعیؓ 621
۶۲۱۱۔ حضرت ابومالک اشعریؓ 621
۶۲۱۲۔ حضرت ابومالک غفاریؓ 622
۶۲۱۳۔ حضرت ابومالک قرظیؓ 622
۶۲۱۴۔ حضرت ابومالک نخعیؓ 622
۶۲۱۵۔ حضرت ابومالکؓ 622
۶۲۱۶۔ حضرت ابومالکؓ 622
۶۲۱۷۔ حضرت ابومالکؓ 623

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۱۸۔ حضرت ابوالمجنذ ل	623
۶۲۱۹۔ حضرت ابوالجبر	623
۶۲۲۰۔ حضرت ابومجیبہ باہلی	624
۶۲۲۱۔ حضرت ابومحجن ثقفی	624
۶۲۲۲۔ حضرت ابومحذورہ موذن	627
۶۲۲۳۔ حضرت ابومحرز	628
۶۲۲۴۔ حضرت ابومحمد البدری الشامی	628
۶۲۲۵۔ حضرت ابومخارق	628
۶۲۲۶۔ حضرت ابومخشی	628
۶۲۲۷۔ حضرت ابومدینہ	628
۶۲۲۸۔ حضرت ابومذکور	629
۶۲۲۹۔ حضرت ابومراوح	629
۶۲۳۰۔ حضرت ابومرثد غنوی	629
۶۲۳۱۔ حضرت ابومرحب	630
۶۲۳۲۔ حضرت ابومرحب آخر	630
۶۲۳۳۔ حضرت ابومرحب	630
۶۲۳۴۔ حضرت ابومرہ طائفی	630
۶۲۳۵۔ حضرت ابومرہ ثقفی	630
۶۲۳۶۔ حضرت ابومریم جہنی	630
۶۲۳۷۔ حضرت ابومریم خصی	631
۶۲۳۸۔ حضرت ابومریم سکونی	631
۶۲۳۹۔ حضرت ابومریم سلولی	631
۶۲۴۰۔ حضرت ابومریم غسانی	631
۶۲۴۱۔ حضرت ابومریم کندی	632
۶۲۴۲۔ حضرت ابومسعود انصاری	632
۶۲۴۳۔ حضرت ابومسعود غفاری	633
۶۲۴۴۔ حضرت ابومسعود	633
۶۲۴۵۔ حضرت ابومسلم اشعری	633
۶۲۴۶۔ حضرت ابومسلم جلیلی	633
۶۲۴۷۔ حضرت ابومسلم خولانی	634
۶۲۴۸۔ حضرت ابومسلم مرادی	635
۶۲۴۹۔ حضرت ابومصعب اسدی	635
۶۲۵۰۔ حضرت ابومصعب انصاری	635
۶۲۵۱۔ حضرت ابومصعب	635
۶۲۵۲۔ حضرت ابومعاویہ	636
۶۲۵۳۔ حضرت ابومعبد جہنی	636
۶۲۵۴۔ حضرت ابومعبد بن حزن	636
۶۲۵۵۔ حضرت ابومعبد خزاعی	636
۶۲۵۶۔ حضرت ابومعتب بن عمرو اسلمی	637
۶۲۵۷۔ حضرت ابومعقل انصاری	637
۶۲۵۸۔ حضرت ابومعقل	638
۶۲۵۹۔ حضرت ابومعقل بن نہیک	638
۶۲۶۰۔ حضرت ابومعلق انصاری	638
۶۲۶۱۔ حضرت ابوالمعلی بن لوذان	639
۶۲۶۲۔ حضرت ابوالمعلی داوا ابی اسد	639
۶۲۶۳۔ حضرت ابومعمر	640
۶۲۶۴۔ حضرت ابومعن	640
۶۲۶۵۔ حضرت ابومعن	640
۶۲۶۶۔ حضرت ابومغیث	640
۶۲۶۷۔ حضرت ابومکرم	641

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۶۸۔ حضرت ابو مکعتؓ 641
۶۲۶۹۔ حضرت ابو مکنفؓ 641
۶۲۷۰۔ حضرت ابو ملیحؓ الثقفی 641
۶۲۷۱۔ حضرت ابو ملیح ہدادیؓ 642
۶۲۷۲۔ حضرت ابو ملیح ہذلیؓ 642
۶۲۷۳۔ حضرت ابو ملیکہ ذماریؓ 642
۶۲۷۴۔ حضرت ابو ملیکہ قرشیؓ 642
۶۲۷۵۔ حضرت ابو ملیکہ کندیؓ 643
۶۲۷۶۔ حضرت ابو ملیل بن ازعرؓ 643
۶۲۷۷۔ حضرت ابو ملیل سلیکؓ 643
۶۲۷۸۔ حضرت ابو ملیل بن عبداللہؓ 643
۶۲۷۹۔ حضرت ابوالمشتقؓ 643
۶۲۸۰۔ حضرت ابوالمنذر جہنیؓ 644
۶۲۸۱۔ حضرت ابوالمنذرؓ یزید بن عامر 644
۶۲۸۲۔ حضرت ابوالمنذرؓ 644
۶۲۸۳۔ حضرت ابو منصور فارسیؓ 645
۶۲۸۴۔ حضرت ابو منظورؓ 645
۶۲۸۵۔ حضرت ابو منفعہ ثقفیؓ 645
۶۲۸۶۔ حضرت ابو منقعہ انماریؓ 645
۶۲۸۷۔ حضرت ابو منیبؓ 646
۶۲۸۸۔ حضرت ابوالمنیذرؓ 646
۶۲۸۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ 646
۶۲۹۰۔ حضرت ابو موسیٰ انصاری مدنیؓ 647
۶۲۹۱۔ حضرت ابو موسیٰ الحکمیؓ 648
۶۲۹۲۔ حضرت ابو موسیٰ غافقیؓ 648
۶۲۹۳۔ حضرت ابو مویہبہؓ 648
۶۲۹۴۔ حضرت ابوالمہلبؓ 649
۶۲۹۵۔ حضرت ابو میسرہؓ 649
۶۲۹۶۔ حضرت ابو میسرہؓ مولیٰ عباس 649
۶۲۹۷۔ حضرت ابو میمونؓ 650

باب النون 650

۶۲۹۸۔ حضرت ابو نائلہؓ 650
۶۲۹۹۔ حضرت ابو نبقہؓ 650
۶۳۰۰۔ حضرت ابوالنجمؓ 650
۶۳۰۱۔ حضرت ابو نجیح سلمیؓ 651
۶۳۰۲۔ حضرت ابو نجیح عمرو بن عبسہؓ 651
۶۳۰۳۔ حضرت ابو نجیح القیسیؓ 651
۶۳۰۴۔ حضرت ابو نحیلہ بجلیؓ 651
۶۳۰۵۔ حضرت ابو نخیلہ اللہبیؓ 651
۶۳۰۶۔ حضرت ابو نضرؓ 652
۶۳۰۷۔ حضرت ابو نضرؓ 652
۶۳۰۸۔ حضرت ابو نضیرؓ 652
۶۳۰۹۔ حضرت ابو نعمان ازدیؓ 652
۶۳۱۰۔ حضرت ابوالنعمانؓ 652
۶۳۱۱۔ حضرت ابو نملہ انصاریؓ 653
۶۳۱۲۔ حضرت ابو نہیک انصاریؓ 653

باب الہاء 653

۶۳۱۳۔ حضرت ابو ہاشم بن عتبہؓ 653
۶۳۱۴۔ حضرت ابو ہاشم مولیٰ رسول اللہ ﷺ 654

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۱۵۔حضرت ابو ہانیؓ 654
۲۳۱۶۔حضرت ابو ہبیرہ بن حارثؓ 654
۲۳۱۷۔حضرت ابو ہدبہ انصاریؓ 655
۲۳۱۸۔حضرت ابو ہذیلؓ 655
۲۳۱۹۔حضرت ابو ہریرہ دوسیؓ 655
۲۳۲۰۔حضرت ابو ہلال تیمیؓ 657
۲۳۲۱۔حضرت ابو ہند اشجعیؓ 657
۲۳۲۲۔حضرت ابو ہند حجامؓ 658
۲۳۲۳۔حضرت ابو ہند الداریؓ 658
۲۳۲۴۔حضرت ابو الہیثم مالک بن تیہانؓ 658
۲۳۲۵۔حضرت ابو الہیثمؓ 658

باب الواؤ 659

۲۳۲۶۔حضرت ابو واثلہؓ 659
۲۳۲۷۔حضرت ابو واقد لیثیؓ 659
۲۳۲۸۔حضرت ابو واقدؓ مولیٰ رسول اللہ 660
۲۳۲۹۔حضرت ابو واقد نمیریؓ 660
۲۳۳۰۔حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہؓ 660
۲۳۳۱۔حضرت ابو وحوحؓ 660
۲۳۳۲۔حضرت ابو وداعہؓ 661
۲۳۳۳۔حضرت ابو ودیعہؓ 661
۲۳۳۴۔حضرت ابو الوردؓ 661
۲۳۳۵۔حضرت ابو الوصلؓ 662
۲۳۳۶۔ابو الوقاصؓ 662
۲۳۳۷۔حضرت ابو وہب جشمیؓ 662
۲۳۳۸۔حضرت ابو وہب جیشانیؓ 662
۲۳۳۹۔حضرت ابو وہب الکلبیؓ 663

باب یاء 663

۲۳۴۰۔حضرت ابو یحییٰؓ 663
۲۳۴۱۔حضرت ابو یزید حذامیؓ 663
۲۳۴۲۔حضرت ابو یزید والد حکیمؓ 663
۲۳۴۳۔حضرت ابو یزید لقیطیؓ 664
۲۳۴۴۔حضرت ابو یزید نمیریؓ 664
۲۳۴۵۔حضرت ابو الیسرؓ 664
۲۳۴۶۔حضرت ابو یسعؓ 665
۲۳۴۷۔حضرت ابو الیقظانؓ 665
۲۳۴۸۔حضرت ابو یونس ظفریؓ 665

ایسے صحابہ جو اپنے والد کے نام سے جانے جاتے ہیں 665

۲۳۴۹۔حضرت ابن الادرعؓ 665
۲۳۵۰۔حضرت ابن الاسقعؓ 666
۲۳۵۱۔حضرت ابن بجیرؓ 666
۲۳۵۲۔حضرت ابن ثعلبہؓ 666
۲۳۵۳۔حضرت ابن جاریہ انصاریؓ 666
۲۳۵۴۔حضرت ابن جعدبہؓ 667
۲۳۵۵۔حضرت ابن جمرہؓ 667
۲۳۵۶۔حضرت ابن جمیلؓ 667
۲۳۵۷۔حضرت ابن حدیدہؓ 667
۲۳۵۸۔حضرت ابن ابی حمامہؓ 667
۲۳۵۹۔حضرت ابن حنظلیہؓ 668
۲۳۶۰۔حضرت ابن خالدؓ 668

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۶۱۔ حضرت ابن الدحداحؓ	668
۶۳۶۲۔ حضرت ابن ربعہؓ	668
۶۳۶۳۔ حضرت ابن زمل جہنیؓ	668
۶۳۶۴۔ حضرت ابن سبرہؓ	669
۶۳۶۵۔ حضرت ابن سندرؓ	669
۶۳۶۶۔ حضرت ابن سیلانؓ	669
۶۳۶۷۔ حضرت ابن الشیابؓ	670
۶۳۶۸۔ حضرت ابن شیبہؓ	670
۶۳۶۹۔ حضرت ابن ابی شیخؓ	670
۶۳۷۰۔ حضرت ابن عائذؓ	670
۶۳۷۱۔ حضرت ابن عائشؓ	670
۶۳۷۲۔ حضرت ابن عبسؓ	670
۶۳۷۳۔ حضرت ابن عدسؓ	671
۶۳۷۴۔ حضرت ابن عسالؓ	671
۶۳۷۵۔ حضرت ابن عصام اشعریؓ	671
۶۳۷۶۔ حضرت ابن عفیفؓ	671
۶۳۷۷۔ حضرت ابن غنامؓ	671
۶۳۷۸۔ حضرت ابن فراسیؓ	672
۶۳۷۹۔ حضرت ابن فسحمؓ	672
۶۳۸۰۔ حضرت ابن اقریظہؓ	672
۶۳۸۱۔ حضرت ابن القشبؓ	672
۶۳۸۲۔ حضرت ابن اللتبیہؓ	672
۶۳۸۳۔ حضرت ابن لیلیٰؓ	673
۶۳۸۴۔ حضرت ابن مربعؓ	673
۶۳۸۵۔ حضرت ابن ابی مرحبؓ	673
۶۳۸۶۔ حضرت ابن مسعدہؓ	673
۶۳۸۷۔ حضرت ابن مسعود غفاریؓ	673
۶۳۸۸۔ حضرت ابن مسعود وہبیؓ	673
۶۳۸۹۔ حضرت ابن معیزؓ	674
۶۳۹۰۔ حضرت ابن ام مکتومؓ	674
۶۳۹۱۔ حضرت ابنا ملیکہؓ	674
۶۳۹۲۔ حضرت ابن	674
۶۳۹۳۔ حضرت ابن ناسحؓ	675
۶۳۹۴۔ حضرت ابن نضلہؓ	675
۶۳۹۵۔ حضرت ابن نعمانؓ	675
ان صحابہ کرام کا ذکر جنہوں نے اپنے والد سے روایت کی	675
۶۳۹۶۔ حضرت ابوابراہیمؓ۔ عن ابیہ	675
۶۳۹۷۔ حضرت ابوالاسودؓ۔ عن ابیہ	675
۶۳۹۸۔ حضرت بھیسہؓ۔ عن ابیھا	676
۶۳۹۹۔ حضرت حارث بن خفافؓ۔ عن امہ، عن ابیھا	676
۶۴۰۰۔ حضرت فسیلہؓ۔ عن ابیھا	676
۶۴۰۱۔ حضرت مجیبہؓ۔ عن ابیھا او عمھا	676
۶۴۰۲۔ حضرت میمون الکردیؓ۔ عن ابیہ	677
۶۴۰۳۔ حضرت یحییٰ بن اسحٰقؓ۔ عن امہ، عن ابیھا	677
۶۴۰۴۔ حضرت ابوالملیحؓ۔ عن ابیہ	677
۶۴۰۵۔ انصار کا ایک شخص عن ابیہ	677
۶۴۰۶۔ بلی کا ایک شخص اپنے والد سے	678
۶۴۰۷۔ شام کا ایک شخص اپنے والد سے	678
۶۴۰۸۔ بنوضمرہ کا ایک شخص اپنے والد سے	678

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٤٠٩۔ ایک عرب اپنے والد سے 678
٦٤١٠۔ قبا کا ایک شخص اپنے والد سے 678
٦٤١١۔ بنو مدلج کا ایک آدمی اپنے والد سے 679
٦٤١٢۔ ایک مدنی اپنے والد سے 679
٦٤١٣۔ ایک مکی نے اپنے والد سے 679
٦٤١٤۔ اولاد نقباء سے ایک آدمی نے اپنے والد سے 679
٦٤١٥۔ بنو نمیر کے ایک آدمی نے اپنے والد سے 679
٦٤١٦۔ ایک شخص عن ابیہ 680
٦٤١٧۔ ایک شخص نے اپنے والد سے 680
٦٤١٨۔ ایک شخص اور ان کے والد 680

ان صحابہ کا ذکر جنہوں نے اپنے بھائی، دادا، ماموں اور چچا سے روایت کی 680

٦٤١٩۔ حضرت ابوامامہ باہلیؓ 680
٦٤٢٠۔ حضرت اخو عمرو بن امیہؓ 681
٦٤٢١۔ حضرت جد ابی الاسدؓ 681
٦٤٢٢۔ حضرت جد اسماعیلؓ 681
٦٤٢٣۔ حضرت جد ابوالاسودؓ 681
٦٤٢٤۔ ایک خاتون کا دادا 681
٦٤٢٥۔ حضرت جد ابودعشمؓ 682
٦٤٢٦۔ حضرت جد ابی امیہؓ 682
٦٤٢٧۔ حضرت جد ابوشبلؓ 682
٦٤٢٨۔ حضرت جد صعصعہؓ 682
٦٤٢٩۔ حضرت جد الصلت بن زبیدؓ 683
٦٤٣٠۔ حضرت جد طلحہ بن مصرفؓ 683
٦٤٣١۔ حضرت جد عدی بن ثابتؓ 683
٦٤٣٢۔ حضرت جد عمارۃ قرشیؓ 683
٦٤٣٣۔ حضرت جد عمران الثقفیؓ 684
٦٤٣٤۔ حضرت جد عمرو بن یحییٰ مازنیؓ 684
٦٤٣٥۔ حضرت جد ابی مروان اسلمیؓ 684
٦٤٣٦۔ حضرت جد مسمع الجحیؓ 684
٦٤٣٧۔ حضرت جد ملیح بن عبداللہؓ 684
٦٤٣٨۔ حضرت خال البراء بن عازبؓ 685
٦٤٣٩۔ حضرت خال حرب بن عبداللہؓ 685
٦٤٤٠۔ حضرت خال ابی السوارؓ 685
٦٤٤١۔ حضرت خال سوید بن حجیرؓ 686
٦٤٤٢۔ عم اشعث بن سلیمؓ 686
٦٤٤٣۔ عم انس بن مالکؓ 686
٦٤٤٤۔ عم براء بن عازبؓ 686
٦٤٤٥۔ عم جبر بن عتیکؓ 686
٦٤٤٦۔ ابن عم حارثؓ 687
٦٤٤٧۔ عم حبیب بن ہرمؓ 687
٦٤٤٨۔ عم ابوحرۃؓ 687
٦٤٤٩۔ عم الحسحاسؓ 687
٦٤٥٠۔ عم حسناء دختر معاویہؓ 687
٦٤٥١۔ عم خارجہ بن صلتؓ 688
٦٤٥٢۔ عم رافع بن خدیجؓ 688
٦٤٥٣۔ عم زید بن ارقمؓ 688
٦٤٥٤۔ بنو ساعدہ کے ایک شخص کے چچا 689
٦٤٥٥۔ ابن عم سبرہ بن معبدؓ 689

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٤٥ ـ عم ابی الشماخ ازدیؓ 689
٦٤٥ ـ عم شیبہ الجہنیؓ 689
٦٤٥ ـ عم عامر بن طفیلؓ 689
٦٤٥ ـ عم عبداللہ جہنیؓ 690
٦٤٦ ـ عم عبدالجلیلؓ 690
٦٤ ـ عم عبدالرحمٰن بن سلمہؓ 691
٦٤٦ ـ عم عبدالرحمٰن بن ابو عمرہؓ 691
٦٤٦ ـ عم عبیداللہؓ 691
٦٤٦ ـ عم ام عمرو دختر عیسیٰؓ 691
٦٤٦ ـ عم عمیر بن سعیدؓ 692
٦٤٦ ـ عم ابی عمیر بن انسؓ 692
٦٤٦ ـ عم قرہ بن دعموصؓ 692
٦٤٦ ـ عم مجیبہؓ 692
٦٤٦ ـ عم معاویہ بن حکیمؓ 693
٦٤٧ ـ عم معاویہ بن قرہؓ 693
٦٤٧ ـ عم مغیرہ بن سعدؓ 693
٦٤٧ ـ عم المنہال بن سلمہؓ 693
٦٤٧ ـ عم یحییٰ بن خلادؓ 694
ن صحابہ کرام کا ذکر جو اپنے قبائل سے منسوب ہیں 694
٦٤٧ ـ حضرت بنو ازدؓ 694
٦٤٧ ـ حضرت بنو اسدؓ 695
٦٤٧ ـ حضرت بنو اسلمؓ 695
ہ انصار صحابہ جن سے احادیث مروی ہیں 696
٦٤٧ ـ حضرت ابو امامہ بن سہلؓ 696

٦٤٧٨ ـ حضرت جنادہ 696
٦٤٧٩ ـ حضرت ابو حازمؓ 696
٦٤٨٠ ـ حضرت حضرمی بن لاحقؓ 696
٦٤٨١ ـ حضرت ابو الخیر یزنی 697
٦٤٨٢ ـ حضرت زاذانؓ 697
٦٤٨٣ ـ حضرت ابو السائب مولیٰ عائشہؓ 697
٦٤٨٤ ـ حضرت سعید بن جشمؓ 698
٦٤٨٥ ـ حضرت ابو العالیہؓ 698
٦٤٨٦ ـ حضرت عباس بن عبدالرحمٰنؓ 698
٦٤٨٧ ـ حضرت عبداللہ بن عباسؓ 698
٦٤٨٨ ـ حضرت عبداللہ بن محمد بن حنفیہؓ 699
٦٤٨٩ ـ حضرت عبداللہ بن ابو ملیکہؓ 699
٦٤٩٠ ـ حضرت عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہؓ 699
٦٤٩١ ـ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ 699
٦٤٩٢ ـ حضرت عبیداللہ بن عدیؓ 699
٦٤٩٣ ـ حضرت علی بن بلالؓ 700
٦٤٩٤ ـ حضرت ابو عمرو شیبانیؒ 700
٦٤٩٥ ـ حضرت ابو قلابہ رقاشیؒ 700
٦٤٩٦ ـ حضرت کلیب بن شہابؓ 700
٦٤٩٧ ـ حضرت مجاہد بن جبرؓ 701
٦٤٩٨ ـ حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبانؓ 701
٦٤٩٩ ـ حضرت محمد بن علی بن حسینؓ 701
٦٥٠٠ ـ حضرت محمدؒ بن کعب القرظی 702
٦٥٠١ ـ حضرت محمد بن منکدرؒ 702
٦٥٠٢ ـ حضرت محمود بن لبیدؓ 702

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵۰۳۔ حضرت مسلمہؓ 702
۶۵۰۴۔ حضرت معاویہ بن قرہؓ 702

بنو جہینہ 703

۶۵۰۵۔ اسید بن عبد الرحمٰنؓ 703
۶۵۰۶۔ حضرت ابو اسحٰق سبیعیؓ 703
۶۵۰۷۔ حضرت ابو اسحٰق سبیعیؓ 703
۶۵۰۸۔ حضرت ابو بکر بن زید بن مہاجرؓ 703
۶۵۰۹۔ حضرت ابو الحویرث عبد الرحمٰن بن معاویہؓ 704
۶۵۱۰۔ حضرت سعید بن یسارؓ 704
۶۵۱۱۔ حضرت شمر بن عطیہؓ 704
۶۵۱۲۔ حضرت عبد اللہ بن عکیمؓ 704
۶۵۱۳۔ حضرت عطاء بن یسارؓ 704
۶۵۱۴۔ حضرت عمران بن ابی انسؓ 705
۶۵۱۵۔ حضرت کلیب بن شہابؓ 705
۶۵۱۶۔ حضرت ہلال بن یسافؓ 705

بنو حارثہ 705

۶۵۱۷۔ حضرت اسماعیل بن امیہؓ 705

بنو الحریش 706

۶۵۱۸۔ حضرت ہانی بن عبد اللہ بن الشخیر 706

بنو خثعم 706

۶۵۱۹۔ حضرت عمارہ بن عبدؓ 706
۶۵۲۰۔ حضرت ابن عباسؓ 707
۶۵۲۱۔ حضرت ابو ہمام شعبانیؓ 707
۶۵۲۲۔ حضرت الدوسیؓ 707

بنو الدیل 708

۶۵۲۳۔ حنظلہ بن علی دیلیؓ 708

بنو سدوس 708

۶۵۲۴۔ حضرت محارب بن دثارؓ 708

بنو سلیط 708

۶۵۲۵۔ حضرت الحسنؓ 708

بنو سلیم 709

۶۵۲۶۔ حضرت اسماعیل بن ابراہیمؓ 709
۶۵۲۷۔ جری النہدیؓ 709
۶۵۲۸۔ حضرت خالد بن معدانؓ 709
۶۵۲۹۔ نعیم بن سلامہؓ 709
۶۵۳۰۔ حضرت یزید بن عبد اللہ بن شخیرؓ 710

بنو شرعب 710

۶۵۳۱۔ حضرت حبان بن زید شرعبیؓ 710

بنو عامر بن صعصعہ 710

۶۵۳۲۔ حضرت ایوب سختیانیؓ 710

بنو عدی بن کعب 711

۶۵۳۳۔ حضرت برد بن سنانؓ 711
۶۵۳۴۔ حضرت العرکیؓ 711

بنو غفار 711

۶۵۳۵۔ حضرت ابو حاجبؓ 711

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵۳۶ـ حضرت سعد بن ابراہیمؒ 711

۶۵۳۷ـ حضرت عبداللہ بن عباسؓ 712

۶۵۳۸ـ حضرت عطاء بن یسارؒ 712

قریش 712

۶۵۳۹ـ حضرت منذر ثوریؒ 712

بنو بلقین 713

۶۵۴۰ـ حضرت عبداللہ بن شقیقؒ 713

بنو کلب 713

۶۵۴۱ـ حضرت ثابت بن معبدؒ 713

بنو کنانہ 713

۶۵۴۲ـ حضرت اشعث بن ابوالشعثاءؒ 713

۶۵۴۳ـ حضرت یحیٰی بن حسانؒ 714

بنو لیث 714

۶۵۴۴ـ حضرت ابن عباسؓ 714

بنو محارب 714

۶۵۴۵ـ عبدالملک مصریؒ 714

بنو مزینہ 714

۶۵۴۶ـ عبدالرحمٰن بن بشرؒ 714

۶۵۴۷ـ علقمہ بن عبداللہ المزنیؒ 715

بنو ہجیم 715

۶۵۴۸ـ ابوتمیمہ بنو ہجیمؒ 715

۶۵۴۹ـ والدابی تمیمہ ہجیمیؒ 715

بنو ہلال 716

۶۵۵۰ـ سماک بن ولید حنفیؒ 716

بنو یربوع 716

۶۵۵۱ـ اشعث بن سلیمؒ 716

بنوالیمن 716

۶۵۵۲ـ یحیٰی بن عمارہؒ 716

ان حضرات کا ذکر جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف صحبت نصیب ہوئی راویوں کا ذکر بہ ترتیب حروف تہجی 716

۶۵۵۳ـ اسد بن وداعہؒ 716

۶۵۵۴ـ اکدر بن حمامؒ 717

۶۵۵۵ـ حضرت ابوامامہؓ۔ 717

۶۵۵۶ـ حضرت انس بن مالکؓ۔ 717

۶۵۵۷ـ حضرت انس بن مالکؓ ذکر خادم اللنبیؐ 717

۶۵۵۸ـ ایوب بن بشیرؒ 718

۶۵۵۹ـ ایوب بن شرحبیلؒ 718

۶۵۶۰ـ بسطام الکوفیؒ 718

۶۵۶۱ـ حضرت بشیر بن یسارؒ 718

۶۵۶۲ـ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰنؒ 719

۶۵۶۳ـ ابوبکر بن عبدالرحمٰن چند صحابہؓ سے 719

۶۵۶۴ـ حضرت ثابت بن سمطؒ 719

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵۶۵۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ	720
۶۵۶۶۔ حضرت جندب بن عبداللہ بجلیؓ	720
۶۵۶۷۔ حضرت حبیب بن ابی ثابتؒ	721
۶۵۶۸۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ	721
۶۵۶۹۔ حضرت حسن رحمہ اللہ علیہ	721
۶۵۷۰۔ حسن ایک صحابیؓ سے	721
۶۵۷۱۔ حسنؒ ایک صحابیؓ سے	722
۶۵۷۲۔ حصین بن جندب	722
۶۵۷۳۔ ابوالحکم تنوخیؒ	722
۶۵۷۴۔ حمید بن عبدالرحمٰن حمیریؒ	722
۶۵۷۵۔ حضرت حمیدؒ	723
۶۵۷۶۔ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف	723
۶۵۷۷۔ حضرت حنظلہ بن ابوسفیان جمحی	723
۶۵۷۸۔ حیی بن یومن	723
۶۵۷۹۔ حضرت خالد بن دریک	723
۶۵۸۰۔ حضرت داؤد بن عمرو	724
۶۵۸۱۔ حضرت ذکوان' ابوصالح	724
۶۵۸۲۔ حضرت ذکوان ابوصالح	724
۶۵۸۳۔ حضرت راشد بن سعد المقرائی	724
۶۵۸۴۔ حضرت ربعیؒ	725
۶۵۸۵۔ حضرت رفیع ابوالعالیہؒ	725
۶۵۸۶۔ حضرت زاذان	725
۶۵۸۷۔ حضرت زہیر بن عبداللہؒ	725
۶۵۸۸۔ حضرت زید بن اسلمؒ	725
۶۵۸۹۔ حضرت زید بن اسلمؒ	726
۶۵۹۰۔ حضرت زید بن حواری	726
۶۵۹۱۔ حضرت سالم بن ابوالجعدؒ	726
۶۵۹۲۔ حضرت سعد بن مسعودؒ	726
۶۵۹۳۔ حضرت سعید ابوالبختریؒ	727
۶۵۹۴۔ حضرت سعید بن مسیبؒ	727
۶۵۹۵۔ حضرت سعید بن مسیب	727
۶۵۹۶۔ حضرت سلام بن عمروؒ	727
۶۵۹۷۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؒ	728
۶۵۹۸۔ حضرت سلیمان بن یسارؒ	728
۶۵۹۹۔ حضرت سوید بن غفلہؒ	728
۶۶۰۰۔ حضرت شعیب بن ابی روحؒ	728
۶۶۰۱۔ حضرت شداد بن ہاذ ایک بدو سے	729
۶۶۰۲۔ حضرت شرحبیل شفعہ رحبیؒ	729
۶۶۰۳۔ حضرت شریح نے ایک صحابیؓ سے	729
۶۶۰۴۔ حضرت صدی بن عجلانؓ	730
۶۶۰۵۔ حضرت طاؤس ایک صحابیؓ سے	730
۶۶۰۶۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ	730
۶۶۰۷۔ حضرت طلق بن حبیب ایک صحابیؓ سے	731
۶۶۰۸۔ حضرت عباد بن عبدالصمد	731
۶۶۰۹۔ حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی	731
۶۶۱۰۔ حضرت عبداللہ بن حارث	731
۶۶۱۱۔ حضرت عبداللہ بن حبیب ابوعبدالرحمٰن سلمی	731
۶۶۱۲۔ حضرت عبداللہ بن زید ابوقلابہ	732
۶۶۱۳۔ حضرت عبداللہ بن سعدؒ	732
۶۶۱۴۔ حضرت عبداللہ بن شقیق	732

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر 732
۶۶۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر 732
۶۶۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عمیر 733
۶۶۱۸۔ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک 733
۶۶۱۹۔ حضرت عبداللہ بن محیریز 733
۶۶۲۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل 734
۶۶۲۱۔ حضرت عبدالجبار خولانی 734
۶۶۲۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن بیلمانی 734
۶۶۲۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن جبیرؒ 734
۶۶۲۴۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب 734
۶۶۲۵۔ حضرت عبدالرحمٰن صنابحی 735
۶۶۲۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن علاء الحضرمی 735
۶۶۲۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعوف 735
۶۶۲۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ 735
۶۶۲۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ 735
۶۶۳۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ 736
۶۶۳۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ تیمیؒ 736
۶۶۳۲۔ حضرت عبدالواحد بن عبداللہ قرشی 736
۶۶۳۳۔ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود 737
۶۶۳۴۔ حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار 737
۶۶۳۵۔ حضرت عبید بن عمیرؒ 737
۶۶۳۶۔ حضرت عثمان بن عبیداللہ 737
۶۶۳۷۔ حضرت عرفجہ سلمیؒ 738
۶۶۳۸۔ حضرت عسعس بن سلامہؒ 738
۶۶۳۹۔ حضرت عطاء بن ابورباحؒ 738
۶۶۴۰۔ حضرت عطاء بن یزید لیثیؒ 738
۶۶۴۱۔ حضرت علی بن ربیعہؒ 739
۶۶۴۲۔ حضرت علی بن علی بن سائبؒ 739
۶۶۴۳۔ حضرت عمر بن ثابت انصاریؒ 739
۶۶۴۴۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ 739
۶۶۴۵۔ حضرت عمر بن نہلہؒ 739
۶۶۴۶۔ حضرت عمرو بن اوسؒ 740
۶۶۴۷۔ حضرت عمرو بن شرحبیلؒ 740
۶۶۴۸۔ حضرت عوف بن مالک ابوالاحوصؒ 740
۶۶۴۹۔ حضرت عیاض بن مرثد 740
۶۶۵۰۔ حضرت قاسم بن مخیمرہؒ 740
۶۶۵۱۔ حضرت ابوقتادہ وابوالدہماءؒ 741
۶۶۵۲۔ حضرت قزعہ بن یحییٰؒ 741
۶۶۵۳۔ حضرت قیس بن ابی حازمؒ 741
۶۶۵۴۔ حضرت کردوس ایک صحابیؓ سے 741
۶۶۵۵۔ حضرت متوکل بن لیثؒ 741
۶۶۵۶۔ حضرت محمد بن ابراہیم تیمیؒ 742
۶۶۵۷۔ حضرت محمد بن اسحٰق 742
۶۶۵۸۔ حضرت محمد بن سیرینؒ 742
۶۶۵۹۔ حضرت محمد بن ابوعاصمؒ 742
۶۶۶۰۔ محمد بن ابوعائشہؒ 743
۶۶۶۱۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبانؒ 743
۶۶۶۲۔ محمد بن قیسؒ 743
۶۶۶۳۔ مسلم بن صبیح 743
۶۶۶۴۔ مسیب بن رافع 743

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۶۶۵۔مطرف بن عبداللہ	743
۲۶۶۶۔معاویہ بن قرہ	743
۲۶۶۷۔معبد الجہنی	744
۲۶۶۸۔مہلب بن ابوصفرہ	744
۲۶۶۹۔موسیٰ بن ابوعائشہ	744
۲۶۷۰۔نافع بن جبیر	744
۲۶۷۱۔نصر بن عاصم	744
۲۶۷۲۔حضرت ابونضرہ	744
۲۶۷۳۔حضرت نعیم بن سبیع	745
۲۶۷۴۔حضرت نعیم بن ابوہند	745
۲۶۷۵۔حضرت غلام ابی ہریرہ	745
۲۶۷۶۔وفاء الجعفی	746
۲۶۷۷۔یحییٰ بن ابواسحٰق	746
۲۶۷۸۔یحییٰ بن وثاب	746
۲۶۷۹۔یحییٰ بن یعمر	746
۲۶۸۰۔یزید بن عبداللہ بن شخیر	746
۲۶۸۱۔یعقوب بن عاصم	746

دسواں حصہ ختم ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین (گیارھواں حصہ)

باب الالف صحابیات 751

۶۶۸۲۔سیدہ آسیہؓ دختر الفرج جرہمیہ 751

۶۶۸۳۔سیدہ آمنہؓ بنت ارقم 751

۶۶۸۴۔سیدہ آمنہؓ بنت خلف الاسلمیہ 751

۶۶۸۵۔سیدہ آمنہؓ بنت رقیش 752

۶۶۸۶۔سیدہ آمنہؓ بنت سعد 752

۶۶۸۷۔سیدہ آمنہؓ دختر ابی الصلت 752

۶۶۸۸۔سیدہ آمنہؓ دختر عفان 752

۶۶۸۹۔سیدہ آمنہؓ بنت قیس بن عبداللہ 752

۶۶۹۰۔سیدہ اثیلہؓ بنت حارث بن ثعلبہ 752

۶۶۹۱۔سیدہ اثیلہؓ دختر راشد 752

۶۶۹۲۔سیدہ اروئیؓ دختر ربیعہ بن حارث 753

۶۶۹۳۔سیدہ اروئیؓ دختر ابی العاص 753

۶۶۹۴۔سیدہ اروئیؓ دختر عبدالمطلب 753

۶۶۹۵۔سیدہ اروئیؓ دختر کریز 754

۶۶۹۶۔سیدہ اروئیؓ دختر انیس 754

۶۶۹۷۔سیدہ اسماءؓ بنت ابن اشعریہ 754

۶۶۹۸۔سیدہ اسماءؓ دختر ابی بکر 754

۶۶۹۹۔سیدہ اسماءؓ دختر حارث 755

۶۷۰۰۔سیدہ اسماءؓ دختر زید بن خطاب 756

۶۷۰۱۔سیدہ اسماءؓ دختر سلمہ 756

۶۷۰۲۔سیدہ اسماءؓ دختر شکل 757

۶۷۰۳۔سیدہ اسماءؓ دختر صلت 757

۶۷۰۴۔سیدہ اسماء عائشہؓ 757

۶۷۰۵۔سیدہ اسماءؓ دختر عمرو 758

۶۷۰۶۔سیدہ اسماءؓ دختر عمیس 758

۶۷۰۷۔سیدہ اسماءؓ دختر مخربہ 759

۶۷۰۸۔سیدہ اسماءؓ دختر مرشدہ 759

۶۷۰۹۔سیدہ اسماءؓ دختر نعمان 759

۶۷۱۰۔سیدہ اسماءؓ دختر یزید بن سکن 761

۶۷۱۱۔سیدہ اسماءؓ دختر یزید اشہلیہ 761

۶۷۱۲۔سیدہ اسیرہؓ انصاریہ 762

۶۷۱۳۔سیدہ امامہؓ دختر بشر 762

۶۷۱۴۔سیدہ امامہؓ دختر حارث بن حزن ہلالیہ 763

۶۷۱۵۔سیدہ امامہؓ دختر حمزہ بن عبدالمطلب 763

۶۷۱۶۔سیدہ امامہؓ دختر سماک 763

۶۷۱۷۔سیدہ امامہؓ دختر ابوالعاص 763

۶۷۱۸۔سیدہ امامہؓ والدہ فرقد 764

۶۷۱۹۔سیدہ امامہؓ دختر قریبہ بن عجلان 764

۶۷۲۰۔سیدہ امامۃ المزیدیہؓ 764

۶۷۲۱۔سیدہ امۃ اللہ ثقفیہؓ دختر ابوبکر ثقفیہ 764

۶۷۲۲۔سیدہ امۃ اللہ دختر رزینہؓ 765

۶۷۲۳۔سیدہ امۃؓ دختر ابی الحکم 765

۶۷۲۴۔سیدہ امہؓ دختر خالد بن سعید 765

۶۷۲۵۔سیدہ امہؓ دختر خلیفہ 765

۶۷۲۶۔سیدہ امہؓ دختر فارسیہ 766

۶۷۲۷۔سیدہ امیمہؓ دختر بشر 766

۶۷۲۸۔سیدہ امیمہؓ دختر بشیر 766

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٧٢٩۔ سیدہ امیمہؓ دختر حارث 767

٦٧٣٠۔ سیدہ امیمہؓ دختر خلف 767

٦٧٣١۔ سیدہ امیمہؓ (رسول اللہ کی آزاد کردہ کنیز) 767

٦٧٣٢۔ سیدہ امیمہؓ دختر رقیقہ 767

٦٧٣٣۔ سیدہ امیمہؓ دختر رقیقہ دختر ابو صیفی 768

٦٧٣٤۔ سیدہ امیمہؓ دختر شراحیل 768

٦٧٣٥۔ سیدہ امیمہؓ عبداللہ بن ابی کی کنیز 769

٦٧٣٦۔ سیدہ امیمہؓ دختر عمرو بن سہل 769

٦٧٣٧۔ سیدہ امیمہؓ دختر نجار انصاریہ 769

٦٧٣٨۔ سیدہ امیمہؓ دختر ابو الہیثم 769

٦٧٣٩۔ سیدہ امیمہؓ (والدہ ابو ہریرہ) 770

٦٧٤٠۔ سیدہ امیمہؓ دختر قیس 770

٦٧٤١۔ سیدہ انیسہؓ دختر ثعلبہ 770

٦٧٤٢۔ سیدہ انیسہؓ دختر ابو حارثہ 770

٦٧٤٣۔ سیدہ انیسہؓ دختر خبیب 771

٦٧٤٤۔ سیدہ انیسہؓ دختر رافع 771

٦٧٤٥۔ سیدہ انیسہؓ دختر رہم 771

٦٧٤٦۔ سیدہ انیسہؓ دختر ساعدہ 771

٦٧٤٧۔ سیدہ انیسہؓ دختر ابو طلحہ 771

٦٧٤٨۔ سیدہ انیسہؓ دختر عدی 771

٦٧٤٩۔ سیدہ انیسہؓ دختر عروہ 772

٦٧٥٠۔ سیدہ انیسہؓ دختر عمرو 772

٦٧٥١۔ سیدہ انیسہؓ دختر کعب 772

٦٧٥٢۔ سیدہ انیسہؓ بنت معاذ 772

٦٧٥٣۔ سیدہ انیسہ نخعیہؓ 772

٦٧٥٤۔ سیدہ انیسہؓ دختر ہلال 772

باب الباء 772

٦٧٥٥۔ سیدہ بادیہؓ دختر غیلان 772

٦٧٥٦۔ سیدہ بثینہؓ دختر ضحاک 773

٦٧٥٧۔ سیدہ بجیدہؓ 773

٦٧٥٨۔ سیدہ بحینہؓ دختر حارث 773

٦٧٥٩۔ سیدہ بدیلہؓ دختر مسلم 773

٦٧٦٠۔ سیدہ برزہؓ دختر مسعود 773

٦٧٦١۔ سیدہ برصاءؓ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی 774

٦٧٦٢۔ سیدہ برکہؓ دختر ثعلبہ 774

٦٧٦٣۔ سیدہ برکہ حبشیہؓ 774

٦٧٦٤۔ سیدہ برکہؓ دختر یسار 774

٦٧٦٥۔ سیدہ بروعؓ دختر واشق 774

٦٧٦٦۔ سیدہ برہؓ دختر ابو تجراۃ 775

٦٧٦٧۔ سیدہ برہؓ دختر ابی سلمہ 775

٦٧٦٨۔ سیدہ برہؓ دختر عامر 775

٦٧٦٩۔ سیدہ بذیدہؓ دختر بشر 775

٦٧٧٠۔ سیدہ بریرہؓ عائشہ کی آزاد کردہ کنیز 775

٦٧٧١۔ سیدہ بریعہؓ دختر ابو حارثہ 776

٦٧٧٢۔ سیدہ بسرہؓ دختر صفوان 776

٦٧٧٣۔ بشیرہؓ دختر حارث 777

٦٧٧٤۔ سیدہ بغومؓ دختر معدل 777

٦٧٧٥۔ سیدہ بقیرہؓ قعقاع کی اہلیہ 777

٦٧٧٦۔ سیدہ بہیمہؓ 777

٦٧٧٧۔ سیدہ بہیہؓ 777

٦٧٧٨۔ سیدہ بہیہؓ دختر عبداللہ 778

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٧٧٩۔ سیدہ بیضاءؓ 778

باب التاء 778

٦٧٨٠۔ سیدہ تماضرؓ دختر عمرو 778
٦٧٨١۔ سیدہ تملکؓ شیبیہ 778
٦٧٨٢۔ سیدہ تمیمہؓ دختر ابو سفیان 779
٦٧٨٣۔ سیدہ تمیمہؓ دختر وہب 779
٦٧٨٤۔ سیدہ توامہؓ دختر امیہ بن خلف 779
٦٧٨٥۔ سیدہ تویلہؓ دختر اسلم 779

باب الثاء 780

٦٧٨٦۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر ربیع 780
٦٧٨٧۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر سلیط 780
٦٧٨٨۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر ضحاک 780
٦٧٨٩۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر نعمان 780
٦٧٩٠۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر یعار 781
٦٧٩١۔ سیدہ ثویبہؓ ابولہب کی لونڈی 781

باب الجیم 781

٦٧٩٢۔ سیدہ جثامہ مزنیہؓ 781
٦٧٩٣۔ سیدہ جبلہؓ دختر مصفح 782
٦٧٩٤۔ سیدہ جدامہؓ دختر جندل 782
٦٧٩٥۔ سیدہ جذامہؓ دختر حارث 782
٦٧٩٦۔ سیدہ جذامہؓ دختر وہب 782
٦٧٩٧۔ سیدہ الجرباءؓ دختر قسامہ 782
٦٧٩٨۔ سیدہ جسرہؓ بنت دجاجہ 783
٦٧٩٩۔ سیدہ جعدہؓ دختر عبداللہ 783
٦٨٠٠۔ سیدہ جعدہؓ دختر عبید 783
٦٨٠١۔ سیدہ جمانہؓ دختر ابی طالب 783
٦٨٠٢۔ سیدہ جمرہؓ دختر عبداللہ 783
٦٨٠٣۔ سیدہ جمرہؓ دختر قحافہ 784
٦٨٠٤۔ سیدہ جمرہؓ دختر نعمان 784
٦٨٠٥۔ سیدہ جمیلؓ دختر یسار 784
٦٨٠٦۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ابی بن سلول 785
٦٨٠٧۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ابی بن صعصعہ 785
٦٨٠٨۔ سیدہ جمیلہؓ اوس بن صامت کی اہلیہ 785
٦٨٠٩۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ثابت بن ابی الاقلح 785
٦٨١٠۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ابی جہل 786
٦٨١١۔ سیدہ جمیلہؓ دختر زید 786
٦٨١٢۔ سیدہ جمیلہؓ دختر سعد 786
٦٨١٣۔ سیدہ جمیلہؓ دختر سنان 786
٦٨١٤۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول 786
٦٨١٥۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبداللہ بن حنظلہ 787
٦٨١٦۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبدالعزی 787
٦٨١٧۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عمر بن خطاب 787
٦٨١٨۔ سیدہ جمیمہؓ دختر حمام 787
٦٨١٩۔ سیدہ جمیمہؓ دختر صیفی 787
٦٨٢٠۔ سیدہ جہدمہؓ بشیر بن خصاصیہ کی اہلیہ 787
٦٨٢١۔ سیدہ جویریہؓ دختر ابی جہل 788
٦٨٢٢۔ سیدہ جویریہؓ دختر حارث 788
٦٨٢٣۔ سیدہ جویریہؓ دختر مجلل 789

باب الحاء 789

٦٨٢٤۔ سیدہ حبشیہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا 789

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٦٨٢٥۔سیدہ حبیبہؓ دختر ابی امامہ 790
٦٨٢٦۔سیدہ حبیبہؓ دختر ابی تجراۃ 790
٦٨٢٧۔سیدہ حبیبہؓ دختر جحش 790
٦٨٢٨۔سیدہ حبیبہؓ دختر زید 791
٦٨٢٩۔سیدہ حبیبہؓ دختر ابی سفیان 791
٦٨٣٠۔سیدہ حبیبہؓ دختر سہل انصاریہ 792
٦٨٣١۔سیدہ حبیبہؓ دختر شریق 792
٦٨٣٢۔سیدہ حبیبہؓ دختر عبیداللہ بن جحش 792
٦٨٣٣۔سیدہ حبیبہؓ دختر عمرو بن حصن 793
٦٨٣٤۔سیدہ حبیبہؓ دختر قیس 793
٦٨٣٥۔سیدہ حبیبہؓ دختر مسعود 793
٦٨٣٦۔سیدہ حبیبہؓ دختر معتب 793
٦٨٣٧۔سیدہ حبیبہؓ دختر ملیل 793
٦٨٣٨۔سیدہ حذافہؓ دختر حارث 793
٦٨٣٩۔سیدہ حرملہؓ دختر عبدالاسود 793
٦٨٤٠۔سیدہ حرملہؓ دختر عبید بن ثعلبہ 794
٦٨٤١۔سیدہ حزمہؓ دختر قیس فہریہ 794
٦٨٤٢۔سیدہ حسانہؓ مزینہ 794
٦٨٤٣۔سیدہ حسنہؓ والدہ شرجبیل 794
٦٨٤٤۔سیدہ حفصہؓ دختر حاطب 795
٦٨٤٥۔سیدہ حفصہؓ دختر عمر رضی اللہ عنہما 795
٦٨٤٦۔سیدہ حقہؓ دختر عمرو 796
٦٨٤٧۔سیدہ حکیمہؓ دختر غیلان 796
٦٨٤٨۔سیدہ حلیمہؓ دختر ابوذویب 796
٦٨٤٩۔سیدہ حمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 797
٦٨٥٠۔سیدہ حمنہؓ دختر جحش 798
٦٨٥١۔سیدہ حمنہؓ دختر ابوسفیان 799
٦٨٥٢۔سیدہ حمیمہؓ دختر صیفی 799
٦٨٥٣۔سیدہ حمینہؓ دختر ابوطلحہ 799
٦٨٥٤۔سیدہ حواء ام بجید انصاریہ 799
٦٨٥٥۔سیدہ حواءؓ دختر رافع 800
٦٨٥٦۔سیدہ حواءؓ دختر زید بن سکن 800
٦٨٥٧۔سیدہ حواءؓ دختر یزید بن سنان 800
٦٨٥٨۔سیدہ حولاءؓ دختر تویت 801
٦٨٥٩۔سیدہ حولاءؓ عثمان بن مظعون کی اہلیہ 802
٦٨٦٠۔سیدہ حولاء عطارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 802
٦٨٦١۔سیدہ حویصلہؓ دختر قطبہ 802
٦٨٦٢۔سیدہ حیہؓ دختر ابی حیہ 802

باب الخاء 803

٦٨٦٣۔سیدہ خالدہؓ دختر اسود 803
٦٨٦٤۔سیدہ خالدہؓ دختر انس 803
٦٨٦٥۔سیدہ خالدہؓ یا خلدہ دختر حارث 803
٦٨٦٦۔سیدہ خدامہؓ دختر جندل 803
٦٨٦٧۔ام المومنین سیدہ خدیجہؓ دختر خویلد 804
٦٨٦٨۔سیدہ خرقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا 808
٦٨٦٩۔سیدہ خزیمہؓ دختر جہم 808
٦٨٧٠۔سیدہ خضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 809
٦٨٧١۔سیدہ خلیدہؓ دختر حباب 809
٦٨٧٢۔سیدہ خلیدہؓ دختر قعنب 809
٦٨٧٣۔سیدہ خلیسہؓ۔ کنیز حفصہؓ 809
٦٨٧٤۔سیدہ خلیسہؓ مولاۃ سلمان فارسیؓ 809

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۷۵۔سیدہ خنساءؓ دختر خدام 810
۶۸۷۶۔سیدہ خنساءؓ دختر عمرو 810
۶۸۷۷۔سیدہ خولہؓ دختر اسود 812
۶۸۷۸۔سیدہ خولہؓ دختر ثامر انصاریہ 812
۶۸۷۹۔سیدہ خولہؓ دختر ثعلبہ 813
۶۸۸۰۔سیدہ خولہؓ دختر حکیم 814
۶۸۸۱۔سیدہ خویلہؓ دختر حکیم بن امیہ 814
۶۸۸۲۔سیدہ خولہؓ دختر دلیج 815
۶۸۸۳۔سیدہ خولہؓ خادمہ رسول اللہؐ 815
۶۸۸۴۔سیدہ خولہؓ دختر صامت 815
۶۸۸۵۔سیدہ خولہؓ دختر عاصم 815
۶۸۸۶۔سیدہ خولہؓ دختر عبداللہ انصاری 816
۶۸۸۷۔سیدہ خولہؓ دختر عمرو 816
۶۸۸۸۔سیدہ خولہؓ دختر قیس انصاریہ 816
۶۸۸۹۔سیدہ خولہؓ دختر قیس جہنیہ 817
۶۸۹۰۔سیدہ خولہؓ دختر ہذیل 817
۶۸۹۱۔سیدہ خولہؓ دختر یسار 817
۶۸۹۲۔سیدہ خولہؓ دختر یمان 818
۶۸۹۳۔سیدہ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 818
۶۸۹۴۔سیدہ خیرہؓ دختر ابی حدرد 818
۶۸۹۵۔سیدہ خیرہؓ کعب کی اہلیہ 819

باب الدال 819

۶۸۹۶۔سیدہ درہؓ بنت ابوسفیان 819
۶۸۹۷۔سیدہ درہؓ دختر ابی سلمہ 820
۶۸۹۸۔سیدہ درہؓ دختر ابولہب 820
۶۸۹۹۔سیدہ دقرہؓ ام ولد اذینہ 821

باب الذال 821

۶۹۰۰۔سیدہ ذرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 821

باب الراء 821

۶۹۰۱۔سیدہ رائطہؓ دختر حارث 821
۶۹۰۲۔سیدہ رائطہؓ دختر حیان 821
۶۹۰۳۔سیدہ رائطہؓ دختر سفیان 822
۶۹۰۴۔سیدہ رائطہؓ دختر عبداللہ 822
۶۹۰۵۔سیدہ رائعہؓ دختر ثابت 822
۶۹۰۶۔سیدہ ربابؓ دختر معرور 822
۶۹۰۷۔سیدہ ربابؓ دختر حارثہ 822
۶۹۰۸۔سیدہ ربابؓ دختر کعب 822
۶۹۰۹۔سیدہ ربابؓ دختر نعمان 822
۶۹۱۰۔سیدہ ربداءؓ دختر عمرو 822
۶۹۱۱۔سیدہ ربیعؓ دختر معوذ 823
۶۹۱۲۔سیدہ ربیعؓ دختر نضر 823
۶۹۱۳۔سیدہ رجاء غنویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 824
۶۹۱۴۔سیدہ رزینہؓ خادمہ رسول اللہؐ 824
۶۹۱۵۔سیدہ رضویٰؓ خادمہ رسول اللہؐ 824
۶۹۱۶۔سیدہ رضویٰؓ دختر کعب 825
۶۹۱۷۔سیدہ رفاعہؓ دختر ثابت 825
۶۹۱۸۔سیدہ رفیدہؓ انصاریہ 825
۶۹۱۹۔سیدہ رقیقہ الثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 825
۶۹۲۰۔سیدہ رقیقہؓ دختر صیفی 825
۶۹۲۱۔سیدہ رقیہؓ دختر ثابت بن خالد 827

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹۲۲۔سیدہ رقیہؓ دختر رسول اللہؐ 827
۲۹۲۳۔سیدہ رقیہؓ دختر کعب اسلمیہ 828
۲۹۲۴۔سیدہ رملہؓ دختر حارث 828
۲۹۲۵۔سیدہ رملہؓ دختر ابوسفیان 828
۲۹۲۶۔سیدہ رملہؓ دختر شیبہ 829
۲۹۲۷۔سیدہ رملہؓ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول 830
۲۹۲۸۔سیدہ رملہؓ دختر ابوعوف 830
۲۹۲۹۔سیدہ رملہؓ دختر وقیعہ 830
۲۹۳۰۔سیدہ رمیثہؓ دختر حکیم 830
۲۹۳۱۔سیدہ رمیثہؓ دختر عمرو بن ہاشم 831
۲۹۳۲۔سیدہ رمیصاءؓ والدہ انس بن مالک 831
۲۹۳۳۔سیدہ رمیصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا 831
۲۹۳۴۔سیدہ روضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 831
۲۹۳۵۔سیدہ ریحانہؓ حضور علیہ السلام کی لونڈی 832
۲۹۳۶۔سیدہ ریطہؓ دختر عبداللہ 832
۲۹۳۷۔سیدہ ریطہؓ دختر منبہ 833

باب الزاء 833

۲۹۳۸۔سیدہ زائدہؓ عمر بن خطاب کی کنیز 833
۲۹۳۹۔سیدہ زجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا 834
۲۹۴۰۔سیدہ زرینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 834
۲۹۴۱۔سیدہ زنیرہ رومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 834
۲۹۴۲۔سیدہ زینبؓ اسدیہ 834
۲۹۴۳۔سیدہ زینبؓ دختر اسعد بن زرارہ 835
۲۹۴۴۔سیدہ زینبؓ انصاریہ 835
۲۹۴۵۔سیدہ زینب تمیمیہؓ 835
۲۹۴۶۔سیدہ زینبؓ دختر ثابت بن قیس 835
۲۹۴۷۔سیدہ زینبؓ دختر جابر 835
۲۹۴۸۔سیدہؓ دختر جحش 836
۲۹۴۹۔سیدہ زینبؓ دختر حارث 837
۲۹۵۰۔سیدہ زینبؓ دختر حباب 838
۲۹۵۱۔سیدہ زینبؓ دختر حمید 838
۲۹۵۲۔سیدہ زینبؓ دختر حنظلہ 838
۲۹۵۳۔سیدہ زینبؓ دختر خباب 838
۲۹۵۴۔سیدہ زینبؓ دختر خزیمہ 839
۲۹۵۵۔سیدہ زینبؓ دختر خناس 839
۲۹۵۶۔سیدہ زینبؓ دختر ابورافع 839
۲۹۵۷۔سیدہ زینبؓ دختر رسول اللہؐ 840
۲۹۵۸۔سیدہ زینبؓ دختر ابوسفیان 840
۲۹۵۹۔سیدہ زینبؓ دختر ابوسلمہ 841
۲۹۶۰۔سیدہ زینبؓ دختر سہل 841
۲۹۶۱۔سیدہ زینبؓ دختر صیفی 841
۲۹۶۲۔سیدہ زینبؓ دختر علی بن ابی طالب 841
۲۹۶۳۔سیدہ زینبؓ دختر عوام 842
۲۹۶۴۔سیدہ زینبؓ دختر قیس 842
۲۹۶۵۔سیدہ زینبؓ دختر مالک 843
۲۹۶۶۔سیدہ زینبؓ دختر مصعب بن عمیر 843
۲۹۶۷۔سیدہ زینبؓ دختر مظعون 843
۲۹۶۸۔سیدہ زینبؓ دختر معاویہ 843
۲۹۶۹۔سیدہ زینبؓ دختر عبیط 844
۲۹۷۰۔سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا 844

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب السین 845

۶۹۷۱۔ سیدہ سائبہؓ حضور اکرمؐ کی کنیز 845
۶۹۷۲۔ سیدہ سبیعہؓ دختر حارث 845
۶۹۷۳۔ سیدہ سبیعہؓ دختر حبیب 845
۶۹۷۴۔ سیدہ سبیعہؓ قرشیہ 846
۶۹۷۵۔ سیدہ سبیعہؓ دختر ابولہب 846
۶۹۷۶۔ سیدہ سخبرہؓ دختر تمیم 846
۶۹۷۷۔ سیدہ سخیلہؓ دختر عبیدہ 846
۶۹۷۸۔ سیدہ سدوسؓ دختر قطبہ 847
۶۹۷۹۔ سیدہ سدیسہؓ انصاریہ 847
۶۹۸۰۔ سیدہ سرّیؓ دختر نبہان 847
۶۹۸۱۔ سیدہ سعادؓ دختر رافع 847
۶۹۸۲۔ سیدہ سعادؓ دختر سلمہ 847
۶۹۸۳۔ سیدہ سعدہؓ دختر قمامہ 847
۶۹۸۴۔ سیدہ سعدیؓ دختر عمرو 848
۶۹۸۵۔ سیدہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہا 848
۶۹۸۶۔ سیدہ سعیدہؓ دختر رفاعہ 848
۶۹۸۷۔ سیدہ سعیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 848
۶۹۸۸۔ سیدہ سعیرہؓ اسدیہ 849
۶۹۸۹۔ سیدہ سفانہؓ دختر حاتم 849
۶۹۹۰۔ سیدہ سکینہؓ دختر ابووقاص 850
۶۹۹۱۔ سیدہ سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 850
۶۹۹۲۔ سیدہ سلامہؓ دایہ ابراہیمؑ 850
۶۹۹۳۔ سیدہ سلامہؓ دختر حرازدیہ 850
۶۹۹۴۔ سیدہ سلامہؓ دختر سعد بن شہید 851
۶۹۹۵۔ سیدہ سلامہ ضبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 851
۶۹۹۶۔ سیدہ سلامہؓ دختر معقل خزاعیہ 851
۶۹۹۷۔ سیدہ سلمیٰؓ انصاریہ 852
۶۹۹۸۔ سیدہ سلمیٰ اودیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 852
۶۹۹۹۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 852
۷۰۰۰۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر ابوذویب 852
۷۰۰۱۔ سیدہ سلمیٰؓ خادمہ حضور اکرمؐ 852
۷۰۰۲۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر زید 853
۷۰۰۳۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر صخر 853
۷۰۰۴۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر عمرو 853
۷۰۰۵۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر عمیس 853
۷۰۰۶۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر قیس 854
۷۰۰۷۔ سیدہ سلمیٰؓ ام مسطح 854
۷۰۰۸۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر محرز 854
۷۰۰۹۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر نصر 855
۷۰۱۰۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر یعار 855
۷۰۱۱۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 855
۷۰۱۲۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 855
۷۰۱۳۔ سیدہ سمراءؓ دختر قیس 855
۷۰۱۴۔ سیدہ سمیہؓ عمار کی والدہ 856
۷۰۱۵۔ سیدہ سناءؓ دختر اسماء 856
۷۰۱۶۔ سیدہ سنبلہؓ دختر ماعز 857
۷۰۱۷۔ سیدہ سنیہؓ دختر مخنف 857
۷۰۱۸۔ سیدہ سہلہؓ دختر سعد 857
۷۰۱۹۔ سیدہ سہلہؓ دختر سہل 857
۷۰۲۰۔ سیدہ سہلہؓ دختر سہیل 857

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۰۲۱۔ سیدہ سہلہؓ دختر عاصم 858
۷۰۲۲۔ سیدہ سہیمہؓ دختر اسلم 858
۷۰۲۳۔ سیدہ سہیمہؓ اہلیہ رفاعہ قرظی 858
۷۰۲۴۔ سیدہ سہیمہؓ دختر عمیر 858
۷۰۲۵۔ سیدہ سہیمہؓ دختر مسعود 859
۷۰۲۶۔ سیدہ سوادہؓ دختر مسرج 859
۷۰۲۷۔ سیدہ سوداؓ دختر عاصم 859
۷۰۲۸۔ سیدہ سودہؓ دختر زمعہ 859
۷۰۲۹۔ سیدہ سودہؓ دختر ابو ضبیس 860
۷۰۳۰۔ سیدہ سودہؓ اہلیہ ابی الطفیل 860
۷۰۳۱۔ سیدہ سودہ قرشیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 860
۷۰۳۲۔ سیدہ سودہؓ دختر مسرح 861
۷۰۳۳۔ سیدہ سیرینؓ ماریہ قبطیہ کی بہن 861

باب الشین 861

۷۰۳۴۔ سیدہ شجیرہؓ دختر تمیم 861
۷۰۳۵۔ سیدہ شرافہؓ دختر خلیفہ 862
۷۰۳۶۔ سیدہ شرفۃ الدارؓ دختر حارث 862
۷۰۳۷۔ سیدہ شریرہؓ دختر حارث 862
۷۰۳۸۔ سیدہ الشفاءؓ دختر عبداللہ 862
۷۰۳۹۔ سیدہ شفاءؓ دختر عبدالرحمن 863
۷۰۴۰۔ سیدہ شفاءؓ دختر عوف 863
۷۰۴۱۔ سیدہ شفاءؓ دختر عوف 864
۷۰۴۲۔ سیدہ شقیرہؓ 864
۷۰۴۳۔ سیدہ شقیقہؓ دختر مالک 864
۷۰۴۴۔ سیدہ شموسؓ دختر ابو عامر 864
۷۰۴۵۔ سیدہ شموسؓ دختر عمرو 864
۷۰۴۶۔ سیدہ شموسؓ دختر مالک 864
۷۰۴۷۔ سیدہ شموسؓ دختر نعمان 864
۷۰۴۸۔ سیدہ شمیلہؓ دختر حارث 865
۷۰۴۹۔ سیدہ شہیدہؓ والدہ ورقہ انصاریہ 865
۷۰۵۰۔ سیدہ شیماءؓ دختر حارث 865

باب الصاد 865

۷۰۵۱۔ سیدہ الصبغۃؓ دختر حضرمی 865
۷۰۵۲۔ سیدہ صعبہؓ دختر سہل 866
۷۰۵۳۔ سیدہ صفیہؓ دختر بجیر 866
۷۰۵۴۔ سیدہ صفیہؓ دختر بشامہ 866
۷۰۵۵۔ سیدہ صفیہؓ دختر ثابت 866
۷۰۵۶۔ سیدہ صفیہؓ دختر حیی بن اخطب 866
۷۰۵۷۔ سیدہ صفیہؓ دختر خطاب 868
۷۰۵۸۔ سیدہ صفیہؓ خادمہ رسول اکرمؐ 868
۷۰۵۹۔ سیدہ صفیہؓ دختر شیبہ 868
۷۰۶۰۔ سیدہ صفیہؓ دختر عبدالمطلب 868
۷۰۶۱۔ سیدہ صفیہؓ دختر ابو عبید 869
۷۰۶۲۔ سیدہ صفیہؓ دختر عمر بن خطاب 870
۷۰۶۳۔ سیدہ صفیہؓ دختر محمیہ 870
۷۰۶۴۔ سیدہ صفیہؓ ایک صحابیہ 870
۷۰۶۵۔ سیدہ صفیہؓ ایک صحابیہ 870
۷۰۶۶۔ سیدہ الصماءؓ دختر بسر 870
۷۰۶۷۔ سیدہ صمیتہ لیثیہؓ 871

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...اب الضاد 871

۷۰۶...۔سیدہ ضباعہؓ دختر حارث 871

۷۰۶...۔سیدہ ضباعہؓ دختر زبیر 872

...۷۰۷۔سیدہ ضباعہؓ دختر عامر 872

...۷۰۷۔سیدہ ضحاکؓ دختر مسعود 872

...اب الطاء 873

۷۰۷۲۔سیدہ طریہؓ حسان بن ثابت کی کنیز 873

۷۰۷۳۔سیدہ طعیمہؓ دختر جریج 873

۷۰۷۴۔سیدہ طفیہؓ دختر وہب 873

۷۰۷۵۔سیدہ طلیحہؓ دختر عبداللہ 873

...اب الظاء 873

۷۰۷...۔سیدہ ظبیہؓ دختر براء 873

۷۰۷...۔سیدہ ظبیہؓ دختر وہب 874

...اب العین 874

۷۰۷۸۔سیدہ عاتکہؓ دختر اسید 874

۷۰۷۹۔سیدہ عاتکہؓ دختر خالد 874

۷۰۸۰۔سیدہ عاتکہؓ دختر زید 875

۷۰۸۱۔سیدہ عاتکہؓ دختر عبدالمطلب 877

۷۰۸۲۔سیدہ عاتکہؓ دختر عوف 879

۷۰۸۳۔سیدہ عاتکہؓ دختر نعیم 879

۷۰۸۴۔سیدہ عاتکہؓ دختر ولید بن مغیرہ 879

۷۰۸۵۔سیدہ عالیہؓ دختر ظبیان 879

۷۰۸۶۔سیدہ عائشہؓ دختر ابوبکر صدیقؓ 880

۷۰۸۷۔سیدہ عائشہؓ دختر جریر 883

۷۰۸۸۔سیدہ عائشہؓ دختر حارث 883

۷۰۸۹۔سیدہ عائشہؓ دختر ابوسفیان 883

۷۰۹۰۔سیدہ عائشہؓ دختر عبدالرحمٰن 883

۷۰۹۱۔سیدہ عائشہؓ دختر عجرد 883

۷۰۹۲۔سیدہ عائشہؓ دختر عمیر 883

۷۰۹۳۔سیدہ عائشہؓ دختر قدامہ 883

۷۰۹۴۔سیدہ عبادہؓ دختر ابونائلہ 884

۷۰۹۵۔سیدہ عتبہؓ دختر زرارہ 884

۷۰۹۶۔سیدہ عجماءؓ انصاریہ 884

۷۰۹۷۔سیدہ عجوزؓ از بنونمیر 884

۷۰۹۸۔سیدہ عذبہؓ دختر سعد 884

۷۰۹۹۔سیدہ عزہؓ اشجعیہ 884

۷۱۰۰۔سیدہ عزہؓ دختر حارث 885

۷۱۰۱۔سیدہ عزہؓ دختر خابل 885

۷۱۰۲۔سیدہ عزہؓ دختر ابوسفیان 885

۷۱۰۳۔سیدہ عصمہؓ دختر حبان 885

۷۱۰۴۔سیدہ عفراءؓ دختر سکن 885

۷۱۰۵۔سیدہ عفراءؓ دختر عبید 886

۷۱۰۶۔سیدہ عقربؓ دختر سلامہ 886

۷۱۰۷۔سیدہ عقربؓ دختر معاذ 886

۷۱۰۸۔سیدہ عقیلہؓ دختر عبید 886

۷۱۰۹۔سیدہ عکناءؓ دختر ابوصفرہ 886

۷۱۱۰۔سیدہ علاثہؓ 886

۷۱۱۱۔سیدہ علیہؓ دختر شریح 887

۷۱۱۲۔سیدہ عمارہؓ دختر حمزہ بن عبدالمطلب 887

۷۱۱۳۔سیدہ عمرہ اشہلیہؓ 887

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۱۴۔سیدہ عمرہؓ دختر ابوایوب	888
۷۱۱۵۔سیدہ عمرہؓ دختر جون	888
۷۱۱۶۔سیدہ عمرہؓ دختر حارث	888
۷۱۱۷۔سیدہ عمرہؓ دختر حزم	888
۷۱۱۸۔سیدہ عمرہؓ دختر ربیع	889
۷۱۱۹۔سیدہ عمرہؓ دختر رواحہ	889
۷۱۲۰۔سیدہ عمرہؓ دختر سعد	890
۷۱۲۱۔سیدہ عمرہؓ دختر سعدی	890
۷۱۲۲۔سیدہ عمرہؓ دختر عویم	890
۷۱۲۳۔سیدہ عمرہؓ دختر قیس	890
۷۱۲۴۔سیدہ عمرہؓ دختر مرشد	890
۷۱۲۵۔سیدہ عمرہؓ دختر مسعود ظفریہ	890
۷۱۲۶۔سیدہ عمرہؓ دختر مسعود بن حارث	890
۷۱۲۷۔سیدہ عمرہؓ دختر مسعود بن قیس	890
۷۱۲۸۔سیدہ عمرہؓ دختر معاویہ	891
۷۱۲۹۔سیدہ عمرہؓ دختر ہزال	891
۷۱۳۰۔سیدہ عمرہؓ دختر یزید کلابیہ	891
۷۱۳۱۔سیدہ عمرہؓ دختر یزید بن سکن	891
۷۱۳۲۔سیدہ عمرہؓ دختر یسار	891
۷۱۳۳۔سیدہ عمرہؓ دختر یعار	891
۷۱۳۴۔سیدہ عمیرہؓ دختر ابوحکم	892
۷۱۳۵۔سیدہ عمیرہؓ دختر حماسہ	892
۷۱۳۶۔سیدہ عمیرہؓ دختر سعد	892
۷۱۳۷۔سیدہ عمیرہؓ دختر سہل	892
۷۱۳۸۔سیدہ عمیرہؓ دختر ظہیر	892
۷۱۳۹۔سیدہ عمیرہؓ دختر عبد سعد	892
۷۱۴۰۔سیدہ عمیرہؓ دختر عبید	893
۷۱۴۱۔سیدہ عمیرہؓ دختر عقبہ	893
۷۱۴۲۔سیدہ عمیرہؓ دختر قرط	893
۷۱۴۳۔سیدہ عمیرہؓ دختر قیس	893
۷۱۴۴۔سیدہ عمیرؓ دختر قیس بن ابی کعب	893
۷۱۴۵۔سیدہ عمیرہؓ دختر کلثوم	893
۷۱۴۶۔سیدہ عمیرہؓ دختر مسعود انصاریہ	893
۷۱۴۷۔سیدہ عنقودہؓ	893
۷۱۴۸۔سیدہ عنقودہؓ حضرت عائشہؓ کی لونڈی	894
۷۱۴۹۔سیدہ عویمرہؓ دختر عویم	894
باب الغین	**894**
۷۱۵۰۔سیدہ غائشہؓ	894
۷۱۵۱۔سیدہ غزیلہؓ دختر جابر	895
۷۱۵۲۔سیدہ غفیرہؓ دختر رباح	895
۷۱۵۳۔سیدہ غفیرہؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز	895
۷۱۵۴۔سیدہ غفیلہؓ دختر حارث	895
۷۱۵۵۔سیدہ غمیصاءؓ ام سلیم انصاریہ	895
۷۱۵۶۔سیدہ غمیصاءؓ انصاریہ	896
باب الفاء	**896**
۷۱۵۷۔سیدہ فاختہؓ دختر اسود	896
۷۱۵۸۔سیدہ فاختہؓ دختر ابوطالب	896
۷۱۵۹۔سیدہ فاختہؓ دختر عمرو	897
۷۱۶۰۔سیدہ فاختہؓ دختر ولید	897
۷۱۶۱۔سیدہ فارعہؓ دختر اسعد بن زرارہ	897

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۶۲۔ سیدہ فارعہؓ دختر زرارہ 897
۷۱۶۳۔ سیدہ فارعہؓ دختر ابوسفیان 898
۷۱۶۴۔ سیدہ فارعہؓ دختر ابوالصلت 898
۷۱۶۵۔ سیدہ فارعہؓ دختر عبدالرحمٰن 899
۷۱۶۶۔ سیدہ الفارعہؓ دختر قریبہ 899
۷۱۶۷۔ سیدہ الفارعہؓ دختر مالک 899
۷۱۶۸۔ سیدہ الفاضلہؓ انصاریہ 899
۷۱۶۹۔ سیدہ فاطمہؓ دختر اسد 899
۷۱۷۰۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابوالاسد 900
۷۱۷۱۔ سیدہ فاطمہؓ دختر حارث 900
۷۱۷۲۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابی حبیش 901
۷۱۷۳۔ سیدہ فاطمہؓ دختر حمزہ 901
۷۱۷۴۔ سیدہ فاطمہؓ خزاعیہ 901
۷۱۷۵۔ سیدہ فاطمہؓ دختر خطاب 902
۷۱۷۶۔ سیدہ فاطمہؓ دختر رسول اکرمؐ 902
۷۱۷۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر سودہ 907
۷۱۷۸۔ سیدہ فاطمہؓ دختر شیبہ 907
۷۱۷۹۔ سیدہ فاطمہؓ دختر صفوان 908
۷۱۸۰۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ضحاک 908
۷۱۸۱۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابی طالب 908
۷۱۸۲۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عبداللہ 908
۷۱۸۳۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عتبہ 908
۷۱۸۴۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عمرو 909
۷۱۸۵۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عمرو بن حرام 909
۷۱۸۶۔ سیدہ فاطمہؓ دختر قیس بن خالد 909
۷۱۸۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر مجلل 910
۷۱۸۸۔ سیدہ فاطمہؓ دختر منقذ 910
۷۱۸۹۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ولید بن عقبہ 910
۷۱۹۰۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ولید بن مغیرہ 911
۷۱۹۱۔ سیدہ فاطمہؓ دختر یمان 911
۷۱۹۲۔ سیدہ فاطمہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی دودھ شریک بہن 912
۷۱۹۳۔ سیدہ فریعہؓ دختر ابوامامہ 912
۷۱۹۴۔ سیدہ فریعہؓ دختر حباب 912
۷۱۹۵۔ سیدہ فریعہؓ دختر رافع 912
۷۱۹۶۔ سیدہ فریعہؓ دختر عمرو 912
۷۱۹۷۔ سیدہ فریعہؓ دختر قیس 913
۷۱۹۸۔ سیدہ فریعہؓ دختر مالک 913
۷۱۹۹۔ سیدہ فریعہؓ دختر مالک بن سنان 913
۷۲۰۰۔ سیدہ فریعہؓ دختر معوذ 913
۷۲۰۱۔ سیدہ فریعہؓ دختر وہب 913
۷۲۰۲۔ سیدہ فسحمؓ دختر اوس 913
۷۲۰۳۔ سیدہ فضہ نوبیہؓ 914
۷۲۰۴۔ سیدہ فکیہہؓ دختر سکن 914
۷۲۰۵۔ سیدہ فکیہہؓ دختر عبید 914
۷۲۰۶۔ سیدہ فکیہہؓ دختر مطلب 915
۷۲۰۷۔ سیدہ فکیہہؓ دختر یسار 915

باب القاف 915

۷۲۰۸۔ سیدہ قتیلہؓ دختر سعد 915
۷۲۰۹۔ سیدہ قتیلہؓ دختر صیفی 915
۷۲۱۰۔ سیدہ قتیلہؓ دختر عرباض 916

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۱۱۔سیدہ قتیلہؓ دختر عمرو	916
۷۲۱۲۔سیدہ قتیلہؓ دختر قیس کندیہ	916
۷۲۱۳۔سیدہ قتیلہؓ دختر نضر	917
۷۲۱۴۔سیدہ قرۃ العینؓ دختر عبادہ	918
۷۲۱۵۔سیدہ قریبہؓ دختر ابوامیہ	918
۷۲۱۶۔سیدہ قریبہؓ دختر حارث	918
۷۲۱۷۔سیدہ قریبہؓ دختر زید	918
۷۲۱۸۔سیدہ قریرہؓ دختر حارث عتواریہ	918
۷۲۱۹۔سیدہ قشرہؓ دختر رواس	919
۷۲۲۰۔سیدہ قفیرہؓ ہلالیہ	919
۷۲۲۱۔سیدہ قہطمؓ دختر علقمہ	919
۷۲۲۲۔سیدہ قیلہؓ انماریہ	919
۷۲۲۳۔سیدہ قیلہؓ خزاعیہ	920
۷۲۲۴۔سیدہ قیلہؓ دختر مخرمہ	920
باب الکاف	**921**
۷۲۲۵۔سیدہ کبشہؓ دختر ابوامامہ	921
۷۲۲۶۔سیدہ کبشہؓ انصاریہ	921
۷۲۲۷۔سیدہ کبشہؓ دختر اوس	921
۷۲۲۸۔سیدہ کبشہؓ دختر ثابت	921
۷۲۲۹۔سیدہ کبشہؓ دختر حاطب	921
۷۲۳۰۔سیدہ کبشہؓ دختر حکیم	921
۷۲۳۱۔سیدہ کبشہؓ دختر رافع	922
۷۲۳۲۔سیدہ کبشہؓ دختر عبد عمرو	922
۷۲۳۳۔سیدہ کبشہؓ دختر فروہ	922
۷۲۳۴۔سیدہ کبشہؓ دختر کعب	922
۷۲۳۵۔سیدہ کبشہؓ دختر معدیکرب	922
۷۲۳۶۔سیدہ کبشہؓ دختر واقد	923
۷۲۳۷۔سیدہ کبیرہؓ دختر سفیان	923
۷۲۳۸۔سیدہ کبیشہؓ دختر مالک	923
۷۲۳۹۔سیدہ کبیشہؓ دختر معن	923
۷۲۴۰۔سیدہ کریمہؓ دختر ابی حدرد	923
۷۲۴۱۔سیدہ کریمہؓ دختر کلثوم	924
۷۲۴۲۔سیدہ کعیبہؓ دختر سعید	924
۷۲۴۳۔سیدہ کلثمؓ دختر برثن	924
۷۲۴۴۔سیدہ کلثمؓ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی	924
باب اللام	**925**
۷۲۴۵۔سیدہ لبابہؓ دختر حارث	925
۷۲۴۶۔سیدہ لبابہؓ دختر حارث	926
۷۲۴۷۔سیدہ لبابہؓ دختر ابولبابہ	926
۷۲۴۸۔سیدہ لبنیٰؓ دختر خطیم	926
۷۲۴۹۔سیدہ لسیبہؓ دختر کعب	926
۷۲۵۰۔سیدہ لمیسؓ دختر عمرو	926
۷۲۵۱۔سیدہ لہیہؓ ام ولد عمر بن خطاب	926
۷۲۵۲۔سیدہ لیلیٰؓ دختر اطنابہ	927
۷۲۵۳۔سیدہ لیلیٰؓ دختر ثابت	927
۷۲۵۴۔سیدہ لیلیٰؓ دختر ابی حثمہ	927
۷۲۵۵۔سیدہ لیلیٰؓ دختر حکیم	928
۷۲۵۶۔سیدہ لیلیٰؓ دختر خطم	928
۷۲۵۷۔سیدہ لیلیٰؓ دختر ربعی	928
۷۲۵۸۔سیدہ لیلیٰؓ دختر رباب	928

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۵۹۔ سیدہ لیلیٰؓ سدوسیہ 928

۷۲۶۰۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر ابوسفیان 928

۷۲۶۱۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر سماک 929

۷۲۶۲۔ سیدہ لیلیٰؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز 929

۷۲۶۳۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر عبادہ 929

۷۲۶۴۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر عبداللہ 929

۷۲۶۵۔ سیدہ لیلیٰؓ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی پھوپھی 929

۷۲۶۶۔ سیدہ لیلیٰؓ غفاریہ 929

۷۲۶۷۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر قانف 930

۷۲۶۸۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر نہیک 930

باب المیم 930

۷۲۶۹۔ سیدہ ماریہؓ قبطیہ 930

۷۲۷۰۔ سیدہ ماریہؓ حضور اکرم کی کنیز 930

۷۲۷۱۔ سیدہ ماریہؓ حضور اکرمؐ کی خادمہ 931

۷۲۷۲۔ سیدہ ماریہؓ جبیر کی آزاد کردہ کنیز 931

۷۲۷۳۔ سیدہ محبہؓ دختر ربیع 931

۷۲۷۴۔ سیدہ محجنہؓ 931

۷۲۷۵۔ سیدہ محیاۃؓ دختر خالد بن سنان 932

۷۲۷۶۔ سیدہ مرضیہؓ 932

۷۲۷۷۔ سیدہ مریمؓ دختر ایاس 932

۷۲۷۸۔ سیدہ مریمؓ مغالیہ 932

۷۲۷۹۔ سیدہ مزیدہ عصریہؓ 932

۷۲۸۰۔ سیدہ مسرۃؓ 933

۷۲۸۱۔ سیدہ مسیکہ عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی 933

۷۲۸۲۔ سیدہ مطیعہؓ دختر نعمان 933

۷۲۸۳۔ سیدہ معاذہؓ زوجہ اعشیٰ 933

۷۲۸۴۔ سیدہ معاذہؓ عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی 934

۷۲۸۵۔ سیدہ معاذہ غفاریہؓ 935

۷۲۸۶۔ سیدہ ملیکہؓ اسحٰق بن عبداللہ کی دادی 935

۷۲۸۷۔ سیدہ ملیکہؓ دختر خارجہ 936

۷۲۸۸۔ سیدہ ملیکہؓ دختر خارجہ 936

۷۲۸۹۔ سیدہ ملیکہؓ خباب بن ارت کی اہلیہ 936

۷۲۹۰۔ سیدہ ملیکہؓ ام السائب 936

۷۲۹۱۔ سیدہ ملیکہؓ دختر عمرو زیدیہ 936

۷۲۹۲۔ سیدہ ملیکہؓ دختر عمرو بن سہیل 937

۷۲۹۳۔ سیدہ ملیکہؓ دختر عویمر 937

۷۲۹۴۔ سیدہ مندوسؓ دختر خلاد 937

۷۲۹۵۔ سیدہ مندوسؓ دختر عبادہ 937

۷۲۹۶۔ سیدہ مندوسؓ دختر عمرو 937

۷۲۹۷۔ سیدہ منیعہؓ 937

۷۲۹۸۔ سیدہ میمونہؓ دختر حارث ہلالیہ 938

۷۲۹۹۔ سیدہ میمونہؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز 939

۷۳۰۰۔ سیدہ میمونہؓ دختر سعد 939

۷۳۰۱۔ سیدہ میمونہؓ دختر صبیح 940

۷۳۰۲۔ سیدہ میمونہؓ دختر عبداللہ 940

۷۳۰۳۔ سیدہ میمونہؓ دختر ابوعنبہ 940

۷۳۰۴۔ سیدہ میمونہؓ دختر کردم 941

۷۳۰۵۔ سیدہ میمونہؓ 941

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب النون 942

۷۳۰۶۔سیدہ نائلہؓ دختر سعد 942
۷۳۰۷۔سیدہ نبیتہؓ دختر ضحاک 942
۷۳۰۸۔سیدہ نبعہؓ حبشیہ 942
۷۳۰۹۔سیدہ نخیلہؓ دختر قیس 943
۷۳۱۰۔سیدہ ندبہؓ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزادکردہ کنیز 943
۷۳۱۱۔سیدہ نسیبہؓ دختر حارث 943
۷۳۱۲۔سیدہ نسیبہؓ دختر کعب 943
۷۳۱۳۔سیدہ نسیبہؓ دختر نیار 944
۷۳۱۴۔سیدہ نسیکہؓ ام عمرو بن جلاس 944
۷۳۱۵۔سیدہ نعامہؓ 944
۷۳۱۶۔سیدہ نعمؓ شماس کی اہلیہ 944
۷۳۱۷۔سیدہ نعمیؓ دختر جعفر 945
۷۳۱۸۔سیدہ نفیسہؓ دختر امیہ 945
۷۳۱۹۔سیدہ نفیسہؓ دختر عمرو 945
۷۳۲۰۔سیدہ نہیہؓ 945
۷۳۲۱۔سیدہ نوارؓ دختر قیس 946
۷۳۲۲۔سیدہ نوارؓ دختر مالک 946
۷۳۲۳۔سیدہ نوبہؓ 946
۷۳۲۴۔سیدہ نویلہؓ دختر اسلم 946

باب الهاء 947

۷۳۲۵۔سیدہ ہالہؓ دختر خویلد 947
۷۳۲۶۔سیدہ ہجیمہؓ ام درداء 947
۷۳۲۷۔سیدہ ہریرہؓ دختر زمعہ 947
۷۳۲۸۔سیدہ ہزیلہؓ دختر ثابت 948
۷۳۲۹۔سیدہ ہزیلہؓ دختر حارث 948
۷۳۳۰۔سیدہ ہزیلہؓ دختر سعید 948
۷۳۳۱۔سیدہ ہزیلہؓ دختر عمرو 948
۷۳۳۲۔سیدہ ہزیلہؓ دختر مسعود 948
۷۳۳۳۔سیدہ ہمینہؓ دختر خالد 948
۷۳۳۴۔سیدہ ہندؓ دختر اثاثہ 949
۷۳۳۵۔سیدہ ہندؓ دختر اسید 950
۷۳۳۶۔سیدہ ہندؓ دختر ابی امیہ 950
۷۳۳۷۔سیدہ ہندؓ دختر اوس 950
۷۳۳۸۔سیدہ ہندؓ جہنیہ 951
۷۳۳۹۔سیدہ ہندؓ خولانیہ 951
۷۳۴۰۔سیدہ ہندؓ دختر ربیعہ 951
۷۳۴۱۔سیدہ ہندؓ دختر سماک 952
۷۳۴۲۔سیدہ ہندؓ دختر ابوطالب 952
۷۳۴۳۔سیدہ ہندؓ دختر عتبہ 952
۷۳۴۴۔سیدہ ہندؓ دختر عمرو 953
۷۳۴۵۔سیدہ ہندؓ دختر محمود 953
۷۳۴۶۔سیدہ ہندؓ دختر معبد 954
۷۳۴۷۔سیدہ ہندؓ دختر منذر 954
۷۳۴۸۔سیدہ ہندؓ دختر ہبیرہ 954
۷۳۴۹۔سیدہ ہندؓ دختر ولید 954
۷۳۵۰۔سیدہ ہندؓ دختر یزید 955

باب الياء 955

۷۳۵۱۔سیدہ یسیرہؓ دختر ملیل 955
۷۳۵۲۔سیدہ یسیرہؓ ام یاسر 955

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابیات جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھیں 955

۷۳۵۳۔سیدہ ام ابانؓ دختر عتبہ 955
۷۳۵۴۔سیدہ ام ازہرؓ دختر زبرقان 955
۷۳۵۵۔سیدہ ام اسحٰقؓ غنویہ 956
۷۳۵۶۔سیدہ ام اسیدؓ انصاریہ 956
۷۳۵۷۔سیدہ ام ابی امامہؓ 956
۷۳۵۸۔سیدہ ام ابی امامہؓ بن سہل 957
۷۳۵۹۔سیدہ ام انسؓ انصاریہ 957
۷۳۶۰۔سیدہ ام انسؓ دختر براء 957
۷۳۶۱۔سیدہ ام انسؓ موسیٰ بن عمران کی دادی 958
۷۳۶۲۔سیدہ ام انسؓ دختر عمرو 958
۷۳۶۳۔سیدہ ام اوسؓ بہزیہ 958
۷۳۶۴۔سیدہ ام ایمنؓ حضور اکرمؐ کی آزاد کردہ کنیز 958
۷۳۶۵۔سیدہ ام ایوبؓ انصاریہ 959
۷۳۶۶۔سیدہ ام ایوبؓ دختر مسعود 959

باب الباء 960

۷۳۶۷۔سیدہ ام بجیدؓ انصاریہ 960
۷۳۶۸۔سیدہ ام بردہؓ دختر منذر 960
۷۳۶۹۔سیدہ ام بشرؓ دختر براء 960
۷۳۷۰۔سیدہ ام بلالؓ زوجہ بلال 961
۷۳۷۱۔سیدہ ام بلالؓ دختر ہلال 961
۷۳۷۲۔سیدہ ام بیانؓ دختر زید 961

باب الثاء و جیم 961

۷۳۷۳۔سیدہ ام ثابتؓ دختر ثعلبہ 961
۷۳۷۴۔سیدہ ام ثابتؓ دختر جبر 961
۷۳۷۵۔سیدہ ام ثابتؓ دختر سنان 961
۷۳۷۶۔سیدہ ام ثابتؓ دختر قیس 961
۷۳۷۷۔سیدہ ام ثابتؓ دختر مسعود 962
۷۳۷۸۔سیدہ ام ثعلبہؓ دختر ثابت 962

باب الجیم 962

۷۳۷۹۔سیدہ ام الجلاسؓ 962
۷۳۸۰۔سیدہ ام جمیلؓ دختر اوس 962
۷۳۸۱۔سیدہ ام جمیلؓ دختر جلاس 962
۷۳۸۲۔سیدہ ام جمیلؓ دختر حباب 962
۷۳۸۳۔سیدہ ام جمیلؓ دختر ابی حزم 962
۷۳۸۴۔سیدہ ام جمیلؓ دختر خطاب 962
۷۳۸۵۔سیدہ ام جمیلؓ دختر عبداللہ 963
۷۳۸۶۔سیدہ ام جمیلؓ دختر قطبہ 963
۷۳۸۷۔سیدہ ام جمیلؓ دختر مجلل 963
۷۳۸۸۔سیدہ ام جندبؓ ابوذر کی والدہ 963
۷۳۸۹۔سیدہ ام جندبؓ سلیمان بن عمرو کی والدہ 963
۷۳۹۰۔سیدہ ام جندب ازدیہؓ 964
۷۳۹۱۔سیدہ ام جندبؓ دختر مسعود 964

باب الحاء 964

۷۳۹۲۔سیدہ ام حارثؓ انصاریہ 964
۷۳۹۳۔سیدہ ام حارثؓ دختر ثابت 964
۷۳۹۴۔سیدہ ام حارثؓ دختر عیاش 964
۷۳۹۵۔سیدہ ام حارثؓ دختر مالک 965

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۳۹۶۔ سیدہ ام حارثہ الربیعؓ دختر نضر 965
۷۳۹۷۔ سیدہ ام حبانؓ دختر عامر 965
۷۳۹۸۔ سیدہ ام حبیبؓ دختر عاص 965
۷۳۹۹۔ سیدہ ام حبیبؓ دختر عباس 965
۷۴۰۰۔ سیدہ ام حبیبؓ مولاۃ ام عطیہ 965
۷۴۰۱۔ سیدہ ام حبیبہؓ دختر جحش 966
۷۴۰۲۔ سیدہ ام حبیبہؓ دختر ابوسفیان 966
۷۴۰۳۔ سیدہ ام حذیفہؓ بن یمان 967
۷۴۰۴۔ سیدہ ام حرامؓ دختر ملحان 968
۷۴۰۵۔ سیدہ ام حرملہؓ دختر عبدالاسود 968
۷۴۰۶۔ سیدہ ام حسانؓ دختر شداد 968
۷۴۰۷۔ سیدہ ام الحصینؓ دختر اسحٰق 969
۷۴۰۸۔ سیدہ ام حفیدؓ 969
۷۴۰۹۔ سیدہ ام الحکمؓ دختر زبیر 969
۷۴۱۰۔ سیدہ ام الحکمؓ دختر ابوسفیان 970
۷۴۱۱۔ سیدہ ام الحکم ضمریہؓ 970
۷۴۱۲۔ سیدہ ام الحکمؓ دختر عبداللہ بن مسعود 970
۷۴۱۳۔ سیدہ ام الحکم غفاریہؓ 970
۷۴۱۴۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر حارث 971
۷۴۱۵۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر حرام 971
۷۴۱۶۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر زبیر 971
۷۴۱۷۔ سیدہ ام حکیمؓ عثمان بن مظعون کی اہلیہ 972
۷۴۱۸۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر عتبہ 972
۷۴۱۹۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر وداع 972
۷۴۲۰۔ سیدہ ام حمیدؓ انصاریہ 972

باب الخاء 972
۷۴۲۱۔ سیدہ ام خارجہؓ زید بن ثابت کی اہلیہ 972
۷۴۲۲۔ سیدہ ام خارجہؓ دختر نضر 973
۷۴۲۳۔ سیدہ ام خالدؓ دختر اسود 973
۷۴۲۴۔ سیدہ ام خالدؓ دختر خالد بن سعید 973
۷۴۲۵۔ سیدہ ام خالدؓ دختر یعیش 974
۷۴۲۶۔ سیدہ ام خلادؓ 974
۷۴۲۷۔ سیدہ ام خناسؓ 974
۷۴۲۸۔ سیدہ ام خولہؓ دختر حکیم 974
۷۴۲۹۔ سیدہ ام الخیرؓ دختر صخر 974

باب الدال وذال 975
۷۴۳۰۔ سیدہ ام الدحداحؓ 975
۷۴۳۱۔ سیدہ ام الدرداءؓ 975
۷۴۳۲۔ سیدہ ام ذرؓ 976
۷۴۳۳۔ سیدہ ام ابی ذرؓ 976
۷۴۳۴۔ سیدہ ام ذرہؓ 976

باب الراء 976
۷۴۳۵۔ سیدہ ام رافعؓ دختر عثمان 976
۷۴۳۶۔ سیدہ ام رافعؓ 976
۷۴۳۷۔ سیدہ ام رافعؓ دختر عبداللہ 977
۷۴۳۸۔ سیدہ ام ربعہؓ دختر خذام 977
۷۴۳۹۔ سیدہ ام ربیعؓ دختر اسلم 977
۷۴۴۰۔ سیدہ ام ربیعؓ 977
۷۴۴۱۔ سیدہ ام رعلہ قشیریہؓ 977
۷۴۴۲۔ سیدہ ام رمثہؓ 978

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴۴۳۔سیدہ ام رومانؓ دختر عامر 978

باب الزاء 979

۷۴۴۴۔سیدہ ام زفرؓ 979

۷۴۴۵۔سیدہ ام زفرؓ حضرت خدیجہ کی نائن 979

۷۴۴۶۔سیدہ ام زیادؓ اشجعیہ 980

۷۴۴۷۔سیدہ ام زیدؓ دختر حرام 980

۷۴۴۸۔سیدہ ام زیدؓ دختر سکن 980

۷۴۴۹۔سیدہ ام زیدؓ 980

۷۴۵۰۔سیدہ ام زینبؓ دختر فریعہ 980

۷۴۵۱۔سیدہ ام زینبؓ 981

باب السین 981

۷۴۵۲۔سیدہ ام سالمؓ اشجعیہ 981

۷۴۵۳۔سیدہ ام سارہؓ 981

۷۴۵۴۔سیدہ ام السائبؓ انصاریہ 982

۷۴۵۵۔سیدہ ام السائبؓ نخعیہ 982

۷۴۵۶۔سیدہ ام سبرہؓ 982

۷۴۵۷۔سیدہ ام سعدؓ انصاریہ 982

۷۴۵۸۔سیدہ ام سعدؓ دختر ربیع انصاریہ 982

۷۴۵۹۔سیدہ ام سعدؓ دختر زید 982

۷۴۶۰۔سیدہ ام سعدؓ دختر سعد بن ربیع 983

۷۴۶۱۔سیدہ ام سعدؓ ابوسعید خدری کی والدہ 983

۷۴۶۲۔سیدہ ام سعدؓ بن عبادہ 983

۷۴۶۳۔سیدہ ام سعدؓ دختر مرہ 984

۷۴۶۴۔سیدہ ام سفیانؓ دختر ضحاک 984

۷۴۶۵۔سیدہ ام سلمہؓ دختر ابوامیہ 984

۷۴۶۶۔سیدہ ام سلمہؓ دختر ابوحکیم 986

۷۴۶۷۔سیدہ ام سلمہؓ دختر یزید بن سکن 986

۷۴۶۸۔سیدہ ام سلمیٰؓ بنت ابوامیہ 987

۷۴۶۹۔سیدہ ام سلمیٰؓ 987

۷۴۷۰۔سیدہ ام سلیطؓ 988

۷۴۷۱۔سیدہ ام سلیمؓ دختر سحیم 988

۷۴۷۲۔سیدہ ام سلیمؓ دختر ملحان 988

۷۴۷۳۔سیدہ ام سلیمانؓ دختر ابوحکیم 989

۷۴۷۴۔سیدہ ام سلیمانؓ دختر عمرو 989

۷۴۷۵۔سیدہ ام سمرہؓ دختر جندب 989

۷۴۷۶۔سیدہ ام سنانؓ اسلمیہ 990

۷۴۷۷۔سیدہ ام سنانؓ انصاریہ 990

۷۴۷۸۔سیدہ ام سنبلہؓ اسلمیہ 990

۷۴۷۹۔سیدہ ام سوادہؓ 990

۷۴۸۰۔سیدہ ام سہلہؓ 991

۷۴۸۱۔سیدہ ام سیفؓ 991

باب الشین 991

۷۴۸۲۔سیدہ ام شباثؓ 991

۷۴۸۳۔سیدہ ام شبیبؓ 991

۷۴۸۴۔سیدہ ام شرحبیلؓ 991

۷۴۸۵۔سیدہ ام شریدؓ 991

۷۴۸۶۔سیدہ ام شریکؓ دختر انس 992

۷۴۸۷۔سیدہ ام شریکؓ دختر جابر 992

۷۴۸۸۔سیدہ ام شریکؓ دختر خالد 992

۷۴۸۹۔سیدہ ام شریکؓ دوسیہ 992

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۴۹۰۔ سیدہ ام شریک ؓ قرشیہ 993
۷۴۹۱۔ سیدہ ام شیبہ ؓ ازدیہ 993

باب الصاد 993

۷۴۹۲۔ سیدہ ام صابر ؓ 993
۷۴۹۳۔ سیدہ ام صبیح ؓ 994
۷۴۹۴۔ سیدہ ام صبیہ ؓ 994

باب الضاد 994

۷۴۹۵۔ سیدہ ام الضحاک ؓ دختر مسعود 994
۷۴۹۶۔ سیدہ ام ضمیرہ ؓ 994

باب الطاء 995

۷۴۹۷۔ سیدہ ام طارق ؓ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ کنیز 995
۷۴۹۸۔ سیدہ ام طارق ؓ 995
۷۴۹۹۔ سیدہ ام الطفیل ؓ ابی بن کعب کی اہلیہ 995
۷۵۰۰۔ سیدہ ام طلیق ؓ 995

باب العین 996

۷۵۰۱۔ سیدہ ام عامر ؓ اشہلیہ 996
۷۵۰۲۔ سیدہ ام عامر ؓ دختر جراح 996
۷۵۰۳۔ سیدہ ام عامر ؓ دختر سوید 996
۷۵۰۴۔ سیدہ ام عامر ؓ دختر کعب انصاریہ 996
۷۵۰۵۔ سیدہ ام عامر ؓ دختر واثلہ 996
۷۵۰۶۔ سیدہ ام عامر ؓ دختر یزید بن سکن 996
۷۵۰۷۔ سیدہ ام عبداللہ ؓ بن انس 997
۷۵۰۸۔ سیدہ ام عبداللہ ؓ بن اوس 997
۷۵۰۹۔ سیدہ ام عبداللہ ؓ دختر بشر 997
۷۵۱۰۔ سیدہ ام عبداللہ ؓ دوسیہ 998
۷۵۱۱۔ سیدہ ام عبداللہ ؓ از بنو زہرہ 998
۷۵۱۲۔ سیدہ ام عبداللہ ؓ بن عامر 998
۷۵۱۳۔ سیدہ ام عبداللہ ؓ دختر عمر بن خطاب 998
۷۵۱۴۔ سیدہ ام عبداللہ ؓ ابوموسیٰ اشعری کی اہلیہ 998
۷۵۱۵۔ سیدہ ام عبداللہ ؓ دختر نبیہ 999
۷۵۱۶۔ سیدہ ام عبداللہ ؓ نعیم بن نحام کی اہلیہ 999
۷۵۱۷۔ سیدہ ام عبدالحمید ؓ رافع بن خدیج کی اہلیہ 999
۷۵۱۸۔ سیدہ ام عبدالرحمٰن ؓ بن اذینہ 1000
۷۵۱۹۔ سیدہ ام عبدالرحمٰن ؓ دختر ابوسعید خدری 1000
۷۵۲۰۔ سیدہ ام عبدالرحمٰن ؓ بن طارق 1000
۷۵۲۱۔ سیدہ ام عبدالرحمٰن ؓ بن کعب 1000
۷۵۲۲۔ سیدہ ام عبد ؓ دختر سود بن قویم 1000
۷۵۲۳۔ سیدہ ام عبد ؓ دختر حارث 1001
۷۵۲۴۔ سیدہ ام عبس ؓ دختر مسلمہ 1001
۷۵۲۵۔ سیدہ ام عبید ؓ دختر سراقہ 1001
۷۵۲۶۔ سیدہ ام عبید ؓ دختر صخر 1001
۷۵۲۷۔ سیدہ ام عبیس ؓ 1001
۷۵۲۸۔ سیدہ ام عثمان ؓ دختر خثیم 1002
۷۵۲۹۔ سیدہ ام عثمان ؓ دختر سفیان 1002
۷۵۳۰۔ سیدہ ام عثمان ؓ دختر ابوالعاص 1002
۷۵۳۱۔ سیدہ ام عجرد ؓ خزاعیہ 1002
۷۵۳۲۔ سیدہ ام عصمہ ؓ عوصیہ 1003
۷۵۳۳۔ سیدہ ام عطاء ؓ زبیر کی کنیز 1003
۷۵۳۴۔ سیدہ ام عطیہ ؓ انصاریہ خافضہ 1003

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۵۳۵۔سیدہ ام عطیہؓ انصاریہ 1003
۷۵۳۶۔سیدہ ام عطیہؓ عوصیہ 1004
۷۵۳۷۔سیدہ ام عفیفؓ دختر مسروح 1004
۷۵۳۸۔سیدہ ام عفیفؓ نہدیہ 1004
۷۵۳۹۔سیدہ ام عقیلؓ 1005
۷۵۴۰۔سیدہ ام العلاءؓ انصاریہ 1005
۷۵۴۱۔سیدہ ام العلاءؓ حرام بن حکیم کی پھوپھی 1006
۷۵۴۲۔سیدہ ام علیؓ دختر خالد 1006
۷۵۴۳۔سیدہ ام عمارہؓ انصاریہ 1006
۷۵۴۴۔سیدہ ام عمارہؓ دختر کعب انصاریہ 1006
۷۵۴۵۔سیدہ ام عمرؓ بن خلدہ 1007
۷۵۴۶۔سیدہ ام عمروؓ بن حریث 1007
۷۵۴۷۔سیدہ ام عمروؓ زبیر بن عوام کی اہلیہ 1007
۷۵۴۸۔سیدہ ام عمروؓ بنت سلامہ 1007
۷۵۴۹۔سیدہ ام عمروؓ بن سلیم 1007
۷۵۵۰۔سیدہ ام عمروؓ دختر محمود 1008
۷۵۵۱۔سیدہ ام عمیسؓ 1008
۷۵۵۲۔سیدہ ام عیاشؓ 1008
۷۵۵۳۔سیدہ ام عیسیٰؓ بن جزار 1008

باب الغین 1008

۷۵۵۴۔سیدہ ام غادیہؓ 1008
۷۵۵۵۔سیدہ ام غطیفؓ 1009

باب الفاء 1009

۷۵۵۶۔سیدہ ام فروہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضائی والدہ 1009
۷۵۵۷۔سیدہ ام فروہؓ انصاریہ 1009
۷۵۵۸۔سیدہ ام فروہؓ دختر ابوقحافہ 1009
۷۵۵۹۔سیدہ ام الفضلؓ دختر حارث 1010
۷۵۶۰۔سیدہ ام الفضلؓ دختر حمزہ 1010
۷۵۶۱۔سیدہ ام الفضلؓ دختر عباس 1010

باب القاف 1010

۷۵۶۲۔سیدہ ام قرثعؓ 1011
۷۵۶۳۔سیدہ ام قرہؓ دختر دعموص 1011
۷۵۶۴۔سیدہ ام قیسؓ دختر محصن 1011
۷۵۶۵۔سیدہ ام قیسؓ 1012
۷۵۶۶۔سیدہ ام قیسؓ ہذلیہ 1012

باب الکاف 1012

۷۵۶۷۔سیدہ ام کبشہؓ قضاعیہ 1012
۷۵۶۸۔سیدہ ام کثیرؓ دختر یزید 1012
۷۵۶۹۔سیدہ ام کجہؓ اوس بن ثابت کی اہلیہ 1013
۷۵۷۰۔سیدہ ام الکرامؓ سلمیہ 1013
۷۵۷۱۔سیدہ ام کرزؓ خزاعیہ 1013
۷۵۷۲۔سیدہ ام کعبؓ انصاریہ 1014
۷۵۷۳۔سیدہ ام کلثومؓ دختر ابوبکر 1014
۷۵۷۴۔سیدہ ام کلثومؓ حضورؐ کی صاحبزادی 1014
۷۵۷۵۔سیدہ ام کلثومؓ دختر ابوسلمہ 1015
۷۵۷۶۔سیدہ ام کلثومؓ دختر سہیل 1015
۷۵۷۷۔سیدہ ام کلثومؓ دختر عباس 1016
۷۵۷۸۔سیدہ ام کلثومؓ دختر عقبہ 1016
۷۵۷۹۔سیدہ ام کلثومؓ دختر علی بن ابی طالب 1017

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اللام و میم 1018

۷۵۸۰۔ سیدہ ام لیلیٰؓ دختر رواحہ 1018
۷۵۸۱۔ سیدہ ام مالکؓ انصاریہ 1018
۷۵۸۲۔ سیدہ ام مالکؓ بہزیہ 1019
۷۵۸۳۔ سیدہ ام مبشرؓ دختر براء بن معرور 1019
۷۵۸۴۔ سیدہ ام مبشرؓ انصاریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ 1020
۷۵۸۵۔ سیدہ ام مجنؓ 1020
۷۵۸۶۔ سیدہ ام محمدؓ انصاریہ 1020
۷۵۸۷۔ سیدہ ام محمدؓ دختر حاطب 1020
۷۵۸۸۔ سیدہ ام محمد خولہؓ دختر قیس 1021
۷۵۸۹۔ سیدہ ام مرثدؓ 1021
۷۵۹۰۔ سیدہ ام مسطحؓ 1021
۷۵۹۱۔ سیدہ ام مسعودؓ بن حکم 1021
۷۵۹۲۔ سیدہ ام مسلم اشجعیہؓ 1022
۷۵۹۳۔ سیدہ ام مسلمؓ خادمہ صفیہ 1022
۷۵۹۴۔ سیدہ ام المسیبؓ 1022
۷۵۹۵۔ سیدہ ام مطاعؓ اسلمیہ 1022
۷۵۹۶۔ سیدہ ام معاذؓ 1023
۷۵۹۷۔ سیدہ ام معاذؓ انصاریہ 1023
۷۵۹۸۔ سیدہ ام معبدؓ دختر خالد 1023
۷۵۹۹۔ سیدہ ام معبدؓ قرظہ کی آزاد کردہ کنیز 1023
۷۶۰۰۔ سیدہ ام معبدؓ کعب بن مالک کی اہلیہ 1024
۷۶۰۱۔ سیدہ ام معبدؓ 1024
۷۶۰۲۔ سیدہ ام معقلؓ اسدیہ 1024
۷۶۰۳۔ سیدہ ام مغیثؓ 1025
۷۶۰۴۔ سیدہ ام المغیرہؓ 1025
۷۶۰۵۔ سیدہ ام المنذرؓ دختر قیس 1025
۷۶۰۶۔ سیدہ ام منظورؓ 1025
۷۶۰۷۔ سیدہ ام منیعؓ 1025

باب النون 1026

۷۶۰۸۔ سیدہ ام نائلہؓ 1026
۷۶۰۹۔ سیدہ ام نبیطؓ 1026
۷۶۱۰۔ سیدہ ام نصرؓ 1027

باب الھاء 1027

۷۶۱۱۔ سیدہ ام ہاشمؓ دختر حارثہ 1027
۷۶۱۲۔ سیدہ ام ہانیؓ انصاریہ 1027
۷۶۱۳۔ سیدہ ام ہانیؓ دختر ابی طالب 1028
۷۶۱۴۔ سیدہ ام الہذیلؓ 1029
۷۶۱۵۔ سیدہ ام ابی ہریرہؓ 1029
۷۶۱۶۔ سیدہ ام ہشامؓ دختر حارثہ 1030
۷۶۱۷۔ سیدہ ام ہلالؓ بن بلال 1030

باب الواو 1030

۷۶۱۸۔ سیدہ ام ورقہؓ دختر حمزہ 1030
۷۶۱۹۔ سیدہ ام ورقہؓ دختر عبداللہ 1030
۷۶۲۰۔ سیدہ ام ولیدؓ دختر عمر 1031
۷۶۲۱۔ سیدہ ام وہبؓ دختر ابوامیہ 1031

باب الیاء 1032

۷۶۲۲۔ سیدہ ام یحییٰؓ اسید کی اہلیہ 1032
۷۶۲۳۔ سیدہ ام یحییٰؓ دختر ابی اہاب 1032

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۲۴۔ سیدہ ام یحییٰؓ بن حصین 1032
۷۶۲۵۔ سیدہ ام یحییٰؓ دختر یعلی 1032
۷۶۲۶۔ سیدہ ام یحییٰؓ 1032
۷۶۲۷۔ سیدہ ام یزیدؓ دختر حارث 1032
۷۶۲۸۔ سیدہ ام یقظہؓ دختر علقمہ 1033

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے مشہور ہیں 1033
۷۶۲۹۔ اخوات جابر بن عبداللہ انصاریؓ 1033
۷۶۳۰۔ سیدہ اخت حارث بن سراقہؓ 1033
۷۶۳۱۔ سیدہ اخت حذیفہؓ بن یمان 1033
۷۶۳۲۔ سیدہ اخت عقبہؓ بن عامر 1034
۷۶۳۳۔ سیدہ اخت معقلؓ بن یسار 1034
۷۶۳۴۔ سیدہ اخت نعمانؓ بن بشیر 1034

چند لڑکیوں کا ذکر ان کے والد کے حوالے سے 1034
۷۶۳۵۔ حضرت اوس بن ثابتؓ کی دو بیٹیاں 1034
۷۶۳۶۔ حضرت ثابت بن قیس کی لڑکی 1035
۷۶۳۷۔ حضرت حصینؓ کی لڑکی 1035
۷۶۳۸۔ حضرت ابوالحکم غفاریؓ کی لڑکی 1035
۷۶۳۹۔ حضرت خباب بن ارتؓ کی لڑکی 1035
۷۶۴۰۔ حضرت ابوبصرہ کی لڑکی 1036
۷۶۴۱۔ حضرت سعد بن ربیع کی لڑکیاں 1036
۷۶۴۲۔ حضرت صفوان بن امیہ بن خلف کی لڑکی 1036
۷۶۴۳۔ حضرت عبیدہ بن حارثؓ کی لڑکیاں 1036
۷۶۴۴۔ عفیف کی لڑکی 1036
۷۶۴۵۔ فہد کی لڑکی 1037
۷۶۴۶۔ ولید بن مغیرہ کی لڑکی 1037
۷۶۴۷۔ ہبیرہ کی لڑکی 1037

وہ دادیاں جو اپنے پوتوں کی وجہ سے متعارف ہوئیں 1037
۷۶۴۸۔ جدہ انصاری 1037
۷۶۴۹۔ حشرج بن زیاد کی دادی 1037
۷۶۵۰۔ حفص بن سعید قرشی کی دادی 1038
۷۶۵۱۔ خارجہ بن زید کی دادی 1038
۷۶۵۲۔ ابوالسائب کی دادی 1038
۷۶۵۳۔ سلمٰی کی دادی 1039
۷۶۵۴۔ الصلت بن زبید کی دادی 1039
۷۶۵۵۔ ضمرہ بن سعید کی دادی 1039
۷۶۵۶۔ عمرو بن معاذ کی دادی 1039
۷۶۵۷۔ قریشی کی دادای 1039
۷۶۵۸۔ یحییٰ بن حصین کی دادی 1040
۷۶۵۹۔ یوسف بن مسعود کی دادی 1040

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے راویوں کی خالائیں تھیں 1040
۷۶۶۰۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ 1040
۷۶۶۱۔ جابر بن عبداللہ کی خالہ 1040
۷۶۶۲۔ خالد بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی کی خالہ 1041
۷۶۶۳۔ زینب دختر غبیط کی خالہ 1041
۷۶۶۴۔ سائب بن یزید کی خالہ 1041
۷۶۶۵۔ ام سلمہ اسماء دختر یزید کی خالہ 1041

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہ خواتین جو اپنے شوہروں کی وجہ سے متعارف ہوئیں 1041
۷۶۶۶۔ اوس بن ثابت کی زوجہ 1041
۷۶۶۷۔ بلال کی زوجہ 1042
۷۶۶۸۔ ثابت بن قیس کی زوجہ 1042
۷۶۶۹۔ جابر بن عبداللہ کی زوجہ 1042
۷۶۷۰۔ رافع بن خدیج کی زوجہ 1042
۷۶۷۱۔ سعد بن ربیع کی زوجہ 1042
۷۶۷۲۔ سلمہ بن ہشام کی زوجہ 1042
۷۶۷۳۔ عبداللہ بن رواحہ کی بیوی 1042
۷۶۷۴۔ معاذ کی زوجہ 1043
۷۶۷۵۔ ابوموسیٰ اشعری کی زوجہ 1043
ان صحابیات کا ذکر جو اپنے بھتیجوں کی وجہ سے متعارف ہیں 1044
۷۶۷۶۔ عمۃ الحارث بن ابوقرظہ 1044
۷۶۷۷۔ عمۃ حسناء صریمیہ 1044
۷۶۷۸۔ عمۃ حصین بن محصن خطمی 1044
۷۶۷۹۔ عمۃ سنان بن عبداللہ جہنی 1045
۷۶۸۰۔ عمۃ العاص طفاوی 1045
۷۶۸۱۔ عمۃ عبدربہ بن سعید انصاری 1045
۷۶۸۲۔ عمۃ معبد بن کعب 1045
۷۶۸۳۔ عمۃ ہند بنت سعید بن ابوسعید خدری 1045
بعض صحابیات کا ذکر جن کے نام نہیں معلوم ہو سکے 1046
۷۶۸۴۔ ایک خاتون از بنو اسد 1046
۷۶۸۵۔ خاتون از بنو عبدالاشہل از انصار 1046
۷۶۸۶۔ خاتون 1046
۷۶۸۷۔ خاتون انصاری 1046
۷۶۸۸۔ خاتون مبایعہ 1047
۷۶۸۹۔ خاتون مبایعہ 1047
۷۶۹۰۔ خاتون از بنو خثعم 1047
۷۶۹۱۔ خاتون از بنو عبدالدار 1047
۷۶۹۲۔ خاتون حبشیہ 1048
۷۶۹۳۔ خاتون جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی 1048
۷۶۹۴۔ خاتون 1048
۷۶۹۵۔ خاتون از بنو غفار 1049
۷۶۹۶۔ ہفتے کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھنے والی خاتون 1049
۷۶۹۷۔ عطاء بن یسار نے جن سے روایت کی وہ خاتون 1049
۷۶۹۸۔ خاتون مکی 1049
۷۶۹۹۔ خادمہ حبشیہ 1050
۷۷۰۰۔ خادمہ عبداللہ بن عمر بن خطاب 1050
۷۷۰۱۔ خادمہ از بنو مؤمل 1050
۷۷۰۲۔ دایہ محمد بن طلحہ 1050
۷۷۰۳۔ ام ولد شیبہ بن عثمان 1050
۷۷۰۴۔ غامدیہ 1051

گیارھواں حصہ ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد ہشتم

حرف میم۔ میم والف

۴۵۴۴۔ حضرت مابورؓ خصی

حضرت مابورؓ خصی۔ یہ صحابی خصی تھے۔ جنہیں مقوقس حاکم سکندریہ نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں بطور ہدیہ ارسال کیا تھا۔ اس کے راوی جعفر ہیں۔ جنہوں نے معصب سے روایت بیان کی کہ ام المومنین ماریہ بنت شمون کے بطن سے (جو قبطی الاصل تھیں، اور جنہیں مقوقس نے ان کی ہمشیرہ سیرین اور ایک خصی غلام کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں پیش کیا تھا) حضور کے صاحبزادے جناب ابراہیم پیدا ہوئے تھے۔ ابن زہیر نے اس سلسلے میں سلیمان بن ارقم کی حدیث کو جو انہوں نے جناب عروہ سے سنی۔ جنہوں نے حضرت عائشہ سے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہے کہ جناب ماریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے عمزاد بھائی مابور رضی اللہ عنہ سے بھی تھے۔ جن کے بارے میں حضور اکرمؐ کو بعض نازیبا واقعات کا علم ہوا تو آپ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ جاؤ اور اسے قتل کر دو، لیکن انہیں یقین ہو گیا کہ جناب مابور نامرد ہیں تو درگزر فرمایا۔ ابو موسیٰ نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

۴۵۴۵۔ حضرت ماتعؓ

حضرت ماتعؓ۔ جناب جعفر نے ابن اسحاق سے اس نے محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی سے یوں روایت کی کہ غزوۂ طائف میں حضور اکرمؐ کے ساتھ، آپ کی خالہ، فاختہ بن عمرو بن عائذ بن مخزوم کا ایک آزاد کردہ مخنث غلام ماتع بھی تھا۔ یہ شخص کبھی کبھی امہات المومنین کے حجروں میں چلا جایا کرتا تھا اور حضورؐ اسے بے ضرر جانتے تھے اور آپؐ کا خیال تھا کہ اسے جنسی معاملات کی سوجھ بوجھ نہیں ہے۔ اس لئے حضور معترض نہ ہوتے تھے ایک دفعہ اتفاقاً آپ نے اسی ماتع کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مخزومی سے کہتے سنا: خالد! اگر حضور اکرمؐ طائف کو فتح کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو بادیہ بنت غیلان بن سلمہ کو ہاتھ سے نہ جانے دینا کیونکہ جب وہ روبرو ہوتی ہے تو اس کے ساتھ چار ہوتے ہیں اور جب وہ پیٹھ پھیرتی ہے تو اس کے ساتھ آٹھ ہوتے ہیں"۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا "میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ شخص ان معاملات کو سمجھتا ہے (ایک روایت میں ہے کہ ماتع کی یہ گفتگو عبداللہ بن ابی امیہ سے ہوئی) آپ نے امہات المومنین کو ہدایت فرمائی کہ ماتع کو آئندہ اپنے حجروں میں آنے کی اجازت نہ دیں محمد بن منکدر اور صفوان بن سلیم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے اپنے دورِ خلافت میں ماتع کو جلاوطن کر کے بہ مقام فدک بھیج دیا جہاں وہ بالکل تنہا رہتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۴۶۔ حضرت مازن بن خیثمہ السکونی ؓ

حضرت مازن بن خیثمہ السکونی ؓ۔ جب بنوسکاسک اور بنوسکونی میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا تو حضرت معاذ بن جبل نے انہیں ایک وفد کے ساتھ حضور اکرم ؐ کی خدمت میں برائے مصالحت روانہ کیا تھا۔ اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو صفوان بن عمرو اور عمرو بن قیس بن ثور بن مازن بن خیثمہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اپنے دادا مازن سے اسی طرح روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۴۷۔ حضرت مازن بن غضوبہ الطائی الخطامی ؓ

حضرت مازن بن غضوبہ الطائی الخطامی ؓ۔ خطامہ بنو طے کا ایک ذیلی قبیلہ ہے اور خطامہ بن علی حرب بن محمد بن علی بن حبان بن مازن بن غضوبہ کا دادا تھا۔ اس نے کاہنوں کے انداز میں حضور اکرم ؐ کی بعثت کے بارے میں پیش گوئی کی تھی۔ ابوموسیٰ بن ابوبکر المدینی اور احمد بن عباس سے مروی ہے کہ ہم نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے اس نے سلیمان بن احمد بن ایوب سے، اس نے موسیٰ بن جمہور التنیسی سمسار سے اس نے علی بن حرب سے اس نے ابوالمنذر ہشام بن محمد الکلبی سے اس نے اپنے باپ عبداللہ العمانی سے اور اس نے مازن بن غضوبہ سے سنا۔ اس نے بیان کیا کہ میں ایک بت کا (جس کا نام ناجر تھا،) پجاری تھا۔ یہ سرزمین عمان کے ایک قصبے میں نصب تھا۔ ایک دفعہ ہم نے اس پر ایک جانور قربان کیا تو معابت سے آواز آئی ''اے مازن! میری ایک بشارت سنو، نیکی عیاں ہوگئی ہے اور برائی نے منہ چھپالیا ہے اور بنومضر کے دین کو خدائے جلیل کے دین نے پچھاڑ دیا ہے اگر تم جہنم کی آگ سے بچنا چاہتے ہو تو پتھروں کی پوجا چھوڑ دو''۔ مازن کہتے ہیں میں نے سنا تو گھبرا گیا، لیکن بات آئی گئی ہوگئی۔ کچھ دنوں کے بعد ہم نے پھر ایک جانور ذبح۔ چنانچہ اس بت نے پھر مجھ سے مخاطب ہو کر کہا ''ادھر آؤ۔ میری بات سنو، اور احمق نہ بنو، مکے میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے اس پر ایمان لاؤ، تاکہ تم سیدھے راستے سے نہ بھٹکو اور دوزخ کی آگ میں جلنے سے [1] بچ جاؤ''۔ یہ سن کر مجھے حیرت ہوئی اور میں جان گیا کہ اس میں ضرور کوئی بھلائی ہے۔

اس اثناء میں حجاز کا ایک آدمی وہاں آنکلا۔ میں نے پوچھا کہو تمہارے علاقے حجاز میں کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے! کہنے لگا ہاں ہمارے یہاں ایک شخص جن کا نام نامی احمد ہے نے ظہور فرمایا ہے وہ کہتے ہیں میری دعوت پر لبیک کہو اور صرف خدائے واحد کی پرستش کر۔ میں نے اسے بتایا کہ یہی بات میں نے اس بت کی زبان سے سنی ہے۔ اس کے بعد میں نے بت کو توڑ پھوڑ دیا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر حضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں ملتمس ہوا ''یارسول اللہ میں بنوخطامہ سے ہوں، میں بڑا عیاش، شرابی کبابی اور عورتوں کا رسیا رہا ہوں۔ سارا مال و متاع ان نامحمود مشاغل کی بھینٹ چڑھ گیا ہے۔ چنانچہ اب افلاس و بدحالی کی گرفت میں ہوں، دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے''۔ حضور اکرم ؐ نے دعا کی اور تمام افعال بد سے چھٹکارا حاصل ہوا پھر میں نے چار شادیاں کیں، خدا نے مجھے اولادِ نرینہ سے نوازا، [2] قرآن حکیم کی بعض سورتیں میں نے حفظ کرلیں اور کئی حج کئے، اشعار کہے

---

[1] حدیث مخدوش ہے کہ بت نہ بول سکتا ہے اور نہ غیب جانتا ہے۔ مترجم

[2] من وطی الصی: تمام ان لوگوں سے بہتر جنہیں ان سنگریزوں پر چلنے کا اتفاق ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کا ترجمہ درج ذیل ہے

۱۔ یارسول اللہ! میری اونٹنی آپ کی طرف اٹھ دوڑی، اور عمان سے عرج تک صحراؤں اور ریگستانوں کو طے کرتی چلی گئی۔

۲۔ تاکہ آپ یارسول اللہ (جو اشرف المخلوقات ہیں) میرے شفیع بنیں، اور میرا رب میرے گناہ معاف کردے اور پھر میں اپنے گھر فلح لوٹ جاؤں۔

۳۔ ان لوگوں کی طرف لوٹ جاؤں جن کے دین کو میں نے ترک کردیا اب نہ تو ان کا دین میرا دین ہے اور نہ ان کی جماعت میری جماعت ہے۔

۴۔ میں نے اپنی ساری جوانی، عیاشی اور شراب نوشی کی نذر کردی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ یہ برائیاں میرے جسم میں رچ بس گئیں۔

۵۔ خدا نے اپنے فضل و کرم سے مجھے شراب نوشی سے بچالیا اور میرے دل میں اپنا ڈر پیدا کردیا۔ چنانچہ زنا کی بجائے میں نے پارسائی اختیار کرلی اور یوں اپنی شرمگاہ کی حفاظت میں کامیاب ہوگیا۔

۶۔ اب میری خواہش اور ارادہ یہ ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں گا۔ اسی طرح میں اس کی رضا کی خاطر روزے رکھوں گا اور حج کروں گا۔

۴۵۴۸۔ حضرت ماعزؓ تمیمی

حضرت ماعزؓ تمیمی۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ وہیب بن خالد نے جریری سے اور اس نے حبان بن عمیر سے اور اس نے جناب ماعز رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ شعبہ نے الجریری سے اس نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے اور اس نے ماعزؓ سے روایت کی ہے کہ ہم سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے، اس نے عبداللہ بن احمد سے روایت کی۔ مجھ سے میرے ماں باپ نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر اور شعبہ بن ابی مسعود الجریری نے اور یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ماعز سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ بہترین عمل کون سا ہے۔ فرمایا: اللہ پر ایمان جہاد اور حج۔ یہ تین اعمال باقی اعمال کے مقابلے میں اس طرح افضل ہیں جیسے مشرق بمقابلہ مغرب تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کی نسبت کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ لکھا ہے کہ میں ان کی نسبت سے ناآشنا ہوں۔ نیز یہ روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ بہترین عمل کیا ہے۔

۴۵۴۹۔ حضرت ابوعبداللہ بن ماعزؓ

حضرت ابوعبداللہ بن ماعزؓ۔ ایک روایت کے مطابق یہ اور مذکور صحابی ایک ہی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی۔ یہ بصری تھے۔ ان کی حدیث احمد بن اسحاق بن صالح نے ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے ہنید بن قاسم سے، انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ماعز سے روایت کی کہ ماعز حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے انہیں فرمان لکھ کر دیا کہ ماعز اپنے قبیلے کے بعد مسلمان ہو گیا ہے اور اسے کوئی نہ ستائے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۵۵۰۔ حضرت ماعز بن مالک الاسلمیؓ

حضرت ماعز بن مالک الاسلمیؓ۔ یہ صحابی بہ تقاضائے بشریت زنا کر بیٹھے۔ پھر حضورؐ کے سامنے اعتراف گناہ کیا اور سنگسار ہوئے۔ اس حدیث رجم کو ابن عباس' بریدہ اور ابو ہریرہ نے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کا یہی قول ہے ابو عمر کہتا ہے کہ ماعز بن مالک مدنی تھے۔ حضورؐ نے انہیں ان کے قبیلے کے نام قبولِ اسلام کا فرمان لکھ کر دیا تھا۔ انہوں نے ہی اعتراف زنا کیا تھا اور مرجوم ہوئے۔ ان کے بیٹے نے ان سے صرف ایک حدیث بیان کیا ہے۔

ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس البغدادی وغیرہ نے ابو العباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ سے انہوں نے ابو القاسم انماطی سے، انہوں نے مخلص سے انہوں نے ابو حامد محمد بن ہارون الحضرمی سے انہوں نے اسحاق بن ابو اسرائیل سے انہوں نے قاضی ابو یوسف سے انہوں نے ابو حنیفہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ماعز بن مالک نے حضورؐ کے سامنے ارتکاب زنا کا اقرار کیا۔ حضور نے غور نہ فرمایا اور کہا چلے جاؤ وہ چہار بار آئے اور ہر بار اعتراف جرم کیا۔ آخر کار حضورؐ نے ان کے قبیلے والوں سے پوچھا۔ کیا اس آدمی کے دماغ میں کچھ فتور ہے کیونکہ یہ آدمی چار دفعہ میرے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کر چکا ہے اور اجرائے حد کے لئے اصرار کر رہا ہے۔ اہل قبیلہ نے عرض کیا یارسول اللہؐ یہ آدمی ذہنی لحاظ سے تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ چنانچہ آپ نے حد کا حکم دیا۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے تین ایسے آدمیوں کا ذکر کیا ہے جن کا نام ماعز تھا ان کے قول کے مطابق دوسرے ماعز کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ بعض اسے پہلا ماعز گردانتے ہیں۔ ابو عمر کے مطابق، جس آدمی کو سنگسار کیا تھا اس کا نام ماعز بن مالک تھا اور اس کی کنیت ابو عبداللہ تھی اور ماعز بن مالک التمیمی کے بارے میں وہ لکھتا ہے کہ یہ دوسرا آدمی ہے۔ جس کے حسب نسب کا مجھے علم نہیں اور یہی وہ شخص ہے جس نے حضور سے بہتری عمل کے متعلق دریافت کیا تھا۔

۴۵۵۱۔ حضرت ماعز بن مجالد بن ثور بکائیؓ

حضرت ماعز بن مجالد بن ثور بکائیؓ۔ ان کے نسب کا ذکر ان کے والد کے تذکرے میں کیا جائے گا یہ صحابی دربارِ رسالت میں بہ صورت وفد باریاب ہوئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۵۲۔ حضرت مالک بن احمرؓ

حضرت مالک بن احمرؓ۔ ہمیں ابو موسیٰ نے بتایا اسے حسن بن احمد نے اسے ابو نعیم نے اسے سلیمان بن احمد نے اسے محمد بن ہارون بن بکار بن بلال نے اور اسے صفوان بن صالح نے اسے ولید بن مسلم نے اسے سعید بن منصور الجذامی نے اور اس نے اپنے دادا مالک بن احمر کی زبانی بیان کیا کہ جب انہیں تبوک میں حضور اکرمؐ کی تشریف آوری کا علم ہوا تو انہوں نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور درخواست کی کہ انہیں تبلیغ دین کے بارے میں اجازت نامہ عطا فرمایا جائے۔ چنانچہ آپ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چمڑے کے ایک ٹکڑے پر یہ تحریر لکھ دی:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ رقعہ محمد رسول اللہؐ کی طرف سے مالک بن احمر اوران مسلمانوں کو جو اس کے تابع فرمان ہیں بطور امان لکھ کر دیا جا رہا ہے کہ جب تک وہ نماز قائم کئے رکھیں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے مسلمانوں کی پیروی کریں گے اور کفار سے قطع تعلق کئے رکھیں گے' مال غنیمت سے خمس ادا کریں گے اور اسی طرح مقروض مسلمانوں کے ادائے قرض میں بقدر استطاعت حصہ ادا کریں گے ۔ انہیں خدائے عزوجل اور محمد رسول اللہ کی امان حاصل رہے گی''۔

اور یزید بن عبدربّ یا ابن عبداللہ الحمصی نے ولید سے یوں روایت کی کہ مجھ سے سعید بن منصور بن محرز بن مالک بن احمر العوفی نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ جب تبوک میں حضور اکرمؐ کی تشریف آوری کا مجھے علم ہوا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بعد اس کے میرے دادا نے ساری حدیث بیان کی ۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۵۳۔ حضرت مالکؓ بن اخیمر باہلی

حضرت مالکؓ بن اخیمر باہلی ۔ بعض لوگوں نے اخامر لکھا ہے ۔ لیکن صحیح اخمیر ہی ہے۔ ان سے ابورزین الباہلی نے روایت کی ہے کہ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجا نے ، ابن ابی عاصم سے اس دحیم سے اس نے ابن ابی فدیک سے اس نے موسیٰ بن یعقوب سے اس نے ابورزین باہلی سے اس نے مالک بن اخیمر سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ صقور (دیوث) سے نہ تو صرف (اللہ کی راہ میں خرچ) کو قبول فرماتا ہے اور نہ عدل کو ۔ پوچھا گیا یارسول اللہ! اصقور کون ہوتا ہے ۔ فرمایا دیوث جسے اس کی پراہ نہ ہو کہ کون اس کی بیوی کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہے ۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے ۔ ابوعمر کہتا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ راوی نے حضور اکرمؐ سے نہیں سنی ۔ اس نے عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں وفات پائی ۔ میں نے اس حدیث کو صحاح کے کئی نسخوں میں ابوعمر سے مروی دیکھا ہے۔

۴۵۵۴۔ حضرت مالکؓ بن ازہر

حضرت مالکؓ بن ازہر ۔ بعض نے ان کے والد کا نام ابی ازہر اور بعض نے زاہر لکھا ہے ۔ انہوں نے آپؐ کو ایسی حالت میں دیکھا کہ آپؐ اپنے پاؤں کے تلوے صاف کر رہے تھے ۔ ابوعمر نے ان کے والد کا نام زاہر لکھا ہے۔

۴۵۵۵۔ حضرت مالکؓ الاشجعی

حضرت مالکؓ الاشجعی ۔ انکا ذکر ہم مالک بن عوف ، اشجعی کے تذکرے میں لکھیں گے ۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے اور ان سے ایک حدیث نقل کی ہے جسے ہم مالک بن عوف کے تذکرے میں بیان کریں گے۔

۴۵۵۶۔ حضرت مالکؓ الاشعری یا ابن مالک

حضرت مالکؓ الاشعری یا ابن مالک : ابوموسیٰ کی روایت ہے کہ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام ابو مالک لکھا ہے۔ ابومنہال نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ ہم میں اشعری قبیلے کا ایک آدمی تھا جسے حضور اکرمؐ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا، وہ ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں دین کی تعلیم دوں اور اس طرح نماز پڑھاؤں جس طرح حضورؐ ہمیں پڑھایا کرتے تھے ہم جمع ہوئے تو اس نے پانی کا ایک بڑا سا برتن اور ایک چھوٹا سا برتن منگوائے۔ پس اس نے چھوٹے برتن میں بڑے برتن سے پانی نکالا اور ہمارے ہاتھوں پر ڈال کر انہیں پاک صاف کیا۔ ابو موسیٰ نے مکمل حدیث کی تخریج کی ہے۔

۴۵۵۷۔ حضرت مالکؓ بن امیہ

حضرت مالکؓ بن امیہ بن عمرو السلمی۔ بنی اسد بن خزیمہ کے حلیفوں میں سے تھے۔ غزوہ بدر میں شامل تھے اور جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ ابو عمر نے مختصراً اس حدیث کی تخریج کی ہے اور نسب مالک بن امیہ بن عمرو لکھا ہے، ہمیں ان کے بارے میں ابو جعفر نے بروایت یونس بن بکیر از ابن اسحاق بیان کیا ہے۔ انہوں نے بنو کثیر بن دودان بن اسد کے ان حلیفوں کا ذکر کیا ہے جو ثقف بن عمرو اس کے بھائی مدلج و مالک، عمرو کے بیٹے تھے، جو بنی حجر جو بنی سلیم سے تھے میرا خیال ہے یہ وہی ہیں۔ جو غزوہ بدر میں موجود تھے۔ واللہ اعلم

۴۵۵۸۔ حضرت مالکؓ الانصاری

حضرت مالکؓ الانصاری۔ عبید اللہ بن موسیٰ سے مروی ہے انہوں موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں ایوب بن خالد سے انہوں نے مالک سے جن کا انصار سے تعلق تھا۔ ان سے حضور اکرمؐ کی یہ حدیث مروی ہے حضور اکرم نے فرمایا کہ مجالس کو ان کا حق ادا کرو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ وہ اسے نہیں جانتا۔

۴۵۵۹۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن حرثان

حضرت مالکؓ بن اوس بن حرثان بن حارث بن عوف بن ربیعہ بن یربوع بن وائلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن ابو سعید۔ بعض نے ابو سعید نصری لکھا ہے۔ ان کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ اور احمد بن صالح المصری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ انس بن عیاض نے سلمہ بن وردان سے اور اس نے مالک بن اوس سے روایت کی ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا "ضروری ہوگیا" لیکن یہ وہم ہے اور صحیح نام انس بن مالک ہے۔ ابن ابی فدیک نے سلمہ سے اس نے انس بن مالک سے روایت کی۔ واقدی لکھتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مالک بن اوس شاہ سواروں میں شمار ہوتے تھے سلمہ بن وردان راوی ہے کہ میں نے انس بن مالک بن اوس عدثان سلمہ بن اکوع اور عبد الرحمٰن بن اشیم کی زیارت کی اور یہ سب حضرات صحابی تھے۔ انہوں نے کبھی اپنے بڑھاپے کو نہ چھپایا اور نہ اس سلسلے میں انہوں نے حضور اکرمؐ سے کوئی حدیث روایت کی۔ حضرت عمرؓ کی روایت، اس کا تو ہر آدمی کو علم ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔

جناب مالک نے عشرہ مبشرہ کے علاوہ حضرت عباس سے بھی روایت کی ہے اور خود ان سے محمد بن جبیر بن مطعم، زہری اور منکدر نے روایت کی ہے۔ فتح بیت المقدس کے موقعہ پر جناب مالک وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ۹۲ ہجری میں بہ مقام مدنیہ میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۶۰۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن عبداللہ اسلمی

حضرت مالکؓ بن اوس بن عبداللہ بن حجر الاسلمی: انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ہجرت کی اور جحفہ کے مقام سے گزرے، تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے دریافت کیا کس کا ہے یہ اونٹ۔ انہوں نے عرض کیا بنو اسلم کے ایک شخص کا ہے۔ فرمایا سلمت: بچ گئے تم پھر آپؐ نے اونٹ کے مالک سے اس کا نام پوچھا۔ اس نے عرض کیا: مسعود، حضور اکرم نے پھر حضرت ابوبکر کو مخاطب ہو کر فرمایا: سعدت انشاء اللہ اگر خدا نے چاہا تو خوش بختی تمہارا ساتھ دے گی۔ میرا والد حضور اکرم کے قریب گیا تو آپؐ نے اسے اونٹ پر بٹھالیا۔ ابو عمر، ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۱۔ حضرت مالکؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو

حضرت مالکؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی۔ زعوراء عبدالاشہل کا بھائی تھا اور یہ دونوں مدینے کے پاس ایک ٹیلے پر رہتے تھے۔ جناب مالک غزوہ احد، خندق اور بعد کے غزوات میں شریک رہے تھے۔ بعد میں دونوں بھائی جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور شہادت پائی۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۲۔ حضرت مالکؓ بن ایاس انصاری

حضرت مالکؓ بن ایاس الانصاری الخزرجی: یہ صحابی غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں البتہ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۵۶۳۔ حضرت مالکؓ بن ایفع

حضرت مالکؓ بن ایفع بن کرب ہمدانی ناعطی۔ وفد ہمدان اور ناعظ کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ربیعہ بن مرثد کا تعلق ہمدان کی شاخ سے تھا۔ مجالد بن سعید جو شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ بھی انہی میں تھے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۵۶۴۔ حضرت مالکؓ بن بحینہ

حضرت مالکؓ بن بحینہ۔ ان کی حدیث حماد بن سلمہ نے سعید بن ابراہیم سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے مالک بن بحینہ سے یوں بیان کی کہ (ایک دن) صبح کی نماز ادا کی جا چکی تھی کہ ایک شخص نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کی، حضور اکرم اٹھ کر اس کے پاس گئے تو باقی لوگ بھی اس کے اردگرد جمع ہو گئے، حضورؐ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم صبح کی چار رکعتیں اسی طرح ادا کرتے ہو؟

شعبہ، ابو عوانہ وغیرہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اور یونس بن محمد المؤدب نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے حفص بن عاصم سے اور اس نے عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی، لیکن مشہور یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ نے رسول اکرمؐ سے روایت کی اور یہی روایت درست ہے۔ ہمیں ابوالفرج یحییٰ بن محمود نے بہ اسنادِ خود مسلم بن حجاج سے اس نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے، اس نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے حفص بن عاصم سے اس نے عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے یہ حدیث روایت کی۔ مسلم کا قول ہے کہ قعنبی کی روایت حسب ذیل ہے عبداللہ بن مالک بن بحینہ نے اپنے والد سے روایت کی۔ اس میں ''اپنے والد سے'' کا اضافہ غلط ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ کے والد کا نام مالک بن قشب الازدی تھا اور بحینہ اس کی ماں تھی، جو بنو مطلب بن عبد مناف کے قبیلے سے تھی، لیکن بعض کا خیال ہے کہ بحینہ اس کے بیٹے عبداللہ کی ماں کا نام تھا۔ جناب عبداللہ اور مالک ہر دو کو حضور اکرمؐ کی صحابیت کا شرف حاصل تھا۔ حضرت مالک نے امیر معاویہ کے عہد حکومت میں وفات پائی۔

۴۵۶۵۔ حضرت مالکؓ بن برھہ بن بہشل

حضرت مالکؓ بن برھہ بن نہشل المجاشعی: ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابومعشر نجیح نے یزید بن رومان اور محمد بن کعب القرظی سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ مالک بن برھہ بن نہشل مجاشعی نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے قبیلے کا بہترین فرد نہیں ہوں! حضورؐ نے فرمایا اگر تم میں عقل ہے تو بلاشبہ یہ خوبی وجہ فضیلت ہوگی اگر تم میں اخلاق فاضلہ پائے جاتے ہیں تو بامروت ہوگے اور اگر تم مالدار ہو تو باحیثیت شمار ہوگے اور اگر تم دین دار ہو تو متقی اور پرہیزگار رہوگے۔ ایک روایت یہ ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر تم متقی ہو تو لازماً دین دار ہوگے۔

ایک اور روایت کے مطابق جناب مالکؓ کے سلسلہ نسب میں کچھ اختلاف ہے! مالک بن عمرو بن مالک بن برھہ، یعنی سلسلہ نسب میں بعض نام رہ گئے ہیں جس کا ذکر آتا ہے۔

۴۵۶۶۔ حضرت مالکؓ بن تیہان

حضرت مالکؓ بن تیہان بن مالک بن عبید بن عمرو بن عبدالاعلم بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو (یعنی النبیت بن مالک بن اوس انصاری الاوسی مراد ہے) ایک روایت کے رو سے وہ بلی بن مرو بن لحاف بن قضاعہ کے قبیلے سے ہے۔ جو بنو عبدالاشہل کے حلیف تھے اور مالک بن التیہان ان چھ انصار میں شامل تھے جنہوں نے حضورؐ سے عقبہ اول اور ثانی میں ملاقات کی تھی اور بنو عبدالاشہل کی روایت کے مطابق مالکؓ پہلے انصاری ہیں جنہوں نے آپؐ سے بیعت کی، بنو النجار کا قول ہے کہ اسعد بن زرارہ نے سب سے پہلے بیعت کی، بنو سلمہ کی رائے میں یہ اعزاز کعبؓ بن مالک کو نصیب ہوا ایک اور روایت کے مطابق البراء بن معرور نے اول از ہمہ بیعت کی۔ مالکؓ اور اسید بن حضیر بنو عبدالاشہل کے نقیب تھے۔ اول الذکر بدر واحد کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے اور حضرت عمر کے دور خلافت میں بمقام مدینہ ۲۰ یا ۲۱ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت ہے کہ جنگ صفین کے بعد کچھ عرصہ زندہ رہ کر فوت ہوئے۔ اصمعی سے منقول ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے حین حیات میں وفات پائی لیکن یہ غلط ہے۔

احمد بن عثمان بن ابی اور حسن بن توحن الباوری سے مروی ہے کہ ہمیں محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمان النیلی الاصفہانی نے بتایا کہ ہمیں ابوالقاسم احمد بن منصور الخلیلی البلخی نے اور انہیں ابوالقاسم علی بن محمد الخزاعی نے اور انہیں ابوسعید الہیثم بن کلیب بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریح بن معقل الشاشی نے انہیں ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی نے انہیں محمد بن اسماعیل بن آدم بن ابی ایاس نے انہیں شیبان ابی معاویہ نے اور انہیں عبدالملک بن عمیر نے ابوسلمہ سے اور اس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور اکرمؐ ایسے وقت میں گھر سے باہر نکلے کہ اس وقت گھر سے نکلنا اور ملنا ملانا آپ کے معمول کے خلاف تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ بھی وہاں آگئے۔ ابوہریرہؓ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا حضور اکرمؐ سے ملنے' آپ کی زیارت اور سلام و دعا کے لئے آیا ہوں۔ جلدی ہی حضرت عمرؓ بھی آ گئے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہو عمر! کیسے آئے انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! بھوک نے لاچار کر رکھا ہے آپ نے فرمایا میرا بھی تقریباً یہی حال ہے۔ اس پر آپ اپنے رفقا کے ساتھ ابوالہیثم بن التیہان انصاری کے گھر کی طرف چل دیئے۔ جن کے پاس کھجوروں کے باغ تھے اور بکریوں کے ریوڑ۔ وہ گھر پر موجود نہ تھے حضورؐ نے ان کی بیوی سے خاوند کے بارے میں دریافت کیا تو خاتون نے جواب دیا کہ کنویں سے پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ تازہ پانی کا مشکیزہ بھر لائے اور مہمانوں کو مرحبا کہہ کر ساتھ لیا اور کھجوروں کے باغ میں لے گئے۔ زمین پر فرش بچھا کر مہمانوں کو بٹھایا اور ایک درخت سے کھجوروں کا ایک خوشہ اتار لائے اور سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کہ تناول فرمائیں۔ حضورؐ نے فرمایا ابوالہیثم! تم نے نیم پختہ اور پختہ کھجوروں کو علیحدہ علیحدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری خواہش تھی کہ آپ خود حسب ذوق انتخاب فرما کر نوش جان فرمائیں۔ چنانچہ تمام حضرات نے سیر ہو کر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا۔ بعد از فراغت حضور اکرمؐ نے اپنے رفقا سے مخاطب ہو کر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ یعنی ٹھنڈی چھاؤں' پاکیزہ کھجوریں اور میٹھا پانی۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۵۶۷۔ حضرت مالکؓ بن ثابت انصاری

حضرت مالکؓ بن ثابت انصاری۔ ان کا تعلق بنوالنبیت یعنی عمرو بن مالک بن اوس سے تھا۔ جناب مالک اور ان کے بھائی ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں دھوکے سے بئر معونہ کے مقام پر شہید کر دیا گیا تھا۔ واقدی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۸۔ حضرت مالکؓ بن ثعلبہ

حضرت مالکؓ بن ثعلبہ۔ ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہ بن مندہ کی تحریروں کے ایک جزو پر لکھا دیکھا۔ اس میں مقاتل بن سلیمان نے ضحاک سے اور اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ روایت درج تھی کہ حضور اکرمؐ کے دور میں مالک بن ثعلبہ ایک امیر کبیر نوجوان تھا۔ ایک دن وہ حضورؐ کی مجلس کے قریب سے گزرا' آپ اس وقت والذین یکنزون الذھب و الفضة والی آیت مبارکہ پڑھ رہے تھے۔ اس نوجوان کے کان میں یہ الفاظ پڑے تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا۔ تو دربار رسالت میں حاضر ہو کر گزارش کی یارسول اللہ! جو آیت آپ تلاوت فرما رہے تھے' آیا وہ اس آدمی کے بارے میں۔ جس میں سونے چاندی کے خزانے جمع کئے ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں مالک! بات تو یہی ہے۔ اس پر اس جوان نے کہا یارسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبوت عطا کی۔ شام کے آنے سے پہلے میں اپنا سارا مال و متاع اللہ کی راہ میں صرف کر دوں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس نے سارا مال ومتاع اللہ کی راہ میں دے دیا۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۶۹۔ حضرت مالکؓ بن ابی ثعلبہ

حضرت مالکؓ بن ابی ثعلبہ۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے مہروز کی ندی کے سیلاب کے بارے میں فرمایا کہ پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو اسے روک کر باقی پانی نچلے کھیت کو دیا جائے ان سے (مالک بن ابی ثعلبہ) سے محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے۔ جعفر کا قول ہے کہ اس کی روایت یحییٰ بن یونس نے کی۔ یحییٰ کا قول ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا ہے کہ جناب مالک کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔ کیونکہ ابن اسحاق کی کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں۔ زیادہ سے زیادہ اس کی ملاقات تابعین سے منقول ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۰۔ حضرت مالکؓ بن جبیر اسلمی

حضرت مالکؓ بن جبیر بن حبال بن ربیعہ وعبل الاسلمی: ہم ان کے نسب کا ذکر ان کے چچا حارث بن حبال کے تذکرے میں کر چکے ہیں۔ مالکؓ صلح حدیبیہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۷۱۔ حضرت مالکؓ بن الحارث ذہلی

حضرت مالکؓ بن الحارث الذہلی۔ ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل الربعی البکری سے منسوب ہیں۔ نخام کے لقب سے مشہور تھے۔ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے بعد بہراء کا قبیلہ بھی دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ انکا وفد بکر بن وائل کے وفد میں شامل تھا۔ فرات بن حبان اور بشیر بن خصاصیہ وغیرہ بھی ساتھ تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۲۔ حضرت مالکؓ بن حارث عامر

حضرت مالکؓ بن حارث العامری: ابویاسر نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے ہشیم سے اس نے علی بن زید سے اس نے زرارہ بن اوفی سے اس نے مالک بن حارث سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک مسلمان یتیم بچے کو اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کیا تا آنکہ اس نے خوب پیٹ بھر کر کھایا پیا اس نے جنت میں اپنا گھر بنا لیا۔ اسی طرح جس نے ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا وہ جہنم کی آگ سے نجات پا گیا۔ خدا اس آزاد کردہ عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

اسے شعبہ نے علی بن زید سے اس نے اپنے چچا مالک یا ابو مالک سے اور ایک روایت میں ہے کہ مالک بن عمرو یا عمرو بن مالک سے روایت کیا ہے اور اس میں بہت اختلاف ہے۔ اسے ہم نے مالک بن عمرو السلمی کے تذکرے میں بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۷۳۔ حضرت مالکؓ بن حارث

حضرت مالکؓ بن حارث: اسے منیع نے محمد بن میمون الخیاط سے اس نے ابن عیینہ سے اس نے زکریا سے اس نے شعبی سے بیان کیا لیکن راوی نے نام میں غلطی کی ہے، کیونکہ صحیح حارث بن مالک ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں اس کی تخریج ابن مندہ اور ابو نعیم نے کی ہے۔

۴۵۷۴۔ حضرت مالکؓ بن حارث

حضرت مالکؓ بن حارث: حماد بن زید نے ایوب سے اس نے ابو قلابہ سے اس نے مالک بن الحارث سے روایت کی کہ ہم چھ آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں ۲۰ رات قیام کیا۔ آپؐ بڑے رحمدل تھے، فرمایا جب تم اپنے اپنے علاقوں کو واپس جاؤ تو اپنے لوگوں کو پڑھاؤ اور انہیں ادائے نماز کا مقررہ اوقات پر حکم دو۔ اس صحابی کے والد کا نام الحویرث ہے چنانچہ ہم اسے بعد میں بیان کریں گے لیکن ابو موسیٰ نے اس کی تخریج اسی مقام پر کی ہے۔ ان کا صحیح نام الحویرث ہے۔

۴۵۷۵۔ حضرت مالکؓ بن حارثہ

حضرت مالکؓ بن حارثہ: ابو موسیٰ انہیں اسماء بن حارثہ کا بھائی بتاتا ہے اور ان کا تذکرہ اسماء کے تذکرے کے ضمن میں بیان کیا ہے۔

۴۵۷۶۔ حضرت مالکؓ بن حسل

حضرت مالکؓ بن حسل: یہ صاحب اپنے آدمیوں کی معیت میں بہ سلسلہ ہجرت حضور اکرمؐ کی خدمت میں باریاب ہوئے ان سے عبداللہ الاشعری نے روایت کی ہے۔

۴۵۷۷۔ حضرت مالکؓ بن الحسن

حضرت مالکؓ بن الحسن: بقول جعفر یحییٰ بن یونس نے اس کی تخریج کی ہے، لیکن میرے خیال میں اسے حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ حسن بن علی الحلوانی نے عمران بن ابان سے اس نے مالک بن حسن بن مالک سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ ایک دن حضور اکرمؐ منبر پر بیٹھے تو جبریلؑ آئے اور کہا یا رسول اللہؐ کہیے آمین، آپؐ نے تعمیل کی۔ پھر آپؐ نے دوسرے پائے پر قدم رکھا تو جبریلؑ نے پہلی بات کو دہرایا اور حضور نے اپنی بھی بات دہرائی۔ پھر جبریلؑ نے کہا جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک کو پایا (اور ان کی کوئی خدمت نہ کی) اور مر گیا، وہ جہنمی ہے، خدا اسے برباد کرے۔ حضورؐ نے آمین کہی اسی طرح جس نے رمضان کے روزے رکھ کر خدا سے مغفرت طلب نہ کی خدا اسے بھی برباد کرے، حضورؐ نے آمین کہی۔ پھر جبریلؑ نے کہا جس کے سامنے آپ کا نام لیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا، خ سے بھی برباد کرے۔ حضورؐ نے آمین کہی۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۷۸۔ حضرت مالکؓ بن ذی حمایہ

حضرت مالکؓ بن ذی حمایہ: ان سے مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایک سفر سے واپسی پر فرمایا کہ ہمیں فوری طور پر قوم کی بیٹیوں کے پاس لے چلو۔ بقول جعفر یحیٰی بن یونس نے ان کی تخریج کی ہے اور یہ حدیث مرسل ہے اور وہ ابن یزید بن ذی حمایہ ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی اور ابن یزید سے ابوبکر بن ابی مریم نے ان سے روایت کی اور ابوشرحبیل مالک بن ذی حمایہ نے معاویہ بن ابوسفیان سے روایت کی اور ان سے صفوان بن عمرو نے روایت کی اور احمد بن محمد بن عیسیٰ نے تاریخ الحمصین میں اس کا ذکر کیا ہے ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۷۹۔ حضرت مالکؓ بن حمرہ

حضرت مالکؓ بن حمرہ بن ایفع بن کرب الہمد انی الناعطی۔ اپنے دو چچاؤں، عمرو اور مالک کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے اور ناعط سے مراد بنو ربیعہ بن مرثد کا قبیلہ ہے اور حضور اکرمؐ کے صحابی مجالد بن سعید اور عامر بن شہر اسی قبیلے سے تھے۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۰۔ حضرت مالکؓ بن حویرث

حضرت مالکؓ بن الحویرث بن اشیم اللیثی۔ بنولیث سے ان کی نسب کے بارے میں اختلاف ہے۔ شباب کے مطابق ان کا نسب حسب ذیل ہے: مالک بن حویرث بن حسیس بن عوف بن جندع اور کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ ان کا تعلق بنی لیث سے ہے مالک بن الحویرث بن اشیم بن زبالہ بن حسیس بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ ان کا تعلق بنولیث سے تھا اور ان کی کنیت ابوسلیمان سعد بن لیث تھی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام مالک بن حارث لکھا ہے۔ شعبہ نے ان کا نام مالک بن حویرثہ بیان کیا ہے۔ وہ بصرے کے باشندے تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنے کچھ لوگوں کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے انہیں نماز سکھائی اور حکم دیا کہ جب وہ واپس جائیں تو اپنے قبیلے والوں کو نماز پڑھنا سکھائیں۔ ان سے ابوقلابہ، نصر بن عاصم اور سوار الجرمی نے روایت کی ہے۔

ہم سے الخطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے اپنے استاد ابوداؤد طیالسی سے یوں بیان کیا ہے کہ ہمیں شعبہ نے قتادہ سے اس نے نصر بن عاصم سے اس نے مالک بن حویرث سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نماز شروع کرتے تو اسی طرح رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے ۷۴ھ میں بمقام بصرہ وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۱۔ حضرت مالکؓ بن حیدہ

حضرت مالکؓ بن حیدہ القشیری: ہم ان کا نسب ان کے بھائی معاویہ کے تذکرے میں بیان کریں گے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ مجھ سے میرے باپ نے عفان سے اس نے حماد بن سلمہ سے اس نے ابوقزعہ سوید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بن حجیر الباہلی سے اس نے حکیم بن معاویہ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اس کے بھائی مالک نے اسے کہا معاویہ: میرے ہمسائے کو محمد رسول اللہ نے پکڑ لیا ہے، آؤ ان کے پاس چلیں وہ تمہیں پہچانتے ہیں لیکن مجھے نہیں پہچانتے۔ میں اس کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، مالک نے گزارش کی کہ اس کے ہمسائے کو چھوڑ دیا جائے کیونکہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضور نے توجہ نہ فرمائی بعد میں اس آدمی کو آزاد فرما دیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۲۔ حضرت مالکؓ بن خشخاش

حضرت مالکؓ بن خشخاش العنبری (عبید اور قیس کے بھائی) حصین بن ابو الحر سے روایت ہے کہ جناب مالک اور ان کے دو چچا قیس اور عبید حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے بنو عم میں سے ایک آدمی کے خلاف شکایت کی آپؐ نے انہیں فرمان لکھ دیا۔ ہم یہ واقعہ عبید بن الخشخاش کے تذکرے میں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۳۔ حضرت مالکؓ بن خلف

حضرت مالکؓ بن خلف بن عمرو بن دارم بن اسلم بن افصی (نعمان کے بھائی) دونوں بھائی اسلامی لشکر میں غزوۂ احد میں طلایہ کی خدمت پر متعین تھے۔ دونوں اس غزوہ میں شہید ہو گئے اور ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔ سلسلہ نسب اسی طرح ہے لیکن ابو موسیٰ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

جن کا ذکر ابن حبیب اور ابن کلبی نے کیا ہے وہ دونوں خلف بن عوف بن دارم بن عمرو بن وائلہ بن سہم بن مازن بن الحارث بن سلامان بن اسلم بن حارثہ کے بیٹے تھے۔

۴۵۸۴۔ حضرت مالکؓ بن ابی خولی

حضرت مالکؓ بن ابی خولی بن عمرو بن خیثمہ بن الحارث بن معاویہ بن عوف بن سعید بن جعفی الجعفی بنو عدی بن کعب کا حلیف تھا۔ ابن اسحاق نے ان کا سلسلہ نسب یہی بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ اور لوگوں نے جعفی بن مذحج لکھا ہے لیکن ابن سلام اور ابن ہشام نے انہیں عجل بن نجیم سے منسوب کر کے عجلی لکھا ہے، لیکن یہ غلط ہے کیونکہ صحیح جعفی ہے۔ ہم ان کا نسب مکمل طور پر ان کے بھائی خولی کے تذکرے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ صاحب غزوہ بدر میں موجود تھے۔ بنی عدی بن کعب کے حلیفوں میں سے تھے۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ ان دونوں بھائیوں کی کوئی اولاد نہ تھی۔

۴۵۸۵۔ حضرت مالکؓ بن دخشم

حضرت مالکؓ بن دخشم بن مالک بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ بعض لوگوں نے ان کا سلسلہ نسب مالک بن الدخشم بن مالک بن الدخشم بن مرضحہ بن غنم لکھا ہے۔ یہ صاحب بقول ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ اور واقدی العقبہ میں موجود تھے۔ ابو معشر لکھتا ہے کہ العقبہ میں موجود نہ تھے۔ (واقدی سے بھی ایک روایت اسی طرح کی مروی ہے۔ غزوۂ بدر میں بالاتفاق موجود تھے) اس غزوے میں جو شخص قیدی بنا لیا گیا تھا وہ سہیل بن عمرو تھا جس کے بارے میں عتبان بن مالک نے حضور اکرمؐ سے شکایت کی تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ منافق ہے۔ حضورؐ نے پوچھا کیا وہ کلمہ شہادت نہیں پڑھتا؟ عتبان نے جواب دیا، پڑھتا ہے لیکن اس کے کلمے کا کیا اعتبار! حضورؐ نے پھر پوچھا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ یا رسول اللہؐ پڑھتا ہے لیکن اس کی نماز کے کیا کہنے! آپ نے فرمایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بدگمانی سے منع فرمایا ہے کیونکہ ان کے اعمال ان کے حسن اعتقاد کی شہادت دیتے ہیں۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہیں حضورؐ نے مسجد ضرار کو آگ لگانے کے لئے بھیجا تھا۔ ان کے دوسرے رفیق کار جناب معن بن عدی تھے۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۵۸۶۔ حضرت مالکؓ بن رافع

حضرت مالکؓ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق الانصاری، خزرجی، زرقی: آپ رفاعہ بن رافع کے بھائی تھے۔ جناب مالک اپنے بھائی خلاد اور رافعہ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ حضور اکرمؐ ایک دفعہ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا۔ بعد از ادائے نماز حاضر خدمت ہوا اور حضورؐ اکرم اور حاضرین کو السلام علیکم کہا۔ حضورؐ نے جواب دیا اور فرمایا جاؤ! پھر سے نماز ادا کرو کہ تمہاری نماز نہیں۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۵۸۷۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ

حضرت مالکؓ بن ربیعہ بن البدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج ابو اسید الساعدی: ابن ہشام نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ جناب مالک کے دادا کا نام البدن تھا نہ کہ البدی جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے شہاب زہری سے روایت کیا ہے اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ سے بروایت الزہری بیان کیا ہے۔ یہ صحابی انصاری، خزرجی، ساعدی تھے۔ غزوہ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ محمد بن اسحاق وغیرہ اور میرے چچا نے شہادت عثمانؓ سے پیشتر یہ بات روایت کی ہے۔

ہمیں ابوجعفر نے اپنے اسناد سے یونس بن بکیر سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بنو ساعدہ کے بعض اشخاص کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے ابو اسید مالک بن ربیعہ کو کہتے سنا کہ اگر میں بدر کے موقعہ پر تمہارے ساتھ ہوتا تو میں تمہیں وہ گھاٹی دکھاتا جہاں میں نے بلا شک وشبہ فرشتوں کو دیکھا تھا۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بھی یہ روایت کی ہے۔ نیز حضورؐ کے صحابہ میں سے انس بن مالک اور سہل بن سعد نے یہ روایت بیان کی۔ اس کے علاوہ بھی ان سے احادیث مروی ہیں۔

الخطیب عبداللہ بن ابی نصر نے اپنے اسناد سے جو ابوداؤد تک پہنچتا ہے، بتایا کہ ہم نے شعبہ بن قتادہ سے بروایت انس بن مالک سنا کہ ابو اسید الساعدی نے بتایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ انصار میں بہترین قبیلہ بنو النجار کا ہے، پھر بنو عبدالاشہل پھر بنو حارث بن خزرج پھر بنو ساعدہ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ انصار کے تمام قبیلے اچھے اور بھلے لوگ ہیں۔ بقول واقدی وخلیفہ، ابو اسید نے ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ مدائنی کا قول ہے کہ ۶۰ ہجری میں فوت ہوئے یہی امیر معاویہ کا سال وفات ہے۔ یہی روایت ابن مندہ کی ہے۔ ایک روایت میں ۶۵ ہجری آیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ انکی عمر ۷۵ سال تھی ابونعیم اور بعض متاخرین نے کہا ہے (یعنی ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندہ) کہ وہ ۶۰ ہجری میں فوت ہوئے اور یہ وہم ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۸۔ حضرت مالکؓ بن ربیعہ السلولی

حضرت مالکؓ بن ربیعہ السلولی۔ ان کی کنیت ابومریم تھی، اور مرہ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد سے تھے۔ مرہ کی اولاد اپنی والدہ سلول بنتِ ذہل بن شیبان بن ثعلبہ سے منسوب تھی۔ جو یزید بن ابی مریم کا والد تھا۔ یہ صحابی حدیبیہ کے موقعہ پر اسلامی لشکر میں موجود تھے اور حضور اکرمؐ سے بیعت الرضوان کی تھی اور ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔

ابویاسر نے اپنے والد کے اسناد سے جو عبداللہ بن احمد تک جاتا ہے، بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ ہم سے شریح بن نعمان نے بیان کیا کہ مجھ سے اوس بن عبداللہ ابومقاتل سلولی نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن ابی مریم نے اپنے والد سے روایت کی کہ اس نے حضور اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا "اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کو معاف فرما" ایک آدمی نے حضورؐ سے تین بار گزارش کی! یارسول اللہ! جنہوں نے بال کتروائے ہیں انہیں بھی اس دعا میں شامل فرمالیجئے۔ حضورؐ نے اس کی گزارش منظور فرمائی۔ ابومریم کا قول ہے کہ حسن اتفاق سے میں نے سر منڈایا ہوا تھا، اگر مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ بھی دیے جاتے تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ ابومریم اس امر کا گواہ ہے کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا تھا۔ ہم نے اس واقعہ کو بالتفصیل الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۸۹۔ حضرت مالکؓ الرؤاسی

حضرت مالکؓ الرؤاسی: وکیع بن جراح نے اپنے والد سے اس نے طارق بن علقمہ بن مددی سے اس نے عمرو بن مالک الرواسی سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اس نے بنوکلاب کے ساتھ مل کر بنواسد پر حملہ کیا چنانچہ اس کے آدمیوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں سے زنا کیا۔ جب حضورؐ کو اس ناشدنی کا علم ہوا تو آپؐ نے ان پر لعنت بھیجی اور ان کے لئے بددعا کی۔ جب مالک کو پتہ چلا تو اپنے ہاتھوں کو باندھ کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور معافی کی تین بار درخواست کی مگر حضورؐ نے منہ پھیرلیا۔ مالک نے کہا، بخدا اگر خدا سے اس کی خوشنودی کی درخواست کی جائے تو وہ مان لیتا ہے اس پر حضورؐ نے اپنا چہرہ مبارک اس کی طرف پھیرا مالک نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے کیے پر نادم ہوں اور اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔ حضور اکرمؐ نے دربار خداوندی میں مالک کی مغفرت کی دعا فرمائی۔ ابومندہ، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۰۔ حضرت مالکؓ بن زاہر

حضرت مالکؓ بن زاہر: ایک روایت میں ان کا نام مالک بن ازہر درج ہے اور ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ انہیں حضور اکرمؐ کی مصاحبت میسر آئی تھی۔ یہاں ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۹۱۔ حضرت مالکؓ بن زمعہ

حضرت مالکؓ بن زمعہ بن قیس بن عبدشمس بن عبدودبن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی القرشی العامری۔ یہ قدیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسلام لوگوں میں سے تھے اور اپنی بیوہ عمرہ بنت السعدی عامریہ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ صحابی جناب سودہ بنت زمعہ (جو حضور اکرمؐ کے حرم میں تھیں) کے بھائی تھے۔ ابوعمر نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۲۔ حضرت مالکؓ ابوالسائب

حضرت مالکؓ ابوالسائب الثقفی: عطا بن سائب کے دادا تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ جس نے مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھا اسے جنت میں داخلہ ملے گا ابونعیم اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۳۔ حضرت مالکؓ بن سعد

حضرت مالکؓ بن سعد مجہول: ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہوتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ نے ملیکہ بنت الحارثِ المالکیہ سے جس کا تعلق بنو مالک بن سعد سے ہے روایت کی۔ اس نے کہا کہ میری ماں نے میرے دادا مالک بن سعد سے سنا کہ حضور اکرمؐ سے جرابوں پر مسح کے بارے میں پوچھا فرمایا مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن کی اجازت ہے۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے تخریج کی ہے۔

۴۵۹۴۔ حضرت مالکؓ ابوسیح

حضرت مالکؓ ابوالسیح۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے خادم تھے اور یحییٰ بن یونس نے اس روایت میں ان کا ذکر کیا ہے جو جعفر نے ان سے نقل کی ہے حاکم ابواحمد نیشاپوری راوی ہیں کہ ابوالسیح بعد میں کہیں گم ہی ہوگئے کیونکہ ان کی جائے وفات کا علم نہیں ہوسکا ہم بعد میں ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت بیان کریں گے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۹۵۔ حضرت مالکؓ بن سنان بن عبید

حضرت مالکؓ بن سنان بن عبید بن ثعلبہ بن عبید بن الابجر (اور ابجر سے مراد خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی خدری ہے جو ابوسعید خدری کے والد تھے) یہ صاحب غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے اور انہیں عراب بن سفیان کنانی نے قتل کیا تھا۔ جب احد میں حضور اکرمؐ کے چہرے مبارک پر زخم آیا تو مالک بن سنان نے حضورؐ کے خون کو چوس کر نگل لیا۔ اس پر حضور نے فرمایا، جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے جس کے خون میں میرا خون شامل ہوگیا ہے وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے ایک موقع پر جناب مالک تین دن بھوکے رہے اور کسی سے کچھ نہ مانگا۔ حضورؐ نے فرمایا جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے، جس کی پارسائی نے اسے سوال نہ کرنے دیا وہ مالک بن سنان کو دیکھے۔

۴۵۹۶۔ حضرت مالکؓ بن سنان نمری

حضرت مالکؓ بن سنان بن مالک النمری: یہ صحابی صہیب بن سنان کے بھائی تھے۔ اسدی نے ابوعمر پر البطور استدراک بیان کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۹۷۔ حضرت مالکؓ بن صعصعہ انصاری

حضرت مالکؓ بن صعصعہ الانصاری الخزرجی المازنی: ان کا تعلق مازن بن نجار سے تھا، یحییٰ بن محمود نے اس اسناد سے جو ابو الحسین مسلم بن حجاج تک جاتا ہے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن مثنیٰ نے اس سے محمد بن ابی عدی نے اس نے سعید سے، اس نے قتادہ سے، اس نے انس بن مالک سے اس نے مالک بن صعصعہ سے جوان کے قبیلے سے تعلق رکھتا تھا سنا اس نے کہا کہ حضور اکرمؐ سے میں نے سنا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ آپؐ بیداری اور نیند سے ملتی جلتی حالت میں کعبے کے پاس تھے کہ حضورؐ نے سنا کہ ایک شخص دو (ابو بکرؓ اور عمرؓ) کے درمیان تیسرے کو بلا رہا ہے۔ آپؐ اس کے ساتھ چل دیئے۔ پھر سونے کا ایک تھال لایا گیا جس میں آب زمزم تھا۔ پھر آپ کا سینہ (آپ نے اشارہ کر کے فرمایا) یہاں سے وہاں تک کھولا گیا۔ جناب قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ حضورؐ کا اس سے کیا مقصد تھا۔ اس نے جواب دیا کہ حضورؐ کی مراد اسفل بطن تھی (معلوم ہوتا ہے کہ پریس کی غلطی سے اعلیٰ کی جگہ اسفل کا لفظ چھپ گیا ہے، کیونکہ دل کا مقام اوپر سینے میں ہے پیٹ میں نہیں۔ مترجم) پھر اس نے آپ کا دل نکالا۔ زمزم کے پانی سے دھو کر اسے اپنی جگہ رکھ دیا اور ایمان اور حکمت کے انوار سے بھر دیا۔ پھر ایک سفید رنگ کی سواری لائے جس کا نام براق تھا، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ جس کا قدم وہاں پڑتا تھا جہاں تک آدمی کی نگاہ جاتی تھی۔ حضور کو اس پر سوار کیا گیا اور آپؐ پہلے آسمان کے دروازے پر پہنچے اور جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے نام و پتہ دریافت کرنے کے بعد دروازہ کھول اور حضور اکرمؐ کو خوش آمدید کہا۔ وہاں آپؐ کی ملاقات آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ تفصیل احادیث میں مذکور ہے۔ دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ سے۔ تیسرے میں حضرت یوسفؑ سے، چوتھے میں حضرت ادریسؑ سے اور پانچویں میں حضرت ہارونؑ سے ملاقات ہوئی۔ وہاں سے آگے بڑھے تو چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے آمنا سامنا ہو گیا۔ تو انہوں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا اور اہلاً وسہلاً مرحباً کہا اور اخ صالح اور نبی صالح کے لقب سے مخاطب کیا۔ جب حضورؐ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھے، تو آپؐ کے کانوں میں رونے کی آواز آئی۔ عالم قدس سے آواز آئی موسیٰ کیوں رو رہے ہو؟ عرض کیا "الہ العالمین! اس جوان کو تو نے میرے بعد نبی بنا کر بھیجا، لیکن جنت میں ان کی امت کے آدمیوں کی تعداد میری امت کے آدمیوں سے زیادہ ہو گی۔[1] بعدہ آپ ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ وہ واقعات حدیث میں مذکور ہیں۔

بعدہ حضور اکرمؐ نے چار نہریں جن میں دو ظاہر اور دو پوشیدہ تھیں، بہتے دیکھیں۔ آپؐ نے جبریلؑ سے پوچھا کہ یہ نہریں کیسی ہیں۔ جبریل نے کہا باطنی نہریں تو جنت کی دو نہریں ہیں اور ظاہری نہروں سے مراد دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔ پھر آپ کو جبریل بیت المعمور تک لے گئے۔ حضورؐ نے دریافت کیا بیت المعمور کیا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور جب باہر نکلتے ہیں تو انہیں پھر دوبارہ یہاں داخل ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔ آخر میں حضور کے سامنے دو پیالے پیش کیے گئے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ آپ نے دودھ والے پیالے کو پسند کیا۔ جس کی جبریل علیہ السلام نے تصویب کی پھر پچاس نمازیں فرض کی گئی۔ الی آخر القصہ۔ تینوں نے تخریج کی ہے۔

---

[1] حدیث مخدوش ہے پیغمبر سیاسی لیڈر نہیں ہوتے۔ مترجم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۹۸۔ حضرت مالکؓ بن ضمرۃ

حضرت مالکؓ بن ضمرۃ الضمری۔ کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ فضیل بن مرزوق نے جبلہ بنت مصفح سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا مالک بن ضمرہ نے اپنے ہتھیاروں کے بارے میں وصیت کی کہ ان کی وفات کے بعد مہاجرین بنوضمرہ کو اس شرط پر دے جائیں کہ وہ انہیں اہل بیت کے خلاف استعمال نہ کریں۔ جناب مالک نے امیر معاویہ کے زمانے میں وفات پائی۔ جناب جبلہ کو حضور اکرمؐ کی مصاحبت کا موقعہ میسر آیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۵۹۹۔ حضرت مالکؓ بن طلحہ

حضرت مالکؓ بن طلحہ۔ جعفر کا قول ہے کہ انہیں علی بن المدینی نے صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۰۔ حضرت مالکؓ بن عامر ابو عطیہ

حضرت مالکؓ بن عامر ابو عطیہ الوداعی: اہل کوفہ سے تھے اور تابعی تھے یہ بھی روایت ہے کہ وہ زمانہ قبل از اسلام میں موجود تھے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۱۔ حضرت مالکؓ بن عامر ہانی

حضرت مالکؓ بن عامر ہانی بن خفاف: وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے مندرجہ ذیل شعر ایک نعتیہ قصیدہ کا پڑھا۔

اتیت النبی علی نایة | فبایعتہ غیر مستنکر

میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں باوجود بعد مسافت کے حاضر ہوا اور خوشی سے ان کی بیعت کر لی۔

جناب مالک نے اس قصیدے میں (جس میں یہ شعر مذکور ہے) قادسیہ کی جنگ اور فتح عراق کا بھی ذکر کیا ہے۔ نیز آپ ان لوگوں میں پہلے نمبر پر تھے، جنہوں نے دریائے دجلہ کو عبور کر کے مدائن پر حملہ کیا تھا۔ ذیل کے رجزیہ اشعار ان ہی سے منسوب ہیں۔

امضوا فان البحر بحر مامور | والاول القاطع منکم ماجور

(ترجمہ۔ آگے بڑھو کہ دریا کو ہمارے حکم کے ماتحت کر دیا گیا ہے اور جو شخص اس کو پہلے عبور کرے گا اسے خدا کے یہاں سے اجر ملے گا)

قد خاب کسری وابوہ سابور | ما تصنعون والحدیث ماثور

(ترجمہ۔ کسریٰ اور اس کا باپ شاہ پور نا کام ہو چکے ہیں۔ تم کیا کر رہے ہو حالانکہ حضور اکرمؐ سے یہ حدیث (ھلک کسری ولا کسری بعدہ) منقول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بعد میں وہ حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے۔ ان کے صاحبزادے سعد بن مالک اہل عراق کے اشراف میں شمار ہوتے تھے۔ یہ امر ابوعمر کی روایت پر غسانی کا اضافہ ہے۔

۴۶۰۲۔ حضرت مالکؓ بن عبادہ

حضرت مالکؓ بن عبادہ: ایک روایت میں ان کا نام ابن عبداللہ، ابوموسیٰ الغافقی مذکور ہے۔ اور غافق کا نسب العاص بن عمرو بن مازن بن الازد بن الغوث مصری یا شامی ہے۔ یہ صحابی تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی اسناد سے جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے کہ بتایا ہم سے عقبہ بن مکرمؒ نے ان سے عبدالغفار بن داؤد الحرانی نے، ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے عمرو بن حارث نے یحییٰ بن میمون الحضرمی ابی وداعہ الحمیدی سے بیان کیا کہ میں مالک بن عبادہ ابی موسیٰ الغافقی اور عقبہ بن عامر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ حضور اکرمؐ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے، کہنے لگے یا تو میں بچ گیا اور یا غرق ہو گیا۔ حضور اکرمؐ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا تم قرآن کو مضبوطی سے پکڑو۔ کیونکہ تمہیں بعد میں ایک ایسی قوم سے واسطہ پڑے گا جو احادیث کا تعاقب کریں گے۔ جسے کوئی صحیح بات معلوم ہو تو ضرور بیان کرے اور جس نے مجھ پر افترا باندھا وہ اپنا مقام جہنم میں بنا لے۔ انہوں نے ۵۸ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۶۰۳۔ حضرت مالکؓ بن عبادہ

حضرت مالکؓ بن عبادۃ ہمدانی: یہ صاحب مالک بن مرہ اور عقبہ بن نمر کی معیت میں ہمدانی وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۴۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ اوسی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ الاوسی: بروایت ابوموسیٰ، جعفر کا قول ہے کہ یہ صحابی تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ اگر کوئی لونڈی (غیر منکوحہ) زنا کی مرتکب ہو تو اسے درے مارے جائیں اگر دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کرے، تو یہی سزا دی جائے۔ یونس نے ابن شہاب سے اس نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اس نے شبل بن حامد بن مالک بن عبداللہ الاوسی سے اسی طرح روایت کی ہے اور ابن شہاب سے اختلاف کیا ہے۔ اس سے مالک نے بروایت عبیداللہ اس نے ابوہبیرہ اور زید بن خالد سے بہ اتفاق معمر بیان کیا اور عقیل نے ابن شہاب سے، اس نے عبیداللہ سے اس نے شبل بن خلید المزنی سے اس نے مالک بن عبداللہ الاوسی سے روایت کی۔ زبیدی نے اسی طرح روایت کی ہے، جو عقیل نے روایت کی ہے۔ بقول ابوعمر، اکثر محدثین یونس کی روایت کو جو ابن شہاب سے مروی ہے درست کہتے ہیں ابوموسیٰ اور ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۵۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن خیبری

حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن خیبری بن افلت بن مسلسلہ بن عمرو بن سلسلہ بن غنم بن ثوب بن معن بن عتود بن سلامان بن عنین بن سلامان بن ثعل بن عمرو بن الغوث بن طئی الطائی: حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے دو بیٹے تھے مروان اور

15710

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایاس اور دونوں شاعر تھے۔ یہ روایت ابن الکلبی کی ہے۔

۴۶۰۶۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن سنان خثعمی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ بن سنان بن سرح بن عمرو بن وہب بن الاقیصر بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن سعد بن مالک بن بشر بن وہب بن شہران بن عفرس بن خلف بن افتل (یعنی خثعم ابو حکیم الخثعمی) یہ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنے اسناد سے جس کا سلسلہ عبداللہ بن احمد تک پہنچتا ہے، بتایا کہ مجھے میرے باپ نے بتایا کہ ہم سے وکیع نے اس نے محمد بن عبداللہ الشعیثی سے، اس نے لیث بن متوکل سے، اس نے مالک بن عبداللہ الخثعمی سے روایت کی کہ جناب مالکؓ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے، انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا: جس آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے۔ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگئی۔ وکیع نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے، لیکن صحیح نام متوکل بن لیث ہے۔

مالک نے یہ حدیث حضور اکرمؐ سے نہیں سنی، بلکہ حضرت جابر سے سنی ہے، جنہوں نے حضور اکرمؐ سے سنی تھی۔ ہم نے اسے بالتفصیل کتاب الجہاد میں بیان کیا ہے۔ جناب مالک غزوۂ روم میں لشکر کے امیر تھے اور امیر معاویہ کے عہد کے دوران میں نیز اس سے پیشتر اور یزید اور عبدالملک بن مروان کے عہد میں متواتر چالیس برس اس منصب پر متعین رہے۔ جب فوت ہوئے تو ان کی قبر پر چالیس سالہ خدمت کی قدر دانی کے صلے میں فی سال ایک علم کے حساب سے چالیس علم توڑے گئے۔ یہ صاحب بڑے شب زندہ دار اور صالح آدمی تھے۔ تابعی تھے حضورؐ سے ملاقات ثابت نہیں۔ واللہ اعلم۔

ابو محمد بن ابو القاسم الدمشقی نے روایت بیان کی کہ مجھ سے میرے والد نے کہا کہ ان سے ابو محمد بن اکفانی نے کہا کہ اس سے عبدالعزیز الکنانی نے اس سے ابو محمد بن ابو نصر نے اس سے ابو القاسم بن ابی للقب نے اس سے احمد بن ابراہیم نے اس سے ابن عائذ نے کہا کہ ہم سے محمد بن شعیب نے اس سے نصر بن حبیب السلامی نے بیان کیا کہ امیر معاویہ نے جناب مالک بن عبداللہ الخثعمی اور عبداللہ بن قیس الفزاری کو لکھا کہ خمس علیحدہ کرتے وقت مال غنیمت سے بہترین مال میرے لئے منتخب کر لیا جائے۔ عبداللہ نے اس حکم کی تعمیل کی، لیکن مالک نے اسے قابل اعتنا نہ گردانا۔ جب وہ (عبداللہ) امیر معاویہ سے ملنے آئے تو انہیں فوراً باریابی کا موقع مل گیا اور امیر معاویہ، عزت اور احترام سے پیش آئے۔ اس پر عبداللہ نے کہا اے امیر! میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی، لیکن عبداللہ نے نہ کی۔ میں نے آپ کے قاصد کو فوراً بلا لیا اور اسے اچھی اچھی اشیاء کے انتخاب کی اجازت دے دی۔ امیر نے کہا ہاں یہ درست ہے تو نے خدا کا حکم نہ مانا لیکن میرا حکم مان لیا۔ مالک نے خدا کا حکم مانا لیکن میرے حکم کی پرواہ نہیں کی۔ جب جناب مالک دربار میں داخل ہوئے تو امیر نے دریافت کیا تم نے کیوں میرے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا، خدا ہم دونوں کو غرق کرے۔ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ تو جہنم کے ایک کونے میں گھسا بیٹھا ہو اور دوسرے کونے میں فرشتوں نے مجھے جکڑ رکھا ہو۔ تو مجھ پر لعنت بھیجے۔ میں اسے تیرا فعل قرار دوں اور تو اسے میرا فعل قرار دے۔ ابن مندہ کا قول ہے کہ امام بخاری نے مالک بن عبداللہ بن سنان اور مالک بن عبداللہ الخزاعی کو جس کا ذکر بعد میں آتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ دو مختلف آدمی بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابن مندہ کے اس قول سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ دونوں آدمی حقیقتاً ایک ہیں۔ حالانکہ یہ وہم ہے۔ بلاشبہ یہ دو مختلف آدمی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دونوں اتنے معروف ہیں کہ انہیں ایک سمجھ لینا بالکل غلط ہے۔ اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ آیا اول الذکر صحابی تھے یا نہیں۔

۴۶۰۷۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ خزاعی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ الخزاعی: ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔ حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھنے اور لڑائیوں میں شریک ہونے کا انہیں موقع ملا۔ ایک روایت میں ان کا نام مالک بن عبید اللہ بیان کیا گیا ہے، ایک روایت میں ابن ابی عبید اللہ آیا ہے لیکن زیادہ تر مالک بن عبید اللہ ہی مشہور ہے۔

ابو الفرج ثقفی نے اپنے اسناد میں جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے، بیان کیا کہ ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے اس سے مروان بن معاویہ نے اس نے منصور بن حبان سے، اس نے سلیمان بن بشیر الخزاعی سے اس نے اپنے ماموں مالک بن عبداللہ سے بیان کیا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور انہوں نے آپؐ کے پیچھے نمازیں بھی پڑھیں، لیکن وہ کہتے میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو فرض نمازوں میں حضور اکرمؐ کی طرح مقتدیوں کی آسانی کا خیال رکھتا ہو۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۸۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ معافری

حضرت مالکؓ بن عبداللہ (ایک روایت میں ان کا نام ابن عبدة المعافری مذکور ہے) یہ مصر میں جا بسے تھے۔ یحییٰ بن محمود نے ہمیں اس اسناد سے جو عمرو بن ضحاک تک پہنچتا ہے، بتایا کہ ہم سے عیاش بن ولید نے اس سے عبداللہ بن زید نے اس سے سعید بن ابی ایوب نے اس سے عیاش بن عباس نے اس سے جعفر بن عبداللہ نے اس سے مالک بن عبداللہ المعافری نے روایت کی ہے کہ حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا پریشانی کی کوئی ضرورت نہیں، جو مقدر ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو تیرا رزق ہے وہ خود بخود پہنچ جائے گا۔ اسے نافع بن یزید نے عیاش بن عباس سے اس نے عبداللہ بن مالک سے اس نے جعفر بن عبداللہ بن الحکم سے اس نے خالد بن رافع سے روایت کی۔ ہم اسے حرف 'خاء' کے تحت بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۰۹۔ حضرت مالکؓ بن عبداللہ ہلالی

حضرت مالکؓ بن عبداللہ الہلالی۔ واقدی نے کبیر بن عبداللہ المزنی سے اس نے عمر بن عبدالرحمٰن سے اس نے عبداللہ بن المالک الہلالی سے، اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! اعراف میں کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا جو لوگ کہ اللہ کی راہ میں بغیر اجازت والدین لڑنے کو نکلے اور شہید ہو گئے۔ اب ان کا درجہ شہادت پر فائز ہونا دوزخ سے روکتا ہے اور والدین کی نافرمانی جنت کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۰۔ حضرت مالکؓ والد عبداللہ

والدِ عبداللہ آخر حسب روایت ابو موسیٰ: عبدان نے اپنی سند سے حسن بن یحییٰ سے اس نے زہری سے اس نے عبداللہ بن مالک سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے خیبر کے دن منادی کرائی کہ جنت میں مسلمانوں کے علاوہ اور کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل نہیں ہوگا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فاسق و فاجر کو خدمت دین پر آمادہ کر دیتا ہے۔ بقول راوی عبدان سے اسی طرح مروی ہے۔ نیز اس نے راوی کا نام عبداللہ بن کعب بن مالک لکھا ہے جو والد کی بجائے دادا سے منسوب ہیں۔ سفیان بن حسین نے زہری سے یہ روایت کی ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۱۔ حضرت مالکؓ بن عبدۃ الہمدانی

حضرت مالکؓ بن عبدۃ الہمدانی: ان کا ذکر اس مکتوب میں ہے، جو زرعہ بن سیف بن ذی یزن نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں اس وقت تحریر کیا تھا جب اس نے معاذ بن عبداللہ بن زید، مالک بن عبادہ اور عقبہ بن عمرو کو حضورؐ کے پاس بھیجا تھا اور ان لوگوں کو آپ سے متعارف کرایا تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۲۔ حضرت مالکؓ بن عتاہیہ

حضرت مالکؓ بن عتاہیہ بن حرب بن سعد الکندی: یہ صحابی مصری تھے۔ بکر بن ابراہیم نے ابن لہیعہ سے، اس نے یزید بن ابی حبیب سے اُس نے مخیس بن ظبیان سے اُس نے عبدالرحمان بن حسان سے اس نے بنو جذام کے ایک آدمی سے اس نے مالک بن عتاہیہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص عشار کو پائے اس قتل کر دے (عشار ایک شاعر کا نام ہے جو بدگو شاعروں کی طرح حضور اکرمؐ پر ہجو کرتا تھا) یحییٰ بن القطان نے ابن لہیعہ سے اسی سند اور متن سے یہ روایت بیان کی ہے اور محمد بن معاویہ نے بھی ابن لہیعہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ قتیبہ نے بھی ابن لہیعہ سے روایت کی ہے لیکن اس نے نہ مخیس کا ذکر کیا ہے اور نہ عبدالرحمٰن بن حسان کا۔

ابو یاسر نے اپنی سند سے ہمیں عبداللہ بن احمد سے روایت کی ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ ہم سے موسیٰ بن داؤد نے بیان کیا کہ ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے عبدالرحمٰن بن حسان سے اس نے مخیس بن ظبیان سے، اس نے بنو جذام کے ایک آدمی سے اس نے مالک بن عتاہیہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص بھی عشار کو پائے اسے قتل کر دے۔ اس اسناد میں عبدالرحمان کا ذکر مخیس سے پہلے آیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۳۔ حضرت مالکؓ بن عقبہ

حضرت مالکؓ بن عقبہ یا عقبہ بن مالک (کہتے ہیں آخر الذکر صحیح ہے) انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے بشر بن عاصم نے روایت کی ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۴۔ حضرت مالکؓ بن عمرو اسدی

حضرت مالکؓ بن عمرو الاسدی: ان کا تعلق بنو غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا۔ ابن اسحاق کا قول ہے کہ مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے اور بنو غنم بن دودان اسلام لا چکے تھے۔ چنانچہ یہ سارا قبیلہ (مردوں اور عورتوں سمیت) ہجرت کر کے مدینہ آ گیا۔ ان میں مالک بن عمرو بھی شامل تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۶۱۵۔حضرت مالکؓ بن عمرو بلوی

حضرت مالکؓ بن عمرو البلوی: ابوموسیٰ نے ابن شاہین سے سنبر کے تذکرے میں ان کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۶۔حضرت مالکؓ بن عمرو تمیمی

حضرت مالکؓ بن عمرو التمیمی۔ان کا ذکر ان لوگوں میں ملتا ہے جو بنو تمیم کے اس وفد میں شامل تھے جو حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ابوعمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۱۷۔حضرت مالکؓ بن عمرو انصاری

حضرت مالکؓ بن عمرو بن ثابت الانصاری: ان کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے تھا اور ابوحبہ ان کی کنیت تھی۔ابوحاتم الرازی نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ابوعمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت بھی ان کا ذکر کریں گے۔

۴۶۱۸۔حضرت مالکؓ بن عمرو الرؤاسی

حضرت مالکؓ بن عمرو الرؤاسی: طارق بن علقمہ نے ان سے روایت کی ہے اور ابوعمر نے تخریج کی ہے اور اس کا خیال ہے کہ یہ صاحب الرؤاسی کی بجائے الکلابی ہیں۔جن سے زرارہ بن اوفیٰ نے روایت کی ہے۔کیونکہ رواسا سے مراد ابن الکلاب ہی ہے اور اس کا ذکر ہم مالک العقیلی کے تحت کر آئے ہیں۔(باوجود تلاش مجھے یہ نام نہیں ملا)

۴۶۱۹۔حضرت مالکؓ بن عمرو السلمی

حضرت مالکؓ بن عمرو السلمی: یہ لوگ بنو عبدالشمس کے حلیف تھے۔یہ صحابی اپنے دو بھائیوں ثقف اور مدلج جو عمرو کے بیٹے تھے کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔جناب مالک کو جنگ یمامہ میں شہادت نصیب ہوئی۔ابن اسحاق کی روایت کے مطابق جناب مالک اور ان کے دو بھائی جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ عمرو کے بیٹے مدلج اور کثیر تھے۔اس کی تینوں نے تخریج کی ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم کا خیال ہے کہ مالک بن عمرو، ثقف بن عمرو کے بھائی تھے اور یہ لوگ بنو حجر سے ہیں جو بنو سلیم سے منسوب ہیں لیکن ابوعمر کا کہنا ہے کہ یہ لوگ سلمی ہیں جو بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔ہم ''ثقف'' کے لفظ کے تحت لکھ آئے ہیں کہ یہ لوگ اسدی ہیں یا اسلمی ہیں لیکن انہوں نے وہاں یہ نہیں کہا تھا کہ جناب مالک اسلمی ہیں۔اس لئے ابوعمر کو اب سوچنا چاہئے اور غور کرنا چاہئے۔

ابن الکلبی نے جناب مالک کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مالک' ثقف اور صفوان عمرو کے بیٹے تھے۔جن کا تعلق بنو حجر بن عیاذ بن یشکر بن عدوان سے تھا یہ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور یہ لوگ بنو غنم بن دودان بن اسد کے حلیف تھے۔اس بنا پر اس کا سلسلہ نسب بنو عدوان یا سلیم سے منسلک ہوگا اور بنو غنم بن دودان ان کے حلیف ہوں گے اور بنو غنم عبد شمس کے حلیف ہیں۔جس شخص نے جناب مالک کو اسدی لکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بنو اسد کے حلیف تھے اور جس نے انہیں بنو عبد شمس کا حلیف لکھا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بنو غنم کے حلیف تھے اور بنو غنم بنو عبد شمس کے اور حلیف کے حلیف کو حلیف سمجھا جاتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۲۰۔ حضرت مالکؓ بن عمر بن عتیک

حضرت مالکؓ بن عمر بن عتیک بن عمرو بن مبذول اور وہ عامر بن مالک بن النجار انصاری، خزرجی، نجاری ہیں۔ مالکؓ اس جمعے کے دن فوت ہوئے تھے جس دن حضور اکرمؐ مسلح ہو کر احد کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ آپؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر احد کی طرف کوچ فرمایا تھا۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۱۔ حضرت مالکؓ بن عمرو قشیری

حضرت مالکؓ بن عمرو القشیری: انہیں کلابی' العقیلی اور انصاری بھی لکھا گیا ہے۔ اسی طرح نام کے بارے میں بھی کئی روایات ہیں۔ مالک بن عمرو، عمرو بن مالک ابی بن مالک اور مالک بن حارث وغیرہ۔ علی بن زید نے زرارہ بن اوفی سے اس نے مالک بن عمرو القشیری سے روایت بیان کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ جس نے کسی مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا اس نے نارِ جہنم سے بچاؤ کر لیا۔ اس کے آزاد کردہ جسم کے بدلے میں اس کے جسم کو آزادی مل جائے گی۔ ان سے صرف اس حدیث کو علی بن زید نے زرارہ سے اس نے مالک بن عمرو سے (مذکورہ بالا اختلاف کے مطابق) بیان کیا ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک مسلمان یتیم بچے کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ اس حدیث کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔

امام بخاری نے مالک بن عمرو عقیلی کو مالک بن عمرو القشیری سے مختلف آدمی قرار دیا ہے۔ ابو حاتم کے خیال کے مطابق دونوں ایک ہیں۔ ابو احمد عسکری نے ابو صخر عقیلی کے تذکرے میں لکھا ہے کہ اس سے مراد مالک بن عمرو عقیلی ہیں لیکن امام بخاری نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ قرار دیا ہے۔ ہم اس پر پھر گفتگو کریں گے تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۲۔ حضرت مالکؓ بن عمیر حنفی

حضرت مالکؓ بن عمیر الحنفی الکوفی زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں لیکن حضور اکرمؐ سے ان کی ملاقات ثابت نہیں جناب سفیان ثوری نے اسماعیل بن سمیع الحنفی سے اور اس نے مالک بن عمیر سے (بقول سفیان ثوری وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں) یوں روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں گزارش کی "یا رسول اللہ" میرے والد نے آپ کی شان میں گستاخی کی اور میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ حضورؐ نے ناگواری کا اظہار نہ کیا۔ بعد میں ایک اور آدمی آیا اس نے بیان کیا یا رسول اللہ! میرے باپ نے آپ کی شان میں گستاخی کی مگر میں نے اسے قتل نہیں کیا حضور اکرمؐ نے اس پر بھی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے بہ قول ابو عمر یہ روایت حضور اکرمؐ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۴۶۲۳۔ حضرت مالکؓ بن عمرو بن مالک مجاشعی

حضرت مالکؓ بن عمرو بن مالک بن بر ہبہ بن نہشل المجاشعی: ابو حفص نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کا ذکر مالک بن بر ہبہ کے تحت کیا جا چکا ہے۔ یہ صحابی ایک جماعت کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور حضورؐ کے حجرے کے پاس زور زور سے چیخنے لگ گئے۔ آپؐ نے شور کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ بنو عنبر کا وفد ہے جو ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہے۔ حضورؐ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا انہیں کہو کہ اندر آ جائیں اور آرام کریں۔ انہوں نے کہا ہم اپنے سالار قافلہ وردان بن مخرم کا انتظار کر رہے ہیں۔ ارکانِ وفد نے جلدی میں اپنے سردار کو، اپنی سواریوں اور ساز و سامان کی حفاظت کے لئے وہیں چھوڑ آئے تھے۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں گزارش کی، یارسول اللہ! اہل وفد اپنے اس سردار کا انتظار کر رہے ہیں جس نے زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ جب وہ حضور کے دروازے پر آیا۔ اس نے اجازت مانگی اور حضورؐ نے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ اتنے میں عیینہ بن حصن، بنو عنبر کے قیدیوں کو آپ کے سامنے لائے، اہل وفد نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں بطورِ مسلمان حاضر ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمارے آدمیوں کو جنگی قیدی نہ گردانا جائے۔ عیینہ بن حصن نے کہا۔ بخدا تم میں سے کسی شخص کو رہائی نہ ملے گی جب تک اچھائی اور برائی میں تمیز کرنا نہیں سیکھ لیتا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا اے بنی تمیم میں تم میں سے تین کو آزاد کر دوں گا اور تین تمہیں بخش دوں گا اور تین کو گرفتار کروں گا۔ اس پر اقرع بن حابس نے آپؐ سے قیدیوں کے بارے میں گفتگو کی۔ چنانچہ فرزدق نے عیینہ بن حصن کے منصب پر اتراتے ہوئے کہا۔

وعند رسول الله قام ابن حابس بخطة اسوار الى المجد حازم

حضور اکرمؐ کے سامنے ابن حابس اس سرزمین کھڑا ہوا جو شاہ سواروں کی زمین ہے اور وہ عزت کی طرف احتیاط سے بڑھا۔

له اطلق الاسرى التى فى قيودها مغللة اعناقها فى الشكائم

(ترجمہ۔ حضور نے تمام ان قیدیوں کو جو ان کی قید میں تھے چھوڑ دیا اور جن کی گردنوں میں طوق تھے ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے)

۴۶۲۔ حضرت مالکؓ بن عمیر سلمی

حضرت مالکؓ بن عمیر السلمی۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے ساتھ فتح مکہ، غزوۂ حنین اور طائف میں شامل تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ان سے یہ روایت مروی ہے کہ وہ حضورؐ کے ساتھ مذکورہ بالا غزوات میں شریک تھے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں شاعر ہوں، آپ ازراہ کرم اس باب میں میری راہ نمائی فرمائیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی چیز تیرے پیٹ کو پیپ سے بھر دے تو اس سے بہتر ہے کہ اسے اشعار سے بھرا جائے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۔ حضرت مالکؓ بن عمیرہ

حضرت مالکؓ بن عمیرہ ابو صفوان: عبدان اور ابن شاہین وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ایک روایت میں مالک بن عمیر ہے۔ بعض نے انہیں اسدی لکھا ہے اور بعض نے بنو عبدالقیس۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ہم سے ابو یاسر بن حبہ نے اس اسناد سے جو عبداللہ بن احمد تک پہنچتا ہے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے اس سے شعبہ نے اس نے سماک بن حرب کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ابو صفوان مالک بن عمیر الاسدی سے سنا۔ محمد بن جعفر نے عمیر کی جگہ عمیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھ دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ وہ ہجرت سے پہلے مکے میں آئے اور ایک شخص نے ان سے شلوار خریدی اور مجھ سے حسن سلوک سے پیش آیا۔ ابن مہدی نے شعبہ سے روایت کی ہے اور نام مالک بن عمیرہ بتایا ہے۔ سفیان نے سماک بن حرب سے اس نے سوید بن قیس سے یہی نام سنا ہے لیکن کنیت نہیں بتائی ہے۔ عمرو بن حکام اور یحیٰی بن ابی طالب نے بروایت یزید بن شعبہ ان کا نام ابن عمیرہ بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۶۔ حضرت مالکؓ بن عمیلہ

حضرت مالکؓ بن عمیلہ بن السباق بن عبدالدار: موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو غزوہ بدر میں موجود تھے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۷۔ حضرت مالکؓ بن عوف اشجعی

حضرت مالکؓ بن عوف الاشجعی: ایک روایت میں ابو عوف ہے۔ ابو موسیٰ نے (کتابتہً) ہمیں بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی زبانی سنا کہ ہمیں سلیمان بن ابراہیم نے اسے علی بن محمد الفقیہ نے اسے احمد بن محمد بن ابراہیم نے اسے محمد بن عبدالوہاب نے اسے آدم بن ابو ایاس نے اسے عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر نے اسے عبداللہ بن ولید نے محمد بن اسحاق سے جو آل قیس بن مخزمہ کا آزاد کردہ غلام تھا بیان کیا کہ مالک الاشجعی نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ! میرا بیٹا عوف قید میں ہے"۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اسے کہلا بھیجو کہ کثرت سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ورد کرے دشمنوں نے انہیں چمڑے میں جکڑ رکھا تھا اس ورد سے وہ ان کے جسم سے علیحدہ ہو کر گر پڑا۔ ان کی ایک اونٹنی پاس کھڑی تھی اس پر سوار ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب ان لوگوں کے گھر کے پاس سے (جنہوں نے انہیں قید کیا ہوا تھا) گزرے تو زور سے نعرہ مارا۔ وہ سب ان کے پیچھے اٹھ دوڑے تا آنکہ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ جب ان کے والد نے ان کی آواز سنی تو خوشی سے اچھل پڑے۔ اس پر آیت اتری:

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا (جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے بچاؤ کی کوئی صورت پیدا کر دیتا ہے)

السدی راوی ہے کہ عوف بن مالک کا بیٹا قید تھا اور سالم بن ابی الجعدان کی روایت ہے کہ بنو اشجع کے ایک آدمی کے لڑکے کو دشمنوں نے قید کر لیا۔ اس کا باپ حضورؐ کی خدمت میں آیا۔ (راوی نے دونوں کا نام نہیں بیان کیا)

مسعر نے علی بن ندیمہ سے اس نے ابو عبیدہ سے روایت بیان کی کہ ایک شخص نے حضورؐ کی خدمت میں گزارش کی کہ فلاں قبیلے نے میری بکریاں چرا لی ہیں۔ فرمایا خدا کے دربار میں عرض کر یا کوئی اور بات اس سے ملتی جلتی فرمائی ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۸۔ حضرت مالکؓ بن عوف بن سعد نصری

حضرت مالکؓ بن عوف بن سعد بن ربیعہ بن یربوع بن وائلہ بن دہمان بن نصر بن معاویہ بن بکر ہوازن النصری: ان کی کنیت ابو علی تھی یہ صاحب جنگ حنین میں لشکر کفار کے سردار تھے جب مسلمانوں کی شکست کے بعد کفار کو شکست ہوئی۔ ہمیں ابو جعفر نے اپنے اس اسناد سے جو یونس تک پہنچتا ہے۔ ابن اسحاق سے یوں روایت کی اس نے بتایا کہ اسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن بن جابر سے اس نے اپنے باپ جابر بن عبداللہ اور عمرو بن شعیب، زہری، عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم اور عبداللہ بن مکرم بن عبدالرحمٰن ثقفی سے حنین کی جنگ کے بارے میں سنا جب حضور اکرمؐ حنین کی جنگ کے لئے ان کی طرف روانہ ہوئے اور وہ مقابلے کے لئے حضور کی طرف بڑھے، اس بارے میں ان کے بیانات مختلف ہیں، لیکن اس امر پر سب متفق ہیں کہ جب حضور اکرمؐ فتح مکہ سے فارغ ہوئے تو مالک بن عوف نصری نے بنونصر، بنوجشم، بنوسعد، بنوبکر اور بنو ہلال کے بعض فوجی دستے جمع کئے اور بنوعمرو عامر کے کچھ لوگ اور عوف بن عامر بنو مالک اور بنوثقیف کے حلیف بھی جمع ہو گئے۔ پھر وہ سب حضور اکرمؐ پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ میدان جنگ میں پہنچ کر مالک بن عوف نے اپنے لشکر سے کہا۔ جب تم دشمن کو دیکھو تو اپنی تلواروں کے نیام توڑ دو اور مسلمانوں پر اس طرح حملہ کرو کہ ان کے پاؤں اکھڑ جائیں۔

اس کے بعد ابن اسحاق کہتا ہے کہ مجھ سے عاصم نے اور اس نے عبدالرحمان بن جابر سے اس نے اپنے والد جابر سے یوں روایت کی کہ والد نے وادی حنین کی گھاٹیوں میں اپنے لشکر کو ادھر ادھر چھپا دیا۔ حضور اکرمؐ تشریف لائے تو مسلمانوں کو ساتھ لئے صبح کے جھٹ پٹے میں وادی میں اترے۔ ناگہاں کفار کے سواروں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور مسلمانوں بدحواسی میں تتر بتر ہو گئے۔ چنانچہ حضور اکرمؐ کے ساتھ چند افراد اہل بیت کے اور کچھ آدمی صحابہ سے رہ گئے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے دائیں طرف منہ کر کے فرمایا "اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد بن عبداللہ ہوں" اس کے بعد آپ نے حضرت عباسؓ کو حکم دیا کہ اسلامی لشکر کو آواز دو کہ وہ میدان جنگ کی طرف مڑیں۔ حضرت عباسؓ نے بہ آواز بلند پکارا "اے انصار! اے مہاجرین! یہ آواز ان کے کان میں پڑنے کی دیر تھی کہ مسلمان لبیک لبیک کہتے واپس مڑے۔ میدان جنگ میں پہنچنے کی دیر تھی کہ حضور کے ارد گرد قیدیوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ جمع کر دیئے گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ مالک بن عوف اپنے گھوڑے مجاج پر سوار ہو کر حضور اکرمؐ پر حملہ آور ہوا لیکن گھوڑا اڑ کر کھڑا ہو گیا اور اپنی جگہ سے ذرا نہ ہلا۔ اس نے گھوڑے سے مخاطب ہو کر کہا۔

اقدم مجاج انہ یوم نکر　　مثلی علی مثلک یحمی ویکر

اے مجاج قدم آگے بڑھا کہ آج بڑا سخت دن ہے میرے جیسا آدمی تجھ جیسے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنا بچاؤ کرتا ہے اور دشمن پر بار بار حملہ آور ہوتا ہے۔

ویطعن الطعنۃ تھوی وتھر　　لھا من الجوف نجیع منھمر

وہ گھوڑے پر سوار ہو کر نیزے سے اوپر اور نیچے زخم لگاتا ہے اور دشمن کے پیٹ سے سیاہ رنگ کا خون جاری کر دیتا ہے۔

ویقلب العامل فیھا منکسر　　اذا خزالت زمر بعد زمر

(ترجمہ۔ اور جنگ میں وہ بہادر سپاہی کو عاجز کر دیتا ہے جب لوگ جوق در جوق رسوا اور ذلیل کر دیئے جاتے ہیں)

جب مشرکین جنگ میں شکست کھا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو مالک بن عوف طائف چلا گیا۔ حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مالک بن عوف اسلام قبول کر کے میرے پاس آ جائے تو میں اس کے اہل و عیال اور مال و متاع کو اس کے سپرد کر دوں گا جب مالک کو یہ خبر پہنچی تو وہ مسلمان ہو گیا اور حضورؐ جعرانہ سے روانہ ہونے کو تھے کہ مالک حاضر ہو گیا۔ آپ نے اسے سو اونٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنایت کئے جس طرح کہ باقی مولفۃ القلوب کو عنایت فرمائے تھے۔ بعد میں یہ شخص پکا اور مخلص مسلمان ثابت ہوا اور حضورؐ نے اسے اپنی قوم اور قیس عیلان کے قبائل کا عامل مقرر فرما دیا۔ نیز آپؐ نے انہیں طائف پر چڑھائی کا حکم دیا جس کی انہوں نے تعمیل کی اور اہل طائف گھبرا اٹھے اسلام لانے سے پہلے انہوں نے مندرجہ ذیل دو شعر کہے تھے۔

ما ان رایت ولا سمعت بمااری — فی الناس کلھم بمثل محمد

جیسا کہ میرا اندازہ ہے نہ تو میں نے دیکھا اور نہ سنا۔ رسول اکرمؐ کی طرح کا کوئی آدمی تمام انسانوں میں۔

اوفی واعطی للجزیل اذا اجتدی — ومتی تشایخبرک عما فی غد

آپ بڑے باوفا ہیں اور جب بخشنے پر آئیں تو بہت بڑے کریم ہیں اور اگر تو چاہے تو تجھے کل پیش آنے والے واقعات سے آگاہ کر دیں گے۔

رسول اللہؐ کی وفات کے بعد جناب مالک رضی اللہ عنہ فتح دمشق اور حضرت سعد بن ابی وقاص کے کمان میں جنگ قادسیہ میں بھی شریک تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۲۹۔ حضرت مالک بن ابی العیز ازؓ

حضرت مالک بن ابی العیز ازؓ۔ ان کا ذکر پیشتر عائذ بن سعید خیبری کی حدیث میں آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے تخریج کی ہے۔ ابو نعیم کے قول کے مطابق بعض متاخرین نے (یعنی ابن مندہ نے) اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کے نام کے ساتھ الخیبر ی کا اضافہ کیا۔ حالانکہ یہ لفظ الجسری (ج۔س) ہے۔

۴۶۳۰۔ حضرت مالک بن قدامہؓ

حضرت مالک بن قدامہؓ بن عرفجہ بن کعب بن النحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم بن السلم بن امراء القیس بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی۔

ابو عمر نے ان کا سلسلہ نسب اسی طرح لکھا ہے لیکن بقول ابن الکلبی ان کا سلسلہ نسب بن قدامہ بن الحارث بن مالک بن کعب بن النحاط ہے۔ یعنی ابن الکلبی نے عرفجہ کی جگہ الحارث کا ذکر کر کے مالک بن کعب کا اضافہ کر دیا ہے اور باقی وہی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ ابن اسحاق اور ابن الکلبی کی روایت ہے کہ یہ صحابی غزوہ بدر میں شریک تھے اور ان کے بھائی المنذر بھی۔ بنو سلم کی نسل ہی ختم ہو گئی ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے لیکن ابن مندہ نے غنم بن سالم لکھا ہے حالانکہ صحیح لفظ سلم بہ کسرہ سین ہے۔

۴۶۳۱۔ حضرت مالک بن قطبہؓ

حضرت مالک بن قطبہؓ۔ ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۲۔ حضرت مالک بن قہطمؓ

حضرت مالک بن قہطمؓ۔ ایک روایت میں قحطم آیا ہے جو ابو العشراء دارمی کے والد تھے۔ ابو العشراء اور ان کے والد کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناموں کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام بخاری ان کا نام اسامہ بتاتے ہیں اور والد کا نام مالک بن قحطم۔ یہ روایت امام احمد بن حنبل کی ہے۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام عطارد بن بلز تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام یسار بن بلز بن مسعود بن خولی بن حرملہ بن قتادہ تھا (جو بنو مولہ بن عبداللہ بن فقیم بن دارم سے تھا) جو بصرہ میں رہتا تھا (یہ ساری روایت ابوالعشراء کے بارے میں امام بخاری سے منقول ہے۔)

امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے لکھا ہے کہ ابوالعشراء کا نام اسامہ بن مالک تھا۔ ابو عمر کا قول ہے کہ ابوالعشراء کا نام بکر بن قہطم تھا اور ایک روایت میں عطارد بن برز آیا ہے۔ (یہ فتحہ را و سکونِ را) یہ شخص بنو دارم بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم سے تھا (یہ کلام ابو عمر کا ہے) امام بخاری اور احمد بن حنبل وغیرہ کی رائے ہم لکھ آئے ہیں۔ فی الجملہ اس نام کے بارے میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر طوسی نے اسے ابو محمد جعفر بن احمد بن الحسین نے' اسے حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے' اسے عثمان بن احمد بن سماک نے' اسے حسن بن سلام نے' اسے عثمان نے' اسے حماد بن سلمہ نے اور اسے ابوالعشراء نے اور اسے اس کے والد نے بتایا کہ میں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا سوائے حلق اور لبہ (وہ مقام جہاں گردن کے نچلے حصے میں ایک گڑھا ہوتا ہے) کے ذبح کرنے کی اور کوئی صورت بھی ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ران پر زخم لگا دے تو اسے بھی ذبح سمجھا جائے گا۔ عفان سے روایت ہے میں نے ابوالعشراء کو کہتے سنا بخدا اگر تو اس کی ران پر وار کرے گا تو تیرے لئے یہ جائز ہوگا۔

ابوالعشراء نے اپنے والد سے اس کے سوا اور کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ ان سے حماد نے یہ حدیث سنی اور ان سے آئمہ حدیث سفیان ثوری اور شعبہ وغیرہ نے روایت کی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۳۔ حضرت مالکؓ بن قیس بن بجید

حضرت مالکؓ بن قیس بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ: وہ اور اس کا بیٹا عمرو بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور وفد کے ساتھ حاضر ہوئے پس وہ دونوں اسلام لائے اس کی تخریج ابو عمر نے کی ہے اور کہا ہے کہ اس میں بھی نظر ہے ہشام کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن مالک بن قیس بن بجید بن رؤاس وفد کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ صاحب حمید اور جنیذ کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہمیں عبدالرحمٰن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید نے بتایا کہ حمید اور جنیذ دونوں خراسان کے روساء میں سے تھے اور کوفے میں آل حمید کے سوا بنو بجید کا کوئی آدمی نہیں رہتا تھا۔ وہ سب شام کو کوچ کر گئے تھے۔ ہشام نے جناب مالک کے بیٹے عمرو کو حضورؐ کا صحابی گردانا تھا۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۴۔ حضرت مالکؓ بن قیس بن خیثمہ

حضرت مالکؓ بن قیس بن خیثمہ۔ ابن شاہین نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ابو خیثمہ مالک بن قیس بن ثعلبہ بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عمرو بن عوف بن خزرج۔ سوائے بدر کے تمام غزوات میں حضورؐ کے ساتھ شریک رہے اور غزوہ تبوک کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقعہ پر جب حضورؐ نے ادھر کوکوچ فرمایا تو یہ صحابی حضور اکرمؐ کا ساتھ نہ دے سکے اور پیچھے رہ گئے اور چند دنوں کے بعد مدینے سے حضورؐ کے تعاقب میں چل دیئے اور دس دن کے بعد اسلامی لشکر سے جا کر مل گئے۔

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنے اپنی سند کے ساتھ یونس سے اس نے ابن اسحاق سے یوں روایت کی کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابوخیثمہ، بنوسالم کا بھائی، حضور اکرمؐ کے تبوک کو روانگی کے بعد گرم دنوں میں اپنے گھر آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی دونوں بیویوں نے اپنے اپنے کمروں کو اس کی پذیرائی کے لئے سجایا ہوا تھا اور ٹھنڈے پانی کے علاوہ عمدہ عمدہ کھانوں کا بندوبست کر رکھا تھا۔ جب گھر کے دروازے پر پہنچے اور اپنی بیویوں کو سجے سجائے کمروں اور کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھا تو کہنے لگے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ حضور اکرمؐ قیامت کی اس تپش اور گرم ہوا کے جھکڑوں میں صحراؤں کی تپتی ریت میں محو سفر ہوں اور میں یہاں ٹھنڈے پانی خوشگوار موسم دل فریب حسین عورتوں کی صحبت سے لطف اندوز ہوں۔ بخدا میں ان کمروں میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گا جب تک میں حضورؐ کے ساتھ اس مہم میں شامل ہو کر تلافی مافات نہ کر لوں۔ چنانچہ زادِ سفر اٹھایا اور بہ مقام تبوک جا پہنچے۔ صحابہ نے ایک شتر سوار کو دور سے دیکھا تو حضور اکرمؐ کو اطلاع دی۔ حضورؐ نے فرمایا ہو سکتا ہے ابوخیثمہ ہو۔ جب انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور تمام واقعہ گوش گزار کیا تو آپؐ نے تحسین فرمائی اور ان کے لئے دعا کی۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے غزوۂ تبوک کے چندے میں ایک صاع کھجوریں پیش کی تھیں اور منافقین نے مذاق اڑایا تھا۔ اس پر قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی تھی۔ الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات (جو لوگ اُن مسلمانوں پر (جو اپنی خوشی سے جہاد میں شریک ہوئے ہیں) انگشت نمائی کرتے ہیں الخ) ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۵۔ حضرت مالک بن قیس ابوصرمہ انصاری المازنیؓ

حضرت مالک بن قیس ابوصرمہ انصاری المازنیؓ۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں اور مدنی ہیں۔ ابن مندہ سے روایت ہے کہ ابن ابی خیثمہ نے بروایت احمد بن حنبل ذیل کی حدیث ان سے منسوب کی ہے "جو شخص کسی کو دکھ دیتا ہے خدا اسے دکھ دیتا ہے" کنیتوں کے عنوان کے تحت ہم ان کے مزید حالات لکھیں گے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۶۔ حضرت مالک بن کعب الانصاریؓ

حضرت مالک بن کعب الانصاریؓ۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایت کعب بن مالک ہے۔ عبدالوہاب بن بجدہ نے ولید بن مسلم سے اس نے مرزوق بن ابی ہذیل سے اس نے زہری سے اس نے عبدالرحمان بن کعب سے اس نے عبداللہ بن کعب سے اس نے اپنے چچا مالک بن کعب سے روایت بیان کی کہ جب حضور اکرمؐ قبائل عرب کے تعاقب سے واپس مدینہ تشریف لے آئے تو آپ نے زرہ اتاری، خوشبو لگائی اور غسل فرمایا یہ روایت اسی طریقے سے ابن بجدہ نے ولید سے بیان کی ہے۔ اس نے صحابی کا نام مالک بن کعب بتایا ہے۔ حالانکہ صحیح نام کعب بن مالک ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۳۷۔ حضرت مالکؓ بن مالک الجنی

حضرت مالکؓ بن مالک الجنی۔ محمد بن خلیفۃ الاسدی نے حسن بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک دن حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ میں آپ کو ایک ایسی بات سناتا ہوں جسے سن کر آپ کو تعجب ہوگا۔ مجھے خریم بن فاتک الاسدی نے بتایا کہ میں ایک دفعہ ایک اونٹ کی تلاش میں گھر سے نکلا۔ وہ مجھے ابرق العزاف کے مقام پر مل گیا میں نے اسے رسی سے باندھ دیا اور اس کی اگلی ٹانگوں پر تکیہ لگا کر بیٹھ گیا۔ یہ اس زمانے کا واقعہ ہے جب حضور اکرمؐ کی بعثت ہوئی تھی میں نے کہا میں اس وادی کے بڑے جن سے پناہ مانگتا ہوں اور لوگ اسی طرح کہا کرتے تھے اتنے میں ہاتف کی آواز آئی جو کہہ رہا تھا:

ویحک عذبا للہ ذی الجلال　　منزل الحرام والحلال

(ترجمہ۔ تیرا بھلا نہ ہو، تو خدائے ذوالجلال کے لئے یہ بات کہنے سے رک جا۔ کیونکہ وہی حلال وحرام کے احکام نازل کرنے والا ہے)

وحد اللہ ولا تبالی　　ما ھول ذی الجن من الاھوال

(تم خدا کو ایک تسلیم کرو اور کسی کی پرواہ نہ کرو۔ جنوں کے ڈر کی بھلا کیا حیثیت ہے)

اس کے علاوہ بھی اس نے بہت کچھ کہا تھا۔ میں نے جواباً کہا۔

یا ایھا الھاتف ما تخیل　　ارشد عنک ام تضلیل

(ترجمہ۔ اے ہاتف تم نے یہ کیا چکر چلایا ہوا ہے۔ تم میری رہنمائی کرنا چاہتے ہو یا راہِ راست سے بھٹکانا چاہتے ہو)

ہاتف نے جواب میں کہا:

ھذا رسول اللہ ذوالخیرات　　جاء بیاسین وحامیمات

(یہ اللہ کے رسول ہیں جو بڑی خوبیوں کے مالک ہیں جو یاسین اور حامیم لے کر آئے ہیں)

وسور بعد مفصلات　　محرمات و محللات

(ترجمہ۔ اور مفصل سورتوں کے علاوہ اور سورتیں بھی لائے۔ جن میں حرام حلال (جائز ناجائز) کی فہرست دی گئی ہے)

یامر بالصوم وبالصلوۃ　　ویزجر الناس عن الھنات

(ترجمہ۔ آپؐ لوگوں کو نماز روزے کا حکم دیتے اور انہیں لہو ولعب سے روکتے ہیں)

ان اشعار کے بعد میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو اس نے کہا میں مالک بن مالک ہوں۔ مجھے حضور اکرم نے نصیبین (نجد) کے (جنوں) کی طرف قاصد بنا کر بھیجا تھا میں نے کہا کہ اگر کوئی شخص ہو جو مجھے اپنا یہ اونٹ دے دے تا کہ میں حضور اکرمؐ کے پاس جا کر اسلام قبول کرلوں۔ اس نے کہا میں یہ اونٹ اس شرط پر دیتا ہوں کہ تم یہ امانت صحیح سلامت اس کے مالک کے گھر پہنچا دو۔ میں مدینے میں حضور کی خدمت میں اس وقت پہنچا جب لوگ نماز جمعہ ادا کرنے کو جا رہے تھے۔ جب میں نے اپنی سواری کو بٹھایا تو حضرت ابوذرؓ مسجد نبوی سے نکلے اور مجھے مسجد میں داخل ہونے کو کہا مجھے دیکھ کر حضور اکرم نے فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ جس شخص کو تم نے اونٹ دیا تھا اس نے اسے صحیح سالم تمہارے گھر پہنچا دیا ہے میں نے کہا اللہ اسے نیک بدلہ دے، حضور نے اس پر آمین کہی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایمان لے آیا اور میں نے اپنے طور اطوار بدل لئے۔ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی۔

۴۶۳۸۔ حضرت مالک بن مخلدؓ

حضرت مالک بن مخلدؓ۔ان کا ذکر اس مکتوب میں ہے جو حضور اکرمؐ نے زرعہ بن ذی یزن کو لکھا تھا۔اس کا ذکر جعفر نے کیا ہے اور ابو موسیٰ نے اختصار سے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۳۹۔ حضرت مالک بن مرارہ الرھاویؓ

حضرت مالک بن مرارہ الرھاویؓ۔ایک روایت میں ان کا نام ابن مرہ اور دوسری میں ابن فزارہ ہے لیکن صحیح ابن مرہ ہے۔ حمید بن عبدالرحمان نے ابن مسعود سے روایت کی کہ وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہاں مالک بن مرارہ بیٹھے ہوئے تھے اور عطاء بن میسرہ نے مالک بن مرارہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ بہشت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی غرور ہوگا اور اسی طرح وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا اس کی تخریج تینوں کی ہے۔ابو عمر لکھتا ہے کہ مالک بن مرارہ کا شمار صحابہ میں نہیں ہوتا۔عبدالغنی بن سعید کی رائے ہے کہ مالک بن مرارہ کو حضور اکرم کی صحبت میسر آئی۔ان کا سلسلہ نسب رہاء بن یزید بن حرب بن علہ بن خالد بن مالک بن ادد سے ملتا ہے، جو بنو مذحج کی ایک شاخ تھی۔ابن الکلبی لکھتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے مالک بن مرارہ کو یمن میں بھیجا تھا اور طابخہ ،واہبا اور سہاان کے بیٹے تھے۔

۴۶۴۰۔ حضرت مالک المری بن ابی غطفانؓ

حضرت مالک المری بن ابی غطفانؓ۔امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور ان سے ایک حدیث بھی مروی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۱۔ حضرت مالک بن مزرد الرہاویؓ

حضرت مالک بن مزرد الرہاویؓ۔ابن اسحاق نے ان کی ولدیت مرہ لکھی ہے ابو موسیٰ نے اسی طرح اس کی تخریج کی ہے اور جو لوگ ان کا نام مالک بن مرارہ بتاتے ہیں ان سے اس نام کے پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے۔

۴۶۴۲۔ حضرت مالکؓ بن مسعود

حضرت مالکؓ بن مسعود بن البدن بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدۃ الانصاری الخزرجی الساعدی یہ صحابی ابو اسید الساعدی کے چچا زاد بھائی تھے۔بدر اور احد کے غزوات میں شامل رہے۔اس پر سب کا اتفاق ہے۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۳۔ حضرت مالک بن سرفؓ

حضرت مالکؓ بن سرف بن اسد بن عبد مناۃ بن عائذ بن ابن سعد العشیرۃ السعدی العائذی: بقول ابن الکلبی یہ صحابی حضور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت کی میں حاضر ہوئے تھے۔

۴۶۴۴۔ حضرت مالکؓ بن نضلہ

حضرت مالکؓ بن نضلہ۔ ایک روایت میں ان کا نام مالک بن عوف بن نضلہ بن خدیج بن خبیب بن حدید بن غنم بن کعب بن عصیمہ بن جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن الجشمی مذکور ہے۔ یہ صاحب ابوالاحوص جشمی کے والد اور عبداللہ بن مسعود کے ساتھی تھے ان سے ابوالاحوص نے جن کا نام عوف بن مالک تھا روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اس اسناد سے جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ہم سے بندار احمد بن منیع اور محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہمیں ابواحمد نے سفیان سے اس نے ابواسحاق سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے اپنے والد سے یہ روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہؐ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں وہ نہ تو مجھے کھلاتا پلاتا ہے اور نہ مجھے مرحبا ہی کہتا ہے اگر کبھی اس کا گزر میرے پاس سے ہو تو کیا میں بھی اس سے ایسا ہی سلوک کروں فرمایا نہیں بلکہ تم اس کی خاطر مدارات کرو۔

نیز حضور اکرمؐ نے دیکھا کہ میرا لباس میلا کچیلا ہے، دریافت فرمایا تمہاری مالی حالت کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کے فضل سے اونٹ ہیں، بھیڑ بکریاں ہیں فرمایا اپنے لباس کا بھی خیال رکھا کرو۔ سبیعی سے شعبہ، اسرائیل، زہیر اور فطر بن خلیفہ اور جریر بن حازم وغیرہ اور کئی ائمہ نے روایت کی، تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۵۔ حضرت مالکؓ بن نمط الہمدانی

حضرت مالکؓ بن نمط الہمدانی خارفی' الیامی ارحبی (حسب روایت مختلفہ) ابن الکلبی کے قول کے مطابق ان کا نام نمط بن قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لائی بن سلمان بن معاویہ بن سفیان بن ارحب اور اس کا نام مرہ بن دعام بن مالک بن معاویہ بن صعب بن دومان بن بکیل بن جشم بن حیوان بن نوف بن ہمدان ہے اور ان کی کنیت ابوثور ہے۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور آپؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا جس میں انہیں جاگیر دی گئی تھی۔

ان کی حدیث کو غریب احادیث جمع کرنے والوں اور اہل الاخبار نے اس کی غرابت کی وجہ سے مفصلاً بیان کیا ہے لیکن محدثین کی حدیث مختصر ہے ابواسحاق ہمدانی سے مروی ہے کہ ہمدان کا وفد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جن میں ابوثور مالک بن نمط بھی تھے (ان کے لمبے لمبے بال تھے) ان کے علاوہ مالک بن ایفع' ضمام بن مالک السلمانی اور عمیرہ بن مالک الخارفی بھی تھے۔ انہوں نے حضور سے اس وقت ملاقات کی جب آپ تبوک سے واپس آرہے تھے۔ ان لوگوں نے لکیر دار یمنی چادریں، اور عدنی پگڑیاں باندھ رکھی تھیں اور مہری اور ارحبی اونٹنیوں پر سوار تھے۔ اس موقعہ پر جناب مالک بن نمط درج ذیل رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

الیک جاوزت سواد الریف. فی ھبوات الصیف والخریف. مخطمات بحبال اللیف.

۱۔ ہم آپ کی خدمت میں ایسے علاقے سے آئے ہیں جس کی بعض زمینوں میں فصلیں ہیں اور کچھ بنجر ہیں۔

۲۔ وہاں گرمیوں اور سردیوں میں غبار آلودہ ہوائیں چلتی ہیں۔

۳۔ ایسی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئے ہیں جن کی ناک میں کھجور کی چھال کی مہاریں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ بھی جناب مالک نے اپنے بہت سے فصیح و بلیغ اشعار سنائے۔ حضور اکرمؐ نے اہل وفد کو ایک فرمان لکھ کر دیا جس میں انہیں وہ جاگیریں عطا کیں جو انہوں نے مانگیں۔ جناب مالک بن نمط کو ان کا امیر مقرر فرمایا اور جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے انہیں ان کا عامل مقرر کر دیا تھا اور بنو ثقیف کے خلاف انہیں جہاد کا حکم دیا چنانچہ جب بھی ان کا کوئی دستہ فوج باہر نکلتا۔ اس پر حملہ ہو جاتا۔

ذکرت رسول اللہ فی فحمۃ الدجی ونحن باعلی رحرحان وصلدد

(ترجمہ۔ میں نے کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں رسول کریمؐ کو اس وقت یاد کیا جب کہ ہم رحرحان (پہاڑ) اور اس کی چٹانوں کی چوٹی پر تھے)

وھن بنا خوص طلائح تغتلی برکبا نھا فی الاحب متمدد

(ترجمہ۔ ہماری اونٹنیاں ہمیں نشیب میں لا رہی تھیں اور تھک گئی تھیں۔ یہ اونٹنیاں اپنے سواروں کو لئے صاف اور کشادہ راہوں کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

علی کل فتلاء الذرا عین جعدۃ فمربنا مر الھجف الخفیدد

(ترجمہ۔ ان کی مضبوط ٹانگوں پر گھنے بال تھے اور وہ ہمیں یوں اڑائے لئے جا رہی تھیں جس طرح کہ تیز رفتار شتر مرغ بھاگتا ہے)

حلفت برب الراقصات الی منی صوادر بالرکبان من ھضب قردد

(ترجمہ۔ میں ان تیز رفتار اونٹنیوں کے ساتھ منیٰ کو چل دیا۔ اور اپنے ہم سفر سواروں کے ساتھ تہ بہ تہ گھٹا سے سیراب ہوئے)

بان رسول اللہ فینا مصدق رسول اتی من عندی ذی العرش مھتدی

(ترجمہ۔ ہمیں بتایا گیا کہ رسول کریم جو ہم میں موجود ہیں وہ صادق ہیں اور آپ ہی وہ رسول ہیں جو راہِ راست دکھانے والے خدا کی طرف سے فرستادہ ہیں)

لما حملت من ناقۃ فوق رحلھا اشد علی اعدائہ من محمد

(ترجمہ۔ آج تک کسی اونٹنی کے کجاوے سے، کسی شخص نے اپنے دشمنوں پر محمدؐ سے سخت ترحملہ نہیں کیا)

واعطی اذا ما طالب العرف جاءہ وامضی بحد المشرفی المھند

(ترجمہ۔ جب بھی کوئی مالی امداد مانگنے والا آپ کی خدمت میں آتا ہے تو آپ سے بڑھ کر کوئی کریم نہیں ہوتا اور جب آپ مشرقی ہندی تلوار سے ضرب لگاتے ہیں تو ایسی کاری ضرب اور کوئی نہیں لگا سکتا)

ہشام الکلبی سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے والے جناب نمط تھے اور حضورؐ نے انہیں اپنے فرمان میں جاگیر عطا کی تھی وہ آج تک ان کے تصرف میں ہے۔ ابو عمر نے ان کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۴۶۔ حضرت مالکؓ بن نمیر

حضرت مالکؓ بن نمیر۔ ابوبکر بن ابوعلی سے اس نے ابوبکر بن مقری سے اس نے ابویعلی الموصلی سے اس نے ابوربیع الزہرانی سے اس نے محمد بن عبداللہ سے اس نے عصام بن قدامہ سے اس نے مالک بن نمیر النمیری سے بیان کیا کہ جب حضورؐ نماز میں جلسہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ ران پر رکھ دیتے اور انگلی سے اس طرح اشارہ فرماتے۔ یہ ابن ابی علیٰ نے بیان کیا اور ابراہیم بن منصور نے ابن مقری سے اس کے اسناد سے روایت کی ہے، اس نے مالک بن نمیر سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے۔

۴۶۴۷۔ حضرت مالکؓ بن نمیلہ

حضرت مالکؓ بن نمیلہ۔ نمیلہ ان کی ماں کا نام ہے۔ یہ صاحب ہیں مالک بن ثابت المزنی جو بنومعاویہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ یہ قول ہے ابراہیم بن سعد کا جو ابن اسحاق سے مروی ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۴۸۔ حضرت مالکؓ بن نویرہ

حضرت مالکؓ بن نویرہ بن حمزہ بن شداد بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع التمیمی یربوعی متمم بن نویرہ کا بھائی تھا۔ یہ صاحب حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور آپؐ نے انہیں بنوتمیم سے کچھ صدقات وصول کرنے پر مقرر فرما دیا۔

جب حضور اکرمؐ فوت ہو گئے اور کئی عرب مرتد ہو گئے اور سجاح نے خروج کر کے نبوت کا دعویٰ کیا، مالک نے اس سے صلح کر لی لیکن انہوں نے اسلام کو نہ چھوڑا اور بطاح میں قیام کیا۔ جب خالد بن ولید بنواسد اور غطفان سے فارغ ہوئے تو وہ مالک کے لئے بطاح پہنچے۔ وہاں سے سب لوگ مالک کے کہنے پر تتر بتر ہو گئے تھے۔ حضرت خالد نے جنگی قیدیوں کو برائے حفاظت تقسیم کر دیا۔ اس کے بعد وہ مالک بن نویرہ اور ان کے ہم قبیلہ چند آدمیوں سے ملے۔ خالد بن ولید کا فوجی دستہ ان لوگوں کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو گیا۔ ان لوگوں میں ابوقتادہ بھی شامل تھے اور انکی شہادت یہ تھی کہ اس قبیلے کے لوگوں نے اذانیں دیں اور نمازیں پڑھیں۔ بوجہ اختلاف اس سرورات کو انہیں بند کر دیا گیا۔ بعد میں از جانب خالد بن ولید منادی کرائی گئی اور منادی کرنے والے نے عربی کا ذومعنی لفظ استعمال کیا۔ جس کے ایک معنی یہ بھی تھے کہ قیدیوں کو قتل کر دو۔ جب شور و غوغا اٹھا اور جناب خالد تحقیق حالات کے لئے باہر نکلے تو مالک بن نویرہ قتل ہو چکے تھے۔ انہوں نے مالک کی بیوی سے نکاح کر لیا۔

جب دربار خلافت میں یہ خبر پہنچی تو حضرت عمر نے جناب خلیفہ سے اس دست درازی کے خلاف احتجاج کیا اور خلیفہ کو مجبور کیا کہ ان سے انتقام لیا جائے۔ حضرت ابوبکر نے ان کی طرف سے یہ عذر پیش کیا کہ خالد سے یہ فعل غلط فہمی کی بنا پر سرزد ہوا ہے اور میں اس تلوار کو جسے اللہ نے دشمنان دین پر مسلط کر رکھا ہے رسوا نہیں کرنا چاہتا چنانچہ انہوں نے بیت المال سے خون بہا ادا کر دیا۔

جب خالد بن ولید دربار خلافت میں پیش ہوئے تو حضرت عمر نے ان سے کہا ”اے اللہ کے دشمن! تم نے ایک مسلمان کو قتل کر کے اس کی بیوی سے بدکاری کی۔ ہم تمہیں سنگسار کریں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس رات کو مالک اور ان کے رفقاء کو قابو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیا گیا تو مسلمانوں نے انہیں کہا کہ اچھا اگر تم سچ کہتے ہو تو ہتھیار رکھ دو اور نماز پڑھ کر دکھاؤ اس پر مالک نے کہا" میں باور نہیں کرسکتا کہ تمہارے آقا نے تمہیں ایسا حکم دیا ہوگا" جناب خالد نے کہا تمہاری اس گفتگو سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ حضور اکرمؐ تمہارے آقا نہیں ہیں چنانچہ اس عذر لنگ کا سہارا لے کر انہیں قتل کرا دیا۔

اس ناگوار واقع کے بعد جناب مالک کے بھائی متمم دربارِ خلافت میں آئے اور خون بہا کا دعویٰ کیا۔ جو خلیفہ نے بیت المال سے ادا کر دیا اور ان کے قیدی چھوڑ دیئے گئے طبری اور کئی اور ائمہ حدیث نے اس واقعہ کو اسی طرح بیان کیا ہے۔ طبری وغیرہ نے صحابہ سے اس واقعہ سے عجیب تر اور مستبعد تر واقعات نقل کئے ہیں۔ اس کا عدم ذکر باعث تعجب ہے۔

جناب مالک کے ارتداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر نے جناب خالد سے کہا تھا کہ تم نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور جناب ابوقتادہ کی شہادت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اذانیں دیں اور نمازیں پڑھیں۔ خلیفہ نے ان کے قیدی چھوڑ دیئے اور خون بہا بیت المال سے ادا کر دیا۔ ان باتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مالک بن نویرہ مسلمان تھے۔

متمم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک کے بارے میں اپنے خیالات بایں الفاظ کئے ہیں" مالک اڑیل گھوڑوں اور سست قدم اونٹوں پر اندھیری سرد راتوں میں سوار ہو کر پانی سے بھری مشکیں لئے نکلتا۔ اس نے تنگ ساجبہ اوڑھا ہوتا اور خطی نیزہ اپنی ران اور رکاب کے درمیان اڑا کر رکھا ہوتا۔ رات بھر چلتا رہتا اور جب صبح ہوتی تو اس کا چہرہ اس طرح مسکرا رہا ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے اللہ اس پر رحم فرمائے۔

۴۶۴۹۔ حضرت مالکؓ بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم الکندی السکونی

حضرت مالکؓ بن ہبیرہ بن خالد بن مسلم الکندی السکونی۔ ان کا شمار مصریوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی نے روایت کی ہے۔ جناب مالک امیر معاویہ کی فوجوں کے کماندار رہے ہیں۔ ہمیں اسماعیل بن علی اور ابراہیم وغیرہ نے اس اسناد سے جو ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ان سے ابوکریب نے اور اس سے عبداللہ بن مبارک اور یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے مرثد بن عبداللہ الیزنی سے بیان کیا کہ جب مالک بن ہبیرہ کسی شخص کی نماز جنازہ پڑھاتے تو وہ آدمیوں کی تین صفیں بنایا کرتے اور کہتے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز جنازہ میں تین صفیں بناتا ہے وہ اپنے بھائی کے ساتھ بہت بڑی بھلائی کرتا ہے۔ یہ روایت ابن اسحاق نے کئی آدمیوں سے روایت کی ہے۔

ابراہیم بن سعد نے بھی ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی ہے لیکن انہوں نے مرثد اور مالک کے درمیان حارث بن مالک بن مخلد انصاری کو داخل کر دیا ہے۔ اس کی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۶۵۰۔ حضرت مالکؓ بن ہدم

حضرت مالکؓ بن ہدم۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے ربیعہ بن لقیط سے اس نے مالک بن ہدم سے روایت کی کہ ہم ایک لڑائی میں تھے اور عمرو بن العاص ہمارے امیر تھے اور عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ بھی اس دن وہیں تھے۔ سوئے اتفاق سے اس دن ہمارے ہاں راشن کی شدید قلت تھی۔ میں تلاش معاش میں نکلا اور ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزرا جو کسی ایسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کے انتظار میں تھے جو انہیں بکری ذبح کر دے میں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ انہوں نے مجھے اجازت دے دی میں نے بکری کو ذبح کیا کھال اتاری اور گوشت کو حسب ہدایت کاٹا۔ انہوں نے مجھے حق الخدمت ادا کیا اور میں وہ گوشت لے کر کیمپ میں آ گیا اور اسے پکایا اور حضرت عمر کی خدمت میں پیش کیا۔ ان کے پوچھنے پر جب میں نے واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح ابوعبیدہ بن جراح نے بھی کھانا گوارا نہ کیا۔ آخر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں لے گیا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر صرف اتنا فرمایا "بکری والا" ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۱۔ حضرت مالکؓ بن ولید

حضرت مالکؓ بن ولید۔ عبدان نے ان کا ذکر کیا ہے۔ خالد بن حمید نے مالک بن خیر الزبادی سے روایت کی کہ جناب مالک نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ اگر تمہیں امارت دی جائے تو ادھر کو ایک قدم بھی مت اٹھاؤ اور اگر کسی آدمی سے معاہدہ کرو تو اس سے ایک سوئی بھی مت قبول کرو اور اسی طرح یہ بھی فرمایا میں حاکم کی برائی کی وجہ سے اس کے خلاف بغاوت نہ کروں۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۲۔ حضرت مالکؓ بن وہب الخزاعی

حضرت مالکؓ بن وہب الخزاعی۔ عبدالعزیز بن ابوبکر بن مالک بن وہب الخزاعی نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا مالک بن وہب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سلیط اور سفیان بن عوف الاسلمی کو دشمن کے لشکر کے بارے میں اطلاع فراہم کرنے کے لئے جنگ احزاب کے موقع پر مامور فرمایا جب وہ صحرا میں پہنچے تو ابوسفیان کے لشکر سے آمنا سامنا ہو گیا اور اس چپقلش میں یہ دونوں صحابی مارے گئے۔ جب حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا یا ان کی لاشیں آپؐ کے سامنے لائی گئیں تو آپؐ نے حکم دیا کہ دونوں شہیدوں کو ایک قبر میں دفن کر دیا جائے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۳۔ حضرت مالکؓ بن وہیب

حضرت مالکؓ بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ابووقاص والد سعد بن ابی وقاص: عبدان نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی، ان سے کوئی حدیث مروی نہیں ان کی وفات حضور اکرمؐ کی حین حیات میں ہوئی۔ اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہم نے کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے عبدان سے اتفاق کیا ہو۔

۴۶۵۴۔ حضرت مالکؓ بن یخامر

حضرت مالکؓ بن یخامر۔ (ایک روایت میں اخامر آیا ہے) مذکور ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ انہوں نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے۔ خود ان سے معاویہ بن ابوسفیان، جبیر بن نفیر اور مکحول وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یہ صحابی اہل حمص سے تھے۔ انہوں نے ۶۹ ہجری یا ۷۰ ہجری میں وفات پائی۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۵۵۔ حضرت مالکؓ بن یسار السکونی العوفی

حضرت مالکؓ بن یسار السکونی العوفی۔ان سے ابو بحریہ نے روایت کی۔ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ہمیں یحیٰی بن ابی رجاء اصبہانی نے اس اسناد سے جو ابن ابی عاصم تک جاتا ہے بتایا کہ اس سے محمد بن عوف نے اس سے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے اس سے میرے والد نے، اس نے ضمضم بن زرعہ سے اس نے شریح بن ابی عبید سے اس نے ابوظبیہ سے اس نے ابو بحریہ سکونی سے اس نے مالک بن یسار السکونی العوفی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تم اللہ سے کوئی چیز مانگو تو ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سیدھا رکھو نہ کہ الٹا۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب: میم و با

۴۶۵۶۔ حضرت مبرحؓ بن شہاب

حضرت مبرحؓ بن شہاب بن حارث بن ربیعہ بن حیت بن شرحبیل الیافعی: یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ابو عمر نے ان کا سلسلہ نسب یوں لکھا ہے: مبرح بن شہاب بن حارث الرعینی۔یہ بنو رعین کے ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ صحابی فتح مصر کے موقعہ پر حضرت عمرو بن العاص کے میسرہ کے کماندار تھے۔ابو سعید بن یونس کا قول ہے کہ ان کی سکونت فسطاط کے نواح میں تھی۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۷۔ حضرت مبشر بن ابیرقؓ

حضرت مبشر بن ابیرقؓ۔ان کا نام حارث بن عمرو بن حارث بن ہیثم بن ظفر الانصاری، اوسی، ظفری تھا۔یہ صاحب اپنے دونوں بھائیوں بشر اور بشیر کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ہم نے بشر اور مبشر کا ذکر تو کیا ہے لیکن بشیر کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ وہ مرتد ہو گیا تھا اور حالت کفر میں مرا۔ابن ماکولا کا بیان ہے کہ جناب مبشر کو حضور کی صحبت میں حاضر ہونے کا موقع ملا تھا اور انہوں نے استقامت کا مظاہرہ کیا۔ان کے بھائیوں کا ذکر قتادہ بن نعمان کی حدیث میں آیا ہے۔

ہمیں اس بارے میں ابو عیسیٰ ترمذی کے اسناد سے کئی آدمیوں نے بتایا ہے کہ ہم سے احمد بن ابی شعیب حرانی ابو مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ خبر دی ہمیں محمد بن مسلم حرانی نے ہم سے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا قتادہ بن نعمان سے بیان کیا کہ ہمارے کچھ اعزہ تھے جنہیں بنو ابیرق کہتے تھے وہ تین بھائی تھے۔مبشر، بشر اور بشیر۔آخر الذکر منافق تھا اور صحابہ کی ہجو میں شعر کہتا تھا اور بعض لوگ اسے کچھ دے دلا کر اس کی ہمت افزائی کرتے تھے اور ہم لبید بن سہل کے تذکرے میں یہ ذکر کر آئے ہیں۔ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۵۸۔ حضرت مبشرؓ بن براء بن معرور

حضرت مبشرؓ بن براء بن معرور۔ہم ان کا نسب ان کے والد براء کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔یہ صحابی بقول ابن الکلبی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلح حدیبیہ اور بیعۃ الرضوان میں موجود تھے۔

۴۶۵۹۔(الف) حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر

حضرت مبشرؓ بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری الاوسی:
یہ صاحب غزوۂ بدر میں مع اپنے دونوں بھائیوں ابولبابہ بن عبدالمنذر اور رفاعہ بن عبدالمنذر کے شریک تھے۔ جس میں جناب مبشر شہید ہو گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ بمقام خیبر قتل کر دیئے گئے تھے۔

ہمیں ابوجعفر نے اپنے اس اسناد سے جو یونس بن بکیر تک پہنچتا ہے ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی کہ بنو امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے جو آدمی غزوۂ بدر میں شہید ہوا اور وہ مبشر بن عبدالمنذر تھے، لیکن لڑائی میں ان کے دو بھائی ابولبابہ اور رفاعہ بھی شریک ہوئے تھے اور مبشر لاولد تھے۔

ابولبابہ کے بارے میں یہ روایت مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں مدینے کا حکم مقرر کر کے واپس بھیج دیا تھا اور بعد از فتح مال غنیمت سے انہیں برابر کا حصہ عطا فرمایا تھا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب میم و تا و ثا

۴۶۵۹۔(ب) حضرت متممؓ بن نویرہ تمیمی

حضرت متممؓ بن نویرہ تمیمی۔ ہم ان کا تذکرہ ان کے بھائی مالک کے سلسلے میں کر چکے ہیں۔ یہ صحابی شاعر تھے۔ طبری لکھتا ہے کہ مالک بن نویرہ بن حمزہ کو رسول اکرمؐ نے بنو یربوع کے یہاں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ مالک اور ان کے بھائی دونوں مسلمان ہو چکے تھے۔ ابوعمر کہتا ہے کہ مالک کو خالد بن ولید نے قتل کر دیا۔ صحابہ کرام اور بعد کے لوگوں میں ان کے اسلام کے متعلق اچھا خاصا اختلاف پایا جاتا ہے۔ بہر حال جناب متمم کے اسلام کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں یہ صاحب بہت اچھے شاعر تھے۔ بالخصوص ان کے وہ مرثیے لاجواب ہیں جو انہوں نے اپنے بھائی کی موت پر کہے تھے۔

(۱) ہم سالہا سال اپنے قبیلے جذیمہ میں دو مخلص ندیموں کی طرح اکٹھے رہے، یہاں تک کہ لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ یہ کبھی جدا نہیں ہوں گے۔

(۲) باوجود اس طول طویل قرب کے جب ہم دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے تو اب یوں معلوم ہوتا ہے گویا میں اور مالک ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے۔

کہتے ہیں مالک کی جدائی میں انہوں نے اتنے آنسو بہائے تھے کہ آنکھیں بے نور ہو گئی تھیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۶۰۔ حضرت مثعبؓ سلمی

حضرت مثعبؓ سلمی۔ ابوعمر المحاربی کہتا ہے ابونعیم انہیں منسوب نہیں کرتا۔ حضرمی اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعث بن ابوالشعثاء نے ان سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتا تھا۔ صحابہ کرام میں بعض رمضان کے روزے رکھتے تھے لیکن کوئی شخص بھی دوسرے سے تعرض نہیں کرتا تھا جناب مشعب کا نام حمزہ تھا حضورؐ نے بدل کر مشعب رکھ دیا۔ ابونصر نے ان کا پورا نام ابوصالح حمزہ بن عمرو الاسلمی لکھا ہے۔ ابوحاتم رازی کے قول کے مطابق ان کا نام مشعب تھا یا لقب مشعب تھا۔

۴۶۶۱۔ حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ

حضرت مثنیٰؓ بن حارثہ بن سلمہ بن ضمضم بن سعد بن مرہ بن ذہل بن شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ربعی شیبانی: یہ صاحب اپنے قبیلے کے وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ۹ ہجری میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں خالد بن ولید سے پہلے عراق پر حملہ کرنے کے لئے انہیں روانہ کیا۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے خلیفہ اور مسلمانوں کو ایران پر چڑھائی کے لئے اکسایا اور بتایا کہ یہ کام بالکل آسان ہے۔ یہ صحابی بڑے بہادر، دلیر، جید الفکر، اور صائب الرائے تھے۔ ایرانیوں کے خلاف لڑائیوں میں انہوں نے بڑے مصائب اور تکالیف برداشت کیں۔

جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مختار الثقفی کے والد ابوعبید بن مسعود الثقفی کو مثنیٰ بن حارثہ کی مدد کو روانہ کیا۔ دونوں لشکروں نے جمع ہو کر قس ناطف کے مقام پر ایرانیوں پر حملہ کر دیا۔ جس میں ابوعبید شہید ہو گئے اور مثنیٰ بن حارثہ زخمی ہو گئے اور جنگ قادسیہ سے پہلے اسی زخم سے فوت ہو گئے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کی بیوہ سلمیٰ بنت جعفر سے سعد بن ابی وقاص نے نکاح کر لیا تھا۔ اسی خاتون نے قادسیہ میں ایرانیوں کو حملہ کرتے دیکھا تو عربوں کے انداز میں اپنے مرحوم شوہر کو آواز دی: وامثنیاہ! (افسوس کہ مسلمانوں میں آج دوسرا مثنیٰ موجود نہیں ہے) جناب سعد نے سنا تو خاتون کو تھپڑ لگایا اور پوچھا تم نے یہ فقرہ مجھے غیرت دلانے کے لئے استعمال کیا ہے یا مجھے میری بزدلی کا طعنہ دے رہی ہو۔ چنانچہ اغیرۃ و جبنا عربوں میں ضرب المثل بن گیا۔

جناب مثنیٰ بن حارثہ نے ایرانیوں پر تابڑ توڑ اتنے حملے کیے کہ ہر طرف ان کی بہادری کی دھاک بندھ گئی حضرت ابوبکر نے دریافت کیا یہ شخص جس کے کارناموں کی خبریں ہم تک پہنچ رہی ہیں کون ہے؟ ہم اس کے حسب نسب سے ناواقف ہیں۔ قیس بن عاصم نے گزارش کی۔ اے خلیفۃ الرسول! یہ شخص نہ تو گمنام ہے اور نہ مجہول النسب نہ اس کے اہل قبیلہ تھوڑے ہیں اور نہ اس کی مار دھاڑ میں کمی ہے۔ یہ شخص مثنیٰ بن حارثہ شیبانی ہے۔

جب وہ خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جناب خلیفہ سے گزارش کی۔ آپ مجھے میرے قبیلے کا امیر بنا کر بھیج دیں میں ایرانیوں سے لڑوں گا اور میرے اہل قبیلہ اس علاقے کے مخالفین کا قلع قمع کر کے رکھ دیں گے۔ خلیفہ نے ان کی گزارش کو پذیرائی بخشی اور جناب مثنیٰ نے حملوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ پھر انہوں نے اپنے بھائی مسعود بن حارثہ کو طلب کمک کے لئے خلیفہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے خالد بن ولید کو مدد کے لئے روانہ کیا۔ خود جناب خالد کو ایرانیوں سے دو دو ہاتھ کرنے کی زبردست خواہش تھی۔

جب رسول اللہ قبائل کی طرف متوجہ ہوئے شیبان آیا۔ معروف بن عمرو اور مثنیٰ بن حارثہ سے بھی ملاقات ہو گئی۔ پس آپؐ نے انہیں دعا دی اس کا ذکر ہم "معروف" میں کریں گے ان شاء اللہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب میم وجیم

۴۶۶۲۔ حضرت مجاشعؓ بن مسعود

حضرت مجاشعؓ بن مسعود بن ثعلبہ بن وہب بن عائذ بن ربیعہ بن یربوع بن سمال بن عوف بن امراء القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور السلمی: انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابوعثمان النہدی اور کلیب بن شہاب اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔ یہ اپنے بھائی مجالد سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے اور جنگ جمل کے موقعہ پر بصرے میں لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی قتل ہو گئے تھے۔ صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ حکیم بن جبلہ نے عبداللہ بن زبیر کو قتل کر دیا۔ مجاشع ابن زبیر کے ساتھ تھے۔ انہوں نے حکیم بن جبلہ کو قتل کیا اور یوں مجاشع بھی قتل کر دیئے گئے۔ یہ قول ہے خلیفہ بن خیاط کا۔ باقی لوگوں کی رائے ہے کہ مجاشع اس جنگ میں قتل ہوئے جہاں حضرت علیؓ طلحہ اور ابن زبیر موجود تھے۔ ہم اس واقعہ کو تفصیل سے الکامل فی التاریخ میں بیان کر چکے ہیں اور جناب مجاشع حضرت عمر کے دورِ خلافت میں اس لشکر کے کماندار تھے جس نے توج کے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور پھر اسے فتح کر لیا تھا۔

ہمیں ابویاسر نے بروایت عبداللہ بن احمد بتایا کہ اس نے اپنے باپ سے سنا کہ ہم سے ابوالنضر نے اس سے ابومعاویہ نے اس سے شیبان نے اس سے یحییٰ بن ابوکثیر نے اس سے یحییٰ بن اسحاق نے اس سے مجاشع بن مسعود نے بیان کیا کہ میں اپنے بھتیجے کو لے کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کو حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا چونکہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہو گئی ہے اس لئے اب بیعت اسلام پر ہو گی۔ اسے تینوں نے تخریج کیا ہے۔

۴۶۶۳۔ حضرت مجاشعؓ بن سلیم

حضرت مجاشعؓ بن سلیم۔ ابوموسیٰ کا قول ہے کہ عسکری (یعنی علی) نے مجاشع بن مسعود اور مجاشع بن سلیم میں تفریق کی ہے حالانکہ دونوں ایک ہیں اور وہ ہے مجاشع بن مسعود از بنو سلیم۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۶۴۔ حضرت مجاعہؓ بن مرارہ بن سلمی

حضرت مجاعہؓ بن مرارہ بن سلمی۔ اور ایک روایت میں ابن سلیم بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ بن لجیم بن صعب بن علی بن بکر بن وائل حنفی یمامی مذکور ہے۔ جناب مجاعہ اور ان کے والد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور اکرمؐ نے انہیں عودہ، عوانہ اور الجبیل کے علاقے بطور جاگیر عطا کئے اور فرمان لکھ دیا۔ مجاعہ بنو حنیفہ کے رؤسا میں سے تھے۔ تحریک ارتداد میں جناب خالد بن ولید سے کچھ واقعات مذکور ہیں جن کا ذکر ہم نے اپنی کتاب الکامل فی التاریخ میں کیا ہے۔ جناب خالد کے ساتھ ایک واقعہ یوں ہے کہ مجاعہ خالد بن ولید کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے مسیلمہ کے آدمیوں کو دیکھا کہ انہوں نے تلواریں نیاموں سے باہر نکالی ہوئی ہیں۔ مجاعہ سے مخاطب ہو کر کہا "مجاعہ! یہ بزدل تیری قوم کے ہیں" "نہیں یہ یمانیہ قبیلے کے لوگ ہیں۔ میرے لوگ تو ایسے ہیں کہ تو ان کی پشت کو نرم نہیں کر سکے گا جب تک تو اسے چیز نہ دے" "کیا تو اپنے قبیلے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شدت سے محبت کرتا ہے" ہاں یہ درست ہے کیونکہ وہ اولاد آدم میں سے میرا دست و بازو ہیں۔

ہمیں عبدالوہاب بن علی الامین نے بذریعہ اس نے اسناد کے جو ابوداؤد سلیمان بن اشعث تک جاتا ہے بتایا کہ ہمیں محمد بن عیسیٰ نے اسے عنبہ بن عبدالواحد القرشی نے اسے رجیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے اسے ہلال بن سراج بن مجاعہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا مجاعہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی "یارسول اللہ میرے بھائی کو بنوذہل کی شاخ بنوسدوس نے قتل کر دیا ہے اس لئے مجھے اس کا خون بہا دیا جائے حضور اکرم نے فرمایا میں کافروں کا خون بہا نہیں دیا کرتا لیکن بہرحال میں تیری امداد کروں گا۔ حضور نے انہیں ایک فرمان لکھ دیا کہ بنوذہل کے مال غنیمت سے جو خمس نکالا جائے، اس میں سے سو اونٹ مجاعہ کو دے دیئے جائیں۔

مجاعہ سے ان کے بیٹے سراج کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ان کی نسبت سلمی کی وجہ سے یہ ہے کہ ان کے دادا کا نام سلیم تھا۔ اس کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۶۶۵۔ حضرت مجالدؓ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن البکاء

حضرت مجالدؓ بن ثور بن معاویہ بن عبادہ بن البکاء۔ (اس کا نام ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تھا) ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے کاہل نے روایت کی ہے یہ صحابی اور ان کا بھتیجا بشیر بن معاویہ حضور کے دربار میں حاضر ہوئے انہیں حضور اکرم نے سورۃ یٰسین، الحمد رب العالمین اور معوذات ثلاثہ پڑھائیں۔ نیز یہ بھی بتایا کہ ہر کام کی ابتدا بسم اللہ سے کی جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے تخریج کی ہے۔

۴۶۶۶۔ حضرت مجالدؓ والد ابی عثمہ

حضرت مجالدؓ۔ ابوعثمہ بجیمی کے والد تھے۔ بجیم کے تذکرے میں ہم ان کے بارے میں پھر لکھیں گے۔

۴۶۶۷۔ حضرت مجالدؓ بن مسعود السلمی

حضرت مجالدؓ بن مسعود السلمی۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی مجاشع کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔ مجالد کی کنیت ابومعبد تھی۔ بصرے میں سکونت تھی۔ انہوں نے فتح مکہ کے بعد اپنے بھائی کے اسلام لانے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ ابوعثمان ہندی نے روایت کی کہ جناب مجاشع انہیں حضورؐ کی خدمت میں بیعت علی الہجرۃ کے لئے لے گئے تھے۔ لیکن آپ نے ان کی درخواست مسترد کر دی تھی اور بیعت علی الاسلام والجہاد منظور فرمائی تھی۔

ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ مجالد جنگ جمل میں شہید ہو گئے تھے لیکن جناب مجاشع کے بارے میں کچھ نہیں بتایا، حالانکہ اس جنگ میں ان کا قتل یقینی امر ہے۔ ان دونوں بھائیوں سے ابوعثمان کی روایت میں کوئی استبعاد نہیں۔ کیونکہ دونوں اکٹھے حضور اکرمؐ کے پاس آئے تھے اور بصرے میں دونوں کی قبریں قریب قریب ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۵۔ حضرت مجدی الضمریؓ

حضرت مجدی الضمریؓ۔ یہ صحابی حضور اکرم کے ساتھ سات غزوات میں شریک رہے۔ ابوالمفرج بن عطی بن مجدی ضمری نے اپنے باپ سے اس نے اس کے دادا سے روایت کی کہ ہم حضور کے ساتھ غزوۂ مریسیع اور غزوہ بنوالمصطلق میں شریک تھے۔ ان جنگوں میں کچھ عورتیں بطور جنگی قیدی ہمارے ہاتھ آئیں۔ ہم نے گزارش کی، یارسول اللہ! کیا ہمیں عزل کی اجازت ہے فرمایا ''کرلو اگر تمہاری مرضی ہے تو۔ خدا نے جو روح پیدا کی ہے وہ قیامت تک باقی رہے گی'' تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم کی کتابوں میں اسی طرح مذکورہ ہے لیکن میرے خیال میں غزوۂ مریسیع اور غزوۂ مصطلق کے درمیان واو نہیں بلکہ او ہے، کیونکہ ایک ہی غزوے کے دو نام ہیں اور راوی نے بر بنائے شک دونوں نام لکھ دئے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۶۶۔ حضرت مجدیؓ بن قیس الاشعری

حضرت مجدیؓ بن قیس الاشعری۔ ان کا نسب ہم ان کے بھائی ابوموسیٰ کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کے بھائی ابو رہم کے ترجمے میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر پر غسانی کا یہ استدراک ہے۔

۴۶۷۔ حضرت مجذرؓ بن زیاد

حضرت مجذرؓ بن زیاد۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ بن زیاد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ خاندانی لحاظ سے بلوی ہیں، اور وہ انصار کے حلیف تھے۔ یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں سوید بن صامت کو قتل کیا تھا اور جنگ بعاث کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ بعد میں مسلمان ہو گئے اور غزوہ احد میں شہادت پائی۔

ہمیں ابوالبختری بن ہشام بن خالد بن اسد بن عبدالعزی قرشی نے ابوجعفر سے اس نے یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ اس سے یزید بن رومان نے اس نے عروہ بن زبیر سے، اس نے ابن شہاب، محمد بن یحییٰ بن حبان اور عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابوبکر وغیرہ سے غزوۂ بدر کے بارے میں بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر میدان جنگ میں تمہارا آمنا سامنا ابوالبختری سے ہو جائے تو اسے قتل نہ کرنا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ شخص مکے کے ان لوگوں میں سے تھا جس نے حضور کو قیام مکہ کے دوران میں نہ تو کوئی تکلیف دی اور نہ آپ کے بارے میں کبھی زبان درازی سے کام لیا۔ نیز یہ شخص ان لوگوں میں سے تھا۔ جس نے اس رسوائے زمانہ تحریر کو، جس کی وجہ سے بنوہاشم کو تین برس شعب ابوطالب میں گزارنا پڑے تھے، متروک العمل بنانے میں حصہ لیا تھا۔ اتفاقاً ابوالبختری اور مجذر بن زیاد البلوی کی ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے کہا ابوالبختری رسول کریم نے تمہارے قتل سے منع فرمادیا ہے'' اس نے پوچھا، میرے ساتھی (ردیف) کے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا۔ جناب مجذر نے کہا اسے تو ہم امان نہیں دے سکتے۔ اس پر ابوالبختری نے کہا کیا میں یہ گوارا کر سکتا ہوں کہ مکے کی عورتیں کہیں کہ بختری نے اپنی جان بچالی اور رفیق کو مروا دیا چنانچہ دونوں مقابلے پر تیار ہو گئے۔ مقابلے میں ابوالبختری مارا گیا۔ جناب مجذر نے حضور کی خدمت میں سارا واقع بیان کیا کہ ابوالبختری نے خود مجھے مجبور کر دیا کہ میں اس سے مقابلہ کروں۔ چنانچہ وہ مارا گیا۔

جناب مجذر غزوۂ احد میں حارث بن سوید بن صامت کے ہاتھوں مارے گئے، حالانکہ قاتل نے بظاہر اسلام قبول کیا ہوا تھا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تاک میں تھا کہ موقع پا کر مجذر کو قتل کر دے غزوۂ احد میں جب قریش نے مڑ کر مسلمانوں پر حملہ کیا تو حارث نے پیچھے سے وار کر کے مجذر کو قتل کر دیا اور بھاگ کر مکے چلا گیا بعد از فتح مکہ اس نے پھر اسلام قبول کر لیا لیکن حضور اکرمؐ نے اسے مجذر کے قصاص میں قتل کرا دیا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔ اس مقابلے کے دوران میں ابوالبختری یہ شعر پڑھتا رہا: ہر دوست اپنے دوست کی حفاظت کرتا ہے تا آنکہ مر جائے یا دوست کے بچاؤ کی کوئی سبیل نکالے۔

۴۶۷۱۔ حضرت مجزأةؓ بن ثور

حضرت مجزأةؓ بن ثور بن عفیر بن زہیر بن کعب بن عمرو بن سدوس السدوسی: حضرت عمر کے عہدِ خلافت میں قتل ہوئے۔ امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن ثابت نہیں اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے روایت کی ہے۔ یہ صاحب منجوف بن ثور کے بھائی تھے۔ انہوں نے ایرانیوں کے خلاف جنگ میں زبردست حصہ لیا۔ فتح تستر کے موقع پر ایک سوایرانی قتل ہوئے تھے۔ جب ہرمزان گرفتار ہوا اور حضرت عمر کے پاس لایا گیا تو حضرت عمر نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ کسی نے کہا کہ میں نے اسے امان دی ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ میں اس شخص کو کیسے پناہ دے سکتا ہوں جس نے مجزأة بن ثور اور براء بن مالک کو قتل کیا ہے۔ ہرمزان مسلمان ہو گیا اور حضرت عمر سے جان بچا لے گیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے تخریج کی ہے۔

۴۶۷۲۔ حضرت مجزز المدلجی القائفؓ

حضرت مجزز المدلجی القائفؓ۔ ان کا پورا نسب، مجزز بن اعور بن جعدہ بن معاذ بن عتوارہ بن عمرو بن مدلج الکنانی المدلجی ہے۔ انہیں مجزز اس لئے کہتے ہیں کہ وہ جب بھی جنگی قیدی بنائے گئے ماتھے کو زخمی کر لیا۔ ہمیں ابراہیم کے علاوہ اور کئی آدمیوں نے بروایت ابوعیسیٰ ترمذی بتایا کہ ہمیں قتادہ نے اس نے لیث سے اس نے ابن شہاب سے اس نے عروہ سے اس نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ میرے یہاں تشریف لائے اور فرطِ مسرت سے آپ کا چہرہ مبارک تمتما رہا تھا۔ فرمایا عائشہ! دیکھ آج عجیب واقعہ پیش آیا آج مجزز نے اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ کو ایسی حالت میں دیکھا کہ ان کے چہرے ڈھانپے ہوئے تھے اور پاؤں ننگے تھے کہنے لگا ان پاؤں کا آپس میں رشتہ ہے۔ ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عرورہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں اس کا اضافہ کیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا آپ نے نہیں دیکھا کہ مجزز کا گزر زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر ہوا ان کے سر ڈھانپے ہوئے تھے اور پاؤں ننگے تھے اور کہنے لگا کہ ان پاؤں کا آپس میں رشتہ ہے۔ ابوعمر اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۳۔ حضرت مجمعؓ بن جاریہ

حضرت مجمعؓ بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی پھر بنی عمرو بن عوف: یہ مدنی تھے اور ان کا باپ ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے مسجدِ ضرار بنائی تھی۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ مجمع نوجوان تھا جس نے رسول اللہؐ کے زمانے میں جمع قرآن کے کام میں حصہ لیا تھا مگر ان کا والد منافق تھا اور مجمع مسجد ضرار میں امامت کرتے تھے بعد میں حضور ﷺ نے اس کا مسجد کو جلوا دیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے کسی نے خلیفہ سے درخواست کی کہ جناب مجمع کو مسجد میں امامت کی اجازت دی جائے۔ حضرت عمر نے انکار کر دیا کیونکہ وہ مسجد ضرار میں امامت کر چکے تھے۔ جناب مجمع نے قسم کھائی کہ انہیں اس قضیہ کی ہوا تک نہ لگی تھی۔ چنانچہ اجازت مل گئی۔

ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے زمانے میں قرآن سوائے ایک آدھ سورت کے جمع کر رکھا تھا ہمیں ابوالفرج بن ابوالرجاء نے اسے ابوعلی بن حسن بن احمد نے بتایا کہ جناب مجمع قرآن کی قرأت کرتے اور میں بیٹھا سنا کرتا۔

ہمیں احمد بن عبداللہ نے بتایا کہ ہم سے عبداللہ بن جعفر الجابری نے اور اسے محمد بن احمد بن مثنی نے اور اسے جعفر بن عون نے اسے زکریا بن ابی زائدہ نے اور اسے عامر نے بتایا کہ حضور اکرم کے زمانے میں چھ آدمیوں نے قرآن جمع کیا تھا اور وہ سب انصار تھے۔ معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب، ابوالدرداء اسعد بن عبید اور ابوزید۔ جب حضور اکرمؐ نے انتقال فرمایا تو جناب مجمع کے پاس صرف ایک دو سورتیں رہ گئی تھیں۔

ان سے ان کے بھتیجے عبدالرحمان بن یزید بن جاریہ اور یعقوب بن مجمع اور عکرمہ بن سلمہ نے بتایا کہ اسے اسماعیل بن علی وغیرہ نے بتایا کہ انہیں قتیبہ نے' اسے لیث نے' اسے شہاب زہری نے، اسے عبداللہ بن ثعلبہ نے، اسے عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ نے بتایا کہ اس نے اپنے چچا مجمع بن جاریہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ حضرت مسیحؑ دجال کو لد کے دروازے پر قتل کریں گے۔ ابن عیینہ عقیل اور ابن عجلان نے زہری سے اس نے عبداللہ بن عبیداللہ سے روایت کی۔ نسائی کا قول ہے کہ لیث اور اس کے تابعین کی روایت زیادہ درست ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۴۔ حضرت مجمعؓ بن یزید بن جاریہ

حضرت مجمعؓ بن یزید بن جاریہ۔ وہ عبدالرحمٰن کے بھائی ہیں۔ ابن مندہ لکھتا ہے کہ میرے نزدیک دونوں مجمع ایک ہی آدمی ہے۔ ان سے عکرمہ بن سلمہ بن ربیعہ نے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنے ہمسائے کے مکان کی دیوار میں میخ ٹھونکنا چاہے تو اسے نہ روکا جائے۔ ابوعمر کہتا ہے کہ مجمع بن یزید بن جاریہ میرا بھتیجا ہے جسے حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی اور آپ سے مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

ایک روایت میں ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ یہ حدیث یا تو عمر نے حضور اکرمؐ سے سنی یا حضرت ابوہریرہ نے امام بخاری کی رائے میں مجمع بن یزید، عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ کا بھائی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے مکی بن ابراہیم سے اس نے عبدالملک بن جریج سے اس نے عمرو بن دینار سے بیان کیا کہ اسے ہشام بن یحیٰی نے بتایا کہ اس عکرمہ بن سلمہ بن ربیعہ نے روایت کی کہ بنومغیرہ کے دو بھائی، مجمع بن یزید بن جاریہ الانصاری سے ملے۔ انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی ہمسائے کی دیوار لکڑی ٹھونکنے لگے تو منع نہ کیا جائے اس پر اس نے کہا میرے بھائی! تم نے قسم کھا کر خود ہی اپنے خلاف فیصلہ دے دیا۔ اس لئے آپ اپنا ستون میری دیوار سے پرے ہٹا لیں۔ چنانچہ انہوں نے ستون ہٹا لیا۔ اور اس نے اپنی لکڑی ستون میں ٹھونک دی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب میم وحا

۴۶۷۵۔ حضرت محارب رضی اللہ عنہ بن مزیدہ

حضرت محارب رضی اللہ عنہ بن مزیدہ بن مالک بن ہمام بن معاویہ بن شبابہ بن عامر بن حطمہ بن محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس العبدی: باپ بیٹا حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلیا، یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۴۶۷۶۔ حضرت محتفز رضی اللہ عنہ بن اوس المزنی

حضرت محتفز رضی اللہ عنہ بن اوس المزنی۔ انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی اور ان کی اولاد نے ان سے روایت کی ہے۔ حاکم ابواحمد عسکری عبداللہ نے تاریخ خراسان میں اس کا ذکر کیا ہے۔ احمد بن حسین نیشاپوری نے اس کی روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۷۔ حضرت محجن رضی اللہ عنہ بن ادرع الاسلمی

حضرت محجن رضی اللہ عنہ بن ادرع الاسلمی۔ یہ صحابی اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر کی اولاد سے ہیں۔ قدیم الاسلام مسلمان ہیں۔ ابواحمد عسکری کے بقول وہ سلمی ہیں لیکن ایک روایت کے مطابق اسلمی ہیں۔ انہی کے بارے میں حضور اکرم نے ایک دفعہ فرمایا تھا "تم تیراندازی کرو اور میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں۔ بصرے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنی مسجد کی حدود بندی کی تھی۔ طویل عمر پائی تھی۔ ان سے حنظلہ بن علی اور رجاء بن ابی رجاء نے روایت کی ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد نے ابوداؤد طیالسی سے اس نے ابوعوانہ سے اس نے ابوبشر سے اس نے عبداللہ بن شقیق سے اس نے رجاء جاہلی سے روایت کی کہ ایک دفعہ محجن نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد تک لے گیا۔ وہاں مسجد کے دروازے پر بریدہ اسلمی بیٹھا ہوا تھا اور مسجد میں سکبہ نامی ایک شخص طویل نماز پڑھ رہا تھا اور بریدہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔ بریدہ نے محجن سے مزاحاً کہا کیا تم ایسی نماز پڑھنا نہیں چاہتے محجن نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کہنے لگے ایک دفعہ حضور اکرمؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد کو لے چلے وہاں ایک شخص رکوع وسجود میں مصروف تھا۔ حضور اکرم نے پوچھا یہ کون ہے۔ محجن نے بتایا یہ فلاں آدمی ہے اور انہوں نے اس کی تعریف وتوصیف میں کافی مبالغہ کیا۔ حضور نے فرمایا: تم اس کی باتوں پر دھیان مت دو، ورنہ تمہیں تباہ کر دے گا۔ جب حضور حجرے کے پاس پہنچے تو ان کا ہاتھ چھوڑ دیا فرمایا دین کی بہترین صورت یہ ہے کہ اس کی آسانی کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیا جائے یعنی دین میں آسانی پیدا کی جائے۔ بعدہٗ جناب محجن بصرے سے مدینہ میں آ گئے اور امیر معاویہ کے آخری عہد میں فوت ہوئے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۷۸۔ حضرت محجن رضی اللہ عنہ بن ابی محجن الدیلی

حضرت محجن رضی اللہ عنہ بن ابی محجن الدیلی۔ ان کا تعلق بنودیل بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ سے تھا۔ مدنی تھے اور کنیت ابوبسر تھی۔ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بیٹے بسر نے روایت کی ہے ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض بسر اور بعض بشر کہتے ہیں۔ یہ ثوری کا قول احمد بن صالح مصری کہتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت سے ان کے نام کے بارے میں پوچھا بعض لوگوں نے ثوری کی طرح بتایا۔ ابن ماکولا نے بسر بیان کیا۔

بسر نے اپنے والد محجن سے روایت کی۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہمیں فتیان بن احمد بن محمد بن جوہری نے قعنبی اس نے مالک سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے بسر بن محجن سے اس نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ وہ حضور اکرمؐ کی ل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نماز کے لئے اذان ہوئی۔ حضور اٹھے نماز ادا کی اور پھر واپس آ گئے۔ آپ نے جناب محجن سے پوچھا نے نماز کیوں نہ پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو اانہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں گھر میں ادا کر آیا تھا۔ حضور نے فرمایا اگر پھر کبھی صورت پیش آئے تو نماز جماعت میں شریک ہو جایا کرو۔ تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۶۷۔ حضرت محدوجؓ بن زید الہذی

حضرت محدوجؓ بن زید الہذی۔ ان کی صحابیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضور سے انہوں نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ ت کے دن اول از ہمہ مجھے طلب کیا جائے گا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۔ حضرت محرزؓ بن حارثہ

حضرت محرزؓ بن حارثہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف: انہیں عتاب بن اسید نے ایک بار مکے میں اپنا جانشین بنایا تھا۔ بعد وہ حضرت عمر کے عہد خلافت میں پھر سے ایک دفعہ مکے کے حاکم بنائے گئے، پھر خلیفہ نے انہیں معزول کر کے قنفذ بن عمیر التیمی ان کی جگہ مقرر کر دیا۔ جناب محرز جنگ جمل میں مارے گئے تھے۔ ان کا شمار اہل مکہ میں ہوتا ہے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۔ حضرت محرزؓ بن زہیر الاسلمی مدنی

حضرت محرزؓ بن زہیر الاسلمی مدنی۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت میسر آئی۔ ان کی حدیث کبیر بن زید نے ام ولد محرز سے اس نے ز سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ خاموشی عالم کی زینت ہے۔ ان کی بیٹی نے اس سے روایت کی کہ میرے ابا اکثر کہا تے تھے۔ اللہ میں جھوٹوں کے زمانے سے پناہ مانگتا ہوں۔ بیٹی نے پوچھا ابا وہ کیسا زمانہ ہوگا؟ باپ نے جواب دیا اس زمانے جھوٹ الم نشرح ہو چکا ہوگا۔ پھر ایک آدمی ان میں آ شریک ہوگا لیکن جب موضوع پر زیر بحث آئے گا تو وہ بھی اپنی ٹانگ اڑا گناہ میں شریک ہو جائے گا تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے اور بیان کیا ہے کہ ابو نعیم نے بھی اس حدیث کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابن مندہ کو اس باب وہم ہوا ہے اور اس نے ان کی ولدیت ابن زہیر لکھی ہے۔ جعفر نے ابن زہیر اور ابن زہر کو دو مختلف آدمی قرار دیا ہے۔ امام اری نے اپنی تاریخ میں محرز بن زہیر لکھا ایک روایت میں ابن زہر بھی ہے لیکن زہیر درست ہے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے ابن مندہ کی طرح زہیر لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۸۲۔ حضرت محرزؓ بن عامر

حضرت محرزؓ بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار خزرجی ونجاری انصاری: غزوۂ بدر میں موجود تھے لیکن جس دن حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد کی طرف کوچ فرمانا تھا اس صبح کو وہ فوت ہو گئے۔ حضور نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا جو فی الحقیقت شریکِ جنگ ہوئے تھے۔ یہ لاولد تھے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا نام ح اور ز سے لکھا ہے۔ دار قطنی کا خیال بھی یہی ہے۔ ابن ماکولا نے ''محرز'' لکھا ہے اور ان کو بنوعمرو بن عوف کے خاندان سے شمار کیا ہے لیکن یہ غلط ہے۔ کیونکہ ابوجعفر نے یونس سے ان سے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام کے سلسلے میں جو غزوۂ بدر میں موجود تھے انصار سے بنوعدی بن نجار نے محرز بن عامر بن مالک کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح سلمہ نے ابن اسحاق اور عبدالملک بن ہشام سے اس نے بکائی سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور اسی طرح موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے۔ اگر اس کے علاوہ اور روایت صحیح بھی ہو جب بھی اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۶۸۳۔ حضرت محرزؓ بن قتادہ بن مسلمہ

حضرت محرزؓ بن قتادہ بن مسلمہ۔ یہ صاحب بنوحنیفہ کو (حضور اکرم کی وفات کے بعد جب ارتداد کی لہر اٹھی تھی) اسلام پر قائم رہنے اور ارتداد سے بچنے کی تاکید کرتے تھے۔ انہوں نے اس سلسلے میں عمدہ عمدہ اشعار کہے ہیں۔

۴۶۸۴۔ حضرت محرز القصابؓ

حضرت محرز القصابؓ۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ امام بخاری نے ان کا تذکرہ موسیٰ بن اسماعیل سے، اس نے اسحاق بن عثمان سے، اس نے اپنی دادی ام موسیٰ سے سنا کہ ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ مسلمانوں کے لئے جانور ذبح کرنے کی اجازت صرف اسے دی جائے گی، جسے سورۂ فاتحہ آتی ہے اور سوائے جناب محرز کے اور کسی کو سورۂ فاتحہ نہیں آتی تھی۔ اس لئے یہ خدمت ان سے لی جاتی تھی۔ یہ بنوعدی کے آزاد کردہ غلام تھے اور زمانہ جاہلیت میں جنگی قیدی رہے تھے۔ ابوعمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۵۔ حضرت محرزؓ بن نضلہ

حضرت محرزؓ بن نضلہ بن عبداللہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ الاسدی: ان کی کنیت ابونضلہ تھی اور اخرم الاسدی کے عرف سے جانے جاتے۔ بنوعبدالشمس کے حلیف تھے اور بنوعبدالاشہل انہیں اپنا حلیف بتاتے تھے۔ ابن اسحاق لکھتا ہے کہ مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ آ رہے تھے اور بنودودان بھی اسلام لا چکے تھے چنانچہ اس قبیلہ کے تمام مرد اور عورتیں ہجرت کر کے مدینہ میں آ گئے اور انہی میں محرز بن نضلہ بھی تھے۔ انہوں نے غزوۂ بدر، احد اور خندق میں شرکت کی اور غزوۂ ذی قرد میں بھی حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ انہیں مسعدہ بن حکم نے قتل کیا۔ اس وقت ان کی عمر ۳۷ یا ۳۸ برس تھی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا نام محرز بن وہب لکھا ہے اور ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے۔ بنوعبدشمس کے حلیفوں میں سے تھے ہمیں عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ بدر کے شرکاء میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بنوعبدالشمس اور بنواسد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزیمہ کے حلیفوں میں سے تھے۔ ان کی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۶۸۶۔ حضرت محرز رضی اللہ عنہ

حضرت محرز رضی اللہ عنہ ۔ یہ غیر منسوب ہیں۔ ابراہیم بن محمد بن ثابت جو بنو عبدالدار کا بھائی ہے اس نے عکرمہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ ایک رات کو محرز میرے پاس آیا۔ ہم نے اسے رات کے کھانے کی دعوت دی۔ محرز پوچھنے لگا آپ کے پاس مسواک ہے۔ میں نے پوچھا تمہیں اس وقت مسواک کی ضرورت کیوں پیش آ گئی ہے۔ اس نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ کا یہ زندگی بھر معمول رہا ہے۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۷۔ حضرت محرش الکعبی رضی اللہ عنہ

حضرت محرش الکعبی رضی اللہ عنہ ۔ ابن ماکولا نے حرف اول پر پیش (ضمہ) اور حرف ثالث را کو مشدد کر کے کسرہ پڑھا ہے۔ ابو عمر نے بہ کسر میم و سکون حا بیان کیا ہے۔ علی بن مدینی آخر الذکر کو درست کہتا ہے۔ ابو عمر نے اسماعیل بن امیہ سے اس نے مزاحم سے اس نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد بن اسید سے اس نے محرش الکعبی سے روایت کی کہ ایک رات کو حضور اکرم ﷺ جعرانہ سے نکلے اور پھر اس نے حدیث نقل کی۔ ابن المدائنی کہتا ہے کہ مزاحم سے مراد مزاحم بن ابی مزاحم ہے اس سے ابن جریج وغیرہ نے روایت کی ہے اور اس سے مراد مزاحم بن زفر نہیں ہے۔

ابو حفص الفلاس کا بیان ہے کہ میں مکہ کے ایک شیخ کو جس کا نام سالم تھا ملا اور منیٰ تک اس سے ایک اونٹ کرائے پر لیا۔ اس نے مجھ سے یہ حدیث سنانے کی خواہش کی کہنے لگا محرش بن عبداللہ میرا دادا تھا۔ پھر اس وہ حدیث بیان کی اور نیز بتایا کہ کس طرح حضور اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے۔ میں نے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی' کہا مجھ سے میرے باپ اور اہل خانہ نے بیان کی۔

اکثر اہل حدیث نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: محرش بن سوید بن عبداللہ بن مرہ الخزاعی الکعبی۔ ان کا شمار اہل مکہ میں ہوتا ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ اکرم نے جعرانہ سے عمرے کا ارادہ کیا۔ پھر آپ دوسری صبح کو مکہ میں پائے گئے۔ گویا کہ آپ نے رات وہیں بسر کی تھی۔ میں نے حضور کی پیٹھ دیکھی گویا چاندی کا ٹکڑا تھی۔ ہم سے کئی آدمیوں نے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کی' اس نے بندار سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے ابن جریج سے اس نے مزاحم سے اس نے عبدالعزیز عبداللہ سے اس نے مکحول سے اس نے محرش الکعبی سے یہ روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات کو جعرانہ سے عمرہ کرنے کے ارادے سے نکلے۔ مکے میں تشریف لائے اور عمرہ ادا کیا۔ پھر راتوں رات وہاں سے روانہ ہو کر صبح کو ایسے وقت جعرانہ پہنچ گئے گویا آپ نے رات وہیں بسر کی تھی دوسرے دن آپ بوقت زوال وادی سرف سے روانہ ہو کر جامع الطریق تک آئے۔ اسی وجہ سے لوگوں کو حضور اکرم ﷺ کے عمرے کا علم نہ ہو سکا۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۸۔ حضرت محسن رضی اللہ عنہ بن علی

حضرت محسن رضی اللہ عنہ بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب قرشی ہاشمی: آپ جناب فاطمہ کے صاحبزادے تھے۔ ہمیں ابو احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالوہاب بن ابی منصور الامین نے ابوالفضل محمد بن ناصر سے، اس نے ابوطاہر بن ابی الصقر الانباری سے اس نے ابوالبرکات بن لطیف الفراء سے اس نے حسن بن رشیق سے اس نے ابوالبشر الدولابی سے اس نے محمد بن عوف الطائی سے اس نے ابونعیم اور عبداللہ بن موسیٰ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے اسرائیل نے اس سے ابواسحاق نے اس سے ہانی بن ہانی نے اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب امام حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا۔ حضور تشریف لائے فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ۔ پوچھا کیا نام رکھا میں نے عرض کیا حرب فرمایا: نہیں یہ حسن ہے۔ یہی صورت جناب حسین کی پیدائش کے وقت پیش آئی۔ میں نے نام حرب بتایا تو آپ نے حسین تجویز کیا۔ تیسری دفعہ محسن پیدا ہوئے تو میں نے حرب ہی نام رکھا تھا۔ حضور نے محسن رکھ دیا۔ پھر فرمایا میں نے ان بچوں کے نام حضرت ہارون کے بچوں کے نام پر شبر، شبیر، اور مبشر رکھ دئے ہیں۔ کئی راویوں نے ابو اسحاق سے اس طرح نقل کیا ہے۔ سالم بن ابی الجعدہ نے حضرت علی سے روایت کی ہے، لیکن محسن کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح ابو الخلیل نے سلمان سے ذکر کیا ہے۔ محسن بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۸۹۔ حضرت مِحصن الانصاری ؓ

حضرت محصن الانصاری ؓ۔ یہ جعفر کا قول ہے اور اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابی شمیلۃ الانصاری سے جو اہل قبا سے تھا، اس نے سلمہ بن محصن الانصاری سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص صبح کو اپنی جماعت میں امن وامان میں بیدار ہو اور اس کا جسم بہ خیر وعافیت ہو اور اس دن کے کھانے کا معقول بندوبست ہو یوں سمجھے گویا تمام دنیا اسے عطا کر دی گئی ہے جعفر نے اسی طرح روایت کی ہے اور اس کا ترجمہ بیان کیا ہے۔ راویوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ سلمہ بن عبداللہ محصن نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کئی راویوں نے اس روایت کو مروان سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ہم اس کا ذکر عبیداللہ کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ ہمیں یحیٰی بن محمود نے اجازۃً بن ابی عاصم سے اس نے کثیر بن عبیداللہ الحذاء سے اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبدالرحمان بن شمیلۃ الانصاری سے اس نے سلمہ بن عبیداللہ بن محصن الانصاری سے اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مندرجہ بالا روایت کے مطابق حدیث ارشاد فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۰۔ حضرت محصن ؓ بن وحوح الانصاری الاوسی

حضرت محصن ؓ بن وحوح الانصاری الاوسی۔ یہ صاحب اپنے بھائی حصین کے ساتھ قادسیہ کی جنگ میں شہید ہوئے۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں بیان کریں گے دونوں بھائی لاولد مرے۔ ابن الکلبی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۶۹۱۔ حضرت محلم ؓ بن جثامہ

حضرت محلم ؓ بن جثامہ۔ ان کا نام یزید بن قیس بن ربیعہ بن عبداللہ بن یعمر الشداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ الکنانی اللیثی ہے۔ ان کے بھائی کا نام صعب بن جثامہ تھا۔ ہمیں عبداللہ نے یونس سے اس نے ابن اسحاق سے، اس نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے اس نے قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے اس نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ ہمیں رسول اکرمؐ نے چشمہ اضم کی طرف روانہ فرمایا۔ میرے ساتھ ابوقتادہ اور محلم بن جثامہ کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب ہم وادی میں داخل ہوئے تو ہمارے پاس سے شتر سوار عامر بن اضبط الاشجعی گزرا اور ہمیں مسلمانوں کی طرح السلام علیکم کہا۔ ہم رک گئے لیکن محلم بن جثامہ نے اسے قتل کر کے اس کے اونٹ اور ساز و سامان پر قبضہ کر لیا۔ کیونکہ ان میں سے پہلے سے عداوت آ رہی تھی۔ واپسی پر ہم نے حضور اکرمؐ سے یہ واقعہ بیان کیا تو قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔ یاایھا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا (اے ایمان والوں جب تم اللہ کی راہ میں چلو پھر تو سوچ سمجھ سے کام لو، اور جو شخص تمہیں سلام کہے اسے یہ مت کہو کہ تم مومن نہیں ہو) طبری لکھتا ہے کہ محلم بن جثامہ نے حضور اکرمؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی اور جب اسے دفن کیا گیا تو زمین نے اسے باہر اگل دیا۔ پھر لاش کو دو پہاڑیوں کے درمیان پھینک کر اوپر پتھر ڈال دیئے گئے۔ حضور نے فرمایا معمولاً تو زمین برے سے برے آدمی کو بھی اندر سمو لیتی ہے لیکن اس شخص نے (بد نیتی سے) ایک مسلمان کو قتل کیا تھا چنانچہ اللہ نے اپنا ناپسندیدگی کا اظہار بایں انداز فرمایا۔

ابو عمر لکھتا ہے کہ یہ شخص محلم بن جثامہ نہیں تھا کیونکہ وہ تو آخری عمر میں حمص میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور ابن الزبیر کے عہد خلافت ہوئے۔ اس آیت کے شان نزول کے بارے میں علماء میں بڑا اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے یہ مقداد کے بارے میں نازل ہوئی کوئی کہتا ہے اسامہ کے بارے میں بعض کی رائے میں اس سے مراد غالب اللیثی ہیں۔ بعض نے کہا کہ اس کا نزول ایک دستہ فوج کے بارے میں ہوا تھا۔ مگر ان اقوال کے قائلوں کا نام کسی نے نہیں بتایا۔ بعض نے اور اور بھی کئی لوگوں کے نام لئے ہیں اور اس قتل کو قتل خطا لکھا ہے، ہم مکیتل کے ترجمے میں پھر محلم کا ذکر کریں گے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۱۔ حضرت محمدؓ بن ابی بن کعب

حضرت محمدؓ بن ابی بن کعب۔ ہم ان کا نسب ان کے والد ابو معاذ کے ترجمے بیان کر آئے ہیں۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے اپنے والد اور حضرت عمر سے روایت کی۔ خود ان سے حضرمی بن لاحق اور بشیر بن سعید نے روایت کی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۶۹۳۔ حضرت محمدؓ بن احیحہ بن جلاح

حضرت محمدؓ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن حجبا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری الاوسی: انہیں صحابہ میں شمار کیا گیا ہے عبدان کا قول ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ سب سے پہلے اس شخص کا نام محمد رکھا گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ صاحب ان لوگوں میں سے نہیں جن کا محمد بن عدی کی حدیث میں ذکر ہے کہ جب لوگوں کے کانوں میں یہ بات پڑی کہ عنقریب جس نبی کا ظہور متوقع ہے ان کا نام نامی محمد ہوگا تو لوگوں نے اپنے بچوں کا نام محمد رکھنا شروع کر دیا۔ ان میں محمد بن سفیان بن مجاشع، محمد بن براء، محمد بن احیحہ، محمد بن حمران بن مالک جعفی، محمد بن خزاعی بن علقمہ بن محارب بن مرہ بن فالج محمد بن عدی بن ربیعہ بن جشم بن سعد شامل ہیں۔ اس کی تخریج ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کی ہے۔

لیکن مجھے اس پر یہ اعتراض ہے کہ یہ سب لوگ حضور اکرمؐ سے بہ حیثیت زمانہ سابق ہیں۔ انہیں اس نام کا کیسے علم ہو گیا تھا۔ مثلاً احیحہ بن جلاح نے عبدالمطلب کی ماں سے نکاح کیا تھا اور اس خاتون کا نام سلمٰی بنت عمرو تھا۔ پس جو شخص والدہ عبدالمطلب کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہر ہوا اور پھر عبدالمطلب نے لمبی عمر پائی تھی۔ اس کا بیٹا حضور اکرم کا معاصر کیسے ہو سکتا ہے۔ مزید براں ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ حضور اکرمؐ کے اصحاب میں شامل تھے اور غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ایسا معلوم ہوتا کہ اس نے منذر اور عقبہ کا ذکر نہ کر کے غلطی کی ہے۔

۴۶۹۴۔ حضرت محمدؓ بن اسلم بن بجرۃ الانصاری

حضرت محمدؓ بن اسلم بن بجرۃ الانصاری۔ بنو حارث بن خزرج کے بھائی تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا اور ان کے والد کو حضور کی صحبت میسر آئی۔ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس نے محمد بن اسلم بن بجرۃ الانصاری سے جو بنو حارث بن خزرج کا بھائی تھا اور کافی بوڑھا ہو چکا تھا روایت کی کہ وہ جب بھی شہر میں آتا اور بازار میں خرید و فروخت کر چکتا اور واپس گھر کو لوٹتا اور چادر اتار کر رکھتا تو اسے یاد آ جاتا کہ اس نے مسجد نبوی میں دو رکعت نماز ادا نہیں کی، تو اسے اس فروگزاشت پر افسوس ہوتا، کیونکہ رسول حضورؐ نے فرمایا تھا جو شخص اس شہر (مدینہ) میں وارد ہو، اسے چاہئے کہ میری مسجد میں دو رکعت ادا کرے۔ چنانچہ وہ پھر گھر سے لوٹ کر مدینۃ النبی میں آتا۔ دو رکعت نماز ادا کرتا اور واپس چلا جاتا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابو عمر کا قول ہے کہ محمد بن اسلم کی حدیث مرسل ہے۔ اس نے نہ تو حدیث نقل کی اور نہ نسب ہی بیان کیا۔ اس لئے پتہ نہیں چلا کہ یہ وہی آدمی ہے یا کوئی اور۔

۴۶۹۵۔ حضرت محمد بن اسماعیل الانصاریؓ

حضرت محمد بن اسماعیل الانصاریؓ۔ محمد بن ابی حمید نے محمد بن المنکدر سے اس نے محمد بن اسماعیل انصاری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے۔ اس کے بعد راوی نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ کا قول ہے کہ اسے اسماعیل بن ثابت بن قیس بن شماس نے دیکھا۔ ابو نعیم کا قول ہے کہ یہ خیال غلط ہے کیونکہ اسماعیل کا ثابت کی اولاد ہونا ثابت نہیں ہے۔ بلکہ اصل میں محمد بن ثابت ہے اور اسماعیل اور یوسف اس کے بیٹے تھے اور ابو نعیم نے محمد بن ابی حمید سے اس نے اسماعیل انصاری سے اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے سنا ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی یا رسول اللہ! مجھے مختصر سی نصیحت فرمایئے۔ حضور نے فرمایا جو کچھ لوگوں کے پاس دیکھے اس سے اپنی توقعات منقطع کر لے اور طمع کو پاس بھی نہ آنے دے۔ کیونکہ یہ دائمی فقر ہے۔ بہ قول ابو نعیم اس اسماعیل سے مراد اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس ہے۔ بعض راویوں کو اس روایت میں اشتباہ پڑ گیا ہے، چنانچہ انہوں نے محمد بن حمید اور محمد بن اسماعیل کے درمیان محمد بن المنکدر کا اضافہ کر دیا ہے اور اس میں عجیب بات یہ ہے کہ ابن مندہ نے اپنے ترجمہ کی بنیاد ان لوگوں پر رکھی جن کا نام محمد تھا اور تخریج حدیث کرتے وقت روایت بایں انداز بیان کی ہے: محمد بن اسماعیل نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادے سے روایت کی اگر یہ روایت صحیح ہے تو ترجمہ میں محمد بن اسماعیل کا ذکر غلط ہے۔ اگر وہ اسماعیل بن محمد عن ابیہ کہتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۹۶۔ حضرت محمدؓ بن اسودؓ بن خلف

حضرت محمد بن اسودؓ بن خلف بن اسعد بن بیاضہ بن بسیع بن خلف بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعۃ الخزاعی اور وہ طلحہ الطلحات بن عبداللہ بن خلف کا عم زاد تھا۔ اس کا نسب شباب العصفری بن خیاط نے بیان کیا اور رسول اکرمؐ سے یہ حدیث نقل کی کہ ہر اونٹ کے کوہان پر شیطان ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہی روایت کی ہے۔

۴۶۹۷۔ حضرت محمدؓ بن اشعث بن قیس الکندی

حضرت محمدؓ بن اشعث بن قیس الکندی۔ ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمہ میں بیان کر چکے ہیں۔ یہ حضورؐ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ان سے ابو منصور بن مکارم بن سعد المودب نے ابوزکریا بن ایاس الازدی سے روایت کی کہ ہم سے محمد بن احمد بن ابوالمثنی نے ان سے سعید بن سلیمان نے، ان سے خالد بن عبداللہ نے ان سے حصین نے ان سے عمرو بن قیس نے ان سے محمد بن اشعث نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور نے ایک دفعہ یہود کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ قوم ہم سے جمعے کے بارے میں حسد کرتی ہے، اسی طرح دربارۂ قبلہ بھی۔ ہم نے ان دونوں چیزوں کو پالیا اور یہ بد بخت نہ پا سکے۔

زبیر بن بکار نے محمد بن حسن سے روایت کی کہ ایسے لوگ جن کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تھی، وہ حسب ذیل تھے محمد بن طلحہ، محمد بن علی، محمد بن اشعث اور محمد بن سعد آخر الذکر کو ابن زبیر نے موصل کا امیر مقرر کیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابونعیم کا خیال ہے کہ حضور اکرم سے ان کی صحبت ثابت نہیں ہے۔

۴۶۹۸۔ حضرت محمدؓ بن انس بن فضالۃ الانصاری الظفری

حضرت محمدؓ بن انس بن فضالۃ الانصاری الظفری۔ اور ایک روایت میں ان کا نام محمد بن فضالہ بن انس ہے ان کے والد اور دادا دونوں کو حضور اکرم کی صحبت میسر آئی ادریس بن محمد بن یونس بن محمد بن انس بن فضالہ الظفری نے اپنے دادے یونس بن محمد سے اس نے اپنے باپ محمد بن انس سے روایت کی کہ میں ابھی چند ہفتوں کا تھا کہ حضور ہمارے گھر تشریف لائے اور مجھے آپ کے سامنے لایا گیا۔ حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی۔ نیز فرمایا کہ اس کا نام میرے نام پر رکھ دو، لیکن کنیت نہ رکھنا میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور کے ساتھ حج کیا تھا۔

اور عمرو بن ابی فروہ نے اپنے اہل خانہ کے عمر رسیدہ لوگوں سے روایت کی کہ انس بن فضالہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ انہیں محمد بن انس اٹھا کر حضور اکرم کے سامنے لائے۔ چنانچہ حضور نے عذق کا ٹیلہ انہیں بخش دیا جسے نہ ہبہ کیا جا سکتا اور نہ بیچا جا سکتا ہے۔ فضیل بن سلیمان نے، یونس بن محمد بن فضالہ سے روایت کی کہ خود رسول اللہؐ ان کے یہاں تشریف لائے تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابونعیم نے یہ ترجمہ محمد بن فضالہ کے لئے مخصوص کیا ہے۔ مگر ابن مندہ اور ابوعمر نے محمد بن انس بن فضالہ کے لئے اور دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶۹۹۔ حضرت محمد الانصاریؓ

حضرت محمد الانصاریؓ۔ ایک روایت میں الدوسی ہے: انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت حاصل ہوئی تھی اور ان کا ذکر حضرت انس کی حدیث میں ہے۔ حماد نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول کریم سے دریافت کیا یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی۔ اس وقت آپ کے پاس انصار کا ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جس کا نام محمد تھا حضور اکرم نے فرمایا اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے تک پہنچنے سے پہلے قیامت آجائے گی[1] اس حدیث کو حماد بن زید نے معبد بن ہلال سے اور اس نے حضرت انس سے روایت کی لیکن انہوں نے لڑکے کا نام نہیں لیا روایت ہے کہ اس کا نام سعد تھا۔ اسی روایت کو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی لیکن لڑکے کا نام نہیں لیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۰۔ حضرت محمد الانصاریؓ

حضرت محمد الانصاریؓ۔ سلام بن ابی الصہباء نے ثابت سے روایت کی کہ میں حج کو گیا اور ایک ایسے علاقے میں جا نکلا جہاں دو بھائی جن میں ایک کا نام محمد تھا، بیٹھے ہوئے تھے اور وسواس کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کر کے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے، لیکن ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے اس لئے استدراک کی کوئی ضرورت نہیں۔

۴۷۰۱۔ حضرت محمد بن ایاس البکیر کنانیؓ

حضرت محمد بن ایاس البکیر کنانیؓ۔ ہم اس کے نسب کا ذکر اس کے والد کے تذکرے میں کر آئے ہیں۔ انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسر تھی۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے، لیکن صحابیت کا انتساب درست نہیں۔

۴۷۰۲۔ حضرت محمد بن براء الکنانی اللیثیؓ

حضرت محمد بن براء الکنانی اللیثیؓ۔ بنو عتوارہ سے بھی تعلق تھا۔ ان کا نام جاہلیت ہی میں محمد رکھا گیا تھا، اسی طرح محمد بن سفیان کا بھی جیسا کہ ہم محمد بن احیحہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۰۳۔ حضرت محمد بن ابی برزہؓ

حضرت محمد بن ابی برزہؓ۔ ابراہیم بن سعد نے عبداللہ بن عامر سے اس نے ایک آدمی سے جس کا نام محمد بن ابی برزہ تھا سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ اسی طرح ابراہیم بن سعد نے عبداللہ سے اس نے محمد بن برزہ سے سنا، اور یہ سند صحیح تر ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

---

[1] حیرت ہے کہ ابن اثیر نے اسے حدیث کیسے جانا۔ اسے کون حضور سے منسوب کر سکتا ہے۔ مترجم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۰۴۔ حضرت محمد بن بشیر الانصاریؓ

حضرت محمد بن بشیر الانصاریؓ۔ ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتا ہے تو اس کا مال مکانوں کی تعمیر میں صرف کرا دیتا ہے۔

یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے اس وقت جب حضرت خالد بن ولید نے حیرہ کو فتح کیا خریم بن اوس الطائی کے حق میں شہادت دی تھی کہ حضور اکرم نے خریم کو شماء بنت نفیلہ عطا کی تھی جو خریم کو دے دی گئی۔ ہم اس واقعہ کو خریم کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اس کے گواہ محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشیر تھے۔ ایک اور روایت کے مطابق گواہ محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عمر تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۵۔ حضرت محمد بن ثابت بن قیس بن شماسؓ

حضرت محمد بن ثابت بن قیس بن شماسؓ۔ ان کے نسب کا ذکر ان کے والد کے ترجمے میں کیا جا چکا ہے۔ یہ صحابی حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے جب حضور کے سامنے لائے گئے تو آپ نے ان کا نام محمد رکھا اور انہیں کھجور کی گھٹی دی۔ انہوں نے مدینے ہی میں سکونت رکھی اور یزید بن معاویہ کے عہد میں ایام حرہ میں قتل کر دیے گئے۔

اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے والد ثابت بن قیس نے اس کی ماں جمیلہ بنت ابی سے علیحدگی اختیار کر لی اور اس وقت محمد اس کے پیٹ میں تھا۔ جب وضع حمل ہوا تو جمیلہ نے قسم کھائی کہ وہ ہرگز اسے دودھ نہیں پلائے گی۔ اس پر ثابت بچے کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر حضور اکرم کی خدمت میں لائے اور واقعہ بیان کیا۔ حضور نے فرمایا: اے میرے قریب لاؤ۔ چنانچہ میں بچے کو حضور کے قریب لے گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم نے بچے کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ محمد نام رکھا اور کھجور کی گھٹی دی فرمایا: اسے لے جاؤ اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۶۔ حضرت محمد بن جد بن قیسؓ

حضرت محمد بن جد بن قیسؓ۔ بقول ابن قداح فتح مکہ میں موجود تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۷۔ حضرت محمد بن جابر بن غرابؓ

حضرت محمد بن جابر بن غرابؓ۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۸۔ حضرت محمد بن جعفر بن ابی طالبؓ

حضرت محمد بن جعفر بن ابی طالبؓ۔ یہ صاحب حضرت جعفر طیار کے صاحبزادے تھے۔ ان کی پیدائش حضور اکرمؐ کے زمانے میں ہوئی۔ وہ حبشہ میں پیدا ہوئے اور جب مدینے میں آئے تو بچے تھے۔ جب حضور کو جنگ موتہ کے نتیجے میں حضرت جعفر کی شہادت کی خبر ملی تو آپ ان کے گھر تشریف لائے، فرمایا میرے بھائی کے بچوں کو میرے پاس لاؤ چنانچہ عبداللہ، محمد اور عون کو اٹھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ئے اور حضور نے انہیں اپنی رانوں پر بٹھالیا۔ دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ میں دنیا اور آخرت میں ان کا ولی ہوں۔ نیز فرمایا کہ محمد شکل وشباہت میں اپنے چچا ابوطالب سے ملتا جلتا ہے۔ یہ وہی محمد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی صاحبزادی ام کلثوم سے، حضرت عمر کی شہادت کے بعد نکاح کرلیا تھا۔ بقول واقدی جناب محمد کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ ایک روایت کے مطابق وہ بمقام تستر شہید ہوئے تھے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۰۹۔ حضرت محمد بن ابی جہمؓ

حضرت محمد بن ابی جہمؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی القرشی العدوی رسول اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور ایام حرہ میں بہ مقام مدینہ ۶۳ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

ابونعیم لکھتا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے اسے ابوعلی نے اسے ابونعیم نے اسے محمد بن احمد بن حسین نے اسے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اسے احمد بن عیسیٰ نے اسے عبداللہ بن وہب نے اسے ابن لہیعہ نے خالد بن یزید سے اس نے سعید بن ابی ہلال سے اس نے محمد بن ابی الجہم سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو اونٹ چرانے کے لئے ملازم رکھا۔ اتفاقاً ایک آدمی کا وہاں سے گزر ہوا اس نے دیکھا کہ اس نے اپنی شرمگاہ کو ننگا کیا ہوا تھا، حضور کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ جس شخص کو علی الاعلان خدا سے شرم نہیں آتی وہ اس سے علیحدگی میں کیونکر شرمائے گا اس لئے اس کی مزدوری ادا کر کے اسے فارغ کر دو۔

ابونعیم لکھتا ہے کہ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اقوالِ صحابہ میں اس کا ذکر کیا ہے لیکن میں اسے درست نہیں سمجھتا۔

اس کی ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۱۰۔ حضرت محمد بن حاطبؓ

حضرت محمد بن حاطبؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح القرشی الجمحی۔ یہ صاحب حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام ام جمیل فاطمہ بنت مجلل یا جویریہ تھا۔ ایک اور روایت کے مطابق اسماء بنت مجلل بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ عامر یہ نام تھا۔ بیوی نے اپنے شوہر حاطب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی اور وہاں محمد اور حارث اس کے دولڑکے پیدا ہوئے۔ محمد کی کنیت ابوالقاسم یا ابوابراہیم تھی اور یہ پہلے آدمی ہیں جن کا نام بعد از بعثت محمد رکھا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب اس کے باپ نے حبشہ کو ہجرت کی تو محمد چھوٹے سے لڑکے تھے۔

ہمیں ابویاسر نے بہ سند خود عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابراہیم بن ابوالعباس سے اور یونس بن محمد سے سنا انہیں عبدالرحمان بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب نے اپنی ماں کی زبانی بیان کیا کہ میں تجھے لئے حبشہ سے چلی اور مدینہ سے ایک آدھ دن کی مسافت کے فاصلے پر پڑاؤ کیا۔ میں نے تیرے لئے کھانے کو کچھ پکانا چاہا لیکن لکڑیاں ختم ہوگئیں اور میں ان کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ جب ہانڈی پک چکی اور میں نے اٹھائی تو تمہارے بازو پر گر پڑی مدینے پہنچی تو تجھے رسول اکرم کے پاس لے گئی۔ میں نے کہا! یارسول اللہ! یہ محمد بن حاطب ہے اور یہ پہلا بچہ ہے جو آپؐ کا ہم نام ہے۔ حضور نے تمہارے منہ میں آب دہن ڈالا اور سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر تمہارے لئے دعا فرمائی۔ پھر حضور نے اپنا لعاب دہن تمہارے ہاتھوں پر لگایا۔ حسب ذیل دعا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...:اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما اے انسانوں
...بیماری کو دور فرما تو شفا بخش کہ تو ہی شفا بخشنے والا ہے۔ تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا جو بیماری کو نہیں چھوڑتی۔ میں
...حضور کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی کہ تیرا ہاتھ بالکل تندرست ہو گیا۔
...مصعب کہتے ہیں کہ محمد بن حاطب کو اسماء بنت عمیس نے اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ دودھ پلایا تھا۔ چنانچہ وہ دونوں اس تعلق
...سے عمر بھر ساتھ ساتھ رہے۔ ان سے ابو بلج، سماک بن حرب اور ابو عوان الثقفی نے روایت کی ہے۔
ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے ہشیم سے، انہوں نے ابو بلج سے انہوں
...محمد بن حاطب سے بیان کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دف کی آواز حلال اور حرام میں مابہ الامتیاز ہے۔
ہشام بن کلبی نے بتایا کہ محمد بن حاطب حضرت علی کے ساتھ جمل، صفین اور نہروان کی جنگوں میں موجود رہے۔ ان کی وفات
...ل ابو عمر عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں مکہ میں ۷۴ھ میں واقع ہوئی۔ ایک روایت میں کوفہ کا ذکر ہے۔ ابو نعیم کہتا ہے
...انہوں نے کوفہ میں ۸۶ھ میں وفات پائی۔ ایک اور روایت کی رو سے ۷۴ھ میں مکے میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج
...ہے۔

۴۷۔ حضرت محمد بن حبیب المصریؓ

حضرت محمد بن حبیب المصریؓ۔ ایک روایت میں نصری آیا ہے، لیکن مصری درست ہے۔ ہمیں یحییٰ بن مسعود نے اذناً بہ سند
...ابن ابی عاصم سے اسے حوطی نے انہیں ابو المغیرہ نے انہیں ولید بن سلیمان ابی سائب نے انہیں یسر بن عبیداللہ نے بن محریز
...نے اسے عبداللہ بن سعدی نے اسے محمد بن حبیب نے بتایا حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تک کفار مارے جاتے رہیں گے یا جب تک
...کفار سے جنگیں ہوتی رہیں گی، ہجرت ختم نہیں ہوگی۔
اور حسان بن ضمری نے ابن سعدی سے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ ابن مندہ کہتا ہے کہ یہ اسناد درست ہے۔
کیونکہ محمد بن حبیب نہ تو شامیوں میں تھا نہ مصریوں میں، سوائے اس محمد بن حبیب کے جو ابورزین العقیلی سے روایت کرتا ہے۔
واللہ اعلم تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۲۔ حضرت محمد بن ابی حدردؓ

حضرت محمد بن ابی حدردؓ۔ بقول ابن مندہ ان کی روایت کردہ حدیث میں اختلاف ہے اور حضور اکرم سے ان کی رفاقت ثابت
نہیں اور ہم ان کا نسب ان کے والد کے ذکر میں بیان کر چکے ہیں۔ محمد بن اسماعیل نیشاپوری نے ان کے والد سے اس نے عبید بن
ہشام سے اس نے عبیداللہ بن عمرو سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے محمد بن ابی حدرد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت
میں اپنی شادی کے سلسلے میں طلب امداد کے لئے حاضر ہوئے، حضور نے دریافت فرمایا کہ تم نے کتنا مہر مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا
دوسو درہم، فرمایا اگر تم اسے بطحان سے اٹھا لاتے جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔ ثوری عبدالوہاب اور ابوضمرہ نے یحییٰ سے روایت
کی ہے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن ابراہیم نے ابو حدرد سے روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابوجعفر نے اپنے اسناد سے یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جعفر بن عبداللہ بن اسلم نے ابوحدرد سے روایت کی کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا مہر دوسو درہم مقرر کیا۔ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں طلب مدد کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اس کا مہر کتنا مقرر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا دوسو درہم۔ حضورؐ نے فرمایا اگر تم اسے کسی وادی سے پکڑتے، جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔ بعد ابی حدرد کے غزوۂ غابہ کا ذکر کیا۔ یہی اسناد درست ہے اور وہ روایت جو محمد بن ابی حدرد سے مروی ہے غلط ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۳۔ حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ

حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی ہاشمی: ان کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ حضور اکرم کے زمانے میں حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو العامریہ تھیں۔ یہ صاحب معاویہ بن ابوسفیان کے ماموں کے بیٹے تھے۔ جب ان کے والد ابوحذیفہ قتل ہو گئے تو حضرت عثمان نے محمد کو اپنی کفالت میں لے لیا جب وہ جوان ہوئے تو مصر چلے گئے۔

سوء اتفاق سے یہ نوجوان حضرت عثمان کا بدترین معاند ثابت ہوا۔ یہ شخص ان لوگوں میں پیش پیش تھا جو محاصرے کے بعد خلیفہ کے محل میں داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔ محمد بھاگ کر خلیل کو چلا گیا جو لبنان کا ایک پہاڑ ہے وہاں وہ پکڑا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

حاجی خلیفہ لکھتا ہے کہ محمد کو حضرت علی نے حاکم مقرر کیا تھا۔ پھر اسے معزول کر کے قیس بن سعد بن عبادہ کو حکومت دی تھی۔ پھر اسے بھی معزول کر دیا گیا۔ لیکن صحیح امر یہ ہے کہ جب حضرت عثمان قتل ہوئے تو ان دنوں محمد مصر میں تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے مصریوں کو حضرت عثمان کے خلاف اتنا اکسایا کہ وہ لوگ خلیفہ کے خلاف مدینے کی طرف چلے پڑے۔

جن دنوں یہ لوگ مدینے پر چڑھ دوڑے ان دنوں حاکم مصر از جانب حضرت عثمان عبداللہ بن سعد تھا۔ وہ بھی وہاں سے چلا گیا اور اپنی جگہ ایک خلیفہ مقرر کرتا گیا۔ اس پر محمد نے والی مصر پر جسے عبداللہ اپنا جانشین بنا گیا تھا حملہ کر کے اسے نکال دیا اور خود حاکم بن بیٹھا۔ جب حضرت عثمان شہید ہو گئے تو حضرت علی نے قیس بن سعد کو حاکم مصر مقرر کیا اور محمد کو معزول کر دیا۔

جب امیر معاویہ خلیفہ بنے تو محمد کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جہاں سے وہ بھاگ نکلا لیکن امیر معاویہ کے آزاد کردہ غلام رشدین نے پکڑ کر قتل کر دیا اور یوں ابوحذیفہ اور عتبہ کے بیٹے ولید کی اولاد کے بغیر باقی لوگ ختم ہو گئے۔ ولید کے خاندان کے کچھ لوگ شام میں موجود ہیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۴۔ حضرت محمد بن حزمؓ

حضرت محمد بن حزمؓ۔ یہ انصاری تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ قیامت کے دن خدا کے سامنے ستر امتیں پیش ہوں گی۔ ہم ان سب سے زیادہ معزز اور باوقار ہوں گے۔ ابونعیم لکھتا ہے کہ ابوالعباس ہروی نے اس صحابی کا ذکر ان لوگوں کے ذکر کے ساتھ کیا ہے جن کا نام محمد تھا۔ محمد بن حزم سے قتادہ نے جو تابعی ہیں روایت کی۔ جس صحابی کا نام محمد بن عمرو بن حزم ہے ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۱۵۔ حضرت محمد بن خطابؓ

حضرت محمد بن خطابؓ بن حارث بن معمر جمحی ۔ یہ صحابی محمد بن حاطب کے عم زاد تھے۔ ان کی پیدائش حبشہ میں ہوئی۔ بقول ابو عمرو اپنے عم زاد سے عمر میں بڑے تھے۔ اگر یہ درست ہے تو بلاشبہ وہ پہلے آدمی ہیں جن کا نام محمد رکھا گیا اور حبشہ سے لائے گئے تھے۔ ابو عمر نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۶۔ حضرت محمد بن حمید بن عبدالرحمٰن الغفاریؓ

حضرت محمد بن حمید بن عبدالرحمٰن الغفاریؓ۔ علی بن سعید العسکری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابن اسحاق نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اس نے اعرج سے اس نے حمید بن عبدالرحمٰن الغفاری سے روایت کی کہ میں ایک سفر میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ میں حضور اکرم کی نماز بہ نظر غائر ملاحظہ کروں گا چنانچہ آپ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی حضور نے اونٹنی کا پالان زمین پر بچھایا۔ اپنی بعض چھوٹی موٹی اشیاء احتیاط سے باندھیں۔ پھر رات کے چند گھنٹوں کے لئے سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ جاگ اٹھے۔ انگڑائی لی اور آسمان کو دیکھ کر آل عمران کی (ان فی خلق السموات) پانچ آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر مسواک لے کر دانت صاف کئے اور چار رکعت نماز ادا کی۔ اس طریقے سے کہ رکوع سجود اور قیام کم و بیش برابر تھے۔ پھر بیٹھ گئے اور آسمان کو دیکھ کر پھر مذکورہ بالا آیات تین مرتبہ تلاوت فرمائی۔ پھر رکوع کیا اور وتر کی نماز ادا کی۔ پھر آپ نے نماز ختم کر دی۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ بادل کو اٹھاتا ہے۔ پھر وہ اچھی طرح بولتا ہے اور اچھی طرح ہنستا ہے۔

اس کی روایت یحییٰ الحمانی نے محمد بن خالد سے اور ہیثم بن حمید نے ابراہیم بن سعد سے اس نے اپنے والد سے بیان کی۔ اس نے بیان کیا کہ ہم حمید بن عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مسجد نبوی میں بنو غفار کے ایک بزرگ سردار سے ہمیں شرف ملاقات ہوا۔ اس نے ہمیں حدیث سنائی۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۱۷۔ حضرت محمد بن حویطب القرشیؓ

حضرت محمد بن حویطب القرشیؓ۔ ان کی حدیث خصیف الجزری نے بیان کیا ہے، اس کی تخریج ابو عمر نے کی ہے۔

۴۷۱۸۔ حضرت محمد بن خثیم ابو یزید المحاربیؓ

حضرت محمد بن خثیم ابو یزید المحاربیؓ۔ بقول امام بخاری حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے عمار بن یاسر سے روایت کی ان سے محمد بن کعب القرظی نے روایت کی۔

یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اس نے یزید بن محمد بن خثیم سے اس نے محمد بن کعب القرظی سے اس نے محمد بن خثیم بن یزید سے اس نے عمار بن یاسر سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں حدیث بیان کی اور اس کو محمد بن سلمہ و بکر الاسواری نے محمد بن اسحاق سے اس نے محمد بن یزید بن خثیم سے روایت کی کہ محمد بن کعب نے اسے بتایا کہ تمہارے والد یزید بن خثیم نے یہ حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۱۹۔ حضرت محمد الدوسیؓ

حضرت محمد الدوسیؓ۔ بعض لوگ انہیں سعد الدوسی بھی کہتے ہیں حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہؐ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا ان کا ذکر محمد انصاری کے ضمن میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۰۔ حضرت محمد بن رافعؓ

حضرت محمد بن رافعؓ۔ عبدان نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن اس کی صحابیت کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ ہاں البتہ بعض محدثین نے انہیں صحابی گردانا ہے اور ان سے وہ حدیث منسوب کی ہے جو اسرائیل میں ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے اس نے اسحاق بن حکم سے اس نے محمد بن رافع سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک آدمی کو ایسی قوم کی طرف بھیجا جن کی کھجوروں میں پھل نہیں لگتا تھا۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۱۔ حضرت محمدؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی

حضرت محمد بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشمؓ۔ ان کی کنیت ابوحمزہ تھی اور عبدالمطلب بن ربیعہ کے بھائی تھے۔ روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا تھا۔ لیکن نہ اس کا کوئی ثبوت ملا ہے اور نہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے کوئی روایت ہی بیان کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۲۔ حضرت محمد بن رکانہؓ

حضرت محمد بن رکانہؓ۔ ابن منیع نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے، حالانکہ وہ تابعی ہیں۔ ابن مندہ نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۳۔ حضرت محمدؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت محمدؓ۔ حضور اکرمؐ کے مولی تھے۔ ان کا اصلی نام مانا ہیہ تھا۔ آپ نے محمد رکھ دیا۔ حاکم ابوعبداللہ نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو ترکِ وطن کر کے خراسان آ گئے تھے۔ عبداللہ بن محمد بن مقاتل بن محمد بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن محمد نے جو حضور اکرم کے مولیٰ تھے بیان کیا کہ مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ مقاتل بن محمد بن موسیٰ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ محمد کا نام مانا ہیہ تھا اور وہ ایک مجوسی تاجر تھا۔ انہوں نے حضور کا نام نامی سنا اور مرو سے بہ غرض تجارت روانہ ہوئے اور مدینہ میں آئے۔ اسلام لے آئے اور حضور اکرم نے ان کا نام محمد رکھا اور اپنا مولی (دوست، مقرب) قرار دیا۔ بعد از قبول اسلام وہ واپس چلے گئے ان کا مکان جامع مسجد کے آمنے سامنے تھا۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۴۔ حضرت محمد بن زہیر بن ابی جبلؓ

حضرت محمد بن زہیر بن ابی جبلؓ۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً بتایا کہ اسے حسن بن احمد نے اسے احمد بن عبداللہ نے اسے ابوعلی محمد بن احمد بن حسین نے اسے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اسے اس کے باپ نے اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن جعفر نے اسے شعبہ نے اس نے ابوعمران الجونی سے اس نے محمد بن زہیر بن ابی جبل سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا
۔جو شخص رات کو چھت پر ننگا سوئے مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔اسی طرح جو شخص طوفانی سمندر میں سفر کرے میں اس کے
ے میں بھی کوئی ذمہ داری نہیں لوں گا۔
ابونعیم لکھتا ہے کہ میرے خیال کے مطابق انہیں حضور اکرم کی صحبت میسر نہیں ہوئی۔اور ابوعمران الجونی کو کئی صحابہ سے ملاقات
کا موقع ملا۔انہیں خضارمہ گروہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ابن مندہ کہتا ہے کہ محمد بن زہیر مرسل ہے۔یعنی انہیں حضور اکرم کی صحبت
نصیب نہیں ہوئی۔ان سے وہیب بن ورد نے روایت کی اور شعبہ نے ابوعمران الجونی سے انہوں نے محمد بن زہیر بن ابی زہیر سے
مرسلا روایت کی۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۵۔حضرت محمد بن زید الانصاریؓ

حضرت محمد بن زید الانصاریؓ۔ان سے ابوحاتم الرازی نے تخریج کی عمرو بن قیس نے ابن ابی لیلیٰ سے اس نے عطا سے اس
نے محمد بن زید سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں شکار کا گوشت لایا گیا۔آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں
نے احرام باندھا ہوا ہے۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۶۔حضرت محمد بن سعد المجہولؓ

حضرت محمد بن سعد المجہولؓ۔ان سے خالد بن ابی خالد نے روایت کی ہے۔قاضی ابواحمد نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ان
کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے انہیں مرسل قرار دیا ہے۔خالد بن خالد نے روایت کی کہ میں نے سلعہ میں محمد بن سعد سے
بیعت کی۔انہوں نے کہا میرے قریب آؤ تاکہ میں چھوؤں۔کیونکہ حضور اکرم نے فرمایا چھونے میں برکت ہے۔یہ حدیث محمد بن
مسلمہ کے نام سے مشہور ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۷۔حضرت محمد بن سفیانؓ

حضرت محمد بن سفیانؓ بن مجاشع بن دارم التمیمی دارمی: ان کا ذکر محمد بن عدی بن ربیعہ اور محمد بن احیحہ بن جلاح وغیرہ کی حدیث
میں مذکور ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ابونعیم کہتا ہے کہ انہی ناموں کے بارے میں مجھ سے احمد بن اسحاق نے کہا کہ ہم سے
محمد بن سلیمان ہروی نے کتاب الدلائل میں بیان کیا کہ یہ لوگ جن کے نام ان کے بزرگوں نے حضور اکرم کی پیدائش سے پہلے محمد
رکھا تھا۔انہیں راہب نے آپؐ کی بعثت کے بارے میں اطلاع دی تھی وہ لوگ حسب ذیل ہیں۔محمد بن عدی بن ربیعہ، محمد بن
احیحہ، محمد بن حمران بن مالک الجعفی اور محمد بن خزاعی بن علقمہ۔اس کی تخریج ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔
میں محمد بن احیحہ کے ترجمے میں اس سلسلے میں کافی لکھ چکا ہوں۔مزید وضاحت کے لئے کہتا ہوں کہ محمد بن سفیان کی اولاد میں
سے جو لوگ حضور اکرم کے معاصر تھے اس (محمد بن سفیان) کے بعد کئی نسلیں شمار ہوتی ہیں۔مثلاً اقرع بن حابس اپنے قبیلے کا اسلام
لانے سے پہلے سردار اور مقدم تھا۔بعد میں مسلمان ہو گیا۔اس کا سلسلہ نسب یوں ہے: اقرع بن حابس بن عقال بن محمد بن سفیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر محمد بن سفیان کو صحابی مانا جائے تو ضرور ہے کہ اس کے بعد آنے والے لوگ اقرع تک عقال اور حابس بھی صحابی شمار ہوں گے۔ اسی غالب ابوالفرزدق کو (جس کا سلسلہ نسب غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد ہے اور جو حضور اکرمؐ کا معاصر تھا) بھی صحابی ماننا پڑے گا نیز اسی طرح کے اور کئی آدمیوں کو۔ اس لئے ہم محمد بن سفیان کو اور اس کے ہم عصر ان لوگوں کو جن کا نام محمد تھا صحابی نہیں کہہ سکتے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۲۸۔ حضرت محمدؓ بن ابی سفیان

حضرت محمدؓ بن ابی سفیان۔ ابونعیم کہتا ہے کہ بعض وہم پرستوں (غلط گو راویوں) نے محمد بن سفیان کو سعید بن زیادہ بن قائد بن زیاد بن ابی ہند الداری کو اس حدیث میں ذکر کیا ہے جس میں حضور اکرمؐ نے انہیں بیت جبرین' بیت عینون اور بیت ابراہیم سے جاگیریں عطا کیں اور اس فرمان پر خلفائے راشدین اور امیر معاویہ کے دستخط ہیں۔ بعض راویوں نے معاویہ بن ابی سفیان کو غلطی سے محمد بن ابی سفیان سمجھ لیا اور اسے صحابہ میں شمار کر دیا۔ حالانکہ اس نام کا کوئی صحابی نہیں تھا۔

۴۷۲۹۔ حضرت محمد بن ابی سلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ

حضرت محمد بن ابی سلمہ بن عبدالاسد المخزومیؓ۔ ان کی پیدائش حضور اکرم کے عہد میں ہوئی ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی اس کی تخریج کی ہے وہ کہتا ہے کہ ابن شاہین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے، بغوی کہتا ہے کہ میں نے بعض ایسی کتابیں دیکھی ہیں، جن میں ان راویوں کا ذکر ہے، جنہوں نے حضور سے سماع کیا یا آپ کے عہد میں پیدا ہوئے چنانچہ ان لوگوں میں سے کسی کا نام بھی اس فہرست میں شامل نہیں۔ لیکن محمد بن ابی سلمہ کے بارے میں یہ خیال درست نہیں کیونکہ یہ صاحب حضور اکرمؐ کے عہد میں فوت ہوئے۔ ان کی بیوہ ام سلمہ سے حضور نے نکاح کیا اور ان کی اولاد کو اپنے دامن تربیت میں لے لیا۔ ان وجوہ کی بنا پر ان سے بڑھ کر اور کسے درجہ صحابیت حاصل ہو سکتا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ ابوموسیٰ کو اس استدراک کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

۴۷۳۰۔ حضرت محمد ابوسلیمانؓ

حضرت محمد ابوسلیمانؓ۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ایک جماعت نے انہیں صحابہ میں شمار کیا لیکن یہ وہم ہے۔ عاصم بن سوید الانصاری نے (جن کا تعلق اہل قبا سے ہے) سلیمان بن محمد الکرمانی سے اس نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر وہ مسجد قبا کو نماز پڑھنے کے لئے گیا اسے اس عمل پر عمرے کا ثواب ملے گا۔

قاضی ابواحمد کہتا ہے کہ میرے خیال میں اس شخص کو حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہو سکی۔ ابونعیم نے اس اسناد کو بہ طریق ذیل بیان کیا ہے۔ محمد بن سلیمان الکرمانی نے اپنے باپ سے اس نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی۔ یہ روایت قتیبہ نے مجمع بن یعقوب سے اس نے محمد بن سلیمان سے بیان کی۔ اسے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اور حاتم بن اسماعیل نے مجمع بن یعقوب کی روایت کے مطابق بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۳۱۔ حضرت محمد بن سہلؓ

حضرت محمد بن سہیلؓ۔ ابوموسیٰ کہتا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ عثمان بن عمر نے شعبہ سے اس نے واقد بن محمد سے اس نے صفوان بن سلیم سے اس نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ یا سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تم کسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو تو اس کے قریب کھڑے ہو تا کہ شیطان تم میں اور تمہاری نماز میں حائل نہ ہوا سے معاذ بن معاذ اور یزید بن ہارون نے شعبہ سے اسی طرح روایت کیا۔ اسی طرح اسے ابن عیینہ نے صفوان سے اس نے نافع بن جبیر سے اس نے سہل سے بلا شبہ روایت کیا۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۲۔ حضرت محمد بن شرحبیل الانصاریؓ

حضرت محمد بن شرحبیل الانصاریؓ۔ ان کا تعلق بنو عبدالدار سے تھا۔ امام بخاری نے ان کا ذکر الواحدان میں کیا ہے اور حضور اکرمؐ سے ان کی صحبت ثابت نہیں۔ یزید بن قسیط، یزید بن نصیفہ اور محمد بن منکدر نے ان سے ایسی احادیث روایت کی ہیں جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ کے واسطے سے حضور اکرم سے سنیں۔

ابونعیم لکھتا ہے کہ صحیح نام محمود بن شرحبیل ہے اور ان سے عبداللہ بن موسی التیمی کی حدیث نقل کی ہے۔ اس نے منکدر بن محمد بن منکدر ہے۔ اس نے محمد بن منکدر سے اس نے محمد بن شرحبیل سے روایت کی کہ بنو عبدالدار کے ایک فرد نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن معاذ کی قبر سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی۔ اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔

محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابن المنکدر سے اس نے محمود بن شرحبیل سے روایت کی۔ ابومندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۳۔ حضرت محمد بن شریدؓ

حضرت محمد بن شریدؓ بن سوید الثقفی۔ محمد بن حسین بن مکرم نے محمد بن یحییٰ القطعی سے اس نے زیاد بن ربیع سے اس نے محمد بن عمرو سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ محمد بن شرید ایک کالی سی لونڈی کو ساتھ لیے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی "یا رسول اللہ! میری ماں نے ایک مومنہ لونڈی کی منت مانی تھیں میں آپ سے یہ دریافت کرنے حاضر ہوا ہوں آیا اس سے کام چل جائے گا؟" حضور نے اس پر لونڈی سے دریافت کیا تیرا رب کہاں ہے اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا، پھر پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا اللہ کے رسول۔ حضور نے محمد بن شرید سے مخاطب ہو کر فرمایا یہ مسلمان ہے اسے آزاد کر دو۔ ابن مندہ کی روایت بھی اسی کی طرح ہے۔

ابونعیم کہتا ہے کہ یہ شخص عمرو بن شرید ہے۔ اس نے اپنے اسناد کے ساتھ ابراہیم بن حرب العسکری سے اس نے محمد بن یحییٰ القطعی سے اس نے باسنادہ ابوہریرہ سے روایت کی کہ محمد بن شرید ایک سیاہ فام غلام کو لایا۔ باقی حسب سابق ہے لیکن شرید کی اولاد میں محمد نامی کوئی آدمی نہ تھا اور اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے شرید بن سوید سے روایت کی کہ میری ماں نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے ایک مسلمان لونڈی آزاد کی جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج کی ہے۔

۴۷۳۴۔ حضرت محمد بن صفوان الانصاریؓ

حضرت محمد بن صفوان الانصاریؓ۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ (۱) صفوان بن محمد (۲) عبداللہ بن صفوان (۳) خالد بن صفوان یہ کوفی تھے اور شعبی کے بغیر کسی اور نے ان سے روایت نہیں کی۔

ابو یاسر نے باسناد عبداللہ بن احمد سے، اس نے اپنے والد سے اس نے محمد بن جعفر سے اس نے شعبہ سے اس نے عاصم الاحول سے، اس نے شعبی سے اس نے محمد بن صفوان سے روایت کی کہ میں نے دو خرگوش شکار کئے اور مروہ پر ذبح کر کے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے ان کے کھانے کی اجازت دے دی۔

ابوالاحوص نے اسے عاصم سے اس نے شعبی سے اس نے محمد بن صفوان سے روایت کیا۔ ابوعوانہ نے یہ روایت عاصم سے اس نے شعبی سے بیان کی اور آگے محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد لکھا ہے۔ اسی طرح حصین نے شعبی سے اور آخر میں محمد بن صیفی تحریر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر کہتا ہے یہ دو آدمی ہیں محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی الانصاری جس کا ذکر آگے آئے گا اور اسے وہ درست خیال کرتا ہے۔ واقدی کی روایت کے مطابق ان کا نام ابومرحب محمد بن صفوان ہے۔ شعبی نے ان سے خوگوش کے بارے میں روایت کی ہے ان کی نسل آگے نہیں چلی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۵۔ حضرت محمد بن صیفیؓ

حضرت محمد بن صیفیؓ بن امیہ بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی: ان کی والدہ کا نام ہندہ بنت عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور ہندہ کی والدہ کا نام حضرت خدیجہ بنت خویلد تھا۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں اور نہ حضور اکرمؐ سے مصاحبت ہی ثابت ہے۔ یہ ابوعمر کی رائے ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا نام محمد بن صیفی المخزومی لکھا ہے۔ ابن شاہین کہتا ہے کہ یہ صحابی انصاری نہ تھے۔ ان کا سلسلہ نسب محمد بن صیفی بن امیہ بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن سلیمان کو سنا کہ وہ اپنی تصنیف کتاب المصابیح میں انہیں نسب قداح سے شمار کرتا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۶۔ حضرت محمد بن صیفی الانصاریؓ

حضرت محمد بن صیفی الانصاریؓ۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے بقول ابوعمر سوائے شعبی کے اور کسی نے کوئی حدیث روایت نہیں کی (شعبی کی روایت کردہ حدیث کا تعلق صوم عاشورہ سے ہے) ابن مندہ اور ابونعیم نے محمد بن سعد الواقدی سے روایت کی ہے کہ محمد بن صیفی اور محمد بن صفوان دو مختلف آدمی تھے۔ شعبی نے دونوں سے روایت کی ہے اور دونوں کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ابواحمد عسکری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: محمد بن صیفی بن حارث بن عبید بن عنان بن عامر بن خطمہ بعض اور لوگوں نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: محمد بن صفوان بن سہل اور بقول ان کے دونوں ایک ہیں۔ ابوحاتم نے دونوں میں یوں فرق کیا ہے کہ محمد بن صیفی مدنی ہیں اور محمد بن صفوان کوفی ہیں۔ اسی طرح بعض کہتے ہیں کہ محمد بن صیفی مخزومی تھے۔ ابن ابی خیثمہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے ہے کہ دونوں حضرات کا تعلق انصار سے ہے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ہیثم سے اس نے حصین سے اس نے شعبی سے اس نے محمد بن صیفی سے روایت کی کہ عاشورہ کے دن حضور اکرمؐ تشریف لائے اور حاضرین سے استفسار فرمایا کہ کیا تم نے آج کا روزہ رکھا ہے۔ بعض نے ہاں کہا اور بعض نے کہا نہ، حضور نے فرمایا جنہوں نے روزہ نہیں رکھا وہ اب سے کھانا پینا بند کر دیں۔ نیز حکم دیا کہ قرب و جوار کے لوگوں کو بتا دو۔ وہ آج کے دن کا روزہ اسی طریقے سے رکھ لیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۷۔ حضرت محمد بن ضمرہؓ

حضرت محمد بن ضمرہؓ بن اسود بن عباد بن غنم بن سواد۔ حضور اکرمؐ نے ان کا نام محمد رکھا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر موجود تھے۔ اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے۔

۴۷۳۸۔ حضرت محمد بن طلحہؓ

حضرت محمد بن طلحہؓ بن عبیداللہ القرشی التیمی۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان کے والد انہیں اٹھا کر حضور اکرم کی خدمت میں لے آئے۔ آپؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور محمد نام رکھا اور اپنی کنیت بھی عطا فرمائی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوسلیمان تھی۔ ان کی والدہ حمنہ بنت جحش تھیں۔ جو ام المومنین زینب کی ہمشیرہ تھیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور اکرم نے ان کی کنیت ابوسلیمان بھی رکھی تو جناب طلحہ نے گزارش کی یا رسول اللہ! ابوالقاسم کی اجازت فرما دیجئے ارشاد ہوا نہیں۔ میں نام اور کنیت جمع نہیں کرنا چاہتا۔ یہ ابوسلیمان ہے، لیکن پہلی روایت درست ہے۔

ابوراشد بن حفص الزہری کا بیان ہے کہ میں صحابہ کی اولاد میں سے چار ایسے آدمیوں کو جانتا ہوں جن کے نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تھی۔ محمد بن علی، محمد بن ابی بکر، محمد بن طلحہ اور محمد بن سعد بن ابی وقاص۔ محمد بن طلحہ کا لقب بوجہ کثرتِ عبادت سجاد پڑ گیا تھا۔ یہ صاحب اپنے والد سمیت جنگ جمل میں ۳۶ھ میں مارے گئے تھے۔ ہر چند ان کا رجحان حضرت علی کی طرف تھا، لیکن باپ کی پیروی میں حضرت عائشہ کے لشکر میں شامل ہو گئے تھے۔ جب حضرت علی نے انہیں مرے ہوئے دیکھا تو کہا یہ سجاد ہے جو اپنی پارسائی کے باوجود باپ کی وجہ سے مارا گیا۔ وہ جناب طلحہ کی اولاد میں سربرآوردہ تھے۔ حضرت علی نے اپنے لشکر کو تاکید فرما دی تھی کہ انہیں قتل نہ کیا جائے۔ جناب محمد حضرت علی کے خلاف بالکل لڑنا نہیں چاہتے تھے لیکن باپ کے حکم سے مجبوراً شریکِ قتال ہوئے۔ زرہ اتار کر پھینک دی اور اس کے اوپر کھڑے ہو گئے چنانچہ جب کوئی آدمی ان پر حملہ آور ہوتا تو اسے قرآن کی قسم دیتے۔ تا آنکہ ایک آدمی نے حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ پھر اس نے اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

۱۔ وہ درویش خدا پرست جو اللہ کے احکام پر سختی سے ڈٹا رہا کسی کو دکھ نہیں دیتا تھا اور جہاں تک آنکھوں کی بصارت کام کرتی تھی وہ مسلمان تھا۔

۲۔ میں نے نیزے سے اس کی زرہ کو پھاڑ دیا۔ چنانچہ وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اس کے سوا اس کا اور کوئی قصور نہ تھا کہ وہ حضرت علی کا تابع اور پیروکار نہ تھا اور جو شخص حق کا ساتھ نہ دے اس سے زیادتی ہو ہی جاتی ہے۔

۴۔ وہ مجھے حامیم کی قسم دیتا تھا اور میرا نیزہ تنا ہوا تھا۔ تو نے میدان جنگ میں آنے سے پہلے کیوں حامیم نہیں پڑھی تھی۔

کہتے ہیں کہ انہیں کعب بن مدلج نے جو بنو اسد بن خزیمہ سے متعلق تھا قتل کیا تھا۔ ایک روایت ہے کہ انہیں شداد بن معاویہ عبسی نے قتل کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا قاتل اشتر النخعی تھا۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ قاتل کا نام عصام بن مقشعر النصری تھا۔ ان کے علاوہ بعض اور آدمیوں کا نام بھی لیا گیا ہے۔

محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ جب ہم جمل کے دن لڑائی سے فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ امام حسنؓ عمار بن یاسر، صعصعہ بن صوحان، اشتر اور محمد بن ابوبکر مقتولوں میں گھوم پھر رہے تھے۔ حضرت حسن نے ایک مقتول کو منہ کے بل گرا دیکھا۔ حضرت حسن نے اسے سیدھا کیا تو انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ بخدا یہ قریش کی اولاد تھا۔ حضرت علی نے دریافت کیا، بیٹا! مقتول کون ہے۔ انہوں نے کہا محمد بن طلحہ حضرت علی نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ بخدا میں نے اسے ایک جوان صالح پایا۔ پھر جناب علی افسردہ اور پریشان خاطر ہو گئے۔ حضرت حسن نے کہا ابا جان! میں نے آپ کو ادھر آنے سے بارہا منع کیا تھا لیکن آپ فلاں فلاں آدمی کی باتوں میں آ گئے، بیٹا! اگر اس ناشدنی واقعہ نے ہونا تھا تو میں کیوں نہ آج سے بیس برس پہلے مر گیا۔

ابو یاسر بن ابی ہبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے بیان کیا۔ اس نے اپنے باپ سے اس سے عفان نے اس سے ابو عوانہ نے اس سے ہلال الوزان نے اس سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے بیان کیا کہ حضرت عمر نے ابن عبدالحمید کو جس کا نام محمد تھا، دیکھا کہ ایک شخص کا نام لے کر اسے برا بھلا کہہ رہا تھا اور بے تحاشا کوس رہا تھا۔ حضرت عمر نے اسے بلایا۔ اے فلاں! میں دیکھ رہا ہوں کہ تیری وجہ سے محمد کو برا بھلا کہا جا رہا ہے۔ بخدا جب تک تو زندہ ہے تجھے ہرگز اس نام سے مخاطب نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے نام بدل کر عبدالرحمان رکھ دیا۔ اس کے بعد جناب طلحہ کے خاندان کو طلب کیا۔ ان میں اس نام کے سات آدمی تھے۔ محمد بن طلحہ سب سے بڑا اور ان کا لیڈر تھا۔ حضرت عمر نے ان کا نام بدلنے کا ارادہ کیا۔ اس پر جناب محمد بن طلحہ نے کہا۔ امیر المومنین! میں خدا کا نام لے کر عرض کرتا ہوں کہ حضور نے میرا نام رکھا۔

اس پر حضرت نے کہا۔ اٹھو چلیں جس کا نام حضور اکرمؐ نے تجویز فرمایا اس میں کچھ نہیں کر سکتے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۳۹۔ حضرت محمد بن عاصمؓ

حضرت محمد بن عاصمؓ بن ثابت ابی الاقلح۔ ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آیا ہوں۔ وہ انصاری ہیں۔ ان کا ذکر اسی حدیث میں مذکور ہے، جو ان کے والد عاصم کے غزوۂ رجیع میں تیسرے سال ہجری میں شہادت کے بارے میں مروی ہے، جناب محمد کو مصاحبت کا شرف حاصل ہوا ہوگا۔ ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ بیعت رضوان کے موقعہ پر موجود تھے۔ نیز اس کے بعد تمام غزوات میں جو صلح حدیبیہ کے بعد وقوع پذیر ہوئے شامل رہے ابو موسیٰ نے ان کی تخریج کی ہے۔ اس لئے استدراک بلا وجہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۴۰۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن ابی بن سلول: یہ عبداللہ مجہول کے بھائی تھے حضور اکرمؐ سے انہیں صحبت میسر نہیں ہوئی جعفر بن عبداللہ سالمی نے ربیع بن بدر سے اس نے راشد الحمانی سے اس نے ثابت البنانی سے اس نے محمد بن عبداللہ بن ابی سے روایت کی کہ ہم رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا اے انصار! اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت کو بہ نظر تحسین دیکھا ہے۔ کیا تم بتاؤ گے کہ تم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم میں کچھ اہل کتاب بھی بود و باش رکھتے تھے۔ جب وہ بیت الخلاء سے واپس آتے تو پانی سے طہارت کیا کرتے۔ یہ حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے اور جعفر السالمی سے روایت کی گئی ہے، لیکن یہ غلط ہے اور درست اسناد حسب ذیل ہیں: محمد بن عبداللہ بن سلام۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۱۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن جحش الاسدی: ہم نے ان کا نسب ان کے والد کے ترجمہ میں بیان کیا ہے۔ یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے اور ان کی والدہ فاطمہ بنت ابی حتیس تھی اور کنیت ابوعبداللہ تھی انہوں نے اپنے والد اور دو چچاؤں کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ وہاں سے واپسی پر انہوں نے والد کے ساتھ ہجرت کی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ نیز انہوں نے حضور سے روایت بھی کی ہم نے اس کتاب میں ان کے چچا اور پھوپھیوں کا ذکر کیا ہے۔

جب عبداللہ بن جحش احد کی طرف روانہ ہوئے تو انہوں نے رسول اکرمؐ کو اپنے بیٹے محمد کا وصی مقرر کیا اور بیٹے کے لئے خیبر میں کچھ مال خریدا اور مدینہ کے بازار دقیق میں اس کے لئے ایک مکان بھی خریدا۔

واقدی لکھتا ہے کہ محمد کی پیدائش ہجرت سے پانچ سال پہلے ہوئی تھی اور محمد بن طلحہ بن عبیداللہ، محمد بن عبداللہ کی پھوپھی کا بیٹا تھا۔ کیونکہ محمد بن طلحہ کی والدہ جحش کی بیٹی تھی۔

ہمیں ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے یہ بات بتائی کہ مجھے میرے باپ نے اور اسے محمد بن بشر نے اسے محمد بن عمرو نے اور اسے ابوکثیر نے اسے محمد بن عبداللہ بن جحش نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا یارسول اللہ اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو مجھے کیا ملے گا فرمایا جنت۔ جب وہ چلے گئے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں جبریل نے بھی میرے کان میں کہا ہے کہ قرض کا حساب کتاب دینا ہوگا۔ اسکی تخریج تینوں نے کی ہے۔

۴۷۴۲۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن زید بن عبدربہ الانصاری: ان کی پیدائش حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ابن مندہ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۳۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن سلام بن حارث الاسرائیلی: آپ حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد سے تھے۔ انصار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حلیف تھے اور ان کے والد یہود کے جلیل القدر عالم تھے۔ مالک بن مغول سے روایت ہے کہ انہوں سیار ابی الحکم سے انہوں شہر بن حوشب سے انہوں نے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن سلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ ہمارے گھر آئے۔ فرمایا اللہ نے تمہاری طہارت کے بارے میں پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ کیا تم مجھے اس کے بارے میں بتاؤ گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں توریت میں پانی سے استنجا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گئے، چنانچہ ہم ان کا تذکرہ کر آئے ہیں۔ ان کے لڑکے کو حضور اکرم کی زیارت کا موقعہ ملا اور انہوں نے حضور سے روایت بھی کی۔ اس کی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۴۷۴۔ حضرت محمد بن عبداللہؓ

حضرت محمد بن عبداللہؓ بن عثمان: یہ محمد بن ابوبکر الصدیق ہیں۔ ان کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس تھا۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کی ولادت حجۃ الوداع کے موقعہ پر ذوالحلیفہ میں ذوالقعدہ کی ۲۵ تاریخ کو ہوئی۔ ان کی والدہ رفع حاجت کے لئے نکلی تھیں کہ وضع حمل ہو گیا۔ حضرت ابوبکر نے رسول کریم سے اس باب میں شرعی حکم دریافت کیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہانے کے بعد تہلیل و تسبیح کی اجازت ہے، لیکن جب تک وہ پاک نہ ہو، کعبے کا طواف نہ کرے۔

ابوالحرم مکی بن ریان بن شبۃ النحوی نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے اس نے عبدالرحمان بن قاسم سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی کہ میرے بطن سے محمد بن ابوبکر صحرا میں پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر سے حضور اکرم نے فرمایا کہ غسل کے بعد تہلیل و تسبیح پڑھ لیا کرے۔ حضرت عائشہ نے ان کی کنیت ابوالقاسم رکھی تھی اور جب بعد میں ان کو خدا نے بیٹا دیا تو اس کا نام قاسم رکھا گیا۔ حضرت عائشہ انہیں صحابہ کے زمانے میں اسی کنیت سے پکارتی تھیں اور کوئی مضائقہ نہیں تھا۔

حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اسماء سے نکاح کر لیا اور جعفر بن ابی طالب کی شہادت کے بعد ابوبکر نے ان سے شادی کر لی تھی۔ محمد حضرت علی کے ربیب ہو گئے اور جنگ جمل میں ان کے ساتھ تھے صفین کی جنگ میں بھی حضرت علی کے لشکر میں تھے۔ بعد میں وہ مصر کے والی مقرر ہوئے اور وہیں قتل ہو گئے یہ ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا تھا۔ جب انہیں قتل کرنے کے لئے ان کے محل میں داخل ہوئے تو خلیفہ نے کہا اگر تیرا باپ تجھے اس حالت میں دیکھتا تو اسے تیری اس حرکت پر رنج ہوتا۔ چنانچہ وہ علیحدہ ہو گئے اور محل سے باہر نکل گئے بعد میں جب وہ مصر کے والی تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد عمرو بن عاص نے مصر پر حملہ کیا تو محمد کو شکست ہوگئی اور بھاگ کر ایک غار میں پناہ لی۔ پکڑے گئے اور قتل کر دیئے گئے اور ان کی میت کو ایک مردہ گدھے کے پیٹ میں ڈال کر جلا دیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق انہیں معاویہ بن خدیج نے قتل کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن عاص نے انہیں بھوکا رکھ کر ہلاک کیا۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھائی کی وفات کا علم ہوا تو انہیں سخت دکھ ہوا۔ فرمایا میں مرحوم کو اپنا بھائی اور بیٹا سمجھتی تھی اور چونکہ انہیں آگ میں جلایا گیا تھا اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس واقعہ کے بعد کبھی بھی بھنا ہوا گوشت نہیں کھایا چونکہ مرحوم صاحب فضل اور عبادت گزار آدمی تھے [illegible] یحییٰ بن علی اور عبداللہ بن جعفر کے اخیافی بھائی تھے۔ تینوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۵۔ حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر الصدیق: ان کا نام عبداللہ بن عثمان تھا اور عرف ابوعتیق تھا۔ قریشی تھے بنو تیم سے۔ انہیں اور ان کے والد کو رسول کریمؐ کی صحبت میسر آئی۔ اسی طرح ان کے دادے ابوبکر صدیق اور پردادے ابوقحافہ کو بھی یہ اعزاز نصیب ہوا۔ اس لحاظ سے یہ خاندان منفرد ہے۔

۴۷۴۶۔ حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت محمدؓ بن عبدالرحمٰن۔ مولی رسول اللہؐ: محمد بن عبداللہ حضرمی نے المفاریدمیں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم انہیں غیر متصل قرار دیتا ہے۔ صفوان بن سلیم نے عبداللہ بن یزید سے جو اسود کا مولی ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن سے جو رسول کریمؐ کا مولی ہے روایت کی کہ جس شخص نے کسی عورت کی شرمگاہ کو ننگا کیا اس پر اس کا مہر واجب ہو گیا۔

ابوموسیٰ ابونعیم کی رائے کو غلط نہیں گردانتا۔ کیونکہ جو راوی درمیان میں رہ گیا ہے وہ ابن السلمانی ہے اور عبدان بن محمد بن عیسی المروزی نے اپنی کتاب معرفۃ الصحابہ میں اس کا ترجمہ لکھا ہے اور ان کی طرف سے یہ حدیث قتیبہ سے اس نے لیث سے اس نے عبیداللہ سے روایت کی ہے اور اس کے اسناد میں محمد بن ثوبان کا ذکر کیا ہے۔ عبدان لکھتا ہے مجھے اس کا علم تو نہیں آیا انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا یا نہیں۔ لیکن بعض حضرات کی مسانید میں ان کا نام دیکھا ہے۔ ابوموسیٰ کہتا ہے کہ یہ شخص محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان ہے، جو حضرت ابوہریرہ کے تابعین میں سے ہیں اور ان سے اجازۃً ابوموسیٰ نے قاضی ابوسہل بن عزیزہ سے اس نے عبدالوہاب بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے احمد بن محمد بن عباس سے اس نے بشر بن موسیٰ سے اس نے یحییٰ بن اسحاق سے۔ اس نے یحییٰ بن ایوب سے اس نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے اس نے صفوان بن سلیم سے، اس نے عبداللہ بن یزید مولی اسود بن سفیان سے، اس نے محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان سے جو رسول کریمؐ کے مولیٰ ہیں اسی طرح کی حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ لکھتا ہے کہ ہم نے محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان اور اس طرح کے اور کئی لوگوں کا ذکر اس لئے کیا ہے تاکہ معاملہ گڈمڈ نہ ہو جائے یعنی شبہات نہ اٹھ کھڑے ہوں اور یہ نہ سمجھ لیا جائے۔ چونکہ حفاظ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے، اس لئے یہ ضرور صحابی ہیں، لیکن ہم نے اس کا نام چھوڑ دیا اور صحابہ میں ان کا شمار نہیں کیا تاکہ ہم پر اس طرح اعتراض نہ کیا جائے۔ جیسا کہ ابوزکریا نے ان کے دادا کے بارے میں اعتراض کیا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۴۷۔ حضرت محمدؓ بن ابی عبس

حضرت محمدؓ بن ابی عبس بن جبر الانصاری: ابن منیع نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور ان کے والد سے حدیث کی روایت بھی کی ہے۔ ابن مندہ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷۴۸۔ حضرت محمدؓ بن عدی

حضرت محمدؓ بن عدی بن ربیعہ بن سعد بن سواءۃ بن جشم بن سعد: ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ عبدالملک بن ابی سویہ المنقری نے اپنے والد کے دادا خلیفہ سے (اور خلیفہ مسلم تھا) روایت کی ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ بن سعد بن سواءہ بن جشم بن سعد سے پوچھا کہ تیرے باپ نے تیرا نام محمد کیسے رکھا۔ اس پر وہ ہنسا اور کہنے لگا کہ مجھے میرے باپ عدی بن ربیعہ نے بتایا کہ وہ اور سفیان بن مجاشع، یزید بن ربیعہ بن کابنہ بن حرقوص بن مازن اور اسامہ بن مالک بن عنبر، ابن جفنہ سے ملنے کو روانہ ہوئے۔ جب ہم اس کے گھر کے قریب پہنچے تو دم لینے کو ایک تالاب کے کنارے درختوں کے نیچے ٹھہر گئے۔ وہاں ایک راہب آنکلا۔ کہنے لگا کہ تمہاری زبان اس علاقے کے لوگوں کی زبان سے مختلف ہے۔ ہم نے کہا تمہارا اندازہ ٹھیک ہے ہمارا تعلق بنومضر سے ہے۔ پوچھا کس قبیلے سے؟ ہم نے کہا خندف سے۔ اس نے کہا جلدی تم میں ایک نبی کی بعثت ہونے والی ہے۔ تم اس میں شامل ہونے سے تساہل نہ کرنا۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ ہم نے پوچھا ان کا نام کیا ہوگا۔ اس نے کہا محمد۔ اس کے بعد ہم ابن جفنہ کے پاس گئے اور بعد از فراغت اپنے گھروں کو چل دیئے اس کے بعد اللہ نے ہمیں اولاد نرینہ سے سرفراز فرمایا اور ہم سب نے اپنے بیٹوں کا نام محمد رکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

میری رائے ہے کہ اس شخص کو بھی حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی، کیونکہ اس کا زمانہ آپؐ سے پہلے ہے۔ ہم اس بات کا ذکر محمد بن سفیان اور محمد بن احیحہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۴۷۴۹۔ حضرت محمدؓ بن عطیہ

حضرت محمدؓ بن عطیہ السعدی ابو عروہ: عبداللہ بن ضحاک اور رواد بن جراح نے اوزاعی سے اس نے محمد بن خراشہ سے اس نے اپنے والد سے روایت کی جب تو تین چیزیں ہوتی دیکھے گا تو آبادی کو بربادی اور بربادی کو آبادی نصیب ہوگی۔ (۱) ناپسندیدہ کو پسندیدہ (۲) اور پسندیدہ کو ناپسندیدہ قرار دیا جائے (۳) آدمی امانت کو یوں ہڑپ کر جائے جس طرح اونٹ درختوں کے پتوں کو ہڑپ کر جاتا ہے۔

ابومغیرہ نے اوزاعی سے اس نے محمد بن خراشہ سے اس نے محمد بن عروہ سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ اس لئے اس حدیث کو عروہ سے منسوب کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۰۔ حضرت محمدؓ بن علیۃ القرشی

حضرت محمدؓ بن علیۃ القرشی۔ ان کا ذکر صرف ایک حدیث میں ہے۔ جسے عمرو بن حارث نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے اسلم ابو عمران سے اس نے ہیب بن مغفل سے روایت کی کہ اس نے محمد بن علیہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ازار کا پلو زمین پر گھسیٹتے جار[ہے] تھے۔ انہیں ہیب نے بھی دیکھا اور کہا کہ تم نے رسول اکرمؐ کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جو شخص اپنی ازار کا پلو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے گویا نار جہنم میں یہ عمل کر رہا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

---

۱ حدیث [illegible] (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابونعیم لکھتا ہے کہ ابن مندہ کے اس قول سے کہ ہیب نے محمد بن علیہ کو حضور کا انتباہ یاد کرایا ثابت ہوتا ہے کہ جناب محمد بن علیہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور ابوبکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن معروف سے روایت کی کہ ہمیں عبداللہ بن وہب نے اس نے عمرو بن حارث سے اس نے یزید بن ابی حبیب سے اس نے اسلم ابوعمران سے اس نے ہیب بن مغفل سے سنا کہ اس نے محمد القرشی کو اپنی ازار زمین پر گھسیٹتے دیکھا۔ اس نے کہا کیا تو نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جو شخص ازار کو اس طرح سے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے گویا وہ یہ عمل جہنم میں سرانجام دے رہا ہے۔

ابن لہیعہ نے اس روایت کو یزید سے نقل کیا ہے اور محمد بن علیہ کا نام نہیں لیا۔ وہ لکھتا ہے کہ بعض لوگوں نے جناب محمد کو اس لئے صحابہ میں شمار کیا کہ وہ ہیب کی محفل میں موجود تھے۔ لیکن صحابہ کی مجلس میں حاضری یا ان سے گفتگو صحابی بننے کے لئے کافی سمجھا جائے تو اس کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا لیکن مقتدمین میں سے کسی شخص نے محمد بن علیہ کو صحابہ میں شمار نہیں کیا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے ابن مندہ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے میں مبالغہ کیا ہے اور اسے جہالت سے تعبیر کیا ہے کہ ابن مندہ نے صحابہ کی محفل میں حاضری اور ان سے بات چیت کو صحابی بننے کے لئے کافی سمجھا ہے کیونکہ اگر اس دلیل کو درست قرار دیا جائے تو تمام تابعی صحابی بن جائیں گے لیکن ابن مندہ یا کسی اور نے یہ دعویٰ نہیں کیا بلکہ ابن مندہ نے تو اس حدیث میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں "ہیب نے محمد القرشی کو اس حالت میں دیکھ کر کہا کہ تم نے حضور اکرم کا ارشاد نہیں سنا" اس پر ابن مندہ کہتا ہے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے محمد القرشی نے حضور اکرم کی زیارت کی اور آپ کی گفتگو سنی۔ ایک اور روایت میں گفتگو سننے کا ذکر نہیں ہے، لیکن اس سے ابن مندہ کو ہم الزام نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ابن مندہ اور خود ابونعیم کے علاوہ اور بھی کئی لوگ ہمیشہ اس طرح کرتے آئے ہیں۔ نیز ابن ماکولا نے انہیں (محمد القرشی کو) صحابہ میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان کا تعلق مصر سے تھا اور ان کی حدیث، ہیب بن مغفل اور مسلمہ بن مخلد کی حدیث میں مذکور ہے۔ اس سے ابن مند کے قول کی تائید ہوتی ہے۔

۴۷۵۱۔ حضرت محمدؓ بن عمرو

حضرت محمدؓ بن عمرو بن حزم الانصاری: ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالقاسم یا ابوسلیمان تھی۔ ایک روایت میں ابوعبدالملک آیا ہے۔ ان کی پیدائش ہجرت کے دسویں برس نجران میں ہوئی۔ ان کے والد حضور اکرمؐ کی طرف سے وہاں کے عامل تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی پیدائش رسول اکرم کی وفات سے دو سال پہلے ہوئی۔ والدہ نے محمد نام اور ابوسلیمان کنیت رکھی اور آپ کو اطلاع دی۔ حضور نے نام تو وہی رہنے دیا لیکن کنیت بدل کر ابوعبدالما لک کر دی۔ محمد بن عمرو امت مسلمہ کے عالم اور فقیہ شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے اپنے والد اور بعض صحابہ سے بھی روایت کی ہے اور خود ان سے کئی فقہائے مدینہ نے روایت کی ہے اور جناب محمد بن عمرو ۶۳ ہجری میں یزید کے عہد میں ایام حرہ میں قتل کیے گئے۔

مدائنی لکھتا ہے کہ ایک شامی نے خواب میں دیکھا کہ وہ لڑائی میں محمد نامی ایک شخص کو قتل کرے گا اور داخل جہنم ہوگا۔ جب یزید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مدینے پر حملے کے لئے لشکر روانہ کیا تو اس آدمی کو بھی اس سپاہ میں شامل کر دیا۔ یہ شخص بھی لشکر کے ساتھ مدینے پہنچ گیا۔ مگر خواب کے ڈر سے لڑائی میں حصہ نہ لیا۔ جب لڑائی ختم ہوئی تو مقتولین میں گھومتا پھرتا تھا کہ اس کی نگاہ محمد بن عمرو پر پڑی جو زخمی ہو چکے تھے۔ محمد نے شامی کو برا بھلا کہا اور اس نے طیش میں جناب محمد کو قتل کر دیا۔ پھر اسے اپنا خواب یاد آیا چنانچہ مدینے کا ایک آدمی ساتھ لے کر پھر سے مقتولین میں گھومنے لگا۔ جب مدنی نے جناب محمد کو مقتولین میں دیکھا تو اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ جس نے اس شخص کو قتل کیا ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ شامی نے پوچھا یہ کون ہے، مدنی نے جواب دیا یہ محمد بن عمرو ہیں۔ قریب تھا کہ شامی وفور غم سے مر جائے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۲۔ حضرت محمدؓ بن عمرو

حضرت محمدؓ بن عمرو بن عاص قرشی سہمی: ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ عدوی کا قول ہے کہ انہیں رسول کریم کی صحبت میسر آئی۔ جب حضور اکرمؐ کی وفات ہوئی تو یہ جوان تھے۔ واقدی لکھتا ہے کہ محمد بن عمرو بن عاص جنگ صفین میں موجود تھے۔ انہوں نے لڑائی میں حصہ لیا، لیکن ان کے بھائی عبداللہ شریک نہ ہوئے۔ یہی رائے زبیر کی ہے۔ محمد بن عمرو بے اولاد مرے۔ زہری لکھتا ہے کہ جناب محمد نے میدان جنگ میں اپنی بہادری کے خوب خوب جوہر دکھائے اور ذیل کے اشعار کہے۔

۱۔ اگر جنگ جمل، صفین کے میدان جنگ میں کسی دن میرے مقام اور طریق جنگ کا مشاہدہ کرتی تو دہشت سے اس کے بال سفید ہو جاتے۔

۲۔ جس دن اہل عراق ہم پر حملہ آور ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا سمندر میں طوفان اٹھا ہے کہ جس کی موجیں اوپر نیچے تہہ در تہہ ہیں۔

۳۔ اور ہم یوں ان کی طرف بڑھے گویا ہمارے بہادروں کی صفیں کالی گھٹائیں تھیں جنہیں جنوب کی ہواؤں نے ہلکا کر دیا ہے۔

۴۔ عراقیوں نے ہم سے کہا ہماری رائے ہے کہ تم حضرت علیؓ سے بیعت کر لو۔ ہم نے کہا ہماری رائے یہ ہے کہ تم ہم سے لڑو۔

۵۔ ان کے تیراندازوں نے ہم پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی اور ہم نے تلواریں ہاتھوں میں لیں اور ان پر ٹوٹ پڑے۔

۶۔ جب ہم نے ان سے کہا کہ بھاگ جاؤ تو ان کی سپاہ کے دستے سامنے آ گئے اور مقابلے میں ڈٹ گئے نہ تو عراقیوں نے پیٹھ پھیری تا کہ بھاگ جائیں اور ہم بھی ان کی طرح مقابلہ کر رہے تھے اور تلواریں چلا رہے تھے۔

تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۳۔ حضرت محمدؓ بن عمیر

حضرت محمدؓ بن عمیر بن عطارد: ان کا ذکر صحابہ میں ہوا ہے لیکن نہ حضور اکرمؐ کی صحبت ثابت ہے نہ زیارت۔ یہ صاحب اپنے زمانے میں اہل کوفہ کے سردار تھے جن دنوں یہ آذربائجان کے حاکم تھے تو ہزار گھوڑوں پر سوار ہزار آدمیوں نے حملہ کیا جن میں اہل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی تھے۔حماد بن سلمہ نے ابوعمران جونی سے، اس نے محمد بن عمیر بن عطارد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ اپنے بعض اصحاب کی میں تشریف فرما تھے کہ جبریل نازل ہوئے اور حضور اکرمؐ کی پیٹھ میں انگلی چبھوئی اور جبریل ایک درخت کی طرف چل جس میں پرندوں کے گھونسلے کی طرح دو نشست گاہیں تھیں، ایک میں جبریلؑ خود بیٹھ گئے اور دوسرے میں حضور اکرمؐ کو یا۔اس پر انہیں نور نے ڈھانپ لیا، چنانچہ جبریلؑ بیہوش ہو کر گر پڑے حضورؐ کو خیال آیا کہ جبریل کے دل میں مجھ سے زیادہ کا ڈر ہے۔اس اثنا میں مجھ پر خدا کی طرف سے القا ہوا"آیا تم نبی اور اللہ کے بندے ہو یا نبی اور فرشتے اور جنت کے والی ہو" ل علیہ السلام نے مجھے اشارہ سے سمجھایا کہ آپ انکسار کا اظہار کریں۔چنانچہ میں نے کہا کہ میں نبی اور بندہ ہوں۔

ابوعمران جونی کو ایک سے زیادہ صحابہ کی صحبت اور رویت کا اتفاق ہوا جن میں انسؓ اور جندبؓ ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے کی تخریج کی ہے۔

۴۷۵۔حضرت محمدؓ بن ابی عمیرۃ المزنی

حضرت محمدؓ بن ابی عمیرۃ المزنی۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ان سے جبیر بن نفیر روایت کی۔

ہمیں یحیٰ بن محمود نے باسنادہ جو ابن ابی عاصم تک پہنچتا ہے کتابۃً بتایا، اسے دحیم نے اسے ولید بن مسلم نے ثور بن یزید سے، نے خالد بن معدان سے اس نے جبیر بن نفیر سے اس نے محمد بن عمیر سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے روایت کی آپ نے فرمایا کوئی آدمی پیدا ہوتے اللہ کی عبادت میں سجدہ ریز ہو جائے اور مرتے دم تک اسی حالت میں پڑا رہے، تو قیامت کے دن جب کا اجر و ثواب ملے گا تو اس عمر بھر کی عبادت کو کمتر خیال کرے گا اور اس کی خواہش ہوگی کہ کاش اسے عبادت کا اور موقع ملتا۔

ابن ابی عاصم نے اس کو اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے اور یحیٰ بن سعد نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بن عبد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔اس کی تخریج ابن مندہ اور ابونعیم نے کی ہے۔عمیرہ بہ فتح ن و کسر میم ہے۔

۴۷۵۔حضرت محمدؓ بن فضالہ

حضرت محمدؓ بن فضالہ بن انس: ایک روایت میں محمد بن انس بن فضالہ ہے اور ہم اس نام پر محمد بن انس کے تحت بحث کر چکے ں۔ابونعیم نے اس کی اسی طرح تخریج کی ہے۔

۴۷۵۔حضرت محمدؓ بن قیس الاشعری

حضرت محمدؓ بن قیس الاشعری۔ابوموسیٰ اشعری کے بھائی تھے۔ہم ان کا نسب ابوموسیٰ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔طلحہ ن یحیٰ نے ابی بردہ سے اس نے ابن ابی موسیٰ سے اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں اور تیرا بھائی بذریعہ سمندر (یمن سے) کے پہنچے اور میرے ساتھ ابوبردہ بن قیس، ابوعامر بن قیس، ابورہم بن قیس اور محمد بن قیس کے علاوہ پچاس آدمی قبیلہ اشعری کے اور چھ افراد قبیلہ عک کے تھے۔چنانچہ ہم پھر سمندر کے راستے سے مدینے پہنچے۔حضور اکرمؐ نے فرمایا لوگوں نے ایک ہجرت کی ہے اور تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دو ہجرتیں کی ہیں۔

ابن ابی بردہ نے اپنے بزرگوں سے اسی طرح روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم روانہ ہوئے اور میرے ساتھ میرے بھائی تھے۔ انہوں نے محمد بن قیس کا ذکر نہیں کیا۔ ابومندہ اور ابونعیم کی تخریج یہی ہے، لیکن ابونعیم کہتا ہے کہ یہ فاش غلطی ہے۔

ابو کریب نے ابواسامہ سے اس نے یزید سے اس نے ابو بردہ سے اس نے ابوموسیٰ سے روایت کی کہ ہم یمن سے روانہ ہوئے اور ہم تین بھائیوں کے علاوہ ہمارے اپنے قبیلے کے پچاس سے کچھ زیادہ افراد ساتھ تھے ہمارا جہاز ہمیں حبشہ میں لے آیا، جہاں نجاشی حکمران تھا اور جعفر طیار اور ان کے ساتھی وہیں ٹھہرے ہوئے تھا۔ وہاں سے ہم جہاز میں سوار ہو کر خیبر میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ خیبر فتح ہو چکا تھا۔ جب مال غنیمت کی تقسیم ہوئی تو آپؐ نے اس معرکے سے غیر حاضر ہونے والوں میں سے کسی اور کو سوائے جعفر طیار اور ان کے رفیقانِ سفر کے کچھ عطا نہیں فرمایا۔ نیز ارشاد کیا کہ تم نے لوگوں کی ایک ہجرت کے مقابلے میں دو ہجرتیں کی ہیں۔ ایک ہجرت نجاشی تک اور دوسری وہاں سے مجھ تک۔

روایت ماقبل میں فاش غلطی یہ ہے کہ یہ حضرات حبشہ سے گئے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری غزوہ خیبر ہی کے دن پہنچے تھے۔

۴۷۵۷۔ حضرت محمدؓ بن قیس

حضرت محمدؓ بن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبدالمناف بن قصی: عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ میں نے ابن ابی داؤد کی کتاب میں جو صحابہ کے بارے میں ہے دیکھا کہ مصنف نے محمد بن قیس بن مخرمہ کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ حالانکہ میں نہیں سمجھتا کہ اس نے حضور اکرمؐ سے کوئی حدیث سنی ہے۔

احمد بن عبداللہ بن یونس نے ثوری سے اس نے عبداللہ بن مؤمل سے اس نے محمد بن عباد بن جعفر سے اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص حرمین میں فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن وامان میں اٹھے گا۔ غریانی نے ثوری سے، اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ ابواحمد عسکری نے قیس بن مخرمہ کے ترجمے میں لکھا ہے کہ ان کے دونوں بیٹے محمد اور عبداللہ جو ابھی بچے تھے وہ والد کے ساتھ ہو لئے تھے اور جس حدیث کا ہم نے ذکر کیا۔ محمد بن قیس کی زبانی روایت کی ہے۔

۴۷۵۸۔ حضرت محمدؓ بن کعب

حضرت محمدؓ بن کعب بن مالک الانصاری: ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں اس حدیث کے سلسلے میں جو ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ سے مروی ہے، لکھ آئے ہیں۔

عکرمہ بن عمار نے طارق بن قاسم بن عبدالرحمان سے انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے دوسرے کا مال اپنے قبضہ میں لینے کے لئے جھوٹی قسم کھائی اور اس میں سے کوئی اپنے دائیں ہاتھ سے اٹھالی تو جنت اس آدمی سے بیزار ہوگئی اور جہنم کی آگ اس کے لئے ضروری ہوگئی۔ اس پر تیرے بھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...ب نے حضور اکرمؐ سے پوچھا۔ یارسول اللہؐ معمولی چیز ہو جب بھی؟ پس آپ نے پیلو کے درخت کی چھوٹی سی ٹہنی (جو حضور ...دو انگلیوں میں پکڑ ہوئی تھی) کو پھیرا اور فرمایا ہاں خواہ وہ اتنی سی لکڑی ہی کیوں نہ ہو۔

اور نضر بن محمد جرشی نے عکرمہ سے روایت کی ہے اور محمد کے قول کا اس نے ذکر نہیں کیا اور معبد بن کعب بن مالک نے اپنے ...عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ بن ثعلبہ سے روایت کی کہ آپ سے آدمی نے پوچھا ''یارسول اللہ! خواہ معمولی چیز ہی ...ں نہ ہو'' ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں محمد کا ذکر فاش غلطی ہے۔ نضر الجرشی ...یہ حدیث نقل کی ہے مگر محمد کا نام نہیں لیا۔ اور معبد نے اپنے بھائی عبداللہ سے اس نے ابوامامہ سے روایت کی اور محمد کا ذکر نہیں کیا ...وہ روایت صحیح ہے جس میں محمد بن کعب کا ذکر بایں انداز ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے اور انہوں نے ابو ...ہ سے روایت کی۔ اسی طرح ولید بن کثیر نے محمد بن کعب سے اور انہوں نے اپنے بھائی سے روایت کی جیسا ہم بیان کر آئے ...۔ واللہ اعلم۔

۴۷۵۔ حضرت محمدؓ بن محمود

حضرت محمدؓ بن محمود۔ عبدان بن مروزی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور نیز انہیں حضور اکرمؐ سے شرفِ سماع حاصل ہوا اور ابو ...سعید الاشج نے ابوخالد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن محمود سے سنا کہ رسول کریم نے ایک اندھے کو وضو کرتے ...دیکھا جب وہ اپنے ہاتھ اور منہ دھو چکا تو آپ نے اسے فرمایا کہ پاؤں کے تلووں کو بھی اچھی طرح دھو۔ چنانچہ اس نے تعمیل ارشاد ...میں پاؤں کو اچھی طرح دھویا۔

عبدان کہتے ہیں کہ ہمیں حسن بن ابی امیہ اور ابوموسیٰ نے بتایا کہ ہمیں ابن نمیر نے انہوں نے یحییٰ سے اس طرح سنا ابن ابی ...تم کہتے ہیں کہ محمد بن محمود بن عبداللہ بن مسلمہ نے میرے بھائی محمد بن مسلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور ان سے ...ن کے بیٹے سلیمان نے روایت کی اور یحییٰ بن سعید نے محمد بن محمود سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۷۶۔ حضرت محمدؓ بن مخلد

حضرت محمدؓ بن مخلد بن سحیم بن مستورد بن عامر بن عدی بن کعب بن نھلہ: یہ صحابی فتح مکہ میں موجود تھے۔ ابوموسیٰ نے اختصاراً ...ں کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۔ حضرت محمدؓ بن مسلمہ

حضرت محمدؓ بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری اوسی، ...حارثی: یہ بنو عبدالاشہل کے حلیف تھے اور کنیت عبدالرحمٰن تھی۔ ایک روایت میں ابوعبداللہ مذکور ہے۔ سوائے تبوک کے تمام غزوات ...میں شریک ہوئے۔ ان کی وفات مدینہ میں ہوئی۔ وہ مدینہ کو چھوڑ کر کہیں نہ جا سکے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے انصار کے قبیلے بنو عبدالاشہل سے ان لوگوں کے ...ناموں کے سلسلے میں جو بدر میں موجود تھے بتایا کہ ان کے حلیفوں میں محمد بن مسلمہ بھی تھے جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا۔ یہ محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمہ ان لوگوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا۔ بعض غزوات کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں مدینے کی امارت تفویض فرمائی۔ ایک روایت کے رو سے اس غزوے کا نام قرقرۃ الکدر، اور ایک دوسری روایت کے مطابق غزوۂ تبوک تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے دورِ خلافت میں جہینہ قبیلے سے وصولی زکوٰۃ کے لئے مقرر کیا تھا۔ نیز وہ اس دور میں تمام عمالِ حکومت کے حاکم اعلیٰ تھے جب کبھی کسی عامل کے خلاف دربارِ خلافت میں شکایات موصول ہوتیں خلیفہ تحقیق احوال کے لئے انہیں روانہ کرتے تھے۔ نیز چونکہ خلیفہ کو ان پر اعتماد تھا اس لئے سرکاری محاصل کی وصولی کے لئے بھی انہی کو بھیجا جاتا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد امت محمدیہ بحران کا شکار ہوگئی تو انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کرلی اور لکڑی کی تلوار سنبھال لی۔ کہتے ہیں کہ مجھے حضور اکرمؐ نے یہی حکم دیا تھا۔

ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی نے انہیں جعفر بن احمد قاری نے انہیں عبید اللہ بن عمر بن شاہین نے انہیں عبداللہ بن ابراہیم بن ماشی نے انہیں حسین بن علویہ قطان نے انہیں سعید بن عیسیٰ نے انہیں طاہر بن حماد نے، انہیں سفیان ثوری نے انہیں سلیمان احول نے انہیں طاؤس نے بتایا کہ جناب محمد بن مسلمہ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک تلوار دے کر فرمایا کہ اس سے مشرکین کے خلاف جنگ کرو اور جب مسلمانوں میں باہم اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے پتھر پر مار کر توڑ دو اور گھر کی چٹائی بن جاؤ۔ چنانچہ وہ اس دور کے جھگڑوں سے علیحدہ ہوگئے سعد بن ابی وقاص' اسامہ بن زید، عبداللہ بن عمرو غیرہ کئی لوگ خانہ نشین ہوگئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ مرحب یہودی کو انہی نے قتل کیا تھا لیکن اہل سیر اور مورخین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مرحب کا قاتل لکھا ہے اور یہی درست ہے۔ حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ ایسے آدمی ہیں جنہیں اس بحران سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ہم بمقام ربذہ آئے وہاں ایک خیمے میں ہم نے محمد بن مسلمہ کو دیکھا۔ ہم نے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کے شہروں میں سے کوئی چیز نہیں لیتے جب تک اس کی حقیقت بالکل واضح نہ ہو جائے۔

ان کی وفات مدینہ میں ۴۶ یا ۴۷ ہجری میں ہوئی۔ کہتے ہیں کہ ان کی عمر ۷۷ برس تھی۔ ان کا رنگ سفید و سرخ قد لمبا اور سر کے بال اڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے دس لڑکے اور سات لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۲۔ حضرت محمدؓ ابومہند المزنی

حضرت محمدؓ ابومہند المزنی۔ مطین نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ نصر بن مزاحم نے عمر الاعرج المزنی سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص کسی کو دو دفعہ قرض دیتا ہے اسے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا کہ وہ ایک دفعہ صدقہ کرے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ سے ان کی صحبت ثابت نہیں۔

۴۷۶۳۔ حضرت محمد بن نبیط بن جابرؓ

حضرت محمد بن نبیط بن جابرؓ۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ان کا نام محمد رکھا اور گھٹی دی۔ یہ ابن القدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۴۔ حضرت محمد بن نضلہ الاسدیؓ

حضرت محمد بن نضلہ الاسدیؓ۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی محرز کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ دونوں ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے اور ان کے والد نضلہ انصار کے حلیف تھے۔ ابن اسحاق نے دونوں بھائیوں کی ہجرت کی تصدیق کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۵۔ حضرت محمد بن ہشامؓ

حضرت محمد بن ہشامؓ۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ان کا نام صحابہ میں لیا جاتا ہے۔ لیکن غیر معروف آدمی ہیں۔ قاضی ابواحمد نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مدنی ہیں اور غیر معروف۔ ان سے مروی حدیث کی لیث نے تصدیق نہیں کی ابن الہاد نے صفوان بن نافع سے انہوں نے محمد بن ہشام سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہاری باہمی گفتگو امانت ہوتی ہے اس لئے مومن کے لئے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے بری بات منسوب کرے۔

علی بن المدینی سے کسی نے ان کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا غیر معروف ہے۔ میں اسے نہیں جانتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۶۔ حضرت محمد بن ہلال بن معلیؓ

حضرت محمد بن ہلال بن معلیؓ۔ حضور اکرمؐ نے ان کا نام رکھا۔ فتح مکہ کے موقعے پر موجود تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۷۔ حضرت محمد بن یفد یدویہؓ

حضرت محمد بن یفد یدویہؓ۔ کہتے ہیں کہ ان کا نام یفودان تھا۔ حضور نے ان کا نام محمد رکھا۔ ابواسحاق بن یاسین نے ان کا تذکرہ (اپنی کتاب تاریخ الہرات میں) ان صحابہ کے ساتھ کیا ہے جو کسی نہ کسی طرح ہرات آ گئے تھے۔

ابواسحاق ابراہیم بن علی بالویہ الزنجانی بہراہ سے انہوں نے محمد بن مردان شاہ زنجانی سے (جسے وہ قابل اعتماد خیال کرتے ہیں اور اس باب میں ان سے ۱۶۹ آدمی متفق ہیں) انہوں نے احمد بن عبدۃ الجرجانی سے انہوں نے یفودان بن یفد یدویہ الہروی سے روایت کی کہ میں نے شرک کی حالت میں رسول اکرمؐ ساتھ جنگ کی۔ پھر میں اسلام لے آیا اور آپؐ نے میرا نام محمد رکھا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا جب دعائیں کم ہو جاتی ہیں تو آسمانی بلاؤں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ جب بادشاہ ظالم ہو تو بارش رک جاتی ہے۔ جب باہمی خیانت کی گرم بازاری ہو تو حکومت کفار کو مل جاتی ہے۔ جب زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو مویشی مرنا شروع ہو جاتے ہیں اور جب زنا کا دور ہو تو بھونچال آنے لگ جاتے ہیں اور جب جھوٹی شہادتوں کا زور شور ہو تو طاعون پھیل جاتا ہے۔

نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا علم مومن کا دوست ہے۔ عقل اس کی راہ نما ہے۔ عمل اس کا مددگار اور تواضع اس کے لشکر کی کماندار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۸۔ حضرت محمد غیر منسوبؓ

حضرت محمد غیر منسوبؓ۔ ابو حفص بن شاہین نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ سلام بن ابی الصہباء نے ثابت سے روایت کی ایک سال میں حج کو گیا اور ایک ایسے حلقے میں جا پہنچا جس میں دو ایسے آدمی بیٹھے ہوئے تھے جو حضور اکرم کی صحبت میں بیٹھ چکے تھے ، وہ دونوں بھائی تھے۔ ان میں ایک کا نام محمد تھا اور وہ دونوں "وسواس" پر تبادلۂ خیال کر رہے تھے وہ کہنے لگے۔ اتنے میں رسول کریمؐ تشریف لے آئے۔ حضور نے دریافت کیا کس بات پر بحث کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم وسواس کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ بخدا اگر ہم سے ایک آسمان سے زمین پر گر پڑے تو ہمیں یہ اس سے کہیں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے توہمات کا ذکر ہی کریں۔ آپؐ نے دریافت کیا کیا تمہیں ایسی صورت حال پیش آتی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ خالص ایمان ہے۔ اس پر جناب ثابت نے تمنا کی۔ کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس شخص سے بچائے رکھے۔ اس پر ان دونوں بھائیوں نے مجھے یہ کہہ کر جھڑکا کہ ہم تمہیں رسول کریم کی حدیث سنا رہے ہیں اور تم کہتے ہو کہ اللہ تمہیں اس سے بچائے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۶۹۔ حضرت محمود بن ربیعؓ

حضرت محمود بن ربیعؓ بن سراقۃ الانصاری الخزرجی: کہتے ہیں کہ ان کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ بنو سالم بن عوف سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ ان کا تعلق بنو عبدالاشہل سے تھا۔ اس بنا پر وہ اوسی ہوئے۔ ان کی کنیت ابو نعیم اور ایک روایت کے مطابق ابو محمد تھی اور ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے اور انہوں نے اس ڈول سے جس میں حضور اکرمؐ نے اپنا لعاب دہن پانی میں ملا کر اس پانی کو ان کے کنویں میں انڈیلا تھا، گھونٹ بھر پانی اپنے لئے علیحدہ کر لیا تھا۔ حالانکہ اس وقت ان کی عمر چار یا پانچ سال کی تھی۔ ان سے انس بن مالک، زہری اور رجاء بن حیاۃ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے ۹۹ یا ۹۶ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۰۔ حضرت محمود بن ربیعہؓ

حضرت محمود بن ربیعہؓ۔ ان کا تعلق انصار سے ہے اور مندرجہ ذیل حدیث جو ان سے مروی ہے کا مخرج اہل مصر اور اہل خراسان تھے: کالی المراۃ والدین الذی لا یؤدی ابو عمر نے اختصاراً اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۱۔ حضرت محمود بن عمرو بن سعدؓ

حضرت محمود بن عمرو بن سعدؓ۔ عبدان نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث نقل کی ہے آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ (حدیث مخدوش ہے۔ مترجم) نے میری امت میں سے تین لاکھ کی مغفرت کا وعدہ کیا ہے حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس تعداد کو بڑھایئے اس کے اسناد میں اختلاف ہے (۱) سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے ابو بکر بن انس سے انہوں نے محمود بن عمیر سے (۲) معمر نے قتادہ سے انہوں نے انس سے یا نضر بن انس سے انہوں نے انس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو بکر بن عمیر سے۔ انہوں نے اپنے باپ سے (۴) ثابت نے ابو یزید سے اور انہوں نے عمر یا عامر بن عمیر سے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۲۔ حضرت محمود بن عمیرؓ

حضرت محمود بن عمیرؓ بن سعد الانصاری: ان سے حدیث ابو بکر بن انس سے روایت کی۔ سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے ابو بکر بن انس سے انہوں نے محمود بن عمیر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے خاندان سے تین لاکھ کو جنت عطا کرے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس تعداد کو بڑھا دیجئے۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا اتنے؟ (یعنی پانچ لاکھ) حضرت ابو بکر نے پھر درخواست کی یا رسول اللہ اس تعداد میں اور اضافہ فرمائیے۔ آپؐ نے دونوں ہاتھ اٹھا لئے فرمایا کیا اتنے؟؟ حضرت ابو بکر نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ اور اضافہ فرمائیے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے۔ کہنے لگے ابو بکر بس بھی کرو یہی کافی ہے۔ اگر اللہ چاہے تو کسی ایک فعل کے بدلے میں جتنی تعداد کو چاہے جنت میں داخل کر دے گا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا عمر نے ٹھیک کہا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

یہ وہی نام ہے جس کی تخریج ابو موسیٰ نے اس سے پہلے ترجمے میں کی ہے اور انہوں نے محمود بن عمرو لکھا ہے اور اس کے اسناد میں راویوں کے اختلاف کو ہم بیان کر آئے ہیں۔ اعادے کی ضرورت نہیں۔

۴۷۷۳۔ حضرت محمود بن لبیدؓ

حضرت محمود بن لبیدؓ بن رافع بن امرؤ القیس بن زید بن عبد الاشہل الانصاری اوسی اشہلی: یہ حضور اکرم کے عہد میں پیدا ہوئے مدینے میں سکونت اختیار کی اور حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں۔ ان میں وہ حدیث بھی ہے جو عمارہ بن غزیہ نے عاصم بن عمر سے انہوں نے محمود بن لبید سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی دنیا میں حفاظت کرنا چاہتا ہے تو اس کی اس طرح حفاظت کرتا ہے جس طرح تم اپنے مریض کی حفاظت کرتے ہو۔

امام احمد بن حنبل ابن ابی خیثمہ: ابراہیم بن منذر، یحییٰ بن عبداللہ بن بکیرؒ سے مروی ہے کہ یہ صاحب رسول اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور امام بخاری نے ان کا ذکر محمود بن ربیع کے بعد کیا ہے اور ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ ابن ابی حاتم لکھتے ہیں کہ میرے والد ان کی صحبت کے قائل نہ تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ امام بخاری کی رائے بہتر ہے، کیونکہ جو احادیث ان سے مروی ہیں وہ اس کی وضاحت شہادت ہیں، اس لئے انہیں صحابہ میں شمار کرنا چاہئے نیز وہ محمود بن ربیع سے عمر میں بڑے ہیں۔ مسلم نے انہیں تابعین کے طبقہ دوم میں شمار کیا ہے۔ انہوں نے کوئی کام نہیں کیا اور ان سے کوئی کوئی ایسی روایت نہیں سنی گئی۔ جو دوسروں سے نہیں سنی گئی۔ محمود بن لبید علما سے تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی اور انہوں نے ۹۶ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۴۔ حضرت محمود بن مسلمہ الانصاریؓ

حضرت محمود بن مسلمہ الانصاریؓ۔ ہم نے ان کا نسب ان کے بھائی محمد کے ترجمے میں بیان کر دیا ہے۔ جناب محمود غزوہ احد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خندق اور خیبر میں موجود تھے اور اسی غزوے میں ان کی شہادت ہوئی۔

ہمیں ابو جعفر بن سمین نے یونس تک خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی اور فرمایا۔ خیبر کے قلعہ جات میں سے ناعم سب سے پہلے فتح ہوا اور اسی قلعے کے پاس جناب محمود بن مسلمہ شہید ہوئے۔ ان کے سر پر چکی کا پتھر لڑھکایا گیا تھا جس سے وہ مر گئے تھے۔

ہمیں یونس بن بکیر نے حسن بن واقد المروزی سے، انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی کہ خیبر کے دن سب سے پہلے حکم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا گیا۔ انہوں نے پوری کوشش کی ،لیکن سب سے مضبوط قلعہ فتح نہ ہو سکا۔ دوسرے دن حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا گیا ،لیکن وہ بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

محمود بن مسلمہ قتل ہو گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب ان پر چکی کا پتھر لڑھکایا گیا تو ماتھے کی کھال ادھڑ کر نیچے آ گئی چنانچہ وہ اس حالت میں تین دن کے بعد فوت ہو گئے۔ یہ ہجرت کا چھٹا سال تھا۔ انہیں اور عامر بن ربیع کو بروایت ابونعیم ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ تینوں نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۵۔ حضرت محمولؓ انصاری

حضرت محمولؓ انصاری۔ یہ انصاری ہیں۔ اس کی تخریج ابوموسیٰ نے کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ صفوان بن سلیم نے محمول الانصاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے شرک کی قسم کھائی اور پھر گناہ کا ارتکاب کیا گویا اس نے شرک کیا۔ اسی طرح جس نے کفر کی قسم کھائی اور پھر مرتکب گناہ ہوا گویا اس نے کفر کیا۔

۴۷۷۶۔ حضرت محمیہ بن جزءؓ

حضرت محمیہ بن جزءؓ بن عبد یغوث بن حویج بن عمر بن زبید الاصغر الزبیدی: کلبی لکھتے ہیں کہ وہ بنو جمح کے حلیف تھے۔ ایک روایت ہے کہ بنو سہم کے حلیف تھے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ جناب محمیہ عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی کے چچا تھے قدیم الاسلام ہیں اور جن لوگوں نے حبشہ میں ہجرت کی تھی ان میں شامل تھے اور عرصے تک وہاں مقیم رہے اور مریسیع پہلی جنگ ہے، جس میں وہ شریک ہوئے تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں خمس کا عامل مقرر فرمایا تھا۔

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب جمع ہوئے۔ میں اپنے باپ کے ساتھ اور فضل اپنے باپ کے ساتھ تھے۔ اول الذکر میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیوں نہ ہم ان دو کو حضور اکرمؐ کی خدمت میں روانہ کریں تاکہ آپ ان دونوں کو صدقات کی وصولی کرنے پر متعین فرما دیں۔ حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ محمیہ کو بلا لاؤ وہ صدقات کی وصولی پر متعین تھے۔ حضور اکرم نے فرمایا ان دونوں سے ان کی بیویوں کے مہر وصول کرو۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۷۷۔ حضرت محیصہ بن مسعودؓ

حضرت محیصہ بن مسعودؓ بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاوسی، حارثی: ان کی کنیت ابو سعد تھی، مدنی تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فدک کے پاس اشاعتِ اسلام کے لئے روانہ کیا۔ غزوۂ احد، خندق اور بعد کے غزوات میں شامل رہے۔ وہ حویصہ بن مسعود کے بھائی تھے، اور بھائی سے عمر میں چھوٹے تھے اور اپنے بھائی سے پہلے ایمان لائے تھے۔ کیونکہ وہ ہجرت سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور حویصہ نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن سینہ یہودی کے قتل کا حکم دیا تو جناب محیصہ نے اس بدگو یہودی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ حالانکہ ان کا آپس میں میل ملاپ تھا اور باہمی قول قرار تھا۔ حویصہ ابھی تک مشرف بالاسلام نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ حویصہ کو بھائی کے اس فعل کا حد درجہ رنج ہوا اور بھائی کو پیٹا اور کہا اے دشمن خدا! تو نے اس شخص کو قتل کیا ہے کہ تیرے پیٹ کی آدھی چربی ان کی کرم فرمائی کی ممنون ہے۔ جناب محیصہ نے جواب دیا مجھے اس کے قتل کا حکم اس ذات نے دیا تھا کہ اگر وہ مجھے تیرے قتل کا حکم دیتی تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ حویصہ نے سن کر کہا کہ کیا مذہب سے تیری گرویدگی کا یہ عالم ہے۔ اس پر جناب حویصہ مسلمان ہو گئے۔

ہمیں عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے باسنادہ ابو داؤد سے روایت کی وہ کہتے ہیں ہمیں قعنبی نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن محیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ میرے والد نے حضور اکرمؐ سے حجام کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ حضور نے انہیں منع کر دیا لیکن وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت مانگتے رہے، آخر کار انہیں اس شرط پر اجازت دے دی کہ تو اسے ہر اچھی اور ہر معمولی چیز سے حصہ دے گا۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب میم وخا

۴۷۷۸۔ حضرت مخارق بن عبداللہ البجلیؓ

حضرت مخارق بن عبداللہ البجلیؓ۔ وہ مغیرہ بن زیاد بن مخارق الموصلی کے دادا تھے۔ ہمیں ابی منصور بن مکارم بن احمد الموصلی المودب نے باسناد ابوزکریا زید بن ایاس سے روایت کی کہ ہمیں مغیرہ بن خضر بن زیادہ بن مغیرہ بن زیاد البجلی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے بزرگوں سے بتایا کہ مخارق بن عبداللہ مغیرہ بن زیاد کے دادا جریر بن عبداللہ البجلی کے ساتھ فتح ذی الخلصہ میں موجود تھے ابوزکریا کہتے ہیں کہ مغیرہ بن خضر بن زیاد نے اپنے بزرگوں سے روایت کی ہے کہ یہ لوگ ان لوگوں کی معیت میں جو بجیلہ سے آئے تھے کوفہ سے موصل آئے تھے۔

۴۷۷۹۔ حضرت مخارق بن عبداللہ شیبانیؓ

حضرت مخارق بن عبداللہ شیبانیؓ۔ ابواحمد عسکری نے جو قابوس کے والد ہیں بتایا کہ مخارق کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے والد کے بغیر اور کسی نے کوئی روایت بیان نہیں کی۔

سماک بن حرب نے قابوس بن مخارق سے اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ام الفضل جناب حسین کو اٹھائے حضور اکرمؐ کے پاس لائیں۔ انہوں نے حضور کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ ام الفضل نے حضور کے کپڑوں کو دھونا چاہا تو آپؐ نے فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھو دینا چاہیے مگر لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا چاہیے یہی کافی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت کے اسناد میں بڑا اختلاف ہے۔بعض لوگوں نے اسی طرح روایت کی ہے۔بعض نے قابوس سے اور انہوں نے ام الفضل سے روایت کی ہے اور درمیان میں مخارق کا نام نہیں لیا۔سماک کے متعلق بھی کافی اختلاف ہے۔ان سے یہ حدیث ثابت نہ ہو سکی۔اس کے علاوہ بھی جو احادیث ان سے مروی ہیں ان میں بھی کافی گڑبڑ ہے۔

انہوں نے حضور اکرمؐ سے مندرجہ ذیل حدیث بیان کی ہے۔وہ کہتے ہیں میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یارسول اللہ! اگر کوئی میرے پاس آ کر مجھ سے میرا مال چھیننا چاہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے۔تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۸۰۔حضرت مخارق الہلالیؓ

حضرت مخارق الہلالیؓ۔عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔حرب بن قبیصہ بن مخارق الہلالی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضور اکرمؐ ان کے پاس سے گزرے۔انہوں نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی۔آپ نے فرمایا اسے ڈھانپ لو کہ یہ بھی شرمگاہ کا حکم رکھتی ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۱۔حضرت مخاشن الحمیریؓ

حضرت مخاشن الحمیریؓ۔جو انصار کے حلیف تھے۔جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ابوعمر نے مختصراً اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۲۔حضرت مخبر بن معاویہؓ

حضرت مخبر بن معاویہؓ۔جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ہشام بن عمار نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ بن جابر الحضرمی سے انہوں نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے چچا مخبر بن معاویہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ نحوست کوئی چیز نہیں۔ہاں البتہ کبھی کوئی گھوڑا، عورت، اور مکان مبارک نکل آتا ہے۔علی بن حجر اور حسن بن عرفہ نے اسماعیل سے روایت کی اور انہوں نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ نمیری سے نقل کی۔ابوموسیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۳۔حضرت مختار بن حارثہؓ

حضرت مختار بن حارثہؓ۔ابوبکر بن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ مغازی ابن اسحاق میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۸۴۔حضرت مختار بن ابی عبیدؓ بن مسعود

حضرت مختار بن ابی عبیدؓ بن عمر بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی ابواسحاق: ان کے والد جلیل القدر صحابہ سے تھے اور جناب مختار کی پیدائش ہجرت کے سال میں ہوئی۔انہیں حضور اکرم کی نہ تو صحبت میسر آئی اور نہ انہوں نے کوئی حدیث ہی آپ سے سنی اور ان کی روایت غیر حسن ہیں۔ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے لیکن ان کے درمیان تعلقات کی نوعیت کچھ ایسی تھی کہ آخر میں دونوں میں سے کسی ایک کی بات نہیں سنی جاتی تھی۔

مختار حضرت حسین کا بدلہ لینے کے لئے نکل کھڑے ہوئے چنانچہ شیعہ کی ایک بڑی جماعت کوفے میں ان کے گرد جمع ہو گئی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوفے پر قبضہ کر لیا اور قاتلین حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ شمر بن ذی الجوشن اور خولی بن زید الاصبحی کو قتل کیا۔ آخر الذکر وہ شخص ہے جس نے حضرت امام کا سر میدان جنگ سے اٹھا کر کوفے پہنچایا تھا۔ پھر عمر بن سعد بن ابی وقاص کو جو یزیدی لشکر کا کماندار تھا۔ نیز اس کے بیٹے حفص کو اور پھر عبید اللہ بن زیاد کو جو شام میں تھا اور مختار سے لڑنے کے لئے کوفہ پر حملہ آور ہوا تھا، قتل کیا۔ مختار نے اشتر النخعی کو ایک لشکر دے کر ابن زیاد کے خلاف بھیجا تھا جس میں ابن زیاد مارا گیا تھا۔ یہ جنگ موصل کے نواح میں ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے مسلمان اس کا بہت احترام کرتے تھے اور وہ اس آزمائش میں بڑا کامیاب رہا تھا۔ ہم نے اس کا ذکر بالتفصیل الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔ وہ عبد اللہ بن عمرؓ ابن عباس اور ابن حنفیہ وغیرہ کی مالی امداد کیا کرتا تھا اور یہ حضرات قبول کر لیتے تھے۔ عبد اللہ بن عمر مختار کے بہنوئی تھے۔ ان کی بہن کا نام صفیہ بنت ابی عبید تھا۔ آخر میں مصعب بن زبیر نے بصرہ سے اہل بصرہ کے ایک لشکر اور نیز کوفیوں کے ایک ہجوم کے ساتھ حملہ کیا اور مختار ۶۷ ہجری میں مارا گیا۔ کوفے میں اس کی امارت صرف ڈیڑھ سال تک چل سکی۔ اس نے سرسٹھ برس کی عمر پائی۔ ابو عمر نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۸۵۔ حضرت مختار بن قیسؓ

حضرت مختار بن قیسؓ۔ یہ ان ہدایات کے وقت موجود تھے جو حضور اکرمؐ نے علاء حضرمی کے لئے لکھی تھیں جب انہیں بحرین بھیجا تھا۔

۴۷۸۶۔ حضرت مخربہؓ بن عدی

حضرت مخربہؓ۔ ابن ماکولا نے ان کا نسب یوں لکھا ہے: مخربہ بن عدی الجذامی الضبی، جعفر بن کمیل بن وبرہ بن حارثہ بن امیہ بن صبیب نے بیان کیا۔ میں نے عصمہ بن کہیل سے انہوں نے اپنے بزرگوں سے انہوں نے حارثہ بن عدی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں اور میرا بھائی مخربہ اس وفد میں موجود تھے جو حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ لشکر جو ہم پر حملہ آور ہوا تھا موجود تھا۔ ہمیں ان کے لشکر سے جو تکلیف پہنچی تھی ہم نے اس کے بارے میں حضور اکرمؐ سے شکایت کی۔ حضور نے فرمایا تم جاؤ اور اپنے جانوروں سے جو جانور سامنے آئے اسے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرو جو شخص اس ذبیحہ کو کھالے، اس چھوڑ دو۔ انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۸۷۔ حضرت مخرش الخزاعی الکعبیؓ

حضرت مخرش الخزاعی الکعبیؓ۔ ہم ان کا ذکر اس سے پہلے محرش کے ذیل میں کر آئے ہیں۔

۴۷۸۸۔ حضرت مخرفۃ العبدیؓ

حضرت مخرفۃ العبدیؓ۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کی زیارت کی تھی۔ سماک بن حرب نے سوید بن قیس سے روایت کی کہ میں نے اور مخرفۃ العبدی نے بیچنے کے لئے ہجر سے (مقام کا نام) کچھ کپڑا خریدا۔ میں نے حضور اکرمؐ کے لئے ایک شلوار خریدی۔ بعد میں ایک بیچنے والے نے جو وہاں تھا ٹکڑے ٹکڑے کر کے بیچنا شروع کر دیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ماپ کر بیچو اور تھوڑا سا زائد کپڑا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی دے دیا کرو۔ ایوب بن جابر نے سماک سے اور انہوں نے مخرفہ سے روایت کی یہ اسناد غلط ہے اور درست صورت وہی ہے جو ثوری اور اسرائیل وغیرہ نے سماک سے اور انہوں نے سوید سے روایت کی۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۸۹۔ حضرت مخرمہ بن شریح حضرمیؓ

حضرت مخرمہ بن شریح حضرمیؓ۔ بنو عبدالشمس کے حلیف تھے۔ ابن وہب نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ مخرمہ بن شریح نے حضور اکرمؐ کے سامنے ذکر کیا اور کہا کہ فلاں آدمی قرآن پر صرف تکیہ ہی نہیں کرتا بلکہ اس پر عمل بھی کرتا ہے اور وہ جنگ یمامہ میں موجود تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۰۔ حضرت مخرمہ بن قاسمؓ

حضرت مخرمہ بن قاسمؓ بن مخرمہ: حضور اکرمؐ نے خیبر کی لگان سے ان کے لئے چالیس وسق غلہ مقرر فرما دیا تھا یہ ابن اسحاق کی روایت ہے لیکن اس نے ان کا نام نہیں لیا۔ بلکہ ان کی روایت میں آیا ہے کہ حضور اکرمؐ نے ابن مخرمہ کو ۳۰ وسق غلہ عطا کیا تھا۔ ہاں ابن اسحاق کے علاوہ اور لوگوں نے ان کے نام کی تصریح کی ہے۔ مثلاً زبیر کا قول ہے کہ حضور نے مخرمہ بن قاسم کو چالیس وسق (۶۰ صاع کا ایک وسق ہوتا ہے) غلہ ارزانی فرمایا تھا اور یہ لاولد تھے۔

۴۷۹۱۔ حضرت مخرمہ بن نوفلؓ

حضرت مخرمہ بن نوفلؓ بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قرشی الزہری: ان کی والدہ رقیقہ بنت ابی صیفی بن ہاشم بن عبد مناف تھی، ان کی کنیت ابوصفوان یا ابوالمسور یا ابوالاسود۔ اول الذکر کنیت کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی تھی۔ وہ مسور بن مخرمہ کے والد سعد ابی وقاص کے عمزاد تھے یہ ان لوگوں سے تھے جو بعد از فتح مکہ اسلام لائے تھے اور مولفۃ القلوب میں سے تھے، لیکن بعد میں اسلام کی بہتر خدمت کی۔ عمر رسیدہ تھے اور ایام الناس اور بالخصوص قریش کے اہم واقعات انہیں ازبر تھے اور اسی طرح علم الانساب کے ماہر تھے۔ غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے آپؐ نے انہیں پچاس اونٹ دئے تھے۔ یہ صاحب ان خوش قسمت لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عمر کے دورِ خلافت میں حدود حرم کو علیحدہ کرنے کے نشان لگائے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ازہر بن عوف سعید بن یربوع اور حویطب بن عبدالعزیٰ کو بھیجا تھا۔ انہوں نے ۵۴ ہجری میں جب ان کی عمر ایک سو پندرہ برس تھی مدینہ میں وفات پائی وہ آخری عمر میں اندھے ہو گئے تھے۔ چونکہ درشت خو تھے۔ اس لئے حضور اکرمؐ ان کی درشتی سے بچنے کی کوشش فرماتے۔

ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے بتایا انہیں جعفر السراج القاری نے انہیں ابوعلی محمد بن حسین الجازری نے انہیں معافی بن زکریا الحریری نے انہیں حسین بن محمد بن عفیر الانصاری نے انہیں ابوالخطاب زیاد بن یحییٰ الحسانی نے انہیں حاتم بن وردان نے انہیں ایوب نے انہیں عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اور انہیں مسور نے بتایا کہ میں نے حضور اکرمؐ کو چند قبائیں پیش کیں۔ میرے والد نے مجھ سے کہا تو ہمیں رسول اللہؐ کی خدمت میں لے چل ممکن ہے وہ ہمیں مال غنیمت سے کچھ مرحمت فرما دیں۔ میرے والد حضورؐ کے ... میرے والد کو دکھا رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور اس کی خوبیاں بیان فرما رہے تھے کہ میں نے تمہاری لئے چھپا رکھی تھی۔

نضر بن شمیل نے بتایا ہمیں ابو عامر الخزار نے ابو یزید المدنی سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے سنا انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ مخرمہ بن نوفل حضور اکرمؐ سے ملنے آیا۔ آپؐ نے اس کی آواز سنی تو فرمایا کیسا برا قرابت دار ہے۔ جب وہ حضورؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے اسے قریب بٹھایا اور شفقت فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے مخرمہ کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا مگر بعد میں آپ بڑی ملائمت سے پیش آئے۔ فرمایا اے عائشہ بدترین آدمی وہ ہے کہ لوگ جس کی بدزبانی سے ڈر کر اس سے ملنا چھوڑ دیں۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۷۹۲۔ حضرت مخشی بن حمیر الاشجعیؓ

حضرت مخشی بن حمیر الاشجعیؓ۔ انصار میں سے بنو سلمہ کے حلیف تھے۔ منافق تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے مسجد ضرار تعمیر کرائی تھی۔ یہ اس اسلامی لشکر میں جو تبوک گیا تھا شامل تھے اور خود حضور اکرم اور مسلمانوں کے بدترین مخالف تھے بعد میں تائب ہو گئے اور بڑے اچھے طریقے سے تلافی مافات کی۔ حضور اکرمؐ سے درخواست کی کہ ان کا نام بدل دیا جائے۔ چنانچہ آپ نے بدل کر عبداللہ بن عبدالرحمٰن کر دیا۔ خود انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ شہادت نصیب ہو اور بعد از وفات انہیں کوئی نہ ڈھونڈ سکے۔ چنانچہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کی میت نہ مل سکی۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۷۹۳۔ حضرت مخشی بن وبرہ بن مخشیؓ

حضرت مخشی بن وبرہ بن مخشیؓ۔ وبرہ بن تجس بھی ایک روایت میں آیا ہے مگر یہی بہتر ہے اور درست ہے۔ رسول اکرم نے انہیں یمن میں الابناء کی طرف بھیجا تھا۔ ابو عمر نے ان کا اختصاراً ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۴۔ حضرت مخلد الغفاریؓ

حضرت مخلد الغفاریؓ۔ ابن ابی عاصم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں انہیں صحبت میسر نہیں ہوئی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے روایت کی وہ کہتے ہیں ہمیں یعقوب بن حمید نے انہیں ابن عیینہ نے انہیں عمر بن دینار نے انہیں حسن بن محمد نے انہیں مخلد الغفاری نے بتایا کہ بنو غفار کے تین غلام جو حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں انہیں ہر سال تین ہزار درہم دیا کرتے تھے۔ عمرو بن دینار لکھتے ہیں کہ انہوں نے مخلد الغفاری کو دیکھا تھا...... ابو نعیم' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۵۔ حضرت مخمر بن معاویہؓ

حضرت مخمر بن معاویہؓ۔ ایک روایت میں حکیم بن معاویہ ہے۔ علاء بن حارث نے حزام بن حکیم سے انہوں نے اپنے چچا مخمر سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے اس مائع کے بارے میں جو پیشاب کے بعد بعض اوقات نکلتا ہے دریافت کیا۔ فرمایا یہ مذی ہے جب تمہیں ایسی حالت پیش آئے تو آلہ تناسل کو دھو کر نماز کے لئے وضو کر لو۔ اسی طرح مخمر سے منقول ہے، لیکن صحیح نام حکیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اویہ ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے ہاں ابوعمر نے ان کا نام تمر بن معاویہ البہزی تحریر کیا ہے۔ انہوں نے حضور اکرم سے سنا ست کوئی چیز نہیں۔

ابواحمد عسکری نے اس کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ تمر بن معاویہ بن حیدۃ القشیری نے روایت کی کہ انہیں باسنادہ سلیمان بن سلیم نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے چچا تمر بن حیدہ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ نحوست کوئی چیز نہیں بھی ایسا ہوتا ہے کہ عورت، مکان یا گھوڑا مبارک ثابت ہوتا ہے۔ ابوعمر لکھتا ہے کہ مجھے اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں کہ انہیں بہزی ں کہتے ہیں۔

۷۷ ۴۔ حضرت مخنف البکریؓ

حضرت مخنف البکریؓ۔ بصری تھے اور ان کی بیٹی سبینہ نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا صلہ رحمی کر، ں عمر زیادہ ہوگی۔ بھلے کام کر اس سے تیرے گھر میں بھلائی آئے گی۔ اللہ کو ہر پتھر اور ڈھیلے کے سامنے یاد کر، وہ قیامت تک ے حق میں شہادت دیں گے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۹ ۴۔ حضرت مخنف بن سلیمؓ

حضرت مخنف بن سلیمؓ بن حارث بن عوف بن ثعلبہ بن عامر بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن دوُل بن سعد مناۃ بن د الازدی الغامدی: انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے ابورملہ نے روایت کی ان کا نام عامر تھا۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ اور فے میں بنواز د کے نقیب تھے۔ ایک روایت میں وہ بصری تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مخنف کو اصفہان کا حاکم مقرر کیا وہ جنگ صفین میں بھی شریک تھے اور بنواز د کا علم ان کے پاس تھا روہ ان کی اولاد سے تھے۔ ابومخنف نے لوط بن سعید بن مخنف بن سلیم مورخ اور سیرت نویس تھے۔

ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنے اسناد سے ابوعیسٰی سے بیان کیا انہیں احمد بن منیع نے انہیں روح بن عبادہ نے انہیں ابن ون نے انہیں ابورملہ نے مخنف بن سلیم غامدی سے بتایا کہ ہم نے حضور اکرمؐ کے ساتھ عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا کہ حضور کو رماتے سنا، اے لوگو! ہر سال ہر گھر پر قربانی اور رجبیہ (رجب میں قربانی واجب ہے) تینوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۷۹۸ ۴۔ حضرت مخولؓ بن یزید

حضرت مخولؓ بن برید۔ ابن ابی یزید السلمی البہزی: ان سے ان کے بیٹے قاسم نے دو احادیث نقل کی ہیں، جن کا مدار محمد بن سلیمان بن شمول المکی پر ہے۔

ہمیں ابوالربیع سلیمان بن ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے انہیں ان کے والد نے انہیں ابونصر بن طوق نے انہیں ابن المرجی نے انہیں ابویعلی احمد بن علی نے انہیں محمد بن عیاذ مکی نے انہیں محمد بن سلیمان نے انہیں ابوالبرکات قاسم بن مخول بہزی نے بتایا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے ابواء کے مقام پر جال لگائے ان میں ایک ہرن پھنس گیا جو بعد میں ادھر ادھر ہوگیا۔ میں اس کی تلاش میں نکلا ایک ... نے اسے پکڑ رکھا تھا میں اس سے جھگڑنے لگا اور اسے حضور اکرمؐ کے پاس لے آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواہواء میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ ہم نے اپنا مقدمہ پیش کیا تو آپؐ نے برابر برابر دو حصوں میں بانٹ دیا۔ حضور اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا نماز قائم کر وز کوۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھو اور حج اور عمرہ (بہ شرطِ استقامت) ادا کرو اور حق کا ساتھ دو جدھر جائے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۷۹۹۔ حضرت مخیس بن حکیم العذریؓ

حضرت مخیس بن حکیم العذریؓ۔ ان سے ابو ہلال مبین بن قطبہ بن ابی عمرہ نے روایت کی کہ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دومۃ الجندل کا قصہ بیان کیا اور جب ختم کر چکا تو آپؐ نے میرے رزق میں وسعت کی دعا فرمائی۔ ابو علی غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۰۔ حضرت مخیس ابو غنمؓ

حضرت مخیس ابو غنمؓ۔ ایک نسخے میں ان کا نام مخبس مذکور ہے لیکن بظاہر درست وہی ہے جو میں لکھ چکا ہوں۔ بشرطیکہ یہ صاحب قیس ابو غنیم نہ ہوں۔ کیونکہ جس کا ذکر ہم کر رہے ہیں وہ غنیم بن قیس کے نام سے مشہور ہیں۔

جعفر نے ان کے باپ سے ان کا ذکر باب المیم میں کیا ہے۔ ابراہیم بن عرعرۃ الشامی نے سہیل بن یوسف الانماطی السلمی سے انہوں نے صالح بن ابی الاخضر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے مخیس بن غنم سے روایت کی کہ میں نے رات کے وقت بیلچوں کی آواز کو سنا کہ حضور اکرمؐ دفن کئے جا رہے تھے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم و دال

۴۸۰۱۔ حضرت مدرکؓ بن حارث

حضرت مدرکؓ بن حارث الازدی الغامدی: انہیں صحبت میسر آئی۔ یہ شامی شمار ہوتے تھے۔ ان سے ولید بن عبدالرحمٰن الجرشی نے روایت کی۔

ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازتاً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہیں ہشام بن خالد نے ولید بن مسلم سے اس نے عبدالغفار بن اسماعیل بن عبیداللہ سے انہوں نے ولید بن عبدالرحمٰن جرشی سے انہوں نے مدرک بن حارث الغامدی سے روایت کی کہ میں نے ایک سال اپنے والد کے ساتھ حج کیا۔ ایک دن ہم منیٰ میں تھے کہ وہاں بہت سے لوگ ایک آدمی کے گرد جمع تھے میں نے والد سے اس ہجوم کے بارے میں پوچھا کہا کہ یہ صابی ہے جس نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے۔ پھر میرا والد اونٹنی پر سوار ان لوگوں کے پاس جا کھڑا ہوا میں بھی اپنی اونٹنی پر وہاں جا کھڑا ہوا۔ وہ لوگ باتیں کرنے کے بعد اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ میرا والد وہیں کھڑا رہا تا آنکہ وہ سب لوگ تھک گئے، دن گرم ہو گیا اور وہ سب رخصت ہو گئے۔ اس اثناء میں ایک لڑکی ہاتھ میں پانی کا پیالہ لیے آئی جس کا سینہ کھلا ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا یہ لڑکی زینب نامی اس کی بیٹی ہے۔ میں اس سے حسن سلوک سے پیش آیا اور وہ رو رہی تھی۔ میرے والد نے اس سے کہا تو اپنی اوڑھنی سے اپنے سینے کو ڈھانپ لے۔ تم اپنے باپ کے بارے میں پریشان مت ہو۔ اسے نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھ پہنچے گا نہ ذلت اور رسوائی ہوگی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے اس پر استدراک کیا ہے۔ ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے اور اس پر کسی نے استدراک نہیں کیا۔

۴۸۰۲۔ حضرت مدرکؓ بن زیاد الفزاری

حضرت مدرکؓ بن زیاد الفزاری۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان کی قبر زاویہ کے گاؤں میں ہے جو جیرا اور غوطہ دمشق کے درمیان واقع ہے۔

ابو عمیر عدی بن احمد بن عبدالباقی الادمی نے ابو عطیہ عبدالرحیم بن محرز بن عبداللہ بن محرز بن سعید بن حبان بن مدرک بن زیاد الفزاری سے روایت کی کہ مدرک بن زیاد جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے مع ابو عبیدہ کے آئے اور دمشق کے گاؤں زاویہ میں فوت ہو گئے اور یہ پہلے مسلمان ہیں جو وہاں دفن ہوئے، حافظ ابو القاسم الدمشقی نے اس کا ذکر کیا ہے اس کے علاوہ اور کسی وجہ کی بنا پر جناب مدرک کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۴۸۰۳۔ حضرت مدرکؓ ابو الطفیل الغفاری

حضرت مدرکؓ ابو الطفیل الغفاری۔ ان کی حدیث کا ذریعہ ان کی اولاد ہے۔ ہمیں یحییٰ بن الفرج نے جیسا کہ انہیں باسنادہ ابوبکر احمد بن عمرو نے انہیں یعقوب بن حمید نے انہیں عثمان بن حمزہ نے بتایا کہ انہیں کثیر بن زید نے خالد بن طفیل بن مدرک سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ انہیں رسول اکرمؐ نے اپنی صاحبزادی کو مکے سے لانے کے لئے بھیجا اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ سجدے کے بعد سر اٹھاتے تو مندرجہ ذیل دعا مانگا کرتے۔

اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذبک منک لا ابلغ ثناء علیک کما اثنیت علی نفسک.

۴۸۰۴۔ حضرت مدرکؓ بن عمارہ

حضرت مدرکؓ بن عمارہ۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ سے بیعت کرنے آئے تو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا، کیونکہ انہوں نے ہاتھوں پر خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ چنانچہ جب انہوں نے ہاتھ دھوئے تو بیعت فرمائی۔

لیکن اس حدیث میں کچھ گڑبڑ ہے اور ان کی صحبت کے بارے میں شبہ ہے۔ اگر اس سے مراد مدرک بن عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط ہے تو ان کی صحبت ثابت نہیں اور نہ ملاقات اور روایت ہی ثابت ہے۔ اور اس حدیث کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور اگر اس روایت کا انتساب ان کے والد عمارہ بن عقبہ سے کیا جائے جب بھی درست نہیں اور ہم نے اس کی وضاحت ولید بن عقبہ کے ذکر میں کر دی ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور اسی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۵۔ حضرت مدرکؓ بن عوف

حضرت مدرکؓ بن عوف۔ البجلی الاحمسی: انہیں صحبت میسر آئی، جعفر نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ یہی ابو موسیٰ کا قول ہے۔ ابو عمر کا قول ہے کہ ان کی صحبت میں ... سے متعلق اختلاف ہے اور ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ قیس کبار صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ جناب مدرک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

۴۸۰۶۔ حضرت مدعم ؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت مدعم ؓ۔ یہ حضور اکرمؐ کے وہ حبشی غلام ہیں جنہیں رفاعہ بن زید الجذامی نے آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا تھا اور جنہیں حضورؐ نے آزاد فرما دیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آزاد نہیں فرمایا تھا انہوں نے غزوہ خیبر میں مال غنیمت سے ایک چادر ہتھیالی تھی اور قتل ہو گئے تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا اس چادر نے جہنم کی آگ کو ضرور بھڑکایا ہوگا۔

ہمیں عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ مجھے ثور بن زید نے سالم مولی عبداللہ بن مطیع سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ خیبر سے واپسی پر وادی قری میں پہنچے تو جب یہ حبشی غلام جو رفاعہ نے حضور کو دیا تھا حضور اکرم کا کجاوہ ایک اور آدمی مغیر الشمس کے ساتھ اتار رہے تھے کہ انہیں ایک تیر جو نہ معلوم کس نے چلایا تھا، لگا اور اس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ اس پر صحابہ نے کہا انہیں شہادت مبارک ہو۔ حضور نے فرمایا نہیں بلکہ اس چادر نے جو مال غنیمت سے چرائی تھی آگ کو اور بھڑکایا ہوگا۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۷۔ حضرت مدلج الانصاری ؓ

حضرت مدلج الانصاری ؓ۔ ابو صالح نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین اوقات میں پردہ پوشی کا حکم یوں نازل فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج نامی کو حضرت عمر ؓ کو بلانے کے لئے بھیجا۔ وہ سوئے ہوئے تھے۔ غلام نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر بیدار ہوئے اور ان کی شرمگاہ ننگی ہو گئی اور غلام کی نظر پڑ گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہو گیا دل میں کہا کاش اللہ تعالیٰ ہمارے بیٹوں، عورتوں اور نوکروں کو ان اوقات میں ہمارے تخلیے میں دخل انداز ہونے سے روک دے۔ چنانچہ وہ آیت نازل ہوئی حضرت عمر ؓ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور رسول اکرمؐ نے غلام کو دعا دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۰۸۔ حضرت مدلج ؓ بن عمرو السلمی

حضرت مدلج ؓ بن عمرو السلمی۔ یہ بنو عبد الشمس کے حلیف تھے اور ایک روایت میں ان کا نام مدلاج بن عمر مذکور ہے، یہ حضور اکرم کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک ہوئے اور ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

ابن کلبی لکھتا ہے کہ مالک، ثقف اور صفوان بنو عمرو جو بنو حجر بن عباد بن یشکر بن عدوان سے تھے سب غزوہ بدر میں موجود تھے اور وہ بنو عدوان سے تھے جو بنو غنم بن دودان بن اسد سے تھے اور اسی وجہ سے انہیں اور ان کے بھائیوں کو بنو عبد شمس کا حلیف شمار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بنو غنم بن دودان بنو عبد شمس کے حلیف تھے اور یہ ان کے حلیف تھے۔ واللہ اعلم، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر اور ابن مندہ نے انہیں سلمی، اسلمی یا اسدی شمار کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۰۹۔ حضرت مدلوکؓ ابوسفیان الفزاری

حضرت مدلوکؓ ابوسفیان الفزاری۔ ان کے مولیٰ اسلم باقی موالی کی معیت میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

مطر بن علاء الفزاری نے اپنی چچی آمنہ بنت ابی الشعثاء کی زبانی ابوسفیان مدلوک سے بیان کیا ہے کہ ہم حضورؐ کی خدمت میں موالی کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی چنانچہ جہاں ان کے سر پر حضور اکرمؐ نے ہاتھ رکھا تھا وہاں بال عمر بھر سیاہ رہے اور باقی آہستہ آہستہ سفید ہو گئے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم، ذ، ر

۴۸۱۰۔ حضرت مذعورؓ بن عدی العجلی

حضرت مذعورؓ بن عدی العجلی۔ اہل عراق سے تھے کہتے ہیں انہیں صحبت میسر آئی۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ دمشق کے محاصرے اور یرموک کی جنگ میں موجود تھے۔ ایرانیوں کے خلاف جنگ میں انہوں نے بعض کارنامے انجام دیئے تھے۔ ابوالقاسم دمشقی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۱۔ حضرت مذکور العذریؓ

حضرت مذکور العذریؓ۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ وہ حضور کے ساتھ غزوہ دومۃ الجندل میں شریک تھے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوالقاسم نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حالانکہ حضور اکرمؐ نے بنفس نفیس دومۃ الجندل پر چڑھائی نہیں کی تھی بلکہ خالد بن ولید کی کمان میں لشکر روانہ فرمایا تھا۔ اکثر اس لشکر ہی کو دلیل مان لیا جاتا ہے۔

۴۸۱۲۔ حضرت مذکور القبطیؓ

حضرت مذکور القبطیؓ۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ اعمش سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ایک انصاری نے ایک قبطی غلام کو جو دبر کا باشندہ تھا، آزاد کیا یہ محتاج تھا اور مقروض تھا۔ غلام کا نام مذکور ہے۔ حضورؐ نے آٹھ سو درہم سے خرید کر قیمت اسے دے دی اور فرمایا کہ یہ رقم لے لو اور قرض ادا کر کے باقی اپنے اہل خانہ پر خرچ کرو۔ ابوالزبیر نے جابر سے روایت کی ہے اور بتایا ہے کہ غلام کا نام یعقوب تھا اور جس انصاری نے آزاد کیا تھا اس کی کنیت ابومذکور تھی۔ یہی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۳۔ حضرت مرارؓ بن مالک

حضرت مرارؓ بن مالک۔ یہ قبیلہ تمیم الداری سے عبدالرحمٰن الداریان کے بھائی تھے۔ رسول اکرمؐ نے انہیں خیبر کی پیداوار سے کچھ غلہ مخصوص فرما دیا تھا۔ جعفر المستغفری نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۱۴۔ حضرت مرارہؓ بن ربیع

حضرت مرارہؓ بن ربیع۔ ابوعمر کہتا ہے کہ ایک روایت میں ابن ربیعہ انصاری عمری مذکور ہے۔ جن کا تعلق بنوعمرو بن عوف سے تھا۔

ہشام بن کلبی کے مطابق ان کا سلسلہ نسب مرارہ بن ربعی بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ ان تین انصار میں سے تھے، جو غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہو سکے تھے اور جن کے بارے میں قرآن کی آیت (وعلى الثلثة الذى خلفوا) نازل ہوئی تھی۔

ہمیں ابومحمد عبداللہ بن علی بن سوید نے باسنادہ ابوالحسن علی بن احمد الواحدی سے بتایا۔ انہیں احمد بن حسین حیری نے انہیں حاجب بن احمد نے انہیں محمد بن حماد نے انہیں ابومعاویہ نے انہیں اعمش نے انہیں ابوسفیان نے انہیں جابر نے ان تین انصار کے بارے میں بتایا کہ وہ کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۵۔ حضرت مرارہؓ بن سلمی الیمانی الحنفی

حضرت مرارہؓ بن سلمی الیمانی الحنفی۔ ہم ان کا نسب پیشتر ازیں ان کے بیٹے مجاعہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے مجاعہ نے روایت کی اور ان کے بیٹے مجاعہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یحیٰی بن راشد صاحب السابری نے حارث بن مرہ سے انہوں نے سراج بن مجاعہ بن مرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؐ نے ان کے نام غورہ، غرابہ اور جبل کی جاگیر لکھ دی۔ آپ کی وفات کے بعد وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے الحضرمہ کی جاگیر ان کے نام کر دی۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نجران کا علاقہ دے دیا۔ پھر وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی جاگیر عطا کی جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو وہ وہی پرانا فرمان لے کر ان کے پاس گئے انہوں نے فرمان کو سر آنکھوں پر رکھا اور پوچھا کیا مجاعہ کی نسل سے کوئی شخص باقی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں نعم اور شکیر کثیر۔ امیر المومنین ہنس پڑے کہنے لگے عربی زبان کا لفظ ہے۔ حاضرین نے معنی دریافت کئے تو امیر المومنین نے بتایا کہ شکیر تمہاری زبان کا لفظ ہے۔ کیا تم نے کبھی فصل نہیں دیکھی جو پھٹ کر نکھر جاتی ہے۔ زیاد بن ایوب نے ابومرہ حارث بن مرہ کے علاوہ مجاعہ کے کئی افراد سے یہ روایت سنی کہ مجاعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپؐ نے انہیں جاگیر عطا کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۶۔ حضرت مرارہؓ بن مربع بن قیظی

حضرت مرارہؓ بن مربع بن قیظی۔ وہ زید بن مربع، عبداللہ و عبدالرحمٰن کے بھائی تھے، انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا والد مربع بن قیظی منافق تھا۔ جب حضور اکرمؐ احد جاتے ہوئے اس کے احاطے میں داخل ہوئے تو اس نے حضور سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہوتے تو میری اجازت کے بغیر میرے احاطے میں داخل نہ ہوتے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۱۷۔ حضرت مرثدؓ بن جابر الکندی

حضرت مرثدؓ بن جابر الکندی۔ جعفر سے مروی ہے کہ ابن منیع نے اسے بتایا کہ اس سے اس حدیث کا ذکر علی بن قرین نامی ایک بڈھے نے جو بغداد کے مشرق میں رہتا تھا کیا۔ وہ حد درجہ ضعیف الحدیث تھا اور میری رائے میں اس حدیث کی قطعاً کوئی اصلیت نہیں ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۸۱۸۔ حضرت مرثدؓ بن ربیعہ العبدی

حضرت مرثدؓ بن ربیعہ العبدی۔ یحییٰ بن یونس اور بغوی کے علاوہ بھی اور لوگوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مجھے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سلیمان بن داؤد الشاذ کونی نے ابوقتیبہ سے انہوں نے بکر بن مرثد بن ربیعہ سے روایت کی کہ میں نے مرثد بن ربیعہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا آیا گھوڑے پر زکوٰۃ ہے؟ حضور نے فرمایا نہیں ہاں اگر بہ غرض تجارت ہو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۱۹۔ حضرت مرثدؓ بن صلت الجعفی

حضرت مرثدؓ بن صلت الجعفری۔ بغوی وغیرہ نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی کہ میرے والد نے حضور اکرمؐ سے آلہ تناسل کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔ یہ صاحب بصری تھے اور ان کی حدیث کا مخرج ان کے اہل خاندان تھے۔ ابونعیم، ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۰۔ حضرت مرثدؓ بن ظبیان السدوسی

حضرت مرثدؓ بن ظبیان السدوسی۔ عسکری نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور غزوۂ حنین میں آپ کے ساتھ شریک تھے اور آپؐ نے انہیں بنوبکر بن وائل کی طرف ایک خط لکھ کر دیا تھا۔

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ مجھ سے میرے باپ نے ان سے یونس اور حسین نے بیان کیا کہ مجھ سے سفیان نے ان سے قتادہ نے ان سے مضارب بن حزن العجلی نے بیان کیا کہ ان کو مرثد بن ظبیان نے بتایا کہ ہمارے پاس حضور اکرمؐ کا فرمان موصول ہوا۔ ہمارے قبیلے میں کوئی پڑھا ہوا نہ تھا۔ آخر بنوضبیعہ کے ایک شخص نے پڑھا۔ مرقوم تھا: محمد رسول اللہ کی طرف سے بکر بن وائل کے نام اسلام لاؤ اور محفوظ رہو اور یہ لوگ بنوالکاتب کے نام سے مشہور تھے۔

ابن اسحاق نے یہ روایت قرہ بن خالد سے اس نے مضارب بن حزن سے بیان کی کہ مرثد بن ظبیان حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۱۔ حضرت مرثدؓ بن عامر التغلبی

حضرت مرثدؓ بن عامر التغلبی۔ جعفر کو ابن منیع نے بتایا کہ ان سے بغداد کے ایک ضعیف الحدیث شیخ نے جس کا نام علی بن قرین تھا حدیث بیان کی جس کی کوئی اصل نہیں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۲۲۔ حضرت مرثدؓ بن عدی الکندی یا الطائی

حضرت مرثدؓ بن عدی الکندی یا الطائی۔ ابن منیع نے ان کا ذکر کیا ہے اور جس طرح مرثد بن عامر کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے، اسی طرح ان کے متعلق بھی کیا ہے۔ ان سے مروی حدیث یہ ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بنو عبدالقیس اہل مشرق کے بہترین لوگوں میں ہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۳۔ حضرت مرثدؓ بن عیاض

حضرت مرثدؓ بن عیاض یا عیاض بن مرثد۔

۴۸۲۴۔ حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد

حضرت مرثدؓ بن ابی مرثد۔ ابو مرثد کا نام کناز الغنوی تھا۔ باب کاف میں ان کا نسب بیان ہوا ہے۔ ان کا تعلق غنی بن اعصر بن سعد بن قیس بن غیلان سے ہے۔ باپ بیٹا دونوں معرکہ بدر میں شریک تھے۔

ہمیں جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ اسمائے شرکائے غزوۂ بدر بتایا کہ ابو مرثد کناز بن حصین اور ان کے بیٹے مرثد بن ابی مرثد حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ کے حلیف تھے۔ اور مرثد غزوۂ رجیع میں ۳ ہجری میں عاصم بن ثابت کے ساتھ موجود تھے۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو رسول اکرمؐ نے ان میں اور اوس بن صامت میں مواخات قائم فرمادی چونکہ وہ بڑے مضبوط اور طاقتور تھے، اس لئے وہ مسلمان قیدیوں کو مکے سے اٹھا کر مدینے لے جاتے تھے۔ مکے میں عناق نام کی ایک فاحشہ تھی جس سے زمانہ جاہلیت میں ان کے تعلقات رہے تھے۔ انہوں نے ایک آدمی سے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ اسے مکے سے اٹھا کر مدینے لے جائیں گے۔

وہ ایک چاندنی رات کو مکے آئے اور ایک دیوار کی اوٹ میں کھڑے ہو گئے۔ عناق وہاں آ گئی اور اس نے انہیں پہچان لیا اور خوش آمدید کہا اور اس کے یہاں رات بسر کرنے کی خواہش کی۔ انہوں نے کہا عناق! اسلام نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس پر اس نے شور مچا دیا۔ اے اہل مکہ! یہ شخص تمہارے قیدی اٹھانے آیا ہے۔ آٹھ آدمی ان کے تعاقب میں اٹھ دوڑے۔ وہ پہاڑ کے دامن میں چلتے چلتے ایک غار میں چھپ گئے۔ وہ بھی وہاں گئے لیکن خدا نے انہیں بچا لیا اور وہ انہیں نہ ڈھونڈ سکے اور ناچار لوٹ گئے۔

بعد میں وہ اپنے دوست کے پاس جسے اٹھانے آئے تھے پہنچ گئے۔ وہ کافی وزنی تھے۔ اسے اذخر تک اٹھا لائے اور وہاں اس کی بیڑیاں کاٹ ڈالیں۔ پھر وہ مدینے میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا یا رسول اللہؐ! کیا میں عناق سے نکاح کر لوں حضور خاموش رہے تا آنکہ یہ آیت نازل ہوئی۔ الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ الخ۔

ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد اس دستہ فوج کے کماندار تھے جسے حضور اکرمؐ نے رجیع کی طرف روانہ کیا تھا اور یہ واقعہ ۳ ہجری کے ماہ صفر میں پیش آیا تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ اس دستہ فوج کی کمان عاصم بن ثابت کے پاس تھی اور اس واقعہ کو ہم حبیب بن عدی اور عاصم کے ترجموں میں بیان کر چکے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب مرثد نے حضور اکرمؐ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا تمہاری کامیابی قبولیت نماز میں ہے پس تم اپنے میں سے بہترین آدمی کو امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارا سالار وفد ہے۔

قاسم ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھ سے جناب مرثد نے حدیث بیان کی۔ابوعمر نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا ہے لیکن یہ وہم اور غلط ہے کیونکہ جو شخص حضور اکرم کی زندگی کے دوران قتل کر دیا گیا ہو، اسے القاسم کیسے مل سکتا ہے اور نہ حدثنی کہنا درست ہے کہ اسناد منقطع ہے۔واللہ اعلم تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۵۔حضرت مرثدؓ بن نجبہ

حضرت مرثدؓ بن نجبہ۔یہ میتب بن نجبہ بن ربیعہ بن ریاح بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن سمح بن فزارہ بن ذبیان الفزاری کے بھائی اور خالد بن ولید کے رفیق تھے۔حیرہ کی جنگ اور فتح دمشق کے موقعہ پر موجود تھے اور فیصل شہر پر مارے گئے تھے اور ایک دوسری روایت کے مطابق یہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔یہ حضور اکرمؐ کے عہد میں تھے۔

ان کا ذکر حافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے بھی کیا ہے۔

۴۸۲۶۔حضرت مرثدؓ بن وداعہ

حضرت مرثدؓ بن وداعہ۔حمصی کندی اور بروایتے قبیلہ جعفی یا طے کے بزرگ تھے۔امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں، لیکن ابوحاتم انکار کرتے ہیں اور عبداللہ بن حوالہ سے روایت کرتے ہیں۔

امام بخاری کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن محمد الجعفی نے ان سے شبابہ نے ان سے جریر نے بیان کیا کہ انہوں نے خمیر بن یزید الرجبی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے سردار قبیلہ جو حضورؐ کے مصاحب تھے نماز پڑھتے دیکھا۔اکثر نماز میں کھٹمل یا مکھیوں کو مار دیا کرتے۔مسلم نے انہیں تابعین میں شمار کیا ہے۔

ان سے خالد بن معدان نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی اور امت ہوگی۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۲۷۔حضرت مرحب یا ابومرحبؓ

حضرت مرحب یا ابومرحبؓ۔کوفی صحابہ سے تھے۔زہیر نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے اسی طرح مشکوک انداز میں سنا کہ مرحب یا ابومرحب نے کہا گویا میں اب بھی حضور اکرمؐ کی قبر میں چار (یہ پانچ ہیں چار نہیں۔مترجم) آدمی علی، فضل، عبدالرحمٰن بن عوف، عباس اور اسامہ کو دیکھ رہا ہوں۔امام ثوری و ابن عیینہ نے اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے اور انہوں نے بغیر از شک ابومرحب سے روایت کی۔ابوعمر کا بیان ہے کہ شعبی سے روایت کے متعلق جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔اختلاف ہے لیکن سوائے اس وجہ سے کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عبدالرحمٰن ان کے ساتھ تھے البتہ ابن شہاب نے ابن میتب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کو انہیں لوگوں نے دفن کیا جنہوں نے آپ کو غسل دیا تھا اور وہ چار تھے، علی، فضل، عباس اور صالح شقران۔انہوں نے آپؐ کو لحد میں اتارا اور قبر پر ایک اینٹ گاڑ دی اور انصار میں سے خولی بن اوس بھی قبر میں اترے تھے۔ابوعمر نے اس کا ذکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

۴۸۰۔ حضرت مرداسؓ بن عروہ

حضرت مرداسؓ بن عروہ۔ صحابی ہیں ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک آدمی کو پتھر مارا وہ نبیؐ ...س آیا اس کو محمد بن جابر اور ولید بن ابی ثور نے زیاد سے روایت کیا ہے۔ اور ثوری نے زیاد سے انہوں ایک آدمی سے جس کا ...نے نام نہیں لیا روایت کی ہے اسکی تینوں نے تخریج کی ہے۔

۴۸۱۔ حضرت مرداسؓ بن عمرو الفدکی

حضرت مرداسؓ بن عمرو الفدکی۔ کلبی نے مرداس بن نہیک لکھا ہے اور اسی طرح ابو عمر نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ فزاری ...ن کے بارے میں قرآن کی درج ذیل آیت اتری تھی۔

ولو تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا

ابو سعید خدری نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ایک دستہ فوج بنو ضمرہ روزانہ کیا جن میں اسامہ بن زید بھی تھے۔ اسے اسامہ ...ل کر دیا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ بنو اسلم کے ایک شیخ نے اپنے قبیلے کے کئی آدمیوں کی ...مجھے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے غالب بن عبداللہ الکلبی کو بنو مرہ کے علاقے میں کلب لیث کی طرف بھیجا اور ان میں ان کے حلیف ...س بن نہیک جو بنو حرقہ سے تھے بھی شریک تھے۔ انہیں اسامہ بن زید نے قتل کر دیا۔

ابن اسحاق سے روایت ہے کہ مجھ سے محمد بن اسامہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا اسامہ بن زید سے روایت کی کہ ...اور ایک انصار کو مرداس سے آنا سامنا ہو گیا۔ جب ہم نے اس پر ہتھیار اٹھائے تو اس نے کلمہ شہادت پڑھ دیا۔ مگر ہم وار پر وار ...تے رہے تا آنکہ وہ مر گیا۔ واپسی پر حضور اکرمؐ کو واقعہ بتایا تو آپ نے فرمایا اے اسامہ تجھے اس شخص سے کیا سروکار تھا جس ...کلمہ شہادت پڑھا عرض کیا! یا رسول اللہ اس نے قتل سے بچنے کے لئے ایسا کیا تھا۔ حضور اکرم نے اپنے پہلے جملے کو اتنی بار دہرایا ...میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوتا بلکہ آج ہی اسلام لایا ہوتا اور میں نے اس قتل کا ...کاب نہ کیا ہوتا۔

ایک روایت میں ہے کہ مرداس کے قاتل کا نام محلم بن جثامہ تھا۔ بعض لوگوں نے ان دو کے علاوہ کسی اور کا نام لیا ہے لیکن صحیح ...ہے کہ جس شخص نے جنگ میں کلمہ شہادت پڑھا تھا اس کے قاتل اسامہ تھے کیونکہ مسلمانوں نے اس پر سخت احتجاج کیا تھا اور جس ...لم نے قتل کیا تھا وہ اور آدمی تھا واللہ اعلم۔ تینوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۴۸۲۔ حضرت مرداسؓ بن قیس الدوسی

حضرت مرداسؓ بن قیس الدوسی۔ اس کی حدیث صالح بن کیسان نے اس شخص سے بیان کی جس نے مرداس بن قیس سے ...ایت کی اس کا بیان ہے کہ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہانت اور اس وجہ سے (غیر معمولی تبدیلیوں)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے یہاں ایک سانحہ پیش آیا ہے جو میں عرض کرتا ہوں ہمارے یہاں ایک لڑکی ہے جس سے ہمیں کبھی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ ایک دن وہ واپس آئی تو کہنے لگی اے خاندان دوس! آج مجھے ایک عجیب واقعہ پیش آیا میں بکریاں چرا رہی تھی کہ اندھیرا چھا گیا اور میں نے یہ محسوس کیا جیسے مرد عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہیں میں پاگل تو نہیں ہوئی کہانت کے بارے میں یہ حدیث مکمل طور پر بیان کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۱۔ حضرت مرداسؓ بن مالک الاسلمی

حضرت مرداسؓ بن مالک الاسلمی۔ کوفی ہیں اور بیعت رضوان والوں میں سے ہیں۔ ابوالفرج بن محمود نے باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کی انہوں نے وہبان بن بقیہ سے انہوں نے خالد بن عبداللہ سے انہوں نے بیان سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مرداس الاسلمی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ معاشرے کا صالح عنصر پہلے چلا جائے گا اور وہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد کھجور اور جو کے بچے کھچے اور بے کار دانوں کی طرح معاشرے کا ردی حصہ رہ جائے گا۔ جن سے اللہ میاں کوئی سروکار رکھنا گوارا نہ کریں گے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۲۔ حضرت مرداسؓ بن مالک الغنوی

حضرت مرداسؓ بن مالک الغنوی۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی اولاد نے ان سے حدیث یوں بیان کی ہے کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے چہرے کو تھپتھپایا اور دعائے خیر فرمائی۔ ان کو فرمان لکھ کر دیا اور اپنے قبیلے کے صدقات کی تولیت انہیں مرحمت فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن الکلبی نے ان کا نام مرداس بن مویلک لکھا ہے اور ان کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے: مرداس بن مویلک بن واقد بن ریاح بن ثعلبہ بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی بن اعصر الغنوی۔ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہدیتہً ایک گھوڑا پیش کیا۔

۴۸۳۳۔ حضرت مرداس یا ابن مرداسؓ

حضرت مرداس یا ابن مرداسؓ۔ وہ بیعت رضوان میں موجود تھے ان کا ذکر اس حدیث میں ملتا ہے جو راشد بن سیار مولیٰ عبداللہ بن ابی اوفی نے روایت کی وہ کہتے ہیں میں نے جن پانچ آدمیوں کو حضور اکرمؐ سے درخت کے نیچے بیعت کرتے دیکھا۔ ان میں مرداس یا ابن مرداس شامل تھے۔ وہ مغرب سے پہلے نماز پڑھ رہے تھے، ابن مندہ، ابونعیم، ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے اور چونکہ ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اس لئے استدراک کی ضرورت نہیں۔

۴۸۳۴۔ حضرت مرداسؓ بن ابی مرداس

حضرت مرداسؓ بن ابی مرداس۔ ان کا نام مرداس بن عقفان التمیمی العنبری ہے۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ وہ راوی ہیں کہ میں حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے میرے لئے دعا خیر فرمائی۔ ان سے ان کے بیٹے بکر نے روایت کی۔ ابوعمر نے اختصاراً ذکر کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۳۵۔ حضرت مرداسؓ بن مروان

حضرت مرداسؓ بن مروان بن جذع بن یزید: باپ بیٹے دونوں نے اسلام قبول کیا۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر موجود تھے اور خیبر کی پیداوار سے دو حصے وصول کرنے کے لئے حضور اکرمؐ کے امین تھے۔ غسانی نے ابن الکلبی سے اور العدوی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۶۔ حضرت مرداسؓ بن نہیک

حضرت مرداسؓ بن نہیک۔ ہم ان کا ذکر مرداس بن عمرو الفدکی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۴۸۳۷۔ حضرت مرزبانؓ بن نعمان

حضرت مرزبانؓ بن نعمان بن امراؤالقیس بن عمرو المقصور بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن حارث الاکبر الکندی: یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اشعث بن قیس کندی کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ یہی ابن الکلبی کا بیان ہے۔

۴۸۳۸۔ حضرت مرزوق الصیقل الشامیؓ

حضرت مرزوق الصیقل الشامیؓ۔ حضور اکرمؐ سے انہوں نے سماع کیا اور وہ انصار کے مولی تھے، ابوالحکم الصیقل الحمصی نے مرزوق سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی ذوالفقار نامی تلوار کو صیقل کیا اس تلوار کا قبضہ، حلقے اور کنڈے چاندی کے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۳۹۔ حضرت مرکبودؓ

حضرت مرکبودؓ۔ ایرانی تھے، صنعا میں رہتے تھے۔ رسول کریم کی زندگی میں مسلمان ہوئے۔ بعض لوگوں نے یہ حال کیود سے نقل کیا ہے۔ میرے دل میں ان سے غلطی ہوئی ہے۔ صحیح نام وہی ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔

۴۸۴۰۔ حضرت مروانؓ بن جذع

حضرت مروانؓ بن جذع بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی اسلمی جب مسلمان ہوئے کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ ان کے بیٹے مرداس صلح حدیبیہ میں موجود تھے اور حضور سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور خیبر کی پیداوار کے دو حصوں کے امین تھے۔ ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۱۔ حضرت مروان بن حکمؓ [1]

حضرت مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی: اس کی کنیت ابو عبدالملک تھی۔ حضرت

[1] اس کا نام صحابہ میں لکھنا صحابہ کی توہین ہے۔ (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمانؓ کا عم زاد تھا۔ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوا کوئی کہتا ہے ہجرت کے دوسرے سال پیدا ہوا۔ مالک کے مطابق غزوۂ احد کے دن کسی کے نزدیک غزوۂ خندق کے دن کسی کے خیال میں فتح مکہ کے دن اور بعض کی رائے میں غزوۂ طائف کے دن پیدا ہوا۔ یہ حضور اکرمؐ کی زیارت سے محروم رہا۔ کیونکہ بچپن میں جب حضور نے ان کے والد کو جلاوطن کر دیا تھا تو یہ طفل نادان تھا۔ اس نے یہ عرصہ طائف میں بسر کیا تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے خط لکھ کر حکم کو بلالیا اور اسے اپنے قریب کرلیا۔ ایک دن حضرت علی نے حکم کو دیکھا تو کہنے لگے خدا تجھے تباہ کرے اللہ امت محمد یہ کو تم سے اور تمہارے بیٹے کے شر سے محفوظ رکھے۔

مروان کو لوگ خیط باطل کہتے ہیں کیونکہ یوم الدار کے موقعہ پر کسی شخص نے اس کی گردن پر وار کیا تھا جس سے اس کی ایک رگ کٹ گئی تھی اور وہ کبا ہو گیا تھا۔ جب شام میں مروان سے لوگوں نے بیعت کی تو اس کے بھائی عبدالرحمٰن نے جو ایک بے باک اچھا شاعر تھا اور مروان کے طور طریقے اسے پسند نہ تھے یہ اشعار کہے۔

فو اللّٰہ ما ادری وانی لسائل حلیلة مضروب القفا کیف تصنع

بخدا میں نہیں جانتا اسی لئے میں اس کبے کی بیوی سے پوچھتا ہوں کہ تو اس آدمی کے ساتھ کیسے گزر بسر کرتی ہے جو کبا ہے۔

لحا اللّٰہ قوماً امروا خیط باطل علی الناس یعطی ما یشاء ویمنع

خدا اس قوم کا بھلا نہ کرے جنہوں نے خیط باطل کو اپنا امیر بنالیا۔ جو اپنی مرضی سے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے محروم رکھتا ہے۔

ایک روایت کی رو سے عبدالرحمٰن نے یہ اشعار اس وقت کہے تھے، جب امیر معاویہ نے مروان کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ امارت مدینہ کے بعد مکے اور طائف کی امارت بھی مروان کو دے دی تھی۔ پھر حکومت مدینہ سے اسے معزول کر کے سعید بن ابی العاص کو حاکم مقرر کر دیا۔ چنانچہ ۵۴ ہجری تک مدینہ اس کی تحویل میں رہا۔ اس کی معزولی پر ولید بن عتبہ بن ابی سفیان امیر معاویہ کی وفات تک مدینے کا عامل رہا۔

جب معاویہ بن یزید بن معاویہ اپنا جانشین مقرر کئے بغیر مر گیا تو بعض لوگوں نے شام میں مروان بن حکم کی خلافت پر اس سے بیعت کر لی۔ اسی طرح ضحاک بن قیس الفہری نے شام ہی میں عبداللہ بن زبیر کے نام پر لوگوں سے بیعت لی۔ چنانچہ دمشق کے نواح میں مرج رہط کے مقام پر دونوں میں جنگ ہوئی جس میں ضحاک مارا گیا اور شام اور مصر پر مروان کا قبضہ ہو گیا۔ اس اثناء میں مروان نے خالد بن یزید کی ماں سے نکاح کر لیا تا کہ خالد کو خفیف کرے۔ ایک دن خالد سے کہا اے تر وتازہ سیرین والی عورت کے بیٹے! خالد نے اسے کہا تو وہ آدمی ہے جسے امین بنایا لیکن تو نے خیانت کی۔ خالد نے ماں سے شکایت کی ماں نے کہا تم مروان کو نہ بتانا کہ تم نے مجھ سے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ جب مروان ام خالد کے گھر آیا تو وہ اپنی لونڈیوں سمیت اٹھ کھڑی ہوئی اور اسے گلا گھونٹ کر مار دیا۔ اس کی مدت حکومت نو یا دس مہینے تھے۔ یہ ان لوگوں سے ہے جو عورتوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس سے علی بن حسین اور عروہ بن زبیر نے روایت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بھائی عبدالرحمٰن نے اس کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

الا من مبلغ مروان عنی رسولا والرسول من البیان

اچھا، وہ آدمی کون ہے جو میری جانب سے مروان کو قاصد روانہ کرے اور ایسا قاصد جو بوضاحت پیغام پہنچا سکے۔

بانک لن تری طرداً لحر کالصاق بہ بعض الھوان

تم ایسے آدمی ہو جو یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ایک آزاد آدمی کو دھتکارنا ایسا ہے گویا اس سے بعض رسوائیاں چپکا دی جائیں۔

وھل حدثت قبلی عن کریم معین فی الحوادث او معان

اور کیا مجھ سے پہلے تجھ سے کسی کریم النفس نے جو حوادث اور خوشحالی میں مددگار ثابت ہو گفتگو کی ہے۔

یقیم بدار مضیعۃ اذا لم یکن حیران او خفق الجنان

وہ مصیبت کے مقام پر ٹھہرا رہتا ہے۔ بشرطیکہ وہ حیران اور مخبوط الحواس نہ ہو۔

فلا تقذف بی الرجوین انی اقل القوم من یغنی مکانی

تو مجھے دو امیدوں (پس و پیش) کا الزام نہ دے۔ حالانکہ میں قوم میں ایسا آدمی ہوں جو مکان سے بے نیاز ہے۔

ساکفیک الذی استکفیت منی بامر لا تخالطہ الیدان

جلدی ہی تجھے اس ذات کی امداد، جس نے تجھے مجھ سے بے نیاز کر دیا ہے کافی ہوگی اس کام میں جسے دو ہاتھوں نے الجھایا نہ ہو۔

ولو انا بمنزلۃ جمیعا جریت وانت مضطرب الجنان

ایک وہ وقت تھا جب ہم اکٹھے تھے پھر تو چل کھڑا ہوا اور تو بڑی بے چین طبیعت کا آدمی تھا۔

ولو لا ان ام ابیک امی وان من قد ھجاک فقد ھجانی

اگر تیرے باپ کی ماں میری ماں نہ ہوتی اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ تیری ہجو میری ہجو شمار ہوتی۔

لقد جاھرت بالبغضاء انی الی امر الجھارۃ والعلان

تو میں بلاشبہ اپنے عناد کا اظہار کرتا۔ کیونکہ میں واضح اور کھلی بات کو پسند کرتا ہوں۔

۴۸۴۲۔ حضرت مروانؓ بن قیس الاسدی

حضرت مروانؓ بن قیس الاسدی۔ ایک روایت میں سلمی آیا ہے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے بیٹے خیثم بن مروان نے ان سے روایت کی کہ حضورؐ نعیمان نامی ایک شخص کے پاس سے گزرے، جو شراب کے نشے میں تھا۔ حضور کے حکم سے اسے درے لگائے گئے دوبارہ گزرے تو اسے پھر اسی حالت میں پایا اسے پھر درے لگائے گئے تیسری اور چوتھی بار بھی یہی صورت حال پیش آئی۔ اس موقعہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کس بات کا انتظار کر رہے ہیں یہ شخص چار بار ارتکاب جرم کر چکا ہے کیوں نہ اس کی گردن ماردی جائے۔ اس پر ایک آدمی بول اٹھا میں نے اسے غزوۂ بدر میں دلیری سے لڑتے دیکھا ہے۔ ایک دوسرے شخص نے کہا کہ میں نے غزوۂ بدر میں اس کی قابل تحسین کارگزاری دیکھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔حضور اکرمؐ نے فرمایا کیسے! جب یہ شخص بدر میں موجود تھا۔

عمران بن یحییٰ نے اپنے چچا عمران بن قیس الاسدی سے روایت کی کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا میرا والد فوت ہوگیا ہے اور اس نے مجھے وصیت کی ہے کہ میں مکے جاؤں اور اس کی طرف سے ایک جانور ذبح کروں۔ حالانکہ اس نے کوئی مال نہیں چھوڑا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں! یہ فرض تو تمہیں ادا کرنا ہوگا۔ ذرا غور کرو اگر تمہارے باپ پر کسی آدمی کا قرض ہوتا اور تو اپنے مال سے وہ قرض ادا کرتا تو کیا وہ آدمی خوشی خوشی تجھ سے واپس نہ ہوتا۔ اس بنا پر خدا کو تو راضی کرنا از حد ضروری ہے۔

۴۸۴۳۔ حضرت مروانؓ بن مالک الداری

حضرت مروانؓ بن مالک الداری۔ عبدالملک بن ہشام نے قبیلہ داری کے ان لوگوں کے ناموں کے سلسلے میں جن کو حضور اکرمؐ نے خیبر کی پیداوار سے حصص عطا فرمائے تھے دو بھائیوں عرفہ بن مالک اور مروان بن مالک کے نام لکھے ہیں۔ ابن اسحاق نے مرار بن مالک کا نام لیا ہے ابن ہشام نے مروان بن مالک کا نام لیا ہے۔ جس کا تذکرہ ہم مرار کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۸۴۴۔ حضرت مرہؓ بن حباب

حضرت مرہؓ بن حباب بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام جعل بن عمرو بن جشم البلوی! یہ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ طبری نے مرہ بن حباب بن عدی بن عجلان لکھا ہے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ کلبی وغیرہ کہتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۵۔ حضرت مرہؓ بن سراقہ

حضرت مرہؓ بن سراقہ۔ غزوۂ حنین میں جو مسلمان شہید ہوئے تھے یہ بھی ان میں شامل تھے۔ ابو عمر نے ان کا اختصاراً ذکر کیا ہے لیکن ابن اسحاق نے ان کا نام ان لوگوں میں شامل نہیں کیا جو حنین اور خیبر میں شہید ہوئے تھے۔ ہاں عروہ بن مرہ بن سراقہ کا ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے عروہ کے تحت ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۶۔ حضرت مرۃ العامریؓ

حضرت مرۃ العامریؓ۔ یعلی بن مرہ کے والد ہیں۔ یہ کوفی ہیں اور باپ بیٹا دونوں کو صحبت میسر آئی اور روایت بھی۔ اس کا نسب بقول ابو عمر مرہ بن وہیب بن جابر ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مرہ بن ابی مرہ ثقفی والد یعلی بن مرہ لکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

یونس بن بکیر نے اعمش سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں میں ایک سفر میں رسول کریمؐ کے ساتھ تھا۔ میں نے آپؐ سے ایک عجیب واقعہ کے ظہور کا مشاہدہ کیا۔ ایک عورت ایک آسیب زدہ بچے کو لئے حضور کے پاس آئی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے دشمن خدا میں اللہ کا رسول ہوں تو دفع ہو جا۔ وہ بچہ ٹھیک ٹھاک ہوگیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن عیسیٰ وغیرہ نے اعمش سے اسی طرح نقل کیا ہے اور وکیع نے اعمش سے انہوں نے منہال سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عجیب وغریب واقعہ کا مشاہدہ کیا اور پھر واقعہ بیان کیا۔

۴۸۴۷۔ حضرت مرہؓ بن صابی الیشکری

حضرت مرہؓ بن صابی الیشکری۔ ان کا والد اپنے قبیلے کا سردار تھا۔ جناب مرہ نے مسیلمہ کذاب کو فصیح و بلیغ اشعار میں تنبیہ کی۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۸۔ حضرت مرہؓ بن عمرو قرشی

حضرت مرہؓ بن عمرو بن حبیب۔ بن واثلہ۔ بن عمرو بن شیبان۔ بن محارب۔ بن قرشی الفہری جن کا تعلق مسلمۃ الفتح سے ہے۔

یحییٰ نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے انیسہ ام سعید بنت مرہ سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کا کفیل (اس کے لئے ہو یا کسی اور کے لئے) جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ ابو عمر ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۴۹۔ حضرت مرہؓ بن عمرو العقیلی

حضرت مرہؓ بن عمرو العقیلی۔ ابو بکر اسماعیلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ محمد بن مطلب سے انہوں نے علی بن قرین سے انہوں نے خشرم بن حسین العقیلی سے انہوں نے عقیل طریف العقیلی سے انہوں نے مرہ بن عمرو سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز ادا کی اور آپ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ہم کئی مقام پر بیان کر آئے ہیں کہ یہ شخص ضعیف الروایت ہے۔

۴۸۵۰۔ حضرت مرہؓ بن کعب

حضرت مرہؓ بن کعب۔ ایک روایت میں ان کا نام کعب بن مرہ سلمی بہزی ہے۔ جن کا تعلق بہز بن حارث بن سلیم بن منصور سے ہے۔ پہلے بصرے میں اور پھر شام میں سکونت اختیار کی۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ مرہ بن کعب درست ہے۔ ایک روایت ہے کہ یہ دو مختلف آدمی ہیں مگر یہ غلط ہے اور ہم اس کا ذکر کعب کے باب میں کئی مقام پر کر آئے ہیں اور انہوں نے ۵۷ ہجری میں اردن میں وفات پائی۔

ان سے عبداللہ بن شقیق، جبیر بن نفیر اور اسامہ بن خریم نے روایت کی۔ ہم نے کئی آدمیوں سے باسنادہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے، انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے، انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو الاشعث الصنعانی سے روایت کی کہ شام میں کچھ خطیب خطبہ دینے اٹھے ان میں صحابہ کرام بھی تھے۔ آخر میں جو آدمی اٹھا ان کا نام مرہ بن کعب تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی تو میں نہ اٹھتا۔ آپ نے آنے والے فتنوں اور ان کے قرب کا ذکر فرمایا۔ اتنے میں وہاں سے ایک شخص چادر میں لپٹا لپٹایا مجھے ملا۔ حضور نے فرمایا یہ آدمی آج ہدایت پر ہے۔ میں اٹھ کر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیچھے ہولیا دیکھا کہ وہ عثمان بن عفانؓ تھے۔ پھر میں ان کے سامنے ہو گیا اور انہیں بتایا کہ جو کچھ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وز

۴۸۵۱۔ حضرت مزردؓ بن ضرار

حضرت مزردؓ بن ضرار بن ثعلبہ بن حرمہ بن سیفی بن اصرم بن ایاس بن عبد غنم بن جحاش بن بجالہ بن مالک بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام ضرار بن سنان بن امیہ بن عمرو بن حجاش بن بجالہ غطفانی، ذبیانی الشعمی ہے۔ یہ شماخ کے بھائی تھے اور ان کا نام یزید تھا، مگر مشہور مزرد تھا اور انہیں مزرد درج ذیل شعر کی وجہ سے کہتے تھے۔

فقلت تزردها عبید فاننی لزرد الموالی فی السنین مزرد

میں نے کہا کہ عبید اسے نگل جائے گا کیونکہ میں بھی مشکلات میں موالی کو نگل جاتا ہے۔

مزرد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ذیل کے اشعار پڑھے:

تعلم رسول اللہ انا کاننا افانا با نمار ثعالب ذی غسل

رسول کریمؐ کو بتا دو کہ ہم نے انمار کی مدد سے ذی غسل کی لومڑیوں کو تباہ کر دیا ہے۔

تعلم رسول اللہ لم ارمثلهم ادنی علی الادلی و احرم للغصل

رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیجئے کہ میں نے ان کی طرح ادنیٰ پر مہربان اور قطع تعلق کو ناجائز گرداننے والا انہیں دیکھا۔

انمار ان کے قبیلے کا نام ہے۔ وہ اپنے قبیلے کی ہجو کیا کرتے اور لوگ سمجھتے کہ وہ اپنے مہمانوں کی ہجو کر رہے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۲۔ حضرت مزیدہؓ بن جابر العبدی العصری

حضرت مزیدہؓ بن جابر العبدی العصری۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کی نسبت اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے مزیدۃ العبدی میں لکھا ہے اور عصری کا نام نہیں لیا۔ ابن الکلبی نے مزیدہ بن مالک بن ہمام بن معاویہ بن شبابہ بن عامر بن خطمہ بن محارب بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس لکھا ہے لیکن عصری کی نسبت کا ذکر نہیں کیا۔ مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انہیں عصری لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہود بن عبد اللہ بن سعد بن مزیدہ کے دادا تھے۔

ہود بن عبد اللہ العصری نے اپنے دادا مزیدہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسناد خود ابو بکر احمد بن عمرو سے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن صدران سے انہوں نے طالب بن حجیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العبدی سے انہوں نے ہود العصری سے انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ ایک دن حضور اکرمؐ صحابہ سے گفتگو فرما رہے تھے ارشاد فرمایا کہ ابھی اس طرف سے کچھ سوار تمہارے آمنے سامنے آنے کو ہیں جنہیں تم اہل مشرق کے بہترین افراد کہہ سکتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور اس طرف کو چل دیئے۔ ان کی ملاقات تیرہ شتر سواروں سے ہوئی، جنہیں انہوں نے خوش آمدید کہا اور پوچھا کہ کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ کہا بنو عبدالقیس سے۔ کیا تم اس علاقے میں تلواروں کی تجارت کے لئے آئے ہو۔ کہا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے تم حضور اکرمؐ کی ملاقات کو آئے ہو۔ پس وہ انہیں ساتھ لئے حضور کی طرف لے چلے۔ وہاں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ہیں وہ صاحب جنہیں تم ملنے آئے ہو۔

یہ سنتے ہی انہوں نے اونٹوں سے چھلانگیں لگائیں۔ کچھ تیز تیز چلے، کچھ بھاگے اور کچھ آہستہ آہستہ چل کر خدمت اقدس میں پہنچے۔ حضور اکرمؐ کے ہاتھ تھامے، چومے اور پھر قریب ہو کر بیٹھ گئے۔ اشج جو سب سے چھوٹا تھا وہ پیچھے رہ گیا۔ اس نے اپنا اونٹ بٹھایا۔ اسے رسی سے باندھا ساتھیوں کے سامان کو اکٹھا کیا اور پھر متانت سے چلتا ہوا حضور اکرمؐ کے پاس آیا اور آپؐ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ حضورؐ نے فرمایا تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔ اس نے دریافت کیا: یا رسول اللہ وہ کون کون سی ہیں؟ فرمایا وقار اور احساس فرض۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ اوصاف جبلی ہیں یا کسبی۔ حضور نے فرمایا: جبلی، اس پر اس نے کہا، ہر تعریف کا سزاوار وہ خدا ہے جس نے مجھے ایسی جبلت عطا فرمائی جو اسے اور اس کے رسول کو پسند ہے۔

اسماعیل بن علی نے باسنادہ ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے محمد بن صدران ابوجعفر البصری سے انہوں نے طالب بن حجیر سے انہوں نے ہود بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے دادا مزیدہ سے روایت کی کہ وہ فتح مکہ کے دن حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ کی تلوار پر سونے اور چاندی کے حلقے وغیرہ تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

اس روایت میں سب نے مزیدہ کو مرد قرار دیا ہے، لیکن ابونعیم نے دوبارہ ان کا ذکر صحابیات میں عورت سمجھ کر کیا ہے۔ حالانکہ وہ مرد ہیں۔

باب میم وس

۴۸۵۳۔ حضرت مساحق ابونوفلؓ

حضرت مساحق ابونوفلؓ۔ نصر بن علی نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق سے اس نے باپ سے اس نے اس کے دادا سے روایت کی کہ جب بھی حضور اکرمؐ کوئی سریہ روانہ کرتے تو فرماتے، جب تم کوئی مسجد دیکھو یا موذن کی اذان سنو، تو کسی سے جنگ نہ کرو۔ الیاس نے سفیان سے انہوں نے عبدالملک سے خود روایت کی (ان میں عمرو کا نام نہیں) انہوں نے ابن عصام المزنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۴۔ حضرت مسافع الدیلی ابوعبیدہؓ

حضرت مسافع الدیلی ابوعبیدہؓ۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سماع کیا۔ امام بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مالک بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبیدہ بن مسافع الدیلی نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اگر عبادت گزار بندے شیر نوش بچیاں اور گھاس چرنے والے چرند نہ ہوتے تو خدا تم پر اپنا عذاب انڈیل دیتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۵۔ حضرت مسافعؓ بن عیاض

حضرت مسافعؓ بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی تیمی: وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی، لیکن ان کی کوئی حدیث یاد نہیں۔ زبیر اور عدوی کہتے ہیں کہ مسافع اور حسان بن ثابت دونوں شاعر تھے اور لوگوں کی آراء ان کے بارے میں مختلف تھیں اور وہ انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دیتے تھے۔ چنانچہ ہم ذیل میں حسان بن ثابت کے ہجو یہ اشعار نقل کرتے ہیں۔

یا آل تیم الا تنہون جاہلکم ... قبل القذاف بصم کالجلا مید

اے بنو تیم! کیا تم اپنے جاہل کو، جو گالیاں بکنے سے پہلے سنگ خارا کی طرح خاموش رہتا ہے، روکتے نہیں ہو۔

فنہنہوہ فانی غیر تارککم ... ان عاد ما اہتزماء فی ثری عود

پس ہم اسے روکیں گے اور میں تمہیں اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ وہ پانی جو زمین سے لکڑی میں داخل ہوتا ہے اسے حرکت دیتا رہے گا۔

لو کنت من ہاشم او من بنی اسد ... او عبد شمس او اصحاب اللوا صید

کاش میں بنو ہاشم یا بنو اسد یا بنو عبد الشمس یا صاحب علم بنو صیداء سے ہوتا۔

او بنی نوفل او ولد مطلب ... للہ درک لم تہمم بتہدید

کاش میں بنو نوفل یا بنو مطلب سے ہوتا۔ خدا تیرا بھلا کرے تو میری ہجو کی جرأت نہ کرسکتا۔

او من بنی زہرۃ الابطال قد عرفوا ... او من بنی جمح الخضر الجلاعید

یا میں بنو زہرہ سے ہوتا جن کے جانباز مشہور ہیں یا بنی جمح سے ہوتا جو بڑے مرفہ الحال اور سخت کوش ہیں۔

اوفی الذوابۃ من تیم اذا انتسبو ... او من بنی الحارث البیض الا ما جید

یا میں بنو تیم کے متعلقین سے ہوتا اور یا بنو حارث سے جو روشن چہرہ اور قابل احترام لوگ ہیں۔

لو لا الرسول وانی لست عاصیہ ... حتی یغیبنی فی الرمس ملحودی

اگر رسول کریمؐ نہ بھی ہو جب بھی میں ان کی نافرمانی نہیں کروں گا تا آنکہ مجھے قبر میں دفن کر دیا جائے۔

وصاحب الغار انی سوف احفظہ ... وطلحہ بن عبداللہ ذوالجود

اور حضورؐ کے رفیق غار جن کی میں حفاظت کروں گا اور نیز طلحہ بن عبیداللہ جو بڑا کریم النفس ہے۔

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۵۶۔ حضرت مستظلؓ بن حصین

حضرت مستظلؓ بن حصین۔ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں اور تابعی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۷۔ حضرت المستنیرؓ بن صعصعہ الخزاعی

حضرت المستنیرؓ بن صعصعہ الخزاعی۔ علاء بن حضرمی کے اس خط میں جو حضور اکرمؐ نے انہیں لکھ کر دیا تھا ان کا ذکر اس کے گواہوں میں ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۸۔ حضرت المستوردؓ بن جیلان العبدی

حضرت المستوردؓ بن جیلان العبدی۔ اوزاعی نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی انہوں نے ابوامامہ سے سنا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا جلد ہی تم میں اور سلطنت روم میں بدھ وار کے دن چار مصالحتیں ہوں گی ایک ایسے آدمی کے ہاتھ پر جو ہرقل کے خاندان سے ہوگا۔ بنو عبدالقیس کے ایک آدمی مستورد بن جیلان نے دریافت کیا یارسول اللہ! ان دنوں مسلمانوں کا امام (لیڈر) کون ہوگا۔ فرمایا میری اولاد میں سے ایک شخص جو چالیس برس کا ہوگا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۵۹۔ حضرت مستوردؓ بن شداد

حضرت مستوردؓ بن شداد بن عمرو بن حسل بن اجب بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہرہ القرشی الفہری: ان کی والدہ کا نام دعد بنت جابر بن حسل بن اجب تھا، جو کرز بن جابر کی ہمشیرہ تھی۔ جب حضور اکرمؐ نے وفات پائی تو بقول واقدی یہ لڑکے تھے اور لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں حضورؐ سے سماع کا موقع ملا اور حضور کی بات اچھی طرح دماغ میں محفوظ رکھی اور کوفے میں سکونت اختیار کی۔ بعدہ مصر چلے گئے۔ چنانچہ ان سے اہل کوفہ اور نیز اہل مصر نے روایت کی۔ اہل کوفہ میں قیس بن ابی حازم، شعبی اور ربعی بن خراش تھے اور مصریوں میں ابوعبدالرحمٰن جیلی، عبدالرحمٰن بن جبیر سے اور علی بن رباح ہیں۔

اسماعیل بن ابی خالد نے قیس سے انہوں نے مستورد بن شداد سے جو بنوفہر کا بھائی تھا اور انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈال دے اور پھر انتظار کرے اور دیکھے کہ انگلی کیا لے کے آتی ہے۔

ابومنصور بن مکارم نے باسنادہ معافی بن عمران اوزاعی سے روایت کی کہ ان کو حارث بن یزید نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے انہوں نے مستورد بن شداد سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص ہمارا عامل ہوا سے بیوی کا انتظام کرنا چاہئے اور جس کے پاس نوکر نہ ہو اور مکان ہوا سے چاہئے کہ وہ ان دو ضرورتوں کی فراہمی کا بندوبست کرے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۰۔ حضرت مستوردؓ بن منہال

حضرت مستوردؓ بن منہال بن قنقد بن عصیہ بن ہمصیص بن حیی بن وائل بن جشم بن مالک بن کعب بن القین بن جسر بن سیع اللہ بن وبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعۃ: انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یہ طبری کا قول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۶۱۔ حضرت مسرعؓ بن یاسر الجہنی

حضرت مسرعؓ بن یاسر الجہنی۔ محمد بن ابوبکر بن ابی عیسیٰ نے کوشیدی سے انہوں نے ابن ریدہ سے انہوں نے طبرانی سے انہوں نے علی بن ابراہیم خزاعی سے انہوں نے عبداللہ بن داؤد بن دلہاث بن اسماعیل بن عبداللہ بن مسرع بن یاسر بن سوید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد دلہاث سے انہوں نے اپنے باپ اسماعیل سے روایت کہ ان کے والد عبداللہ نے اپنے والد مسرع سے روایت کی۔ انہیں یاسر نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے انہیں خیل (نواحِ مدینہ میں ایک بستی) کو روانہ کیا اور ان کی بیوی حاملہ تھی۔ اس اثناء میں ان کی بیوی نے ایک بچہ جنا جسے وہ اٹھا کر حضورؐ کے پاس لائیں اور کہا! یارسول اللہ یہ بچہ ابھی پیدا ہوا ہے۔ اس کا باپ خیل میں ہے۔ آپؐ اس کا نام رکھ دیں۔ آپؐ نے بچہ لے لیا اس پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائی اور نام مسرع رکھا۔ کیونکہ اس نے آنے میں جلدی کی ہے۔ سو یہ مسرع بن یاسر ہے۔

۴۸۶۲۔ حضرت مسروح ابوبکرہؓ

حضرت مسروح ابوبکرہؓ۔ یہ حارث بن کلدہ الثقفی کے مولیٰ تھے۔ طائف کے دن ایمان لائے۔ حضور اکرمؐ نے ان کی کنیت ابو بکرہ رکھی کیونکہ وہ طائف سے صبح کے وقت نکلے تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام نفیع بن حارث مذکور ہے اور ہم انشاء اللہ کنیتوں کے باب میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابن مندہ اور اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۳۔ حضرت مسروقؓ بن اجدع الہمدانی

حضرت مسروقؓ بن اجدع الہمدانی۔ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں۔ تابعی ہیں اور کنیت ابو عائشہ ہے۔ حضرت علیؓ اور ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۴۔ حضرت مسروقؓ بن وائل حضرمی

حضرت مسروقؓ بن وائل حضرمی۔ حضر موت کے وفد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۵۔ حضرت مسطحؓ بن اثاثہ

حضرت مسطحؓ بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن مناف بن قصی قرشی مطلبی: ان کی کنیت ابوعبادہ یا ابوعبداللہ تھی۔ ان کی ماں کی کنیت ام مسطح تھی اور ابورہم بن مطلب بن عبدالمناف کی دختر تھیں اور ام مسطح کی ماں کا نام رائطہ بنت صخر بن عامر بن کعب تھا اور حضرت ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں۔

مسطح غزوۂ بدر میں موجود تھے اور واقعہ افک کو خواہ مخواہ ہوا دی تھی اور بطور سزا انہیں درے مارے گئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی مالی امداد کرتے تھے۔ قسم کھائی کہ اب ان کی امداد نہیں کریں گے اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی و لا یاتل اولو الفضل منکم والسعة الخ۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے ان کا وظیفہ جاری کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے کہ مسطح ان کا لقب تھا اور عوف نام اور بہن کا نام ہند تھا۔ مسطح نے ۵۶ برس کی عمر میں ۳۴ ہجری میں وفات پائی ہم ان کا ذکر ان لوگوں میں بھی کر آئے ہیں، جن کا نام عوف تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۶۔ حضرت مسعودؓ بن اسود بن حارثہ

حضرت مسعودؓ بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی العدوی: یہ اور ان کے بھائی مطیع ان ستر آدمیوں میں شامل تھے جنہوں نے بنو عدی میں سے ہجرت کی تھی۔ ان کی ماں عجماء بنت عامر بن فضل بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول کی بیٹی تھی۔ دونوں بھائیوں کو ابن العجماء کہتے تھے۔ بیعۃ رضوان میں موجود تھے اور جنگ موتہ میں شریک ہوئے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ نے ان کے نسب کے بارے میں دوسروں سے اختلاف کیا ہے: مسعود بن اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عمر، مگر یہ نسب بنو مخزوم کا ہے اس لئے یہ غلط ہے۔ اسی ترجمے میں ابن مندہ نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ بنو عدی بن کعب سے، مسعود بن اسود جنگ موتہ میں موجود تھے۔ ان میں تضاد پایا جاتا ہے مگر آخر الذکر روایت درست ہے۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بنو عدی کے ان لوگوں کے ناموں کے سلسلے میں جو غزوۂ موتہ میں موجود تھے ان کا نام مسعود بن اسود بن حارثہ بن نضلہ لکھا ہے۔

۴۸۶۷۔ حضرت مسعودؓ بن اسود البلوی

حضرت مسعودؓ بن اسود البلوی۔ یہ بلی بن الحاف بن قضاعہ کی نسل سے تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام مسعود بن مسور مذکور ہے۔ صلح حدیبیہ میں نیز بیعت رضوان میں موجود تھے۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے افریقہ میں غزا کی اجازت طلب کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ افریقہ دغاباز ہے اور آدمی اس سے دھوکہ کھاجاتا ہے۔

ان سے علی بن رباح وغیرہ نے مصریوں سے روایت کی اور ابن لہیعہ کے مطابق ان کی حدیث حارث بن یزید نے علی بن رباح سے اور انہوں نے مسعود بن مسور سے روایت کی انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور بیعت رضوان میں موجود تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۶۸۔ حضرت مسعودؓ بن اوس بن اصرم

حضرت مسعودؓ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری، خزرجی نجاری۔ یہی قول ہے ابن مندہ ابو نعیم ابو عمر، ابن اسحاق اور ابو معشر کا۔ ابو عمر نے اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی ہے: مسعود بن اوس بن زید بن اصرم یہی قول ہے واقدی، ابن الکلبی اور ابن عمارۃ الانصاری کا۔

ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے، عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو زید بن ثعلبہ مسعود بن اوس کا ذکر کیا ہے۔ یہ صاحب فتح مصر میں موجود تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جو وتر کے وجوب کے قائل ہیں۔ اس کا ذکر عبادہ بن صامت سے کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابو محمد نے غلط کہا ہے۔ وہ غزوۂ بدر کے بعد وقوع پذیر تمام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوات میں شریک رہے اور حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے ابن کلبی کی رائے ہے کہ وہ اس کے بعد بھی بہت عرصہ تک زندہ رہے۔ چنانچہ معرکہ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں تھے۔ ہم نے ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت بھی کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن مندہ نے اپنے دادا کی روایت پر استدراک کیا ہے۔ انہوں نے مسعود بن اوس کا نام لیا ہے، لیکن غزوۂ بدر میں شرکت کا ذکر نہیں کیا۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ان کے دادا نے اس کا ذکر کیا ہے اور سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ جس طرح ہم لکھ آئے ہیں۔

۴۸۶۹۔ حضرت مسعودؓ بن اوس بن زید

حضرت مسعودؓ بن اوس بن زید بن اصرم: یہ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابو نعیم نے مذکورہ بالا ترجمہ کے بعد ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے اور باسنادہ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے بہ سلسلہ تذکرہ شرکائے بدر از انصار بنو خزرج جن کا تعلق بنو زید بن ثعلبہ بن غنم سے ہے مسعود بن اوس بن زید بن اصرم سے روایت کی ہے اور اسی طرح باسنادہ ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از زید بن ثعلبہ مسعود بن اوس کا ذکر کیا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ ابو نعیم کا قول ہے اور غلط ہے کیونکہ مسعود بن اوس بن زید بن اصرم تو وہ شخص ہیں جن کا ترجمہ ہم اس سے پہلے لکھ آئے ہیں۔ ابو نعیم کو اشتباہ پڑ گیا ہے کیونکہ انہوں نے اس ترجمے کو اس طریقے سے بیان کیا ہے جیسا کہ ابو معشر اور ابن اسحاق نے ان کا سلسلہ نسب بیان کیا ہے اور یہاں ان کا ذکر کلبی، واقدی اور ابن عمارہ کے قول کے مطابق بیان کیا ہے، لیکن ابن اسحاق سے اس ترجمے میں جو روایت مروی ہے اس کا سلسلہ نسب اوپر تک بیان نہیں کیا گیا تاکہ اس سے ظاہر ہو جائے کہ جو کچھ مسعود بن اوس نے کہا ہے وہ کافی ہے، واللہ اعلم۔

۴۸۷۰۔ حضرت مسعودؓ الثقفی

حضرت مسعودؓ الثقفی۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا اور یہ تابعی ہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۱۔ حضرت مسعودؓ بن حراش

حضرت مسعودؓ بن حراش۔ ان کے بھائی کا نام ربعی بن حراش تھا۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن ابو حاتم رازی انکاری ہیں۔ جناب مسعود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی اور ان سے ان کے بھائی ربعی نے ابو بردہ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت کے آدمی ہیں اور انہیں صحبت میسر نہیں آئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۲۔ حضرت مسعودؓ بن حکم بن ربیع

حضرت مسعودؓ بن حکم بن ربیع بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق الانصاری زرقی: ان کی ماں حبیبہ بنت شریق بن ابی حثیمہ تھیں جن کا تعلق بنو ہذیل سے تھا۔ جناب مسعود کی کنیت ابو ہارون تھی۔ وہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ مدینے کے جلیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القدر کریم النفس لوگوں میں شمار ہوتے تھے اور جلیل القدر تابعی تھے۔ انہوں نے حضرت عمر حضرت عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ایک بار نماز جنازہ پڑھائی۔ پہلے کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے۔

ان سے نافع بن جبیر بن مطعم، محمد بن المنکدر اور ابوالزناد نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۳۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الخزاعی

حضرت مسعودؓ بن خالد الخزاعی۔ ولید بن مسعود بن خالد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کے لئے ایک بکری خریدی۔ میں کسی کام کے لئے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو دیکھا کہ حضورؐ نے گوشت کا ایک ٹکڑا ہمارے یہاں بھیج دیا تھا۔ میں نے بیوی سے پوچھا تو اس نے صورتِ حال بیان کی۔ میں نے کہا تو نے یہ گوشت کیوں پکا کر بچوں کو نہیں کھلایا۔ اس نے کہا وہ سب پیٹ بھر کے کھا چکے ہیں حالانکہ اس سے پہلے وہ دو اور تین بکریاں بھی ذبح کرتے تھے اور ان کو کفایت نہ کرتیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۴۔ حضرت مسعودؓ بن خالد الزرقی

حضرت مسعودؓ بن خالد الزرقی: ایک روایت میں مسعود بن سعد بن خالد آیا ہے اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے بنوخزرج کے قبیلے بنوزریق کے ان لوگوں کے سلسلے میں جو غزوۂ بدر میں موجود تھے ان کا سلسلہ نسب مسعود بن خالد بن عامر بن مخلد بن زریق بیان کیا ہے۔

عبداللہ بن کمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت ان لوگوں کے سلسلے میں جو قبیلہ زریق بن عامر سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے، مسعود بن خالد بن عامر بن مخلد لکھا ہے۔ واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور جناب مسعود غزوۂ احد میں بھی شریک تھے۔ ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہاں دونوں میں فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے مسعود بن خلدہ لکھا ہے اور سلسلہ نسب بہ طریق مذکور بالا بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے جعفر سے ان کا نسب بہ طریق ذیل بیان کیا ہے۔ مسعود بن خلدہ بن عامر حسب سابق۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عامر نے روایت کی ہے پھر جعفر نے مسعود بن مالک بن عامر بیان کیا ہے۔ بقول ابو موسیٰ وہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور دونوں کو محمد بن اسحاق کی طرف منسوب کیا ہے۔

۴۸۷۵۔ حضرت مسعودؓ بن ربیعہ

حضرت مسعودؓ بن ربیعہ: ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں ہے: ابن الربیع بن عمرو بن سعد بن عبدالعزی بن حمالہ بن غالب بن عائذہ بن یثیع بن ہون بن خزیمہ بن مدرکہ۔ یہ نسب ابوعمر کا بیان کردہ ہے، لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے بطریق ذیل لکھا ہے: مسعود بن ربیعہ بن عمرو القاری۔ ابن الکلبی کہتا ہے: مسعود بن عامر بن ربیعہ بن عمیر بن سعد بن عبدالعزی بن محلم بن غالب بن عائذہ بن یثیع بن ملیح بن عون بن خزیمہ اور قارہ ہون بن خزیمہ کا خاندانی لقب ہے بعض نے دلیس بن محلم کا بیٹا کہا ہے اور ان لوگوں کو قارہ کہا جاتا ہے اور مسعود بنوزہرہ کا حلیف تھا اور مدینہ میں ان کے خاندان کو بنوالقاری کہتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ صاحب قدیم الاسلام ہیں اور حضور اکرمؐ کے دارِ ارقم میں منتقل ہونے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ مدینہ کو ہجرت کی اور حضورؐ نے ان میں اور عبید بن تیہان میں مواخات قائم کی تھی۔ غزوہ بدر میں شریک ہو گئے تھے۔

ابوجعفر بن احمد نے باسنادہ جو یونس تک ہے، ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں بنوکلاب اور ان کے حلیف اور مسعود بن ربیعہ بن عمرو بن سعد بن عبدالعزیٰ جو بنوقارہ سے تعلق رکھتے ہیں، شامل ہیں یہ لاولد تھے۔ بروایت واقدی، ابومعشر اور طبری انہوں نے ۳۰ ہجرت میں وفات پائی۔ ان کی عمر ساٹھ برس سے زائد تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۷۶۔ حضرت مسعودؓ بن رخیلہ بن عائذ

حضرت مسعودؓ بن رخیلہ بن عائذ بن مالک بن حبیب بن نبیح بن ثعلبہ بن قنفذ بن خلاوہ بن سبیع بن بکر بن اشجع الاشجعی۔ غزوہ احزاب میں اسلام کے خلاف اپنے قبیلے اشجع کے کماندار تھے بعد میں اسلام لائے اور قابل قدر خدمات بجالائے ابوجعفر الطبری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کی تخریج کی ہے۔

۴۸۷۷۔ حضرت مسعودؓ بن زرارہ

حضرت مسعودؓ بن زرارہ: یہ ابوامامہ اسعد بن زرارہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ غزوہ احد اور بعد کے غزوات میں شامل رہے۔ یہ عدوی کا قول ہے۔

۴۸۷۸۔ حضرت مسعودؓ بن زید بن سبیع

حضرت مسعودؓ بن زید بن سبیع: ان کی کنیت ابومحمد تھی۔ یہ وہ صاحب ہیں جن کے بارے میں ہم پیشتر لکھ آئے ہیں کہ وہ وتر کے وجوب کے قائل تھے اور جن کے بارے میں عبادہ نے کہا تھا کہ ان کا یہ خیال غلط ہے۔ یہ ابوجعفر کا قول ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے امام زہری سے بہ روایت شرکائے بدر ان کا نام مسعود بن زید لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے، لیکن جیسا کہ ہم مسعود بن اوس بن اصرم کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں وجوب وتر کے قائل مسعود بن اوس ہیں نہ کہ مسعود بن زید۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اس پر ابوموسیٰ نے استدراک کیا ہے، میری خیال میں ابوموسیٰ بھی یہی کہنا چاہتے ہیں لیکن ان میں سے اوس بن اصرم کا نام رہ گیا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور نیز یہ کہ وہ شرکائے بدر سے تھے۔ واللہ اعلم۔

۴۸۷۹۔ حضرت مسعودؓ بن سعد

حضرت مسعودؓ بن سعد: یہ ابن اسحاق کا قول ہے لیکن موسیٰ بن عقبہ، ابومعشر اور عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری کا خیال ہے کہ ان کا نسب مسعود بن عبدِ سعد ہے، واقدی نے مسعود بن عبد مسعود لکھا ہے اور سب ان کا سلسلہ نسب بنواوس سے حسب ذیل بیان کرتے ہیں: مسعود بن سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ یہ غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ، ابوعمر اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۸۰۔ حضرت مسعودؓ بن سعد بن قیس

حضرت مسعودؓ بن سعد بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری زرقی: غزوات بدر اور احد میں شریک تھے اور بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے واقدی سے روایت کی کہ بقول عبداللہ بن محمد بن عمارہ وہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا دوبارہ تذکرہ کیا ہے۔ ایک میں انہوں نے حسب قول واقدی ان کی شہادت غزوۂ خیبر میں بیان کی ہے اور دوسرے میں سانحہ بئر معونہ میں۔ ابونعیم کا قول ہے کہ ان کی شہادت خیبر میں ہوئی۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۱۔ حضرت مسعودؓ بن سنان الاسلمی

حضرت مسعودؓ بن سنان الاسلمی: امام زہری نے ان کا ذکر اس حدیث میں کیا ہے جو انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بنوخزرج نے حضور اکرمؐ سے ابورافع بن ابی الحقیق کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ آپؐ نے اجازت دے دی، چنانچہ مندرجہ ذیل اصحاب اس مہم پر روانہ ہوئے: عبداللہ بن عتیک (سردار قوم) عبداللہ بن انیس، مسعود بن سنان، ابوقتادہ اور خزاعی بن اسود، جو بنو اسلم سے تھے اور بنوخزرج کے حلیف تھے۔ چنانچہ خیبر میں جا کر انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ مسعود بن سنان بن اسود بنوغنم کے حلیف تھے جو انصاری کی شاخ بنوسلمہ سے تعلق رکھتے تھے غزوۂ احد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۴۸۸۲۔ حضرت مسعودؓ بن سنان الانصاری

حضرت مسعودؓ بن سنان الانصاری السلمی: ابوجعفر نے باسناد، یونس بن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے یمامہ انصار کے بنوسلمہ بنو حرام اور مسعود بن سنان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۳۔ حضرت مسعودؓ بن سوید بن حارثہ

حضرت مسعودؓ بن سوید بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قرشی، عدوی: یہ بنوعدی کے ان کے ستر آدمیوں میں شامل تھے جو ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے اور بقول زبیر و ابن کلبی انہوں نے غزوۂ موتہ میں وفات پائی۔ نیز زبیر نے لکھا ہے کہ یہ لاولد تھے۔ یہ مسعود بن اسود بن حارثہ کے جن کا ذکر پیشتر آ چکا ہے۔ عم زاد تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۴۔ حضرت مسعودؓ بن ضحاک بن عدی

حضرت مسعودؓ بن ضحاک بن عدی بن جابر اللخمی: ان سے عبدالسلام بن مستنیر بن مطاع بن زائدہ بن مسعود بن ضحاک نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا مسعود سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان کا نام مطاع رکھا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کے مطاع ہو اور پھر انہیں ابلق گھوڑے پر سوار کرایا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابوعمر اور ابن مندہ نے ان کا نام مسعود بن عدی لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام مسعود بن ضحاک لکھا ہے اور چونکہ ابن مندہ نے ان کا نام مسعود بن عدی لکھا ہے اس بنا پر ابوموسیٰ نے انہیں مسعود بن ضحاک کے علاوہ کوئی اور آدمی سمجھا ہے اسی لئے استدراک کیا ہے۔ ابن مندہ نے پھر سے اس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستنیر بن مطاع بن زائدہ بن مسعود بن عدی بن جابر کی روایت کا اپنے سے اور پھر اپنے دادا سے ذکر کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ جو کچھ ابن مندہ نے بیان کیا ہے دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۸۸۵۔ حضرت مسعودؓ بن عبد سعد

حضرت مسعودؓ بن عبد سعد: ہم ان کا ذکر مسعود بن سعد کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ ابو عمر نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور جو کچھ ہم نے مسعود بن سعد کے ترجمے میں بیان کیا ہے وہی کچھ ابو عمر نے ان کے بارے میں لکھ دیا ہے۔

۴۸۸۶۔ حضرت مسعودؓ بن عبدہ بن مظہر

حضرت مسعودؓ بن عبدہ بن مظہر: علامہ طبری لکھتے ہیں کہ مسعود بن عبدہ اپنے بیٹے نیار کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۷۔ حضرت مسعودؓ

حضرت مسعودؓ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ غزوۂ ابی سلمہ بن عبدالاسد قطن کے چشمے پر جو بنو اسد کی ملکیت ہے اور نواح نجد میں واقع ہے یہ لڑائی ہوئی جس میں مسعود بن عروہ مارے گئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۸۸۔ حضرت مسعودؓ بن عمرو الثقفی

حضرت مسعودؓ بن عمرو الثقفی: مدینے میں سکونت اختیار کی اور حضور اکرمؐ سے دربارۂ کراہیت سوال ایک حدیث بیان کی۔ ان سے سعید بن یزید نے روایت کی کہ محمد بن جامع العطار ہی وہ اکیلا شخص ہے جس نے ان سے یہ حدیث روایت کی اور وہ متروک الحدیث ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے ان سے ایک اور حدیث مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ نے گھروں میں پائے جانے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ ان سے حسن نے روایت کی۔

۴۸۸۹۔ حضرت مسعودؓ بن عمرو القاری

حضرت مسعودؓ بن عمرو القاری: ان کا تعلق قارہ قبیلے سے تھا۔ غزوۂ حنین کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں مال غنیمت کی نگرانی پر مقرر فرمایا تھا اور جعرانہ کے مقام پر تمام جنگی قیدی اور اموال غنیمت ان کی تحویل میں تھے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۰۔ حضرت مسعودؓ مولیٰ فروہ اسلمی

حضرت مسعودؓ۔ فروہ الاسلمی کے غلام۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام مسعود بن ہنیدہ تھا۔ غزوۂ مریسیع میں شریک تھے اور فروہ بریدہ بن سفیان کے دادا تھے۔ ایک روایت کے مطابق یہ صاحب ابوتمیم بن حجیر الاسلمی کے مولیٰ تھے۔ محمد بن سعد نے ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کیا ہے کہ مسعود تمیم بن حجرابی اوس الاسلمی کے مولی تھے۔ یہ حضور اکرمؐ کے نقیب تھے اور مریسیع کے موقعہ پر مال خمس کی نگرانی ان کے سپرد تھی۔ یہ واقدی کی روایت ہے۔

جب حضور اکرمؐ نے ہجرت کی اور آپؐ کے بعض اونٹ تھک گئے تو ان کے مولی نے آپؐ کو ایک اونٹ دیا اور اپنے غلام مسعود کو حضور اکرمؐ کے ساتھ مدینہ روانہ کیا۔ افلح بن سعید نے بریدہ بن سفیان بن فروہ سے انہوں نے اپنے دادا کے غلام سے جس کا نام مسعود تھا روایت کی۔ ایک روایت کی رو سے ان کا نام سعد تھا جیسا کہ گزر چکا ہے اور وہ واقعہ ہم سعد کے عنوان کے تحت بیان کر چکے ہیں۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے عبدالملک بن ہشام کہتا ہے کہ رسول اللہؐ کو بنواسلم کے ایک آدمی نے جس کا نام اوس بن حجر تھا سواری کے لئے اونٹ پیش کیا اور اپنا غلام بھی جس کا نام مسعود بن ہنیدہ تھا آپؐ کے ساتھ روانہ کر کیا۔ واللہ اعلم، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۱۔ حضرت مسعودؓ بن قیس بن خلدہ

حضرت مسعودؓ بن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری الزرقی: ابن الکلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مسعود بن قیس میں شبہ ہے۔

۴۸۹۲۔ حضرت مسعودؓ بن وائل

حضرت مسعودؓ بن وائل۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا، تا کہ وہ اپنے قبیلے کو اسلام کی دعوت دیں۔ خود مشرف بہ اسلام ہوئے اور قابل قدر کام کیے حضورؐ سے درخواست کی۔ یارسول اللہ! آپ میری قوم کی طرف کسی آدمی کو روانہ فرمائیں جو ان میں اسلام کی تبلیغ کرے۔ حضور نے انہیں ایک فرمان لکھ کر تبلیغ کے لئے روانہ فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۳۔ حضرت مسعودؓ بن یزید بن سبیع

حضرت مسعودؓ بن یزید بن سبیع بن سنان بن عبید بن عدی بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری السلمی۔ عقبہ میں موجود تھے۔ ابن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنوسلمہ اور مسعود بن یزید بن سبیع بن خنساء روایت کی ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے، لیکن ابوموسیٰ کی رائے ہے کہ مسعود بن زید بن سبیع ابو محمد کا نام ہے جنہوں نے وجوب وتر کی روایت کی تھی، لیکن وتر کے وجوب کے بارے میں ابن مندہ نے مسعود بن اصرم کے ترجمے میں ذکر کیا ہے، ان کے بارے میں ایک روایت مسعود بن اوس بن زید بن اصرم سے بھی مذکور ہے۔

۴۸۹۴۔ حضرت مسلمؓ بن بحرۃ

حضرت مسلمؓ بن بحرۃ الانصاری۔ ابن ابی علی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ از ابن ابی عاصم بیان کیا ہے کہ ہم سے ہشام بن عمار نے ان سے اسماعیل بن عیاش نے ان سے اسحاق بن عبداللہ نے ان سے ابراہیم بن محمد بن مسلم بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحرۃ الانصاری نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا مسلم بن بحرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں بنو قریظہ کی قیدیوں کی نگرانی پر مقرر فرمایا، چنانچہ وہ لڑکے کے آلہ ہائے تناسل کو دیکھ رہے تھے جس کے آلہ تناسل میں انتشار پیدا ہوتا اس کی گردان اڑا دیتے اور جس کے نہ ہوتا اسے غنائم میں شمار کرتے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ابراہیم بن مسلم بن بحرہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کی کتابوں کے ان نسخوں کی بنا پر جو ہمیں میسر آئے ہیں بریں تقدیر بحرہ صحابی کا نام محمد ہے اور وہ جناب مسلم کے بیٹے ہیں حالانکہ صحیح بات وہی ہے جو ہم بیان کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۸۹۵۔ حضرت مسلمؓ بن حارث بن بدل

حضرت مسلمؓ بن حارث بن بدل التمیمی۔ ان سے ان کے بیٹے حارث بن مسلم نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے ہمیں ایک مہم پر روانہ فرمایا۔ جب ہم ایک قبیلے پر حملہ آور ہوئے اور ہم گھوڑوں پر سوار تھے تو عورتوں اور بچوں نے ہمارا استقبال کیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم امان چاہتے ہو، انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا اچھا کلمہ شہادت پڑھو، چنانچہ انہوں نے تعمیل کی۔ اس پر میرے احباب نے کہا، ہمیں حصول مال غنیمت کا ایک موقع ملا تھا جو تم نے رائیگاں کھو دیا۔ واپسی پر احباب نے حضورؐ سے یہ واقعہ بیان کیا تو حضور نے فرمایا کہ تمہیں ہر آدمی کے بدلے میں اتنا اتنا اجر ملے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب تم مغرب کی نماز پڑھ چکو تو یہ دعا اللھم اجرنی من النار سات دفعہ پڑھ لیا کرو۔ اگر اس رات کے دوران میں تمہارا انتقال ہو گیا تو تمہیں جہنم سے پناہ مل جائے گی۔ اسی طرح اگر تم نے نماز صبح کے بعد یہ دعا سات بار پڑھ لی اور دوران روز میں تم فوت ہو گئے تو عذاب جہنم سے چھوٹ جاؤ گے۔

ابو احمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سے بالکل اسی طرح اس حدیث کا کچھ حصہ جو "اذا صلیت المغرب" سے شروع ہو کر آخر تک جاتا ہے۔ اسحاق بن ابراہیم ابوالنصر الدمشقی سے، انہوں نے محمد بن شعیب سے انہوں نے ابوسعید فلسطینی عبدالرحمٰن بن حسان سے انہوں نے حارث بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۴۸۹۶۔ حضرت مسلمؓ بن حارث الخزاعی

حضرت مسلمؓ بن حارث الخزاعی المصطلقی۔ یزید بن عمرو بن مسلم الخزاعی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں سوید بن عامر کے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

لا تامنن وان امسیت فی حرم ان المنایا بجنبی کل انسان

خواہ تم حرم ہی میں رات کیوں نہ بسر کرو خود کو محفوظ نہ سمجھو۔ کیونکہ موت ہر انسان کے پہلو میں موجود ہے۔

واسلک طریقا تمشی غیر مختشع حتی تلاقی ما یمنی لک المانی

جس راستے پر تو چل رہا ہے، بلا تحاشا قدم بڑھائے جا تا کہ تو اس خواہش کو پالے، جو قدرت نے تیرے لئے مقدر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

وکل ذی صاحب یوما مفارقہ وکل زاد وان ابقیتہ فان

ہر آدمی کو اپنے دوست سے ایک دن جدا ہونا ہے اور ہر متاع جس کو تو سنبھال کر رکھے گا ایک دفنا ہو جائے گا۔

والخیر والشر مقرونان فی قرن بکل ذلک یاتیک الجدید ان

خیر اور شر ہر دو باہم سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے بعد تجھے نئے نئے خیر وشر سے واسطہ پڑتا رہے گا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اسلام کو پاتا، تو مسلمان ہو جاتا اس پر آنکھوں میں آنسو آ گئے میں نے کہا آپ ایک کافر کے لئے رو رہے ہیں۔ میرے والد نے کہا، بیٹا! بخدا میں نے مشرکوں میں سوید بن عامر جیسا آدمی نہیں دیکھا۔

زبیر بن بکار کا قول ہے کہ یہ اشعار ابوقلابہ کے ہیں اور یہ وہی شخص ہے جس نے بنو ہذیل میں اول از ہمہ شعر کہے اور ابوقلابہ کا نام حارث بن صعصعہ بن کعب بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل تھا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یزید بن عمرو کی روایت زبیر کے قول سے زیادہ قابل وثوق ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۷۔ حضرت مسلمؓ بن حبشیہ

حضرت مسلمؓ بن حبشیہ۔ ان کے بھائی کا نام ابوقر صافہ جندرہ بن حبشیہ تھا۔ زیادہ بن سیار نے عزہ بنت عیاض بن ابی قرصافہ سے انہوں نے اپنے والد قرصافہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارا کوئی عزیز ہے۔ میں نے کہا ہاں رسول اللہ! میرا ایک چھوٹا بھائی ہے۔ فرمایا! اسے میرے پاس لے آؤ، میں اسے لائی تو اس نے بیعت کر کے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ نے پوچھا اس کا کیا نام ہے۔ میں نے عرض کیا میسم۔ حضورؐ نے فرمایا اس کا نام آج سے مسلم ہوگا میں نے کہا درست ہے یارسول! ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۸۔ حضرت مسلمؓ

حضرت مسلمؓ۔ ابورائطہ بنت مسلم۔ مکے میں سکونت رکھ لی تھی۔ ابو عمر کا قول ہے کہ وہ قرشی تھے لیکن یہ نہیں بتایا کہ قریش کی کس شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی بیٹی نے ان سے روایت کی۔ یہ غزوۂ حنین میں موجود تھے۔ حضورؐ نے ان سے ان کا نام دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا غراب۔ فرمایا تمہارا نام مسلم ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۸۹۹۔ حضرت مسلمؓ بن رباح

حضرت مسلمؓ بن رباح الثقفی۔ ان سے عدن بن ابی جحیفہ نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک سفر کے دوران ایک آدمی کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے سنا۔ فرمایا حق بات کہہ رہا ہے۔ پھر اس نے کلمہ شہادت پڑھا، تو فرمایا اس نے شرک سے بیزاری کا اعلان کیا ہے۔ پھر جب اس نے اشھد ان محمداً رسول اللہ کہا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ کلمہ اسے جہنم سے ڈھال کی طرح بچائے گا۔ اس کے بعد حکم دیا تم اسے ڈھونڈ لو مجھے یہ کوئی چرواہا معلوم ہوتا ہے۔ نماز کا وقت آیا تو اللہ نے اس کے دل میں ڈالا کہ اگر وضو کے لئے پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھے۔ جب صحابہ نے اسے ڈھونڈ نکالا تو وہ ایک چرواہا ہی تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۰۰۔ حضرت مسلمؓ بن سائب

حضرت مسلمؓ بن سائب بن خباب۔ انہوں نے رسول کریمؐ سے مرسلاً روایت کی۔ بعض نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے بیٹے محمد نے ان سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۱۔ حضرت مسلمؓ (ابو عباد)

حضرت مسلمؓ۔ ابو عباد۔ ابن ابی لیلی نے عباد بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ میرے والد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ مسجد میں ایک آدمی کے پاس بیٹھے تھے پھر حدیث بیان کی۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۲۔ حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی۔ ان کا نام شہاب تھا۔ حضور اکرمؐ نے بدل کر مسلم کر دیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۳۔ حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی

حضرت مسلمؓ بن عبداللہ ازدی۔ ابو موسیٰ نے کہا ان کا ذکر علی بن سعد عسکری نے افراد میں کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے بکر بن زرعہ خولانی سے، انہوں نے ابن عبداللہ سے روایت کی کہ جب عبداللہ بن قرط نے اسلام قبول کیا اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے نام پوچھا تو انہوں نے کہا شیطان۔ حضور نے بدل کر عبداللہ بن قرط کر دیا۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ دونوں حضرات جن کا نسب ایک جیسا ہے، ایک ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں مجھے خود علم نہیں کہ دونوں ایک ہیں یا نہیں۔

۴۹۰۴۔ حضرت مسلمؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت مسلمؓ بن عبدالرحمٰن۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے شمیسہ بنت نبہان نے روایت کی۔ مسلم ان کے مولی تھے۔ ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور خواتین سے بیعت لے رہے تھے۔ ایک عورت آئی جس کا ہاتھ مردوں کا سا تھا۔ آپؐ نے بیعت سے انکار کر دیا۔ وہ چلی گئی اور اپنے ہاتھوں پر مہندی لگالی۔ ایک مرد آیا اور اس کی انگلی میں لوہا کا چھلا تھا۔ فرمایا خدا اس کو ہاتھ کو پاک نہ کرے جس میں لوہے کا چھلا ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۵۔ حضرت مسلمؓ (ابو عبداللہ)

حضرت مسلمؓ۔ ابو عبداللہ قرشی۔ ایک روایت میں عبیداللہ بن مسلم آیا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یہ صاحب نہ تو رائطہ کے والد ہیں اور نہ مجھے معلوم ہے کہ یہ قریش کے کس قبیلے سے ہیں اور جس نے ان کا نام عبیداللہ بیان کیا ہے اس کی یادداشت زیادہ ٹھیک ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے محمد بن عثمان عجلی سے، انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے، انہوں نے ہارون بن سلیمان سے، انہوں نے عبیداللہ بن مسلم سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرمؐ سے پوچھا یا کسی اور شخص نے حضورؐ سے دریافت کیا۔ ہم اس واقعہ کو عبیداللہ بن مسلم کے ذیل میں بہ تفصیل بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۶۔ حضرت مسلمؓ بن عقرب ازدی

حضرت مسلمؓ بن عقرب ازدی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ جس شخص نے قسم کھائی کہ وہ اپنے غلام کو ضرور سزا دے گا اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے چھوڑ دے اور اس کے لئے کفارے میں بھلائی ہے۔ ان سے بکر بن وائل بن داؤد کوفی نے روایت کی اور وہ قابل اعتماد آدمی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۷۔ حضرت مسلمؓ بن علاء الحضرمی

حضرت مسلمؓ بن علاء الحضرمی۔ ان کا نام عاص تھا۔ جسے حضور اکرم نے بدل کر مسلم کر دیا۔

زکریا بن طلحہ بن مسلم بن علاء بن حضرمی نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ مسلم کا نام عاصی تھا جسے حضورؐ نے بدل کر مسلم کر دیا۔ ان کا نسب ہم علاء بن حضرمی میں بیان کر آئے ہیں۔

ابوموسیٰ اصفہانی نے کتابۃً ابوعلی سے، انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد بن حسن بن مانہرام الایذجی سے، انہوں نے محمد بن مرزوق سے، انہوں نے عمر بن ابراہیم الرقی سے انہوں نے زکریا بن طلحہ بن مسلم بن علاء بن الحضرمی سے، انہوں نے والد سے انہوں نے اپنے دادا مسلم سے روایت کی کہ میں اس وقت موجود تھا جب حضور اکرمؐ نے علاء الحضرمی کو بحرین بھیجتے وقت ضروری ہدایت ارشاد فرمائیں۔ نیز فرمایا کہ کسی شخص کو بھی ترک فرض اور سنت جائز نہیں ہوگا۔ ان کے علاوہ اور کسی چیز کی پابندی ضروری نہیں۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۰۸۔ حضرت مسلمؓ بن عمرو

حضرت مسلمؓ بن عمرو ابوعقرب۔ ان سے ان کے بیٹے ابونوفل نے روایت کی۔ احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ ابونوفل کا نام معاویہ بن مسلم بن عمرو تھا اور وہ ابوعقرب کے بیٹے ہیں۔

عباس بن فضل الازرق نے اسود بن شیبان سے، انہوں نے ابونوفل بن ابوعقرب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابولہب کا بیٹا حضور اکرمؐ کی شان میں بدگوئی کرتا تھا۔ آپؐ نے اس کے حق میں بددعا کی کہ اے خدا! تو اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کر دے۔ لہب اپنے احباب کے ساتھ شام کو جا رہا تھا۔ راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ کہنے لگا بخدا مجھے محمد (ﷺ) کی بددعا سے خطرہ ہے۔ دوستوں نے سارا ساز و سامان اس کے ارد گرد رکھ کر اسے محفوظ کر دیا اور خود اس کا پہرہ دینے لگے رات کو ایک درندہ آیا اور اسے گھسیٹ کر لے گیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ لہب بن ابولہب سے اسی طرح مذکور ہے لیکن یہ واقعہ عتبہ بن ابولہب کا ہے۔ ابن کلبی، ابن اسحاق اور زبیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۹۰۹۔ حضرت مسلمؓ بن عمیر

حضرت مسلمؓ بن عمیر الثقفی۔ ان سے مزاحم بن عبدالعزیز نے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک سبز رنگ کی ڈبیہ جس میں کافور تھا بطور ہدیہ پیش کی۔ حضور نے مہاجرین اور انصار میں تھوڑا تھوڑا تقسیم فرما دیا پھر فرمایا اے ام سلیم! اس میں تھوڑا سا ہمارے لئے بھی رکھ لینا۔ ابو نعیم، ابو موسیٰ اور ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۰۔ حضرت مسلمؓ بن ابو عوسجہ

حضرت مسلمؓ بن ابو عوسجہ۔ ابو الاحوص سلیمان بن قرم نے عوسجہ بن مسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا آپ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۱۔ حضرت مسلمؓ بن ابو الغادیہ

حضرت مسلمؓ بن ابو الغادیہ الجہنی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ وہ اپنی کنیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت تفصیل سے بیان ہوگا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۲۔ حضرت مسلمؓ بن ہانی بن یزید

حضرت مسلمؓ بن ہانی بن یزید۔ یہ شریح بن ہانی اور عبداللہ کے بھائی تھے جن کا تذکرہ ہم کر آئے ہیں۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۳۔ حضرت مسلمہؓ بن اسلم

حضرت مسلمہؓ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ جسر ابو عبید کے دن قتل ہوئے۔ ابو عمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۴۔ حضرت مسلمہؓ بن شیبان

حضرت مسلمہؓ بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک والد حبیب بن مسلمہ۔ ابو موسیٰ نے اسی نسب سے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ بن حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت کی کہ میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ان کا والد بھی پہنچ گیا، عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بیٹا میرے ہاتھ پاؤں ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میاں بیٹے! تم باپ کے ساتھ واپس چلے جاؤ کیونکہ ان کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ چنانچہ بڑے میاں اسی سال فوت ہو گئے۔ ابو موسیٰ نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کا نسب بھی اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، لیکن یہ غلط ہے، کیونکہ ان کے سلسلہ نسب سے کوئی نام چھوٹ گیا ہے اور درست سلسلۂ نسب وہ ہے جسے ہم مسلمہ بن مالک کے ترجمے میں بیان کریں گے ہم نے ان کا ترجمہ علیحدہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے بیان کیا تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہم نے انہیں قابل اعتنا سمجھا۔

۴۹۱۵۔ حضرت مسلمہؓ بن قیس الانصاری

حضرت مسلمہؓ بن قیس الانصاری۔ یہ مدنی ہیں۔ حبیب بن ابی حبیب نے ابراہیم بن حصین سے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے مسلمہ بن قیس انصاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا میں نے جبرئیل علیہ السلام سے یمین مع الشاہد کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے مجھے اس کے بارے میں اجازت دے دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۶۔ حضرت مسلمہؓ بن مالک

حضرت مسلمہؓ بن مالک الاکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک والد حبیب بن مسلمہ۔ ان سے ان کے بیٹے حبیب نے روایت کی۔ ابوعمر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے، اور ابن مندہ' ابونعیم اور ابن کلبی وغیرہ نے اسی طریقے سے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر بایں انداز میں کیا ہے۔ مسلمہ بن شیبان بن محارب بن فہر، مسلمہ اور شیبان کے درمیان سب نام چھوڑ دیئے ہیں۔

۴۹۱۷۔ حضرت مسلمہؓ بن مخلد بن صامت

حضرت مسلمہؓ بن مخلد بن صامت بن نیار بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی، ساعدی یہ قول ہے ابوعمر اور ابن کلبی کا لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے نے مسلمہ بن مخلد الزرقی لکھا ہے اور ابونعیم نے اپنی غلطی کو پھر دہرایا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ابتدائے ترجمہ میں مسلمہ بن مخلد الزرقی لکھا ہے۔ حالانکہ وہ مسلمہ بن مخلد بن صامت بن لوذان ہے اور سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اور یہ اس بیان سے مختلف ہے جس پر اس نے ترجے کو ختم کیا ہے۔ باوجودیکہ اس میں دونوں سلسلہ ہائے نسب بیان کئے گئے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ ان کی ولادت اس زمانے میں ہوئی جب حضور اکرم ہجرت کر کے مدینے میں آ گئے تھے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جب حضور تشریف لائے ان کی عمر چار برس تھی۔ آپ کے انتقال کے بعد جناب مسلمہ مصر چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی بعد میں واپس آ گئے اور جنگ صفین میں لشکر معاویہ میں شامل تھے۔ ایک رایت میں ہے کہ وہ شریک جنگ نہیں تھے۔ لیکن محمد بن ابوبکر کے قتل میں موجود تھے۔

بعدہ امیر معاویہ نے انہیں مصر اور مغرب ہر دو صوبوں کی امارت عطا کر دی تھی۔ ہمیں خبر دی ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے مجھے میرے باپ نے بیان کیا ہے ہمیں محمد بن بکر نے بیان کیا ابن جریج نے ابن المنکدر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے مسلمہ بن مخلد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی کرے گا جو شخص کسی تکلیف سے دوسرے کو نجات دلائے گا اللہ قیامت کی مکروہات سے اسے نجات بخشے گا۔ اسی طرح جو آدمی اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا۔ خدا اس کی حاجت روائی فرمائے گا۔ نیز انہوں نے حضور اکرمؐ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی کہ جب عورتیں کجاووں میں بیٹھ جائیں تو اس سے غیر ضروری کپڑے علیحدہ کر دو۔
مجاہد سے مروی ہے کہ میں اپنے آپ کو قرآن کا بہترین شمار کرتا تھا تا آنکہ ایک دن میں نے مسلمہ بن مخلد کے پیچھے نماز پڑھی۔ جس میں انہوں نے سورۃ بقرہ کی قرأت کی اور جس میں انہوں نے شین قاف کو نہایت عمدہ طریقے سے ادا کیا۔ مسلمہ نے ۶۲ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات امیر معاویہ کی حکومت کے آخری ایام میں ہوئی۔ ایک روایت کی رو سے ان کی وفات مصر میں ہوئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۸۔ حضرت مسورؓ ابوعبداللہ

حضرت مسورؓ ابوعبداللہ۔ ابن محیریز نے عبداللہ بن مسور سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم اس وقت تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرتے رہو جب تک تمہیں اس بات کا خطرہ نہ ہو کہ تمہیں انہی برائیوں کا تختہ مشق بنا دیا جائے گا جن سے تم منع کر رہے ہو۔ اگر ایسا خطرہ ہو تو تمہیں سکوت اختیار کر لینا چاہئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۱۹۔ حضرت مسورؓ بن مخرمہ بن نوفل

حضرت مسورؓ بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ قرشی زہری۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ حضورؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عوف تھا، جو عبدالرحمٰن بن عوف کی بہن تھیں۔ ان کا نام شفا تھا۔
جناب مسور ہجرت کے دو سال بعد مکے میں پیدا ہوئے، اچھے فقیہہ اور باعمل عالم تھے۔ وہ اپنے ماموں عبدالرحمٰن کے ساتھ ہمیشہ امر شوریٰ میں شریک رہے۔ ان کا رجحان طبع حضرت علیؓ کی طرف تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل تک مدینے میں قیام پذیر رہے پھر وہاں سے مکے چلے گئے۔ جہاں امیر معاویہ کی وفات تک ٹھہرے رہے۔ چونکہ انہیں یزید کی بیعت ناپسند تھی اس لئے جناب ابن زبیر کے ساتھ مکے ہی میں رکے رہے۔ جب حصین بن نمیر شامی لشکر لے کر مکے پر ابن زبیر سے جنگ کے لئے حملہ آور ہوا جناب مسور کعبے میں نماز ادا کر رہے تھے کہ انہیں منجنیق کا پتھر لگا وہ گر پڑے اور اسی سے ان کی موت ۶۴ ھ کے ربیع الاول کی پہلی تاریخ کو ہوئی۔ ابن زبیر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت ان کی عمر ۶۲ برس تھی۔ ان سے علی بن حسین، عروہ بن زبیر اور عبیداللہ بن عتبہ نے روایت کی۔
ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے سید ابوالقاسم عبداللہ بن حسین بن محمد سہروردی اسدی سے انہوں نے ابومحمد کا مکان بن عبدالرزاق سے انہوں نے ابوصالح احمد بن عبدالملک بن علی المؤذن سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ اصفہانی سے انہوں نے سلیمان بن احمد بن ایوب سے، انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، ابوصالح نے کہا کہ انہوں نے ابوعلی حسن بن علی الواعظ سے، انہوں نے ابوبکر بن احمد بن جعفر بن حمدان سے۔ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ولید بن کثیر سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے حلحلہ الدولی سے روایت کی کہ ابن ابی شہاب نے انہیں بتایا کہ علی بن حسین نے ان سے روایت کی کہ مسور بن مخرمہ سے ان کی ملاقات ہوگئی تو انہوں نے علی بن حسین سے کہا کہ آیا میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں۔ حضرت حسین نے جواب دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اس پر مسور نے کہا کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کو حضرت فاطمہ کی سوکن بنانا چاہا۔ میں نے رسول کریم کو اس منبر سے لوگوں کو خطاب کرتے سنا اور میں اس وقت بالغ تھا۔ فرمایا، فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ دربارۂ دین کسی ابتلا میں پھنس جائے، پھر آپ نے اپنے سسرال کا جو بنو عبدالشمس سے تھے ذکر فرمایا اور اس باب میں ان کی خدمت کو سراہا اور تعریف کی۔ نیز فرمایا کہ انہوں نے میری تصدیق کی۔ مجھ سے جو وعدے مواعید کئے انہیں ایفا کیا اور حق ادا کر دیا۔ میں نہ تو حلال کو حرام اور نہ حرام کو حلال بنانا چاہتا ہوں، لیکن بخدا محمد رسول اللہ کی بیٹی خدا کے دشمن کی بیٹی کے ساتھ ایک چھت کے نیچے کبھی جمع نہیں ہو گی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۔ حضرت مسورؓ بن یزید الاسدی

حضرت مسورؓ بن یزید الاسدی مالکی۔ کوفی ہیں انہیں حضور کی صحبت میسر آئی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز ادا کی۔

یحییٰ بن محمود نے باسنادہ تا ابن ابی عاصم، انہوں نے دحیم اور ابوکریب سے روایت کی کہ ان سے مروان بن معاویہ نے یحییٰ بن کثیر الکاہلی سے انہوں نے مسور بن یزید مالکی سے سنا انہوں نے کہا کہ میں ایک نماز میں حضور اکرمؐ کی اقتداء میں موجود تھا۔ آپ نے قرأت فرمائی اور درمیان میں ایک آیت چھوٹ گئی۔ بعد از نماز ایک آدمی نے کہا۔ یارسول اللہ! آپؐ نے نماز میں ایک آیت چھوڑ دی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا تو نے اس وقت کیوں یاد نہ دلایا۔ اس نے جواب دیا میں سمجھا منسوخ ہو گئی ہو گی۔ فرمایا نہیں منسوخ نہیں ہوئی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۔ حضرت مسیّبؓ بن حزن بن ابی وہب

حضرت مسیّبؓ بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی کنیت ابوسعید تھی اور سعید بن مسیّب کے جو مشہور فقیہ تھے، والد ہیں۔ مسیّب نے اپنے والد حزن کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی اور مسیّب ان لوگوں سے ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعتِ رضوان کی تھی، لیکن مصعب کے قول کے مطابق جناب مسیّب اور ان کے والد بالاتفاق ان لوگوں سے ہیں، جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے۔ ابواحمد عسکری کہتے ہیں کہ مصعب کا یہ قول غلط ہے، کیونکہ مسیّب بیعت رضوان میں موجود تھے اور ابواحمد عسکری نے باسنادہ طارق بن عبدالرحمٰن بجلی سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے بیعت رضوان کا ذکر کیا، تو وہ کہنے لگے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ وہ اس بیعت کے موقعہ پر موجود تھے، سال آئندہ انہوں نے انہیں تلاش کیا، لیکن چونکہ میرے والد کے مکان کا علم نہ تھا اس لئے وہ انہیں ڈھونڈ نہ سکے۔ بعد وہ شام کی جنگ یرموک میں بھی موجود تھے۔

ان سے ان کے بیٹے سعید بن مسیّب نے روایت کی کہ انہیں محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے محمود سے، انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن المسیب سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ جب ابوطالب کا وقت قریب آیا تو حضور اکرمؐ ان کے پاس گئے۔ ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا چچا جان! آپؐ کلمہ توحید پڑھ لیں تو مجھے آپ کے بارے میں خدا سے طلب مغفرت کی دلیل ہاتھ آ جائے گی۔ ابوجہل کہنے لگا۔ ابوطالب! کیا تم اپنے والد کے دین سے پھرنا چاہتے ہو؟ وہ اس وقت تک بولتے رہے جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کہ ابوطالب نے آخر کار کہہ نہ دیا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس وقت تک آپ کے لئے دعائے مغفرت مانگتا رہوں گا جب تک مجھے منع نہ کر دیا گیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۲۔ حضرت مسیبؓ بن ابی السائب

حضرت مسیبؓ بن ابی السائب بن عبداللہ بن عابد بن عمر بن مخزوم قرشی، مخزومی اور ابوالسائب کا نام صیفی تھا اور مسیب کے بھائی کا نام سائب تھا۔ ابومعشر کا قول ہے کہ مسیب بن ابی السائب نے اس وقت ہجرت کی جب حضور اکرمؐ غزوۂ خیبر سے لوٹے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۳۔ حضرت مسیبؓ بن عمرو

حضرت مسیبؓ بن عمرو۔ مقاتل بن سلیمان نے سورۂ عادیات کی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول اکرمؐ نے بنوکنانہ کے ایک قبیلے کے خلاف ایک دستہ فوج روانہ کیا اور مسیب بن عمرو کو ان کا کماندار مقرر کیا۔ کچھ عرصے تک ان کی کوئی خبر نہ آئی چنانچہ منافقوں نے یہ افواہ اڑادی کہ وہ سب مارے گئے ہیں۔ اس پر عادیات کی سورت نازل ہوئی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب میم وشین

۴۹۲۴۔ حضرت مشرحؓ

حضرت مشرحؓ۔ الاشعری والد میل۔ انہیں رویت اور صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے سوائے ان کی بیٹی کے اور کسی نے روایت نہیں کی۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ تا ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے محمد بن قدامہ سے، انہوں نے محمد بن سلیمان مسمول سے انہوں نے عبیداللہ بن سلمہ بن وہرام سے، انہوں نے میل سے جو مشرح کی بیٹی تھیں روایت کی کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ ناخن اتار کر زمین میں دفن کر دیئے۔ اس پر کہنے لگے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

۴۹۲۵۔ حضرت مشمرخؓ بن خالد السعدی

حضرت مشمرخؓ بن خالد السعدی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایاس بن مقاتل بن مشمرخ نے روایت کی کہ مشمرخ بن خالد کی دادی، وفد عبدالقیس کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا تم میں کوئی غیر بھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ! ہماری بہن کا لڑکا ہمارا غیر ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں وہ تمہاری قوم ہی کا فرد ہے۔ پھر آپؐ نے اسے ایک چادر عطا کی اور صحرا میں ایک قطعہ زمین بھی دیا اور فرمان لکھ کر دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب میم وصاد

۴۹۲۶۔ حضرت مصعبؓ الاسلمی

حضرت مصعبؓ الاسلمی۔ منیعی اور طبرانی نے ان کا ذکر الوحدان میں کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا نام ابو مصعب الاسلمی تھا۔ شیبان نے جریر سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے مصعب سے روایت کی کہ ہماری قوم کا ایک لڑکا حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمالیں جن کی آپ شفاعت فرمائیں گے۔ حضور اکرم نے دریافت کیا، تمہیں یہ بات کس نے بتائی یا کس نے تیری رہ نمائی کی۔ اس نے کہا یارسول اللہ! یہ میری اپنی سوچ ہے، فرمایا میں تمہاری شفاعت کروں گا، لیکن تم اس باب میں کثرت سجود سے اپنی امداد کرو۔ وہب بن جریر نے اپنے باپ سے روایت کی اور کہا ابو مصعب نے کہا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۷۔ حضرت مصعبؓ بن ام الجلاس

حضرت مصعبؓ بن ام الجلاس۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور یہ جلاس بن سوید کی بیوی کے بیٹے ہیں۔

ابومعاویہ الضریر نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ **یحلفون باللہ ما قالوا** (الآیہ) جلاس بن سوید بن صامت کے بارے میں نازل ہوئی جلاس اور مصعب دونوں حضور اکرم کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے جلاس کہنے لگا۔ اگر محمد (ﷺ) کا دین حق ہے تو ہم اس گدھے سے بھی برے ہیں۔ مصعب نے کہا، اے دشمن خدا میں حضورؐ کو تمہاری بات بتادوں گا چنانچہ جناب مصعب نے حضورؐ کو سب کچھ بتادیا۔ بعد میں جلاس حاضر ہوا تو حضور اکرمؐ نے اس سے مصعب کی شکایت کا ذکر کیا جلاس نے کہا یارسول اللہ! میں اس گستاخی سے توبہ کرتا ہوں۔ حضورؐ نے اس کی توبہ قبول کرلی۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابتدائے ترجمہ میں انہوں نے ابن ام جلاس لکھا ہے، لیکن متن حدیث میں ابن امراۃ الجلاس لکھ دیا ہے۔

۴۹۲۸۔ حضرت مصعبؓ بن شیبہ بن عثمان

حضرت مصعبؓ بن شیبہ بن عثمان الحجبی العبدری۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے، انہوں نے ابو محمد بن حبان سے، انہوں نے محمد بن خالد الراسبی سے انہوں نے ابوغسان صفوان بن مغلس سے، انہوں نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے شیبان سے، انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے مصعب بن شیبہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب قوم کے افراد اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں اس حالت میں اگر کوئی کسی دوسرے کو بلائے اور اسے کھلی نشست پیش کرے تو اس آدمی کو یہ پیش کش قبول کرلینا چاہئے کیونکہ اسے یہ عزت خدا نے بخشی ہے اور اگر اسے کوئی ایسی پیش کش نہ کی جائے، تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے لئے مناسب جگہ تلاش کرلے۔

موسیٰ بن عبدالملک بن عمیر نے اپنے والد سے، انہوں نے شیبہ حجبی سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔ حضور نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا تین اوصاف جن سے تو اپنے بھائی کی محبت خرید سکتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ تو اسے بیٹھنے کی مناسب جگہ پیش کرے اور پھر حدیث بیان کی۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۲۹۔ حضرت مصعبؓ بن عمیر بن ہاشم

حضرت مصعبؓ بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قرشی عبدری۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور برگزیدہ فضلائے صحابہ اور سابقوں اولون سے تھے۔ انہوں نے اس وقت اسلام قبول کیا جب حضور اکرمؐ دار ارقم میں قیام فرماتے تھے۔ انہوں نے قوم اور ماں کے ڈر سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ وہ وقتاً فوقتاً چھپ چھپا کر حضور سے ملتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ عثمان بن طلحہ العبدری نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے خاندان والوں کو بتا دیا، جنہوں نے انہیں گھر میں بند کر دیا تا آنکہ وہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ وہاں سے واپسی پر وہ عقبہ اول کے بعد اہل مدینہ کو نماز اور قرآن پڑھانے کے لئے مدینے چلے گئے تھے۔

عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید بن حبیب سے روایت کی کہ انصار مدینہ عقبہ اولیٰ کے بعد مصعب بن عمیر کو نماز کی امامت کے لئے اس لئے ساتھ لائے کہ بنو اوس و خزرج بر بنائے رقابت ایک دوسرے کے اقتدا میں نماز ادا کرنے پر آمادہ نہ تھے۔

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ ان سے عبید اللہ بن ابی بکر بن حزم اور عبید اللہ بن مغیرہ بن معیقیب نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے جناب مصعب کو انصار کے ان بارہ آدمیوں کے ساتھ جنہوں نے عقبہ اولیٰ کی رات کو آپؐ سے بیعت کی تھی دین کی تعلیم اور قرآن پڑھانے کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے جناب اسعد بن زرارہ کے یہاں سکونت کی تھی۔ مدینے میں انہیں معلم القرآن کہتے تھے۔ نیز روایت ہے کہ انہوں نے اول از ہمہ مدینے میں جمعے کے دن لوگوں کو جمع کیا تھا اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا جو بہت بڑا اعزاز تھا۔

براء بن عازب سے منقول ہے کہ مصعب بن عمیر جو بنو عبد الدار کے بھائی ہیں سب سے پہلے ہجرت کر کے آئے ان کے عمرو بن ام مکتوم، عمار بن یاسر، سعد بن ابی وقاص، عبد اللہ بن مسعود اور حضرت بلال نے ہجرت کی۔ ان حضرات کے بعد حضرت بھی پہنچ گئے۔ جناب مصعب غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اور آخر الذکر معرکے میں حضور اکرمؐ کا علم ان کے پاس تھا۔ غزوہ میں وہ ابن قمیۂ اللیثی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر چالیس برس یا تھوڑی بہت کم و بیش تھی۔ کہتے کہ مندرجہ ذیل آیت ان کے اور ان کے احباب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ "رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ"

محمد بن اسحاق نے صالح بن کیسان سے انہوں نے آل سعد کے کسی آدمی سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی کہ مکے میں رسول کریمؐ کے ساتھ ہماری زندگی حد درجہ تلخ تھی۔ جب ہمیں کوئی تکلیف پیش آتی تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تکلیف بیان کرتے اور اس طرح ہمیں تھوڑی بہت تسلی ہو جاتی۔ مصعب بن عمیر مکے کے خوش پوش اور ناز و نعمت میں پلے ہوئے نوجوان تھے۔ بعد از قبول اسلام انہوں نے خود کو ایسی ایسی زبردست مشقتوں میں ڈالا کہ ان کے جسم سے کھال یوں جس طرح کھنچا ...

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقدی کہتے ہیں کہ مصعب مکے کے حسین وجمیل اور دولت مند نوجوان تھے۔ان کی والدہ انہیں نہایت عمدہ پوشاک پہناتی اور وہ بہترین خوشبو استعمال کرتے تھے۔حضور اکرم ﷺ جب بھی ان کا ذکر کرتے فرماتے کہ میں نے مکے میں مصعب سے بڑھ کر اور کوئی آدمی، ناز ونعمت میں پلا ہوا اور سجا سجایا نہیں دیکھا۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ہناد سے، انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے یزید بن زیاد سے، انہوں نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی کہ مجھ سے اس شخص نے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کیا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعب بن عمیر زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ان کے جسم پر ایک چھوٹی سی چادر تھی جس میں چمڑے کے ٹکڑے لگے ہوئے تھے۔جب حضور نے ان کی گزشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کیا تو آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔پھر آپؐ نے فرمایا تم ایسے شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو صبح کے وقت کپڑوں کا ایک جوڑا زیب تن کرتا ہے اور شام کو دوسرا، اور اس کے آگے ایک پیالہ رکھا جاتا ہے اور پھر دوسرا اور تم اپنے گھروں پر یوں غلاف چڑھاتے تھے جس طرح کعبے پر چڑھایا جاتا ہے۔حاضرین نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہمارے موجودہ حالات کئی لحاظ سے بہتر ہیں۔اب ہمیں عبادت کے لئے کافی وقت مل جاتا ہے اور ہم کئی الجھنوں سے بچ جاتے ہیں۔حضور اکرمؐ نے فرمایا بلاشبہ تم آج کل بہتر حالت میں ہو۔

محمد بن عیسیٰ نے محمود بن غیلان سے، انہوں نے ابو احمد سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے خباب سے روایت کی کہ اللہ کی رضا جوئی کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور اس کے اجر کی توقع خدا سے رکھی۔کچھ ایسے لوگ بھی تھے، جنہیں زندگی میں اس اجر سے کچھ نہ ملا اور وہ فوت ہو گئے۔بعض ایسے لوگ تھے جن کے پھل پک گئے تھے اور انہوں نے لوگوں کو تحفۃً دیئے، مگر مصعب ایسے آدمی تھے، جو فوت ہو گئے اور ان کا سارا ترکہ ایک ایسی چادر تھی جس سے اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر چادر سے ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔

ابو محمد بن ابی القاسم بن حافظ نے کتابۃً اپنے والد سے انہوں نے احمد بن حسن سے انہوں نے ابو حسین بن ابو موسیٰ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے محمد بن سفیان سے انہوں نے سعید بن رحمت سے روایت کی کہ میں نے ابن مبارک سے انہوں نے وہب بن مطر سے انہوں نے عبید بن عمیر سے سنا کہ رسول کریمؐ غزوۂ احد میں مصعب بن عمیر کی لاش کے پاس آ کھڑے ہوئے۔وہ منہ کے بل زمین پر گرے پڑے تھے۔جنگ میں حضورؐ کا علم ان کے پاس تھا۔حضور اکرمؐ نے یہ آیت پڑھی:

من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا.

بلاشبہ اللہ کا رسول اس کا گواہ ہے کہ تم قیامت کے دن شہیدوں میں ہو گے۔پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا لوگو! آؤ ان کی زیارت کرو اور ان پر سلام بھیجو۔مجھے اللہ کی قسم! قیامت تک جو شخص بھی ان پر درود وسلام بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔انہوں نے صرف ایک بیٹی جس کا نام زینب تھا اپنی یادگار چھوڑی۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب میم وضاد

۴۹۳۰۔حضرت مضاربؓ

العجلی۔یحییٰ بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں مجھے اس کا علم نہیں ہو سکا،آیا انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یا نہ،جعفر نے کہا کہ وہ بکر بن وائل سے ہیں صحابی نہیں ہیں۔اور ان کی حدیث مرسل ہے۔قرہ نے قتادہ سے مرثد بن ظبیان کے ترجمے میں ان سے روایت بیان کی۔ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۱۔حضرت مضرحؓ بن جدالہ

حضرت مضرحؓ بن جدالہ۔حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپؐ کی امت کو باقی امتوں پر کیسی فضیلت حاصل ہے۔اس حدیث کو عاصم بن عبداللہ مروزی نے اسماعیل بن ابی زیاد سے،انہوں نے لیث سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۲۔حضرت مضطجع؟ؓ بن اثاثہ

حضرت مضطجع؟ؓ بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف۔یہ مسطح بن اثاثہ کے بھائی ہیں،بدر میں موجود تھے۔موسیٰ بن عقبہ نے یہ روایت ابن شہاب سے بیان کی ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۳۔حضرت مضرسؓ بن سفیان

حضرت مضرسؓ بن سفیان بن خفاجہ بن نابغہ بن عنز بن حبیب بن واثلہ بن دھمان بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن غزوۂ حنین میں شامل تھے۔یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔یہ نصری تھے بنو نصر بن معاویہ سے۔

باب میم وطا

۴۹۳۴۔حضرت مطاعؓ

حضرت مطاعؓ۔ان کا نام مسعود تھا اور مسعود بن عبدالرحمان بن مثنی بن مطاع بن عیسی بن مطاع لخمی ان کی اولاد سے تھے انہوں نے اپنے والد مثنی سے انہوں نے طبرانی سے روایت کی۔یہ ابوسعد سمعانی اور ابواحمد عسکری کا قول ہے۔ابواحمد کا بیان ہے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا۔تم اپنی قوم کے مطاع (امیر) ہو۔تم ان میں واپس جاؤ کہ جو بھی میرے علم کے نیچے پناہ لے گا عذاب سے بچ جائے گا انہوں نے قوم کو یہ بات بتائی تو وہ سب جمع ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔انہوں نے آپؐ سے روایت بیان کی کہ حضور اکرمؐ نے گھوڑے کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۳۔ حضرت مطرؓ بن عکامس السلمی

حضرت مطرؓ بن عکامس السلمی۔ عکاس السلمی۔ یہ بنو سلیم بن منصور سے تھے۔ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ابو اسحاق سبیعی نے ...وں نے ابراہیم بن محمد فقیہہ وغیرہ سے انہوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے بندار سے، انہوں نے مومل سے، انہوں ...نے سفیان بن ابو اسحاق سے انہوں نے مطر بن عکامس سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب اللہ چاہتا ہے کہ فلاں آدمی ...ں ملک میں جامرے تو وہ کسی غرض کے لئے وہاں چلا جاتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۔ حضرت مطرؓ لیثی

حضرت مطرؓ اللیثی۔ ہدبہ بن خالد نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی کہ انہوں نے ابو جعفر کو یہ کہتے ...کہ انہوں نے زیاد بن سعد ضمری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے سنا کہ وہ ...ول اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ حنین میں موجود تھے۔ آپ نماز ظہر ادا کر چکے تو عیینہ بن حصن بن بدر نے اٹھ کر عامر بن اضبط کا (جو ...یس کا سردار تھا) خون بہا طلب کیا۔ اس پر اقرع بن حابس اٹھا اور اس نے محلم بن جثامہ کا جو بنو خندف کا سردار تھا، دفاع کیا۔ ...ینہ نے کہا میں اس سے ہرگز دست بردار نہیں ہوں گا جب تک کہ قاتلوں کی عورتیں اتنا دکھ نہ اٹھائیں جتنا کہ ہماری عورتوں کو ...انا پڑا ہے۔ اس موقعہ پر بنو لیث سے ایک شخص جس کا نام مطر تھا اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے مقدس دین اسلام میں ...ں مقتول کے بارے میں بکریوں سے بڑھ کر اور کوئی موزوں تر مثال نظر نہیں آتی۔ جب وہ پانی پینے کو گھاٹ پر اترتی ہیں تو ان ...ں سب سے پہلی کو تیر کا ہدف بنا دیا جاتا ہے اور باقی بھاگ جاتی ہیں۔ آج تو اپنی سنت پر عمل فرما دیجئے اور کل جب جی چاہے تو ...ل دیجئے۔ اس حدیث کو محمد بن جعفر بن زبیر نے زیاد بن ضمیرہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ اس آدمی کا نام ...تلا تھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۳۔ حضرت مطرؓ بن ہلال

حضرت مطرؓ بن ہلال بن بنی صباح بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس اور صباح جو بکر کے بھائی تھے۔ ابو سلمہ منقری نے مطر بن ...عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہیں بنو عبدالقیس کی ایک عورت نے جس کا نام ام ابان بنت زارع تھا، اپنے دادا زارع بن عامر ...ے روایت سنائی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اپنے اخیافی بھائی کے ساتھ جس کا نام مطر بن ہلال تھا، ...انہ ہوئے تا آنکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچ گئے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ...ں کا ذکر کیا ہے۔

ابو داؤد طیالسی نے مطر سے انہوں نے امام ابان سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ان کے دادا حضور اکرمؐ کی زیارت ...ے لئے گھر سے نکلے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک دیوانہ بیٹا تھا جسے وہ حضور کے پاس دعا کے لئے لائے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۳۸۔ حضرت مطرح رضی اللہ عنہ بن جندلۃ

حضرت مطرح رضی اللہ عنہ بن جندلۃ السلمی۔ زید العمی نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ بنو سلیم کے ایک بد
نے جس کا نام مطرح بن جندلہ تھا حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ کی امت کو امم سابقہ امت نوح، امت ہود، امت
صالح، امت موسیٰ اور امت عیسیٰ پر کتنی فضیلت حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا جتنی فضیلت خالق کو مخلوق پر حاصل ہے۔ ابو موسیٰ نے
ان کا ذکر کیا ہے ہم پیشتر ازیں اس حدیث کا ذکر مضرح بن جدالہ کے ترجمے میں کر چکے ہیں۔ ان میں اسے ایک دوسرے کی تصحیف
معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۳۹۔ حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن بہصل

حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن بہصل بن کعب بن قشع بن دلف بن اہضم بن عبداللہ بن حرماز۔ ان کا نام حارث بن مالک بن عمرو بن
تمیم ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کا یہی قول ہے۔ ابو عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ مطرف بن بہصل مازنی جن کا تعلق بنو ماز
بن عمرو بن تمیم سے ہے۔ ان کے حالات اعشی مازنی کے قصے میں مذکور ہیں۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی، لیکن کوئی روایت ا
سے مذکور نہیں، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۰۔ حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن خالد

حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن خالد بن نضلۃ الباہلی از بنو قراض بن معن۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے انہیں ایک
فرمان لکھ کر دیا۔ ابو احمد عسکری نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔

۴۹۴۱۔ حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن مالک

حضرت مطرف رضی اللہ عنہ بن مالک ابوالریان القشیر۔ ان کی کسی روایت کا علم نہیں ہو سکا۔ حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ فتح تستر میں مو
تھے۔ زرارہ بن اوفی نے فتح تستر کے موقع پر ان کی موجودگی کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۲۔ حضرت مطعم رضی اللہ عنہ بن عبیدۃ

حضرت مطعم رضی اللہ عنہ بن عبیدۃ البلوی۔ یہ صاحب مصری شمار ہوتے ہیں۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔
ان سے ربیعہ بن لقیط نے روایت کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اسلام میں جو فتنہ اٹھ کھڑا ہوا تھا، اس کے شر سے
کے لئے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کو گھر سے نکلا۔ ان کے دروازے پر مطعم بن عبیدہ سے ملاقات ہوگئی۔ پوچھا کس سے
جا رہے ہو۔ میں نے جواب دیا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اس شخص سے ملنے آیا ہوں تاکہ اس وقت تک
کا ساتھ دوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اختلاف کو اتفاق میں بدل دے۔ مطعم نے کہا، خدا تیری امداد کرے پھر کہا حضور اکرم صلی اللہ
وسلم نے تاکید فرمائی تھی کہ خواہ مجھ پر ایک نکٹا حبشی حاکم بنا دیا جائے میں اس کی بات سنوں اور اطاعت کروں۔ ابن مندہ او
نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۴۳۔ حضرت مطلبؓ بن ازہر

حضرت مطلبؓ بن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرۃ القرشی۔ ان کے دو بھائی تھے۔ ایک نام عبدالرحمٰن اور دوسرے کا طلیب تھا۔ سابقون اولون سے تھے اور ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے اور دونوں وہاں فوت ہو گئے تھے اور جناب مطلب کے ساتھ ان کی بیوی رملہ بنت ابوعوف بن صبیرہ سہمیہ نے بھی ہجرت کی تھی۔ وہاں ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ تھا۔ کہتے ہیں عبداللہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے اسلام میں باپ کی میراث پائی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۴۔ حضرت مطلبؓ بن حنطب

حضرت مطلبؓ بن حنطب بن حارث بن عبید بن مخزوم مخزومی قرشی۔ ان کی والدہ حفصہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا، ابوبکر اور عمر کی نسبت مجھ سے ویسی ہی ہے جیسی کان اور آنکھ کی نسبت سر سے ہوتی ہے، لیکن اس کا اسناد قوی نہیں ہے۔ انہوں نے یہی حدیث اپنے والد حنطب کو بھی سنائی۔

ان سے ایک اور حدیث بایں انداز مذکور ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے پوچھا کہ غیبت کیا ہے آپؐ نے فرمایا غیبت اسے کہتے ہیں کہ جس آدمی کے بارے میں تو جو بات بیان کرتا ہے، اسے سن کر وہ برا منائے۔ میں نے کہا اگر وہ سچی ہو تو پھر؟ آپ نے فرمایا اگر تو جھوٹ کہے گا تو وہ بہتان ہوگی۔ انہی مطلب کی اولاد سے حکم بن مطلب بن عبداللہ بن مطلب بن حنطب اپنے عہد کے بہت بڑے سخی اور کریم النفس تھے۔ آخری عمر میں پارسا بن گئے تھے۔ انہوں نے منبج میں وفات پائی۔ ان کے بارے میں کسی نے کہا۔

سالو اعن الجود والمعروف ما فعلا   فقلت انهما ماتا مع الحكم

لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ سخاوت اور حسن سلوک کا کیا حال ہے؟ میں نے جواب دیا کہ یہ دونوں اوصاف حکم بن مطلب کے ساتھ ہی مر گئے ہیں۔

ماتا مع الرجل الموفی بذمته   قبل السوء ال اذا لم يوف بالذمم

میں نے کہا یہ دونوں خوبیاں اس آدمی کے ساتھ ہی مر گئی ہیں جو اپنی ذمہ داری کو سوال سے پہلے ہی عہدہ برآ ہو جاتا ہے، حالانکہ اور لوگ تو اپنی ذمہ داریوں کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۵۔ حضرت مطلبؓ بن ربیعہ

حضرت مطلبؓ بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ ایک روایت میں ان کا نام عبدالمطلب مذکور ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ یہ حضور اکرمؐ کے عہد میں لڑکے تھے۔ زبیر کہتے ہیں کہ اچھے خاصے مرد تھے انہوں نے دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ۲۹ ہجری میں افریقہ جانے کے ارادے سے مصر آئے تھے۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے انس بن ابی انس سے، انہوں نے عبداللہ بن نافع بن عمیا سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے مطلب بن ربیعہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعتوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے مجھے ہر دو رکعت کے بعد تشہد، خشوع، خضوع کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو دعاء کے لئے پھیلانا چاہئے، اور یارب یارب کہنا چاہئے اور جو شخص ایسا نہیں کرتا اس کی نماز ناقص ہے۔

ابو بکر بن ابو عاصم نے کتاب الاحاد و المثانی میں اسماء صحابہ کے عنوان کے تحت ایک نام عبدالمطلب بن ربیعہ لکھا ہے اور مطلب بن ربیعہ کے لئے علیحدہ عنوان قائم کیا ہے۔ گویا یہ دو آدمی ہیں لیکن مصنف نے دونوں تراجم کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے کہ انہیں وصولی زکوٰۃ پر مقرر کیا گیا تھا جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۶۔ حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ

حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ۔ ابو وداعہ کا نام حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص قرشی سہمی تھا اور ان کی ماں کا نام اروی بنت حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم تھا۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ پھر کوفہ آ گئے اور وہاں سے پھر مدینہ چلے گئے اور ان کے والد ابو وداعہ بدر کے دن گرفتار ہو گئے تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اسے قابو رکھنا۔ اس کا ایک لڑکا ذہین و فطین ہے۔ چنانچہ مطلب بن ابی وداعہ زرِ فدیہ لے کر چپکے چپکے باپ کو چھڑانے کے لئے مدینے گئے اور چار ہزار درہم ادا کر کے باپ کو چھڑا لائے۔ یہ پہلے قیدی تھے جس نے زرِ فدیہ ادا کیا۔ چنانچہ قریش نے اسے جلد بازی اور ادائیگی قرضہ پر ملامت کی۔ مطلب نے کہا میں اپنے باپ کو قید میں نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اس کے بعد لوگ حضور اکرمؐ کے پاس گئے اور اپنے اپنے قیدیوں کو چھڑا لائے۔

مطلب سے ان کے بیٹوں کثیر اور جعفر اور مطلب بن سائب بن ابی وداعہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابو الفضل بن حسن طبری نے باسنادہ تا ابی یعلی انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور بنو مطلب کے بہت سے شرفاء نے مطلب بن وداعہ سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم کو دیکھا کہ جب آپؐ سعی بین الصفا والمروہ سے فارغ ہو چکے تو آپ نے اپنے اور سقیفہ کے درمیان آڑ کھڑی کر لی، اور مطاف کے ایک کنارے پر دو رکعت نماز پڑھی اور آپؐ کے اور مطاف کے درمیان اور کوئی نہ تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۷۔ حضرت مطیعؓ بن اسود

حضرت مطیعؓ بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قرشی عدوی۔ ان کا نام عاصی تھا رسول کریم نے بدل کر مطیع بنا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارا عمزاد عاصی عاصی نہیں بلکہ مطیع ہے۔ ان کی ماں عجماء بنت عامر بن فضل بن کلیب بن حبشیہ بن سلول خزاعیہ تھا۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالملک نے روایت کی کہ رسول اکرمؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے، لوگوں کو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ۔ عین اسی وقت عاصی بن اسود مسجد میں داخل ہوئے اور بیٹھ جاؤ کی آواز سن لی۔ وہ وہیں بیٹھ گئے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے تو آپؐ نے عاصی سے فرمایا میں نے تمہیں نماز میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیکھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں مسجد میں داخل ہوا تو آپ کا حکم بیٹھ جاؤ سنا اور میں بیٹھ گیا اور حضور کی آواز مجھ تک نہ پہنچ سکی۔ فرمایا تم عاصی نہیں، بلکہ مطیع ہو۔ اس دن سے ان کا نام مطیع پڑ گیا۔ ابتداء میں یہ مولفۃ القلوب میں سے تھے۔ بعد میں انہوں نے اسلام کی اچھی خدمت کی۔ چونکہ قریش کے بڑے بڑے سردار قبول اسلام میں دل چسپی نہ رکھتے تھے اس لئے باقی لوگ اسلام قبول کرتے رہے۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے میرے والد سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے شعبہ بن حجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر الشعبی سے انہوں نے عبداللہ بن مطیع بن اسود سے (جن کا تعلق بنوعدی بن کعب سے ہے) انہوں نے اپنے والد مطیع سے سنا جنکا نام عاصی تھا پس آپ نے ان کا نام مطیع رکھا فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ سے سنا۔ کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اس دن کے بعد مکے میں کبھی جنگ نہ ہوگی اور آج کے بعد کبھی کوئی قریشی قتل نہیں ہوگا۔

عدوی کا کہنا ہے کہ وہ ان ستر آدمیوں میں شامل تھے جنہوں نے بنوعدی سے ہجرت کی تھی۔ انہوں نے مکے میں وفات پائی اور ایک روایت کی رو سے مدینے میں حضرت عثمان کے عہد خلافت میں فوت ہو گئے اور ان کے لڑکے عبداللہ بن مطیع ایام حرہ میں مدینے کے سربراہ تھے، انہیں اہل مدینہ نے مقرر کیا تھا اور ایک روایت کی رو سے یہ قریش کے امیر تھے۔ مطیع کے دوسرے بیٹے کا نام سلیمان تھا جو جنگ جمل میں قتل ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۴۸۔ حضرت مطیعؓ بن عامر

حضرت مطیعؓ بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ۔ وہ ذوالجمیہ کلابی کے بھائی تھے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا نام عاصی تھا آپؐ نے مطیع کر دیا۔ دارقطنی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وظا

۴۹۴۹۔ حضرت مظہرؓ بن رافع

حضرت مظہرؓ بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن عامر بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ وہ ظہیر بن رافع کے سگے بھائی تھے اور غزوۂ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل رہے۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت تک زندہ رہے۔ واقدی لکھتے ہیں کہ جناب مظہر حارثی شام سے توانا مردوں کا ایک گروہ لے کر خیبر میں اپنی زمینوں پر کام کرانے کو لائے۔ خیبر میں تین تین دن کے بعد یہودیوں نے انہیں اکسایا چنانچہ وہ شہر سے باہر نکلے تو وہ شامی جو بیگار میں پکڑے آئے تھے حملہ آور ہوئے اور انہیں قتل کر دیا یہود نے شامیوں کو زادِ راہ دیا، چنانچہ وہ واپس چلے گئے، خلیفہ کو یہود کی شرارت کا علم ہوا تو یہود کو جلاوطن کر دیا۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب میم وعین

۴۹۵۰۔ حضرت معاذؓ بن انس

حضرت معاذؓ بن انس جہنی۔ ان کے بیٹے کا نام سہل تھا۔ مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے بیٹے سہل نے ان سے روایت کی۔ ان کے بیٹے کے پاس ایک بڑی سی کتاب تھی جس میں ان کی روایات مذکور تھیں۔ اس مجموعے سے امام احمد بن حنبل نے مسند میں ابوداؤد، نسائی، ابوعیسیٰ، ابن ماجہ اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔

ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے عباس دوری سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مقری سے انہوں نے سعید بن ابی ایوب سے انہوں ابومحروم عبدالرحیم بن میمون سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس الجہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو اچھا لباس پہننے کی استطاعت ہو اور وہ بربنائے تواضع اچھا لباس نہ پہنے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دیا جائے کہ اہل ایمان کا جو لباس بھی اسے پسند ہے وہ اٹھا لے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۱۔ حضرت معاذؓ ابوبشر اسدی

حضرت معاذؓ ابوبشر اسدی۔ ہم ان کا ذکر ان کے بیٹے بشر بن معاذ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۲۔ حضرت معاذؓ تمیمی

حضرت معاذؓ۔ التمیمی۔ سائب بن یزید نے بنوتمیم کے ایک آدمی سے جس کا نام معاذ تھا روایت بیان کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور آپ نے اوپر نیچے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔ یہ ابوعلی کا قول ہے۔

۴۹۵۳۔ حضرت معاذؓ بن جبل

حضرت معاذؓ بن جبل بن عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن ادی بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تز... بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی، جشمی۔ اور ادی جوان کی طرف منسوب ہے وہ سلمہ بن سعد کا بھائی ہے اور یہ انصار میں سے ... قبیلہ ہے جوان کی طرف منسوب ہے بعض لوگوں نے انہیں بنوسلمہ سے منسوب کیا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ انہیں بنوسلمہ سے ا... لئے منسوب کیا گیا ہے کیونکہ وہ سہل بن محمد بن جد بن قیس کے اخیافی بھائی تھے اور سہل بنوسلمہ میں سے ہے۔ کلبی کہتا ہے کہ وہ بنواد... سے تھے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ بنوادی کا کوئی فرد اب باقی نہیں رہا اور انہیں بنوسلمہ سے شمار کیا جاتا ... اور ان کا جو آخری ایک آدمی بچ گیا تھا اس کا نام عبدالرحمٰن بن معاذ تھا۔ یہ صاحب شام کے علاقے عمواس میں طاعون سے فو... ہو گئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق یہ اپنے والد سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ اس بنا پر آخری آدمی معاذ ہوں گے اور یہی در...

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جناب معاذ کی کنیت عبدالرحمٰن تھی اور معاذ ان ستر آدمیوں میں سے تھے، جو دوسرے عقبہ کے موقعے پر موجود تھے۔ یہ جب بدر، احد اور تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کی رکاب میں رہے۔ رسول کریمؐ نے جناب معاذ اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان مواخات قائم کیا۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ ہم عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ ان سے ان کے والد نے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے مسروق سے انہوں عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم ذیل چار اصحاب سے قرآن پڑھو عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ۔

اسماعیل وغیرہ نے باسناد محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سفیان بن وکیع سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے داؤد عطار سے، انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی حضور اکرمؐ سے فرمایا ابوبکر میری امت کا وہ آدمی ہے، جو میری امت پر حد درجہ شفیق ہے اور ساری حدیث بیان کی نیز فرمایا معاذ بن جبل حلال وحرام کو بہت اچھی طرح سمجھتا ہے۔

عبداللہ بن ابونصر الخطیب نے جعفر بن احمد القاری سے، انہوں نے علی بن محسن سے انہوں نے ابوالحسن بن جعفر بن محمد السمار سے، انہوں نے شعیب الحرانی سے، انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ البابلی سے، انہوں نے سلمہ بن وردان سے روایت کی کہ انہوں نے انس بن مالک سے سنا کہ ایک دن معاذ بن جبل حضور اکرمؐ کی مجلس سے اٹھ کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ جس شخص نے سچے دل سے خدا کی توحید اور رسول اکرمؐ کی رسالت کا اقرار کیا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں اسی وقت اٹھ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپؐ نے معاذ بن جبل سے فرمایا کہ جس شخص نے بھی اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ صدق دل سے پڑھا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں معاذ نے سچ کہا۔ سچ کہا۔ سچ کہا۔

سہل بن ابی خیثمہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے زمانے میں مہاجرین سے عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ اور اسی طرح انصار سے بھی تین آدمی ابی بن کعب، معاذ بن جبل اور زید بن ثابت فتویٰ دیا کرتے تھے۔

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل بڑے خوش شکل، خوش اخلاق اور حد درجہ سخی تھے، چنانچہ انہوں نے لوگوں سے اتنا قرض لیا کہ قرض خواہوں سے زچ ہو کر چھپ گئے۔ ان لوگوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ جناب معاذ کو بلوایا جائے۔ جب وہ حاضر خدمت ہوئے تو قرض خواہ بھی ساتھ تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمیں ان سے ہمارا قرض دلوایئے حضور اکرمؐ نے فرمایا جو انہیں معاف کر دے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے ان کا قرض معاف کر دیا اور کچھ نے انکار کر دیا۔ اس پر حضور نے ان کا اثاثہ لے کر قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا اور اسی طرح ہر آدمی کو اس کے قرض کا ۵/۷ حصہ مل گیا۔ پھر قرض خواہوں سے فرمایا بس اسے ہی غنیمت سمجھو، جو تمہیں مل گیا ہے۔ بعدہ آپؐ نے انہیں یمن میں وصولی زکات کا محصل مقرر فرما دیا اور کہا ہو سکتا ہے کہ اس طرح تمہاری تلافی ہو جائے اور تم باقی ماندہ قرض بھی ادا کر سکو۔ جناب معاذ یمن ہی میں مقیم رہے تا آنکہ حضور اکرمؐ فوت ہو گئے۔

ثور بن یزید سے مروی ہے کہ معاذ تہجد کی نماز کے بعد ذیل کی دعا مانگا کرتے تھے اے خدا آنکھیں سوئی ہوئی ہیں اور ستارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹمٹمار ہے ہیں اور تو ہی حیئ قیوم ہے۔ اے خدا! میں طلب جنت میں ست اور جہنم سے بھاگنے میں کمزور ہوں۔ اے خدا! تو مجھے ایسے راستہ دکھا جس پر میں قیامت تک چلتا رہوں اور تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

جب شام میں طاعون پھیلی تو جناب معاذ نے دعا کی اے خدا! تو آلِ معاذ کو بھی ان کا حصہ عطا کر۔ چنانچہ ان کی دو عورتوں پر طاعون کا حملہ ہوا اور وہ دونوں فوت ہوگئیں۔ پھر ان کے بیٹے عبدالرحمان پر طاعون کا حملہ ہوا اور وہ بھی فوت ہوگئے۔ اب ان کی باری تھی۔ جب بیماری کی لپیٹ میں آئے تو بے ہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے، اے خدا! تو اپنا غم مجھ پر مسلط کر دے۔ تیری عزت کی قسم تو جانتا ہے کہ میں تیری ذات سے محبت کرتا ہوں۔ اس کے بعد پھر ان پر غشی ہوگئی۔ جب ہوش میں آئے تو پھر وہی بات دھرائی۔

عمرو بن قیس بیان کرتے ہیں جب معاذ پر سکرات الموت طاری ہوئی تو کہنے لگے۔ دیکھو! کیا صبح ہوگئی ہے، لوگوں نے کہا نہیں جب آخر کار صبح نمودار ہوئی تو کہنے لگے۔ میں اس رات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس کی صبح جہنم کی طرف رہنمائی کرے۔ میں موت کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں اپنے محبوب سے ملنے والے کو خوش آمدید کہتا ہوں جو بعد از مدت آ رہا ہے۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہا لیکن آج میں پر امید ہوں میں دنیا کو اور اس میں زندگی بسر کرنے کو اس لئے پسند نہیں کرتا تھا کہ نہریں کھودوں گا اور درخت لگاؤں گا بلکہ اس لئے کہ دوپہر کی پیاس اور حالات کی تکالیف برداشت کروں گا اور علماء کے سامنے زانوے تلمذتہہ کروں گا جب تیرا ذکر کیا جائے گا۔

جناب حسن سے مروی ہے کہ جب معاذ پر سکرات موت طاری ہوئے تو انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ لوگوں نے کہا تم رو رہے ہو، لیکن تم حضور اکرمؐ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ انہوں نے جواب دیا بخدا میں اس لئے نہیں رو رہا کہ میں مرنے لگا ہوں اور نہ اس لئے کہ دنیا کو پیچھے چھوڑ رہا ہوں، بلکہ اس لئے کہ اہل عالم دو گروہوں میں منقسم ہیں۔ نہ معلوم میں کس گروہ میں ہوں۔

کہتے ہیں معاذ ان لوگوں میں شامل تھے، جنہوں نے بنو سلمہ کے بت توڑے تھے اور حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ معاذ قیامت کے دن گروہ علماء سے اتنا آگے ہوگا، جتنا کہ ایک تیر یا دو تیر پھینکے ہوئے یا ایک میل یا دو میل۔ یا ایک حد نگاہ یا دو حد نگاہ کا فاصلہ۔

فروۃ الاشجعی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ انہوں معاذ بن جبل کے بارے میں قرآن کی یہ آیت پڑھی۔ کان امة قانتا لله حنیفا۔ میں نے کہا یہ تو خدا نے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں فرمایا ہے، عبداللہ بن مسعود نے پھر اس آیت کو دہرایا پھر مجھ سے دریافت کیا کہ امه اور قانت کے کیا معنی ہیں؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر ابن مسعود نے کہا کہ امہ اس شخص کو کہتے ہیں جو بھلائی کو سمجھتا ہو اور جس کو مقتدا بنایا جا سکتا ہے۔ قانت خدا کا ہر حکم ماننے والا اور یہ دونوں اوصاف معاذ میں پائے جاتے ہیں۔

صحابہ میں مندرجہ ذیل نے معاذ بن جبل سے روایت کی۔ حضرت عمرؓ، عبداللہ بن عمر، ابوقتادہ، عبداللہ بن عمرو، انس بن مالک ابوامامۃ الباہلی، ابولیلی الانصاری وغیرہ۔

تابعین میں سے ذیل کے حضرات نے ان سے روایت کی۔ جنادہ بن ابی امیہ، عبدالرحمان بن غنم، ابوادریس الخولانی، ابومسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خولانی، جبیر بن نفیر مالک بن یخامر وغیرہ۔

جناب معاذ نے ۱۸ ہجری یا ۱۷ ہجری میں وفات پائی، لیکن پہلی روایت درست ہے اور اس وقت ان کی عمر ۳۸ سال اور ایک روایت کی رو سے ۳۳ یا ۳۴ برس تھی۔ ایک روایت میں ۲۸ برس مذکور ہے لیکن یہ غلط ہے۔ کیونکہ جو شخص بیعت عقبہ میں جو قبل از ہجرت پیش آئی تھی، موجود ہو اور حضور اکرمؐ کے دس سالہ قیام مدینہ کو پیش نظر رکھا جائے اور حضورؐ کی وفات کے آٹھ سال بعد اس کی وفات ہوئی ہو۔ اس طریقے سے بیعت عقبہ کے وقت ان کی عمر سولہ سال بنتی ہے جو بعید از قیاس ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۵۴۔ حضرت معاذؓ بن حارث انصاری

حضرت معاذؓ بن حارث الانصاری۔ بنوخزرج کے قبیلے بنونجار سے تعلق رکھتے تھے۔ کنیت ابوحلیمہ تھی۔ بقول طبری کنیت ابو الحارث تھی اور عرف قاری تھا۔ غزوۂ خندق میں شامل تھے۔ ایک روایت کی رو سے انہوں نے صرف چھ برس حضور اکرمؐ کی صحبت سے استفادہ کیا۔ ان سے عمران بن ابی انس اور نافع مولی ابن عمر نیز المقبری نے روایت کی یہ ان لوگوں سے ہیں جنہیں حضرت عمرؓ نے رمضان میں تراویح پڑھانے پر مقرر کیا تھا اور ابوعبید ثقفی کے ساتھ یوم الجسر میں موجود تھے اور میدان جنگ سے بھاگ کر آ گئے تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ بالیقین ہم ان کے ساتھی ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ سے ہوتا ہے۔

ان سے حضور اکرمؐ کی یہ حدیث مروی ہے آپؐ نے فرمایا میرا منبر جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر واقع ہے۔ ان کی وفات زید بن ثابت سے پہلے واقع ہوئی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ ایام حرہ میں ۶۳ ہجری میں قتل ہوئے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۵۵۔ حضرت معاذؓ بن حارث بن رفاعہ

بن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کا عرف ابن عفراء تھا۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے ان کا نسب عفراء بنت عبید بن ثعلبہ بن بنوغنم بن مالک بن نجار تھا۔ ابن ہشام اس سلسلے کو یوں بیان کرتے ہیں۔ معاذ بن حارث بن عفراء بن حارث بن سواد۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں۔ معاذ بن حارث بن رفاعہ بن سواد مگر پہلا درست ہے۔

یہ صاحب انصاری خزرجی نجاری تھے۔ یہ خود اور ان کے دو بھائی عوف اور معوذ عفراء کے بیٹے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ عوف اور معوذ دونوں شہید ہو گئے مگر معاذ بچ گئے جو بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنوسواد بن مالک عوف، معوذ، معاذ اور رفاعہ کا جو بنوحارث بن رفاعہ بن سواد سے تھے اور وہ عفراء کے بطن سے تھے ذکر کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ معاذ حضرت عثمانؓ کے عہد تک زندہ رہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں گھائل ہو گئے تھے۔ مدینہ واپس آ گئے اور فوت ہو گئے۔ بہ قول خلیفہ وہ حضرت علی کے زمانے تک زندہ رہے۔ واقدی کی روایت کے مطابق معاذ بن حارث اور رافع بن مالک زرقی ان انصار میں سے ہیں جو حضور اکرمؐ پر مکہ میں ایمان لائے۔ واقدی کے خیال میں معاذ ان آٹھ انصار میں شامل ہیں جو حضور اکرم پر مکے میں ایمان لائے۔ واقدی لکھتے ہیں کہ انصار کے چھ آدمیوں کا حضور اکرم پر ایمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لانا زیادہ صحیح اور درست قول ہے۔ حضورؐ نے جناب معاذ بن حارث انصاری اور معمر بن حارث کے درمیان رشتۂ مواخات قائم فرمایا تھا۔

بروایت واقدی معاذ محاربہ علی و معاویہ میں جو صفین میں ہوا تھا مارے گئے تھے، انہوں نے حضرت علی کا ساتھ دیا تھا۔ نیز جناب معاذ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ وہ ابوجہل کے قتل میں شریک تھے۔ ابن ابی خیثمہ نے یوسف بن بہلول سے، انہوں نے ابن ادریس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر کے علاوہ ایک اور آدمی سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے معاذ بن عفراء سے سنا کہ انہوں نے قریش کو کسی الجھن پر غور کرتے دیکھا اور ابوجہل اس ہجوم میں موجود تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ابوالحکم (ابوجہل) اس کی طرف نہ جائے میں نے سنا تو اس پر نظر رکھ لی اور اس کی طرف بڑھنے لگا۔ جونہی مجھے موقعہ ملا میں نے اس پر حملہ کر کے زبردست وار کیا اور اس کی نصف پنڈلی کٹ کر علیحدہ ہو گئی اس کے بیٹے عکرمہ نے میرے کندھے پر وار کیا جس سے بازو کٹ گیا مگر ایک تسمہ لگا رہ گیا، جو لڑنے میں رکاوٹ بن رہا تھا۔ چونکہ میں ایک جنگ لڑ رہا تھا اور کٹا ہوا ہاتھ ساتھ ساتھ گھسٹتا چلا آ رہا تھا اور باعث تکلیف تھا۔ اس لئے میں نے پاؤں اس پر رکھا اور تلوار سے تسمے کو کاٹ دیا۔ اس حادثے کے بعد معاذ (یک دست) حضرت عثمان کے عہد تک زندہ رہے۔

ابوعمر کہتے ہیں ابن ابی خیثمہ سے ابن اسحاق نے اسی طرح روایت کی ہے اور عبدالملک بن ہشام نے زیاد سے انہوں نے ابن اسحاق سے معاذ بن عمر بن جموح کے لئے بیان کیا ہے، لیکن ان کے مقابلے میں صحیح تر روایت وہ ہے جو ابوالفرج محمد بن عبدالرحمن بن عبدالعز اور حسین بن ابی صالح بن فنا خسرو کے علاوہ اور کئی آدمیوں نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم الدورقی سے، انہوں نے ابن علیہ سے انہوں نے سلیمان التیمی سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بدر کے دن فرمایا کوئی ہے جو دیکھ آئے کہ ابوجہل پر کیا گزری۔ عبداللہ بن مسعود گئے دیکھا کہ ابوجہل کو عفراء کے بیٹوں نے زخمی کر دیا ہے اور وہ لاچار ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا تم ابوجہل ہو! ابن علیہ۔ سلیمان اور انس نے بھی ایسے ہی کہا۔ انت ابا جہل۔ ابوجہل نے کہا کیا جسے تم نے قتل کیا ہے اس سے بڑھ کر تمہارے پاس کوئی آدمی ہے ایک روایت میں ہے کہ جسے اس کی قوم نے قتل کیا ہے۔ ابو مجلز کی روایت میں ہے۔ ابوجہل نے کہا تھا کیا مجھے قتل کرنے والا کوئی گنوار نہیں تھا۔

یحییٰ بن رجاء ثقفی نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے، انہوں نے غندر سے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے نصر بن عبدالرحمان سے انہوں نے اپنے دادا معاذ قرشی سے روایت کی کہ میں معاذ بن عفراء کے ساتھ صبح اور عصر کے بعد گھومتا پھرا اور نماز نہ پڑھی۔ اس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد ادائے نماز کی اجازت نہیں ہے، جب تک کہ سورج نکل نہ آئے یا غروب نہ ہو جائے۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ معاذ بن حارث بن رفاعہ بن حارث زرقی (اور جن کی والدہ کا نام عفراء تھا اور جو رافع بن مالک کے ساتھ انصار میں سے پیشتر از ہمہ ایمان لائے تھے) بدر کے دن شہید ہوئے تھے۔ پھر ابن مندہ نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت بیان کی کہ معاذ، معوذ اور عوف جو حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار (جن کی والدہ عفراء تھی) بدر میں قتل ہوئے تھے۔ پھر اسی ترجمہ میں باسنادہ ربیع بنت معوذ سے روایت کی کہ میرے چچا معاذ نے اپنی والدہ عفراء کو کچھ تر و تازہ کھجوریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا۔ حضور اکرم نے انہیں کچھ زیور عطا فرمائے جو امیر بحرین نے آپؐ کو بطور ہدیہ بھیجے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے جناب معاذ کو زرقی لکھا ہے، جو وہم ہے کیونکہ اس سے پہلے ان کا جو سلسلہ نسب بیان ہو چکا ہے وہ اس ادعا کی تردید کرتا ہے۔ نیز اسی ترجمے میں ان کی وہ روایت بھی ہے جو انہوں نے ابن اسحاق سے بیان کی ہے ان کے اس قول کی تردید کرتی ہے۔ اسی طرح ان کا قول کہ جناب معاذ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے بھی بے بنیاد ہے۔ نیز انہوں نے خود اپنے قول کی تردید ربیع بنتِ معوذ کی یہ روایت بیان کر کے کر دی کہ حضور اکرمؐ نے ان کی والدہ کو وہ زیور بطور ہدیہ عطا فرمائے تھے، جو امیر بحرین نے آپ کی خدمت میں روانہ کئے تھے کیونکہ امیر بحرین اور قرب وجوار کے بادشاہوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں ہدایا کی ترسیل اس وقت ہوئی تھی جب اسلام پھیل گیا تھا اور بادشاہوں کو قبول اسلام کی دعوت دی گئی تھی اور ظاہر ہے کہ یہ واقعات غزوۂ بدر کے کئی برس بعد پیش آئے تھے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۵۶۔ حضرت معاذؓ بن رباح

حضرت معاذؓ بن رباح ابو زہیر ثقفی۔ ان سے ان کے بیٹے ابوبکر نے روایت کی۔ امام بخاری اور امام مسلم نے یہی نام بتایا ہے۔ یحییٰ ثقفی نے اذنا باسنادہ ابوبکر سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے نافع بن عمر الجمحی سے، انہوں نے امیہ بن صفوان بن عبداللہ سے، انہوں نے ابوبکر بن ابی زہیر ثقفی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کو طائف کے ایک ٹیلے پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا جلد ہی تمہیں اہل جنت اور اہل نار کا یا بھلے لوگوں اور برے لوگوں کا علم ہو جائے گا۔ ایک آدمی نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟ آپؐ نے فرمایا نیک آدمی اس کی تعریف وتوصیف سے اور برا آدمی اپنی بدعملی اور بدکرداری سے پہچانا جاتا ہے تم ایک دوسرے کے نگران اور پاسدار ہو۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۷۔ حضرت معاذؓ بن زرارہ

حضرت معاذؓ بن زرارہ بن عمرو بن عدی بن حارث بن مرہ بن ظفر انصاری اوسی ظفری۔ یہ اپنے دونوں بیٹوں ابونملہ اور ابوزرہ کے ساتھ احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۵۸۔ حضرت معاذؓ ابو زہرہ

حضرت معاذؓ ابو زہرہ۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ جب حضور اکرمؐ روزہ رکھتے تو فرماتے اللھم لک صمت یحییٰ بن یونس نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ حصین بن عبدالرحمان نے اس سے روایت کی جعفر کا قول ہے کہ وہ تابعی تھے۔ جس شخص نے ان کی حضور اکرمؐ سے صحبت ثابت کی ہے، وہ غلطی پر ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۵۹۔ حضرت معاذؓ بن سعد

حضرت معاذؓ بن سعد یا سعد بن معاذ۔ امام مالک نے مؤطا میں ان کا نام اسی طرح لکھا ہے۔
نافع نے ایک انصاری سے انہوں نے معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے بیان کیا کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی تھی جوان کی بکریاں سلع پہاڑی پر چرایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ ایک بکری بیمار ہوگئی، چرواہی کو معلوم ہوگیا۔ اس نے بکری کو پتھر سے ذبح کر دیا۔ مالک نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ حضورؐ نے بکری کا گوشت کھانے کی اجازت دے دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۰۔ حضرت معاذؓ بن صمہ

حضرت معاذؓ بن صمہ بن عمرو بن جموح۔ احد اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے اور حرہ کے موقع پر مارے گئے۔ یہ معاذ بن عمرو بن جموح کے بھتیجے تھے۔ ہم ان کا ذکر بھی کریں گے۔

۴۹۶۱۔ حضرت معاذؓ بن عثمان

حضرت معاذؓ بن عثمان بن معاذ عثمان بن معاذ قرشی تیمی۔ محمد بن ابراہیم تیمی نے اپنی قوم کے ایک فرد سے جن کا نام معاذ بن عثمان تھا سنا ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا کہ آپؐ لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ رمی جمرات میں چھوٹے چھوٹے پتھر پھینکو۔ یہ ابن عیینہ کی روایت ہے اور انہوں نے ان کا نام معاذ بن عثمان یا عثمان بن معاذ لکھا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۲۔ حضرت معاذؓ بن عمرو

حضرت معاذؓ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری خزرجی سلمی۔ یہ صاحب عقبہ اور بدر میں اپنے والد عمرو بن جموح (ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہے) کے ساتھ موجود تھے۔ عمرو بن جموح احد میں شہید ہوگئے تھے، بہر حال معاذ بن عمرو کے بارے میں عبدالملک بن ہشام نے زیاد البکائی سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ یہ معاذ وہی آدمی ہیں جنہوں نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹ ڈالی تھی اور عکرمہ نے ان کا ایک بازو کاٹ دیا تھا۔ اس کے بعد معوذ بن عفراء نے دوسرا وار کر کے انہیں بالکل بے بس کر دیا تھا۔ ابھی ابوجہل میں زندگی کی رمق باقی تھی کہ عبداللہ بن مسعود نے اس کا کام تمام کر دیا۔
بکائی نے ابن اسحاق سے، انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس اور عبداللہ بن ابوبکر سے بیان کیا۔ معاذ بن عمرو بن جموح جو بنوسلمہ کے بھائی تھے کہتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت کو باہم گفتگو کرتے سنا وہ ابوجہل کے متعلق کہہ رہے تھے کہ وہ ادھر نہ جائے چنانچہ میں نے اپنے دل میں ٹھان لی الی آخرہ ہم اس واقعہ کو معاذ بن حارث بن عفراء کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکائی نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ معاذ بن عمرو ہی وہ آدمی ہیں جنہوں نے ابوجہل کو قتل کیا تھا، لیکن ابن ادریس نے ابن اسحاق سے یوں بیان کیا ہے کہ ابوجہل کے قاتل معاذ بن عفراء تھے اور عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں السری بن اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی کہ ہم بدر کے دن دشمن کے آمنے سامنے تھے کہ عفراء کے دونوں بیٹے ایک طرف کو علیحدہ کھڑے تھے اور ان کے سوا میرے قرب و جوار میں اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ میں نے دل میں کہا میں یہاں کیوں کھڑا ہوں۔ اگر مجھے کوئی تکلیف پیش آ گئی تو یہ لڑکے مجھے اسی حالت میں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ میں ابھی سوچ ہی میں تھا کہ ان میں سے ایک میری طرف بڑھا اور کہنے لگا۔ چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں بیٹا، لیکن تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا ذرا مجھے دکھا دیجئے میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ آج اسے جہاں بھی دیکھ پایا ضرور قتل کردوں گا بشرطیکہ درمیان میں کوئی ایسی آڑ نہ حائل ہو جائے، جسے میں نہ ہٹا سکوں۔ اتنے میں دوسرا بھائی بھی قریب آ گیا اور اس نے بھی اسی طرح کی گفتگو کی۔ اتنے میں اچانک ابوجہل اپنے دراز دم گھوڑے پر سوار سامنے آ گیا۔ ان میں سے ایک نے گھوڑے پر حملہ کیا اس کے بعد اچھی طرح سنبھل کر اس نے ابوجہل کی ران پر وار کیا اور ابوجہل گر پڑا۔ اس پر ابوجہل کے ملازم نے جو حفاظت کے لئے ساتھ تھا قاتل کا کام تمام کر دیا اور قاتل کے بھائی نے ملازم کا سر اڑا دیا جلد ہی مشرکین کو شکست ہو گئی۔ اس حدیث اور مذکورہ بالا احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ابوجہل کے قاتل معاذ بن عفراء تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۹۶۳۔ حضرت معاذؓ بن عمرو بن قیس

حضرت معاذؓ بن عمرو بن قیس بن عبدالعزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عدی بن عوف بن مالک بن نجار انصاری خزرجی۔ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شامل رہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ یہ غسانی کی روایت ہے ابن القداح سے۔

۴۹۶۴۔ حضرت معاذؓ بن ماعص

حضرت معاذؓ بن ماعص (ایک روایت میں ناعص ہے) ایک دوسری روایت کی رو سے معاص بن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق الانصاری خزرجی الزرقی۔ یہ صاحب غزوات بدر اور احد میں موجود تھے اور بئر معونہ کے موقع پر قتل ہوئے تھے۔ یہ واقدی کی روایت ہے۔ ان کے علاوہ بعض اور مورخین کا خیال ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں زخمی ہوئے اور کچھ عرصہ کے بعد اسی زخم کی وجہ سے فوت ہو گئے۔

ابن مندہ نے کے مطابق ابراہیم بن منذر الخزامی نے محمد بن طلحہ سے روایت کی کہ معاذ بن ماعص ابوقتادہ، ابوعیاش، زرقی، ظہیر بن رافع، عباد بن بشر، سعد بن زید الاشہلی اور مقداد بن اسود کے ساتھ حضور اکرمؐ کی اونٹنیوں کی تلاش میں نکلے، جب عیینہ بن حصن نے چراگاہ میں ان پر چھاپا مارا تھا اور حدیث نقل کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یحییٰ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے اور اس کے دادا نے ان کو بیان کیا ہے۔

۴۹۶۵۔ حضرت معاذؓ بن معدان

حضرت معاذؓ بن معدان۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ قطبہ بن جریر نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کیا اور بیعت کی۔ ان سے عمران بن جریر نے روایت کی کہا جاتا ہے کہ ان کی روایت مرسل ہے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۶۔ حضرت معاذؓ بن یزید بن سکن

حضرت معاذؓ بن یزید بن سکن۔ یہ حواء بنت یزید بن سکن کے بھائی تھے جو ثابت بن قیس بن خطیم کی والدہ تھیں۔

۴۹۶۷۔ حضرت معاذؓ بن یزید

حضرت معاذؓ بن یزید۔ جب ارتداد کی وبا پھیلی تو انہوں نے بنو عامر کو ارتداد سے منع کیا اور تمسک بالاسلام کی تاکید کی۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۸۔ حضرت معاذؓ بن عمرو النہرانی

حضرت معاذؓ بن عمرو النہرانی الکندی۔ ابوالفتح ازدی نے اسماء المفردہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ایسا نام ہے جس کی تحقیق میں نہیں کر سکا۔ جہاں سے میں نے نقل کیا وہاں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور پتہ نہیں چلتا کہ آخر میں نون ہے یا زا ہے۔ ابو موسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۴۹۶۹۔ حضرت معافی ؓ بن زید الجرشی

حضرت معافی ؓ بن زید الجرشی۔ ان کا ذکر محمد بن تمام بن عیاش بن عبدالعزیز بن قیس عن حمید کی اس حدیث میں موجود ہے، جو انس سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ کو تہامہ کا ایک آدمی ملا۔ اس نے حضور اکرمؐ سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا۔ اس آدمی کا نام معافی بن زید الجرشی تھا۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۰۔ حضرت معاویہؓ بن ثعلبہ

حضرت معاویہؓ بن ثعلبہ۔ ابو بکر اسماعیلی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن وہ وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی ہو یا نہ۔

ابوالجحاف داؤد بن ابی عوف سے مروی ہے، انہوں نے معاویہ بن ثعلبہ حمانی سے سنا حضور اکرمؐ نے حضرت علی سے مخاطب ہو فرمایا اے علی تیری محبت میری محبت اور تیری عداوت میری عداوت ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۱۔ حضرت معاویہؓ بن ثور

حضرت معاویہؓ بن ثور بن عبادۃ البکائی۔ ان کے بیٹے کا نام بشر تھا۔ دونوں باپ بیٹا حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے۔ معاویہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ عقیلی نے ہشام بن کلبی سے روایت کی ہے۔ ہم ان کا نسب ان کے بیٹے بشر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے بشر کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انہیں سات بکریاں عطا کیں۔ ہم اس واقعہ کو پیشتر ازیں بالتفصیل بیان کر چکے ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۷۲۔ حضرت معاویہؓ بن جاہمۃ

حضرت معاویہؓ بن جاہمۃ السلمی۔ ان شمار حجازیوں میں ہوتا ہے مگر اس میں اختلاف ہے، ان سے طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ایک روایت کی رو سے ان سے طلحہ بن یزید بن رکانہ نے روایت کی۔ ایک روایت میں محمد بن یزید بن رکانہ کا نام آیا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے باسنادہ تا ابن ابی عاصم انہوں نے حسن البزار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے معاویہ بن سلمی سے روایت کی کہ وہ رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ! میں آپ کی معیت میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ دریافت فرمایا کیا تمہاری ماں زندہ ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا جاؤ اور اس کی خدمت کرو۔ وہ کہتے ہیں میں نے سمجھا کہ حضور اکرمؐ نے میری بات پر توجہ نہیں فرمائی۔ میں ہٹ کر دوسری طرف آبیٹھا اور پھر عرض کیا فرمایا ویحک۔ کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! فرمایا جاؤ اور اس کے قدموں میں بیٹھ جاؤ۔

اور معاویہ بن جاہمہ نے اپنے والد جاہمہ سے روایت کی اور یہ بات ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ بعض نے ان کا سلسلہ نسب حسب ذیل بیان کیا ہے۔ معاویہ بن جاہمہ بن عباس بن مرداس السلمی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۳۔ حضرت معاویہؓ بن خدیج

حضرت معاویہؓ بن خدیج بن جفنۃ السکونی۔ ایک روایت میں خولانی آیا ہے۔ ابونعیم نے تجیبی کہا ہے اور ابن مندہ نے معاویہ بن خدیج خولانی کہا ہے۔ ابوعمر نے اس سلسلہ نسب کو یوں بیان کیا ہے۔ معاویہ بن خدیج بن حفنہ بن قنبرہ بن حارثہ بن عبد شمس بن معاویہ بن جعفر بن اسامہ بن سعد بن اشرس بن شبیب بن سکون بن اشرس بن ثور (کندۃ السکونی) یا کندی یا خولانی یا تجیبی، لیکن صحیح السکونی ہے۔ ابن الکلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن یا ابونعیم تھی۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے اور معاویہ سے انہوں نے حدیث سنی۔

کہا جاتا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے محمد بن ابوبکر کو عمرو بن عاص کے حکم سے قتل کیا تھا اور افریقہ میں تین بار جنگ میں شریک ہوئے تھے چنانچہ ایک جنگ میں زخمی ہو گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ابوسرح کے ساتھ حبشہ کی جنگ میں شریک ہوئے اور گھائل ہوئے۔

ابویاسر بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یحییٰ بن اسحاق سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے یا سوید بن قیس سے انہوں نے معاویہ بن خدیج سے انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں ایک صبح یا شام دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔

ابوعبدالرحمان بن شماسۃ المہری سے مروی ہے کہ ہم حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے سوال کیا کہ تمہارا امیر کیسا رہا (یعنی معاویہ بن خدیج) ہم نے امیر کے خلاف کوئی بات نہ کہی، بلکہ ہم نے ان کی اچھی خاصی تعریف کی کہا گر ہمارا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونٹ مارا گیا یا ضائع ہو گیا تو اونٹ دے دیا، گھوڑا مارا گیا تو گھوڑا دے دیا نوکر مارا گیا تو نوکر فراہم کر دیا۔ حضرت عائشہ نے سن کر فرمایا استغفر اللہ! میں تمہارے امیر کو اس لئے ناپسند کرتی تھی کہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔ میں نے حضور اکرمؐ کو کہتے سنا ''اے اللہ جو شخص میری امت سے حسن سلوک سے پیش آئے تو بھی اس سے ویسا ہی سلوک کر، اور جو میری امت کو دکھ دے تو بھی اسے دکھ دے''۔ معاویہ بن خدیج عبداللہ بن عمر سے تھوڑا سا عرصہ پہلے فوت ہوئے تھے اور مصر میں انہیں بڑا محترم سمجھا جاتا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ وغیرہ نے انہیں خولانی لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ وہ سکونی ہیں اور اسی طرح ان کا یہ قول کہ معاویہ سکونی یا تجیبی یا کندی تھے۔ جو بھی اس پر غور کرے گا اسے اس میں تناقض معلوم ہو جائے گا کیونکہ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں سکون کا تعلق کندہ سے ہے۔ سکون کا بیٹا شبیب تھا۔ اس کا اشرس اور اس کے دو بیٹے تھے، عدی اور سعد۔ ان کی ماں کا نام تجیب جس کی نسبت سے انہیں تجیبی کہتے ہیں اس بنا پر تجیبی ہے کہ اور ہر تجیبی سکونی۔ اور ہر سکونی کندی ہے۔

۴۹۷۴۔ حضرت معاویہؓ بن حکم

حضرت معاویہؓ بن حکم سلمی۔ مدینہ ہی میں سکونت پذیر رہے۔ خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے حرب بن شداد اور ابان بن یزید سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء بن یسار، انہوں نے معاویہ بن حکم سلمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے دوران نماز میں چھینک ماری اور میں نے حسب دستور یرحمک اللہ کہہ دیا۔ لوگوں نے مجھے آنکھوں سے گھورا۔ اس پر میں نے کہا میری ماں مرے تم لوگ کیوں مجھے گھور رہے ہو۔ نمازیوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارے تاکہ میں چپ ہو جاؤں جب نماز ختم ہوئی تو حضورؐ نے مجھے بلایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے زندگی بھر ایسا شفیق معلم نہیں دیکھا نہ تو آپؐ نے میرا مذاق اڑایا نہ مارا پیٹا، نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا کہ نماز میں باتیں کرنا زیب نہیں دیتا کیونکہ نماز نام ہے، تسبیح تحمید، تکبیر اور قرأت قرآن کا۔

معاویہ سے اس کے علاوہ اور کئی احادیث بھی مروی ہیں۔ مالک نے ہلال بن اسامہ سے باسنادہ عمر بن حکم سے روایت کی ہے جو غلط ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۵۔ حضرت معاویہؓ بن حیدہ

حضرت معاویہؓ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعۃ القشیری۔ ان کا تعلق بصرہ سے تھا۔ خراسان کے معرکوں میں شریک رہے اور وہیں فوت ہوئے وہ بہز بن حکیم بن معاویہ کے دادا تھے۔ ان کے بیٹے حکیم نے ان سے روایت کی۔ یحییٰ ابن معین سے ''عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ'' کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ روایت درست ہے۔ بشرطیکہ بہز سے پہلا راوی ثقہ ہو۔

شعبہ بن ابی قزعہ نے حکیم بن معاویہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور سے دریافت کیا یا رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

!عورت کا مرد پر کیا حق ہے؟ فرمایا جب خود کھانا کھائے تو اسے بھی کھلائے اور جب خود کپڑے پہنے تو اسے بھی پہنائے اور اس منہ پر تھپڑ نہ مارے نہ برا بھلا کہے اور نہ گھر میں اس سے مقاطعہ کرے۔

ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی نے ابومحمد یحییٰ بن علی بن طراح سے انہوں نے ابوالحسین بن مہتدی باللہ سے انہوں نے علی عمر بن محمد بن شاذان حربی السکری سے، انہوں نے ابوالقاسم حسن بن احمد بن حفص الحلوانی سے انہوں نے قطن بن ابراہیم پوری سے انہوں نے جارود بن یزید سے انہوں نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا تم ایسے فاجر آدمی کا ذکر کرنے سے ڈرتے ہو حالانکہ لوگ اس آدمی کو اچھی طرح جان چکے ہیں اس لئے ہیں چاہیے کہ تم اس کا ذکر کرو تاکہ سب لوگ اسے جان سکیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۔ حضرت معاویہؓ بن سوید

حضرت معاویہؓ بن سوید بن مقرن۔ حسن بن سفیان اور منیعی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں ن بن ابی شیبہ سے انہوں نے عبثر سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے عامر سے انہوں نے معاویہ بن سوید سے روایت کی کہ شخص نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو یہ لفظ دونوں میں سے ایک کو اپنا مصداق بنائے گا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۷۔ حضرت معاویہؓ بن صخر بن ابی سفیان

حضرت معاویہؓ بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی۔ یہ معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔ ان کی ماں ہند عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھی۔ اسی طرح ماں اور باپ کے سلسلہ ہائے نسب بنو شمس میں جمع ہو گئے تھے۔ ان کی کنیت ابو الرحمان تھی۔ ان کا سارا خاندان فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوا تھا۔ معاویہ کے بقول وہ عمرۃ القضاء میں ایمان لائے تھے مگر ں نے اپنا اسلام چھپائے رکھا۔ غزوۂ حنین میں وہ شریک تھے اور حضورؐ نے ہوازن کے مال غنیمت سے انہیں ایک سو اونٹ اور س اوقیہ چاندی دی تھی۔ باپ بیٹا دونوں کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا۔ آپؐ نے ان سے کتابت کی خدمت بھی لی۔ جب رت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا لشکر شام پر چڑھائی کے لئے بھیجا تو معاویہ اور یزید بن ابی سفیان دونوں شریک مہم تھے۔ جب شہید ہو گئے تو خلیفہ عمر نے معاویہ بن ابی سفیان کو شام میں ان کا جانشین مقرر کر دیا۔ جبکہ وہ دمشق میں تھے۔ جب خلیفہ کو خبر رت موصول ہوئی تو انہوں نے ابوسفیان سے یزید کی تعزیت کی۔ ابوسفیان نے پوچھا کہ آپ نے اس کا جانشین کسے مقرر کیا ؟ جب خلیفہ نے معاویہ کا نام سنا تو ابوسفیان نے اس صلہ رحمی کو سراہا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے ہم سے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے ابومسہر سے انہوں نے سعید بن العزیز سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعمیرہ سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی ہیں روایت کی کہ حضورؐ معاویہ کے لئے دعا فرمائی۔ اے اللہ تعالیٰ اسے ہادی اور مہدی بنا کہ لوگ اس سے ہدایت حاصل کریں۔

ابوعیسیٰ نے سوید بن نصر سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے معاویہ کو مدینے میں خطبہ دیتے سنا۔ وہ کہہ رہے تھے اے اہل مدینہ! تمہارے علما کدھر گئے ہیں۔ میں نے رسول کریمؐ کو سنا کہ آپ اس قصے سے منع فرما رہے تھے چنانچہ حضور نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اس لئے ہلاک ہوئے کہ ان کی عورتوں نے اسے اپنا لیا تھا۔

ابن عباس کا قول ہے کہ معاویہ فقیہہ تھے ابن عمر کی رائے ہے کہ رسول کریمؐ کے بعد معاویہ جیسا ذی سواد اور کوئی نہ تھا۔ پوچھا گیا خلفائے راشدین کے بارے میں کیا رائے ہے۔ ابن عمر نے کہا بلاشبہ وہ معاویہ سے افضل تھے، لیکن معاویہ ان سب سے اسود تھے۔ جب حضرت عمرؓ نے سفر شام میں معاویہ سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ معاویہ عربوں کا کسریٰ ہے۔

یحییٰ بن محمود نے مسلم سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ اور محمد بن بشار سے اور انہوں نے امیہ بن خالد سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے ابوحمزہ القصاب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضورؐ تشریف لائے تو میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا۔ آپؐ نے مجھے تھپتھپایا اور فرمایا کہ جاؤ اور معاویہ کو بلالاؤ۔ میں نے واپس آ کر عرض کیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا جاؤ اور معاویہ کو بلالاؤ میں نے واپس آ کر بتایا کہ وہ ابھی کھانا کھا رہے ہیں۔ فرمایا خدا کرے کہ اس کا پیٹ کبھی سیر نہ ہو۔ مسلم نے یہ حدیث بعینہٖ اسی طرح دو بار بیان کی ہے پھر اس کے بعد یہ جملے بھی بڑھائے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا ''میں نے باری تعالیٰ کے سامنے اس امر کا التزام کیا ہے کہ میں بھی انسان ہوں اور عام انسانوں کی طرح خوش بھی ہوتا ہوں اور ناراض بھی۔ میں اپنی امت میں سے جس کسی کے خلاف نامناسب الفاظ میں بددعا کروں تو اسے اپنے فضل و کرم سے پاک صاف کر دے اور اسے اپنے قرب سے نواز''۔

معاویہ حضرت عمر کی خلافت کے دوران میں شام کے حاکم رہے۔ جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو سارا شام ان کی تحویل میں دے دیا گیا۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد وہ شام کے خود مختار حاکم بن گئے اور حضرت علی کی بیعت سے انکار کر دیا اور حضرت عثمان کے خون کے مدعی بن گئے۔ صفین میں حضرت علیؓ کی افواج سے ان کا مقابلہ ہوا۔ یہ مشہور واقعہ ہے اگر کسی نے دیکھنا ہو تو ہماری کتاب الکامل فی التاریخ میں دیکھئے۔ جب حضرت علیؓ شہید کر دیئے گئے اور امام حسن ان کے جانشین ہوئے، تو معاویہ نے عراق پر چڑھائی کی اور امام حسن ان کے مقابلے کو نکلے لیکن جب امام حسن نے حالات کا اندازہ لگایا کہ عراقیوں میں اختلاف ہے اور دیکھا کہ زبردست خوں ریزی کا خطرہ ہے تو خلافت سے دست بردار ہو گئے اور واپس لوٹ آئے۔

عراق پر معاویہ نے قبضہ کر لیا اور کوفے میں آ کر لوگوں سے بیعت لی اور چونکہ حضرت عثمان کی شہادت سے مسلمانوں میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اس بیعت سے اس افتراق کا خاتمہ ہو گیا اور اس کا نام سال اتفاق رکھا گیا۔

امیر معاویہ بیس سال تک خلیفہ رہے، پیشتر ازیں بیس سال امیر شام رہ چکے تھے۔ چار سال دمشق کے والی حضرت عمرؓ کے دور میں۔ بارہ سال حضرت عثمان کے دور میں دمشق و شام کے والی۔ چار سال حضرت علی کے دور میں اور چھ ماہ حضرت حسن کی خلافت کے دور میں والی رہے۔ سن ۴۱ ہجری میں حضرت حسنؓ نے خلافت حضرت معاویہ کو سونپ دی بعض نے چالیس ہجری بھی کہا ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ امیر معاویہ نے ۶۰ ہجری کو رجب کے مہینے میں وفات پائی۔ اسی وقت ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔ ایک روایت میں ان کی عمر ۸۶ برس بیان کی گئی ہے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ ان کی وفات جمعرات کے دن رجب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ھ میں واقع ہوئی اور اس روایت کے مطابق اس وقت ان کی عمر ۸۲ برس تھی، لیکن صحیح روایت وہ ہے جس میں ان کی وفات ۶ ہجری میں مذکور ہے۔

جب امیر معاویہ مرض موت میں مبتلا ہوئے تو یزید موجود نہیں تھا۔ جب وہ آیا تو وصیت کی کہ انہیں اس قمیص میں دفن کیا جائے جو حضور اکرمؐ نے انہیں مرحمت فرمائی تھی اور امیر نے آپؐ کے تراشیدہ ناخن اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ حکم دیا کہ انہیں پیس کر مرنے کے بعد ان کے منہ اور آنکھوں میں ڈال کر ان کا معاملہ ارحم الرحمین کے سپرد کر دیا جائے۔ جب موت نے ہاتھ ڈالا کہنے لگے کاش میں وادی ذی طوی میں قریش کا ایک عام آدمی ہوتا اور حکومت کے جھنجھٹ سے آزاد ہوتا۔ (افسوس ہے کہ امیر معاویہ کو یہ احساس بے وقت ہوا۔ مترجم)

جب امیر معاویہ فوت ہو گئے تو ضحاک بن قیس امیر کا کفن ہاتھ میں لے کر منبر پر چڑھا اور لوگوں سے یوں مخاطب ہوا ''معاویہ عرب کی تلوار کی دھار اور اس چمن کی خوشبو تھے۔ اللہ نے ان کے طفیل فتنہ وفساد کا خاتمہ کر دیا اور اپنے بندوں پر انہیں حکومت عطا کی اور ان کی افواج قاہرہ، خشکی وتری پر چھا گئیں۔ امیر اللہ کا ایک بندہ تھا، جس نے خدا کو مدد کے لئے بلایا اور ادھر سے مناسب جواب دیا گیا۔ یہ امیر کا کفن ہے ہم انہیں اس کفن میں لپیٹ کر قبر میں دفن کریں گے۔ اس کے بعد امیر جانے اور اس کا خدا جانے، چاہے معاف کر دے اور چاہے تو سزا دے''۔ ضحاک نے امیر کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یزید اس موقعہ پر حوارین میں تھا۔ امیر کو بتایا گیا تو ضحاک نے اسے بلا بھیجا لیکن وہ اس وقت آیا جب امیر فوت ہو چکے تھے۔ یزید نے کہا۔

جاء البرید بقرطاس یحث به   فاوجس القلب من قرطاسه فزعا

قاصد ایک کاغذ لے کر آیا جس نے مجھے پریشان کر دیا اور اس کاغذ سے دل میں خطرے کا کھٹکا پیدا ہو گیا۔

قلنا لک الویل ما ذا فی صحیفتکم   قالوا الخلیفة امسی مثبتا وجعا

ہم نے کہا تیرا بھلا نہ ہو، تمہارے خط میں کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ درد کی وجہ سے صاحب فراموش ہو گیا ہے۔

امیر معاویہ کا رنگ سفید تھا اور وہ حسین وجمیل آدمی تھے۔ جب ہنستے تو ان کا اوپر کا ہونٹ الٹ جاتا وہ ڈاڑھی کو وسمہ لگاتے تھے۔ صحابہ کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی مثلاً ابن عباس، ابوسعید خدری، ابوالدرداء، جریر، نعمان بن بشیر، عبداللہ بن عمر، ابن زبیر وغیرہ۔ تابعین میں سے ابوسلمہ اور حمید عبدالرحمان کے بیٹے، عروہ، سالم، علقمہ بن وقاص، ابن سیرین اور قاسم بن محمد وغیرہ نے۔

امیر معاویہ سے مروی ہے کہ جب سے رسول کریمؐ نے مجھے فرمایا کہ اگر تو کبھی خلیفہ بن جائے تو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اس وقت سے میرے دل میں لالچ پیدا ہو گیا تھا۔

عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کا یہ حکم اصحاب بدر اور اصحاب احد وغیرہ کے بارے میں ہے یعنی جب تک ان میں سے کوئی آدمی زندہ نہ ہو، لیکن میں آزاد کردہ غلاموں ان کی اولاد اور فتح مکہ کے مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴۹۷۸۔ حضرت معاویہؓ بن صعصعہ

حضرت معاویہؓ بن صعصعہ التمیمی۔ بنو تمیم کے جو وفود حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ایک وفد میں یہ صاحب بھی شامل تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ کے حجروں کے باہر آ کر آپؐ کو گنواروں کی طرح آوازیں دینا شروع کر دی تھیں۔ ابو عمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔

۴۹۷۹۔ حضرت معاویہؓ بن عبداللہ بن ابو احمد

حضرت معاویہؓ بن عبداللہ بن ابو احمد۔ ابوبکر بن ابو علی نے انہیں صحابہ لکھا ہے۔ عاصم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے معاویہ بن عبداللہ کو کہتے سنا کہ انہوں نے غزوۂ احد میں دیکھا کہ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا پیاسوں کو پانی پلا رہی تھیں اور زخموں کی مرہم پٹی کر رہی تھیں۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۰۔ حضرت معاویہؓ بن عبداللہ

حضرت معاویہؓ بن عبداللہ۔ ابو موسیٰ نے انہیں اول الذکر سے مختلف قرار دیا ہے۔ اسماعیلی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ حیوۃ بن شریح نے جعفر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار رسول اکرمؐ نے نماز مغرب میں سورہ حم جس میں دخان کا ذکر ہے تلاوت فرمائی۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۱۔ حضرت معاویہؓ بن عیاض

حضرت معاویہؓ بن عیاض الکندی۔ بقول جعفر انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ اہل شام نے ان سے حدیث سنی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۲۔ حضرت معاویہؓ بن قرمل

حضرت معاویہؓ بن قرمل المحاربی۔ صحابی ہیں۔ مودع بن حبان نے ان سے روایت کی کہ وہ شام کی جنگوں میں خالد بن ولید کے ساتھ تھے۔ ایک گرجا فتح ہوا اور ہم اندر داخل ہوئے تو ہم نے السلام علیکم کہا ایک پادری آیا اور کہنے لگا یہ پاکیزہ الفاظ کس نے کہے ہیں۔ معاویہ کے دوستوں کا خیال تھا کہ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۳۔ حضرت معاویہؓ لیثی

حضرت معاویہؓ اللیثی۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم، احمد بن فرات اور یونس بن حبیب نے ابوداؤد سے انہوں نے عمران القطان سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نصر بن عاصم سے انہوں نے معاویہ لیثی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ لوگ صبح کو اٹھتے ہیں تو ملک پر قحط طاری ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس سے رزق عطا کرتا ہے۔ اس پر کچھ لوگ منکر ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں فلاں دیوتا نے بارش برسائی ہے۔ تینوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ امام بخاری کی رائے کے مطابق معاویہ بن حیدہ اور معاویہ لیثی ایک ہیں، لیکن ابوحاتم لیثی کہتے ہیں کہ دونوں آدمی ہیں اور ان کی مذکورہ بالا حدیث کے اسناد میں اسی طرح گڑبڑ ہے، لیکن ابوحاتم حق پر ہے، کیونکہ معاویہ بن حیدہ قشیری، بن غیلان سے ہیں اور معاویہ لیثی بنوکنانہ سے ہیں۔ اس لئے حیرت ہے کہ امام بخاری کو یہ اشتباہ کیسے ہوا۔ واللہ علم۔

۴۹۸۔ حضرت معاویہؓ بن محصن

حضرت معاویہؓ بن محصن بن علس کندی ابوشجر۔ ہم ان کا ذکر کنیتوں کے تحت کریں گے۔

۴۹۸۔ حضرت معاویہؓ بن معاویہ

حضرت معاویہؓ بن معاویہ المزنی۔ بعض نے انہیں لیثی شمار کیا ہے مگر ابوعمر انہیں معاویہ بن مقرن المزنی گردانتے ہیں اور درست ہے، انہوں نے حضور اکرمؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی۔

ان کی حدیث کو محبوب بن بلال مزنی نے ابن ابی میمونہ سے، انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی علیہ وسلم بہ مقام تبوک خیمہ زن تھے کہ جبریل آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! معاویہ مزنی مدینے میں فوت ہوگئے ہیں۔ ئے ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔ جبریل نے اپنے پر زمین پر مارے۔ چنانچہ نہ تو کوئی درخت اور نہ ٹیلہ رہا اور ساری زمین ار ہوگئی۔ پھر ان کی چارپائی ہوا میں بلند کی گئی اور حضور کی آنکھوں کے سامنے آگئی۔ آپؐ نے نماز جنازہ ادا کی۔ آپؐ کے ے ایک ایک ہزار فرشتوں کی دو صفیں تھیں۔ ایک روایت میں فی صف ساٹھ ہزار فرشتے مذکور ہیں۔ حضور نے جبریل علیہ لام سے دریافت کیا یہ مقام اسے کیسے حاصل ہوا۔ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اسے سورۂ قل ہو اللہ احد سے بڑا لگاؤ ۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اس کا ورد جاری رکھتے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ان احادیث کی سند قوی نہیں۔ البتہ قل ھو اللہ احد کے ئل سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

ساٹھ ہزار فرشتوں کی روایت یوں ہے۔ یزید بن ہارون نے علاء ابو محمد ثقفی سے، انہوں نے انس بن مالک سے ان سے ویہ لیثی نے بیان کیا۔ نیز بقیہ بن ولید نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوامامہ باہلی سے اسی طرح روایت کی ہے۔ معاویہ بن رن المزنی اور ان کے بھائی نعمان، سوید و معقل یہ سات بھائی ہیں اور سب کا شمار بہترین صحابہ میں ہوتا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ ویہ کے بارے میں مجھے وہی کچھ معلوم ہے جس کا ذکر کرچکا ہوں۔

۴۹۸۔ حضرت معاویہؓ بن نفیع

حضرت معاویہؓ بن نفیع۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث، جسے البکری نے معاویہ بن نفیع سے روایت کیا موقوف ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم عید کے دن اکٹھے ہوئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۸۷۔ حضرت معاویہؓ بن نوفل

حضرت معاویہؓ بن نوفل دیلمی۔ طبرانی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ عبدالرزاق نے ابن ابی سبرہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نوفل بن معاویہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کے مال اور اہل وعیال کا کوئی نقصان ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس آدمی سے عصر کی نماز قضاء ہو جائے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۹۸۸۔ حضرت معاویہؓ ہذلی

حضرت معاویہؓ ہذلی۔ غیر منسوب ہیں، اور ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

ابوالمعالی نصراللہ بن سلامہ الہیتی نے ابوالفضل محمد بن عمر ارموی سے انہوں نے ابو جعفر بن مسلمہ سے انہوں نے ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن الزہری سے، انہوں نے ابو بکر جعفر بن محمد فریابی سے، انہوں نے تمیم بن منتصر سے، انہوں نے یزید بن ہارون سے، انہوں نے جریر بن عثمان سے، انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے معاویہ ہذلی سے، جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے، انہوں نے حضور سے روایت کی فرمایا منافق نماز ادا کرتا ہے، لیکن خدا اس کی تکذیب کرتا ہے وہ روزہ رکھتا ہے اور جہاد کرتا ہے مگر خدا اس کی تکذیب کرتا۔ وہ مقاتلہ کرتا اور مارا جاتا ہے اور خدا اسے جہنم میں داخل کرتا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۸۹۔ حضرت معبدؓ بن اکثم

حضرت معبدؓ بن اکثم الخزاعی الکعبی۔ ہم اکثم بن ابی الجون کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کر چکے ہیں۔ جابر کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت بیان کی آپؐ نے فرمایا کہ شب معراج کو مجھے جہنم دکھایا گیا اس میں زیادہ تعداد ان عورتوں کی تھی کہ جنہیں امین راز بنایا گیا مگر انہوں نے راز افشا کر دیا۔ اگر ان سے کوئی بات پوچھی گئی تو انہوں نے اخفا سے کام لیا اور اگر انہیں کوئی چیز دی گئی تو انہیں شکر ادا کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔

اسی طرح میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو بھی دیکھا جس کے سر کے بال بڑھے ہوئے تھے اور معبد بن اکثم اس سے بہت زیادہ ملتا جلتا ہے۔ اس نے دریافت کیا یارسول اللہ، کیا اسے آدمی کو بھی جو اس سے ملتا جلتا ہے کوئی خطرہ ہو سکتا ہے حضورؐ نے فرمایا نہیں، تو مسلمان وہ کافر تھا۔ یہ وہ آدمی ہے جس نے اول از ہمہ عربوں کو بت پرستی پر اکسایا۔ طفیل بن ابی بن کعب سے نیز ابوہریرہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۰۔ حضرت معبدؓ الجذامی

حضرت معبدؓ الجذامی۔ طبرانی نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابو غالب سے انہوں نے ابو بکر سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن یزداذ الثوری سے، انہوں نے حسن بن حماد البجلی سجادہ سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید اموی سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے حمید بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...دومان سے انہوں نے بعجہ بن زید سے انہوں نے عمیر بن معبد الجذ امی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رفاعہ بن زید ...بجذ امی حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد ...سول اللہ کی طرف سے رفاعہ بن زید کو یہ فرمان دے کر اسے اپنی قوم کی طرف اور نیز ان لوگوں کی طرف جو ان میں شامل ہیں یہ ...پیغام دیا جاتا ہے کہ وہ انہیں خدا اور رسول کی طرف بلائیں۔ جو ایمان لے آیا وہ خدائی گروہ میں شامل ہو گیا اور جس نے انکار کیا، ...سے صرف دو ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

...۴۹۹۔ حضرت معبدؓ بن خالد

حضرت معبدؓ بن خالد الجہنی۔ ان کی کنیت ابو روعہ تھی، واقدی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اور ان چار ...دمیوں میں شامل ہیں جنہوں نے اپنے قبیلے کے علم فتح مکہ کے دن اٹھائے ہوئے تھے۔ ان کی وفات ۷۲ ہجری میں ہوئی۔ جب ...ن کی عمر ۸۰ برس سے کچھ زیادہ تھی تو انہوں نے سکونت صحرا میں رکھی ہوئی تھی۔

ابو احمد حاکم کنیتوں کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں کہ معبد بن خالد کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان کی وفات ۸۰ برس ...کی عمر میں ۷۳ ہجری میں ہوئی۔ ابن ابی حاتم نے انکی کنیت عمر اور وفات کے بارے میں مذکورہ بالا روایت کی تائید کی ہے۔ نیز ان کا ...کہنا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کے مطابق یہ صاحب وہ معبد بن خالد نہیں جنہوں نے اول از ہمہ بصرے میں قدر کے بارے میں ...گفتگو کی تھی۔ نیز ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ معبد الجہنی کس کا بیٹا ہے کیونکہ وہ خالد کے بیٹے نہیں ہیں۔ بعض اور لوگوں کا ...خیال ہے کہ یہ وہی ہیں۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

...۴۹۹۱۔ حضرت معبدؓ الخزاعی

حضرت معبدؓ الخزاعی۔ یہ وہی صاحب جنہوں نے ابو سفیان کو غزوۂ احد کے موقع پر دوبارہ مدینے پر حملہ آور ہونے سے روکا ...تھا۔

عبداللہ بن عمر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے یہ روایت سنی کہ عبداللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ...نے بیان کیا کہ معبد الخزاعی حضور اکرمؐ کے پاس سے گزرے، جب آپ حمراء الاسد میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ بنو خزاعہ کے وہ تمام ...فراد جو مسلمان ہو گئے اور جو ابھی مشرک تھے وہ سب حضورؐ کے خیر خواہ تھے۔ ان کا میلان حضورؐ کی طرف تھا اور وہ آپ سے کوئی ...نہیں چھپاتے تھے۔ معبد جو ابھی تک مشرک تھے، حضورؐ سے کہنے لگے "اے محمد (ﷺ) جو تکلیف آپؐ کے صحابہ کو پیش آئی بخدا ...ہمیں اس سے بڑا دکھ ہوا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ سے اس بات میں درگزر کرے۔ حضورؐ ابھی وہیں قیام پذیر تھے کہ انہوں ...نے اپنی راہ لی۔ وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ ابو سفیان سے سامنا ہوا وہ روحاء کے مقام پر ٹھہرا ہوا تھا اور واپس ہو کر حضور اکرمؐ اور ...صحابہ پر حملہ آور ہونا چاہتا تھا جناب معبد کو دیکھ کر کہنے لگا ہم نے مسلمانوں کی سپاہ اور ان کمانداروں کی خوب خبر لی، لیکن ہمیں پوری ...طرح انہیں تہس نہس کر دینا چاہیے تھا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم واپس ہو کر ان پر حملہ آور ہوں تا کہ جو کچھ ہماری دستبرد سے بچ گیا ہے، ...سے ٹھکانے لگا دیں۔ جناب معبد نے کہا "ابو سفیان! میں اسی راستے سے آ رہا ہوں میں نے محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو پوری تیاری کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں دیکھا ہے۔ اس کے جو ساتھی شریک جنگ نہ ہو سکے تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی کافی نفری اسلامی لشکر میں شامل ہو گئی ہے۔ میں نے ان میں جو انتقامی جوش وخروش دیکھا ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے ارادے بڑے خطرناک ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ اگر ٹکراؤ کی نوبت آ گئی تو تمہارا کیا حشر ہوگا"۔

ابوسفیان نے سن کر کہا "افسوس ہے تجھ پر تو کیا کہہ کہا ہے" معبد نے کہا "اگر تم نے فوراً یہاں سے کوچ نہ کیا تو تھوڑی دیر کے بعد ہی ان کے گھوڑوں کی پیشانیاں اور گردنیں تمہارے سامنے آ جائیں گی۔ دوبارہ حملہ آور ہونے کا خیال جانے دو اور اپنی جانیں بچاؤ میں نے مسلمانوں کی تیاری کو دیکھ کر چند اشعار کہے ہیں۔ اگر کہو تو سنا دوں"۔

کادت تھد من الاصوات راحلتی اذ سالت الارض بالجرد الا بابیل

قریب تھا کہ میری سواری آوازوں سے گھبرا اٹھتی۔ جب زمین پر بے بال گھوڑوں کی وجہ سے طوفان آ گیا۔

تردی باسد کرام لا تنابلۃ عند اللقاء ولا خرق معازیل

بہادر اور معزز سردار گھوڑے دوڑاتے پھرتے تھے۔ جو لڑائی میں نہ کمزور تھے اور نہ احمق اور بزدل تھے۔

ان کے علاوہ بھی کچھ اور اشعار بھی تھے۔ ابوسفیان نے شاعر کی تعریف کی۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۳۔ حضرت معبدؓ بن زہیر

حضرت معبدؓ بن زہیر بن ابی امیہ بن مغیرہ المخزومی۔ وہ ام سلمہ کے بھتیجے ہیں۔ جنگ جمل میں مارے گئے تھے۔ انہیں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی مگر صحبت نہ میسر ہو سکی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۴۔ حضرت معبدؓ ابورہبر نمیری

حضرت معبدؓ ابورہبر نمیری۔ اس سے شریح بن عبید نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۵۔ حضرت معبدؓ بن صبیح

حضرت معبدؓ بن صبیح بصری۔ ان سے حسن بصری نے روایت کی ابوموسیٰ نے کتابتہً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے حسن بن علان سے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی داؤد نے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم سے انہوں نے سعد بن صلت سے انہوں نے ابوحنیفہ سے انہوں نے منصور بن زاذان سے انہوں نے حسن عن معبد سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ نماز پڑھا رہے تھے کہ اس اثنا میں ایک اندھا آیا اور وہ ایک گڑھے میں گر پڑا۔ اس سے کئی لوگ قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ جب حضورؐ نے نماز ختم کی تو فرمایا تم میں سے جو شخص قہقہہ مار کر ہنسا ہے اسے چاہیے کہ از سر نو وضو کر کے نماز پھر سے ادا کرے۔

اسد بن عمرو نے ابوحنیفہ سے، انہوں نے معبد بن صبیح سے اور مکی نے ابوحنیفہ سے انہوں نے معبد بن ابی معبد الخزاعی سے روایت کی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے معبد بن ابی معبد الخزاعی کا ذکر کیا ہے اور دونوں نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے اور لکھا ہے کہ جناب معبد نے حضور اکرمؐ کو اس وقت دیکھا جب وہ چھوٹے تھے اور حضورؐ نے ہجرت کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ جناب معبد نے جابر سے بھی یہ روایت نقل کی کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب رسول اکرمؐ اور حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کی تو دونوں حضرت ام معبد کے خیمے کے پاس سے گزرے حضورؐ نے جناب معبد کو جو اس وقت چھوٹے سے تھے، بلایا اور کہا اس بکری کو ادھر لے آؤ اور کوئی برتن بھی۔ اس بچے نے کہا کہ یہ بکری دودھ دینے والی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا لے تو آؤ آپؐ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ وہ آرام سے کھڑی ہوگئی تھنوں میں دودھ اتر آیا آپ نے دوہا پھر خود بھی پیا اور ابوبکر، عامر اور معبد بن ابی معبد کو بھی پلایا، پھر بکری کو چھوڑ دیا۔

ابونعیم کہتے ہیں کہ حدیث ضحک فی الصلوۃ کے بعد اسد بن عمرو نے ابوحنیفہ سے بکری والی حدیث روایت کی۔ معبد بن صبیح کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اور تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے معبد بن ابی معبد کا ذکر کیا ہے اور ان سے حدیث ''ضحک فی الصلوۃ'' بیان کی ہے۔ ابونعیم کی رائے ہے کہ معبد بن ابی معبد اور معبد بن صبیح ایک ہی آدمی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ دونوں ایک ہیں اور دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے اس لئے اس کی کوئی وجہ نہیں کہ کیوں ابوموسیٰ نے ان کے باپ کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۹۶۔ حضرت معبدؓ بن عباد

www.KitaboSunnat.com

حضرت معبدؓ بن عباد بن قشیر (تینوں نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے) ابن کلبی نے معبد بن عبادہ بن فلاں (ابن کلبی کو اس کا نام معلوم نہیں ہوسکا) ابن فدم بن سالم بن مالک بن سالم الحبلی بن غنم بن عوف بن خزرج۔ ابوحمیضہ کنیت تھی۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر انصار کے بنو جزء بن عدی بن مالک اور ابوحمیضہ معبد بن عباد بن قشیر سے روایت کی ہے۔ تینوں نے اسکی تخریج کی ہے۔ ابوعمر اس لفظ کو خمیصہ اور ابن اسحاق حمیضہ پڑھتے ہیں۔ امیر نے ان کا سلسلہ نسب یوں لکھا ہے۔ ابوحمیضہ معبد بن عباد بن قشیر بن قدم بن اسلم بن غنم انصاری۔ ابن اسحاق نے ابراہیم بن سعد کی روایت سے لکھا ہے کہ معبد بن عباد غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ اسی طرح یحییٰ بن سعید اموی نے ابن اسحاق سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن قداح نے ان کی کنیت تو ابوحمیضہ ہی لکھی ہے، لیکن سلسلہ نسب میں اختلاف کیا ہے اور معبد بن عمارہ لکھا ہے، لیکن یہ غلط ہے۔ واقدی نے ان کا سلسلہ نسب تو اسی طرح بیان کیا ہے مگر کنیت ابوخمیصہ لکھی ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۹۷۔ حضرت معبدؓ بن عباس

حضرت معبدؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے عم زاد تھے۔ وہ آپؐ کے عہد میں پیدا ہوئے مگر انہیں حضور اکرمؐ کے بارے میں کچھ یاد نہیں رہا تھا۔ ان کی والدہ ام الفضل بنت حارث تھیں۔ یہ صاحب حضرت عثمان کے عہد خلافت میں افریقہ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کی فوج کے کمانڈر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۴۹۹۸۔ حضرت معبدؓ بن عبد سعد بن

حضرت معبدؓ بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن مجدعۃ بن حارثہ بن حارث الانصاری حارثی۔ غزوہ احد میں مع اپنے بیٹے تمیم بن معبد کے شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۹۹۔ حضرت معبدؓ قرشی

حضرت معبدؓ القرشی۔طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ سے (ابوموسیٰ کہتے ہیں) انہوں نے ابوطالب کوشیدی سے، انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے، ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے اسحاق بن ابراہیم دبری سے، انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے اسرائیل یعنی ابن یونس سے، انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے معبد القرشی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ قدید میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا۔آپ نے اس سے دریافت فرمایا آیا آج تم نے کچھ کھایا ہے؟ اس نے عرض کیا کھایا تو کچھ نہیں لیکن پانی ضرور پیا ہے۔حضورؐ نے فرمایا آج یوم عاشورہ ہے۔اس لئے اب کچھ نہ کھانا اور باقی وقت کے لئے روزہ رکھ لینا۔اسی طرح تمہارے آگے پیچھے جو لوگ ہیں، انہیں بھی کہنا کہ وہ روزہ رکھ لیں۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۰۔ حضرت معبدؓ بن قیس بن صخر

حضرت معبدؓ بن قیس بن صخر اور ایک روایت میں معبد بن وہب بن قیس بن صخر آیا ہے۔ایک اور روایت میں معبد بن قیس بن صیفی بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ انصاری السلمی۔یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدران کانسب یوں بیان کیا ہے۔معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ان کے بھائی کا نام عبداللہ تھا۔اس روایت کی رو سے معبد غزوۂ احد میں بھی شریک تھے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۱۔ حضرت معبدؓ بن مخرمہ

حضرت معبدؓ بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبدالاشہل۔حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ابوعمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۲۔ حضرت معبدؓ بن مسعود

حضرت معبدؓ بن مسعود السلمی البہزی۔ان کے بھائیوں کے نام مجالد اور مجاشع تھے۔معبد کی حدیث، مجالد کی حدیث کی طرح ہے۔امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ابوعثمان نہدی نے مجاشع سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بعد از فتح مکہ اپنے بھائی معبد کے ساتھ حاضر ہوئے۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنے بڑے بھائی معبد کو آپؐ سے ہجرت پر بیعت کرانے لایا ہوں فرمایا ہجرت تو فتح مکہ کے بعد ختم ہو چکی ہے۔میں نے عرض کیا۔کس امر پر آپ سے بیعت ہو سکتی ہے۔فرمایا ایمان، اور جہاد پر۔میں نے معبد سے اس کا ذکر کیا ہے۔وہ مجاشع سے عمر میں بڑے تھے۔کہنے لگے حضورؐ نے صحیح فرمایا ہے۔

مجاشع سے ایک اور بات مروی ہے کہ وہ اپنے بھائی مجالد کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے بھائی ابی معبد کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجالد کی کنیت ابو معبد تھی، لیکن ایسا دکھائی دیتا ہے کہ مجاشع اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہی بات کہی تھی جو آپؐ بعد از فتح مکہ آنے والوں سے فرمایا کرتے تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۳۔ حضرت معبدؓ بن میسرۃ

حضرت معبدؓ بن میسرۃ السلمی۔ اس میں کچھ شبہ ہے۔ ابو عمر نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۰۰۴۔ حضرت معبدؓ بن نباتہ

حضرت معبدؓ بن نباتہ۔ ان کا تعلق بنو غنم بن دودان سے تھا۔ انہوں نے مدینے کو ہجرت کی۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن اسحاق سے مروی ہے کہ ابو غنم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بالا جماع حضور اکرم کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی جن میں معبد بن نباتہ بھی تھے۔ ابونعیم نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی کہ ان کا نام منقذ بن نباتہ ہے۔ متاخرین میں ابن مندہ کا قول ہے کہ معبد سے مراد منقذ بن نباتہ ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۵۔ حضرت معبدؓ بن وہب

حضرت معبدؓ بن وہب العبدی۔ یہ بنو عبد القیس سے تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور بریرہ بنت زمعہ سے جو ام المومنین سودہ کی بہن تھیں بیاہے گئے تھے۔ غزوۂ بدر میں دو تلواروں سے مصروف پیکار تھے۔ حضور نے سن کر فرمایا۔ مجھے بنو عبد القیس کے جوانوں پر رحم آتا ہے لیکن وہ خدا کی زمین میں اس کے شیر ہیں۔ اس حدیث کو طالب بن حجیر نے ہود العصری سے انہوں نے معبد سے روایت کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۶۔ حضرت معبدؓ بن ہوذۃ

حضرت معبدؓ بن ہوذۃ الانصاری۔ ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے نفیلی سے انہوں نے علی بن ثابت سے، انہوں نے عبد الرحمٰن بن نعمان بن معبد بن ہوذہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے معبد بن ہوذہ کی دادی سے سنا کہ حضور اکرمؐ سوتے وقت صاف خوشبودار اور پاکیزہ سرمے کے استعمال کی تاکید فرماتے تھے۔ نیز آپ نے روزہ دار کو اس سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۷۔ حضرت معتبؓ بن عمرو

حضرت معتبؓ بن عمرو اسلمی۔ ابو مروان ان کی کنیت تھی۔ ان سے ان کے بیٹے عطا نے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ماعز وہاں آگئے۔ اس کے بعد راوی نے حدیث بیان کی۔ یہ امیر کا قول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۰۸۔ حضرت معتبؓ بن حمراء

حضرت معتبؓ بن حمراء۔ ان کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ معتب بن عوف بن عامر بن فضل بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو الخزاعی السلولی۔ بنومخزوم کے حلیف تھے اور عرف ابن الحمراء تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے اسحاق سے (بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از حلفائے بنومخزوم) انہوں نے معتب بن عوف بن عامر بن عامر بن فضل بن عفیف سے (اور یہ وہ آدمی ہیں جسے عیہامہ بن کلیب بن سلول بن کعب بن خزاعہ کہا جاتا ہے) اسی اسناد سے از ابن اسحاق مروی ہے کہ یہ بنومخزوم بن نقط و معتب بن عوف بن عامر سے تھے جو بنوخزاعہ سے ان کے حلیف تھے، ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی۔ حضورؐ نے ان میں اور ثعلبہ بن حاطب الانصاری کے درمیان مواخات قائم کر دی تھی۔ انہوں نے ۵۷ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ان کی عمر اس وقت ۷۸ برس تھی۔ طبری کی رائے ہے کہ اس وقت ان کی عمر ۵۸ برس تھی مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ جو شخص غزوۂ بدر میں شریک ہو۔ اگر طبری کی بات درست تسلیم کی جائے تو اس وقت ان کی عمر تین برس ہونی چاہئے اور یہ غلط ہے اس لئے پہلی روایت درست ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰۹۔ حضرت معتبؓ بن عبید بن ایاس

حضرت معتبؓ بن عبید بن ایاس البلوی۔ یہ انصار کے بنوظفر کے حلیف تھے۔ ابن اسحاق اور ابن عقبہ نے انہیں غزوۂ بدر کے شرکاء میں شامل کیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۰۔ حضرت معتبؓ بن قشیر

حضرت معتبؓ بن قشیر۔ ایک روایت میں معتب بن بشیر بن ملیل بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی آیا ہے۔ بیعت عقبہ میں اور بدر اور احد میں شریک تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انصار کے بنوضبیعہ بن زید اور معتب بن فلاں بن ملیل غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ یہ لاولد تھے۔ یونس کی روایت میں اسی طرح ہے۔ اس نے ان کے والد کا نام نہیں لکھا۔ بکائی اور سلمہ نے ابن اسحاق سے روایت کی اور ان کے والد کا نام قشیر لکھا ہے۔ اسی اسناد سے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ ان سے یحیٰی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے روایت کی بخدا میں نے ایسا محسوس کیا گویا مجھ پر نیند نے غلبہ پالیا ہے۔ میں خواب دیکھ رہا ہوں اور معتب بن قشیر کو یہ کہتے سن رہا ہوں لو کان لنا من الامر شیئی ما قتلنا ھاھنا تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۱۔ حضرت معتبؓ بن ابی لہب

حضرت معتبؓ بن ابی لہب بن عبدالمطلب بن ہاشم، قرشی ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے عمزاد تھے اور ان کی والدہ ام جمیل بنت حرب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...امیہ تھی جسے قرآن نے حمالۃ الحطب کہا ہے جو ابوسفیان کی بہن تھی۔

جب مکہ فتح ہوا تو حضور اکرمؐ نے حضرت عباس سے دریافت فرمایا کہ آپ کے بھتیجے عتبہ اور معتب دکھائی نہیں دیئے۔ انہوں ...نے کہا یا رسول اللہ! مشرکین قریش کی طرح وہ بھی آگے پیچھے ہو گئے ہیں۔ فرمایا آپ انہیں بلا لائیں۔ حضرت عباس سوار ہو کر گئے ...انہیں عرفہ سے بلا لائے۔ حضور نے انہیں دعوت اسلام دی جو انہوں نے قبول کر لی۔ یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ عتبہ اور معتب دونوں غزوۂ حنین میں شریک تھے، چنانچہ معرکہ حنین میں معتب کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی۔ یہ ...اسلام میں ثابت قدم رہے۔ ان کی اولاد سے قاسم بن عباس بن محمد بن معتب تھے۔ ان سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے اور ...ان کے بیٹے عباس بن قاسم قدید کے معرکے میں مارے گئے تھے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱... حضرت معتمرؓ (ابو حنش)

حضرت معتمرؓ۔ ان کی کنیت ابو حنش تھی۔ طبرانی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابو موسیٰ نے اجازتاً حسن سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ سے، ابو موسیٰ کہتے ہیں انہیں ابو غالب نے انہیں ابوبکر نے، انہیں ابو ...قاسم سلیمان بن احمد نے، انہیں ابو یزید قراطیسی نے انہیں نجاح بن ابراہیم ازرق نے انہیں صالح بن عمر واسطی نے اسماعیل بن ...ش بن معتمر سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھا رہے تھے کہ ایک عورت آگ ...انگیٹھی لئے آئی۔ حضور اکرمؐ نے اسے سختی سے منع کیا اور وہ واپس چلی گئی۔

۵۰۱۲۔ حضرت معدؓ بن ذہل

حضرت معدؓ بن ذہل۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کے بیٹے لاحق بن معد نے ان سے روایت کی ہے۔ ...موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۴۔ حضرت معدانؓ ابوالخیر

حضرت معدانؓ ابوالخیر۔ ان کا نام جفشیش تھا۔ ان کا ترجمہ باب جیم، حا اور خا میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ...ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۵۔ حضرت معدانؓ ابوخالد

حضرت معدانؓ۔ ابوخالد ان کی کنیت کی تھی۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ...ہوئی۔

ابو موسیٰ نے اجازتاً ابو غالب سے انہوں نے ابوبکر سے، ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ انہیں حسن نے، انہیں احمد نے، ان دونوں کو ...سلیمان بن احمد نے، انہیں عبداللہ بن محمد بن شعیب رجانی نے انہیں محمد بن معمر البحرانی سے، انہیں روح بن عبادہ نے انہیں جریج ...بن زیاد نے انہیں خالد بن معدان نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہے، اس لئے نرمی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہربانی کو پسند کرتا ہے اور نرم مزاج آدمی کو اس طرح اعانت کرتا ہے کہ سخت مزاج آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جب تم ان بے زبان جانوروں پر سواری کرو تو مناسب مقامات پر رات بسر کرو اور اگر زمین پر قحط پڑا ہوا ہے تو اس کے دفعیہ کے لئے دعا کرو۔ کیونکہ زمین رات کے وقت ایسی چیزوں کو چھپاتی ہے جو دن کے وقت نہیں چھپاتی اور تم راستوں پر آرام کرنے کو مت ٹھہرو۔ کیونکہ چوپاؤں کی گزرگاہ اور حشرات الارض کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۶۔ حضرت معدی کرب ؓ بن حارث بن

حضرت معدی کرب ؓ بن حارث بن لحی بن شرحبیل بن حارث الکندی۔ حضور اکرم ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۵۰۱۷۔ حضرت معدی کرب ؓ بن رفاعہ

حضرت معدی کرب ؓ بن رفاعہ۔ ابو رمثہ ان کی کنیت ہے۔ یحییٰ بن مندہ نے ابو العباس احمد بن حسن نصیری حاکم ابو عبداللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس کے علاوہ اوروں کا بھی یہی خیال ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۱۸۔ حضرت معدی کرب ؓ بن شراجیل

حضرت معدی کرب ؓ بن شراجیل بن شیطان بن خدیج بن امرء القیس بن حارث بن معاویہ الکندی۔ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔ ابو موسی نے تخریج کی ہے۔

۵۰۱۹۔ حضرت معدی کرب ؓ بن قیس

حضرت معدی کرب ؓ بن قیس۔ ان کا عرف اشعث الکندی تھا۔ ہم اس سے پہلے ان کا ذکر اشعث مستوفی اور ان کے بھائی سیف کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۵۰۲۰۔ حضرت معدی کرب ؓ ہمدانی

حضرت معدی کرب ؓ۔ الہمدانی۔ ابو احمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ فضل بن علاء کوفی سے، انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے معدی کرب سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اکرم ؐ کے صحابہ سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضور اکرم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں تو از حد پریشان ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کسی شریف عورت سے شادی کرلو۔ اس نے اس نصیحت پر عمل کیا اور پریشانی جاتی رہی۔

۵۰۲۱۔ حضرت معدی کرب ؓ

حضرت معدی کرب ؓ۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز عسکری یعنی علی بن سعید اور جعفر المستغفری نے عمر بن موسیٰ سے، انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے معدی کرب سے روایت کی کہ حضور اکرم ؐ نے فرمایا جس شخص نے کسی کو آزاد کیا یا طلاق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ں اور بعد میں استثنا کا ذکر کر دیا تو اس کے استثنا کو قبول کر لیا جائے گا۔ عسکری نے یحییٰ بن عبدالاعظم سے روایت کی ہے۔ ابوموسیٰ قول ہے کہ یہ صاحب مقدام بن معدی کرب ہیں، لیکن میں یہ نہیں بتا سکتا کہ آیا یہ صاحب اور ان سے پیشتر مذکور آدمی دونوں ب ہیں یا نہیں واللہ اعلم۔

۵۰۲۔ حضرت معرضؓ بن علاط سلمی

حضرت معرضؓ بن علاط سلمی۔ حجاج بن علاط کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے ان کی الدہ ام شیبہ بنت طلحہ تھیں۔ معرض معرکہ جمل میں مارے گئے تھے ابوعمر کی یہی رائے ہے ارباب سیر و تاریخ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ن مبارک نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ معرض معرکہ جمل میں مارے گئے تھے۔ ان کے بھائی حجاج نے ان کی موت پر یل کا شعر کہا۔

ولم اریوما کان اکثر ساعیا　　　　بکف شمال فارقتها یمینها

میں نے کوئی ایسا دن نہیں دیکھا جس میں اس نے بائیں ہاتھ سے بغیر دائیں کے اتنی محنت کی ہو۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ جناب حجاج بن علاط نے حضرت علیؓ کی مدح میں کئی اشعار کہے ہیں۔

۵۰۲۲۔ حضرت معرضؓ بن معیقیب

حضرت معرضؓ بن معیقیب یمامی۔ شاصویہ بن عبید ابومحمد یمامی نے ان سے حدیث روایت کی ہے، شاصویہ نے معرض بن بداللہ بن معرض بن معیقیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ حجۃ الوداع میں شامل تھے۔ کہ میں ایک مکان میں داخل ہوئے۔ وہاں حضور اکرمؐ موجود تھے اور آپ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ اس سے جیب تر جو چیز مشاہدہ کی وہ یہ تھی کہ اہل یمامہ کا ایک آدمی ایک بچے کو کپڑے میں لپیٹے ہوئے لایا۔ حضور اکرمؐ نے اس بچے سے ریافت کیا۔ کیا تم (حدیث اس لیے مخدوش ہے کہ حضورؐ کو بچے سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ مترجم) جانتے ہو کہ میں کون وں۔ بچے نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور نے فرمایا تو نے درست کہا۔ اللہ تجھے برکت دے اس کے بعد وہ بچہ جوانی تک خاموش رہا۔ لوگ اسے مبارک الیمامہ کہتے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۴۔ حضرت معضدؓ بن یزید

حضرت معضدؓ بن یزید۔ ان کی کنیت ابویزید تھی۔ اہل کوفہ سے تھے۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ حضرت عثمان کے عہد میں آذربائیجان میں مارے گئے تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۵۔ حضرت معقلؓ بن خلید

حضرت معقلؓ بن خلید۔ ایک روایت میں خویلد ہے۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی یہ حجازی ہیں۔

ابن ابی ذئب نے عبداللہ بن یزید ہذلی سے روایت کی کہ ابوسفیان اور معقل بن خویلد کے درمیان مخاصمت تھی۔ جنگ حنین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دونوں میں ایک آدمی کے ہتھیاروں کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ جب حضور اکرمؐ کو علم ہوا تو آپ نے معقل سے مخاطب ہو کر فرمایا معقل! قریش کی مخاصمت سے بچ کر رہو تو بہتر ہوگا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۶۔ حضرت معقلؓ بن سنان بن مظہر

حضرت معقلؓ بن سنان بن مظہر بن عرکی بن فتیان بن سبیع بن بکر بن اشجع بن ریث بن غطفان الاشجعی۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے۔ بعض روایات میں ابو زید ابو سنان اور ابو محمد بھی آئی ہے۔ فتح مکہ میں موجود تھے۔ مدینہ آ گئے اور پھر یہیں رہ گئے۔ فاضل اور متقی آدمی تھے۔ انہوں ہی نے بروع بنت واشق کی حدیث بیان کی۔

اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسنادہما محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمود بن غیلان انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ ایسے آدمی سے کتنا مہر وصول کیا جائے گا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا مہر بھی مقرر نہ کیا اور اس سے زن شوئی تعلقات بھی قائم نہ کیے اور وہ مر گیا۔ ابن مسعود نے فتویٰ دیا کہ اس پر مہر مثل کی ادائیگی فرض ہوگی جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی اور اسے میراث میں بھی حصہ ملے گا۔ اس پر معقل بن سنان اشجعی اٹھے اور کہنے لگے کہ ہمارے قبیلے کی ایک عورت بروع بنت واشق کا معاملہ بالکل ایسا ہی تھا جس کے بارے میں حضور اکرمؐ نے ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا جیسا کہ آپ نے دیا ہے۔ اس سے ابن مسعود خوش ہوئے۔

جناب معقل ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے یزید بن معاویہ کی خلافت سے انکار کر دیا تھا چنانچہ مسلم بن عقبہ مری نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ جب ایام حرہ میں اہل مدینہ مغلوب ہو گئے تھے۔ مقتولین میں فضل بن عباس بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب' ابوبکر بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب وابوبکر بن عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ ویعقوب بن طلحہ بن عبیداللہ وعبداللہ بن زید بن عاصم وغیرہم شامل تھے اور جناب معقل مہاجرین کے سردار تھے

الا تلکم الانصار تبکی سراتها　　　واشجع تبکی معقل بن سنان

اے انصار! کیا تم اپنے سرداروں کو رو رہے ہو حالانکہ ان میں سب سے بہادر آدمی جس پر ہمیں رونا چاہیے معقل بن سنان ہے۔

جناب معقل سے اہل کوفہ میں سے علقمہ، مسروق اور شعبی نے روایت کی ہے ان کے علاوہ حسن بصری اور اہل مدینہ کے گروہ نے بھی اس سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۷۔ حضرت معقلؓ بن سنان بن نبیشہ

حضرت معقلؓ بن سنان بن نبیشہ بن سلمہ بن سامان بن نعمان بن صبیح بن مازن ابن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عمان بن مزنی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں وفد مزینہ کے ساتھ حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ ٹھہرے رہے۔ آپؐ نے انہیں زمین کا ٹکڑا بصورتِ جاگیر عطا کیا تھا۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۲۸۔ حضرت معقلؓ بن مقرن

حضرت معقلؓ بن مقرن المزنی۔ ہم ان کا سلسلہ نسب ان کے بھائی سوید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ لوگ سات بھائی تھے اور سب نے حضور اکرمؐ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ عرب میں اور کسی کو یہ فخر حاصل نہیں ہوا۔ واقدی اور ابن نمیر کا یہی قول ہے، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے، ابوعمر نے واقدی اور ابن نمیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ نیز ابوعمر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بنو حارثہ بن ہند اسلمی آٹھ بھائی تھے جو سب کے سب مسلمان ہو گئے تھے اور سب بیعت رضوان میں موجود تھے۔ اس کا ذکر ہند بن حارثہ کے ترجمے میں آیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۲۹۔ حضرت معقلؓ بن منذر

حضرت معقلؓ بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ الانصاری سلمی۔ عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ ابن اسحاق نے انصاری شرکائے بدر کے سلسلے میں بنو عبید بن عدی بن غنم بن کعب اور معقل بن منذر بن سرح کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۰۳۰۔ حضرت معقلؓ بن ابی الہیثم اسدی

حضرت معقلؓ بن ابی الہیثم اسدی۔ ایک روایت میں معقل بن ابی معقل اور معقل بن ام معقل بھی آیا ہے لیکن آدمی ایک ہی ہے مدنی ہے۔ ان سے ابوسلمہ ابوزید اور ام معقل نے روایت کی ہے۔

عمرو بن ابی عمرو نے ابوزید سے انہوں نے معقل بن ابی الہیثم اسدی سے جو ان کے حلیف تھے، اور حضور اکرمؐ کی صحبت میں رہے۔ انہوں نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بول اور پاخانہ کرتے وقت کعبے کا رخ کرنے سے منع فرمایا۔ نیز ان سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج جتنا ہے یہ امیر معاویہ کے عہد میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۱۔ حضرت معقلؓ بن یسار بن عبداللہ

حضرت معقلؓ بن یسار بن عبداللہ بن معبر بن حراق بن لائی بن کعب بن عبد بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر المزنی۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ، ابویسار یا ابوعلی تھی۔ عثمان اور اوس کو جو عمرو کے بیٹے تھے مزینہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنی ماں مزینہ سے منسوب تھے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے اس امر پر بیعت کی تھی کہ ہم میدان جنگ سے نہ بھاگیں گے۔ بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے اور بصرہ کی نہر معقل کی طرف منسوب ہے۔ یہ صاحب بصرہ ہی میں امیر معاویہ کے عہد میں فوت ہوئے۔ ایک روایت میں یزید کا عہد مذکور ہے۔ ان سے عمرو بن میمون الاودی، ابوعثمان نہدی اور حسن بصری نے روایت کی اور ان سے کئی احادیث مذکور ہیں۔

عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر خطیب نے ابوعمر جعفر بن احمد القاری سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر بن شاہین سے انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابراہیم بن ماشی سے انہوں نے محمد بن عبدوس سے انہوں نے علی بن جعد سے انہوں نے ابوالاشہب سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ عبیداللہ بن زیاد نے معقل بن یسار کی مرض موت میں عیادت کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ابھی میری زندگی کے کچھ دن باقی ہیں تو میں تمہیں یہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا نے لوگوں پر حکومت دی ہو اور وہ ایسی حالت میں مرے کہ رعیت اس کے ہاتھوں نالاں ہو، اسے جنت کی خوشبو سونگھنا بھی نصیب نہ ہوگی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۲۔ حضرت معلیٰؓ بن لوذان

حضرت معلیٰؓ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب ابن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن مالک بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۵۰۳۳۔ حضرت معمرؓ انصاری

حضرت معمرؓ انصاری۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے معمر انصاری سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ جس شخص نے علم دین ثواب کے لئے حاصل کیا اور پھر اس نے اس سے کوئی دنیوی فائدہ حاصل کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام کردی گئی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن شاہین نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ابن شاہین سے مراد عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر ہے۔ اس بنا پر یہ حدیث مرسل ہوگی۔

۵۰۳۴۔ حضرت معمرؓ بن حارث بن قیس

حضرت معمرؓ بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنوسہم بن عمرو بن ہصیص و معمر بن حارث بن قیس روایت کی۔ ابن اثیر نے ان کے بھائیوں کا ذکر جو بنوتمیم سے تھے مناسب ابواب میں کردیا ہے، ابن کلبی نے معبد بن حارث کو انہی میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۵۔ حضرت معمرؓ بن حارث بن معمر

حضرت معمرؓ بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ یہ حاطب اور حطاب کے بھائی تھے اور ان کی ماں قتیلہ بنت مظعون اخت عثمان بن مظعون تھی۔ حضور اکرمؐ کے دار ارقم میں آنے سے پیشتر انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ مدینے کو ہجرت کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور معاذ بن عفراء کے درمیان مواخات قائم کردی بدر اور احد کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنوجمح و معمر بن حارث روایت کی۔ یہ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۳۶۔ حضرت معمرؓ بن حبیب بن عبید

حضرت معمرؓ بن حبیب بن عبید بن حارث انصاری۔ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ غسانی نے واقدی سے روایت کی ہے۔

۵۰۳۷۔ حضرت معمرؓ بن حزم بن یزید

حضرت معمرؓ بن حزم بن یزید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ ابوطوالہ کے دادا اور عمرو بن حزم کے بھائی تھے۔ یہ محمد بن سعد کاتب الواقدی کا قول ہے۔ بیعت رضوان اور بعد کے غزوات میں شریک رہے اور یہ ان دس آدمیوں میں سے ہیں جنہیں حضرت عمرؓ بن خطاب نے ابوموسیٰ کے ساتھ بصرہ روانہ کیا تھا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۸۔ حضرت معمرؓ (والد ابوخزامہ سعدی)

حضرت معمرؓ۔ ابوخزامہ سعدی کے والد تھے ایک روایت میں ان کا نام یعمر مذکور ہے۔ یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں ابو خزامہ بن معمر السعدی سعد ہذیم قضاعی لکھا ہے۔ نیز بیان کیا ہے کہ ابوصالح نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوخزامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ! ہم بعض اوقات کسی تکلیف کے ازالے کے لئے منتر جنتر سے، کبھی بیماری کے لئے دوا سے اور مرض سے بچاؤ کے لئے پرہیز سے کام لیتے ہیں۔ کیا ان معاملات میں بھی قدرت خداوندی کو دخل ہوتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ اشیاء بھی تقدیر خدا میں شامل ہیں۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۳۹۔ حضرت معمرؓ بن ابی سرح

حضرت معمرؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر قرشی فہری۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے بقول واقدی ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی کنیت ابوسعید تھی۔ یہی قول ابومعشر کا ہے انہوں نے نام معمر بن ابوسرح بیان کیا ہے، لیکن موسیٰ بن عقبہ، ابن اسحاق اور ابن کلبی نے عمرو بن ابی سرح لکھا ہے۔ نیز ابن کلبی نے ان کا نسب ہلال بن مالک بن ضبہ لکھا ہے، یعنی اہیب کی جگہ ضبہ لکھ دیا ہے۔ ہم عمر کے ترجمے میں یہ امر بیان کر آئے ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۰۔ حضرت معمرؓ بن عبداللہ بن نضلہ

حضرت معمرؓ بن عبداللہ بن نضلہ بن عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی عدوی۔ ابن المدینی نے یوں لکھا ہے معمر بن عبداللہ بن نافع بن نضلہ یہ وہی شخص ہیں جو معمر بن ابی معمر کہلاتے ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں، حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے۔ ان کی ہجرت مدینہ رکی رہی اور یہ حبشہ سے ان لوگوں کے ساتھ واپس ہوئے جو دو کشتیوں میں سوار ہو کر وارد مدینہ ہوئے تھے۔ انہیں نے لمبی عمر پائی مدنی کہلاتے ہیں۔ حجۃ الوداع میں انہوں نے حضور اکرمؐ کے سر کے بال صاف کئے تھے۔ ان سے سعید بن مسیب اور بشر بن سعید نے روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماعیل وابراہیم بن محمد نے باسناد ہما تا ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ انہوں نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے معمر بن عبداللہ بن نھلہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطا کار ہے۔ میں نے سعید سے کہا کہ تم ذخیرہ اندوزی کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ معمر بھی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔ تینوں اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۱۔ حضرت معمرؓ بن عثمان بن عمرو

حضرت معمرؓ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشی تیمی۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور حضور اکرمؐ کی صحبت میں رہے۔ ان کے بیٹے عبیداللہ بھی حضورؐ کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۲۔ حضرت معمرؓ بن کلاب

حضرت معمرؓ بن کلاب الزمانی یہ وہ صاحب ہیں جو مسیلمہ کذاب کو وعظ ونصیحت کرتے تھے اور اسے قابل اعتراض سرگرمیوں سے منع کرتے تھے۔ غسانی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۰۴۳۔ حضرت معمرؓ

حضرت معمرؓ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ محمد بن جحش سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ معمر کے پاس سے گزرے دیکھا کہ دونوں رانیں ننگی کیے بیٹھے ہیں۔ فرمایا معمر! اپنی رانیں ڈھانپ لو کہ جسم کا یہ حصہ بھی شرمگاہ میں شامل ہے۔ ابن شاہین کہتے ہیں یہ حدیث جرہد کہلاتی ہیں۔ اس کو ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

۵۰۴۴۔ حضرت معنؓ بن حاجر

حضرت معنؓ بن حاجر۔ یہ صاحب اور ان کے بھائی طریفہ بن حاجر حضرت خالد بن ولید کے ساتھ ارتداد کی مہم میں شریک تھے۔ ہم ان کے بھائی کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۵۔ حضرت معنؓ بن عدی بن حد

حضرت معنؓ بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ردم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلوی یہ عمرو بن عوف کے حلیف اور عاصم بن عدی کے بھائی تھے۔ تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کے ساتھ موجود رہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو عمرو بن عوف اور معن بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ جوان کے حلیف تھے اور اسی اسناد سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو عبید بن زید بن مالک اور ان کے حلیفوں سے بن عدی بن جد بن عجلان بن ضبیعہ سے جو روایت کی ہے۔

یہ صاحب لاولد تھے اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور یزید بن خطاب میں رشتہ مواخات قائم کیا اور دونوں صاحب حضرت ابوبکر کی خلافت کے دور میں جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک بن انس نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ فوت ہوئے تو لوگ روتے تھے اور کہتے تھے ہم چاہتے تھے کہ حضور اکرمؐ کی وفات سے پہلے ہمیں موت آ جائے کیونکہ ہمیں ڈر تھا کہ حضور اکرمؐ کے بعد کئی فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے لیکن معن بن عدی کہتے تھے کہ میں حضور اکرمؐ کی رحلت کے بعد اس لئے زندہ رہنا چاہتا تھا تا کہ میں حضورؐ کے بعد اسی طرح آپؐ کی تصدیق کروں جیسے آپ کی زندگی میں کی تھی۔

۵۰۴۶۔ حضرت معنؓ بن فضالہ بن عبید

حضرت معنؓ بن فضالہ بن عبید بن نافذ بن صہیبہ بن احرم بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ امیر معاویہ کے عہد میں یمن کے والی تھی۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔

۵۰۴۷۔ حضرت معنؓ بن یزید بن اخنس

حضرت معنؓ بن یزید بن اخنس بن حبیب بن جرہ بن رغب بن مالک بن خفاف بن امرؤالقیس بن بہثہ بن سلیم السلمی۔ معن ان کے والد اور دادا حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ان کی کنیت ابو یزید تھی۔ یزید بن حبیب کا قول ہے کہ معن اپنے والد اور دادا کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے ابو عمر کہتے تھے کہ ان کی یا ان کے والد اور ان کے دادا کی شرکت کی روایت درست نہیں بلکہ اس سلسلے میں صحیح روایت ابوالجویریہ کی ہے جو ابوالفضل بن ابوالحسن طبری فقیہ نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے عبدالاعلی بن حماد اور عبدالرحمان بن سلام وعدہ سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابوالجویریہ سے انہوں نے معن بن زید سے روایت کی کہ انہوں نے اور ان کے والد اور دادا نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنی خستہ حالی کی شکایت کی تو آپؐ نے میری امداد فرمائی۔ پھر میں نے نکاح کی خواہش کی تو آپؐ نے میرا نکاح کرا دیا۔ معن فتح دمشق میں موجود تھے۔ وہاں انہیں مکان بھی مل گیا تھا۔ جنگ صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں شریک تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۸۔ حضرت معنؓ بن یزید

حضرت معنؓ بن یزید الخفاجی۔ خفاجہ سے مراد ابن عمرو بن عقیل بن کعب بن عامر بن صعصعہ ہے۔ عقبہ بن نافع انصاری سے مروی ہے کہ وہ ایک جنگی مہم میں عمر صائفہ کے ساتھ تھے اور معن بن یزید الخفاجی بھی ہمارے ساتھی تھے۔ جب ہم دشمن کے علاقے میں پہنچے تو ہم نے وہاں پڑاؤ کیا۔ اس پر معن بن یزید کھڑے ہوئے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور لوگوں سے کہنے لگے اے لوگو! ہم بکریاں' کھانے کی چیزیں اور اسی طرح کی اور اشیاء تقسیم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ جو چیز آپ کو پسند ہے وہ اٹھا لیجئے ہماری طرف سے اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۴۹۔ حضرت معوذؓ بن عفراء

حضرت معوذؓ بن عفراء۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے۔ ان کا نسب معوذ بن حارث بن رفاعہ ہے۔ معاذ ان کے بھائی تھے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ معوذ عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ شرکائے بدر لکھا ہے کہ بنوخزرج سے ابن حارثہ، عوف، معاذ اور معوذ بنوعفراء وغیرہ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے مروی ہے کہ شرکائے بدر میں عوف' معاذ اور معوذ موجود تھے۔ آخر الذکر نے ابوجہل کو قتل کیا تھا۔ اس کے بعد وہ خود بھی اس معرکے میں شہید ہو گئے تھے۔ لاولد تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۰۔ حضرت معوذؓ بن عمرو

حضرت معوذؓ بن عمرو بن الجموح بن یزید بن حرام انصاری سلمی۔ موسیٰ بن عقبہ ابومعشر اور واقدی کے مطابق معوذ اپنے بھائی معاذ کے ساتھ غزوۂ بدر میں موجود تھے، لیکن ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ کہ احد میں موجود تھے۔

۵۰۵۱۔ حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی

حضرت معیقیبؓ بن ابی فاطمہ دوسی۔ یہ سعید بن عاص بن امیہ کے حلیف تھے۔ بقول موسیٰ بن عقبہ یہ سعید بن عاص کے آزاد کردہ غلام تھے۔ قدیم الاسلام تھے اور مکے سے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ بعد میں مدینہ چلے گئے۔

عبیداللہ نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنوامیہ ان کے حلفا اور معیقیب بن ابی فاطمہ سے روایت کی کہ یہ صاحب سعید بن عاص کی آل سے تھے اور ان کی اولاد تھی۔ معیقیب حبشہ سے ان لوگوں کے ساتھ آئے تھے جو دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینے پہنچے تھے اور حضور اکرمؐ ان دنوں خیبر میں تھے۔ ابن مندہ کے مطابق وہ بدر میں شریک تھے۔ رسول اکرمؐ کی مہران کے پاس ہوتی تھی حضرت عمر نے انہیں بیت المال کا خازن مقرر کیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد یہ جذام میں مبتلا ہو گئے تھے اور حضرت عمر نے اطباء بلائے پھر اطبا کے علاج سے تندرست ہو گئے تھے۔

یہ وہی صاحب ہیں جن کے ہاتھ سے حضرت عثمان کے عہد خلافت میں رسول کریمؐ کی انگوٹھی اریس کے کنوئیں میں گر گئی تھی۔ پھر وہ نہ ملی تھی اس سانحہ کے بعد مسلمانوں میں اختلاف رونما ہوا جو آج تک اسی طرح چلا جا رہا ہے۔ حضرت عثمانؓ پر جو کچھ بیتی وہ تو اوراق تاریخ میں ثبت ہو چکا ہے۔ لوگ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگشتری کے گم ہونے پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کا اثر صرف شام تک محدود تھا لیکن حضور اکرمؐ کی خاتم کے گم ہونے سے مسلمانوں پر جو ادبار آیا ہے وہ آج تک ختم نہیں ہوا۔ مسلمانوں کے تمام شہروں میں اتفاق ختم ہو گیا خراسان کے آخری کنارے سے لیکر بلاد مغرب کے آخر تک۔

معیقیب نے رسول کریم سے روایت کی اسماعیل بن علی اور ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم تا ابی عیسیٰ ترمذی حسن بن حریث سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے معیقیب سے روایت کی کہ میں نے رسول کریمؐ سے نماز میں کنکریوں کے چھونے کے بارے میں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا اگر مجبوری ہو تو ایک بار چھو لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کے بیٹے محمد سے مروی ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی آگ کس پر حرام ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا متواضع منکسر المزاج، شریف اور خوش اخلاق آدمی پر۔ معیقیب نے حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ۴۰ ہجری دورِ خلافت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ مذکور ہے۔ یہ صاحب اولاد تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۲۔ حضرت معیقیبؓ بن معرض یمامی

حضرت معیقیبؓ بن معرض یمامی۔ ابوعبداللہ ان کی کنیت تھی۔

شاصویہ بن عبید نے معرض بن عبداللہ بن معیقیب بن معرض یمامی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں موجود تھا۔ اتفاقاً ایک مکان میں داخل ہوا حضور اکرمؐ وہاں موجود تھے۔ مجھے حضور اکرمؐ کا چہرہ مبارک ایسا دکھائی دیا جیسے چاند، یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابونعیم کہتے ہیں کہ معیقیب بن معرض الیمامی جسے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے شاصویہ بن عبید کی حدیث میں ذکر کیا ہے۔ سراسر وہم ہے کیونکہ وہ شخص معرض بن معیقیب ہے نہ کہ معیقیب بن معرض۔ ابونعیم نے معرض بن معیقیب کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے حقیقت حال کے جاننے کے لئے اس مقام کا مطالعہ کیا جائے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے ابوغالب بن بناء سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے ابوبکر بن مالک سے انہوں نے محمد بن یونس قرشی سے انہوں نے شاصویہ بن عبید ابومحمد یمامی سے انہوں نے معرض بن عبداللہ بن معرض بن معیقیب یمامی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا معرض بن معیقیب سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں شریک تھے۔ ایک دن میں مکے کے ایک گھر میں داخل ہوا وہاں اتفاقاً حضور اکرمؐ موجود تھے۔ مجھے آپ کا چہرہ ایسا معلوم ہوا گویا آپؐ چودھویں کا چاند تھے۔ وہاں میں نے اس سے بھی عجیب تر ایک چیز مشاہدہ کی۔ بنو یمامہ کا ایک آدمی نوزائیدہ بچے کو کپڑے میں لپیٹے کمرے میں داخل ہوا۔ حضور نے اس بچے کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے بچے! میں کون ہوں۔ بچے نے کہا آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا تو نے سچ کہا اللہ تجھے مبارک ہے۔ اس کے بعد اس بچے سے کسی نے گفتگو نہ سنی تا آنکہ وہ جوان ہو گیا۔ لوگ اسے بنو یمامہ کا مبارک بچہ کہتے ہیں۔ اس سے ابونعیم کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔

باب میم وغین

۵۰۵۳۔ حضرت مغفلؓ بن عبد غنم

حضرت مغفلؓ بن عبد غنم اور ایک روایت میں ابونہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عدی اور بروایتے عداء ثعلبہ مزنی آیا ہے، ہم ان کا نسب ان کے بیٹے عبداللہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور مغفل ذوالبجادین مزنی کے بھائی ہیں اور مغفل فتح مکہ کے سال ۸ ہجری میں براہ مکہ شہر میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ یہ طبری کا بیان ہے۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۴۔ حضرت مغلسؓ بکری

حضرت مغلسؓ۔ البکری جو رکینہ کے والد تھے۔ زینت بنت سعید بن سوید بن یزید العقیلیہ نے رکینہ بنت مغلس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئی تھیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۵۔ حضرت مغیثؓ مولیٰ ابی احمد

حضرت مغیثؓ۔ مولی ابی احمد بن جحش۔ یہ بریرہ کے خاوند تھے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ وہ بنو مطیع کے مولی تھے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے بریرہ کو ایک انصاری سے خریدا۔ بروایتے وہ بنو مغیرہ بن مخزوم کا مولی تھا اور ابواحمد اسدی اسد بن خزیمہ سے تھا اور بنو مطیع، قریش کے عدی قبیلے سے تھے۔ جب حضرت عائشہ نے بریرہ کو خریدا تو مغیث اس کے خاوند تھے جو آزاد تھے اور ایک روایت میں ہے کہ غلام تھے۔

یحییٰ بن محمود اصبہانی اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج، محمد بن علاء ہمدانی سے، انہوں نے ابو اسامہ سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ وہ بریرہ سے ملنے گئیں تو انہوں نے حضرت عائشہ سے گزارش کی کہ میرے اہل خانہ مجھے آزاد کرنے پر تیار ہیں بشرطیکہ میں انہیں متواتر نو سال تک ہر سال ایک اوقیہ کے حساب سے چاندی ادا کرتی رہوں۔ آپ میری امداد فرمائیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اگر تمہارے اہل خانہ یک مشت ادائیگی پر رضامند ہو گئے تو میں تمہاری امداد کر سکوں گی اور تمہیں آزاد کر دوں گی بشرطیکہ تمہاری ولایت مجھے منتقل ہو جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زر کتابت کا بندوبست کر لیا اور بریرہ کے خاندان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن ولایت ہمارے پاس ہی رہے گی۔ جب بریرہ حضرت عائشہ سے ملنے آئیں تو جناب صدیقہ نے حقیقت حال کا ذکر کیا تو انہوں نے ناپسند کیا۔ اس کی بھنک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں پڑ گئی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا تو میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بریرہ کو خرید کر آزاد کر دو اور ولاء کی شرط بھی مان لو کیونکہ اصولاً ولاء اس شخص ہی کی ہوتی ہے جو کسی کو آزاد کرتا ہے۔ حضرت عائشہ نے بریرہ کو خرید کر آزاد کر دیا اور شام کو حضور نے لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا اور خطبے میں ارشاد فرمایا

"ان لوگوں سے، جو ایسی شرائط پیش کرتے ہیں، جو قرآن میں مذکور نہیں ہیں کیا کہوں کیونکہ ایسی تمام شرائط باطل ہوتی ہیں۔ اسی طرح جو ولاء کو اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتا ہے وہ غلط ہے حالانکہ آزاد کرنے والا آدمی اور بے اصولاً جو آدمی کسی کو آزاد کرتا ہے ولایت کا استحقاق بھی اسے ہی حاصل ہوگا"۔

مسمار ابوالفرج اور حسین نے (باسناد ہم تا محمد بن اسماعیل) محمد بن عبدالوہاب سے، انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ بریرہ کا خاوند مغیث نامی ایک غلام تھا۔ یہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ وہ بریرہ کے پیچھے بھاگا پھرتا اور اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک کر اس کی ڈاڑھی میں اٹک جاتے۔ حضور اکرمؐ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا۔ مقام تعجب ہے کہ مغیث بریرہ سے اتنی محبت کرتا ہے اور بریرہ اس سے نفرت کرتی ہے۔ آپؐ نے بریرہ سے فرمایا کاش تو بھی اس کی محبت کا جواب دیتی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کا حکم ہے؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں سفارش ہے۔ بریرہ نے عرض کیا مجھے اس آدمی میں کوئی دلچسپی نہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۵۶۔ حضرت مغیثؓ بن عبید بن ایاس

حضرت مغیثؓ بن عبید بن ایاس البلوی۔ انصار کے حلیف تھے یوم الرجیع میں بہ مقام مرالظہر ان شہید ہوئے تھے۔ عبداللہ بن طارق کے اخیافی بھائی تھے۔ واقدی اور ابن اسحاق نے ان کا نام مغیث بن عبیدہ تحریر کیا ہے جو بنوظفر کے حلیف تھے۔ ان کا ذکر معتب کے ترجمے میں گذر چکا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۷۔ حضرت مغیثؓ بن عمرو ابوثروان

حضرت مغیثؓ بن عمرو ابوثروان اسلمی۔ ابن اسحاق نے ان کا نام مغیث تحریر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے معتب لکھا ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں اور یہ اختلاف ان کے بارے میں ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ آپ خیبر کے سامنے پہنچے تو صحابہ میں میں بھی موجود تھا۔ فرمایا اللھم رب السموات وما اظللن اے آسمانوں اور سیاہ دار اشیاء کے خدا اس حدیث کو سعید بن عطاء بن ابی مروان نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا اور کہا کہ ان کا نام مغیث بن عمرو تھا۔ طبری نے معتب اور باقی لوگوں نے معتب لکھا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۸۔ حضرت مغیثؓ غنوی

حضرت مغیثؓ الغنوی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے ابوہریرہ کے ساتھ اونٹنی کے دودھ دوہنے کے بارے میں ایک حدیث منقول ہے۔ ابوعمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم مغیث اور بعض لوگوں نے معتب تحریر کیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے بعض مہمات کے سلسلے میں انہیں روانہ فرمایا تھا۔

ان کی حدیث کو محمد بن یزید بن براء الغنوی نے ان کے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے حارث بن عبید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۵۹۔ حضرت مغیرہؓ بن اخنس

حضرت مغیرہؓ بن اخنس بن شریق الثقفی۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ بنوزہرہ کے حلیف تھے۔ اور یوم الدار کو حضرت عثمانؓ کے ساتھ شہید ہو گئے تھے۔ اس موقعہ پر انہیں زبردست ابتلا پیش آیا اور وہ خوب جی توڑ کر لڑے۔ جب حضرت عثمانؓ کے دروازے کو باغیوں نے آگ لگا دی تو انہوں نے ذیل کے اشعار کہے۔

لما تھدمت الابواب واحترقت　　　یممت منھن بابا غیر محترق

جب دروازے گر پڑے اور جل گئے تو میں ان میں سے ان جلے دروازے کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔

حقا اقول وعبداللہ امرہ　　　ان لم تقاتل لدی عثمان فانطلق

میں سچ کہتا ہوں عبداللہ کو میں نے حکم دیا کہ اگر تم عثمانؓ کی طرف سے نہیں لڑ سکتے تو چلے جاؤ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واللہ اترکہ ما دام بی رمق حتی یزایل بین الراس والعنق

بخدا میں اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک مجھ میں سانس باقی ہے اور جب تک سر اور گردن ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہو جاتے۔

ھو الامام فلست الیوم خاذلہ ان الفرار علی الیوم کالسرق

وہ ہمارا امام ہے اور میں اسے آج رسوا نہیں کروں گا۔ ایسے وقت میں بھاگ جانا میرے نزدیک چوری ہے۔

خلیفہ بن خیاط سے مروی ہے کہ جس شخص نے مغیرہ کو قتل کیا تھا اسے بعد میں جذام کا مرض ہو گیا۔ جس شخص نے جناب مغیرہ کو قتل کیا تھا اس نے وقوعہ سے پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جسے وہ نہیں جانتا تھا کہہ رہا تھا کہ مغیرہ بن اخنس کا قاتل جہنمی ہے۔ یوم الدار کو مغیرہ جنگ کے لئے نکلے۔ چنانچہ انہوں نے تین آدمیوں کو قتل کیا۔ اس آدمی نے جناب مغیرہ پر تلوار کا وار کیا جس سے ان کا پاؤں کٹ گیا۔ قاتل نے دوسرا وار کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ اس پر اس نے مقتول کا نام دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہی مغیرہ بن اخنس ہیں وہ کہنے لگا میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں جس کے قاتل کو جہنم کی بشارت دی گئی تھی وہ اسی طرح اس مرض میں مبتلا رہا تا آنکہ وہ ہلاک ہو گیا۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۰۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث قرشی

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبدالمطلب قرشی ہاشمی نبیؐ کے عم زاد تھے ابوسفیان کے بھائی تھے ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ صحابی تھے ابوسفیان کی کنیت سے مشہور تھے بعض نے انکی کنیت ابوعبدالملک بتائی ہے۔ فتح مکہ میں اسلام لائے حنین میں وہ اور ان کا بیٹا شریک ہوئے۔ کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کیا جائے گا۔

۵۰۶۱۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبدالمطلب

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن عبدالمطلب قرشی ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے عمزاد تھے اور ابوسفیان کے بھائی تھے جس کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہ صحابی تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابوسفیان بن حارث کا نام مغیرہ تھا لیکن یہ غلط ہے کیونکہ مغیرہ ان کے بھائی تھے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے لیکن ابن کلبی اور زبیر بن بکار وغیرہ کی رائے کے مطابق ابوسفیان بن حارث کا نام مغیرہ تھا اور وہ شاعر تھے۔ اس سے ابن مندہ اور ابونعیم کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ مغیرہ خود ابوسفیان کا نام تھا نہ کہ ان کے بھائی کا۔ چنانچہ ابو عمر نے اس خیال سے کہ مغیرہ اور ابوسفیان دو مختلف آدمی ہیں دونوں کا نام مغیرہ لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابو عمر نے اس ترجمے کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۲۔ حضرت مغیرہؓ بن حارث بن ہشام

حضرت مغیرہؓ بن حارث بن ہشام۔ حضرمی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ معاویہ بن یحییٰ بن مغیرہ سے، انہوں نے یحییٰ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا مغیرہ بن حارث بن ہشام سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ایک مومن کو مہینہ بھر میں ایک آدھ بار تکلیف سے واسطہ پڑنا کافی ہے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۶۳۔ حضرت مغیرہؓ بن سلمان الخزاعی

حضرت مغیرہؓ بن سلمان الخزاعی۔ ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ حماد بن سلمہ سے انہوں نے ...میدے انہوں نے مغیرہ بن سلمان خزاعی سے روایت کی کہ دو آدمی ایک چیز کا جھگڑا طے کرانے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ...ہوئے۔ حضور نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا آیا تم تقسیم پر آمادہ ہو۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۴۔ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بن ابی عامر

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قیس۔ ان کا تعلق بنو ...ثقیف سے تھا اور ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ایک روایت میں ابوعیسیٰ بھی آئی ہے۔ ان کی والدہ امامہ بنت افقم بن ابی عمر تھیں جو بنو ...نصر بن معاویہ سے تھیں۔ مغیرہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایمان لائے تھے اور صلح حدیبیہ میں موجود تھے۔ اس موقعہ پر انہوں نے عروہ ...بن مسعود سے مذاکرے میں حصہ لیا تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ابوعیسیٰ کی کنیت عطا کی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے انہیں ...ابوعبداللہ کہنا شروع کر دیا تھا۔

جناب مغیرہ اپنی عقل رسا کی وجہ سے مشہور تھے۔ شعبی کہتے ہیں عرب کے دانشور چار تھے (۱) معاویہ بن ابوسفیان (۲) عمرو بن ...عاص (۳) مغیرہ بن شعبہ (۴) زیاد۔ اول الذکر وسیع الظرفی اور حلم کی وجہ سے، عمرو بن عاص حل مشکلات کی بنا پر، مغیرہ بن شعبہ ...عقل رسا اور جودت فکر کے سبب سے اور زیادہ چھوٹے موٹے کاموں کی عقدہ کشائی کے سلسلے میں مشہور تھے۔ اسی طرح قیس بن ...سعد بن عبادہ کا شمار عرب کے مشہور داناؤں میں ہوتا تھا۔ نیز کرم و فضل میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔

کہتے ہیں کہ بعد از اسلام مغیرہ بن شعبہ نے وقتاً فوقتاً تین سو عورتوں سے نکاح کیا ایک روایت میں ہزار کا ذکر ہے۔ حضرت عمر ...رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرے کا والی مقرر کر دیا تھا۔ کچھ عرصے کے بعد ان پر زنا کی تہمت لگائی گئی چنانچہ وہ معزول کر دیئے گئے۔ ...بعد میں انہیں کوفے کا والی مقرر کیا گیا۔ حضرت عمرؓ کی شہادت تک وہ اس منصب پر فائز رہے۔ جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو ...انہوں نے مغیرہ کو اس منصب پر رہنے دیا مگر کچھ عرصے کے بعد معزول کر دیئے گئے۔

جناب مغیرہ جنگ یمامہ اور شام کے معرکوں میں شریک رہے۔ یرموک کے معرکے میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ جنگ ...قادسیہ اور نہاوند میں بھی شامل تھے اور نعمان بن مقرن کی فوج کے میسرہ کے کماندار تھے۔ اسی طرح ہمدان وغیرہ کی جنگوں میں بھی ...حصہ لیتے رہے۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جھگڑے سے علیحدہ ہو گئے تھے لیکن مجلس میں موجود رہے۔

جب امام حسنؓ نے کاروبارِ خلافت امیر معاویہ کے حوالے کر دیا اور امیر نے کوفے کی ولایت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو دے ...دی تو جناب مغیرہ نے امیر سے کہا تم نے عمرو بن عاص کو مصر اور مغرب کا علاقہ دے دیا ہے اور کوفے کی ولایت اس کے بیٹے کے ...حوالے کر دی ہے۔ اس طرح تم نے خود کو شیر کے دو جبڑوں میں دے دیا ہے۔ چنانچہ عبداللہ کو معزول کر کے مغیرہ کو مقرر کر دیا۔ یہ ...اپنی وفات تک جو ۵۰ ہجری میں واقع ہوئی اسی منصب پر رہے۔

مندرجہ ذیل صحابہ نے ان سے روایت کی۔ ابوامامہ باہلی، مسور بن مخرمہ اور قرۃ المزنی۔ تابعین میں ان کی اولاد میں سے عروہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمزہ اور عفار نے اسی طرح ان کے آزاد کردہ غلام وراد، مسروق، قیس بن ابی حازم اور ابووائل وغیرہ نے۔

مغیرہ اسلام میں پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بصرے میں عدالت قائم کی اور اس لحاظ سے بھی پہلے آدمی ہیں جنہوں نے برنا حاجب عمر کو کچھ رقم دی تھی تا کہ وہ انہیں دارِ عمر میں داخل ہونے کا موقع دے۔ (روایت مخدوش ہے، کیونکہ حضرت عمر کو حاجب کی کیا ضرورت تھی)

ابراہیم بن محمد بن فقیہ وغیرہ نے باسنادہم تا محمد بن عیسٰی سے، انہوں نے ابوالولید الدمشقی سے انہوں نے ولید بن مسلم سے، انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے رجاء بن حیوۃ سے انہوں نے مغیرہ کے کاتب وراد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے موزے کے اوپر اور نیچے دونوں طرف مسح کیا۔ کوفہ میں ۵۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

ان کی وفات کے بعد مصقلہ بن ہبیرہ الشیبانی نے ان کی قبر پر کھڑے ہو کر ذیل کے اشعار پڑھے۔

ان تحت الاحجار حزما و جودا وخصيما الدذا معلاق

ان پتھروں کے نیچے ایک باحزم وجود ہے اور ایک ایسا جھگڑالو دشمن ہے جس کی دشمنی کی کوئی حد نہیں۔

حية فى الوجار اربدلا ينفع منه السليم نفث الراقى

وہ ایک سانپ ہے جو بل میں بیٹھ گیا ہے اور جس کو وہ کاٹ لے اسے کسی منتر پڑھنے والے کی پھونک کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

پھر مصقلہ کہنے لگے بخدا میں جس سے عداوت کروں اس سے سخت عداوت کرتا ہوں اور جس سے محبت کروں اس سے سخت محبت کرتا ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۵۔ حضرت مغیرہؓ بن نوفل بن حارث

حضرت مغیرہؓ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشی ہاشمی۔ مکے میں قبل از ہجرت پیدا ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی زندگی کے صرف چھ برس نصیب ہوئے۔ ان کی کنیت ابویحیٰی تھی اور ام یحیٰی کا نام امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع تھا اور جناب امامہ حضرت زینبؓ بنت رسول اکرمؐ کی صاحبزادی تھیں۔ امامہ سے حضرت علیؓ نے بعد از وفات فاطمہ رضی اللہ عنہا شادی کی تھی۔ جب حضرت علی ملجم کے ہاتھوں زخمی ہوئے تو وصیت کی کہ ان کے بعد مغیرہ بن نوفل امامہ سے نکاح کر لیں۔ بروایتے ان کی کنیت ابوحلیمہ تھی۔ یہ وہی شخص ہیں جنہوں نے ابن ملجم پر کھیس ڈالا تھا جب اس نے حضرت علی کو زخمی کر دیا تھا۔ جب لوگوں نے ابن ملجم کو پکڑنے کی کوشش تو وہ ان پر تلوار سے حملہ آور ہوا، لوگ آگے سے ہٹ گئے۔ اب مغیرہ سے آمنا سامنا تھا۔ انہوں نے کھیس اس پر ڈال کر اسے زمین پر گرا لیا۔ چونکہ کافی طاقت ور تھے اس لئے ملجم کو جکڑ لیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو ابن ملجم کو قتل کر دیا گیا۔

جناب مغیرہ حضرت علی کے ساتھ صفین کی جنگ میں موجود تھے۔ خلافت عثمان کے دوران میں قاضی رہے تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ وہ یہ ہے عبدالملک بن نوفل نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے مغیرہ بن نوفل سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے انصاف کی تعریف نہ کی، اور بے انصاف کی مذمت نہ کی اسے اللہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑائی کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ ایک روایت کے مطابق یہ حدیث مرسل ہے۔ انہوں نے ابن ابی کعب اور کعب احبار سے احادیث روایت کی ہیں۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ کا قول ہے کہ ابن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۵۰۶۶۔ حضرت مغیرہؓ بن ہشام

حضرت مغیرہؓ بن ہشام۔ ان کی کنیت ابو ذئب تھی۔ ان کا نسب ابن شعبہ بن عبداللہ بن قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب جد محمد عبدالرحمان بن مغیرہ المعروف ابن ابی ذئب ہے۔ مدینے کے فقیہ تھے۔ فتح مکہ کے سال پیدا ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے روایت کی ہے۔

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم لکھ آئے ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کا نسب عبداللہ بن ابی قیس رکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب میم، فا و قاف

۵۰۶۷۔ حضرت مفروقؓ بن عمرو الاصم

حضرت مفروقؓ بن عمرو الاصم بن قیس بن مسعود بن عامر بن عمرو بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل شیبانی۔ ان کا نام نعمان تھا، لیکن عرف مفروق تھا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

ابان بن ثعلب نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے اپنے دورۂ بنو شیبان کے دوران میں قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الخ پڑھی۔ اس محفل میں مثنی بن حارثہ، مفروق بن عمرو ہانی بن قبیصہ اور نعمان بن شریک موجود تھے۔ حضور اکرمؐ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرمائی۔ انہوں نے گزارش کی۔ یا رسول اللہؐ! ان لوگوں کے علاوہ جو اپنی قوم میں معزز شمار ہوتے ہیں اور کسی سے امداد کی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ اس موقع پر مفروق بن عمرو نے جو اپنی قوم میں زبان اور جمال میں ممتاز تھا کہنے لگا، بخدا جو کچھ آپ نے پڑھ کر سنایا ہے وہ اہل زمین کا کلام نہیں معلوم ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہمیں اس کا علم ہوتا۔ اس کے بعد مثنی نے کہا کوئی اور بات جو آپ کہنا چاہیں۔ اس پر آپؐ نے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء الخ آیت پڑھی۔ مفروق کہنے لگے اے قریشی بھائی! آپؐ نے مکارم اخلاق اور بہترین اعمال کی دعوت دی ہے اور جن لوگوں نے آپ کی تکذیب کی ہے انہوں نے جھک ماری ہے اور سخت غلطی کی ہے۔ مثنی کہنے لگا میں نے آپ کی گفتگو سنی اور جو کچھ آپ نے کہا وہ بہت عمدہ ہے، جسے سن کر مجھے تعجب بھی ہوا لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم نے کسریٰ سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ نہ تو ہم کوئی نئی بات پیدا کریں گے اور نہ کسی نئی بات پیدا کرنے والے کو اپنے ہاں پناہ دیں گے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ جس امر کی دعوت دے رہے ہیں، یہ بادشاہوں کو پسند نہیں آئے گی۔ اگر آپؐ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی مہم میں آپ کی امداد کریں تو بلاشبہ عرب کے قرب و جوار میں ہم آپ کا ہاتھ بٹانے کو تیار ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تم لوگوں نے سچ کہہ کر بہت اچھا کیا۔ کوئی شخص بھی دین کی اس وقت تک کوئی امداد نہیں کر سکتا جب تک کہ چاروں طرف سے اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعانت کی ذمہ داری قبول نہ کرے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں مجھے مفروق کے اسلام کا کوئی علم نہیں۔

۵۰۶۸۔ حضرت مقتربؓ

حضرت مقتربؓ۔ ان کا نام اسود تھا۔ رسول اکرمؐ نے بدل کر مقترب رکھ دیا تھا۔ ہم اسود کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

۵۰۶۹۔ حضرت مقدادؓ بن عمرو

حضرت مقدادؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن عمرو بن سعد بن زہیر بن لوی بن ثعلبہ بن مالک بن شرید بن ابی اہون بن قاس بن دریم بن قین ابن اہون بن بہراء بن عمرو بن جاف بن قضاعہ ہراوی۔ مقداد بن اسود کے نام سے مشہور تھے اور یہ اسود وہی ہیں جن کی طرف اسود بن یغوث زہری منسوب تھے۔ اس انتساب کی وجہ یہ تھی کہ مقداد نے اسود کو اپنا حلیف بنایا، جس پر انہوں نے مقداد کو اپنا متبنی بنالیا انہیں مقداد کندی بھی کہتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے قبیلہ بہراء کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور وہ بھاگ کر قبیلہ کندہ میں چلے گئے چنانچہ وہ مقداد کندی کہلائے۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے قبیلہ کندہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور بھاگ کر مکے چلے گئے۔ وہاں انہوں نے اسود بن عبد یغوث کو اپنا حلیف بنالیا۔ احمد بن صالح المصری کہتے ہیں کہ وہ حضرمی تھے اور ان کے والد نے کندہ کو حلیف بنالیا تھا اور مقداد نے اسود بن عبد یغوث کو حلیف بنایا اور ان سے منسوب ہوئے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ وہ (مقداد) بہراوی تھے، اور ان کی کنیت ابومعبد تھی۔ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ابوالاسود تھی۔

جناب مقداد سابقون الاولون میں قدیم الاسلام تھے۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی۔ کچھ عرصے کے بعد وہاں سے واپس آ گئے۔ جب مدینے کو ہجرت شروع ہوئی تو مقداد ہجرت نہ کر سکے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضور اکرمؐ ہجرت کر کے مدینے چلے گئے۔ بعد میں آپؐ نے عبیدہ بن حارث کو ایک دستہ فوج کے ساتھ کسی مہم پر روانہ کیا۔ اس دوران میں ان کی ملاقات مشرکین کے ایک گروہ سے ہوگئی، جس میں ابوجہل اور عکرمہ بھی موجود تھے۔ مقداد اور عتبہ بن غزوان بھی اس جماعت کے ساتھ تھے تاکہ جہاں بھی اسلامی دستہ فوج سے ملاقات ہوگی یہ ان سے مل جائیں گے چنانچہ دونوں گروہ آمنے سامنے آ گئے۔ مقداد اور عتبہ اسلامی دستے سے مل گئے اور دونوں دستوں میں کوئی جھگڑا نہ ہوا۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنوزہرہ و بہراء، مقداد بن عمرو کا ذکر کیا ہے اور انکا نسب بہ طریق ذیل تھا۔ مقداد بن اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عبد یغوث سے بسلسلہ حلف قائم کرنے کے بعد ان کو متبنی بنالیا گیا تھا۔ مقداد غزوہ بدر میں شریک تھے اور یہاں انہوں نے نہایت اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔

اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے مروی ہے کہ جب حضور اکرمؐ بدر کو روانہ ہوئے، تو اطلاع موصول ہوئی کہ قریش اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قافلے کو بچانے کے لئے مکے سے روانہ ہو لئے ہیں اس لئے آپؐ نے مسلمانوں سے مشورہ کیا۔ پہلے حضرت ابوبکرؓ نے تقریر کی، پھر حضرت عمرؓ نے اور دونوں نے اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے بعد مقداد بن عمرو اٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! خدا کی طرف سے جو حکم آپؐ کو ملا ہے بلا تامل اس پر عمل فرمائیے۔ بخدا ہماری طرف سے ویسا جواب نہیں دیا جائے گا، جیسا کہ موسیٰ کی قوم نے دیا تھا جب انہیں عمالقہ کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا تھا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اگر آپؐ ہمیں برک الغماد کو لے چلیں گے، تو ہم آپؐ کا ساتھ دیں گے اور آپ کی حفاظت کریں گے، تا آنکہ آپؐ فائز المرام ہو جائیں۔ حضورؐ نے سنا تو ان کی تحسین فرمائی اور دعائے خیر کی۔

کہا جاتا ہے کہ غزوۂ بدر میں سوائے مقداد بن اسود کے اور کسی کے پاس گھوڑا نہیں تھا۔ واللہ اعلم اور مقداد وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مکے ہی میں اپنا اسلام ظاہر کر دیا تھا اور مشرکین سے بالکل مرعوب نہیں ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کل ایسے سات آدمی تھے جو حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے یہ کئی خوبیوں کے مالک تھے۔

کئی راویوں نے ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے اسماعیل بن موسیٰ فزاری سے، انہوں نے شریک بن ابی ربیعہ سے انہوں نے ابی بریدہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مجھے خدا نے حکم دیا کہ میں چار آدمیوں سے محبت کروں کیونکہ خدا بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے نام لیجئے فرمایا علی، ابوذر، مقداد اور سلمان فارسی۔

حضرت علیؓ نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہر نبی کے سات نجیب وزیر اور رفیق ہوتے ہیں۔ مجھے چودہ ایسے نجیب رفیق دیئے گئے ہیں۔ حمزہ، جعفر، ابوبکر، عمر، علی، حسن، حسین، ابن مسعود، سلمان، عمار، حذیفہ، ابوذر، مقداد اور بلال۔ اور مقداد فتح مصر میں شامل تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے صحابہ میں سے علی، ابن عباس، مستورد بن شداد، طارق بن شہاب وغیرہ نے اور تابعین میں سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بن ابی شبیب، عبیداللہ بن عدی بن خیار اور جبیر بن نفیر وغیرہم نے روایت کی۔

ابراہیم بن محمد فقیہہ وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سوید بن نصر سے، انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے، انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے مقداد سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے فرمایا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو سورج کو بندوں کے اتنا قریب لایا جائے گا کہ وہ ایک یا دو میل کے فاصلے پر آ کر رک جائے گا۔ سلیم کہتے ہیں کہ میں نہیں سمجھ سکا کہ میل کے لفظ سے حضورؐ کا کیا مقصد تھا۔ میل سے حضور کی غرض میل دو میل کا فاصلہ تھی یا میل سے مراد آنکھ میں سرمہ ڈالنے کی سلائی تھی۔ سورج کی گرمی انہیں پگھلا دے گی اور وہ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ کوئی ٹخنوں تک کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک، کوئی سینے تک، کوئی گردن تک، اور کوئی منہ تک بطور لگام کے۔ میں نے دیکھا کہ رسول کریم نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ہاتھ کو منہ میں لگام کی طرح ڈالا۔

عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر خطیب نے ابومحمد جعفر بن احمد السراج سے انہوں نے علی بن محسن تنوخی سے انہوں نے ابوعمر بن حیویہ خزاز سے انہوں نے ابوالحسین العباس بن مغیرہ سے انہوں نے ابونصر محمد بن موسیٰ بن ہارون طوسی سے، انہوں نے محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید سے انہوں نے واقدی سے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے اپنی چچی سے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کی کہ جناب مقداد کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور چربی باہر نکل آئی۔ ان کی وفات مدینہ میں حضرت عثمان کے دور خلافت میں ۷۰ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ جرف میں ان کی زمین تھی جہاں سے انہیں اٹھا کر مدینے لایا گیا تھا اور زبیر بن عوام کو اپنے بعد وصی بنایا تھا۔ منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے روایت کی کہ مقداد لحیم شحیم آدمی تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۰۔ حضرت مقدامؓ بن معدی کرب

حضرت مقدامؓ بن معدی کرب بن عمرو بن یزید بن معدی کرب بن سیار بن عبداللہ بن وہب بن ربیعہ بن حارث بن معاویہ بن ثور بن عفیر الکندی ابوکریمہ۔ ایک روایت میں ابویحییٰ ہے۔ ابوعمر نے ان کا نسب بہ طریق مذکور بیان کیا۔ ابن کلبی نے بانداز ذیل لکھا ہے۔ مقدام بن معدی کرب بن عمرو بن یزید بن معدی کرب بن سیار بن عبداللہ بن وہب بن حارث اکبر بن معاویہ کندی۔ جو وفد کندہ سے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا یہ اس میں شامل تھے۔ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے اور وہیں فوت ہوئے تھے ان کی وفات ۸۷ ہجری میں ہوئی جب ان کی عمر ۹۱ برس تھی۔

ان سے سلیم بن عامر الخبائری، خالد بن معدان، شعبی اور ابوعامر ہوزنی وغیرہ نے روایت کی۔

ابومحمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً ام المجتبیٰ علویہ سے اذناً انہوں نے ابراہیم بن منصور سے انہوں نے ابوبکر بن مقری سے انہوں نے ابویعلی موصلی سے انہوں نے داؤد بن رشید سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے اور بقول ابومحمد انہوں نے عبدالرحمٰن بن حسن بن ابراہیم سے انہوں نے ابوالفرج بن بشر بن احمد سے، انہوں نے ابوالحسن محمد بن حسین بن محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن احمد بن عبداللہ بلی قاضی سے انہوں نے ابوعمران موسیٰ بن ہارون سے انہوں نے حکم بن موسیٰ اور یحییٰ بن عبدالحمید حبانی سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے مقدام بن معدی کرب سے انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ باری تعالیٰ کے پاس شہید کے لئے کچھ خصوصی انعامات ہیں۔ پہلا انعام تو مغفرت ہے جو اسے اس کے خون کے بدلے میں دیا جائے گا پھر اسے جنت میں رہنے کی جگہ عطا ہوگی۔ اس کے بعد اسے ایمان کے زیور سے سجایا جائے گا۔ حور عین سے اس کا نکاح ہوگا۔ عذاب قبر سے چھٹکارا پائے گا اور قیامت کے خوف سے بچ جائے گا اور اس کے سر پر یاقوت کا پروقار تاج رکھا جائے گا جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ حوران بہشتی سے بہتر (۷۲) بیویاں اسے عطا کی جائیں گی اور اس کی شفاعت پر اس کے خاندان سے ستر آدمی بخش دیئے جائیں گے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۱۔ حضرت مقسمؓ (خاوند بریرہ)

حضرت مقسمؓ۔ بریرہ کے خاوند تھے۔ جعفر المستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ بریرہ کی وجہ سے ہمیں تین سنتوں کا علم ہوا۔

(۱) رسول اکرمؐ نے ان (بریرہ) کے بارے میں فرمایا کہ ولاء اس کی ہوگی جو کسی کو آزاد کرے گا۔ بریرہ کا خاوند غلام تھا جن کا نام مقسم تھا۔ جب وہ آزاد کردی گئیں تو حضرت عائشہ نے ان (بریرہ) سے کہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) ''کیا تجھے علم ہے کہ حضور اکرمؐ نے تیرے بارے میں فرمایا تھا کہ آزادی کے بعد تو اس وقت تک اپنے نفس (اختیار) کی مالک ہوگی جب تک تو کسی سے بیاہی نہ جائے۔ میری خواہش یہی ہے کہ تو اب قصے کو جانے ہی دے'' بریرہ نے جواب دیا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

(۳) حضور نے فرمایا صدقہ وہی بہتر ہوتا ہے جو مناسب جگہ پر صرف کیا جائے۔ اس حدیث میں بریرہ کے خاوند کا نام مقسم بیان ہوا ہے لیکن مشہور ہے کہ ان کا نام مغیث تھا۔ واللہ اعلم۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۲۔ حضرت مقعدؓ

حضرت مقعدؓ۔ ابوجعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ یزید بن نمران سے روایت کی کہ انہوں نے تبوک میں ایک آدمی کو جس کا نام مقعد تھا، دیکھا وہ حضور اکرمؐ کے سامنے سے گزرا جب آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے خدا تو اس [1] کا نشان مٹا دے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد مجھے انہیں دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۳۔ مقوقس

حاکم سکندریہ۔ اس نے حضورؐ کی خدمت میں کچھ ہدیے بھیجے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن یہ صحابی نہیں۔ کیونکہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور عمر بھر عیسائی رہا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں مسلمانوں نے مصر اسی سے فتح کیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم ایسے لوگوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں لیکن اس کے ذکر کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ ابن ماکولا کے مطابق مقوقس کا نام جریج تھا۔

باب میم و کاف

۵۰۷۴۔ حضرت مکحولؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت مکحولؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابی وجزہ یزید بن عبید السعدی سے روایت کی کہ جب شیماء کو حضور اکرمؐ کی خدمت میں لایا گیا، جو حارث بن عبدالعزیٰ کی بیٹی تھیں اور بنوسعد بن بکر کے قبیلے سے تھیں۔ شیماء نے عرض کیا! یارسول اللہ! میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ راوی نے ساری حدیث بیان کی۔ راوی لکھتا ہے کہ حضور اکرمؐ نے اپنی رضاعی بہن سے فرمایا، اگر تو میرے پاس ٹھہرنا چاہے تو تیری تکریم اور احترام میں کوتاہی نہ کی جائے گی اور اگر تیری مرضی اپنے عزیزوں میں واپس جانے کی ہو، تو میں تجھ سے بھلائی کر کے واپس بھیج دوں گا۔ شیماء نے دوسری صورت کو ترجیح دی۔ چنانچہ آپؐ نے کچھ تحائف دے کر شیماء کو واپس بھیج دیا۔ بنوسعد سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ نے بہن کو ایک غلام جس کا نام مکحول تھا اور ایک لونڈی بھی خدمت گزاری کے لئے دی تھی۔ اہل قبیلہ نے دونوں کو بیاہ دیا تھا۔ ان کو خدا نے اولاد دی جو اس قبیلے میں ضم ہو گئے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] یہ بددعا حضورؐ کی شان کے خلاف ہے۔ اسے لئے حدیث مخدوش ہے۔ (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۷۵۔ حضرت مکرمؓ غفاری

حضرت مکرمؓ۔ الغفاری۔ نضلہ بن عمرو الغفاری سے مروی ہے کہ بنو غفار کا ایک آدمی حضور اکرمؐ کے پاس آیا۔ آپ نے نام دریافت کیا تو کہنے لگا مہران ایک روایت میں مہان آیا ہے۔ آپؐ نے بدل کر مکرم کر دیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۶۔ حضرت مکلبہؓ بن ملکان

حضرت مکلبہؓ بن ملکان۔ جعفر وغیرہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مظفر بن عاصم بن اغر العجلی نے ۳۱۱ ہجری میں مکلبہ بن ملکان سے خوارزم میں یہ روایت سنی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ چوبیس غزوات اور سرایا میں شریک رہے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک بوڑھا آدمی جس کی بھنویں، آنکھوں پر لٹک آئی تھیں، دربار رسالت میں وارد ہوا، سلام کہا۔ حضورؐ نے جوابِ سلام کے فرمایا۔ کیا میں تجھے بڑھاپے کے فضائل میں کچھ بتاؤں اس کے بعد آپؐ نے اس موضوع پر ایک لمبی تقریر ارشاد فرمائی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے، لیکن اگر اسے نہ بیان کرتا تو بہتر تھا۔

۵۰۷۷۔ حضرت مکنفؓ الحارثی

حضرت مکنفؓ الحارثی۔ حسن بن سفیان نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کو کتابۃً ابو علی نے انہیں ابو نعیم نے، انہیں حبیب بن حسن نے انہیں محمد بن یحییٰ نے انہیں احمد بن یحییٰ بن محمد نے انہیں ابراہیم بن سعد نے انہیں محمد بن اسحاق نے انہیں محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن ابی بکر نے انہیں مکنف الحارثی نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے خیبر کے موقعہ پر محیصہ بن مسعود کو ۳۰ وسق کھجور اور ۳۰ وسق جو عنایت فرمائے تھے ابو نعیم، ابو عمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۷۸۔ حضرت مکنفؓ بن زید الخیل

حضرت مکنفؓ بن زید الخیل۔ طائی ہیں انکے نسب کا تذکرہ انکے باپ کے تذکرے کے ضمن میں گزر چکا ہے۔ اکبر زید الخیل کی اولاد سے تھا۔ اور اسی کے ساتھ انکی کنیت تھی۔ وہ اور ان کے بھائی حریث بن زید الخیل خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال میں شریک تھے اس کا ذکر ابو عمر نے کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے تخریج کی ہے۔

۵۰۷۹۔ حضرت مکیتلؓ لیثی

حضرت مکیتلؓ لیثی۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت کی، انہوں نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ ان کے والد اور دادا دونوں حنین میں موجود تھے۔ حضور اکرمؐ نے نماز ظہر پڑھائی اور پھر ایک درخت کے سائے تلے آرام کے لئے تشریف لائے۔ اتنے میں اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن حضور اکرمؐ کے سامنے اٹھ کھڑے ہوئے اور عامر بن اضبط اشجعی کے خون بہا کے بارے میں جھگڑنے لگ گئے، جسے محلم بن جثامہ نے قتل کیا تھا۔ عیینہ اس کا خون بہا اس بنا پر مانگتے تھے کہ ان کا تعلق قیس سے تھا اور اقرع بن حابس محلم کا اس بناء پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دفاع کرتے تھے کہ وہ خندف سے تھا۔ اس دوران میں بنولیث کا ایک آدمی جن کا نام مکیتل تھا۔ جو چھوٹے سے قد کے اور گٹھے جسم کے تھے اٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ابتدائے اسلام میں مجھے ان لوگوں کی حالت ایسی لگتی ہے جس طرح بکریوں کا ریوڑ پانی پینے آتا ہے، تو اگلا حصہ تیروں کی زد میں آجاتا ہے اور پچھلا حصہ بھاگ جاتا ہے یعنی حال کو سنوار لیتے ہیں اور مستقبل کو بگاڑ لیتے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۰۔ حضرت مکیثؓ

حضرت مکیثؓ۔ ابوبکر بن ابو علی نے انہیں باب میم میں بیان کیا ہے۔

احمد بن فرات نے عبدالرزاق سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے عثمان بن زفر سے، انہوں نے رافع بن مکیث سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ دبری نے اسے عبدالرزاق سے اس نے معمر سے اس نے بنو رافع کے کسی آدمی سے اس نے رافع سے روایت کی اور یہ اسناد صحیح ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ولام

۵۰۸۱۔ حضرت ملحانؓ بن زیاد بن عطیف

حضرت ملحانؓ بن زیاد بن عطیف۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے۔ ملحان بن عطیف بن حارثہ بن سعد بن حشرج بن امرؤالقیس بن عدی بن اخزم طائی۔ عدی بن حاتم کے بھائی تھے اسلام لائے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی گفتگو سنی۔ مہمات شام اور فتح دمشق میں موجود تھے۔ ابوعبیدہ بن جراح نے انہیں خالد بن ولید کے ساتھ حمص روانہ کیا ہے۔ یہ بلاذری کا بیان ہے۔ معرکہ صفین میں یہ امیر معاویہ کے لشکر میں تھے اور اسکے بھائی عدی بن حاتم حضرت علی کے لشکر میں۔

۵۰۸۲۔ حضرت ملحانؓ بن شبل

حضرت ملحانؓ بن شبل البکری۔ ایک روایت میں قیسی آیا ہے۔ یہ عبدالملک کے والد تھے، ایک روایت میں قتادہ بن ملحان مذکور ہے اور ان سے صرف ایک حدیث مذکور ہے۔

ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے ابن ملحان قیسی سے، انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ رسول کریمؐ ایام بیض کے روزے کی تاکید فرمایا کرتے اور کہتے کہ تیرھویں اور چودھویں پندرھویں تاریخوں کے روزے، عمر بھر کے روزوں کا حکم رکھتے ہیں۔ شعبہ اور انس بن سیرین کے ناموں میں اختلاف ہے، ابوالولید طیالسی، مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب نے شعبہ سے انہوں عبدالملک بن ملحان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ مگر ابوالولید کی روایت میں عبدالرحمٰن بن ملحان مذکور ہے، جو غلط ہے۔ یزید بن ہارون کی روایت میں یوں آیا ہے، شعبہ نے انس سے انہوں نے عبدالملک بن منہال سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ بقول ابن معین یہ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط ہے۔ کیونکہ صحیح عبدالملک بن ملحان ہے۔ ہشام کی روایت میں یوں ہے۔ ہمام نے انس سے انہوں نے عبدالملک بن قتادہ قیسی سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اکرم سے شعبہ کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔ یہ بھی غلط ہے، لیکن صحیح روایت شعبہ کی ہے کیونکہ ان دونوں روایتوں میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو شعبہ والی روایات کا مقابلہ کر سکے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۳۔ حضرت ملقع رضی اللہ عنہ بن حصین

حضرت ملقع رضی اللہ عنہ بن حصین التمیمی السعدی۔ ایک روایت میں ان کا نام منفع بن حصین بن یزید بن سبیل ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے لیکن اس کا اسناد قوی نہیں۔ قادسیہ میں موجود تھے۔ پھر بصرے آ گئے اور وہاں رہائش اختیار کر لی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۴۔ حضرت ملکو رضی اللہ عنہ بن عبدہ

حضرت ملکو رضی اللہ عنہ بن عبدہ۔ جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ انہیں رسول اکرم نے خیبر میں ۳۰ وسق غلہ عنایت کیا تھا یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۸۵۔ حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن عبدالکریم

حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن عبدالکریم بن خالد بن عجلان۔ جعفر نے ابن اسحاق کا یہ قول نقل کیا ہے۔ ابن مندہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ملیل بن وبرہ بن عبدالکریم، غالباً ابوموسیٰ نے کسی غلط نسخے سے نقل کیا ہے اور کاتب نے وبرہ کو یہ خیال کر کے چھوڑ دیا ہوگا کہ یہ کوئی اور آدمی ہیں۔ حالانکہ یہ وہی آدمی ہیں۔

۵۰۸۶۔ حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن وبرہ

حضرت ملیل رضی اللہ عنہ بن وبرہ بن عبدالکریم بن خالد بن عجلان۔ یہ سلسلہ ابونعیم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ابن مندہ کا بیان حسب ذیل ہے۔ ملیل بن وبرہ بن عبدالکریم بن عجلان۔ ابوعمر نے یہ سلسلہ یوں بیان کیا ہے۔ ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان از بنوعوف بن خزرج، کلبی کا بیان حسب ذیل ہے۔ ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم از بنوعوف بن خزرج الاکبر۔ ابن ماکولا نے بھی واقدی سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان سب نے لکھا ہے کہ ملیل بن وبرہ غزوۂ بدر و احد میں شریک تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ونون

۵۰۸۷۔ حضرت منبعث رضی اللہ عنہ

حضرت منبعث رضی اللہ عنہ۔ ان کا نام مضطجع تھا۔ جب حضور اکرم نے طائف کا محاصرہ کیا تو یہ صاحب ایمان لائے اور آپ نے ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام بدل دیا۔ ان کا نام منبعث رکھا انتساب عثمان بن عامر بن معتب سے تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۰۸۸۔ حضرت منبہؓ ابو وہب

حضرت منبہؓ ابو وہب۔ احمد بن محمد بن یاسین نے اپنی کتاب تاریخ ہرات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ صحابہ میں سے منبہ بن ابو وہب ہرات چلے گئے تھے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۵۰۸۹۔ حضرت منبہؓ (والد یعلی بن منبہ)

حضرت منبہؓ۔ والد یعلی بن منبہ ابو وہب۔ ان کی حدیث کے بارے میں اختلاف ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے ایک حدیث روایت کی ایک ایسے شخص کے بارے میں جس نے عمرے کا احرام باندھا۔ اس نے ایک جبہ پہن رکھا تھا جسے کسی خوشبو سے معطر کر رکھا تھا حضور اکرمؐ نے اسے حکم دیا کہ جبے کو اتار کر اسے دھوڈالو تا کہ خوشبو کا اثر جاتا رہے۔ ابو عمر نے اسے بیان کیا ہے۔ ابن اثیر کے مطابق یہ ابو عمر کا وہم ہے۔ کیونکہ یعلی کے والد کا نام امیہ ہے جیسا کہ باب ہمزہ میں ہم بیان کر آئے ہیں۔ وہاں بھی ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور وہ درست ہے۔ ام یعلی کا نام منیہ ہے۔ ہم یعلی کے ترجمے میں ان کی والدہ کا بھی ذکر کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

۵۰۹۰۔ حضرت منتجعؓ

حضرت منتجعؓ۔ عبداللہ بن ہشام رقی نے ناجیہ سے انہوں نے اپنے دادا منتجع سے (جو نجد کے باشندے تھے اور جنہوں نے ۱۲۰ سال عمر پائی تھی اور حضور اکرمؐ سے صرف تین حدیثیں روایت کیں) سے روایت کی کہ خدا نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو وحی کی کہ جب تو صبح اٹھے تو گھر سے نکل کھڑا ہو اور جو پہلی چیز تجھے ملے اسے کھالے اور دوسری چیز کو دفن کر دے، تیسری چیز کو پناہ دے اور چوتھی کو کھلا پلا۔ دوسری صبح کو جو پہلی چیز ان کے سامنے آئی وہ ہوا میں ایک اونچا پہاڑ تھا۔ انہوں نے سوچا خدا کی پناہ مجھے تو اس کے کھانے کا حکم مل گیا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس پر پہاڑ سکڑ کر ایک میٹھی کھجور جتنا ہو گیا، جسے انہوں نے نگل لیا۔ آگے چلے تو راستے میں ایک تھال پڑا ہوا ملا۔ انہوں نے اسے دفن کرنے کے لئے ایک گڑھا کھودا اور تھال کو اس میں دبا دیا، لیکن جب بھی اسے دبا چکتے تو پھر خود بخود وہ باہر نکل آتا، چنانچہ لاچار ہو کر انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔ یہ (اگر علامہ بن اثیر اس حدیث کو نہ لکھتے تو کیا تھا۔ مترجم) حدیث غریب ہے اور بقول منبہ ان کا نام شعیاء نبی تھا۔ ابو موسیٰ نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۰۹۱۔ حضرت منتذرؓ

حضرت منتذرؓ۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام منیذر ہے اور نسب یوں ہے۔ جعفر تا یحییٰ بن یونس نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ ابن مندہ نے ان کا نام المنذر رکھا ہے اور ابن اثیر نے ان کا ذکر منذر اور منیذر دونوں کے تحت کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۹۲۔ حضرت منتشرؓ (والد محمد بن منتشر)

حضرت منتشرؓ۔ محمد بن منتشر کے والد تھے اور ابراہیم بن محمد بن منتشر کے دادا۔ انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے بیٹے محمد نے ان سے روایت کی۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ لوگوں سے جو بیعت لیتے تھے وہ اللہ کے نام اور اس کے احکام کی فرمانبرداری کے لئے لی جاتی تھی۔ آپؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی شرط یہ تھی کہ جب تک میں احکام الٰہی کا پابند رہوں تم میری پیری کرو۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ابن ابی حاتم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے پوچھا آیا منتشر نے حضورؐ کو دیکھا تھا۔ وہ کہنے لگے مجھے نہیں معلوم لیکن انہوں حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے لیکن نہ صحبت ثابت ہے اور نہ روایت اس لئے ان کی حدیث مرسل ہے اور دار قطنی نے ان کا نام منتشر بن اجدع لکھا ہے ابونعیم، ابوعمر، ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۳۔ حضرت منتفقؓ

حضرت منتفقؓ۔ ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ بن منتفق مذکور ہے۔ ابن شاہین نے بھی اسی طرح لکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے سنا وہ کہتے تھے کہ منتفق کی کنیت ابورزین تھی اور وہ عقیلی تھے۔ انہوں نے باسنادہ محمد بن جحادہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ میں اور میرا ایک دوست کوفے گئے جب ہم داخل شہر ہوئے تو ہماری ملاقات بنوقیس کے ایک آدمی سے ہوئی جس کا نام منتفق یا ابن منتفق تھا۔ اس نے کہا کہ وہ رسول اکرمؐ سے ملنے کا خواہش مند ہے۔ انہوں نے کہا حضور اکرمؐ منیٰ میں ہیں جب وہ منیٰ میں پہنچا تو لوگوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں ہیں اور حدیث بیان کی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن سلیمان کا یہ قول کہ منتفق ہی ابورزین عقیلی ہے سراسر وہم ہے۔ کیونکہ ابورزین العقیلی سے مراد لقیط بن صبرہ بن عبداللہ بن منتفق ہے، اور اگرچہ اس میں بھی اختلاف ہے لیکن کسی شخص نے بھی ان کا نام منتفق نہیں لکھا۔ ہم نے اس کے نام کے بارے میں مفصل بحث کی ہے اس مقام کو دیکھئے۔ ہاں البتہ منتفق اس ضمنی قبیلے کا نام ہے، جس سے انہیں منسوب کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۰۹۴۔ حضرت منجابؓ بن راشد بن اصرم

حضرت منجابؓ بن راشد بن اصرم بن عبداللہ بن زیاد بن حزن بن بالیہ بن غیظ بن سعید بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ ضبی۔ انہوں نے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہوں نے حضورؐ سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے سہم نے روایت کی اور سہم کا شمار کوفہ کے اشراف میں ہوتا تھا اور یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک ہیں جن کے سامنے زیاد نے مرتے وقت وصیت کی تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۵۔ حضرت منجابؓ بن راشد ناجی

حضرت منجابؓ بن راشد ناجی۔ اور ناجیہ بنو اسامہ بن لوی کا ایک ذیلی قبیلہ ہے اور منجاب حریث کے بھائی تھے۔ سیف اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدائنی نے جناب منجاب کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں فارس کے مختلف شہروں میں بطور حاکم مقرر رہے اور ان لوگوں سے تھے جو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں بھائیوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ دونوں حضرت عثمانؓ کے ہوا خواہوں میں سے تھے مگر تحکیم کے بعد بھاگ گئے تھے۔ ان کے بھائی حریث نے حضرت علیؓ کے خلاف خراسان میں بغاوت کر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف لشکر کشی کی کیونکہ بنو ناجیہ کی کثیر تعداد مرتد ہو گئی تھی۔ ہم ان کا واقعہ مفصل طور پر الکامل فی التاریخ میں بیان کر چکے ہیں ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ منجاب اول الذکر سے مختلف ہیں۔ کیونکہ وہ ضبی تھے اور یہ بنو اسامہ بن لوی سے ہیں اور ناجیہ ان کا ذیلی قبیلہ ہے اور بنو ناجیہ عبدالبیت بن حارث بن اسامہ لوی کے خاندان سے ہیں اور ان کی والدہ ناجیہ جرم بن ریان کی بیٹی ہیں۔ جس نے اپنے والد کے بعد ناجیہ کا نکاح مقت سے کر دیا تھا اور اس کا بیٹا ماں کی طرف منسوب ہو گیا۔

۵۰۹۶۔ حضرت منذرؓ بن اجدع

حضرت منذرؓ بن اجدع الہمدانی۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۷۔ حضرت منذرؓ اسلمی

حضرت منذرؓ الاسلمی۔ ایک روایت میں متنذر مذکور ہے۔ افریقہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو یہ کہتے سنا کہ جس نے صبح اٹھ کر کہا کہ میں اللہ کو اپنا رب اسلام کو اپنا دین اور محمد رسول اللہؐ کو اپنا نبی تسلیم کرتا ہوں میں اسے ضمانت دیتا ہوں کہ میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیدھا جنت میں لے جاؤں گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم کہتے ہیں بعض متاخرین نے اس حدیث کو حرملہ سے بہ ایں اسناد بیان کیا۔ حرملہ نے ابن وہب سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سلمی سے روایت کی لیکن یہ وہم ہے کیونکہ یہ ابو عبدالرحمٰن جبلی ہے اور سلمی کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

۵۰۹۸۔ حضرت منذرؓ بن ابی اسید الساعدی

حضرت منذرؓ بن ابی اسید الساعدی۔ رسول کریمؐ نے ان کا نام منذر رکھا تھا۔

ابوالفرج یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسناد ہما تا مسلم سے روایت کی کہ ان سے محمد بن سہل تیمی اور ابوبکر بن اسحاق نے بیان کیا کہ ان سے ابن ابی مریم نے اور ان سے محمد یعنی ابن مطرف ابوغسان نے ان سے ابوحازم نے ان سے سہل بن سعد نے بیان کیا کہ منذر بن ابی اسید بعد از پیدائش، حضور کی خدمت میں لائے گئے۔ آپؐ نے بچے کو اپنی رانوں پر رکھا۔ حضور اکرمؐ کے سامنے کوئی چیز پڑی ہوئی تھی۔ آپ کی توجہ ادھر مبذول ہو گئی تو ابواسید نے جو آپؐ کے پاس بیٹھے تھے حکم دیا کہ بچے کو اٹھا لے جاؤ اور واپس کر دو۔ حضورؐ ادھر سے فارغ ہوئے تو پوچھا بچہ کدھر ہے۔ ابواسید نے جواب دیا یا رسول اللہ! ہم نے واپس بھجوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے۔ دریافت فرمایا اس کا کیا نام رکھا ہے انہوں نے کچھ بتایا آپ نے فرمایا اس کا نام مندر ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۹۹۔ حضرت منذرؓ بن ساوی بن عبداللہ

حضرت منذرؓ بن ساوی بن عبداللہ بن زید بن عبداللہ بن دارم تمیمی الدارمی۔ یہ بحرین کے حاکم تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ رسول کریمؐ کی طرف سے بحرین کے حاکم تھے۔ ایک روایت کے مطابق ان کا تعلق بنوعبدالقیس سے تھا۔ ہم نے نافع ابوسلیمان کے ترجمے میں ان کی حاضری دربار رسالت کا ذکر کیا ہے۔ ابومجلز نے ابوعبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے منذر بن ساوی کو لکھ کر بھیجا جس شخص نے ہماری طرح نماز ادا کی' ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۰۔ حضرت منذرؓ بن سعد بن منذر

حضرت منذرؓ بن سعد بن منذر ابوحمید الساعدی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کوئی منذر اور کوئی عبدالرحمٰن کہتا ہے اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کی کنیت ان کے نام پر غالب آ گئی۔ ان کا ذکر باب العین میں ہو چکا ہے۔ اب کنیتوں کے عنوان کے تحت ایک دفعہ پھر ان کے حالات بیان ہوں گے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۱۔ حضرت منذرؓ بن عائذ بن منذر

حضرت منذرؓ بن عائذ بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عصر بن عوف بن عمرو بن عوف بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس اشج عبدی عصری۔ یہ وہ صاحب ہیں، جنہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا، تم میں دو خصلتیں ایسی پائی جاتی ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں، وقار اور حلم ہم نے انہیں اشج کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے اور ان کی اولاد میں سے ہیں! عثمان بن ہیثم بن جہم بن عبس بن حسان بن منذر العبدی المحدث۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے انہیں اشج کہہ کر مخاطب کیا اور یہ پہلے آدمی ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے اس نام سے مخاطب فرمایا، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۲۔ حضرت منذرؓ بن عباد

حضرت منذرؓ بن عباد الانصاری۔ یہ طائف کے محاصرے کے موقعہ پر قتل ہو گئے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ منذر بن عبداللہ بن قوال ہم انہیں منذر بن عبداللہ کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۳۔ حضرت منذرؓ بن عبداللہ

حضرت منذرؓ بن عبداللہ بن قوال بن وقش بن ثعلبہ از بنوساعدہ انصاری، خزرجی، ساعدی۔ غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ طائف اور بنوساعدہ منذر بن عبداللہ بن وقش بن ثعلبہ سے بیان کیا ہے۔ واقدی نے منذر بن عبد بن بن قوال بن قیس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ لکھا ہے۔ ابوعمر نے میرے اندازے کے مطابق منذر بن عباد تحریر کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۴۔ حضرت منذرؓ بن عبدالمدان

حضرت منذرؓ بن عبدالمدان یشکری۔ مغازی میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ متاخرین (ابن مندہ) نے ان کے بارے میں بس اتنا ہی لکھا ہے۔

۵۱۰۵۔ حضرت منذرؓ بن عدی بن منذر

حضرت منذرؓ بن عدی بن منذر بن عدی بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن الکلبی اور طبری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۶۔ حضرت منذرؓ بن عرفجہ بن کعب

حضرت منذرؓ بن عرفجہ بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن غنم انصاری اوسی۔ غزوہ بدر میں موجود تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۷۔ حضرت منذرؓ بن عمرو

حضرت منذرؓ بن عمرو بن خنیس بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی، ساعدی۔ ابوعمر، ابن اسحاق، ابن مندہ، ابونعیم اور ابن کلبی نے ان کا یہی نسب بیان کیا ہے، لیکن انہوں نے خنیس بن لوذان کے بعد حارثہ (جسے معنق لیموت کہتے ہیں) کا نام حذف کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ صاحب بیعت عقبہ اور غزوات بدر اور احد میں شریک تھے۔ عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنوساعدہ منذر بن عمرو بن خنیس بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید نقیب روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے اور بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے تھے۔ بنوساعدہ کی طرف سے منذر اور سعد بن عبادہ نقیب تھے۔ زمانہ جاہلیت میں فن کتابت سے آشنا تھے۔ حضور اکرمؐ نے ان میں اور طلیب بن عمیر میں بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ ابن اسحاق کی روایت ہے کہ یہ رشتہ ابو ذر غفاری کے ساتھ قائم ہوا تھا مگر واقدی اس سے انکاری ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے سلسلہ مواخات غزوۂ بدر سے پہلے قائم فرمایا تھا اور ابوذر غفاری ان ایام میں مدینے سے غائب تھے چنانچہ غزوۂ بدر، احد اور خندق میں انہیں شرکت کا واقعہ نہیں ملا اور وہ دونوں غزوات کے بعد ہجرت کر کے مدینے آئے اور لشکر اسلام کے میسرہ پر متعین تھے ایک روایت میں ہے کہ غزوۂ احد کے چار مہینے بعد آئے یعنی ہجرت کے چوتھے سال بئر معونہ کے موقعہ پر۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے اپنے والد اسحاق بن یسار سے انہوں نے مغیرہ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرہ سے روایت کی کہ ابو براء عامر بن مالک بن جعفر، رسول اکرمؐ سے ملنے آیا۔ آپؐ نے اسے قبول اسلام کی دعوت دی۔ لیکن اس نے نہ تو یہ دعوت قبول کی اور نہ انکار ہی کیا حضورؐ سے کہا اگر آپ اُپنے کچھ مبلغ اہل نجد میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیج دیں تو ہو سکتا ہے کہ ان میں کچھ لوگ قبول اسلام پر آمادہ ہو جائیں۔ آپؐ نے اس کے کہنے پر چالیس صحابہ جن میں درج ذیل لوگ شامل تھے۔ اس کے ہمراہ کر دیئے جو بئر معونہ جا پہنچے جو بنو عامر اور حرۂ بنو سلیم کا علاقہ تھا۔ منذر بن عمرو، حارث بن صمہ، حرام بن ملحان عروہ بن اسماء بن صلت، رافع بن بدیل بن ورقاء الخزاعی اور عامر بن فہیرہ وغیرہ۔

جب یہ حضرت بئر معونہ پر پہنچے تو عامر بن طفیل نے بنو سلیم کے قبائل کو بلایا، وہ اکٹھے ہوئے اور تلواریں لئے آ گئے اور مبلغین کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ یہ حال دیکھ کر انہوں نے بھی تلواریں سونت لیں اور میدان میں اتر پڑے۔ چونکہ دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، اس لئے مبلغین میں سے سوائے کعب بن زید بنی دینار بن نجار کے بھائی اور عمرو بن امیہ ضمری کے سب شہید ہو گئے۔ ابن اسحاق نے کہا منذر بن عمرو لاولد تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۸۔ حضرت منذرؓ بن قدامہ بن حارث

حضرت منذرؓ بن قدامہ بن حارث۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی مالک کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ بنو غنم بن سلم بن مالک بن اوس انصاری اوسی تھے غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابو جعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از قبیلہ اوس جن کا تعلق بنو غنم بن سلم بن امراء القیس بن مالک بن اوس سے تھا، منذر بن قدامہ کا ذکر کیا ہے۔ یہی رائے ہے ابن شہاب کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۰۹۔ حضرت منذرؓ بن کعب دارمی

حضرت منذرؓ بن کعب دارمی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں انہوں نے حاضری دی۔ ابو جعفر احمد بن سعید بن صخر بن سلیمان بن سعید بن قیس بن عبداللہ بن منذر بن کعب دارمی محدث ان کی اولاد سے تھے۔ امام بخاری نے ان سے روایت کی ابو العباس نے اپنی تاریخ میں اس واقعہ کو غسانی سے نقل کیا ہے۔

۵۱۱۰۔ حضرت منذرؓ بن مالک

حضرت منذرؓ بن مالک۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو محمد بن حیان سے انہوں نے عبداللہ بن محمد زکریا سے، انہوں نے سعد بن یحییٰ سے انہوں نے مسلم بن خالد سے، انہیں نے مطرف البصری سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے منذر بن مالک سے روایت کی، انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہؐ! کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا چپکے سے فقیر کو دے دینا اور نادار آدمی کا ہاتھ بٹانا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابو نعیم کا کہنا ہے کہ یہ شخص مجہول الاحوال ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۱۱۔ حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ

حضرت منذرؓ بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبا بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ غزوۂ بدر واحد میں شریک تھے۔ یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ یہ بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے تھے۔ ابوعبیدہ ان کی کنیت تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یحییٰ یعنی ابن مندہ انہیں (منذر بن محمد کو) ان کے دادا ابوعبداللہ بن مندہ تک لائے ہیں اور ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۱۲۔ حضرت منذرؓ بن یزید بن عامر

حضرت منذرؓ بن یزید بن عامر بن حدیدہ۔ انہیں اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو بقول عدوی حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔

۵۱۱۳۔ حضرت منصور بن عمیر بن ہاشم

منصور بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار ابوالروم العبدری۔ یہ مصعب بن عمیر کے بھائی تھے، ابوبکر بن درید نے اسی طرح ان کا نام لکھا ہے۔ ابوالروم کا لقب انہیں مہاجرین حبش نے دیا تھا۔ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ حافظ ابوالقاسم دمشقی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم کنیتوں کے تحت ذرا تفصیل سے پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۵۱۱۴۔ منظور بن زبان بن سیار

حضرت منظورؓ بن زبان بن سیار بن عمرو اور وہ عشراء بن جابر بن عقیل بن ہلال بن سمی بن مازن بن فزارۃ الفزاری ہیں اور یہ وہ آدمی ہیں جس نے اپنی سوتیلی ماں سے شادی کی تھی۔ حضور اکرمؐ نے براء کے ماموں کو حکم دیا کہ وہ اسے قتل کر دیں اور وہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کی ماں کے دادا تھے اور ان کی والدہ خولہ بنت منظور تھیں اور وہ ابراہیم بن طلحہ کی ماں بھی تھیں۔ ابن ماکولا نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو حضور اکرم اس جرم میں اس کے قتل کا حکم نہ دیتے۔ وہ بحالت کفر مارا گیا۔

۵۱۱۵۔ حضرت منقذؓ بن خنیس

حضرت منقذؓ بن خنیس بن سلامہ بن سعد بن مالک بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ جعفر کا قول ہے کہ یہ ابوکعب اسدی کا نام ہے۔ ابن حبیب نے اپنی کتاب میں انہیں ان لوگوں میں شامل کیا ہے جن کی کنیتیں نام پر غالب آ گئیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۱۶۔ حضرت منقذؓ بن زید بن حارث

حضرت منقذؓ بن زید بن حارث۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اپنی کتابوں میں انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن ابن اثیر انہیں نہیں جانتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۱۷۔ حضرت منقذؓ بن عمرو بن عطیہ

حضرت منقذؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار الانصاری خزرجی نجاری مازنی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ وہ محمد بن یحییٰ بن حبان کے دادا تھے۔ ان کے سر پر ایک ضرب لگنے سے ان کی زبان اور عقل متاثر ہوئی تھی چونکہ وہ تجارت پیشہ تھے اس لیے دھوکا کھا جاتے۔ حضورؐ نے انہیں نصیحت کی کہ جب تم کوئی چیز بیچنے لگو تو خریدار سے کہہ دیا کرو کہ مجھے دھوکا نہ دینا اور اسی طرح جب کوئی چیز خریدو تو ہر سودے میں تین دن کا اختیار لے لیا کرو۔ انہوں نے ایک سو تیس سال کی زندگی پائی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۱۸۔ حضرت منقذؓ بن لبابۃ الاسدی

حضرت منقذؓ بن لبابۃ الاسدی۔ بنو اسد بن خزیمہ سے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے، جو بنو غنم بن دودان بن اسد سے ہجرت کر کے مدینے آ گئے تھے، ابو عمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

لبابہ لام سے لکھا جاتا ہے، لیکن ابو موسیٰ نے نباتہ نون سے لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے یہ دونوں نام ایک دوسرے کی تصحیف ہیں۔ ان کے سلسلہ نسب میں جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں معبد کا نام بھی آتا ہے۔ ابو نعیم نے اور ابن مندہ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور نباتہ نام لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۱۱۹۔ حضرت منفعہؓ

حضرت منفعہؓ۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور خود ان سے ان کے بیٹے کلیب بن منفعہ نے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! میں کس سے بھلائی کروں فرمایا اپنی ماں سے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۰۔ حضرت منقعؓ تمیمی

حضرت منقعؓ تمیمی۔ ان کا نسب مذکور نہیں صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابن سعد نے انہیں بصری صحابہ کے طبقے میں شمار کیا ہے اور ان کا نام یوں لکھا ہے۔ منقع بن حصین بن یزید بن شبل بن جبار بن حارث بن عمرو بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم۔ جنگِ قادسیہ میں موجود تھے پھر بصرے میں سکونت اختیار کر لی۔ ان کے ایک گھوڑے کا نام جناح تھا۔ جس پر سوار ہو کر وہ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ یہ اشعار ان کے ہیں۔

لما رایت الخیل زیل بینھا   طعان ونشاب صبرت جناحا

جب میں نے دیکھا کہ نیزہ بازوں اور تیر اندازوں کی وجہ سے گھوڑوں میں فاصلہ پیدا ہو گیا، تو میں نے اپنے گھوڑے جناح کو کافی سمجھا۔

فطاعنت حتی انزل اللہ نصرہ   وودجناح لو قضی فاراحا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے نیزے سے دشمن پر حملہ کیا، اور اللہ تعالیٰ نے کامیابی نازل کی اور جناح کی خواہش تھی کہ یہ کام پورا ہو جاتا تو وہ بھی آرام کرتا۔

کان سیوف الھند فوق جبینہ مخاریق برق فی تہامۃ لاھا

ہندوستانی تلواریں، اس کی پیشانی پر اس طرح چمک رہی تھیں گویا وہ بجلی کے کوندے ہیں جو تہامہ کی وادی میں چمک رہے ہیں۔

منقع نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۱۔ حضرت منقع رضی اللہ عنہ بن مالک بن امیہ

حضرت منقع رضی اللہ عنہ بن مالک بن امیہ بن عبدالعزیٰ بن ملان بن عمل بن کعب بن حارث بن بہثہ بن سلیم السلمی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کی زندگی ہی میں وفات پائی۔ جب آپؐ کو ان کی وفات کا علم ہوا تو ان کے لئے دعا فرمائی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۲۔ حضرت منکدر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن ہدیہ

حضرت منکدر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن ہدیر بن عبدالعزیٰ بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرۃ قرشی تیمی۔ یہ محمد بن منکدر کے والد تھے۔ اور اسکی بہن کے بھی انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔

ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نے ابوالعباس بن طلابہ سے، انہوں نے ابوالقاسم عبدالعزیز بن علی بن احمد انماطی سے، انہوں نے ابوطاہر مخلص سے انہوں نے یحییٰ بن صاعد سے، انہوں نے خلاد بن اسلم سے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے حریث بن سائب سے جو بنو سلمہ کے مؤذن تھے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا جس آدمی نے کعبے کا سات بار طواف کیا اور اللہ کو یاد کیا اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ ایک غلام کو آزاد کرنے سے ملتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابوعمر اس حدیث کو مرسل قرار دیتے ہیں، ہر چند وہ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے لیکن صحبت کا کوئی ثبوت فراہم نہیں ہوسکا۔

۵۱۲۳۔ حضرت منہال رضی اللہ عنہ ابوعبدالملک

حضرت منہال رضی اللہ عنہ۔ ابوعبدالملک القیسی۔ ان کے بیٹے عبدالملک نے ان سے روایت کی۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے انس بن سیرین سے، انہوں نے عبدالملک بن منہال سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ایام بیض کے تین دنوں کے روزے کی تاکید فرمائی کہ ان کا ثواب مہینے بھر کے روزوں کے ثواب کے برابر ہے۔

ابوداؤد طیالسی اور سلیمان بن حرب نے شعبہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ ان کے نزدیک عبدالملک بن منہال وہم ہے اور ان کے خیال میں ملحان درست ہے۔ ہم ملحان کے ترجمے میں ان کا ذکر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

۵۱۲۴۔ حضرت منیبؓ ازدی

حضرت منیبؓ ازدی ابومدرک۔ ان کی حدیث کو منیب بن مدرک بن منیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرمؐ کو زمانہ جاہلیت میں تبلیغ دین کرتے دیکھا۔ جب آپ فرماتے کہ لا الہ الا اللہ کہو گے تو نجات پا جاؤ گے تو بعض لوگ ان کے منہ پر تھوکتے، بعض ان پر مٹی ڈالتے اور بعض گالیاں بکتے۔ جب دوپہر ہو جاتی تو ایک لڑکی پانی کا ایک برتن لاتی، جس سے آپ کا ہاتھ منہ دھلاتی۔ حضورؐ صاحبزادی سے مخاطب ہو کر فرماتے "میری بیٹی! تم اپنے باپ پر دشمنوں کے غلبے اور ذلت سے ڈرنا مت"۔ ان سے پوچھا کہ وہ صاحبزادی کون تھیں۔ انہوں نے کہا زینبؓ بنت رسول کریمؐ۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے یہ حدیث مدرک بن حارث ازدی کے ترجمے میں بھی بیان کی ہے۔

۵۱۲۵۔ حضرت منیبؓ بن عبد السلمی

حضرت منیبؓ بن عبد السلمی۔ خطیب ابوبکر اور ابونصر بن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے عبداللہ بن عامر الہانی نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ ابوامامہ باہلی نے حضور اکرمؐ سے روایت کی رسول کریمؐ نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز با جماعت پڑھی اور وہاں بیٹھا نماز اشراق تک تسبیح پڑھتا رہا اسے حج اور عمرے کا پورا ثواب ملے گا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۶۔ حضرت منیذرؓ اسلمی

حضرت منیذرؓ اسلمی۔ ایک روایت میں منذر مذکور ہے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ان سے ابوعبدالرحمان نے روایت کی ہے انہوں نے افریقہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت اور سماع کی عزت نصیب ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا جس شخص نے صبح اٹھ کر رضیت باللہ ربا کہا پھر ساری حدیث بیان کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وہا

۵۱۲۷۔ حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ

حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ یہ صاحب ام المومنین ام سلمہ کے بھائی تھے ان کا نام ولید تھا۔ چونکہ حضور اکرمؐ کو یہ نام اچھا نہ لگا اس لئے آپؐ نے بدل کر مہاجر کر دیا۔ حضورؐ نے انہیں بطور سفیر حارث بن عبد کلال حمیری کے پاس یمن میں بھیجا تھا۔ مہاجر غزوۂ تبوک میں حضور اکرمؐ کا ساتھ نہ دے سکے تھے اس لئے حضورؐ ان سے ناراض تھے ام المومنین ام سلمہ نے ان کی سفارش کی، چنانچہ آپؐ نے درگزر فرمایا اور انہیں کندہ اور صدف سے وصول زکوٰت کا محصل مقرر فرمایا۔ اس اثناء میں حضورؐ کا انتقال ہو گیا مگر مہاجر اپنے کام پر جمے رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو انہیں حکم ملا کہ وہ مرتدین یمن کے خلاف جہاد کریں۔ ادھر سے فراغت ملی تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرموت میں قلعہ نجیر کی تسخیر کے لئے زیاد بن لبید انصاری کے ساتھ مقرر کیا، جہاں سے وہ اشعث بن قیس کو گرفتار کر کے خلیفہ کے پاس لائے۔ یمن میں مرتد کی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے انہوں نے مفید کام کیا جیسا کہ ہم نے الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۸۔ حضرت مہاجرؓ بن خالد بن ولید

حضرت مہاجرؓ بن خالد بن ولید۔ یہ اول الذکر کے عمزاد ہیں، قرشی و مخزومی ہیں۔ حضور اکرمؐ کے زمانہ میں یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن چھوٹے سے لڑکے تھے۔ دونوں بھائیوں کے مزاج میں اختلاف تھا۔ عبدالرحمان صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں شامل تھے۔ جب کہ مہاجر حضرت علیؓ کے طرف دار تھے۔ اسی طرح جنگ جمل میں بھی حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ اس جنگ میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ بعد میں جنگ صفین میں مارے گئے تھے۔

جناب مہاجر کا ایک بیٹا تھا، جس کا نام خالد تھا۔ جب ابن اثال الطبیب نے عبدالرحمٰن بن خالد کو زہر دے کر مار دیا تو خالد نے اپنے چچا کا خون بہانہ طلب کیا، لیکن عروہ بن زبیر نے اسے عار دلائی چنانچہ خالد اور ان کا غلام دمشق چلے گئے ایک رات انہوں نے ابن اثال کا تعاقب کیا۔ وہ اس رات امیر معاویہ کے پاس بیٹھا انہیں کہانیاں سنا رہا تھا۔ جب یہ نشست ختم ہوئی اور وہ خالد اور ان کے غلام نافع کے قریب پہنچا تو اس وقت اس کے ساتھ کئی اور افسانہ گو بھی تھے۔ اس موقعہ پر خالد اور نافع نے حملہ کر دیا۔ باقی لوگ بھاگ گئے لیکن خالد نے ابن اثال طبیب کو قتل کر دیا۔ پھر وہ واپس مدینے آ گئے اور وہاں عروہ بن زبیر کو مندرجہ ذیل اشعار سے مخاطب کیا۔

قضی لا بن سیف الله بالحق سیفه وعری من حمل الذحول رواحله

ابن سیف اللہ کے لئے اس کی تلوار نے حق ادا کر دیا اور اس کی اونٹنیوں نے انتقام کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔

فان کان حقا فهو حق اصابه وان کان ظنا فهو بالظن فاعله

اگر یہ حق تھا، تو اس نے اپنا حق پا لیا ہے اور اگر یہ ظن ہے تو اس نے اس ظن کی بنا پر ہی یہ کام کر دیا۔

سل ابن اثال هل ثارث بن خالد وهذا ابن جرموز فهل انت قاتله

ابن اثال سے پوچھو تو سہی کہ میں ابن خالد کا انتقام لے رہا ہوں یا نہ اور یہ ابن جرموز ہے جس نے زبیر کو قتل کیا تھا۔ کیا تم اسے قتل کرو گے۔

زبیر کی اولاد میں سے کسی کو ان کا انتقام لینے کی ہمت نہ پڑی۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۲۹۔ حضرت مہاجرؓ بن زیاد الحارثی

حضرت مہاجرؓ بن زیاد الحارثی۔ یہ ربیع بن زیاد کے بھائی تھے۔ ابو عمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ انہیں اس کا علم نہیں آیا انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ان کی صحبت کے بارے میں شبہ ہے۔ ۱۷ ہجری میں وہ مقام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناذر قتل ہوئے۔ ایک روایت میں ہے وہ تستر کے مقام پر قتل ہوئے۔ ان کے بھائی نے ابو موسیٰ سے کہا کہ مہاجر روزے کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ آپ انہیں حکم دیں کہ وہ افطار کر کے لڑیں، انہوں نے تعمیل ارشاد کی اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

۵۱۳۰۔ حضرت مہاجرؓ

حضرت مہاجرؓ۔ آپ ام المومنین ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کا قول ہے کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں رہے۔ ان سے بکیر نے جو عمرہ کے مولی ہیں جو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر مخزومی کے دادا تھے روایت کی۔ مہاجر کا شمار مصریوں میں ہوتا تھا۔ بکیر سے مروی ہے کہ انہوں نے مہاجر کو کہتے سنا وہ کہتے تھے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں پانچ یا دس برس گزارے، اس عرصے میں انہیں حضورؐ نے کبھی کچھ نہیں کہا خواہ وہ کام جو آپؐ نے فرمایا تھا میں نے کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے اب عمر کہتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا آیا یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے یہ بتایا تھا کہ حضور اکرم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے۔

۵۱۳۱۔ حضرت مہاجرؓ بن قنفذ بن عمیر

حضرت مہاجرؓ بن قنفذ بن عمیر بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی تیمی۔ عبداللہ بن جدعان ان کے والد کے چچا تھے اور وہ دادا ہیں محمد بن یزید بن مہاجر کے۔

ایک روایت میں ہے کہ مہاجر کا نام عمرو تھا اور قنفذ کا نام خلف تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مہاجر اور قنفذ دونوں لقب ہیں اور انہیں مہاجر اس لئے کہتے تھے کہ انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو مشرکین نے انہیں پکڑ لیا اور خوب مرمت کی۔ اس اثنا میں انہیں موقعہ مل گیا اور بھاگ کر حضور کی خدمت میں پہنچ گئے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ فی الحقیقت تم ہی مہاجر ہو۔ ایک روایت کے مطابق مہاجر فتح مکے کے دن اسلام لائے تھے۔ بصرے میں سکونت اختیار کی اور وہیں فوت ہوئے۔ ابو ساسان حضین نے ان سے روایت کی۔ حسن نے مہاجر سے جو حدیث روایت کی ہے وہ مرسل ہے کیونکہ ان دونوں میں حضین حائل ہے۔

یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہہ نے باسنادہ ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب سے، انہوں نے محمد بن یسار سے انہوں نے معاذ بن معاذ سے، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے حضین ابی ساسان سے انہیں نے مہاجر بن قنفذ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو سلام کیا، لیکن آپؐ نے جواب نہ دیا۔ جب وضو فرما چکے تو اس وقت آپ نے سلام کا جواب دیا اور محکمہ پولیس عثمانؓ کے حوالے کیا اور چار ہزار درہم تنخواہ مقرر فرمائی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۲۔ حضرت مہاجرؓ

حضرت مہاجرؓ۔ صحابی ہیں جن سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کے جوتے مبارک میں دو تسمے تھے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۳۔ حضرت مھجعؓ (مولیٰ حضرت عمرؓ)

حضرت مھجعؓ۔ حضرت عمرؓ کے آزادہ کردہ غلام تھے اور غزوۂ بدر میں اسلامی لشکر میں سب سے پہلے شہادت کا اعزاز انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہوا۔ یہ دو صفوں کے درمیان تھے کہ اچانک ایک تیر انہیں آ لگا اور شہید ہو گئے۔

ان کا تعلق یمن سے تھا۔ یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ان میں مندرجہ ذیل حضرات شامل تھے، حضرت بلال، صہیب، عمار، خباب، عتبہ بن غزوان، مجع مولیٰ عمرؓ اوس بن خولی اور عامر بن فہیرہ، یہ ابن عباس کا قول ہے۔ تینوں نے ان کی تخریج کی ہے۔

۵۱۳۴۔ حضرت مہدیؓ جزری

حضرت مہدیؓ جزری۔ سلیمان بن مغیرہ نے مبذول بن عمرو سے انہوں نے مہدی جزری سے روایت کی، حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تین آدمیوں کو تھوڑی بہت بد خلقی کی اجازت ہے، مریض، مسافر اور روزہ دار، ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز ان کا خیال ہے کہ حدیث مرسل ہے۔

۵۱۳۵۔ حضرت مہرانؓ (مولیٰ حضور اکرمؐ)

حضرت مہرانؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے نام کے متعلق کئی روایات ہیں، کیسان، طہمان، ذکوان، میمون، ہرمز، اس اختلاف کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ روایت ہے کہ آل ابی طالب کے مولی تھے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سائب سے روایت کی، ان کا بیان ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کے پاس صدقہ لے کر گئے۔ انہوں نے لینے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ بیان کی کہ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام مہران نے انہیں بتایا کہ حضور نے اہل بیت کے لئے صدقہ حرام قرار دیا ہے اور قبیلے کا غلام ان ہی سے شمار کیا جائے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۶۔ حضرت مہرانؓ (والد میمون)

حضرت مہرانؓ۔ یہ میمون کے والد تھے۔ میمون نے اپنے والد سے روایت کی عمر بن میمون بن مہران نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص رہی۔ ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۷۔ حضرت مہزمؓ بن وہب الکندی

حضرت مہزمؓ بن وہب الکندی۔ ان سے سعید بن جبیر نے روایت کی انہوں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے سنا۔ میں اس امر کو جائز قرار نہیں دوں گا کہ تم سبز، سفید یا سیاہ رنگ کے برتن میں نبیذ تیار کرو۔ ہاں اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گلاس یا پینے کے برتن میں نبیذ تیار کرو اور جب اس کا ذائقہ ٹھیک ہو جائے تو پی لو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۳۸۔ حضرت مہشمؓ بن عتبہ

حضرت مہشمؓ بن عتبہ۔ یہ نام ہے ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کا۔ ان کے نام کے بارے میں اور بھی کئی روایات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اس کا ذکر گزر چکا ہے اور کنیتوں کے عنوان کے تحت ہم ذرا تفصیل سے ان کا ذکر کریں گے۔کیونکہ وہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں۔

۵۱۳۹۔حضرت مہلہل ؓ

حضرت مہلہل ؓ۔غیر منسوب ہیں۔ان سے مسلمۃ الضبی نے روایت کی ہے۔ایک روایت میں سلمہ کا نام آیا ہے۔حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔آپؐ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ دے،اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور سلام کہنے میں بخل نہ کرے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۰۔حضرت مہین ؓ بن ہیثم

حضرت مہین ؓ بن ہیثم بن نابی بن مجدعہ از آل اسود بن اوس بن نابی۔یہ لاولد تھے۔ابن اسحاق نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے۔جو بیعت عقبہ میں موجود تھے ابن منیع اور جعفر المستغفری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم وواؤ

۵۱۴۱۔حضرت موسیٰ ؓ بن حارث

حضرت موسیٰ ؓ بن حارث (خالد) بن بن صخر بن عامر بن (کعب بن سعد) بن تیم بن مرہ۔ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔یہ حبشہ میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ان کے والد حبشہ سے دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینے آئے تھے۔ابو عمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۲۔حضرت مولہ ؓ بن کثیف

حضرت مولہ ؓ بن کثیف بن حمل بن خالد بن عمرو بن معاویہ۔وہ ضباب بن کلاب تھے اور ان کا نسب تھا۔زبیر بن بکار و کلاب اور وہ ابن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ضبابی کلابی کے بیٹے ہیں۔یہ ابو عمر کا قول ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ وہ ضحاک بن سفیان کلابی کے آزاد کردہ غلام تھے۔وہ بیس برس کے تھے کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے عامر بن طفیل کا واقعہ بیان کیا جسے طاعون کی گلٹی نکلی تھی اور جو اونٹ کے پارہ گوشت کی طرح تھی اور عامر کی موت بیت سلولیہ میں ہوئی تھی۔

انہوں نے حضور اکرم کی بیعت کی اور اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ کے سلسلے میں ایک دو سالہ بچہ شتر حضور کی خدمت میں پیش کیا تھا۔آپ کی وفات کے بعد وہ بارہ سال حضرت ابوہریرہ کی رفاقت میں رہے اور سو برس زندگی پائی۔چونکہ بڑے فصیح البیان تھے اس لئے ذواللسانین ان کا لقب پڑ گیا تھا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور یحییٰ بن مندہ نے ان کے دادا پر استدراک کیا ہے کیونکہ ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۴۳۔ حضرت مونسؓ بن فضالہ

حضرت مونسؓ بن فضالہ بن عدی بن حزام بن ہیثم بن ظفر انصاری، ظفری۔ یہ انس بن فضالہ کے بھائی تھے۔ حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد سے ایک دن پہلے انہیں لشکر مشرکین کا اندازہ لگانے کے لئے بھیجا تھا۔ جب وہ اپنے بھائی کے ساتھ غزوۂ احد میں شرکت کے لئے آئے تھے اور سب لوگ وہاں جمع تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۴۔ حضرت موہبؓ بن عبداللہ

حضرت موہبؓ بن عبداللہ بن خرشہ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ابو معشر سے، انہوں نے یزید بن رومان سے اور رجال المدنی سے روایت کی کہ موہب بن عبداللہ بنو ثقیف کے وفد میں تھے۔ حضورؐ نے فرمایا آج سے تم موہب ابو سہل ہو۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب میم ویا

۵۱۴۵۔ حضرت میثمؓ یا میتم

حضرت میثمؓ صحابی ہیں، لیکن ان کا نسب نہیں معلوم ہو سکا۔ ابن ابی عاصم نے وحدان میں لکھا ہے کہ یحییٰ بن محمود نے اجازتاً باسنادہ تا ابو بکر بن احمد بن عمرو سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم ابو یحییٰ سے، انہوں نے زکریا بن عدی بن عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے یزید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے میثم سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی ہیں روایت کی انہیں بتایا گیا کہ فرشتہ اپنا علم لئے صبح کو اس وقت بیدار ہو جاتا ہے جب سب سے پہلے جاگنے والا مسجد کو روانہ ہوتا ہے اور فرشتہ اس وقت تک اس کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آ جاتا۔ اسی طرح شیطان صبح کو اپنا علم لئے اس وقت بیدار ہوتا ہے جب اول از ہمہ بازار جانے والا اٹھتا ہے اور شیطان اس وقت تک اس کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ گھر واپس نہیں آ جاتا اور شیطان بھی داخل منزل ہو جاتا ہے۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۴۶۔ حضرت میسرہؓ ابو طیبہ

حضرت میسرہؓ۔ ابو طیبہ الحجام۔ ابن منیع کا قول ہے کہ ابو طیبہ حجام کا نام میسرہ تھا ان کا بیان ہے کہ انہوں نے احمد بن عبید بن ابی طیبہ سے ابو طیبہ کا نام پوچھا تو انہوں نے میسرہ بتایا۔ ایک روایت میں نافع مذکور ہے۔

یزید بن معقل بن میسرہ نے اپنے والد معقل سے، انہوں نے اپنے والد میسرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ چھ فرقوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا۔ (۱) امراء کو بوجہ ظلم کے (۲) عربوں کو بوجہ عصبیت کے (۳) علماء کو حسد کی بنا پر (۴) خواتین کو کبر اور غرور کی وجہ سے (۵) تاجروں کو بر بنائے خیانت (۶) اور گنواروں کو جہالت کی وجہ سے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۴۷۔ حضرت میسرہؓ الفجر

حضرت میسرہؓ الفجر۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں تھا۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے ابو محمد سراج قاری سے انہوں نے حسن بن احمد دقاق سے، انہوں نے عثمان بن احمد بن سماک سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے عدیل سے، انہوں نے عبداللہ بن شقیق العقیلی سے انہوں نے میسرۃ الفجر سے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا، یارسول اللہ! آپ کو نبوت کب عطا ہوئی۔ فرمایا میں نبی تھا اور آدمؑ بھی ابھی تخلیق کے منازل طے کر رہے تھے۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

ابن الفرضی کہتے ہیں کہ میسرۃ الفجر کا نام عبداللہ بن ابوالجد عاء تھا اور میسرہ لقب تھا۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو کیونکہ عبداللہ بن شقیق نے دونوں سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۵۱۴۸۔ حضرت میسرہؓ بن مسروق عیسیٰ

حضرت میسرہؓ بن مسروق عیسیٰ۔ یہ ان نو آدمیوں میں شامل تھے جو بنو عبس سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ جب حضورؐ نے حجۃ الوداع ادا کیا تو آپؐ نے ان کا نام میسرہ رکھ دیا۔ انہوں نے گزارش کی مجھے آپؐ کی پیروی کا حد درجہ اشتیاق تھا۔ وہ اسلام لائے اور خدمت اسلام میں پیش پیش رہے اور شکر گزار ہوئے کہ حضور اکرمؐ کے طفیل نار جہنم سے بچ گئے اور حضرت ابوبکر ان سے یہ احترام سلوک فرماتے تھے۔ اشیری نے ان کے ذکر میں ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۱۴۹۔ حضرت میمونؓ (مولیٰ رسول اللہؐ)

حضرت میمونؓ۔ حضورؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک روایت میں ان کا نام مہران وغیرہ بھی مذکور ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔

۵۱۵۰۔ حضرت میمونؓ بن سنباد

حضرت میمونؓ بن سنباد عقیلی۔ ان کی کنیت ابو مغیرہ تھی۔ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم امام حسنؓ کے دروازے پر کھڑے تھے کہ ایک شخص جس کا نام میمون بن سنباد تھا اور صحابی تھا ہماری طرف آیا اور کہنے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کے قوام کا دارومدار اشراف امت پر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ بعض لوگ انہیں صحابی نہیں مانتے۔ بات صرف اتنی ہے کہ وہ یمنی تھے۔

۵۱۵۱۔ حضرت میمونؓ بن یامین

حضرت میمونؓ بن یامین۔ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ میمون بن یامین جو مدینے میں یہود کا سردار تھا مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اپنے اور یہود مدینہ کے درمیان کسی کو حکم مقرر کریں تو مجھے وہ بطور حکم تسلیم کر لیں گے۔ حضور اکرمؐ نے یہود کو بلا بھیجا اور میمون کو گھر میں چھپا دیا۔ جب آپؐ نے یہ تجویز پیش کی تو یہود میمون بن یامین کو حکم ماننے پر تیار ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب انہیں سامنے لایا گیا اور انہوں نے حضور اکرمؐ کی تصدیق کی تو یہود نے میمون بن یامین کو حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: قل ارایتم ان کان من عنداللہ و کفرتم بہ و شہد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے

۵۱۵۲۔ حضرت میمونؓ

حضرت میمونؓ۔ غیر منسوب ہیں۔ شام میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اشعث بن سوار نے محمد بن سیرین سے انہوں نے میمون سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرمؐ سے فتح شام سے پیشتر ہی وہاں ایک جاگیر کی درخواست کی۔ حضورؐ نے ایک فرمان لکھ دیا جس میں جاگیر کا حکم تھا۔ جب حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام فتح ہوا تو انہوں نے وہ فرمان حضرت عمرؓ کے سامنے پیش کیا۔ خلیفہ نے اس کے تین حصے کر کے ایک حصہ مسافروں کے لئے ایک اس کی تعمیر کے لئے اور ایک جناب میمون کے لئے مخصوص کر دیا۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۵۳۔ حضرت میناؓ

حضرت میناؓ۔ ان کے بیٹے کا نام الحکم تھا اور وہ ابو عامر راہب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بقول مصعب زبیری جناب مینا غزوۂ تبوک میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ ان کے بیٹے الحکم نے ابن عمر اور ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۵۴۔ حضرت میناؓ

حضرت میناؓ۔ غیر منسوب ہیں۔ اسماعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ (ہجرت کی رات بھی ایسا ہی ہوا تھا) مقام حجر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اے حجر تو خدا کی زمین میں محبوب ترین اور معزز ترین مقام ہے اور اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا گیا تو میں کبھی نہ نکلوں گا اور آج صرف اس وقت کے لئے مجھے اجازت عطا ہوئی ہے۔ اس کے بعد تا ابد اس زمین سے درخت اکھیڑنا، گھوڑوں کو روکنا، گری پڑی چیزوں کو سوائے اصل مالک کے اٹھانا حرام ہے۔ ایک مینا نامی آدمی نے گزارش کی یارسول اللہ اذخر گھاس کو مستثنیٰ فرما دیجئے کہ اسے ہم چھتوں پر ڈالتے ہیں اور قبروں میں بھی کام آتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوالحسن لبنانی مینا کو اسی طرح لکھتے ہیں۔ ایک اور روایت کے مطابق اس کے راوی عباس بن عبدالمطلب ہیں۔ نیز اس حدیث میں شاہ یا ابوشاہ کا ذکر بھی آیا ہے جو تصحیف معلوم ہوتی ہے۔

جلد آٹھ ختم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

www.KitaboSunnat.com

اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

حصہ نہم

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد نہم

باب نون والف

۵۱۵۵۔ حضرت نابغہؓ الجعدی

حضرت نابغہؓ الجعدی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے قیس بن عبداللہ کسی نے عبداللہ بن قیس اور کسی نے حبان بن قیس بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدۃ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعۃ عامری، جعدی لکھا ہے۔ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ الکلبی نے قیس بن عبداللہ بن عدس بن ربیعہ لکھا ہے نیز ان کے سلسلہ نسب میں بھی کلبی نے اختلاف کیا ہے۔ جو کچھ ہم نے لکھا ہے، ان کے بارے میں مشہور روایات یہی ہیں۔

انہیں نابغہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں شعر کہا کرتے تھے، بعدۂ انہوں نے شعر کہنا بند کر دیا اور ۳۰ برس خاموش رہے۔ پھر طبیعت ادھر متوجہ ہوئی اور شعر کہنے لگے، اس پر نابغہ (غیر معمولی ذہین) کہلائے۔ انہوں نے جاہلیت اور اسلام میں طویل عرصہ بسر کیا۔ وہ نابغہ، ذبیانی سے عمر میں بڑے تھے۔ نابغہ ذبیانی نابغہ جعدی سے پہلے فوت ہو گئے اور آخر الذکر ان کے بعد طویل عرصہ تک زندہ رہے۔ بروایتے انہوں نے ۱۸۰ برس عمر پائی۔ ابن قتیبہ نے ان کی عمر ۲۴۰ سال لکھی ہے اور یہ کچھ مستبعد نہیں۔ کیونکہ حضرت عمرؓ نے ذیل کا شعر پڑھا۔

ثلاثۃ اھلین افنیتم — وکان الالہ ھو المستاسا

تم نے تین بیویوں کو ختم کر دیا۔ حالانکہ خدا سے آہ وفغاں کی جاتی رہی۔

حضرت عمرؓ نے دریافت کیا۔ تم نے ہر بیوی کے ساتھ کتنے سال گزارے انہوں نے جواب دیا، ساٹھ برس اس طرح یہ مدت ۱۸۰ برس بنتی ہے۔ اس کے بعد وہ عبداللہ بن زبیر کے عہد تک زندہ رہے۔ تا آنکہ انہوں نے اوس بن مغراء اور لیلی الاخیلیہ کی ہجو کہی۔

وہ زمانہ جاہلیت میں دین ابراہیم کے پیروکاروں (حنیف) میں شمار ہوتے تھے۔ وہ روزہ رکھتے اور اپنی کوتاہیوں کی معافی طلب کرتے تھے۔ ذیل کا شعر ان کے ایک قصیدے کا مطلع ہے۔

الحمد للہ لا شریک لہ — من لم یقلھا فنفسہ ظلما

تمام اوصاف کا سزاوار وہ خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اور جو شخص اس کا قائل نہیں، اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔

اس شعر میں توحید باری حشر ونشر کا اقرار اور جزا وسزا کا عقیدہ مذکور ہے ایک روایت کی رو سے یہ شعر امیہ بن الصلت سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منسوب ہے لیکن یونس بن حبیب حماد الراویہ، محمد بن سلام اور علی بن سلیمان الاخفش نے اسے نابغہ کا شعر قرار دیا ہے نابغہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام لائے اور ایک قصیدہ پیش کیا، جس کا ایک شعر درج ذیل ہے۔

اتیت رسول اللہ اذ جاء بالهدی　　ویتلوا کتابا کالمجرة نیرا

جب حضور اکرم ﷺ ہدایت لے کر تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور وہ ایسی کتاب پڑھتے ہیں، جو کہکشاں کی طرح روشن ہے۔

قتبان بن محمد بن سودان کو ابونصر احمد بن محمد بن عبدالقاہر الطوسی نے انہیں ابوالحسین بن النقور نے انہیں ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن حسین الدقاق نے، انہیں عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی نے، انہیں داؤد (ابن رشید) نے، انہیں یعلی بن اشدق نے بتایا کہ انہوں نے نابغہ سے سنا، کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے ذیل کا شعر پڑھا:

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا　　وانا لنرجو فوق ذلک مظهرا

ہماری عزت اور حرمت آسمان تک پہنچ گئی۔ اب ہم اس سے بڑھ کر ایک اور مقام کے آرزو مند ہیں۔

اس پر حضور اکرمؐ نے دریافت کیا، اے ابولیلی! وہ کون سا مقام ہے، انہوں نے جواب دیا، یارسول اللہ! جنت، آپ نے فرمایا، درست، انشاء اللہ! پھر جناب نابغہ نے ذیل کے دو شعر پڑھے۔

ولا خیر فی حلم اذا لم یکن له　　بوادر تحمی صفوه ان یکدرا

ولا خیر فی جهل اذا لم یکن له　　حلیم اذا ما اورده الامر اصدرا

اس حلم میں کوئی بھلائی نہیں جس کے ساتھ ایسے محافظ نہ ہوں، جو اس کے اجلاپن کو گدلا ہونے سے بچالیں۔ اسی طرح اس جہل میں بھی کوئی بھلائی نہیں جس کے ساتھ وہ حلم نہ ہو کہ جب اسے کوئی کٹھن منزل پیش آئے تو وہ اسے صحیح سلامت باہر نکال لائے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا تو نے پتے کی بات کہی ہے اللہ تیرے چہرے کو رسوا نہ کرے۔

یحیٰی بن محمود بن سعد اصفہانی نے زاہر بن طاہر نیشاپوری سے، انہوں نے ابوسعید الجنز روذی سے، انہوں نے ابوبکر محمد بن محمد بن عثمان المقری سے، انہوں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ایوب بن محمد الوزان سے، انہوں نے یعلی بن اشدق العقیلی سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے قیس بن سعد بن عدی بن عبداللہ بن جعدہ یعنی نابغہ کی زبانی سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں انہوں نے اشعار پڑھے۔ ان کا وہ قصیدہ بڑا طویل اور عمدہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد خلفا کی محفلوں میں بھی ان کی آمد ورفت رہی اور وہ نہایت اچھے شاعر تھے، لیکن وہ ہجو اچھی نہیں کہہ سکتے تھے اور جس شاعر سے بھی ان کا معارضہ ہوتا ہار جاتے، حالانکہ بحیثیت شاعر کے وہ لوگ ان سے کمتر درجے کے ہوتے۔ چنانچہ انہوں نے لیلی اخیلیہ کی ہجو کی، جس کا ایک مصرع یہ تھا۔

الا حیسا لیلی وقولا لها هلا (ہاں میرے دوستو! تم دونوں لیلی کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ تیار ہو جاؤ) لیلی نے اس کے جواب میں کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعیرتنی داء بامک مثلہ   وای حصان لا یقال لھا ھلا؟

تو مجھے اس مرض سے شرمندہ کرنا چاہتا ہے حالانکہ تیری ماں بھی اسی مرض میں مبتلا ہے، تو مجھے بتا تو سہی کون سی شادی شدہ عورت ایسی ہے جسے یہ لفظ نہیں سننا پڑتا۔

جناب نابغہ ایک دفعہ مکے میں عبداللہ بن زبیر سے بھی ملے اور ان کا وہ واقعہ مشہور ہے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت بھی کی۔

یحیٰی بن عروہ بن زبیر نے اپنے والد سے نیز اپنے چچا عبداللہ بن زبیر نے نابغہ سے یہ روایت بیان کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب کبھی قریش کو حکومت ملی۔ رعایا سے عدل کیا، محبت اور شفقت کا برتاؤ کیا، سچ کو رواج دیا اور وعدوں کو پورا کیا تو انہیں جنت میں وہ مقام عطا ہوگا جو مقام انبیاء سے صرف ایک درجہ کمتر ہوگا۔ تینوں نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۵۱۵۶۔ حضرت نابلؓ الحبشی

حضرت نابلؓ الحبشی جو جناب ایمن کے والد تھے۔ ابو احمد عسال کا قول ہے کہ جناب نابل کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

ہمیں ابوموسیٰ نے کتابتاً اطلاع دی کہ انہیں جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے انہیں طاہر بن عبدالرحیم نے انہیں عبداللہ بن محمد نے انہیں ابوجعفر عبداللہ بن محمد بن زکریا نے انہیں بکار بن عبداللہ بن محمد بن سیرین نے انہیں ایمن بن نابل المکی نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک بدو نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں دو اونٹنیاں تحفۃً پیش کیں، آپؐ نے اسے واپس کرنا چاہیں، لیکن وہ رضا مند نہ ہوا۔ آپ نے پھر لوٹانا چاہیں لیکن وہ راضی نہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تہیہ کر رکھا کہ میں سوائے قریش، انصار اور بنوثقیف کے اور کسی سے ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ ایک جماعت نے بکار سے یہ روایت بیان کی ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۵۷۔ حضرت ناجیہؓ بن اعجم اسلمی

حضرت ناجیہؓ بن اعجم اسلمی۔ انہوں نے امیر معاویہ کے عہد میں مدینے میں وفات پائی۔ لاولد تھے۔ یہ قول ابن شاہین کا ہے، جو انہوں نے محمد بن سعد واقدی سے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۱۵۸۔ حضرت ناجیہؓ بن جندب

حضرت ناجیہؓ بن جندب بن کعب۔ ایک روایت میں ناجیہ بن کعب بن جندب ہے، ایک اور روایت میں ناجیہ بن جندب بن عمیر بن یعمر بن دارم بن عمرو بن دائلہ بن سہم بن مازن بن سلامان بن اسلم الاسلمی آیا ہے حضور اکرم ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے رکھوالے تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے کہتے ہیں، ان کا اصلی نام ذکوان تھا اور چونکہ قریش سے بچ کر نکل آئے تھے اس لئے حضورؐ نے ان کا نام ناجیہ (نجات یافتہ) رکھ دیا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے ہارون بن اسحاق ہمدانی سے انہوں نے عبدہ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیمان سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ناجیہ خزاعی سے سنا، انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہؐ قربانی کا جو اونٹ لاچار ہو جائے اسے کیا کیا جائے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے پاؤں خون سے آلودہ کر دو، لوگ خود بخود کھالیں گے۔ محمد بن عیسیٰ نے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان کا نام ناجیہ الخزاعی لکھا ہے۔

مالک نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے ان کا نام ناجیہ صاحب بدن رسول اللہؐ تحریر کیا ہے اور خزاعی نہیں لکھا اور صحیح نسب اسلمی ہے۔

ابوجعفر بن احمد نے باسنادہ یونس سے پھر ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں بنو اسلم کے بعض پڑھے لکھے لوگوں نے بتایا کہ جو شخص بمقام حدیبیہ حضور اکرمؐ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترا تھا۔ وہ ناجیہ بن جندب الاسلمی، حضورؐ کے اونٹوں کا رکھوالا تھا۔ لیکن بعض اہل علم کا خیال ہے کہ براء بن عازب کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترنے والے وہ خود تھے۔ اس موقعہ پر بنو اسلم نے وہ اشعار پڑھے جو جناب ناجیہ نے کہے تھے بنو اسلم کا خیال ہے کہ جب ناجیہ کنوئیں میں تھے اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہے تھے، تو انصار کی ایک لڑکی ڈول لئے کنوئیں سے پانی بھرنے آئی تو اس نے ذیل کا شعر پڑھا۔

یا ایها المائح دلوی دونکا انی رایت الناس یحمدونکا

اے پانی پلانے والے میرا ڈول تیرے قریب آ گیا ہے میں دیکھ رہی ہوں کہ لوگ تیری مدح کر رہے ہیں۔

جناب ناجیہ نے کنوئیں سے جواب میں کہا

قد علمت جاریه یمانیه انی انا المائح واسمی ناجیه

اس یمنی لونڈیا کو معلوم ہو گیا ہے کہ میں پانی پلا رہا ہوں اور میرا نام ناجیہ ہے۔

وطعنة ذات رشاش واهیه طعنتها تحت صدور العادیه

اور مجھے چھینٹے اڑانے کا طعنہ دینا فضول ہے کیونکہ میں دشمنوں کے سینوں میں نیزے سے وار کرتا ہوں۔

اور جناب ناجیہ نے امیر معاویہ کے دور حکومت میں مدینہ میں وفات پائی، تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور کنواں جس میں جناب ناجیہ اترے تھے۔ حدیبیہ کے مقام پر واقع تھا۔ جناب ناجیہ حضور اکرمؐ کے ساتھ اس سفر میں شریک تھے اور اسی موقعہ پر بیعت رضوان لی گئی تھی۔

۵۱۵۹۔ حضرت ناجیہؓ بن حارث

حضرت ناجیہؓ بن حارث الخزاعی۔ امام احمد حنبل نے اپنی مسند میں ان صاحب کو حضور اکرمؐ کے قربانی کے اونٹوں کا رکھوالا گردانا ہے، انہوں نے بیان کیا ابو یاسر بن ابی حبہ سے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ہشام بن عروۃ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ناجیہ الخزاعی سے اور وہ حضورؐ کے جانوروں کا رکھوالا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قربانی کے جو اونٹ بیمار ہو جائیں میں ان کو کیا کروں فرمایا انہیں ذبح کر کے ان کے پاؤں پر ان کا خون لگا دو اور ان کا پہلو بدل دو اور لوگوں کو ان کے قریب آنے سے مت روکو وہ انہیں کھا جائیں گے۔

عیسیٰ بن حضرمی بن کلثوم بن ناجیہ بن حارث الخزاعی المصطلقی نے ابن کلثوم سے انہوں نے اپنے والد ناجیہ سے روایت کی کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حضور اکرم ﷺ کا مقابلہ بنو مصطلق سے بہ مقام مریسیع ہوا اور وہاں وہ واقعات پیش آئے جو تقدیر خداوندی میں مقدر ہو چکے تھے۔ پھر بنو مصطلق کو خدا نے ہدایت فرمائی اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کر لی اور آپؐ نے ان کی معذرت قبول فرمائی تو حضور اکرمؐ نے قبیلے کی سربراہ جویریہ بنت حارث کو روک لیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابو عمر نے صرف ناجیہ بن جندب کا ذکر کیا ہے اور ان سے قربانی کے اونٹوں والی روایت نقل کی ہے۔

۵۱۶۰۔ حضرت ناجیہؓ بن خفاف

حضرت ناجیہؓ بن خفاف۔ ان کی کنیت ابو خفاف غنوی تھی۔ ان کا شمار صحابہ میں درست نہیں ہے۔ ان سے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ اور اس پر زیادہ کچھ نہیں ہے۔

۵۱۶۱۔ حضرت ناجیہؓ الطفاوی

حضرت ناجیہؓ الطفاوی۔ ان کا نام صحابہ میں مذکور ہے۔ براء بن عبداللہ غنوی نے واصل سے روایت کی کہ انہیں رسول اکرمؐ کے صحابی ناجیہ الطفاوی سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ یعنی جو اوقات حدیث میں بیان ہوئے ہیں ان میں۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۶۲۔ حضرت ناجیہؓ بن عمرو

حضرت ناجیہؓ بن عمرو۔ ابو موسیٰ نے اذناً ابو علی سے، انہوں نے ابو نعیم اور ابو القاسم بن ابو بکر سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بن فورک سے، انہوں نے احمد بن عمرو بن ابو عاصم سے، انہوں نے یعقوب بن کاسب سے انہوں نے سلمہ بن رجاء سے، انہوں نے عائذ بن شریح سے روایت کی کہ انہوں نے انس بن مالک اور شعیب بن عمرو اور ناجیہ بن عمرو سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے حضور اکرم کو مہندی استعمال کرتے دیکھا۔

ابو موسیٰ نے اجازۃً شریف ابو محمد حمزہ بن عباس علوی سے، انہوں نے احمد بن فضل المقریؒ سے انہوں نے ابو مسلم بن شہدل سے، انہوں نے ابو العباس بن عقدہ سے، انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ سے، انہوں نے حسن بن زیاد سے، انہوں نے عمر بن سعد النصری سے، انہوں نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا یعلی سے سنا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا، جس کا مولی میں ہوں، علی بھی اس کا مولی ہے۔ "اے اللہ جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ"۔

جب حضرت علی خلیفہ ہو کر کوفے میں آئے تو انہوں نے لوگوں کے سامنے یہ حدیث پڑھی تو صرف چند آدمیوں نے ان کی ہم نوائی کی، جن میں حضرت ایوب انصاری اور ناجیہ بن عمرو الخزاعی شامل تھے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۳۔ حضرت ناجیہؓ بن کعب

حضرت ناجیہؓ بن کعب الخزاعی۔ ابن شاہین کی رائے میں ناجیہ بن کعب بن خزاعی اور ناجیہ بن جندب اسلمی دو مختلف آدمی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں لیکن ابونعیم دونوں کو ایک گردانتا ہے اور ابن مندہ نے صرف ایک کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اسی طرح بیان کیا ہے۔
ابن اثیر لکھتے ہیں مذکورہ بالا بیان ابوموسیٰ سے منسوب ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ابونعیم دونوں کو اس بنا پر ایک آدمی قرار دیتا ہے کہ اس نے ان دونوں میں تفریق کرنے کے لئے ان کے قبیلوں کا نام نہیں لیا۔ اگر وہ انہیں دو آدمی خیال کرتا تو ان کے قبائل کا ضرور ذکر کرتا اور جیسا کہ ہم نے ناجیہ کے ترجمے میں ناجیہ بن جندب بن کعب لکھا ہے ابونعیم نے بھی اسی طرح لکھ کر یہ بھی لکھ دیا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا ترجمہ ناجیہ بن کعب بن جندب بیان کیا ہے۔ بعدہ ان کا نسب لکھ کر آخر میں اسلمی لکھ دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مطابق ناجیہ صرف ایک آدمی ہے اور چونکہ ان کے نسب میں اختلاف ہے، اس لئے اس اختلاف کے پیش نظر تعداد بڑھ گئی۔
ابن شاہین کے نزدیک ان کی تعداد دو ہے ایک اسلمی اور دوسرا خزاعی اور دونوں کے آباء واجداد اور قبیلے علیحدہ علیحدہ ہیں۔
اور اللہ زیادہ جانتے ہیں۔

۵۱۶۴۔ حضرت ناسح الحضرمی

حضرت ناسح الحضرمی۔ ابوالفتح ازدی نے ان کا ذکر اسمائے مفردہ میں کیا ہے اور باسنادہ حریز بن عثمان الرحی سے، انہوں نے شرجیل بن شفعۃ سے، انہوں نے ناسح حضرمی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے، جو ایک بکری کی خرید وفروخت میں مصروف تھے اور قسمیں کھا رہے تھے۔ ایک کہتا کہ میں اتنے روپوں سے کم نہیں لوں گا دوسرا کہتا کہ میں اتنے سے زیادہ نہ دوں گا۔ آخر میں حضور اکرم بکری کے پاس سے گزرے، جسے ایک آدمی نے خرید لیا تھا۔ حضور نے فرمایا دونوں میں سے ایک نے گناہ بھی کمایا ہے اور کفارہ قسم بھی ادا کرنا ہوگا۔
ابن ابی حاتم لکھتے ہیں کہ امام بخاری نے ان کا ذکر باب النون میں کیا ہے۔ لیکن میرے والد نے اس روایت کو عبداللہ بن ناسح سے منسوب کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۵۔ حضرت ناشرہ بن سوید

حضرت ناشرہ بن سوید الجہنی۔ ان سے ان کے بیٹے مرتح اور علی بن ریاح نے روایت کی۔ ان سے ان کے بیٹے مرتح بن ناشرہ نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے میرے والد ناشرہ کو کسی جنگی مہم پر روانہ فرمایا اور میں اپنی والدہ کے پیٹ میں تھا اس اثناء میں میری ولادت ہوگئی اور مجھے میری والدہ اٹھا کر حضور کی خدمت میں لائی، آپؐ نے اپنا دست مبارک مجھ پر پھیرا میری والدہ نے عرض کیا یارسول اللہؐ! بچے کا نام تجویز فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا چونکہ اس نے داخلہ اسلام میں جلدی کی ہے اس لئے اس کا نام مرتح بن ناشرہ (مناسب لفظ مریع ہے۔ مترجم) ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۶۔ حضرت ناعم بن اجیل

حضرت ناعم بن اجیل الہمدانی۔ آپ جناب ام سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ ہمدان کے بیت شرف میں مقیم تھے۔ اور حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔ عبداللہ بن صالح نے لیث بن سعد سے بقول بردعی روایت کی کہ جناب ناعم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابی رسول تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول امیر ان کی کنیت ابونصر تھی۔

جناب ناعم بن اجیل ہمدانی ابوعبداللہ ام المومنین ام سلمہ کے مولی تھے۔ جنہیں زمانہ جاہلیت میں غلام بنالیا گیا تھا۔ بعد میں جب وہ ام المومنین کے پاس آئے تو آزاد کر دیئے گئے۔ ان کا شمار مصر کے فقیہوں میں ہوتا تھا انہوں نے حضرت عثمان، علی اور ابن عباس سے روایت کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ ابواحمد عسکری کہتے ہیں کہ ناعم حضور اکرمؐ کے مولی تھے لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

ابواحمد عسکری نے باسنادہ کعب بن علقمہ سے، انہوں نے جناب ناعم سے روایت کی کہ وہ ایک دفعہ حضرت علی کی خدمت میں کوفے یا بصرے میں حاضر ہوئے۔ امیر المومنین نے ایک اونٹ کی پیٹھ سے لوگوں کو خطاب فرمایا پھر نیچے اترے ایک سینگوں والے مینڈھے کو ذبح کر کے فرمایا یہ علی اور اولاد علی کی طرف سے صدقہ ہے۔

۵۱۶۷۔ حضرت نافعؓ بن بدیل

حضرت نافعؓ بن بدیل بن ورقاء، ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں نافع خود ان کے بھائی اور والد جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ بروایت ابن اسحاق، نافع بن بدیل بن ورقاء منذر بن عمر اور عامر بن فہیرہ چالیس صحابہ کے ساتھ بیر معونہ پر دھوکے سے قتل کر دیئے گئے تھے۔ عبداللہ بن رواحہ نے ان کی شہادت پر ذیل کے دو اشعار کہے۔

رحم اللہ نافع بن بدیل رحمۃ المبتغی ثواب الجھاد

نافع بن بدیل پر خدا کی رحمت ہو ایسی رحمت جو ثواب جہاد کی خواہش مند ہو۔

صابرا صادق اللقاء اذا ما اکثر القوم قال قول السداد

وہ بڑا صابر اور صادق الوعد تھا۔ جس مقام پر کہ زیادہ تر لوگ ڈھیلی بات کہتے تھے۔

ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۶۸۔ حضرت نافعؓ الجرشی

حضرت نافعؓ الجرشی۔ جعفر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ محمد بن اسحاق نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے، انہوں نے نافع الجرشی سے روایت کی کہ جب رسول اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی ان دنوں پہاڑ کی چوٹی پر ایک کاہن رہتا تھا۔ لوگوں نے اسے بلا کر کہا کہ تم ہمیں اس آدمی کے بارے میں جس نے عرب میں ایک نئی بات پیدا کی ہے کچھ بتاؤ۔ وہ ان کہنے پر اتر آیا اور کہا خدا نے محمد کو عزت بخشی ہے اور اسے پسند فرمایا ہے اور اس کے دل کو پاک صاف کر کے تمہاری طرف روانہ کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۶۹۔ حضرت نافعؓ بن عبدالحارث

حضرت نافعؓ بن عبدالحارث بن حبالہ بن عمیر بن غبشان (اس کا نام حارث بن عبد عمرو بن بوی بن ملکان بن افصی الخزاعی تھا) سب لوگوں نے انہیں خزاعی لکھا ہے اور ان کے سلسلہ نسب کو بنو ملکان یعنی اخو خزاعہ اور اخو اسلم تک لے گئے ہیں اور چونکہ بنو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکان کی تعداد کم تھی اس لئے ان میں سے بعض کو بنوخزاعہ سے منسوب کر دیتے تھے۔ نافع کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور انہوں نے آپؐ سے روایت بھی کی۔

حضرت عمرؓ نے انہیں مکے اور طائف کا عامل مقرر کر دیا تھا۔ جہاں قریش اور بنوثقیف کے جلیل القدر سردار مقیم تھے۔ نافع حضرت عمرؓ سے ملنے لگے اور اپنے غلام عبدالرحمٰن بن ابزی کو اپنا جانشین مقرر کر گئے۔ خلیفہ نے اس جانشینی کو ناپسند کیا، اور نافع کو معزول کر دیا اور خالد بن عاص بن ہشام کو مقرر کر دیا۔ جناب نافع کا شمار جلیل القدر فضلاء میں ہوتا تھا۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے، وہیں سکونت رکھ لی اور ہجرت نہ کی۔ ابوسلمہ، حمید اور ابوالطفیل نے ان سے روایت کی ہے۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ انہیں وکیع نے سفیان سے، انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن اور مجاہد سے اور انہوں نے نافع بن عبدالحارث سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا کہ اس آدمی کو خوش قسمت سمجھو، جس کا مکان وسیع ہو، ہمسایہ صالح ہو، اور گھوڑا مبارک قدم ہو۔

نیز ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار مدینے کی ایک حویلی میں داخل ہوئے اور ایک کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر آ گئے اور انہوں نے حاضری کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکر کو اندر آنے کی اجازت دے دو اور اسے جنت کی بشارت بھی پہنچا دو۔ پھر حضرت عمر آئے اور ان سے بھی یہی صورت حال پیش آئی۔ آخر میں حضرت عثمان آئے۔ حضورؐ نے انہیں بھی جنت کی بشارت دی اور فرمایا عثمان کو ایک ابتلا پیش آئے گا۔

واقدی جناب نافع کو صحابی نہیں گردانتا، اور اس حدیث کا راوی حضرت ابوموسیٰ اشعری کو قرار دیتا ہے۔ تینوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۵۱۷۰۔ حضرت نافعؓ بن حارث بن کلدہ

حضرت نافعؓ بن حارث بن کلدہ ابوعبداللہ ثقفی۔ ابوبکرہ کے ماں جائے بھائی تھے اور ان کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ ہم ان کے بھائی ابوبکرہ نقیع کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کریں گے۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا اور منادی کرائی کہ طائف کے غلاموں میں سے جو بھی ہم سے مل جائے گا ہم اسے آزاد کر دیں گے۔ جناب نافع اور ان کے بھائی ابوبکرہ طائف میں تھے۔ زیاد بن ابیہ جوان کا ماں جایا تھا، بھی طائف میں تھا۔ تینوں اسلامی لشکروں میں شامل ہو گئے اور آزاد ہو گئے۔

جناب نافع ان چار گواہوں میں شامل تھے، جنہوں نے مغیرہ بن شعبہ کے خلاف مقدمہ زنا میں شہادت دی تھی۔ ان تین اخیافی بھائیوں میں زیاد بن ابیہ نے ٹھیک طور پر شہادت نہ دی تھی اور یوں مغیرہ حد سے بچ گیا تھا۔ چوتھے گواہ کا نام شبل بن معبد تھا۔

جناب نافعؓ نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی اور مکان بنا لیا تھا حضرت عمرؓ نے انہیں دس جریب زمین بطور جاگیر عطا کی تھی اور یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بصرے میں گھوڑے جمع کئے۔

انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک بار حضورؐ نے ایک ایسے مقام پر پڑاؤ کیا جہاں پانی نہ تھا۔ جس سے لشکر کو پریشانی ہوئی۔ اتنے میں ایک بکری آ نکلی، حضورؐ نے اس کا دودھ دوہا۔ جس سے سارا لشکر سیراب ہو گیا اسی طرح جناب نافع نے حضورؐ سے روایت کی آپ نے حضرت علی سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں مجھ سے وہی قرب حاصل ہے، جو حضرت ہارون کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰ سے حاصل تھا۔ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۱۔ حضرت نافعؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت نافعؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ خالد بن ابی امیہ اور ابو ہاشم رومانی نے ان سے روایت کی۔
عقبہ بن خالد نے صباح سے انہوں نے خالد بن ابی امیہ سے، انہوں نے جناب نافع سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا متکبر مسکین، بوڑھا زانی اور اپنے اعمال صالحہ کو دربار خداوندی میں بطور احسان پیش کرنے والے کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۱۷۲۔ حضرت نافعؓ بن زید

حضرت نافعؓ بن زید الحمیر ی۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ایاس بن عمرو الحمیر ی سے روایت کی کہ جناب نافع بن زید الحمیر ی بنو حمیر کے کچھ آدمیوں کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ دین میں تفقہ حاصل کریں اور معلوم کریں کہ دنیا کی ابتداء کیوں کر ہوئی فرمایا ایک وقت ایسا تھا کہ خدا کے بغیر کچھ نہ تھا اور اللہ کا عرش پانی پر تھا۔ پھر خدا نے قلم کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ جن اشیا نے پیدا ہونا ہے انہیں لکھ دو پھر زمین و آسمان اور مافیہا کو پیدا کیا اور عنان خدائی سنبھال لی۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۳۔ حضرت نافعؓ ابو السائب

حضرت نافعؓ ابو السائب۔ آپ غیلان بن سلمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے عرۃ بن غیلان بن سلمۃ سے کہ نافع غیلان بن سلمہ کے غلام تھے۔ غیلان ابھی مشرک ہی تھے کہ نافع بھاگ کر حضورؐ کے پاس آ گئے، اور آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا۔ بعد میں جب غیلان مسلمان ہو گئے۔ تو آپ نے نافع کی ولایت غیلان کو منتقل کر دی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۴۔ حضرت نافعؓ ابو سلیمان

حضرت نافعؓ ابو سلیمان۔ منذر بن ساوی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے انہوں نے حلب میں سکونت اختیار کر رکھی تھی۔
اسحاق بن راہویہ نے سلیمان بن نافع العبدی سے حلب میں سنا کہ ان کے والد نے ذکر کیا ہے کہ منذر بن ساوی حاکم بحرین حضور کی خدمت میں بمقام مدینہ حاضر ہوا۔ منذر کے ساتھ اناس بھی تھا اور میں ان دنوں ابھی بچہ تھا اور ان باتوں کو نہیں سمجھتا تھا۔ میں نے ان کے اونٹ روک رکھے اور وہ دونوں ہتھیاروں سمیت حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے چلے۔ منذر نے اپنا ہتھیار رکھ دیا، کپڑے بدلے اور ڈاڑھی کو تیل لگایا۔ اور پھر دربار رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے منذر! میں نے تم میں ایسی چیز دیکھی جو تمہارے ساتھیوں میں نہیں پائی جاتی اس نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! وہ کون سی ایسی چیز ہے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف مجھ میں ہے فرمایا تم نے ہتھیار رکھ دیئے کپڑے بدلے اور تیل لگایا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ وہبی چیز یا کسبی۔ فرمایا وہبی۔ اس پر وہ لوگ اسلام لے آئے۔ حضورؐ نے فرمایا بنو عبدالقیس نے بخوشی اسلام قبول کیا جب کہ باقی لوگوں نے مجبوراً۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی برکات سے نوازے۔ اس کے بعد جناب نافع نے اپنے بیٹے سلیمان سے کہا۔ میں نے حضور اکرمؐ کو اپنے سامنے یوں بیٹھے دیکھا، جیسے تمہیں دیکھ رہا ہوں لیکن میں اس وقت سمجھ بوجھ نہیں رکھتا تھا۔ سلیمان نے کہا کہ میرے باپ نے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ابن مندہ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ جو بات منذر بن ساوی کی طرف منسوب کی گئی ہے، فی الحقیقت اس کا قائل اشج العبدی ہے۔ حضور اکرمؐ نے اس سے فرمایا تھا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں، جو اللہ کو بڑی پسند ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، یہ وہبی ہیں یا کسبی، فرمایا وہبی اس پر جناب اشج العبدی نے کہا خدا کا شکر کہ اس نے مجھے ایسی وہبی خصلتیں عطا کی ہیں جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

۵۱۷۵۔ حضرت نافعؓ بن صبرہ

حضرت نافعؓ بن صبرہ۔ حضرت ابوہریرہ کی طرح اس حدیث کا مخرج جس میں بیہودہ مجالس میں بیٹھنے کا کفارہ بیان کیا گیا ہے۔ اہل مدینہ ہیں۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۶۔ حضرت نافعؓ ابوطیبہ

حضرت نافعؓ ابوطیبہ حجام۔ ان کا نام میسرہ تھا اور وہ محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے حضور اکرم کی فصد لی اور آپؐ نے حق الخدمت ادا کیا۔ ان کا ذکر کنیتوں کے تحت پھر بیان ہوگا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۷۔ حضرت نافعؓ بن ظریب

حضرت نافعؓ بن ظریب بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف بن قصی القرشی النوفلی۔ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بقول عدوی یہ وہی آدمی ہیں جنہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے قرآن کی کتابت کی تھی ابوعمر کہتے تھے ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ انہی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۸۔ حضرت نافعؓ بن عتبہ

حضرت نافعؓ بن عتبہ بن ابی وقاص زہری۔ وہ سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے تھے اور ہاشم المرقال کے بھائی۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ان کا باپ عتبہ وہ شخص ہے۔ جس بد بخت نے احد کی جنگ میں حضور اکرمؐ کے دو دندان مبارک شہید کئے تھے اور عتبہ حالت کفر میں فتح مکہ سے پہلے مرا تھا۔ اور اپنے بھائی سعد کو وصیت کی تھی۔

نافع فتح مکہ کے دن ایمان لے آئے۔ یہ ابن عمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مصعب زبیری سے روایت بیان کی کہ زمانہ جاہلیت میں عتبہ کا ایک خون قریش کے ذمے تھا۔ وہ پھر ترک وطن کر کے مدینہ آ گیا تھا اور وہیں مر گیا اور اپنے بھائی سعد کو وصیت کر گیا تھا۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسناد ہما مسلم سے روایت کی کہ قتیبہ نے جریر سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے جابر بن سمرہ سے انہوں نے نافع بن عتبہ سے روایت کی، کہ ہم ایک غزوے میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے' مغرب سے پہلے جنہوں نے اونی کپڑے پہن رکھے تھے۔ وہ ایک ٹیلے کے پاس آپ سے ملے۔ وہ لوگ کھڑے تھے اور حضورؐ بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے دل میں خیال آیا۔ مجھے چاہئے کہ میں وہاں جا کر حضور اکرمؐ اور ان اجنبیوں کے درمیان کھڑا ہو جاؤں مبادا وہ دھوکہ کریں۔ چنانچہ میں جا کر درمیان میں کھڑا ہو گیا مجھے حضور اکرمؐ کے چار ارشادات اب تک نوک برزبان ہیں (۱) تم جزیرۂ عرب کے لئے جنگ کرو گے اور اللہ تمہیں کامیابی عطا کرے گا (۲) پھر ایران کو فتح کرو گے' پھر تم اہل روم سے لڑو گے اور ان کے ملک کو فتح کرو گے (۳) پھر دجال سے تمہاری لڑائی ہوگی اور اس میں بھی تمہیں فتح نصیب ہوگی اس پر نافع نے جابر سے کہا جابر (۴) دجال سے اس وقت تک آمنا سامنا نہیں ہوگا جب تک روم فتح نہ ہو جائے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۷۹۔ حضرت نافعؓ بن عجیر

حضرت نافعؓ بن عجیر القرشی المطلبی۔ انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ بغوی وغیرہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

شافعی نے اپنے چچا محمد بن علی بن شافع سے انہوں نے عبداللہ بن علی بن سائب سے انہوں نے نافع بن عجیر بن عبد یزید سے روایت کی کہ اس نے اپنی بیوی ہشیمہ کو طلاق دی اور پھر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گذارش کی۔ یارسول اللہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور میرا ارادہ ایک طلاق ہی کا تھا۔ آپ نے مجھے رجوع کی اجازت دے دی۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں دوسری طلاق دی اور پھر حضرت عثمانؓ کے عہد میں تیسری۔

اس حدیث کے اسناد میں اختلاف ہے۔ ایک روایت کے رو سے جس کے راوی نافع ہیں مروی ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ چنانچہ ابوداؤد نے سنن ابوداؤد میں ابوالطاہر بن سرح سے روایت کی۔ ابوثور نے امام شافعی سے روایت کی۔ اسی طرح حمیدی اور ربیع نے بھی امام شافعی سے روایت کی۔ ان دونوں نے نافع سے اور انہوں نے رکانہ سے روایت کی۔ جریر بن حازم نے زبیر بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس طرح عورت کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ ایک روایت میں ہشیمہ ہے' دوسری روایت میں جو زیادہ مشہور ہے سہیمہ ہے۔ ایک اور روایت میں سہیہ اور سفیجہ بھی ہے۔

۵۱۸۰۔ حضرت نافعؓ بن علقمہ

حضرت نافعؓ بن علقمہ۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ شام میں مقیم ہو گئے تھے اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابوعمر لکھتے ہیں جناب نافع نے حضور اکرمؐ سے سماع کیا ہے۔ ایک روایت کے رو سے ان کی حدیث مرسل ہے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۸۱۔ حضرت نافعؓ بن عمرو المزنی

حضرت نافعؓ بن عمرو المزنی۔ ان سے ہلال بن عامر المزنی نے روایت کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر پانچ برس کے تھے یا کچھ زیادہ میرے والد مجھے ساتھ لئے حضور اکرمؐ کے پاس لے آئے۔ حضور ﷺ اپنے خچر شہبا پر سوار تھے۔ آپؐ خطبہ دے رہے تھے اور حضرت علیؓ ساتھ ساتھ وضاحت کر رہے تھے۔ میں سواریوں کے درمیان سے نکلتا بچتا حضورؐ کے خچر کے پاس پہنچ گیا۔ دونوں ہاتھ آپ کے گھٹنے پر رکھے۔ پھر آپ کی پنڈلی کو چھوتا آپ کے پاؤں تک جا پہنچا۔ اس کے بعد میرا یہ ہاتھ حضورؐ کے جوتے اور تلوے کے درمیان میں جا گھسا۔ چنانچہ میں اب بھی یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرا ہاتھ حضور اکرمؐ کے ٹھنڈے تلووں کو چھو رہا ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور نیز حافظ ابو مسعود نے میرے شیخ ابو عبد اللہ احمد بن علی الاسواری سے بیان کیا ہے اور جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ انہوں نے نافع کی بجائے رافع کا نام لیا ہے۔

۵۱۸۲۔ حضرت نافعؓ بن عمرو بن معد یکرب

حضرت نافعؓ بن عمرو بن معدی کرب۔ ان کی حدیث محمد بن اسحاق نے اور اسحاق بن ابراہیم بن ابی بن نافع بن معدی کرب نے اپنے دادا ابی سے انہوں نے اپنے والد نافع بن معدی کرب سے روایت کی کہ میں نے اور ام المومنین عائشہ نے حضور اکرمؐ سے (واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان) (اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں) کا مطلب دریافت کیا۔ حضور نے دربار خداوندی میں گزارش کی، اے خدا عائشہ کے سوال کا کیا جواب دوں پر جبرئیل نازل ہوئے اور کہا جب آدمی صدق دل اور خلوص نیت سے خدا کو پکارتا ہے تو باری تعالیٰ جواب میں لبیک کہتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔

ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے ان سے صرف یہی ایک حدیث نقل کی ہے مگر اور لوگوں نے اسحاق بن ابراہیم سے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

۵۱۸۳۔ حضرت نافعؓ بن غیلان

حضرت نافعؓ بن غیلان بن سلمہ الثقفی۔ خالد بن ولید کے ساتھ معرکہ جندل میں شامل تھے وہاں شہادت پائی تو ان کے والد نے مرثیہ کہا اور شدید رنج وغم کا اظہار کیا۔ اس کا قول درج ذیل ہے۔

ما بال عینی لا تغمض ساعۃ   الا اعترتنی عبرۃ تغشانی

میری آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایک دم بھی بند نہیں ہوتیں مگر یہ کہ آنسوؤں کی جھڑی بندھ جاتی ہے۔

اسی طرح یہ اشعار بھی انہیں جذبات کے حامل ہیں۔

یا نافع من للفوارس احجمت   عن شدۃ مذکورۃ وطعان

اے نافع شاہ سواروں میں کون ایسا تھا جس نے اس شدت سے دشمن پر نیزے سے حملہ کیا ہو۔

لو استطیع جعلت منی نافعا   بین اللھاۃ وبین عقد لسان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے نافع اگر ممکن ہوتا تو میں تجھے اپنے منہ اور زبان کے درمیان چھپالیتا،

ابوعمر نے اس کی تخریج کی۔

۵۱۸۴۔حضرت نافعؓ بن کیسان

حضرت نافعؓ بن کیسان۔ان کے بیٹے کا نام ایوب تھا۔دمشق میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ان سے ان کے بیٹے ایوب نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جلدی ہی میری امت شراب نوشی میں پڑ جائے گی اور وہ اس کا نام بدل دیں گے اور امرائے قوم اس باب میں ان کے امدادی ہوں گے۔ جناب نافع سے ان کے بیٹے نے ایک اور حدیث بھی جس کا تعلق نزول عیسیٰ سے ہے۔ روایت کی ہے ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۵۔حضرت نافعؓ بن ابی نافع الروَاسی

حضرت نافعؓ بن ابی نافع الروَاسی۔علقمہ کے دادا تھے۔ان سے حمید بن عبدالرحمٰن ابوعوف رواسی نے بیان کیا کہ جب عمرو بن مالک دربار رسالت میں حاضر ہوا تو میں بھی اس وفد میں شامل تھا۔اس کے بعد اس نے اپنی قوم کو اسلام لانے کی دعوت دی، لیکن انہوں نے کہا جب تک ہم بنوعقیل سے انتقام نہ لے لیں، ہم اسلام قبول نہیں کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے بنوعقیل کے ایک گروہ پر حملہ کر کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اس پر بنوعقیل نے پیچھا کر کے ان کے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ جنگ چھڑ گئی بنوعقیل میں ایک آدمی جس کا نام ربیعہ بن منتفق تھا وہ بطریق رجز ذیل کا شعر پڑھ رہا تھا۔

اقسمت لا اقتل الا فارسا ان الرجال لبسوا القلانسا

میں نے قسم کھائی ہے کہ میں شاہ سواروں ہی سے لڑوں گا، بلاشبہ بہادروں نے سر پر خود کفن پہن لئے ہیں۔

اس پر ایک آدمی نے اپنے قبیلے سے مخاطب ہو کر کہا اے میری قوم! کیا تم دن بھر اسی طرح بیٹھے رہو گے۔ یہ سن کر ان کا ایک آدمی مجرش بن عبداللہ، ربیعہ کے مقابلے کے لئے نکلا۔ربیعہ نے نیزے سے اس کو زخمی کر دیا اور گھوڑا چھین لیا۔اس پر مجرش نے اپنے قبیلے کو یا آل روَاس کہہ کر مدد کے لئے پکارا۔ربیعہ نے استہزاء کہا' روَاس گھوڑے ہیں یا انسان ہیں۔

اس کے بعد عمرو بن مالک اپنے ہاتھ باندھ کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور طالب معافی ہوا مگر آپؐ نے غصے سے منہ پھیر لیا۔ پھر التجا کی دائیں سے بائیں سے سامنے سے اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ اللہ بھی خطا کار کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔حضور بھی میری تقصیر معاف فرما دیں۔رحمت عالم نے درگزر فرما دیا۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۸۶۔حضرت نافعؓ بن یزید الثقفی

حضرت نافعؓ بن یزید الثقفی۔ان کا شمار صحابہ میں کیا جاتا ہے، لیکن بغیر از ثبوت ابوبکر ہذلی نے حسن سے انہوں نے جناب رافع بن یزید الثقفی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ شیطان سرخی کو اور نمائشی لباس کو پسند کرتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۸۷۔ حضرت نافعؓ

حضرت نافعؓ۔ یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو شام سے حبشہ آ گئے تھے چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی الذین آتینھم الکتاب من قبلہ ھم بہ یومنون. ہم ابرہہ کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

باب النون والباء

۵۱۸۸۔ حضرت نباشؓ بن زرارہ

حضرت نباشؓ بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غوی بن جروۃ بن اسید بن عمرو بن تمیم التمیمی اسیدی۔ ابو ہالہ کنیت تھی۔ مصعب بن عبداللہ نے ان کا سلسلہ نسب نباش بن زرارہ تمیمی ابو ہالہ از بنو اسید بن عمرو بن تمیم حلیف بنو عبدالدار لکھا ہے۔ ابونعیم نے نباش بن زرارہ کا ذکر مغازی میں کیا ہے اور بعض متاخرین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے حالانکہ یہ اعتراض بلاوجہ ہے۔

ابن اثیر کی رائے ہے کہ نباش کو حضوا کرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی، کیونکہ وہ حضور اکرمؐ سے پہلے ہو گزرے ہیں کیونکہ ان کے بیٹے ابو ہالہ ہند بن نباش ام المومنین حضرت خدیجہ کے خاوند تھے جو حضور اکرمؐ سے پیشتر فوت ہو چکے تھے۔ ایک روایت کے رو سے ابو ہالہ کا نام نباش تھا۔ بایں اختلاف انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ ہم ان کا مفصل ذکر ہند بن ابی ہالہ کے ترجمے میں اور نیز ام المومنین کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

۵۱۸۹۔ حضرت نبہانؓ التمار

حضرت نبہانؓ التمار ابومقبل۔ مقاتل نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے والذین اذا فعلوا فاحشۃ اور اقم الصلوۃ طرفی النھار ہر دو آیات کی شان نزول کے بارے میں کہا کہ ان دونوں آیات کا تعلق نبہان التمار سے ہے۔ ایک حسین و جمیل عورت ان سے کھجور خریدنے کو آئی، نبہان نے اس کے سیرین کو چھوا۔ اس عورت نے کہا نہ تو نے اپنے بھائی کی غیر حاضری کا کوئی خیال کیا اور نہ تیری خواہش ہی پوری ہوئی اس پر نبہان کو حد درجہ ندامت ہوئی۔ جناب نبہان نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کر دیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تجھے محتاط ہونا چاہئے تھا ممکن ہے کہ وہ کسی غازی کی عورت ہو در بار رسالت سے اٹھے تو روتے جا رہے تھے چنانچہ تین رات وہ عبادت میں مصروف رہے اور دن کو روزے سے ہوتے، اس پر والذین اذا فعلوا فاحشۃ نازل ہوئی۔ آپ نے صحابی کو طلب فرمایا اور نزول آیت کے بارے میں بتایا۔ وہ بہت خوش ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ تو قبول ہو گئی ہے۔ اب میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ دربار خداوندی میں میں اپنا شکر کیوں کر (کس طریقے سے) پیش کروں۔ اس پر دوسری آیت نازل ہوئی اقم الصلوۃ طرفی النھار ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۹۰۔ حضرت نبہانؓ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت نبہانؓ۔ ابن شاہین نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔ ابوالزبیر نے عمرو بن نبہان سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حالت اسلام میں جس کے دو بیٹے فوت ہو جائیں اللہ اسے جنت میں جگہ دے گا۔ ان سے ابوہریرہ کی ملاقات ہوگئی پوچھا کیا حضورؐ نے آپ سے ایسا فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں ابوہریرہ کہنے لگے بخدا میرے نزدیک یہ بشارت اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ شام اور فلسطین میرے پاس رہن ہوں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۱۔ حضرت نبیشۃؓ الخیر

حضرت نبیشۃؓ الخیر۔ بقول ابوعمران کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ نبیشہ بن عمرو بن عوف بن عبداللہ بن عتاب بن حارث بن حصین بن دابغۃ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ایک روایت کے رو سے سلمہ الخیر بن عبداللہ ابوطریف آیا ہے۔ بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن ماکولا کے خیال میں ان کا نسب یوں تھا۔ نبیشۃ الخیر بن عمرہ بن عوف بن سلمہ بن حنش بن طیار بن اللیان بن عمیر بن عادیہ بن صعصعہ بن وائلۃ بن لحیان بن ہذیل ایک اور روایت کے مطابق یوں ہے۔ نبیشۃ بن عبداللہ بن شیبان بن عفان بن حارث بن جون بن حارث بن عبدالعزی بن وائل بن لحیان بن ہذیل۔ اور بعض نے اس کے علاوہ بھی نسب بیان کیا ہے۔

اور ان کے چچا کے بیٹے سلمۃ بن المحبق کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے انہیں الخیر کے لقب سے اس لئے نوازا کہ وہ ایک بار حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند جنگی قیدیوں کو وہاں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہؐ! یا تو فدیہ لے کر انہیں آزاد فرما دیجئے اور یا احسان کر کے چھوڑ دیجئے، فرمایا تم نے اچھی بات کہی اس لئے آج سے تم نبیشۃ الخیر ہو۔

اسماعیل، ابراہیم اور ابوجعفر نے بذریعہ اس سند کے جو ابوعیسیٰ تک جاتی ہے بیان کیا کہ ہم نے نصر بن علی سے انہوں نے معلیٰ بن راشد ابوالیمان سے انہوں نے اپنی دادی ام عاصم سے جو لسنان بن سلمۃ کی ام ولد تھی سنا کہ ایک بار ہم ایک برتن میں کھانا کھا رہے تھے کہ نبیشۃ الخیر وہاں آ گئے اور ہمیں حضور اکرمؐ کی ایک حدیث سنائی فرمایا جو شخص کسی برتن میں کھانا کھائے اور پھر اسے اچھی طرح صاف کر دے تو وہ برتن اس آدمی کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

ابوالملیح ہذلی نے انہی سے روایت کی، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں بتوں کے نام پر قربانی دیا کرتے تھے فرمایا کہ اللہ کے نام پر جس مہینے میں چاہو ذبح کرو خدا کے نام پر دو اور لوگوں کو کھلاؤ۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۲۔ حضرت نبیشۃؓ

حضرت نبیشۃؓ۔ ان کا نسب مذکور نہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے عین حیات ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ ابن عباس نے انہی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو جو نبیشۃ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا تھا پوچھا آیا خود تم نے حج کیا ہے۔ اس نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا پہلے خود حج کر پھر اس کی طرف سے ادا کرنا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۹۳۔ حضرت نبیطؓ بن جابر

حضرت نبیطؓ بن جابر بن مالک بن عدی بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار م الانصاری خزرجی غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ان کی اولاد تھی۔ حضور اکرمؐ نے ان کی شادی فریعہ بنت ابی امامہ اسعد بن زرارہ سے کی تھی اور فریعہ ان عورتوں سے تھیں جنہوں نے حضورؐ سے بیعت کی تھی۔ ان کے بطن سے جو بیٹا پیدا ہوا۔ ان کا نام عبدالملک تھا۔ جناب اسعد بن زرارہ نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی تھی کہ جناب فریعہ اور ان کی ہمشیرگان کی خانہ آبادی کا انتظام فرمایا جائے۔ جناب نبیط حضورؐ کی وفات کے بعد عرصے تک زندہ رہے۔

ابو عمر کا قول ہے کہ جناب نبیط کا ایک اور بیٹا بھی تھا۔ جس کا نام سلمہ تھا۔ جن سے بعض احادیث مروی ہیں۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر، ابو عمر کے اس خیال کو اہم قرار دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں سلمہ بن نبیط سے مراد ابن نبیط بن شریط ہے، جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

۵۱۹۴۔ حضرت نبیطؓ بن شریط

حضرت نبیطؓ بن شریط بن انس بن مالک بن ہلال الاشجعی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے سلمہ نے روایت کی۔ ابوالقاسم یعیش بن علی نے باسنادہ تا ابو عبدالرحمٰن النسائی سے، انہوں نے عمرو بن علی سے، انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سلمہ بن نبیط سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرم کو حج کے موقعہ پر عرفہ میں ایک سرخ اونٹ کی پیٹھ پر لوگوں کو خطاب کرتے دیکھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۵۔ حضرت نبیہؓ الجہنی

حضرت نبیہؓ الجہنی۔ ایک روایت میں نبیہ الجہنی آیا ہے۔ ابن معین کے مطابق ان کا نام ینہ الجہنی ہے۔ ابن السکن نے بھی ان کا نام ینہ کہا ہے۔

ابو زبیر نے جابر سے انہوں نے نبیہ الجہنی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب تم ایک دوسرے کو تلوار دو تو اسے پہلے نیام میں ڈال لو۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے۔

۵۱۹۶۔ حضرت نبیہؓ بن حذیفہ

حضرت نبیہؓ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قرشی عدوی۔ یہ ابو جہم بن حذیفہ کے بھائی تھے۔ لیکن ابن اثیر نہ انہیں جانتے ہیں اور نہ ان کے بھائیوں میں سے کسی کو جن سے ابو عمر نے ایک مختصری روایت بیان کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱۹۷۔ حضرت نبیہؓ

حضرت نبیہؓ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا کہ بعض علماء نے انہیں حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلاموں میں شمار کیا ہے اور یہ کہ آپؐ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ ایک روایت میں ان کا نام النبیہ مذکور ہے۔ واللہ اعلم۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۸۔ حضرت نبیہؓ بن صواب

حضرت نبیہؓ بن صواب الجہنی۔ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور فتح مصر میں شریک رہے تھے اور ان چار آدمیوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے قبلۂ مصر کی سمت درست کی تھی۔ ان سے یزید بن حبیب عبدالمالک بن رائطہ اور عبدالعزیز بن ملیل نے روایت کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۱۹۹۔ حضرت نبیہؓ بن عثمان

حضرت نبیہؓ بن عثمان بن ربیعہ بن وہب بن حذافہ بن حج القرشی حجی۔ قدیم الاسلام ہیں مکہ کے رہنے والے ہیں اور حبشہ کی ہجرۂ ثانیہ میں شریک تھے۔ یہ روایت واقدی کی ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حبشہ کو ہجرت کرنے والے ان کے والد تھے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر نے دونوں باپ بیٹے کا نام مہاجرین حبشہ میں شامل نہیں کیا۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

باب النون مع حاء ذال وزا وسین

۵۲۰۰۔ حضرت نحاتؓ بن ثعلبہ

حضرت نحاتؓ بن ثعلبہ۔ ہم اس سے پیشتر ان کا ذکر چکے ہیں۔ اکیلے ''با'' کی بحث میں ابو عمر نے ان کا نام نحات اور ابو موسیٰ نے اور ابو نعیم نے نجاب لکھا ہے۔ غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ وہ بلوی ہیں اور انصار کے حلیف۔

۵۲۰۱۔ حضرت نذیرؓ ابو مریم

حضرت نذیرؓ ابو مریم الغسانی۔ ابو بکر بن بن عبداللہ بن ابو مریم کے دادا تھے۔ ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض شامیوں سے ابو مریم کا نام دریافت کیا انہوں نے بتایا نذیر، بقیہ بن ولید نے ابو بکر بن ابو مریم سے انہوں نے اپنے دادا ابو مریم سے رایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوے میں شرکت کی۔ چنانچہ آپ نے ان کی تیراندازی کی تعریف فرمائی۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۲۔ حضرت نزالؓ بن سبرۃ

حضرت نزالؓ بن سبرۃ الہلالی۔ ان کا تعلق بنو ہلال بن عامر بن صعصعہ سے تھا۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے لیکن مجھے ان سے کسی روایت کا علم نہیں۔ ہاں البتہ انہوں نے حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔ لیکن ان کا شمار کبار فضلائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تابعین میں ہوتا ہے۔ان سے شعبی ،عبدالملک بن میسرہ اور اسماعیل بن رجاء نے روایت کی ہے۔ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۳۔حضرت نسیرؓ بن العنبس

حضرت نسیرؓ بن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن کعب۔(اور کعب سے مراد ظفر الانصاری الظفری ہیں) انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت اور روایت کا موقعہ ملا اور آپؐ کے ساتھ کافی غزوات میں شریک رہے۔عبداللہ بن محمد بن قداح نے ان کا ذکر انصار میں کیا ہے اور ان کا نام نسیر لکھا ہے دار قطنی نے بشیر تحریر کیا ہے۔مگر اول الذکر ثابت ہے۔یہی رائے ابن ماکولا کی ہے۔

باب النون وصاد

۵۲۰۴۔حضرت نصرؓ بن الحارث

حضرت نصرؓ بن حارث بن عبید بن رزاح بن کعب (اور کعب سے ظفر الانصاری اوسی ظفری مراد ہیں) ایک روایت میں ان کا نام ابن عبد رزاح ،اور بروایت ابوموسیٰ ابن عبداللہ تھا۔پہلی دونوں روایتیں درست تر ہیں۔اکثر ان کی کنیت ابوالحارث مذکور ہے۔غزوۂ بدر میں موجود تھے اور ان کے والد ابوالحارث کو حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی اور اکثر اہل السیر والانساب نے ان کا نام نصر بن حارث لکھا ہے ابن سعد نے محمد ابن اسحاق سے ان کا نام نمیر بن حارث نقل کیا ہے۔ابن سعد کے خیال میں یہ ان صاحب کی غلطی ہے۔جنہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے۔وہ ابراہیم بن سعد الزہری تھے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن سعد نے غلطی کا انتساب ابراہیم بن سعد سے کیا ہے حالانکہ یونس بن بکیر اور سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے نمیر ہی نقل کیا ہے اور ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحاق سے نصر (ضاد سے) روایت کیا ہے۔یہی روایت ابن ماکولا کی ہے۔نیز ابن القداح سے بھی یہی منقول ہے یہ صاحب جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے،اور شہادت پائی تھی۔

۵۲۰۵۔حضرت نصرؓ بن حزن

حضرت نصرؓ بن حزن النصری۔ایک روایت میں عبدۃ بن حزن آیا ہے۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ابن ابی عدی نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے نصر بن حزن سے،انہوں نے حضور اکرمؐ سے انبیاء کے بکریاں چرانے کے بارے میں روایت بیان کی۔ابوداؤد نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے روایت کی اور نام بشر بن حزن لکھا ہے اور ایک روایت میں ابوداؤد نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے عبدہ بن حزن لکھا ہے۔بقول ابو عمر یہی درست ہے واللہ اعلم۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۶۔حضرت نصرؓ بن دہر

حضرت نصرؓ بن دہر بن اخرم بن مالک الاسلمی۔اس کو اور ان کے والد کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ مدنی تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن محمود بن سعد نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن خالد بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوالہیثم بن نصری دہرا سلمی سے انہوں نے اپنے والد نصر سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے سفر خیبر کے دوران میں سنا کہ آپؐ نے عامر بن اکوع سے جو سلمہ بن عمرو بن اکوع کے چچا تھے فرمایا اے ابن اکوع سواری سے نیچے اترو۔ اور اپنے اشعار میں سے کچھ سناؤ۔ تعمیل ارشاد میں انہوں نے مندرجہ ذیل رجزیہ اشعار پڑھے۔

واللہ لو لا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

بخدا!! اگر ذات باری نہ چاہتی تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ ہم حضور اکرمؐ کی تصدیق کرتے اور نہ نماز پڑھتے

انا اذا قوم بغوا علینا وان ارادوا فتنۃ ابینا

بلاشبہ جب قوم نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور جب انہوں نے شر پھیلانا چاہا تو ہم نے انکار کر دیا (روک دیا)

فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا

اے خدا تو ہم پر سکون دل نازل فرما اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو۔ تو ہم ثابت قدم رہیں۔

حضور اکرمؐ نے سن کر فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے۔ حضرت عمرؓ نے سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ دعا تو مقبول ہوگئی۔ چنانچہ وہ غزوہ خیبر میں شہید ہو گئے۔

جناب نصر سے مروی ہے کہ وہ ان لوگوں میں شامل تھے۔ جنہوں نے ماعز اکے رجم میں حصہ لیا تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۷۔ حضرت نصرؓ بن عوف

حضرت نصرؓ بن عوف بن قدامہ بن اخی صفوان بن قدامہ۔ حدیث صفوان میں ان کا ذکر آیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۸۔ حضرت نصرؓ بن وہب

حضرت نصرؓ بن وہب الخزاعی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان سے ابوالملیح ہذلی نے روایت کی کہ ایک بار حضورؐ ایک بے زین گدھے پر جس کی پیٹھ پر دری کا ایک ٹکڑا تھا۔ سوار تھے اور حضرت معاذ بن جبل آپ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۰۹۔ حضرت نصیبؓ مولیٰ سری

حضرت نصیبؓ مولیٰ سری نبہان غنویہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ساکنہ دختر جعد نے سری دختر نبہان سے روایت کی کہ جناب نصیب نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا کہ سانپوں میں سے کیسے سانپ کو ہلاک کیا جائے فرمایا جو نظر آئے اسے مار دو کیونکہ ان کا ہلاک کرنا ایسا ہے جیسا کہ کافر کا ہلاک کرنا اور اگر اس کے کاٹے سے کوئی مر جائے تو وہ شہید شمار ہوگا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۱۰۔ حضرت نصیرؓ

حضرت نصیرؓ۔ ان کا نسب معلوم نہیں ہو سکا۔ حضرمی اور بغوی نے ان سے حضور اکرم ﷺ کی یہ حدیث روایت کی، کہ آپ نے نقصان دہ اشیاء کی تقسیم سے منع فرمایا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے۔

باب نون وضاد

۵۲۱۱۔ حضرت نضرؓ بن حارث الاوسی

حضرت نضرؓ بن حارث بن عبدرزاح بن ظفر (ان کا نام کعب بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس الانصاری اوسی ظفری تھا) انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور آپؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ ابن ماکولا نے بروایت ابن قداح ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض نے ان کا نام نصر (صاد سے) تحریر کیا ہے۔ اور ابن قداح کا قول ہے کہ نضر قادسیہ میں شہید ہوئے لاولد تھے۔

۵۲۱۲۔ حضرت نضرؓ بن حارث القرشی

حضرت نضرؓ بن حارث بن کلدہ بن علقمہ القرشی۔ ان کا تعلق بنو عبدالدار سے تھا اور حجازی شمار ہوتے تھے غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے اور آپ نے ایک سو اونٹ مال غنیمت سے عطا کئے تھے ان کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ روایت ابن اسحاق سے بیان کی ہے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جناب نضر کے بارے میں میری یہ روایت کہ انہیں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی اور وہ غزوۂ حنین میں شریک تھے ایسی کتابوں سے لی گئی ہے۔ جو بالکل درست اور صحیح ہیں لیکن ابن مندہ کی کتاب ان تین کتابوں پر مبنی ہے جن کا مدار سماع پر ہے اور جن میں تصحیف کی گئی۔ ان میں سے ایک نسخہ اصفہانی ہے جو مصنف کے عہد سے اب تک چلا آ رہا ہے ان دونوں نے جناب نضر کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جن کا نام نضر تھا اور پھر ان کا نام نضر بن سلمہ متعین کیا ہے جو غلط ہے کیونکہ اولاً ان دونوں نے انہیں حارث بن کلدہ بن علقمہ لکھا ہے حالانکہ جیسا کہ زبیر اور ابن کلبی نے لکھا ہے۔ حارث بن علقمہ بن کلدہ چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار تحریر کیا ہے اور ابو عمر نے ان کے بھائی نضیر کے ترجمے میں ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

ان دونوں حضرات سے دوسری غلطی یہ سرزد ہوئی کہ انہوں نے نضر کو حضور اکرمؐ کی صحبت کا شرف بھی عطا کر دیا ہے۔ حالانکہ اسے غزوۂ بدر کے موقعہ پر قتل کر دیا گیا تھا کیونکہ وہ بدگو تھا اور حضور اکرمؐ اور مسلمانوں کی ہجو کرتا تھا۔ اس کے قتل پر اس کی بہن یا لڑکی نے جس کا نام قتیلہ تھا۔ ذیل کے اشعار کہے۔

یا راکبا ان الاثیل مظنۃ   من صبح خامسۃ وانت موفق

اے سوار! اثیل تک رسائی تو موہوم ہے گذشتہ پانچ دنوں سے اور تو اس سے آشنا ہے۔

ابلغ بہ میتا بان تحیۃ   ما ان تزال بھا النجائب تعنق

فوت شدہ آدمی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ میرے سلام کو عمدہ عمدہ اونٹنیاں اٹھائے دوڑتی پھرتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منی الیہ وعبرۃ مسفوحۃ — جادت لمائحھا و اخری تخنق

میری طرف سے یہ پیغام پہنچا کہ بہتے ہوئے آنسو رونے والے کے لئے مفید ہوتے ہیں اور پھر اس کا گلا ہی گھونٹ دیتے ہیں۔

فلیسمعن النضر ان نادیتہ — ان کان یسمع میت لا ینطق

اگر تو نضر کو بلائے گا تو وہ ضرور سنے گا کیونکہ میت سنتا تو ہے لیکن بول نہیں سکتا۔

ظلت سیوف بنی ابیہ تنوشہ — للہ ارحام ھناک تشقق

اس کے اقارب نے اسے نوچ ڈالا اللہ کے نام پر ایسے مقام پر رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔

قسرا یقاد إالی المنیۃ متعبا — رسف المقید وھو عان موثق

اسے جبر سے موت کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں اور وہ جکڑے ہوئے قیدی کی طرح رک رک کر چلتا ہے۔

امحمد ولا انت ضن ء نجیبۃ — من قومھا والفحل فحل معرق

اور بلاشبہ محمد آپ ایک نہایت شریف خاتون کے بیٹے ہیں اور آپ بڑے مضبوط اور تومند مرد ہیں۔

ما کان ضرک لو مننت وربما — من الفتی وھو المغیظ المحنق

اس میں کیا حرج تھا اگر آپ اس پر احسان کرتے۔ اکثر جوان مرد، غصے کی حالت میں بھی دشمن کو معاف کر دیتے ہیں۔

النضر اقرب من ترکت وسیلۃ — واحقھم ان کان عتق یعتق

اگر آپ کسی حیلے وسیلے سے معاف فرما دیتے تو نضر اس کا زیادہ مستحق تھا اور آزادی کا زیادہ حق دار تھا۔

جب حضور اکرم ﷺ کو یہ اشعار سنائے گئے تو آپؐ نے فرمایا اگر یہ اشعار بروقت میرے علم میں لائے جاتے تو میں اسے معاف کر دیتا۔

۵۲۱۳۔ حضرت نضرؓ بن سلمۃ الھذلی

حضرت نضرؓ بن سلمہ ہذلی۔ مدنی تھے۔ بقول ابن شاہین حضورؐ کے عین حیات میں پیدا ہوئے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۴۔ حضرت نضرؓ بن سفیان الھذلی

حضرت نضرؓ بن سفیان ہذلی۔ انہوں نے حضور اکرم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو ان مشاہدات کا علم ہو جائے جو عشا کے خاتمے اور ظہور صبح کے درمیان وقوع پذیر ہوتے ہیں تو وہ انہیں دیکھنے کے لئے سوار ہو کر آئیں۔ ابوعبداللہ بن قراط نے ان سے روایت کی ہے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۲۱۵۔ حضرت نضرہؓ بن اکتم

حضرت نضرہؓ بن اکتم الخزاعی۔ ایک روایت میں انصاری آیا ہے۔

عبدالوہاب بن علی الامین نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے حسن بن علی اور ابن ابی السری المعنی سے روایت کی انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے جریج سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے سعید بن میب سے انہوں نے ایک انصاری سے سنا۔ ابن ابی سری کی روایت میں ''من اصحاب النبی'' مذکور ہے پھر سب راویوں نے اس پر اتفاق کیا اور انصاری کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا نام نضرہ تھا۔ وہ کہتے ہیں میں نے ایک کنواری لڑکی سے خفیہ طور پر نکاح کیا۔ جب میں نے اس سے مجامعت کی تو وہ حاملہ نکلی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا چونکہ تم نے اس سے جماع کیا ہے اس لئے مہر تو ادا کرنا پڑے گا اور لڑکا بعد از پیدائش غلام شمار ہوگا بقول حسن آپؐ نے فرمایا فاجلدھا یعنی اسے درے لگاؤ بروایت ابن ابی السری حضور نے فرمایا ''فاجلدوہا'' ایک روایت میں ''فحدوھا'' آیا ہے یعنی اس پر حد جاری کرو۔

یحییٰ بن ابی کثیر نے زید بن نعیم سے انہوں نے ابن میب اور عطاء الخراسانی سے انہوں نے سعید بن میب سے ''ارسلوہ'' روایت کی ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث میں آیا ہے کہ نضرہ بن اکثم نے ایک عورت سے نکاح کیا اور لڑکے کو سب نے غلام قرار دیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۶۔ حضرت نھلۃؓ انصاری

حضرت نھلۃؓ الانصاری۔ ابوالبرکات حسن بن محمد الدمشقی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس القیسی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر سے انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد ابی ثابت سے روایت کی کہ ہم سے محمد بن حماد نے عبدالرزاق سے، انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے نھلہ سے سنا کہ انہوں نے ایک کنواری لڑکی سے جو پردے میں تھی۔ شادی کی اور جب اس سے جماع کیا تو وہ حاملہ نکلی انہوں نے حضور اکرمؐ سے ذکر کیا تو آپ نے ان سے فرمایا چونکہ تم نے اس سے جماع کیا ہے، اس لئے مہر تو ادا کرنا ہوگا ہاں اس کا لڑکا اگر اس نے جنا تو تمہارا غلام ہوگا اور عورت کو درے مارے جائیں گے۔

عبدالرزاق نے بھی باسنادہ اس کا ذکر کیا ہے اور نام نضرہ بتایا ہے جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے بھی ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ صاحب جنہیں نھلہ کہتے ہیں وہ نضرہ تھے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں لیکن میں ابوموسیٰ کی وجہ استدراک کو سمجھ نہیں سکا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن انہوں نے دونوں کے ترجمے علیحدہ علیحدہ لکھ دیئے ہیں۔ ایسے مقامات پر اس کی عادت یہ ہے کہ ایک کا ترجمہ لکھ کر دوسری روایت کو قیل کہہ کر بیان کر دیتا ہے۔

۵۲۱۷۔ حضرت نھلہؓ بن خدیج

حضرت نھلہؓ بن خدیج الجشمی۔ سفیان بن عیینہ نے ابوالزعراء سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے اپنے والد سے (مرہ نے اس میں یہ ترمیم کی ہے کہ ابوالاحوص نے اپنے دادا سے) روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے نظر اوپر اٹھائی اور پھر سر جھکا لیا حضور اکرمؐ نے دریافت کیا۔ آیا تم اونٹوں کے مالک ہو یا بکریوں کے۔ انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! خدا نے دونوں نعمتوں سے مجھے نواز رکھا ہے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نھلہ تھا اور حدیث کی زیادہ تر شہرت ان کے والد کے نام سے ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۱۸۔ حضرت نضلہؓ بن طریف

حضرت نضلہؓ بن طریف بن نہصل الجرمازی و مازنی۔ انہوں نے اعشی مازنی کا یہ واقعہ بیان کیا کہ اس کی بیوی اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی اور اس نے دربار رسالت میں آ کر گزارش کی تھی۔

یاسید الناس ودیان العرب الیک اشکو ذربة من الذرب

اے لوگوں کے اور ادیان عرب کے سردار! میں آپ کی خدمت میں اپنی ایک بپتا بیان کرنے حاضر ہوا ہوں۔
ہم اس واقعہ کو اعشی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور وہاں ہم نے اس کا نسب بھی بیان کیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۱۹۔ حضرت نضلہؓ بن عبید الاسلمی

حضرت نضلہؓ بن عبید بن حارث بن حبال بن ربیعہ بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی الاسلمی۔ ایک روایت کے مطابق نضلہ بن عبداللہ بن حارث ہے۔ ایک اور روایت کی رو سے عبداللہ بن نضلہ بھی آیا ہے۔ ہم اسے کنیتوں کے عنوان کے تحت زیادہ تفصیل سے بیان کریں گے۔

یہ صاحب قدیم الاسلام تھے اور غزوات خیبر فتح مکہ اور حنین میں شامل تھے۔ بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کا بیٹا وہیں مقیم رہا۔ خراسان کی جنگوں میں شریک رہے اور امیر معاویہ کے آخری دور میں یا یزید کے دور میں وہیں وفات پائی۔ ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر انہوں نے ابن خطل کو اس وقت قتل کیا جب وہ کعبے کے غلاف کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ ثعلبہ بن ابی برزہ سے مروی ہے کہ ان کے والد صفین اور نہروان کی جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے حسن البصری ابوالعالیہ ریاحی، ابوالوازع، عبداللہ بن مطرف، ابوعثمان نہدی، سعید بن جمہان اور عبداللہ بن بریدہ وغیرہ نے روایت کی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہ ابوعیسیٰ سے، انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے عوف سے احمد کہتے ہیں ہم سے عباد بن عباد مہلبی اور اسماعیل بن علیہ سب نے عوف سے، انہوں نے سیار بن سلامہ سے انہوں نے ابوبرزہ سے روایت بیان کی کہ حضور اکرمؐ قبل از نماز عشاء سونے کو ناپسند فرماتے تھے اور اسی طرح بعد از نماز عشاء گفتگو کو ناپسند فرماتے۔

ابوبرزہ یزید ابن معاویہ کے پاس بیٹھے تھے۔ جب حضرت امام حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا انہوں نے دیکھا کہ یزید ایک چھڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی۔ حضرت امام کے لبوں کو چھو رہا تھا۔ انہوں نے کہا اے یزید! اپنی چھڑی کو ہٹا لے۔ میں نے بارہا دیکھا کہ حضور اکرمؐ ان ہونٹوں کو چومتے تھے۔ بہرحال اے یزید! جب تو قیامت کے دن میدان حشر میں آئے گا تو ابن زیاد تیرا شفیع ہوگا اور جب امام تشریف لائیں گے تو حضور اکرمؐ ان کے شفیع ہوں گے۔ پھر وہ مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۲۰۔ حضرت نهلہؓ بن عمرو الغفاری

حضرت نهلہؓ بن عمرو الغفاری۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں صفراء میں کچھ زمین بطور جاگیر عطا کی تھی۔ انہوں نے صوبہ حجاز میں عرج کے نواح میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن عبداللہ سے، انہوں نے محمد بن محمد بن معن بن نهلہ بن عمرو الغفاری سے، انہوں نے اپنے والد معن بن نهلہ بن عمر غفاری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مومن ایک انتڑی کی مقدار میں پیتا ہے اور کافر مقابلۃً سات حصے زیادہ اور اس مضمون کی احادیث کئی صحابہ سے مروی ہیں اور ان سے ان کے بیٹے علقمہ نے بھی روایت کی ہے۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۲۱۔ حضرت نهلہؓ بن ماعز

حضرت نهلہؓ بن ماعز۔ انہوں نے جناب ابوذر کو نماز اشراق پڑھتے دیکھا۔ حسین المعلم نے ان کی حدیث عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی۔ ابو مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۲۔ حضرت نضیرؓ بن حارث قرشی

حضرت نضیرؓ بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی القرشی العبدری۔ ایک روایت کے رو سے مہاجر ہیں اور دوسری روایت کے مطابق فتح مکہ کے دن ایمان لائے کنیت ابو الحارث تھی اور ان کے والد حارث رہین کے عرف سے مشہور تھے اور محمد بن مرتفع ان کی نسل سے تھے۔

نضیرؓ اللہ کے شکر گزار بندے تھے کہ خدا نے انہیں نعمت اسلام سے نوازا اور اپنے بھائی نضر اور آباؤ اجداد کے برخلاف دین اسلام پر فوت ہوئے اور حنین کے موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں ایک سو اونٹ عطا فرمائے تھے۔ جب بنو دیل کے ایک آدمی نے آکر انہیں خوشخبری دی اور کہا کہ مجھے بھی ان اونٹوں سے کچھ دے دینا تو انہوں نے اس بنا پر لینے سے انکار کر دیا کہ گویا انہیں اونٹ قبول اسلام کے لئے بطور رشوت دیئے جا رہے ہیں، کہنے لگے میں اپنے اسلام کو اس لالچ سے کیوں ملوث کروں۔ پھر خیال آیا کہ جب بغیر از طلب وسوال مل رہے ہیں تو حضورؐ کا عطیہ ہے۔ اس لئے مجھے بصد شکر قبول کر لینا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے دس اونٹ اس آدمی کو عطا کر دیئے، جس نے خوش خبری دی تھی۔

پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نماز اور اوقات نماز کے بارے میں سوالات کرتے رہے اور کہا اللہ کی قسم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت ہے اسلام سے۔ پھر حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے، فرمایا جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ۔

نضیر ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور وہاں قیام پذیر رہے تا آنکہ بغرض جہاد اسلامی لشکر کے ساتھ شام کو گئے اور جنگ یرموک میں شریک ہوئے اور وہاں رجب سن پندرہ ہجری میں شہید ہو گئے اور ان کا شمار قریش کے بردبار لوگوں میں ہوتا تھا۔ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہر چند وہ یقینی طور پر صحابی ہیں، لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن عجب تر یہ امر ہے کہ انہوں نے ان کے بھائی نضر کا ذکر کیا ہے حالانکہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ وہ کافر مرا اور بدر کے دن انتقاماً قتل کر دیا گیا تھا۔ جناب نضیرؓ بقول ابوعمر مہاجرین سے تھے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام قبول کیا تھا اور یہی روایت درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ فتح حنین کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے انہیں سو اونٹ بطور عطیہ دیئے تھے اور چونکہ یہ عطیہ صرف مولفۃ القلوب کو دیا گیا تھا۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ جناب نضیر بھی فتح مکہ میں ایمان لائے تھے۔ نیز یہ بھی منقول ہے کہ وصولی عطیہ کے بعد غزوہ حنین کے دن جناب نضیر نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر حضور اکرم ﷺ سے نماز و اوقات نماز کے بارے میں سوالات کئے، اگر وہ مہاجرین میں سے ہوتے تو نماز اور اوقات نماز کے بارے میں استفسار کرنے میں کیا تک ہے۔ حنین کے دن کیونکہ وہ تو فتح سے پہلے ہے اور جو بعد میں ہے یہ نہیں اور درست بات یہ ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ اور اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔

۵۲۲۳۔ حضرت نضیرؓ بن نضر بن حارث

حضرت نضیرؓ بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ۔ ان کے والد کو بدر کے دن قتل کیا گیا تھا۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جعفر نے ان کو مہاجرین حبشہ کی اولاد میں شمار کیا ہے اور انہوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے بیان کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ان کے سلسلہ نسب کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب نضیر ابن نضر کے بیٹے ہیں جسے بدر کے دن قتل کیا گیا تھا۔ اس لئے یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ مہاجرین حبشہ کی اولاد ہوں۔ ہاں اگر جعفر یہ کہتے کہ نضیر نے قبول اسلام کے بعد حبشہ کو ہجرت کی تھی تو یہ بات قابل تسلیم ہو سکتی تھی اسی طرح جعفر کا یہ قول بھی ناقابل یقین ہے کہ ابن اسحاق نے انہیں (جناب نضیر) کو ابنائے مہاجرین حبشہ میں شمار کیا ہے حالانکہ یہ روایت بھی اسی ابن اسحاق کی ہے کہ ان کا والد بدر کے دن انتقاماً قتل کیا گیا تھا۔ چنانچہ وہ مہاجرین حبشہ میں کیسے شمار ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب النون وظاء وعین

۵۲۲۴۔ حضرت نظیرؓ المزنی

حضرت نظیرؓ المزنی یا المدنی۔ ابن شہاب نے اسماعیل بن ابی حکیم سے روایت کی کہ انہیں نظیر المزنی نے بتایا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ جب کسی آدمی کو یہ آیت "لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب" پڑھتے سنتا ہے تو فرماتا ہے "میرے بندے تجھے بشارت ہو پس مجھے میری عزت کی قسم کہ میں تجھے کسی حالت میں بھی دنیا اور آخرت میں فراموش نہیں کروں گا اور میں تجھے جنت میں اتنی نعمتیں عطا کروں گا کہ تو راضی ہو جائے گا" ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۵۔ حضرت نعمؓ

حضرت نعمؓ۔ ابواسحاق نے البراء سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص سے اس کا نام دریافت کیا اس نے نعم بتایا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے بدل کر عبداللہ کر دیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۶۔ حضرت نعامہؓ الضمی

حضرت نعامہؓ الضمی۔ یزید کے والد تھے۔ حبان عبدی نے یزید بن نعامۃ الضمی سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ جب حضورؐ کے سامنے کھانا لایا جاتا تو آپؐ اس پر دعا پڑھتے "سبحانک ما اکثر ما اعطیتنا سبحانک ما اعظم ما عافیتنا اللھم اوسع علینا وعلی فقراء المسلمین" ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۲۷۔ حضرت نعمانؓ بن اُشیم

حضرت نعمانؓ بن اشیم ابوہند الاشجعی۔ ایک روایت میں ان کا نام رافع مذکور ہے۔ حضورؐ کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ کوفی ہیں اور کنیت سے مشہور ہیں۔ بخاری اور مسلم نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے نعیم نے روایت کی کہ میں اپنے چچا اور والد کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھا۔ حضورؐ ایک سرخ اونٹ کی پشت پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میرے والد نے فرمایا۔ یہ ہیں محمد رسول اللہ تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

۵۲۲۸۔ حضرت نعمانؓ بن بازیہ

حضرت نعمانؓ بن بازیہ۔ ابن منیع نے ان کا نام نعمان بن راذیہ قبیلہ ازد کا عریف اور دوان کا علم بردار لکھا ہے بقول بخاری وہ حمص میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ صالح بن شریح نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے عریف الازد (جن کا نام نعمان تھا) سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہ! ہم زمانہ جاہلیت میں راتوں کے پچھلے پہر سفر کرتے اب ہم بفضلہٖ مسلمان ہیں ہمیں کیا کرنا چاہئے فرمایا اسلام میں بھی یہ عمل پسندیدہ ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ کسی کو بھی ایسے سفر سے منع نہ کرنا۔ ابن ابی حاتم انہیں صحابی بتاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ہاں البتہ ابوعمران کے والد کا نام بازیہ بیان کرتے ہیں اور دوسرے دوان کے والد کا نام راذیہ بتاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۲۲۹۔ حضرت نعمانؓ بن برزج

حضرت نعمانؓ بن برزج۔ جاہلی دور کے آدمی ہیں۔ محمد بن حسن بن اُتش صنعانی انباری نے سلیمان بن وہب سے انہوں نے نعمان بن برزج سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن آخرالذکر ان کے اسلام کے قائل نہیں۔

۵۲۳۰۔ حضرت نعمانؓ بشیر

حضرت نعمانؓ بشیر بن ثعلبہ بن سعد بن خلاس بن زید بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی۔ ان کی والدہ کا نام عمرہ دختر رواحہ تھا۔ جو عبداللہ بن رواحہ کی بہن تھیں۔ مالک الاغر ان کی والدہ اور والد کا چند پشتوں کے بعد مشترک جد بنتا تھا۔ حضور اکرمؐ کی وفات سے آٹھ سال سات مہینے پیشتر ان کی پیدائش ہوئی۔ ایک روایت میں چھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برس مذکور ہیں۔ مگر روایت اول قریب بصواب ہے۔ ابن زبیر کہتے ہیں کہ نعمان ان سے چھ مہینے بڑے ہیں۔ بعد از ہجرت نعمان وہ پہلے آدمی ہیں جن کی ولادت انصار میں ہوئی۔ انہیں اور ان کے والد کو حضور اکرمؐ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔

ان سے ان کے دونوں بیٹوں محمد اور بشیر کے علاوہ شعبی، حمید بن عبدالرحمٰن خیثمہ، سماک بن حرب، سالم بن ابی الجعد، ابو اسحاق سبیعی اور عبدالملک بن عمیر وغیرہ نے روایت کی۔

احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے ابوالقاسم اسماعیل بن ابوالحسن علی بن حسین الحمامی سے انہوں نے ابو سعید مسعود بن ناصر بن ابی زید الرکاب السجزی سے، انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم المزکی سے، انہوں نے ابو محمد یحییٰ بن منصور القاضی سے، انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ انہوں نے مالک سے، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمان اور انہوں نے محمد بن نعمان بن بشیر سے روایت کی کہ ان کے والد انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دینا چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم اپنے سب بیٹوں سے برابر کا سلوک کرو گے انہوں نے نفی میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے واپس لے جاؤ۔

ابراہیم بن محمد کے علاوہ کئی اور لوگوں نے اپنے اس استاد کے رو سے جو محمد بن عیسیٰ تک جاتا ہے بیان کیا کہ ہمیں قتیبہ بن سعید نے حماد بن زید سے، انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے، انہوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حرام اور حلال بالکل واضح ہیں مگر ان دونوں کے درمیان کچھ امور ایسے ہیں جو واضح نہیں ہیں اور اکثر لوگوں کو علم نہیں ہوتا کہ ان امور میں حرام کون سے ہیں اور حلال کون سے ہیں۔ جس آدمی نے اپنے دین اور عزت کو آلودگی سے بچائے رکھا وہ بچ گیا اور جس شخص نے ایسی اشیا سے سروکار رکھا جو حرام سے ملتی جلتی تھیں۔ اس کی مثال اس جانور کی طرح ہوگی جو ممنوعہ رقبے کے آس پاس چرتا ہو۔ ایسا جانور ممنوعہ رقبے میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہر بادشاہ کی خالصہ جاگیر ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی خالصہ جاگیر محرمات ہیں۔

بعض علمائے حدیث کی رائے بقول ابو عمر یہ ہے کہ حضور اکرمؐ سے نعمان بن بشیر کی روایت سماع درست نہیں ہے لیکن علامہ ابن اثیر کہتے ہیں کہ وہ نعمان بن بشیر کے سماع کے قائل ہیں کیونکہ شعبی نے خود جناب نعمان کو کہتے سنا کہ انہیں حضور اکرمؐ سے سماع کا شرف حاصل تھا۔

بعد میں امیر معاویہ نے انہیں حمص کا اور پھر کوفے کا والی مقرر فرمایا۔ بعد میں یزید نے بھی انہیں یہ منصب دیئے رکھا، کیونکہ ان کا رجحان طبع امیر معاویہ کی طرف تھا۔ جب یزید کے بعد معاویہ بن یزید فوت ہو گئے تو جناب نعمان نے شام میں لوگوں کو عبداللہ بن زبیر سے بیعت کی ترغیب دی۔ لوگوں نے ان کی مخالفت کی وہ حمص سے بھاگ نکلے مگر عوام نے ان کا تعاقب کر کے قتل کر دیا۔ یہ واقعہ مرج راہط میں ۶۴ ہجری کے ماہ ذوالحج میں پیش آیا۔ جناب نعمان' کریم النفس، سخی، شاعر اور اپنے عہد کے بہادر آدمی تھے۔

ابو محمد بن ابوالقاسم دمشقی کو ان کے والد نے کتابۃً بتایا کہ انہیں حسن بن علی بن احمد بن حسن اور ابو غالب اور ابو عبداللہ نے بتایا کہ انہیں محمد بن احمد بن علی بن ابنوسی نے، انہیں ابوالحسن دارقطنی نے (ان کا قول کہ انہیں میرے والد نے بتایا) انہیں ابو سعید احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن محمد بغدادی نے، انہیں ابو منصور محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ اور ابوبکر بن احمد بن علی السمار نے بتایا کہ ہمیں ابراہیم بن عبداللہ بن محمد بن خوشند نے بتایا کہ ہمیں قاضی حسین بن اسماعیل نے انہیں عبداللہ بن ابی سعد نے انہیں عبداللہ بن حسین نے بتایا کہ انہیں ابراہیم بن حسن بن ربیع نے انہیں ہیثم بن عدی نے بتایا کہ جب امیر معاویہ نے نعمان بن بشیر کو کوفے کی حکومت سے معزول کر کے انہیں حمص کی حکومت عطا کی تو اعشی ہمدانی نعمان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نعمان نے دریافت کیا کہو بھائی کیسے آئے ہو۔ اعشی نے کہا اے نعمان! میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ ازراہِ صلہ رحمی میری قرابت کا خیال رکھیں اور میرا قرض ادا کردیں۔ نعمان نے سر جھکا لیا پھر سر اٹھایا اور کہا کہ میرے پاس تمہارے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر کچھ سوچ کر اٹھا۔ جیسے اسے کوئی بات یاد آ گئی ہو اور منبر پر بیٹھ کر اہل حمص سے، جن کی تعداد اس وقت رجسٹر میں ۲۰ ہزار تھی، کہنے لگا یہ شخص جو اہل القرآن والشرف سے ہے تمہارا ابن عم ہے تمہارے پاس طلب امداد کے لئے آیا ہے۔ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا اللہ امیر کا بھلا کرے۔ آپ اپنے ابن عم کو انعام سے نوازیں۔ مگر امیر نے ان کی درخواست مسترد کر دی۔ انہوں نے کہا ہم نے از خود ان کے لئے ہر آدمی سے دو دو دینار بطور چندہ جمع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس لئے آپ فوری طور پر یہ رقم بیت المال سے ادا کریں۔ چنانچہ امیر نے فوراً رقم (چالیس ہزار دینار) ادا کردیے۔ اس پر اعشی نے ذیل کے اشعار پڑھے۔

فلم ار للحاجات عند انکماشها کنعمان اعنی ذا الندی ابن بشیر

اہل حاجت کی حاجت ہر آدمی کے وقت میں نے نعمان بن بشیر کی طرح کا کوئی سخی نہیں دیکھا۔

اذا قال اوفی بالمقال ولم یکن کمدل الی الاقوام حبل غرور

جب وہ کوئی بات کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے اور وہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہے جو فریب کا ڈول ڈالتے ہیں۔

متی اکفر النعمان لم اک شاکرا وما خیر من لا یقتدی بشکور

میں کیوں نعمان کی ناشکری کروں اور شکر گزار نہ بنوں۔ اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں جو کسی شکر گزار کی تقلید نہ کرے۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۱۔ حضرت نعمانؓ البلوی

حضرت نعمانؓ۔ البلوی۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے (یہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو معاویہ بن مالک بن عوف یعنی ابن مالک بن اوس جو بنو بلی کے حلیف تھے) یہ روایت سنی۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۲۔ حضرت نعمانؓ بن بیبا

حضرت نعمانؓ بن بیبا۔ ان سے مروی ہے کہ ہم لوگ بنوالضبیب کے چند افراد کے ساتھ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے چند چیزیں مانگیں۔ حضور اکرمؐ نے ہماری درخواست منظور فرمائی پھر نعمان بن بیبا نے حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۳۳۔ حضرت نعمانؓ بن ثابت

حضرت نعمانؓ بن ثابت بن نعمان بن ثابت بن امرؤالقیس ابوالضیاح انصاری۔ وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھران کا ذکر کریں گے۔ امیر ابونصر نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۴۔ حضرت نعمانؓ بن جزء

حضرت نعمانؓ بن جزء بن نعمان بن قیس بن سعد بن مالک بن ذہل۔ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بقول ابن یونس وہ فتح مصر میں شامل تھے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۵۔ حضرت نعمانؓ بن ابی جعال

حضرت نعمانؓ بن ابی جعال جذامی الضبیبی – رفاعہ بن زید کے ذیلی قبیلے سے تھے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو اس قبیلے میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں بھی ہے جو زیدؓ بن حارثہ کے اس غزوے میں شریک تھے، جو حسمی کے مقام پر ہوا تھا۔

۵۲۳۶۔ حضرت نعمانؓ بن حارثہ انصاری

حضرت نعمانؓ بن حارثہ انصاری۔ عقیلؓ بن ابی طالب سے مروی ہے جب مشرکین نے حضور اکرمؐ اور مسلمانوں کو سخت پریشان کیا تو آپؐ نے اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی ضرور مدد کرے گا۔ ایک ایسی قوم کے ذریعے جو قریش کے علی الرغم انہیں ذلیل و رسوا کرے گی۔ جب حضور اکرمؐ منیٰ جمرہ عقبہ کے پاس چھ آدمیوں سے ملے تو آپ نے انہیں حمایت دین الہٰی کی دعوت دی تو جناب نعمان نے کہا یارسول اللہ میں دین اسلام کی حمایت پر آپؐ سے بیعت کرتا ہوں اور میں اس باب میں کسی اپنے یا پرائے کا لحاظ نہیں کروں گا اور اگر آپ حکم دیں گے تو ہم منیٰ میں موجود ان لوگوں پر تلواریں لے کر ٹوٹ پڑیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے ابھی اس کی اجازت نہیں ملی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۷۔ حضرت نعمانؓ بن حمید

حضرت نعمانؓ بن حمید۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا اسی طرح مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۸۔ حضرت نعمانؓ بن ابی خزمہ

حضرت نعمانؓ بن ابی خزمہ بن نعمان بن امیہ بن البرک۔ اور ان کا نام امرؤالقیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف انصاری اوسی تھا پھر وہ بنو عمرو بن عوف کے ذیلی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابن اسحاق وغیرہ کا خیال ہے کہ وہ بدر اور احد ہر دو غزوات میں شریک تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۳۹۔ حضرت نعمانؓ بن خلف

حضرت نعمانؓ بن خلف۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ دونوں کا تعلق خزاعہ سے تھا اور دونوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے احد کے موقعہ پر جاسوسی کی خدمت سرانجام دی تھی اور دونوں شہید ہو گئے تھے اور آپ نے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۵۲۴۰۔ حضرت نعمانؓ بن ربعی

حضرت نعمانؓ بن ربعی۔ یحییٰ بن یونس کہتے ہیں کہ یہ ابوقتادہ انصاری کا نام تھا۔ یہ ان کے بیٹے کی روایت ہے ایک روایت میں ان کا نام حارث بن ربعی آیا ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ایک اور روایت میں عمرو بن ربعی مذکور ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۱۔ حضرت نعمانؓ بن زارع

حضرت نعمانؓ بن زارع۔ بنواز د کے نقیب تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں میں نے ان سے اس حدیث کے سوا اور کچھ نہیں سنا (انا کنا نعتاف فی الجاھلیۃ) ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو نعمان بن بازیہ سے منسوب کیا ہے۔ ابوعمر نے نعمان بن بازیہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ لیکن اس حدیث کا انتساب ان سے نہیں کیا۔ ابوعمر کے مطابق یہ دو آدمی ہیں۔ لیکن ابن مندہ اور ابونعیم دونوں کو ایک شمار کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۲۴۲۔ حضرت نعمانؓ بن زید

حضرت نعمانؓ بن زید بن اکال۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی سعد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ہشام بن کلبی سے مروی ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد جناب نعمان بہ غرض حج نکلے۔ اس دوران میں ابوسفیان نے انہیں روک لیا۔ اسے کہا گیا کہ فدیہ لے کر انہیں رہا کر دو۔ اس نے کہا میں انہیں اس وقت تک رہا نہیں کروں گا جب تک محمد (ﷺ) میرے بیٹے عمرو کو جسے غزوۂ بدر میں جنگی قیدی بنا لیا تھا رہا نہیں کرتے۔ اس موقعہ پر ابوسفیان نے کہا۔

ارھط ابن اکال اجیبوا دعاءہ   تعاقدتم لا تسلموا السید الکھلا

کیا بنو اکال کے مردان کار میری پکار کا جواب دیں گے۔ تم نے عہد کیا تھا کہ تم ایک عمر رسیدہ سردار کو تنہا چھوڑو گے نہیں۔

فان بنی عمرو لئام اذلہ   لئن لم یفکوا عن اسیرھم الکبلا

بلاشبہ بنو عمرو خطا کار اور ذلیل ہیں اگر تم ان کے قیدی کی بیڑیاں نہیں کاٹو گے۔

حضور اکرم ﷺ نے عمرو کو چھوڑ دیا اور ابوسفیان نے نعمان بن زید کو۔ ایک روایت کے رو سے ابوسفیان نے ان کے بھائی سعد کو روکا تھا۔ جن کا ذکر پہلے ہو چکا تھا

۵۲۴۳۔ حضرت نعمانؓ السبئی

حضرت نعمانؓ السبئی۔ یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب واپس گئے تو اسود عنسی نے انہیں قتل کر دیا۔ واقدی نے کتاب الروح میں اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۴۴۔ حضرت نعمانؓ بن سنان

حضرت نعمانؓ بن سنان۔ جو پہلے بنوسلمہ کے مولی تھے۔ بعد میں بنوعبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے مولی بن گئے وہ انصاری خزرجی سلمی تھے اور بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۵۔ حضرت نعمانؓ بن شریک

حضرت نعمانؓ بن شریک الشیبانی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بہ مقام منیٰ اپنے دو دوستوں مفروق بن عمرو اور ہانی بن قبیصہ کے ساتھ حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے اسلام کی دعوت دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۶۔ حضرت نعمانؓ بن عبد عمرو

حضرت نعمانؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی ضحاک بن عبد عمرو کے ساتھ شریک تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق بنو دینار بن نجار سے تھا۔ پھر ان کا جن کا تعلق بنومسعود بن عبد الاشہل سے تھا النعمان بن عبد عمرو بن مسعود اور ان کے بھائی نے ضحک بن عبد عمرو کو ذکر کیا ہے۔ جناب نعمان احد میں بھی شریک تھے، جہاں وہ شہید ہو گئے تھے یونس نے ابن اسحاق سے اسی سند سے ذکر کیا ہے کہ وہ اور ان کے بھائی ضحاک لاولد تھے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۷۔ حضرت نعمانؓ بن عجلان

حضرت نعمانؓ بن عجلان بن نعمان بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔ یہ صاحب فصیح البیان شاعر تھے اور اپنی قوم کے سردار۔ حضور اکرمؐ ایک بار ان کی عیادت کو گئے۔ آپؐ نے دریافت کیا "نعمان کہو تمہارا کیا حال ہے" انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! سخت تکلیف میں ہوں" حضور اکرمؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ اگر یہ مرض عارضی ہے، تو مریض کو شفائے عاجل عطا فرما اور اگر اسے لمبا کرنا ہے تو نعمان کو صبر کی توفیق دے اور اگر اس کی زندگی ختم ہو رہی ہے تو اسے دنیا سے نکال کر اپنی رحمت میں جگہ دے" اور جناب نعمان نے حضرت حمزہؓ کی بیوہ خولہ دختر قیس سے شادی کر لی تھی۔ مندرجہ ذیل اشعار میں انہوں نے انصار کی ان خدمات کا ذکر کیا ہے۔ جن سے اسلام کی پیش رفت میں مدد ملی اور نیز حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد کے واقعات قلم بند کئے ہیں۔

فقل لقریش نحن اصحاب مکہ یوم حنین والفوارس فی بدر

قریش کو کہہ دو ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے مکے کو فتح کیا اور ہم ہی وہ شاہ سوار ہیں جنہوں نے بدر اور حنین میں اپنے جوہر دکھائے۔

واصحاب احد و النضیر وخیبر ونحن رجعنا من قریظۃ بالذکر

اور ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے احد میں اور بنونضیر کے خلاف شمشیر زنی کی اور خیبر کو فتح کیا اور جب ہم بنوقریظہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف کارگزاری ختم کر کے واپس ہوئے تو ہماری شہرت کی دھوم مچی ہوئی تھی۔

ویوم بارض الشام اذ قیل جعفر وزید وعبداللہ فی علق یجری

اور اسی شام کی اس جنگ میں ہم شریک تھے جس میں جعفر طیار، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے۔ یوں ہمارے کارناموں کا سلسلہ چلتا ہے۔

نصرنا واوینا النبی ولم نخف صروف اللیالی والعظیم من الامر

ہم نے حضور اکرم ﷺ کو پناہ دی، اور آپ کی امداد کی نہ تو ہمیں زمانے کے مصائب ڈرا سکے اور نہ بڑی بڑی مہمات

وقلنا لقوم هاجروا مرحبابکم واهلا وسهلا قد امنتم من الفقر

ہم نے مہاجرین کو اہلاً وسہلاً ومرحبا کہا اور نیز یہ کہا کہ تم ناداری کی مصیبت سے بچ گئے ہو۔

نقاسمکم اموالنا ودیارنا کقسمة الیسار الجزور علی الشطر

ہم تمہیں اپنا مال ومتاع اور گھربار اس طرح تقسیم کر دیں گے جس طرح کہ دولت مند لوگ مذبوحہ بکری یا اونٹنی کے ٹکڑے کر کے بانٹ دیتے ہیں۔

(یہ ایک خاصہ لمبا قصیدہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے دو بحروں میں استعمال کیا ہے) چنانچہ جو شخص بھی بنو زریق سے آتا وہ اسے نوازتے۔ اس سلسلے میں ایک شاعر کے تاثرات ملاحظہ کیجیے۔

اری فتنة قد الهت الناس عنکم فندلا زریق المال من کل جانب

میں ایسے جوان مردوں کو دیکھ رہا ہوں جنہوں نے لوگوں کو تم سے اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے اور بنو زریق مال کو ہر طرف سے اپنی طرف جذب کر رہے ہیں۔

فان ابن عجلان الذی قد علمتم یبدد مال اللہ فعل المناهب

تم جانتے ہو کہ نعمان بن عجلان ایسا آدمی ہے جو اللہ کے عطا کردہ مال سے ایسا سلوک کرتا ہے جیسا کہ غازی مال غنیت سے۔

یمرون بالدهنا خفافا عیابهم ویخرجن من دارین بجر الحقائب

وہ اپنی اونٹنیوں پر گھروں کو واپس ہوتے ہیں تو ان کی ہمیانیاں خالی ہوتی ہیں۔ حالانکہ جب وہ گھروں سے نکلے تھے تو انہیں گھسیٹتے لائے تھے۔

تینوں نے ہی ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۸۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن عدی

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن عدی بن نضلہ۔ ایک روایت کے مطابق نضلہ بن عبدالعزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب القرشی العدوی ہے۔ باپ بیٹا دونوں ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے جہاں جناب عدی فوت ہو گئے اور نعمان کو ان کی وراثت منتقل ہوئی۔ اسلام میں جناب نعمان پہلے وارث تھے۔ اور ان کے باپ پہلے انسان تھے جن کی وراثت منتقل ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر نے اپنے دورِ خلافت میں انہیں میسان کا عامل مقرر کیا۔ ان کی بیوی نے خاوند کا ساتھ دینا چاہا۔ لیکن اجازت نہ مل سکی چنانچہ وہاں سے انہوں نے ذیل کے اشعار لکھ کر اپنی بیوی کو بھیجے۔

فمن مبلغ الحسناء ان حليلها بميسان يسقى فى زجاج وحنتم

حسناء کو میرا یہ پیغام کون پہنچائے گا کہ تمہارا شوہر میسان میں شیشے کے گلاس اور لکڑی کے برتن میں پی رہا ہے۔

اذا شئت غنتنى دهاقين قرية وصيناجة تجذو على كل منسم

جب میں چاہوں تو گاؤں کی عورتیں مجھے گانا سناتی ہیں اور ناچنے والی عورتوں جو ہر قدم پر ناچتی ہیں۔

اذا كنت ندمانى فبالأكبر اسقنى ولا تسقنى بالاصغر المتثلم

جب تو میری رفیقہ تھی تو تو مجھے بڑے برتن میں شراب پلاتی تھی اور چھوٹے ٹوٹے برتن میں مجھے نہیں پلاتی تھی۔

لعل امير منين يسوئه تنادمنا فى الجوسق المتهدم

غالباً امیر المومنین (عمرؓ) یہ برداشت نہ کر سکے کہ ہم باہم ٹوٹے پھوٹے گھر میں ایک ساتھ زندگی بسر کرتے۔

جب امیر المومنین کو ان اشعار کا علم ہوا تو انہوں نے جناب نعمان کو لکھا کہ تمہارے اشعار پڑھ کر بلاشبہ مجھے تکلیف ہوئی ہے، چنانچہ انہیں معزول کر دیا۔ جب دربار خلافت میں پیش ہوئے تو عرض کیا۔ امیر المومنین! بخدا پینے پلانے کی کوئی بات نہ تھی۔ اس کا ذکر صرف شعر تک محدود ہے۔ مجھے شراب ملی تھی تو میں نے پی نہیں خلیفہ نے کہا تمہارے بارے میں میرا ظن یہی ہے۔ لیکن میں تمہیں کوئی عہدہ نہ دوں گا۔ اس کے بعد انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی اور جب تک زندہ رہے۔ مسلمانوں کے ساتھ شریک جہاد رہے ابو عمر ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۴۹۔ حضرت نعمانؓ بن عصر

حضرت نعمانؓ بن عصر بن ربیع بن حارث بن ادیم بن امیہ بن خدرہ بن کاہل بن رشد (مراد افرک بن ہرم بن ہنی بن بلی ہے) ایک روایت میں ان کا نسب یوں مذکور ہے۔ نعمان بن عصر بن عبید بن وائلہ بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن وذم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن حاف بن قضاعہ بلوی جو انصار کے حلیف تھے بعد میں بنو معاویہ بن مالک بن عمرو بن عوف کے حلیف ہو گئے جناب نعمان بدر سمیت حضور اکرمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے انہوں نے جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو معاویہ بن مالک بن عوف النعمان البلوی کا جوان کا حلیف تھا ذکر کیا ہے۔

ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ، ابو معشر اور واقدی نے ان کے والد کا نام عصر بکسر العین وسکون صاد بیان کیا ہے۔ ہشام بن کلبی نے عصر بفتح العین والصاد لکھا ہے اور عبداللہ بن محمد بن عمارۃ (جس سے مراد لقیط بن عصر ہے) نے عصر بفتح العین وسکون صاد تحریر کیا ہے۔ طبری نے ان سب کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ نے انہیں بلوی شمار کیا ہے مگر سلسلہ نسب نہیں بیان کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ماکولا کی روایت ہے کہ وہ (نعمان) بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے اور یہ وہی صاحب ہیں جنہیں ارتداد عام کے دوران میں طلیحہ نے قتل کر دیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہرم بکسر الہاء وسکون الراء

۵۲۵۰۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ

حضرت نعمانؓ بن عمرو بن رفاعہ بن سواد اور بروایتے رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار، انہیں نعیمان بھی کہتے تھے۔ آخری بیعت عقبہ میں ستر اشخاص میں یہ بھی موجود تھے۔ رسول کریمؐ کے ساتھ تمام غزوات میں شامل رہے۔ بقول واقدی انہوں نے امیر معاویہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ابو عمر نے بھی یہی کہا ہے۔

۵۲۵۱۔ حضرت نعمانؓ بن عمرو بن خلدہ

حضرت نعمانؓ بن عمرو بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضۃ الانصاری البیاضی۔ یہ صاحب جنگ احد میں مسلمانوں میں شامل تھے۔ ابن الکلبی نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۲۔ حضرت نعمانؓ بن غصن

حضرت نعمانؓ بن غصن بن حارث البلوی۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے باسنادہ ابونعیم سے انہوں نے ابن شہاب سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق انصار کے اوس قبیلے سے تھا اور جو بنو معاویہ بن مالک النعمان بن غصن سے تھا اور جو بنو بلی سے ان کے حلیف تھے۔ ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ان بیانات کا تعلق ابونعیم اور ابوموسیٰ سے ہے۔ لیکن جناب عصر کو جن کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ انہوں نے تصحیف کر کے غصن بنا دیا ہے اور ہم اپنی رائے نعمان بن عصر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور اسی طرح ابن مندہ پر اعتراض بھی مبنی بر وہم ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ ہاں ابن مندہ نے انہیں بلوی لکھا ہے اور ابن اسحاق سے روایت ہے کہ یہ شخص جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے جو بنو معاویہ بن مالک سے ہیں۔ اور چونکہ ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انہیں علیحدہ آدمی تصور کرتے ہیں اور اگرچہ ہم نے التزام کر رکھا ہے کہ کوئی ترجمہ ترک نہیں کریں گے۔ لیکن ہم نے اس ترجمے کو چھوڑ دیا ہے اور نعمان بن عصر کے ترجمے میں ابوموسیٰ کے اس قول کا ذکر کر دیا ہے۔

۵۲۵۳۔ حضرت نعمانؓ بن ابی فاطمہ

حضرت نعمانؓ بن ابی فاطمہ۔ ایک روایت میں ابوفطیمہ انصاری مذکور ہے۔ ابوسلمہ اور محمود بن عمرو الانصاری نے نعمان بن ابی فاطمہ سے روایت کی کہ قربانی کے لئے انہوں نے ایک مینڈھا خریدا جس کی بڑی بڑی آنکھیں اور بڑے بڑے سینگ تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دیکھا تو فرمایا یہ مینڈھا اس مینڈھے سے ملتا جلتا ہے جو ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا تھا۔ ابن عفراء نے اسی طرح کا ایک مینڈھا خرید کر حضور کو ہدیۃً پیش کیا جسے آپؐ نے ذبح فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۵۴۔ حضرت نعمانؓ بن قوقل

حضرت نعمانؓ بن قوقل۔ اور ایک روایت میں نعمان بن ثعلبہ ہے اور بقول ابو عمر ثعلبہ کو قوقل کہتے ہیں۔ بقول موسیٰ بن عقبہ وہ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ نعمان الاعرج بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن قوقل اور ان کا نام غنم بن عوف بن عمرو بن عوف تھا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو اصرم بن فہر بن غنم النعمان بن مالک بن ثعلبہ جنہیں قوقل کہتے تھے روایت کی یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے غزوۂ احد میں کہا تھا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ آج سورج غروب ہونے سے پہلے لنگڑاتا لڑکھڑاتا جنت میں پہنچ جاؤں۔ حضور اکرم ﷺ (ان کی شہادت کے بعد) سنا تو فرمایا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے ایک خواہش کی جو اس نے پوری کر دی ہے۔ میں نے اسے بہشت میں گھومتے دیکھا ہے اور وہ بالکل سیدھا چل رہا تھا۔

ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے روایت کی کہ نعمان بن قوقل کوفی تھے انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے بلال بن یحییٰ نے روایت کی۔ نیز جابر بن عبداللہ اور ابو صالح نے بھی ان سے روایت کی لیکن ان سے سماع نہیں کیا اور ابو صالح کی حدیث مرسل ہے۔

ابو منصور بن مکارم المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ نعمان بن قوقل حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں تمام فرض نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں تو کیا مجھے بہشت کا مستحق گردانا جائے گا۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے کہا بخدا میں اس پر کسی چیز کا اضافہ نہ کروں گا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۵۔ حضرت نعمانؓ بن قیس الحضرمی

حضرت نعمانؓ بن قیس الحضرمی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور انہوں نے خود آپؐ سے اور صدیق اکبر سے غار کا قصہ سنا۔ ان سے ایاد بن لقیط الکوفی نے روایت کی۔ تینوں نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۵۶۔ حضرت النعمانؓ قیل ذی رعین

حضرت النعمانؓ۔ بروایتے یہ وہی ذی رعین ہیں جنہیں ملوک حمیر نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا تھا۔

ابو جعفر بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جب حضور اکرم تبوک میں تشریف لائے تو حارث بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال، نعمان ذی رعین اور ہمدان اور معافر ملوک حمیر کا خط اور ان کے قبول اسلام کی اطلاع لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے نیز انہوں نے زرعہ ذایزن بن مالک بن مرہ رہاوی کو حضورؐ کے پاس اپنے قبول اسلام اور ترک شرک کے بارے میں اطلاع دینے کے لئے بھیجا اور آپ کو خوش آمدید کہا۔

ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور نیز وہ کہتے تھے کہ ابن اسحاق سے بھی ایسا ہی مروی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں صحیح بات یہ ہے کہ نعمان ذی رعین، حارث اور نعیما ملوک حمیر کے نام ہیں جنہوں نے اپنے قاصد اور مکتوب دربار رسالت میں بھیجے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور نعمان قاصد کا نام نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۵۷۔ حضرت نعمانؓ بن مالک الخزرجی

حضرت نعمانؓ بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج اور ثعلبہ بن دعد وہی آدمی ہیں جنہیں قوقل کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بڑے معزز اور مکرم آدمی تھے اور جب کوئی آدمی ان کے پاس پناہ لینے آتا تو وہ اسے اس لفظ قوقل سے پناہ کا یقین دلاتے اسی بنا پر اس کے بھائی عوف کے دونوں بھائیوں بنو غنم اور بنو سالم کو بھی قواقلہ کہتے تھے اور اسی وجہ سے بیت المال کے رجسٹر میں ان کا نام بنو قوقل درج تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔

ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن غنم بن سالم اوسی بدر اور احد کے غزوات میں شریک تھے۔ ابو عمر کی رائے ہے کہ نعمان بدر اور احد کے غزوات میں موجود تھے۔ ان کی شہادت بقول واقدی صفوان بن امیہ کے ہاتھوں غزوۂ احد میں ہوئی لیکن عبداللہ بن محمد بن عمارہ کہتے ہیں کہ جو صحابی بدر اور احد میں شریک ہوئے اور پھر احد میں شہید ہوئے وہ نعمان الاعرج بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم تھے اور جن صاحب کو قوقل کہا جاتا ہے وہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہر ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے اور السدی کا بیان ہے کہ نعمان بن مالک انصاری جب غزوۂ احد کے لئے مدینے سے نکلے اور انہوں نے عبداللہ بن ابی سے بھی مشورہ کیا حالانکہ اس سے پہلے ایسی نوبت کبھی نہیں آئی تھی تو انہوں نے حضور اکرم کی خدمت میں عرض کیا بخدا یا رسول اللہ میں ضرور جنت میں داخل ہوں گا۔ حضورؐ نے پوچھا وہ کیسے عرض کیا یا رسول اللہ میں توحید اور رسالت کا قائل ہوں اور میں جنگ میں بھاگوں گا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔ چنانچہ اسی دن شہید ہو گئے۔ ابو موسیٰ اور ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ اس نعمان سے مراد نعمان بن قوقل ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ نسب ایک ہی ہے اور بدر و احد میں شرکت اور احد میں ان کی شہادت بھی ایک ہی سی ہے۔ دونوں کے نسب میں سوائے دعد اور اصرم کے اور کوئی فرق نہیں ہے اور ایسے مواقع پر راویوں میں سے اس سے بھی زیادہ اختلاف کا ہونا معمول میں داخل ہے بعض اوقات ایک راوی اپنے اسناد میں ایک یا دو آدمیوں کا نام حذف کر دیتا ہے حالانکہ بعض اور روات نے ان کا نام اسناد میں شامل کیا ہوتا ہے۔ ان کی کتابوں میں بہ کثرت ایسی مثالیں ملتی ہیں اسی وجہ سے ابن مندہ نے اور نیز ابو نعیم نے نعمان بن مالک کا علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا۔ رہا ابو موسیٰ کا ان کے نسب میں سالم کا اضافہ کرنا یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ سالم، غنم کا بھائی ہے، بیٹا نہیں۔ انصار میں ایک اور سالم جو عبداللہ بن ابی کے خاندان سے تھے۔ ان کا لقب الحبلی تھا۔ لیکن ان کا نسب بالکل غیر اہم ہے نیز ابو موسیٰ کا جناب نعمان کو اوسی لکھنا بھی درست نہیں کیونکہ وہ خزرجی تھے۔

ابو عمر اور ابو موسیٰ کے لئے ان کا علیحدہ ترجمے لکھنے کی کوئی معقول وجہ نہ تھی۔ ابو عمر نے ان کا ترجمہ نعمان بن قوقل کے عنوان سے قلم بند کیا ہے۔ جو ان کے جد اعلیٰ تھے۔ ابن کلبی کا قول ہے کہ وہ غنم ہیں اور ابو عمر کا قول ہے کہ وہ ثعلبہ ہیں جو نسب میں ان کے جد ادنیٰ ہے بنا بر بن ابو موسیٰ کے لئے استدراک کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ نعمان بن قوقل کے نام سے لکھا ہے اور قوقل سے ان کی مراد ثعلبہ تھے جو مالک کے والد تھے اور قوقل ان کا لقب تھا۔ واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۵۸۔ حضرت نعمانؓ بن مالک انصاری اوسی

حضرت نعمانؓ بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ بن حارث انصاری اوسی۔ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بعد از بدر تمام غزوات میں شریک رہے اور بقول عدوی عامر بن مجدعہ سوید بن نعمان کے والد تھے۔ ابو عمر نے سوید بن نعمان کے ترجمے میں عامر کی جگہ عائذ کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۵۹۔ حضرت نعمانؓ بن ابی مالک الخزرجی

حضرت نعمانؓ بن ابی مالک۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جعفر نے واقدی سے روایت کی کہ نعمان ابی مالک وہ آدمی ہیں جنہوں نے عویمر بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو قتل کیا تھا۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۰۔ حضرت نعمانؓ بن مرۃ

حضرت نعمانؓ بن مرہ۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے، حالانکہ وہ تابعی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت کی ہے۔

۵۲۶۱۔ حضرت نعمانؓ بن مقرن

حضرت نعمانؓ بن مقرن۔ ایک روایت کے رو سے ان کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔ نعمان بن عمرو بن مقرن بن عائذ بن میجا بن ہجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن عبد بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ مزنی اور عثمان کی اولاد مزینہ شمار ہوتی تھی کیونکہ وہ اپنی ماں کی طرف منسوب تھے۔ ان کی کنیت ابوعمرو یا ابوحکیم تھی اور فتح مکہ کے موقعہ پر بنو مزینہ کا علم ان کے پاس تھا۔ مصعب سے مروی ہے کہ نعمان بن مقرن نے اپنے سات بھائیوں کی معیت میں ہجرت کی تھی۔

ان سے مروی ہے کہ بنو مزینہ کا وفد جب رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ تو وہ چار سو سواروں پر مشتمل تھا۔ اولاً انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کی پھر کوفے میں منتقل ہو گئے اور بعد میں مدینے آ گئے اور وہاں قادسیہ کی فتح ان کے طفیل حاصل ہوئی۔

جب نہاوند پر حملہ آور ہونے کے لئے سوار حضرت عمرؓ کے پاس جمع ہوئے۔ تو خلیفہ نے اہل بصرہ اور کوفہ کو لکھا کہ دونوں شہروں کے دو ثلث مردان کار اسلامی لشکر میں شمولیت کے لئے مدینے پہنچ جائیں میں ان کی کمان ایسے آدمی کے حوالے کروں گا جو اس کام کے لئے موزوں ہوگا۔ مسجد نبوی میں آئے تو نعمان بن مقرن کو نماز پڑھتے دیکھا۔ انہوں نے انہیں میدان جنگ کو روانگی کا حکم دیا اور لشکر کی کمان ان کے سپرد کی اور فرمایا کہ اگر نعمان شہید ہو جائیں تو حذیفہ کمان سنبھال لیں اور اگر حذیفہ بھی شہید ہو جائیں تو جریر کمان دار ہوں گے۔

نعمان نے کوچ کیا۔ اور ان کے ساتھ حذیفہ مغیرہ بن شعبہ، اشعث بن قیس، جریر اور عبداللہ بن عمر بھی تھے۔ جب نہاوند کے مقام پر پہنچے تو جناب نعمان نے اسلامی لشکر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اے مسلمانو! میں حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں۔ جب تک زوال نہ ہو جاتا تا آپ صبح کی جنگ کو آخری شکل نہیں دیتے تھے۔ اے اللہ تو نعمان کو شہادت عطا فرما اور مسلمانوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن پر فتح عطا فرما" اس پر سارے لشکر نے آمین کہی نیز جب میں علم کو تین دفعہ ہلاؤں تو آخری جنبش پر یک لخت دشمن پر حملہ کر دینا اور اگر میں مارا جاؤں تو میرے پاس کوئی نہ رکے جب کمان دار نے تیسری باری علم کو جنبش دی تو مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ یہ جنگ اکیس ہجری میں واقع ہوئی تھی اور کماندار کی شہادت جمعہ کے دن ہوئی تھی۔

جب خلیفہ کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو مسجد میں آئے اور منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو نعمان کی شہادت کی خبر سنائی پھر سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگ گئے۔ جناب عبداللہ بن مسعود نے فرمایا ایمان کے بھی گھر ہیں اور نفاق کے بھی گھر ہیں۔ ابن مقرن بھی ایمان کا گھر تھا۔ جناب نعمان سے معقل بن یسار، محمد بن سیرین اور ابوالخالد والبی نے روایت کی۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے بذریعہ اس اسناد کے جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے کہا کہ ہمیں حسن بن علی الخلال نے انہیں عفان بن مسلم اور حجاج بن منہال نے بتایا کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے انہیں عمر ابودان الجونی نے علقمہ بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے معقل بن یسار سے روایت کی کہ جب حضرت عمرؓ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزاں کے خلاف جنگ کے لئے روانہ کیا اس کے بعد ساری حدیث مفصل بیان کی۔ جناب نعمان نے اسلامی لشکر سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے ہیں۔ اگر حضورؐ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ نہ کرتے تو زوال کا انتظار فرماتے۔ ہوائیں چلتیں اور آسمان سے فتوحات نازل ہوتیں۔ علقمہ بن عبداللہ بکر بن عبداللہ مزنی کے بھائی تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۲۔ حضرت نعمانؓ بن یزید

حضرت نعمانؓ بن یزید بن شرجیل بن امرؤالقیس بن عمرو المقصود بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن حارث الاکبر۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نعمان، اشعث بن قیس ذوالنمرق کے ماموں تھے۔ بواسطہ طبری، یہ ابوعلی غسانی کا قول ہے کلبی کہتے ہیں کہ ذوالنمرق امروءالقیس کا لقب تھا۔ جو نعمان کے دادا تھے۔

۵۲۶۳۔ حضرت نعیمؓ بن اوس

حضرت نعیمؓ بن اوس۔ تمیم الداری کے بھائی تھے۔ ان کا ذکر اس حدیث میں جو بعض متاخرین نے بیان کی ہے پایا جاتا ہے۔ جناب نعیم اپنے بھائی تمیم اور عزادابو ہند کے ساتھ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو جاگیر انہوں نے مانگی۔ آپؐ نے عطا فرمادی۔ ایک روایت کے مطابق ان کے بھائی حضورؐ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے تھے اور ان کا شمار صحابہ میں نہیں ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۴۔ حضرت نعیمؓ بن بدر

حضرت نعیمؓ بن بدر۔ السدی نے ان کا ذکر ابو مالک اور انہوں نے عبداللہ بن عباس سے بہ سلسلہ نزول آیت ولا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی بیان کیا ہے کہ بنو تمیم کا ستر اسی آدمیوں کا وفد حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان میں اقرع بن حابس، زبرقان، عطارد، قیس بن عاصم، نعیم بن بدر اور عمرو بن اہتم بھی تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ کتاب میں اسی طرح مذکور تھا لیکن ان کا خیال ہے کہ ان صاحب کا نام عیینہ بن بدر تھا۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ کا خیال غلط ہے کیونکہ عیینہ بن بدر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنوفزارہ سے تھے۔ یہ بنوتمیم سے تھے۔

۵۲۶۵۔ حضرت نعیمؓ بن جناب

حضرت نعیمؓ بن جناب التجیبی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابن ماکولا نے ان کا ذکر بروایت حضرمی کیا ہے۔

۵۲۶۶۔ حضرت نعیمؓ بن ربیعہ

حضرت نعیمؓ بن ربیعہ بن بن کعب اسلمی۔ یہ صاحب کچھ عرصہ حضور اکرمؐ کی خدمت گزاری میں مصروف رہے (اور ایک روایت میں ہے کہ کنت اخدم النبی کے راوی ربیعہ بن کعب ہیں نہ کہ نعیم بن ربیعہ جیسا کہ ہم باب را میں بیان کر آئے ہیں) اس کے راوی ابراہیم بن سعد ہیں جنہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے انہوں نے نعیم بن ربیعہ بن کعب سے روایت کی۔ لیکن یہ وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس کے راوی ربیعہ بن کعب ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۶۷۔ حضرت نعیمؓ بن زید التیمی

حضرت نعیمؓ بن زید التیمی۔ ابن اسحاق نے انہیں تمیم الداری کے وفد میں شامل کیا ہے اور ابوموسیٰ نے مختصراً اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور جب تک وہ زندہ رہے تمیم الداری کو ان سے منسوب نہیں کیا گیا اور اگر یہ انتساب ان کی وفات کے بعد عمل میں آیا تو ہوسکتا ہے کہ درست ہو اور ہمارے علم میں نہ آیا ہو جب بھی تمیمی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے تمیم بن مرہ بن ادمراد ہوتا ہے اور نعیم بن زید کا تعلق تمیم بن مرسے ہے جیسا کہ ہم نے حتات کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور آگے چل کر نعیم بن یزید کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

۵۲۶۸۔ حضرت نعیمؓ بن سلامۃ

حضرت نعیمؓ بن سلامہ۔ ایک روایت میں سلام آیا ہے ابوہریرہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے اس حدیث کو عطاء بن ابی رباح نے ابوہریرہ سے یوں بیان کیا کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، نیز ابوبکر، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل اور نعیم بن سلام بھی موجود تھے کہ اس اثناء میں ایک قاصد جسے حضور اکرمؐ نے کسی ضروری کام کے لئے بھیجا تھا۔ واپس آ گیا حضرت ابوبکر نے عرض کیا یارسول اللہ ایسا تیز رفتار قاصد جو سالماً غانماً واپس آ گیا ہے کم ہی کسی نے دیکھا ہوگا حضورؐ نے فرمایا اے ابوبکر! میں تمہیں اس سے بھی زیادہ تیز رو اور کامیاب تر آدمی کے بارے میں بتاتا ہوں یعنی جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے اور طلوع آفتاب تک وہاں بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ ابن ابی فدیک نے یزید بن عیاض سے انہوں نے ابوعبید سے جو سلیمان بن عبدالملک کا حاجب تھا اور انہوں نے نعیم بن سلامہ سے روایت کی۔ جناب نعیم کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۶۹۔ حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام

حضرت نعیمؓ بن عبداللہ النحام۔ ان کا نسب بن عبداللہ بن اسید بن عبدعوف بن عبید بن عوتج بن عدی بن کعب القرشی العدوی ہے۔ ابوعمر نے بھی ان کا نسب یوں ہی بیان کیا ہے۔ کلبی نے بھی اسی طرح لکھا ہے مگر صرف اتنی تبدیلی کی ہے۔ اسید بن عبد بن عوف۔ انہیں نحام اس لئے کہتے تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ آپ جنت میں داخل ہوئے تو آپ نے وہاں نعیم کی نخ نخ کی آواز سنی اور یوں ان کی آواز کافی دیر آتی رہی۔

نعیم قدیم الاسلام لوگوں میں سے تھے۔ ایک روایت کے مطابق وہ گیارہویں مسلمان تھے اور ایک دوسری روایت کے رو سے اڑتالیسویں۔ حضرت عمرؓ سے پیشتر جناب نعیم نے اپنا اسلام چھپایا ہوا تھا اور چونکہ ان کا قبیلہ ان کا احترام کرتا تھا اور وہ اپنے قبیلے کی بیوہ عورتوں اور یتیموں پر کشادہ دلی سے خرچ کرتے تھے اس لئے انہوں نے انہیں ہجرت سے روکے رکھا اور اجازت دے دی کہ جس دین پر چاہو عمل کرو لیکن یہاں سے جاؤ مت۔ جب تک ہم زندہ ہیں تمہارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اس کے بعد وہ ہجرت کے چھٹے سال مدینے آ گئے۔ یہ صلح حدیبیہ کا سال تھا۔ بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔

جب وہ وارد مدینہ ہوئے تو ان کے ساتھ ان کی قوم کے چالیس آدمی تھے۔ حضور اکرمؐ نے انہیں گلے سے لگایا اور بوسہ دیا۔ فرمایا تمہاری قوم میری قوم سے اچھی ہے کہ انہوں نے تجھے اپنے پاس ٹھہرائے رکھا اور میری قوم نے مجھے گھر سے نکال دیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی قوم اس لئے اچھی ہے کہ اس نے آپ کو ہجرت کا موقعہ فراہم کیا اور میری قوم نے مجھے روکے رکھا۔ ان سے نافع اور محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت کی۔ ابن اثیر کہتے ہیں، میرا خیال ہے کہ ان دونوں کو جناب نعیم سے سماع کا موقعہ نہیں ملا۔

حضرت عمر کے دور خلافت میں پندرہ سن ہجری میں نعیم بن عبداللہ معرکہ یرموک میں شہید ہوئے ایک اور روایت کے رو سے تیرہ سن ہجری میں معرکہ اجنادین میں بھی موجود تھے۔ خلافت ابوبکرؓ میں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۰۔ حضرت نعیمؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت نعیمؓ بن عبدالرحمٰن ازدی بصری۔ داؤد بن ابوہند نے ان سے روایت کی ان کو صحابہ میں شمار کیا گیا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۲۷۱۔ حضرت نعیمؓ بن قعنب

حضرت نعیمؓ بن قعنب۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے یہ وادی کے باشندے تھے انہوں نے باسنادہ حمران بن نعیم بن قعنب سے روایت کی کہ وہ (نعیم) اپنے اور اپنے قبیلے کے صدقات لے کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ حضورؐ کو ان کی یہ ادا پسند آئی۔ ان کے چہرے کو چھوا اور دعا فرمائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۲۔ حضرت نعیمؓ بن عبد کلال

حضرت نعیمؓ بن عبد کلال۔ ان کا ذکر ہم نعمان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ نیز رعین اور ان کے بھائی شرجیل بن عبد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلال کے ترجمے میں بھی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۳۔ حضرت نعیمؓ بن عمرو بن مالک

حضرت نعیمؓ بن عمرو بن مالک (از بنی القضیب از جذام) حزابہ کے والد تھے۔ جنہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہیں حضور کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ابواحمد عسکری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۴۔ حضرت نعیمؓ بن مسعود

حضرت نعیمؓ بن مسعود بن عامر بن انیف بن ثعلبہ بن قنفذ بن خلاوہ بن سبیع بن بکر بن اشجع بن ریث بن غطفان، غطفانی اشجعی۔ ان کی کنیت ابوسلمہ تھی۔ غزوۂ خندق کے موقعہ پر اسلام لائے۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے بنو قریظہ غطفان اور قریش میں بدگمانی پیدا کر کے انہیں ایک دوسرے کا مخالف بنا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر آندھی، سردی اور فرشتوں کے لشکر کو مسلط فرما دیا اور اس طرح حضور اکرمؐ اور اسلامی لشکر کفار کے شر سے بچ گئے۔

جب جناب نعیم ایمان لائے تو انہوں نے دربار رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں کفار کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے کوئی داؤ پیچ کھیلوں۔ فرمایا اجازت ہے کیونکہ الحرب خدعہ ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے وہ واقعہ نقل کیا ہے جسے علامہ ابن اثیر نے بالتفصیل الکامل فی التاریخ میں بیان کیا ہے۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسحاق بن ابراہیم الرازی سے انہوں نے سلمہ بن فضل سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے سعد بن طارق اشجعی (وہ ابومالک ہیں) سے، انہوں نے سلمہ بن نعیم بن مسعود الاشجعی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب دو قاصد مسیلمہ کذاب کا رقعہ لے کر دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے رقعہ پڑھا تو قاصدوں سے دریافت فرمایا کہ اس خط کے مندرجات کے بارے میں تمہاری ذاتی رائے کیا ہے؟ انہوں نے کہا جو کچھ اس کے راقم کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر قاصد کا قتل کرنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن مار دیتا۔

جناب نعیم حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے ایک روایت کے مطابق وہ جنگ جمل میں بصرے آنے سے پہلے مارے گئے تھے۔ مجاشع بن مسعود سلمی اور حکیم بن جبلہ عبدی کو بھی یہی صورت حال پیش آئی۔ تینوں نے بیان کیا ہے۔

۵۲۷۵۔ حضرت نعیمؓ بن مقرن

حضرت نعیمؓ بن مقرن۔ نعمان بن مقرن مزنی کے بھائی تھے۔ جب نعمان جنگ نہاوند میں شہید ہو گئے تو جناب نعیم نے ان کی جگہ لے لی اور علم اٹھا کر جناب حذیفہ کو دے دیا چنانچہ ایران میں جناب نعیم کے ہاتھوں کئی فتوحات ہوئیں۔ دونوں بھائی اپنے قبیلے کے اشراف میں اور نیز کبار صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت عمرؓ بھی دونوں بھائیوں کے فضل و کمال کے قائل تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۷۶۔ حضرت نعیمؓ بن ہزال

حضرت نعیمؓ بن ہزال اسلمی۔ بنو مالک بن افضی سے تھے۔ ان کے بھائی کا نام اسلم تھا اور انہیں اسلمی اور مالکی کہتے تھے مدینے میں بس گئے تھے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی ابن سکینہ کو ابو غالب محمد بن حسن الماوردی مناولہ نے باسنادہ ابوداؤد سے، انہوں نے محمد بن سلیمان انباری سے، انہوں نے وکیع سے، انہوں نے ہشام بن سعد سے، انہوں نے نعیم بن ہزال سے، انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ایک یتیم لڑکا جس کا نام ماعز تھا میرے والد کے زیر تربیت تھا اس نے قبیلے کی ایک لڑکی کے ساتھ زنا کیا۔ میرے والد نے اسے کہا آؤ رسول اکرمؐ کے سامنے اپنا واقعہ بیان کرو شاید وہ تمہاری مغفرت کی کوئی صورت پیدا کر سکیں۔ میرے والد کا مقصد یہ تھا کہ شاید اس کے بچاؤ کی کوئی صورت نکل آئے۔ ماعز نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! میں زنا کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں مجھ پر احکام الٰہی کا اجرا فرمائیے۔ حضورؐ نے منہ پھیر لیا۔ دوبارہ پھر آیا اور اسی بات کو دہرایا۔ اس طرح ماعز چار دفعہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور اپنی بات کو دہراتا رہا۔ آخری دفعہ آپؐ نے پوچھا ''کس سے'' ماعز نے نام بتایا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تو اس سے ہم بستر ہوا۔ اس نے کہا ہاں یارسول اللہ! کیا تم نے اس سے مجامعت کی۔ اس کا جواب اثبات میں تھا تو آپ نے رجم کا حکم دیا۔ جب پتھر برسنا شروع ہوئے تو شدت تکلیف کی وجہ سے چیختا چلاتا بھاگ اٹھا۔ راستے میں عبداللہ بن انیس سے آمنا سامنا ہو گیا۔ انہوں نے اونٹ کی پنڈلی کی ہڈی سے ڈنڈے کا کام لیا اور ماعز کو قتل کر دیا۔ جب حضورؐ کو علم ہوا تو رحمت عالم نے فرمایا اگر تم اس سے مزید تعرض نہ کرتے تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا۔

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے، انہوں نے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت کی کہ وہ جابر بن عبداللہ کے پاس گئے اور کہا کہ بنو اسلم کے لوگ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے حضورؐ کے سامنے اس (ماعز) کے چیخنے چلانے کا ذکر کیا تو حضور اکرمؐ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا مجھے اس حدیث کا علم نہیں ہے۔ انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! مجھے اس حدیث کا ٹھیک سے علم ہے کیوں کہ میں بھی اسے رجم کرنے والوں میں شامل تھا۔ جب ہم اسے لے کر چلے اور سنگ باری شروع کی تو وہ شدت درد سے چلا اٹھا۔ کہنے لگا اے لوگو! مجھے حضور اکرمؐ کے پاس لے چلو کہ میری قوم مجھے قتل کر رہی ہے اور انہوں نے مجھے دھوکا دیا ہے، حالانکہ آپؐ مجھے قتل نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن ہم نے اسے اس وقت چھوڑا جب وہ مر چکا تھا۔ بعدہ ہم نے حضور اکرمؐ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا تم نے اسے چھوڑ دیا ہوتا اور اسے میرے پاس لے آتے تا کہ آپؐ اس سے اس کا ثبوت طلب فرماتے اس سے حضورؐ کا مقصد ترک حد نہ ہوتا۔ ماعز چھوٹے قد کا بدنما زآدمی تھا۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں اسے جنت کی نہروں میں تیرتا دیکھ رہا ہوں۔ تینوں نے اسے بیان کیا ہے ابن مندہ کو اسی میں شبہ ہے ابوعمر کہتے ہیں کہ ایک روایت کی رو سے نعیم کو حضورؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی ہاں البتہ ان کے والد ہزال کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی تھی اور یہی روایت اولیٰ بالصواب ہے۔ واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۷۷۔ حضرت نعیمؓ بن ہمار

حضرت نعیمؓ بن ہمار۔ ایک روایت میں ہبار، ایک میں ہدار اور ایک میں حمار اور خمار مذکور ہے۔ وہ غطفانی تھے ابو سعد سمعانی کی روایت کی رو سے وہ غطفان بن سعد بن ایاس بن حرام بن جذام سے تھے جو بنو جذام کا ذیلی قبیلہ ہے اور وہ اہل شام میں شمار ہوتے تھے۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ ابو یعلی احمد بن علی سے، انہوں نے داؤد بن رشید سے، انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے بحیر بن سعد سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے نعیم بن ہمار سے روایت کی کہ ایک آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور دریافت کیا، یارسول اللہ! شہداء میں افضل کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو صف میں کھڑا لڑتا رہے اور جنگ سے منہ نہ موڑے تا آنکہ قتل ہو جائے۔ ایسے لوگ بہشت کے محلات میں سکونت پذیر ہوں گے اور تیرا رب انہیں دیکھ کر خوشی سے ہنسے گا اور جہاں یہ صورت حال ہو، وہاں حساب کتاب کا کیا ذکر۔

جناب نعیم سے قیس الجذامی نے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابن آدم سے کہتا ہے۔ دیکھو میاں! تم دن کے ابتدائی لمحات میں چار رکعات کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرنا۔ یہ تمہیں دن کے ختم ہونے تک کفایت کریں گی۔ ایک روایت میں دو رکعتیں مذکور ہیں۔

نعیم نے عقبہ بن عامر سے، انہوں نے ولید بن سلیمان بن ابی السائب سے، انہوں نے بسر بن عبید اللہ سے، انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے نعیم بن ہمار غطفانی سے روایت کی، انہوں نے حضور اکرمؐ کو فرماتے سنا کہ ہر آدمی کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ اگر اسے ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے اور اگر سیدھا کرنا چاہے تو سیدھا کر دیتا ہے۔

ولید کے علاوہ اور راویوں نے اس روایت کو نواس بن سمعان سے روایت کیا ہے اور یہی درست ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۷۸۔ حضرت نعیمؓ بن یزید

حضرت نعیمؓ بن یزید۔ بنو تمیم کے وفد کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے الحتات کے ترجمے کے تحت ان کا ذکر کیا ہے، مگر نام نعیم بن زید لکھا ہے۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نعیم بن زید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۵۲۷۹۔ حضرت نعیمانؓ بن عمرو

حضرت نعیمانؓ بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کی کنیت ابو عمرو تھی۔ بیعت عقبہ غزوۂ بدر اور اسی طرح باقی غزوات میں شریک رہے۔ طبیعت میں مزاح تھا۔ چنانچہ حضورؐ ان کی باتیں سن کر محظوظ ہوتے تھے۔

جناب نعیمان سویبط بن حرملہ کے رفیق تھے ہم ان دونوں حضرات کی دلچسپ باتوں سے ایک واقعہ ابوموسیٰ کی زبانی سناتے ہیں۔ ابوعلی نے ابونعیم سے، انہوں نے عبد اللہ بن جعفر سے، انہوں نے یونس بن حبیب سے، انہوں نے ابوداؤد سے، انہوں نے زمعہ بن صالح سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عبد اللہ بن وہب سے انہوں نے ام سلمہ سے سنا کہ ابوبکرؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے شام پر چڑھائی کی اور جناب نعیمان اور سویبط بن حرملہ ان کے ساتھ تھے۔ یہ دونوں حضرات بدری ہیں اس مہم میں سویبط راشن کے مہتمم تھے، نعیمان ان کے پاس آئے اور کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آ لینے دو۔ جناب نعیمان نے کہا اچھا! میں تم سے اس کا انتقام لوں گا وہ گھومتے پھرتے ایک ایسی جماعت کے پاس پہنچ گئے جو کچھ گھوڑے بیچنے کو ساتھ لائے تھے ان سے انہوں نے کہا میں ایک عربی غلام بیچنا چاہتا ہوں جو بڑا دانشور اور فصیح البیان ہے۔ مگر ڈر ہے وہ بگڑ نہ جائے اور یہ کہنے لگ جائے کہ وہ غلام نہیں، بلکہ آزاد ہے اور تم اس کی اس بات سے گھبرا کر اسے چھوڑ دو تو پھر اس سودے کو رہنے دو کیونکہ غلام سے میرے تعلقات خراب ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا نہیں تم اسے لے آؤ۔ ہم دس اشرفیوں پر اسے خریدنے کو تیار ہیں۔

نعیمان انہیں ہانک کر اس جماعت کے پاس لے آئے۔ پھر انہیں کہنے لگے۔ ادھر متوجہ ہو، کہ یہ ہے وہ غلام۔ اس پر وہ لوگ جناب سویبط کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ہم نے تمہیں خرید لیا ہے، انہوں نے کہا۔ میں آزاد ہوں، غلام تو نہیں، انہوں نے ان کی گردن میں رسی ڈالی اور گھسیٹ لے چلے۔ جب حضرت ابوبکر کو اس کا علم ہوا۔ تو چند آدمیوں کو ساتھ لے کر گئے اور جناب سویبط کو قیمت واپس کر کے چھڑا لائے جب اسلامی لشکر واپس مدینے پہنچا اور حضور اکرم کو اس کا علم ہوا تو آپ خوب ہنسے۔

عباد بن مصعب نے ربیعہ میں عثمان سے روایت کی کہ ایک بدو شتر سوار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آیا اونٹ کو صحن مسجد میں بٹھا کر خود دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ بعض حضرات نے جناب نعیمان سے کہا کہ اگر تم اس اونٹ کو ذبح کر دو تو پیٹ بھر کر کھائیں گے۔ گوشت کو ترس گئے ہیں قیمت حضور اکرم ادا کر دیں گے۔ جناب نعیمان نے اونٹ کو ذبح کر دیا جب بدو باہر نکلا اور اسے صورت حال کا علم ہوا تو چلا اٹھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا اونٹ کھا گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا یہ حرکت کس نے کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، نعیمان نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاش میں نکلے۔ معلوم ہوا کہ ضباعہ دختر زبیر کے گھر میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان صاحب نے جو آپ کے ساتھ تھے، بلند آواز سے تو یہ کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو وہ کہیں نظر نہیں آ رہے۔ لیکن انگلی سے ادھر اشارہ کیا۔ جہاں وہ چھپے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وہاں سے باہر نکالا اور پوچھا تم نے یہ فعل کس کے کہنے پر کیا ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے میرا نام لیا ہے انہوں نے ہی مجھے اس حرکت پر اکسایا تھا۔ حضور یہ سن کر ہنس پڑے، ان کی گالوں کو چھوا اور قیمت ادا کر دی۔

جناب نعیمان کبھی کبھی شراب پی لیا کرتے، ایک دفعہ رنگے ہاتھوں میں حضور اکرم کے سامنے لائے گئے۔ آپ نے حاضرین سے فرمایا جوتوں سے اس کی مرمت کرو۔ جب اچھی طرح جوتوں کی بارش ہو چکی تو صحابہ میں سے کسی نے کہا تم پر خدا کی پھٹکار ہو تو حضور نے فرمایا ایسا مت کہو یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم نے انہیں سویبط کے رفیق تو لکھا ہے مگر ان کا نسب نہیں لکھا۔ کبھی یہ خیال بھی آتا ہے کہ شاید یہ کوئی اور صاحب ہوں۔ مگر ہم نے اس سے صرف نظر کرنا بہتر جانا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نون وفا

۵۲۸۰۔ حضرت نفیرؓ ابو جبیر

حضرت نفیرؓ ابو جبیر۔ ایک روایت میں نفیر بن مغلس بن نفیر اور ایک دوسری روایت میں نفیر بن مالک بن عامر الحضرمی آیا ہے۔ ان کی کنیت ابو جبیر تھی' ایک اور روایت کے مطابق ابو خمیر بھی مذکور ہے ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔

معاویہ بن صالح نے عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر دجال کا خروج میرے زمانے میں ہوا تو میں تمہارا کفیل ہوں گا ورنہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کے شر سے بچائے گا۔ انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ لیکن عبداللہ بن عبدالرحمان بن جابر نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے نواس بن سمعان سے طویل تر حدیث بیان کی ہے۔ جبیر بن نفیر نے زمانہ جاہلیت بھی پایا۔ لیکن انہیں حضورؐ کی زیارت نہ نصیب ہو سکی۔ ان کا شمار شام کے کبار تابعین میں ہوتا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۱۔ حضرت نفیرؓ بن مجیب الثمالی

حضرت نفیرؓ بن مجیب الثمالی بشامی۔ حضور اکرمؐ کے قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔ اسحاق بن ابراہیم دمشقی نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے سعید بن یوسف سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابو السلام سے، انہوں نے حجاج بن عبداللہ الثمالی سے (انہوں نے حضور اکرمؐ کو حجۃ الوداع میں دیکھا تھا) انہوں نے نفیر بن مجیب سے ان کی حدیث روایت کی۔

ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں اور ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں اور ہر گھائی میں ستر ہزار مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ہزار بچھو ہیں۔ ہر کافر اور منافق کو ان گھروں میں بند کیا جائے گا۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں۔ ابن مندہ سے اس نام کی روایت میں غلطی ہوئی ہے۔ یہ روایت سفیان بن مجیب کی ہے، انہوں نے باسنادہ ہیثم بن خارجہ سے، انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے سعید سے باسنادہ بیان کی، ابو عمر نے نفیر بن مجیب الثمالی شامی تحریر کیا ہے۔ ان سے حجاج نے جہنم کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس میں ستر ہزار وادیاں ہیں، لیکن یہ حدیث منکر ہے اور غلط ہے۔

ابو زرعہ اور ابو حاتم رازیان کی رائے کے مطابق راوی کا نام سفیان بن مجیب ہے لیکن ان دو کے علاوہ اور کوئی اس کا قائل نہیں۔ چونکہ ابو عمر نے نفیر بن مجیب کا نام لیا ہے۔ اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابن مندہ نے راوی کے نام میں غلطی کھائی ہے، جیسا کہ ابو نعیم کا خیال ہے اس نام میں راویوں کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسا کہ عام طور پر ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ابن مندہ کو کوئی الزام نہیں دیا جا سکتا۔ مثلاً نفیر بن جبیر کے ترجمے میں ہم نے دجال کا ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کو نفیر سے روایت کیا اور بعض نے نواس سے ان میں سے ہم کسی کو تصحیف نہیں کہہ سکتے۔ جیسا کہ ہم سفیان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ اسی طرح ابو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

احمد عسکری نے ابن مندہ سے اتفاق کیا ہے اور نفیر بن مجیب اور سفیان بن مجیب ہر دو کا ذکر بھی کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۲۸۲۔حضرت نفیعؓ ابوبکرہ

حضرت نفیعؓ ابوبکرہ۔ایک روایت میں ان کا نام مسروح آیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ نیز ایک روایت میں ان کا نام نفیع بن مسروح اور ایک روایت میں نفیع بن حارث بن کلدہ ہے۔ جو لوگ انہیں مسروح سے منسوب کرتے ہیں۔ان کے نزدیک یہ حارث بن کلدہ کے غلاموں میں سے تھے اور ان کی والدہ کا نام سمیہ تھا جو حارث کی لونڈی تھی اور وہ زیاد کے اخیافی بھائی تھے۔ شعبی سے مذکور ہے کہ لوگوں نے انہیں حارث کی طرف منسوب کرنا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔انہوں نے مرتے وقت اپنے بیٹے سے کہا کہ میں مسروح حبشی ہوں۔امام احمد بن حنبل نے انہیں ابوبکرہ نفیع بن حارث لکھا ہے اور یہی اکثر لوگوں کا قول ہے امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں کہ ہوذہ بن خلیفہ نے مجھے ان کا نسب بتایا جب ابوبکرہ تک پہنچے تو میں نے ان کے والد کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا چھوڑو، یہیں تک رہنے دو یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو محاصرہ طائف کے موقعہ پر اپنے آقا کو چھوڑ کر حضور اکرمؐ کے پاس آگئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپؐ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔

انہوں نے حضور اکرمؐ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔خود ان سے ابوعثمان نہدی، احنف اور حسن بصری نے احادیث روایت کی ہیں۔ جناب نفیع فاضل اور صالح صحابہ میں سے تھے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے کریں گے۔ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۳۔حضرت نفیعؓ المعلی

حضرت نفیعؓ بن المعلی بن لوذان۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ صاحب حضور اکرمؐ کی مدینہ میں تشریف آوری سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ اس دوران میں بنومزینہ کے ایک آدمی سے جو بنو اوس کا حلیف تھا۔ان کا آمنا سامنا ہو گیا اور چونکہ اوس اور خزرج میں باہم عناد تھے۔ اس لئے اس آدمی نے انہیں قتل کر دیا۔اس بنا پر جناب نفیع انصار میں وہ پہلے آدمی ہیں جو قتل ہوئے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب نون وقاف

۵۲۸۴۔حضرت نقادہؓ الاسدی

حضرت نقادہؓ اسدی۔ایک روایت میں نقادہ بن عبداللہ ایک میں نقادہ بن خلف، ایک میں نقادہ بن سعر اور ایک میں نقادہ بن مالک آیا ہے۔ حجازی تھے اور صحرا نشین تھے ابواحمد عسکری کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابونہیہ تھی۔ بعد میں بصرے میں سکونت اختیار کر لی۔ان سے زید بن اسلم اور ان کے بیٹے سعر بن نقادہ نے روایت کی ہے۔

ابویاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے یونس اور عفان سے، ان دونوں نے غسان بن برزین سے انہوں نے سیار بن سلامہ ریاحی سے انہوں نے براء سلیطی سے انہوں نے نقادۃ الاسدی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ایک آدمی کے پاس بھیجا کہ اس سے ایک اونٹنی مانگ لائے وہ آدمی حضور کی خواہش پوری نہ کر سکا تو آپؐ نے انہیں ایک دوسرے آدمی کے پاس بھیجا جس نے تعمیل ارشاد کی۔ جب حضورؐ نے اونٹنی کو دیکھا تو فرمایا اے اللہ تعالیٰ تو اونٹنی اور اونٹنی بھیجنے والے کو اپنی رحمت سے نواز۔ جناب نقادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لانے والے کو بھی اپنی دعا میں شامل فرما لیجیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ لانے والے پر بھی اپنی رحمت فرما۔ اس کے بعد حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس کا دودھ دوہا گیا اور پیا گیا۔

اس کے بعد آپؐ نے دعا فرمائی یا اللہ تو فلاں آدمی (جس نے اونٹنی نہیں دی تھی) کے مال و اولاد میں برکت فرما اور اے خدا! آدمی کے رزق میں (جس نے اونٹنی دی تھی) روز بروز اضافہ فرما۔ تینوں نے اسے ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۵۔ حضرت نقبؓ بن فروۃ

حضرت نقبؓ بن فردہ بن بدن الانصاری: یہ بنو ساعدہ سے تھے اور غزوۂ احد میں موجود تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے یہ قول ابن شہاب سے نقل کیا ہے۔ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابو موسیٰ کے مطابق ایک روایت میں ان کا نام نقیب ہے بقول ابن ماکولا ثقیب ہے۔ ایک اور روایت میں الاحرش اور اخرس بھی آیا ہے۔

۵۲۸۶۔ حضرت نقیدہؓ بن عمرو

حضرت نقیدہؓ بن عمرو الخزاعی الکعبی۔ ان سے حزام بن ہشام نے روایت کی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا جاتا ہے لیکن بغیر از ثبوت۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۷۔ حضرت نقیرؓ (والد ابی السلیل)

حضرت نقیرؓ۔ ابو السلیل بن ضریب بن نقیر کے والد تھے۔ جریری نے روایت کی ہے ابو السلیل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ اس وقت ایک انصاری کے گھر میں تشریف فرما تھے، جن کا نام اوس بن حوشب تھا، انہوں نے ایک بڑا سا پیالہ حضور اکرمؐ کے ہاتھوں میں تھما دیا۔ دریافت فرمایا کیا ہے؟ عرض کیا دودھ اور شہد ہے۔ حضورؐ نے پیالہ رکھ دیا اور فرمایا یہ دو مشروب ایسے ہیں جنہیں نہ ہم پیتے ہیں اور نہ ناجائز گردانتے ہیں، جو شخص اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے، اللہ اسے اوپر اٹھاتا ہے اور جو شخص غرور کرتا ہے اللہ اسے نیچے گراتا ہے اور نہایت عمدہ طریقے سے اس کے رزق میں اضافہ فرماتا ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب نون و میم

۵۲۸۸۔ حضرت النمرؓ بن تولب

حضرت النمرؓ بن تولب بن زہیر بن اقیش بن عبد کعب بن عوف بن حارث بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناۃ بن اد العکلی۔ عوف بن وائل کے بیٹوں کو عکل کہتے تھے۔ کیونکہ جس لونڈی نے ان کی پرورش کی تھی۔ اس کا نام عکل تھا۔ اس لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارا خاندان اس نام پر مشہور ہو گیا۔ نمر مشہور شاعر تھے۔ ابن الکلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ لیکن ابوعمر نے ان کا نسب یوں بیان ہے۔ نمر بن تولب بن زہیر بن اقیش بن عبد عوف بن عبد مناہ۔ انہوں نے کعب سے لے کر دوسرے عوف تک پانچ نام حذف کر دیئے ہیں۔ لیکن اول الذکر نسب درست ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ نمر سے لے کر ابن عبد مناہ تک (جو بنو تمیم کا چچا تھا) صرف پانچ آدمی ہوں۔

مروی ہے کہ جب جناب نمر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ایک قصیدہ پیش کیا جس کا مطلب یہ تھا۔

انا اتیناک وقد طال السفر تطعمنا اللحم اذا عز الشجر

ہم بڑا لمبا سفر طے کر کے حاضر خدمت ہوتے ہیں ہمیں گوشت کھلائیے جب درختوں کے پتے جھڑ جائیں۔

ذیل کے تین مصرعے بھی اسی قصیدے کے ہیں۔

یا قوم انی رجل عندی خبر اللہ من آیاتہ ھذا القمر،

والشمس، والشعری و آیات اخر

اے قوم میں وہ آدمی ہوں کہ مجھے علم ہے کہ یہ چاند، سورج، شعری اور اسی طرح فطرت کے اور کرشمے اللہ کی آیات ہیں۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماعیل سے، انہوں نے سعید جریری سے انہوں نے ابوالعلاء بن شخیر سے روایت کی کہ وہ مطرف کے ساتھ ربذۃ میں اونٹوں کی منڈی میں تھے کہ ایک بدو جس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا وہاں آنکلا۔ کہنے لگا تم میں کوئی پڑھا لکھا آدمی ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ سے وہ ٹکڑا لے لیا، جس پر مرقوم تھا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم از محمد رسول اللہ ﷺ بنام زہیر بن اقیش جو بنو عکل کی ایک شاخ ہے۔ اگر تم خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دو اور مشرکین سے علیحدگی اختیار کر لو اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے نام پر علیحدہ کر دو تو تم اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہو گے"۔

اس بدو سے اس کی قوم کے بعض افراد نے دریافت کیا۔ آیا تم نے رسول اکرمؐ سے کوئی حدیث بھی سنی ہے اس نے کہا ہاں انہوں نے کہا اچھا وہ حدیث ہمیں سناؤ اس پر اس نے کہا میں نے رسول اکرمؐ سے سنا جو شخص اپنے دل کی کثافتوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ ماہ رمضان کے علاوہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔ لوگوں نے دریافت کیا' کیا سچ مچ تم نے حضور کی زبان مبارک سے یہ سنا وہ کہنے لگا تمہیں اتنا خیال نہیں آتا کہ میں حضور اکرم کی طرف ایک غلط بات کو کس طرح منسوب کر سکتا ہوں بخدا اب میں تم سے دن بھر بات نہیں کروں گا۔ اس نے وہ مکتوب لے لیا اور چلا گیا۔ جریری نے اس بدو کا نام نہیں بتایا۔ لیکن باقی راویوں نے اس کا نام بتایا ہے۔

ابوالعلاء سے روایت ہے کہ وہ بدو بمقام مربد آیا تھا نہ کہ ربذہ۔ باقی واقعہ اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے۔ جب وہ بدو چلا گیا تو ہم نے دریافت کیا کہ بدو کون تھا کسی نے بتایا کہ اس کا نام نمر بن تولب تھا اصمعی کا قول ہے کہ وہ مخضرین میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تھا جنہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے تھے۔ ابوعمر اور ابن العلاء نے اس کا نام کیس بتایا ہے۔ جاہلیت میں وہ شاعر رباب تھا نہ کسی کی مدح کی نہ ہجو کہی۔ اسلام قبول کیا معززین میں شمار ہوتا تھا۔ فصیح شعر کہتا تھا اور سخی تھا۔ ذیل کے اشعار اس نے کہے ہیں۔

تدارک ما قبل الشباب وبعده حوادث ایام تمر واغفل

جوانی سے پہلے اور بعد کا زمانہ انسان گزارتا ہے۔ حوادث گزر جاتے ہیں اور وہ غافل تر ہو جاتا ہے۔

یود الفتی طول السلامة جاهدًا فکیف یری طول السلامة یفعل

انسان لمبی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اسے کون بتائے کہ طویل زندگی میں اسے کیا پیش آئے گا۔

یرد الفتی بعد اعتدال وصحة بنوء اذا رام القیام ویحمل

اعتدال اور صحت کے بعد انسان کو مصائب سے پالا پڑتا ہے اور جب وہ دنیا میں قیام کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اٹھا لے جاتے ہیں۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۸۹۔ حضرت نمطؓ بن قیس

حضرت نمطؓ بن قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لاکی بن سلمان بن معاویہ بن سفیان بن ارحب الہمدانی الارحبی۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ آپؐ نے انہیں یمن میں ایک جاگیر عطا فرمائی جو ایک طویل عرصے تک ان کے خاندان میں رہی۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۲۹۰۔ حضرت نمیرؓ بن اوس

حضرت نمیرؓ بن اوس الاشجعی۔ ایک روایت میں اشعری آیا ہے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر کہتے ہیں انہیں صحابہ میں ان لوگوں نے شمار کیا ہے جنہیں وسعت نظر عطا نہیں ہوئی۔ ان سے ولید بن نمیر نے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میرے خیال کے مطابق انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی نمیر بن ولید بن نمیر بن اوس نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا کہ دعا اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ جو قضائے مبرم کو بھی ٹال دیتا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں لیکن ابوموسیٰ نے یہ نہیں لکھا کہ جناب نمیر کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔

علامہ واقدی کے کاتب' محمد بن سعد لکھتے ہیں کہ نمیر بن اوس اشعری شام کے طبقہ ثالث کے تابعی اور دمشق کے قاضی تھے۔ انہوں نے کم احادیث کی روایت کی انہوں نے ۱۲۲ ہجری میں وفات پائی۔ حافظ ابوالقاسم دمشقی لکھتے ہیں کہ نمیر بن اوس اشعری دمشق کے قاضی تھے، انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے ابوموسیٰ، ابوالدرداء، معاویہ اور ام الدرداء سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے ولید، ابراہیم بن سلیمان افطس، یحییٰ بن حارث ذماری وغیرہ نے روایت کی۔ جناب نمیر آذربائیجان کے والی رہے۔ علی بن عبداللہ التمیمی اور ابوعبید قاسم بن سلام کہتے ہیں کہ نمیر بن اوس نے ۱۲۲ ہجری میں وفات پائی اور ظاہر ہے کہ اس سن ہجری میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات پانے والا صحابی نہیں ہوسکتا۔ واللہ اعلم۔

۵۲۹۱۔ حضرت نمیرؓ بن حارث

حضرت نمیرؓ بن حارث الانصاری اوسی ظفری۔ پھراز بنوعبید بن رزاح بن کعب جن کا نام ظفر ہے۔ جناب نمیر غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ جعفر نے باسنادہ ابن اسحاق سے، انہوں نے ابوجعفر سے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر جن کا تعلق بنوعبید بن رزاح سے نمیر بن حارث کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام نصر اور ایک میں نضر مذکور ہے۔ ہم اس کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۲۹۲۔ حضرت نمیرؓ بن خرشہ

حضرت نمیرؓ بن خرشہ بن ربیعہ ثقفی۔ بلحارث بن کعب۔ ان کے حلیف تھے یہ ان لوگوں میں شامل تھے جو عبد یالیل کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ امام بخاری نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

عبدالعزیز بن قاسم بن عامر بن نمیر بن خرشہ نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے جو بنوثقیف کے وفد میں شامل تھے روایت کی کہ ہم نے حضور اکرمؐ سے جھہ کے مقام پر ملاقات کی۔ لوگ ہمارے آنے سے خوش ہوئے اور حضورؐ نے انہیں ہمارے خیر مقدم کا حکم دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۳۔ حضرت نمیرؓ بن عامر

حضرت نمیرؓ بن عامر النمیری۔ جریر بن حازم کہتے ہیں کہ انہوں نے جناب ایوبؓ کی محفل میں ایک بدو کو صوف کا جبہ پہنے دیکھا۔ وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے مولی قرہ بن دعموص بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ نے بیان کیا کہ وہ مدینے میں حضور اکرمؐ کی زیارت کے لئے آئے۔ حضورؐ کے آس پاس اتنا ہجوم تھا کہ انہیں قریب آنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ انہوں نے وہیں سے عرض کیا یارسول اللہ! اس غلام کے لئے مغفرت کی دعا فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے۔ حضورؐ نے ضحاک بن قیس کو ہمارا عامل مقرر فرمایا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ان کی روایت میں نمیر بن عامر کا ذکر نہیں اور حدیث کا راوی قرہ ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں اس میں کچھ مواد ایسا ہے جسے میں نہیں سمجھ پایا۔

۵۲۹۴۔ حضرت نمیرؓ بن عریب

حضرت نمیرؓ بن عریب۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور ابواسحاق کی حدیث جس میں حضور اکرمؐ نے گرمیوں میں روزے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے راوی نمیر ہی ہیں اور یہ وہ حدیث ہے جو نمیر نے عامر بن مسعود سے روایت کی ہے ہم اس کا ذکر عامر بن مسعود جمحی کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابن ماکولا نے عریب کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ حدیث عامر بن مسعود جمحی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲۹۵۔ حضرت نمیرؓ بن ابی نمیر

حضرت نمیرؓ بن ابونمیر (ان کا نام مالک خزاعی تھا) ایک روایت میں ازدی آیا ہے۔ ابو مالک نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے ان کے بیٹے مالک نے روایت کی۔

ابومنصور بن مکارم نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے عصام بن قدامہ سے انہوں نے مالک بن نمیر خزاعی سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو بحالت قعدہ دیکھا۔ آپؐ نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا ہوا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۶۔ حضرت نمیلہؓ بن عبداللہ

حضرت نمیلہؓ بن عبداللہ بن فقیم بن حزن بن یسار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبدمناہ بن کنانہ لیثی کلبی۔ ابن اسحاق سے مروی ہے کہ نمیلہ بن عبداللہ نے مقیس بن صبابہ کو فتح مکہ کے دن قتل کر دیا تھا اور مقتول ان کے قبیلے سے تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مقیس کا بھائی ہشام مسلمان ہوگیا تھا اور انہیں ایک انصاری نے جنگ کے دوران میں غلطی سے کافر سمجھ کر قتل کر دیا تھا۔ جب مقیس کو معلوم ہوا تو وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں قصاص کے لئے حاضر ہوا۔ چونکہ یہ قتل ایک غلطی کا نتیجہ تھا۔ اس لئے حضورؐ نے مقیس کو خون بہا ادا کر دیا۔ مقیس نے زر دیت قبول کر لیا اور کچھ دن وہیں ٹھہرا رہا اور موقعہ پا کر اپنے بھائی کے قاتل کو قتل کر دیا اور بھاگ کر کفار مکہ کے پاس جا پناہ لی۔ اس لئے فتح مکہ کے دن حضورؐ نے مقیس کے قتل کا حکم دیا تھا۔

بقیہ بن ولید نے عجلان انصاری سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے روایت کی جس نے نمیلہ کی زبانی سنا۔ جناب نمیلہ حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ام المومنین ام سلمہ نے اہل عراق کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریمؐ اس شخص سے بیزار ہیں جس نے مسلمانوں میں تفرقہ اور افتراق پیدا کیا۔ اس لئے تم تفرقے سے بچو۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن کلبی نے ان کے نسب میں ان کے دادا کا نام فقیم لکھا ہے اور طبری نے خثیم۔ ان کا تعلق بنوکلب لیث سے ہے نہ کہ بنوکلبی وبرہ سے اور جب بھی کلبی کو مطلق استعمال کیا جائے تو مراد کلب وبرہ ہوتا ہے۔

۵۲۹۷۔ حضرت نمیلہؓ

حضرت نمیلہؓ۔ ان کا نسب مذکور نہیں۔ سالم بن قتیبہ نے قزعہ سے انہوں نے عبدالملک بن عبید سے انہوں نے مضر سے، انہوں نے نمیلہ سے سنا کہ رسول اکرمؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اسی مقام میں ایمان ہوتا ہے اور اسی میں نفاق اور منافق اللہ کو بہت تھوڑا یاد کرتا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۹۸۔ حضرت نمیلہؓ

حضرت نمیلہؓ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ صاحب پیشتر مذکور آدمی سے مختلف ہیں ایک روایت کے مطابق ابوموسیٰ نے ان کا نسب یوں لکھا ہے۔ نمیلہ بن عبداللہ بن تحیم بن حزن بن یسار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عامر بن لیث، انہوں نے باسنادہ سلمہ سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مقیس بن صبابہ کو نمیلہ بن عبداللہ نے جو ان کا ہم قوم تھا، قتل کیا تھا کیونکہ حضور اکرمؐ نے مقیس کے قتل کا اس لئے حکم دیا تھا کہ اس نے ایک انصاری کو قتل کر دیا تھا، جس سے اس کا بھائی غلطی سے قتل ہو گیا تھا اور پھر وہ مرتد ہو کر کفار قریش کے پاس چلا گیا تھا۔ اس پر مقیس کی بہن نے ذیل کے اشعار کہے۔

لعمری لقد اخزی نمیلة رهطه ففجمع اضیاف الشتاء بمقیس

مجھے اپنی ذات کی قسم کہ نمیلہ نے اپنے قبیلے کو رسوا کیا ہے اور موسم گرما کے مہمان مقیس کی موت کا سوگ منا رہے ہیں۔

فلله منا من رای مثل مقیس اذا النفساء اصحبت لم تخرس

بخدا کس کی آنکھوں نے مقیس جیسے کریم النفس آدمی کو دیکھا ہے جب سارے قبیلے میں کوئی شخص کسی کی کفالت کو آمادہ نہ ہو۔

ابوموسیٰ نے ان کے ذکر سے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے۔ حالانکہ ابن مندہ نے بالاختصار ان کا ذکر کیا ہے نمیلہ بن عبداللہ کے ترجمے میں اور انہیں الکلبی لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابوموسیٰ نے ایک بار انہیں بنولیث سے' پھر بنو کنانہ سے اور ایک مقام پر کلبی لکھا ہے اور انہیں کلب بن وبرہ سے منسوب کیا ہے، حالانکہ ان کا تعلق لیث سے ہے اور اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ واللہ اعلم۔

www.KitaboSunnat.com

باب نون وہا

۵۲۹۹۔ حضرت نہارؓ العبدی

حضرت نہارؓ العبدی۔ ابوموسیٰ نے اذنا، ابوالقاسم عباد بن محمد بن محسن کی کتاب سے انہوں نے ابواحمد بن محمد بن علی المکفوف سے روایت کی۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں میں نے ابوالخیر محمد بن رجاء بن یونس سے پڑھا۔ انہوں نے احمد بن عبدالرحمٰن بن احمد سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے، ان دونوں نے عبداللہ بن محمد سے، انہوں نے محمد بن احمد بن معدان سے، انہوں نے محمد بن عوف سے، انہوں نے سفیان الفزاری سے، انہوں نے یوسف بن اسباط سے، انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے نہار سے جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی سنا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ حضرت اسحاق (یہ حدیث قرآن کی تصریحات کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو سورۂ صافات) ذبیح اللہ تھے۔ اس کے راوی ابوبکر ہیں جنہوں نے بغیر از اسناد نہار العبدی سے روایت کی، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا یارسول اللہ! حسب ونسب کے لحاظ سے کون شخص اکرم الناس ہے۔ فرمایا جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ جب وہ مڑا تو فرمایا واپس آؤ حسب ونسب کے لحاظ سے اکرم الناس حضرت یوسف بن یعقوب اسرائیل بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور انہیں اس اعزاز سے کون محروم کر سکتا ہے جب کہ انہوں نے بیس برس سے کچھ زیادہ عرصہ عبادت الٰہی میں صرف کر دیا۔

ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۰۰۔ حضرت نہشلؓ بن مالک

حضرت نہشلؓ بن مالک الوائلی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں ایک مکتوب دیا۔ یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن سعید بن مسلم بن قتیبہ بن مسلم بن عمرو بن حصین وائلی باہلی نے اپنے والد سے انہوں نے سلم بن قتیبہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے نہشل کو ایک فرمان لکھ کر دیا اور حدیث بیان کی۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۱۔ حضرت نہیرؓ بن الہیثم

حضرت نہیرؓ بن ہیثم بن بنی نابی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی بیعت عقبہ میں موجود تھے مگر غزوۂ بدر میں شرکت سے محروم رہے۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے ایک روایت میں بہیر آیا ہے۔

۵۳۰۲۔ حضرت نہیکؓ بن اساف

حضرت نہیکؓ بن اساف بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی ایک روایت میں اساف بن نہیک آیا ہے ایک اور روایت کے رو سے دونوں روایتوں میں اساف کی جگہ یساف آیا ہے۔

رافع بن خدیج نے اپنے چچا ظہیر بن رافع (دونوں کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی) سے روایت کی انہوں نے کہا ہے میرے بھتیجے! حضور ﷺ نے ہمیں حکم دیا تمہیں چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کی خاطر ایسے امور سے دست بردار ہو جاؤ۔ جنہیں تم اپنے لئے مفید خیال کرتے ہو چنانچہ آپؐ نے ہمیں مزارعت سے منع فرمایا۔ اس لئے ہم اپنی چیزیں نقصان پر بیچتے تھے۔ بنو سلیم کے ایک آدمی نے جس کا نام اساف بن انمار تھا۔ ذیل کا شعر کہا۔

لعل ضرارًا ان تبید دیارھا وتسمع بالریان تعوی ثعالبه

خدا کرے کہ ضرار کی بستیاں تباہ ہو جائیں اور ریاں کے علاقے میں لومڑیاں عوعو کرتی سنی جائیں۔

اس کے جواب میں ہمارے ایک شاعر نے جس کا نام نہیک بن اساف یا اساف بن نہیک تھا ذیل کا شعر کہا۔

لعل ضراراً ان تعیش دیارھا وتسمع بالریان تبنی مشاربه

خدا کرے کہ ضرار کی بستیاں آباد ہوں اور ریان کے علاقے میں اس کے چشمے آباد کئے جائیں۔

ابن مندہ اور ابو نعیم دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے (قال فبعنا اموالنا تلک بضرار الی آخرہ جس میں یساف اور نہیک کا ذکر ہے) جو اضافہ کیا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ کیونکہ یہ حدیث کا ٹکڑا نہیں بلکہ بعض راویوں سے استشہاد ہے۔

۵۳۰۳۔ حضرت نہیکؓ بن اوس

حضرت نہیکؓ بن اوس بن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی از بنو قواقل۔ حسب قول ابو عمر، وہ غزوۂ احد اور مابعد کے غزوات میں شریک رہے۔ وہ خزیمہ بن خزمہ کے بھتیجے تھے۔ محمد بن سعد طبری وغیرہ نے ان ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرم ﷺ نے حنین اور ہوازن کی فتح کے بعد انہیں اہل مدینہ تک خوش خبری پہنچانے پر مامور فرمایا تھا۔ بعد میں حضرت ابوبکر صدیق نے انہیں اپنے دور خلافت میں زیاد بن لبید کے پاس یمن کو روانہ کیا تھا اور پھر زیاد نے کچھ جنگی قیدی اور اشعث بن قیس کو خلیفہ کے پاس مدینے بھیجا تھا۔ ابونعیم ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۴۔ حضرت نہیکؓ بن صریم

حضرت نہیکؓ بن صریم الیشکری: ایک روایت میں سکونی مذکور ہے۔ اہل شام میں شمار ہوتے تھے۔ ابوادریس خولانی نے حضور اکرمؐ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا تم مشرکین سے جہاد کرو اور جو تم سے بچ جائیں وہ دجال سے اردن کے دریا کے کنارے پر جہاد کریں۔ مجھے علم نہیں کہ اردن اللہ کی زمین پر کہاں واقع ہے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۵۔ حضرت نہیکؓ بن عاصم

حضرت نہیکؓ بن عاصم بن مالک بن منتفق، رفیق ابورزین لقیط بن عامر بن المنتفق عقیلی: ابوالمعالی نصراللہ بن سلامہ بن سالم الہیتی نے اجازۃً (اور میرا خیال ہے کہ میں نے ان سے سنا) نقیب ابوجعفر احمد بن محمد بن عبدالعزیز عباسی سے، انہوں نے ابو علی حسن بن عبدالرحمٰن شافعی سے، انہوں نے ابوالحسن احمد بن ابراہیم بن احمد بن ابراہیم بن فراس سے، انہوں نے ابوجعفر محمد بن ابراہیم بن عبداللہ الدیبلی سے، انہوں نے ابویونس محمد بن احمد بن یزید بن عبداللہ المدینی سے انہوں نے ابراہیم بن منذر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مغیرہ خزامی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عیاش انصاری سے انہوں نے دلہم بن اسود بن عبداللہ بن حاجب بن عامر بن المنتفق عقیلی سے، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ سے انہوں نے اپنے چچا لقیط بن عامر العقیلی (ح) سے، دلہم نے کہا کہ مجھ سے ابوالاسود بن عبداللہ بن عاصم بن لقیط نے بیان کیا کہ لقیط بن عامر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ان کے رفیق نہیک بن عاصم بن مالک بن منتفق مدینے میں رجب کا مہینہ گزارنے آئے تھے۔ پس ہم حضور کی خدمت میں آئے اور پھر نماز کے بعد واپس ہوئے تو پھر راوی نے حدیث بیان کی۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۶۔ حضرت نہیکؓ بن قصی

حضرت نہیکؓ بن قصی بن عوف بن جابر بن عبدنہم بن عبدالعزیٰ بن تمیمہ بن عمرو بن مرہ بن عامر بن صعصعہ عامری سلولی، حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

باب نون و واو

۵۳۰۷۔ حضرت نواسؓ بن سمعان

حضرت نواسؓ بن سمعان بن خالد بن عمرو بن قرط بن عبداللہ بن ابوبکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔ شامی شمار ہوتے ہیں روایت ہے کہ ان کے والد سمعان بن خالد حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد جناب سمعان نے حضور اکرم کو جوتوں کا ایک جوڑا پیش کیا جو آپؐ نے قبول فرمالیا۔ پھر انہوں نے اپنی بہن کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ کی زوجیت میں دے دیا، لیکن جب حضورؐ اس عورت کے پاس گئے تو اس نے بیزاری ظاہر کی۔ پس آپؐ نے اسکو چھوڑ دیا وہ کلابیہ تھی۔ اس کی بیزاری کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔

جناب نواس نے رسول اکرمؐ سے جبیر بن نفیر اور بسر بن عبید اللہ وغیرہ نے جناب نواس سے روایت کی۔

ابراہیم وغیرہ نے باسناد ہم ابو عیسیٰ سے، انہوں نے علی بن حجر سے، انہوں نے ولید بن مسلم اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے، وہ دونوں ایک حدیث بیان کرتے ہیں دوسری حدیث اس طرح ہے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر یحییٰ بن جابر طائی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے عبدالرحمان بن جبیر سے، انہوں نے اپنے والد جبیر بن نفیر سے، انہوں نے نواس بن سمعان کلابی سے روایت کی کہ ایک صبح کو آپؐ نے دجال کا ذکر کیا۔ آپؐ نے سر جھکا لیا اور پھر اوپر اٹھایا اس سے ہم یہ سمجھتے کہ دجال اس طائفے میں موجود ہے جو کھجوروں کے نیچے ٹھہرا ہوا ہے چنانچہ ہم ادھر کو چل دیئے۔ پھر حضور اکرمؐ کی طرف لوٹ آئے۔ آپؐ ہماری پریشانی کو بھج گئے تھے۔ فرمایا کیا معاملہ ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج جب آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تھا ہم سمجھے کہ شاید وہ ان لوگوں میں موجود ہے جو کھجور کے نیچے ٹھہرے ہوئے تھے۔ فرمایا مجھے دجال کے علاوہ بھی بعض اشرار کا خوف ہے اگر میرے ہوتے کسی کا ظہور ہوا تو میں خود اس کا مقابلہ کروں گا لیکن اگر میرے بعد اس کا ظہور ہوا تو ہر آدمی کو خود اپنا بچاؤ کرنا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ میری طرف سے تمہاری کفالت کرے گا۔ دجال نوجوان ہے اس کے بال گھنگھریالے ہیں اور اس کی آنکھیں بے نور ہیں اور اس کی شکل عبدالعزیٰ بن قطن سے ملتی جلتی ہے۔ اور ایک لمبی حدیث کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۸۔ حضرت نوحؓ بن مخلد

حضرت نوحؓ بن مخلد ضبیعی، جو ابو جمرۃ نصر بن عمران کے دادا تھے۔ ابو جمرۃ نصر بن عمران نے اپنے دادا نوح بن مخلد سے روایت کی کہ وہ رسول کریمؐ سے ملاقات کرنے کو گئے اور آپؐ ابھی تک مکے ہی میں تھے، حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا ضبیعہ بن ربیعہ سے حضور نے فرمایا ربیعہ کے ذیلی قبائل میں عبدالقیس کا نمبر پہلا ہے اور پھر تمہارا۔ راوی کہتا ہے پھر رسول اللہ اکرمؐ نے دو حلے دے کر انہیں خرید و فروخت کے لئے یمن کو روانہ کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۰۹۔ حضرت نوفلؓ بن ثعلبہ

حضرت نوفلؓ بن ثعلبہ بن عبداللہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی (پھر بنو سالم بن عوف سے) یہ صاحب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر (از بنو سالم بن عوف نیز بنو عجلان سے) روایت بیان کی کہ نوفل بن عبداللہ ایک صحابی تھے۔ اسی طرح ابن اسحاق نے بھی ان کا نام نوفل بن عبداللہ بیان کیا ہے اور ثعلبہ کا ذکر نہیں کیا اور یونس کی طرح بکائی اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے غزوۂ احد میں ان کی شرکت اور شہادت کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اسی اسناد سے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مقتولین احد (از بنو عوف بن خزرج اور از بنو سالم) نوفل بن عبداللہ بن نضلہ ہی کا نام لیا ہے۔ رہا نسب اول (جس میں ثعلبہ کا نام آتا ہے) اسے صرف ابو عمر نے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۱۰۔ حضرت نوفلؓ بن الحارث

حضرت نوفلؓ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشی ہاشمی۔ ان کی کنیت ابوالحارث تھی اور حضور اکرمؐ کے عم زاد اور بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ بنو ہاشم اور بنو حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ غزوۂ بدر میں جنگی قیدی بنا لئے گئے تھے اور حضرت عباس نے فدیہ دے کر انہیں آزاد کرایا تھا اور پھر مسلمان ہو گئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق وہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایمان لائے اور پھر ہجرت کی۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے اپنے بہت سے تیر بطور فدیہ دے کر رہائی حاصل کی تھی اور حضور اکرمؐ نے حضرت عباس اور ان کے درمیان مواخات قائم فرمائی تھی یہ دونوں حضرات زمانہ جاہلیت میں بھی ایک دوسرے سے لین دین میں اور میل ملاپ میں بہت قریب تھے۔

جناب نوفل فتح مکہ، غزوۂ حنین اور طائف میں شریک رہے اور حنین کی ابتدائی بدحواسی میں وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور اس غزوے میں انہوں نے اسلامی لشکر کی امداد کے لئے تین ہزار تیر حضورؐ کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا اے نوفل! میں دیکھ رہا ہوں کہ میدان جنگ میں تیرے تیر دشمنوں کی پیٹھوں کو برباد کر رہے ہیں۔

عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ جب جناب نوفل غزوۂ بدر میں گرفتار ہو گئے تو حضور اکرم نے ان سے کہا تم فدیہ ادا کر کے آزادی حاصل کر لو۔ انہوں نے جواب دیا میرے پاس زر فدیہ نہیں رہائی کیسے ہو۔ حضورؐ نے فرمایا وہ تیر جو تم نے جدہ میں رکھے ہوئے ہیں وہ کس کام آئیں گے۔ انہوں نے کہا میرے ان تیروں کا علم خدا کے بغیر کسی کو نہیں ہے۔ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں چنانچہ نوفل مسلمان ہو گئے اور تیر دے کر رہائی حاصل کر لی۔ تیروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حضرت عباس کو مشورہ دیا کہ وہ فدیہ دے کر اپنی اور اپنے دو بھتیجوں نوفل بن حارث اور عقیل بن ابی طالب کی گلوخلاصی کرا لیں۔

عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ نوفل بن حارث نے اپنے دونوں بیٹوں کو حضور اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا تاکہ آپ انہیں صدقات کے جمع کرنے پر مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا چونکہ تم دونوں اہل بیت سے ہو اور صدقات میں سے تمہارے لئے کچھ بھی جائز نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ کوئی ایسی چیز بھی درست نہیں ہو سکتی جس سے ہاتھ دھوئے جا سکیں۔ ہاں خمس میں سے پانچواں حصہ تمہارے لئے جائز ہے اور اس سے تمہاری ضرورتیں پوری ہو جائیں گی۔

جناب نوفل نے ۱۵ ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۱۔ حضرت نوفلؓ بن طلحہ

حضرت نوفلؓ بن طلحہ انصاری۔ ان کا ذکر جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ علاء بن حضرمی کے خط کے گواہوں میں آ چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۱۲۔ حضرت نوفلؓ بن عبداللہ

حضرت نوفلؓ بن عبداللہ بن ثعلبہ بن مالک بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم۔ یہ صاحب غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسحاق، ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے اور نوفل بن ثعلبہ بن عبداللہ کا نسب ہم ابوعمر کی روایت کے مطابق پہلے بیان کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۳۱۳۔ حضرت نوفلؓ بن فروہ

حضرت نوفلؓ بن فروہ اشجعی۔ ابوفروہ نے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اُن سے ان کے بیٹوں فروہ عبدالرحمٰن اور رحیم نے سورہ کافرون کی فضیلت کے بارے میں حدیث نقل کی لیکن اس کے اسناد میں گڑبڑ ہے اس لئے حدیث کو ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

عبدالوہاب بن علی الامین نے باسنادہ ابوداؤد بن اشعث سے انہوں نے نفیلی سے، انہوں نے زہیر سے، انہوں ابواسحاق سے، انہوں نے فروہ بن نوفل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا۔ اے نوفل! تم رات کو بعد از نماز عشاء سورۂ کافرون پڑھ کر سو جایا کرو کہ یہ تمہاری طرف سے شرک سے برأت متصور ہو گی۔

زید بن ابی انیسہ۔ اشعث بن سوار اسرائیل اور فطر بن خلیفہ نے ابواسحاق سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ثوری نے بھی اس کو روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے راوی کا نام فروہ اشجعی بیان کیا ہے اور ان کے والد کا نام نہیں لیا اور عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے والد سے بھی روایت کی ہے اور شریک نے ابواسحاق سے انہوں نے فروہ بن نوفل سے اور انہوں نے جبلہ بن حارثہ سے روایت کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۴۔ حضرت نوفلؓ بن مساحق

حضرت نوفلؓ بن مساحق بن عبداللہ بن مخرمہ (جو بنو مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے تھے) قرشی عامری۔ ابوسعید ان کی کنیت تھی۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ ان کی وفات عبدالملک بن مروان کے ابتدائی عہد میں ہوئی۔ جناب نوفل حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور ابوموسیٰ نے بغیر از اسناد۔ عبدالجبار بن سعید بن سلیمان بھی نوفل سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۵۔ حضرت نوفلؓ بن معاویہ

حضرت نوفلؓ بن معاویہ بن عروہ اور ایک روایت میں نوفل بن معاویہ بن عمرو الدیلی مذکور ہے۔ جو بنو الدیل بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ سے (اور پھر وہ بنو نفاثہ بن عدی بن الدیل کا ایک حصہ تھا) ابواحمد عسکری نے ان کا نسب بایں انداز بیان کیا ہے۔ نوفل بن معاویہ بن عروہ بن صخر بن یعمر بن نفاثہ بن عدی بن الدیل۔

جنگ فجار میں معاویہ (نوفل کا والد) بنو الدیل کے لشکر کا سردار تھا۔ ایک شاعر نے اس کے متعلق ذیل کا شعر کہا۔

فلا وابیھا ما نزلنا بعامر ولا عامر ولا النفاثی نوفل

مگر معاویہ کے بیٹے نوفل مسلمان ہو گئے اور فتح میں مکہ شریک تھے۔ اس سے پہلے وہ کسی غزوہ میں شریک نہیں ہوئے۔ انہوں نے مدینے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کی وفات یزید بن معاویہ کے عہد میں ہوئی۔

ان سے ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث، عبدالرحمٰن بن مطیع اور عراک بن مالک نے روایت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطیب عبداللہ بن احمد بن محمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے، انہوں نے اسد بن موسیٰ سے، انہوں نے ابی ذئب سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے نوفل بن معاویہ سے روایت کی، انہوں نے رسول اکرمؐ سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا جس آدمی نے نماز چھوڑ دی گویا اس نے اپنے مال اور اولاد کو ہلاکت میں ڈالا۔ اسی طرح خالد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن اسحاق نے زہری سے، انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن مطیع سے، انہوں نے نوفل بن معاویہ سے اسی طرح سنا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۶۔ حضرت نوبہؓ

حضرت نوبہؓ۔ (حدیث زائدہ میں ان کا ذکر آیا ہے) عاصم بن ابی وائل سے انہوں نے مسروق سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ جب حضورؐ بیمار ہوئے اور آپؐ کا مرض بڑھ گیا (اس واقعے کو مسروق نے بالتفصیل بیان کیا ہے) اس حدیث کے آخر میں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک دن حضور اکرمؐ نے مرض میں کچھ افاقہ محسوس کیا تو بریرہ اور نوبہ کے سہارے آپ حجرے سے باہر نکلے امیر ابونصر بن ماکولا نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۱۷۔ حضرت نویرہؓ

حضرت نویرہؓ۔ مقاتل بن حیان نے قتادہ سے انہوں نے نویرہ سے جو حضورؐ کی خدمت میں رہے ہیں سنا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص میری احادیث میں سے چالیس حدیثیں میری امت کے لئے محفوظ کرلے گا۔ قیامت کے دن اس کا حشر علمائے امت میں ہوگا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

باب نون ویا

۵۳۱۸۔ حضرت نیارؓ بن ظالم

حضرت نیارؓ بن ظالم بن عبس الانصاری۔ بنونجار سے تھے اور غزوۂ احد میں موجود تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے محمد بن سعد بن نیار بن ظالم الاسدی سے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ نیار بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن عدی بن نجار۔ جناب نیار ابوالاعور بن ظالم کے بھائی تھے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور ان کی والدہ ام نیار دختر ایاس بن عامر بن بلی (جو بنوحارثہ کے حلیف تھے) سے تعلق رکھتی تھی اور ان کا بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے انہیں بنواسد سے منسوب کرکے ان کے نسب کو انصار سے جا ملایا ہے۔ اس میں واضح تضاد ہے مگر صحیح بات یہ ہے کہ ان کا تعلق انصار سے ہے اور ابونعیم کی رائے درست ہے۔

۵۳۱۹۔ حضرت نیارؓ بن مسعود

حضرت نیارؓ بن مسعود بن عبدہ بن مظہر بن قیس بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف الانصاری وہ اور ان کے والد مسعود دونوں غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے طبری سے مختصراً نقل کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۳۲۰۔ حضرت نیارؓ بن مکرم

حضرت نیارؓ بن مکرم اسلمی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت اور آپ سے روایت کا شرف حاصل ہے۔ جن لوگوں نے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ان کی تدفین کی، ان میں یہ صاحب بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ حکیم بن حزام، جبیر بن مطعم، ابوجہم بن حذیفہ اور بقول مالک بن انس ان کے دادا مالک بن ابی عامر تھے۔ اور وہ پانچ تھے۔

ابومحمد عبداللہ بن سوید نے باسنادہ علی بن احمد بن متویہ الواحدی سے۔ انہوں نے ابونصر احمد بن محمد بن ابراہیم المہر جانی سے، انہوں نے عبیداللہ بن محمد الزاہد سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد البغوی سے، انہوں نے محمد بن سلیمان سے، انہوں نے عبدالرحمان بن ابی زناد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے نیار بن مکرم صحابی بھی تھے ان سے یہ روایت بیان کی کہ جب سورۂ روم نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر یہ سورت لے کر کفار مکہ کے ایک مجمعے میں گئے۔ کفار نے پوچھا کیا یہ کلام تمہارے رفیق (حضور اکرمؐ) کا ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ یہ اللہ کا کلام ہے جو محمد رسول اللہ پر اترا ہے۔ اس سے کچھ عرصہ پیشتر ایران نے حکومت روم پر فتح پائی تھی۔ چنانچہ ایرانی رومیوں کو اپنا غلام گردانتے تھے۔ اسی طرح مشرکین مکہ کی خواہش بھی یہی تھی کہ ایرانیوں کو رومیوں پر فتح نصیب ہو۔ کیونکہ ایرانی بھی کفار کی طرح، خدا کی وحدانیت اور جزاوسزا کے منکر تھے۔ والکفر ملۃ واحدۃ۔ اس کے برعکس مسلمانوں کی خواہش تھی کہ رومیوں کو کامیابی نصیب ہو کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اور جزاوسزا کو مانتے تھے۔ جناب نیار نے یہ قصہ جس میں دونوں طرف سے شرط باندھی گئی تھی۔ بیان کیا ہے تینوں نے اسے بیان کیا ہے۔

باب ھا و الف

۵۳۲۱۔ حضرت ہاشمؓ بن عتبہ

حضرت ہاشمؓ بن عتبہ بن ابی وقاص۔ ابووقاص کا نام مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرۃ القرشی الزہری ہے یہ صاحب سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے تھے کنیت ابوعمرو اور عرف مرقال تھا مکہ کی فتح کے موقعہ پر ایمان لائے اور کوفے میں سکونت اختیار کرلی۔ ان کا شمار بہادروں اور فضلا میں ہوتا تھا۔ جنگ یرموک میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ جلولا کی جنگ میں شریک تھے جس میں ایرانیوں کو فاش شکست ہوئی تھی۔ اس فتح کو فتح الفتوح کا نام دیا گیا ہے کیونکہ اس میں مال غنیمت اٹھارہ کروڑ روپے سے بھی زیادہ مالیت کا تھا معرکہ صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے۔ فوج کا علم ان کے پاس تھا اور پیادہ فوج کے کماندار تھے اور اسی معرکے میں شہید ہوئے۔ اسی بارے میں انہوں نے کہا۔

اعور یبغی اھلہ محلا   قد عالج الحیاۃ حتی ملا

لا بد ان یفل او یفلا

ایک کانا آدمی اپنے لئے مناسب مقام چاہتا ہے، اس نے زندگی سے اس طرح کام لیا کہ تھک گیا۔ اب وہ مجبور ہے کہ بھاگ جائے یا بھگا دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جنگ میں ان کا پاؤں کٹ گیا چنانچہ وہ اپنی جگہ پہ ٹھہرے رہے اور جو آدمی بھی ان سے قریب ہوتا اس سے باقاعدہ لڑتے اور کہتے الفحل یحمی شوله معقولا ''بہادر آدمی اپنے نفس کو بچاتا ہے خواہ اس کے پاؤں بندھے ہوں'' روایت ہے کہ ابو الطفیل عامر بن واثلہ نے ذیل کا شعر ان کے بارے میں کہا ہے۔

یا هاشم الخیر جزیت الجنة　　　قاتلت فی الله عدو السنة

اے اچھے ہاشم! تجھے اللہ اس کے بدلے میں جنت دے تم خدا کے لئے رسالت کے دشمن سے لڑتے رہے ہو۔

صفین کا معرکہ ۳۷ ہجری میں پیش آیا ہے۔

عبدالملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ سے، انہوں نے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا مسلمان جزیرۃ العرب پر غلبہ پالیں گے، اسی طرح مسلمان ایران اور روم پر قبضہ کر لیں گے۔ نیز مسلمان کانے دجال کو شکست دیں گے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے مطابق ان کا سلسلہ یوں ہے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص زہری اور ایک روایت میں نافع ابو ہاشم مذکور ہے اور عبدالملک کی حدیث جابر سے انہوں نے ہاشم بن عتبہ سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاشم بن عتبہ کو نافع کہا جاتا ہے یا ابو ہاشم نافع کی کنیت ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ نے کہیں اخو ہاشم لکھا دیکھا اور اسے ابو ہاشم سمجھ بیٹھے یا کسی نسخے میں انہوں نے ابو ہاشم (غلط) لکھا دیکھا اور اس پر غور نہیں کیا چنانچہ ابن مندہ کے تتبع میں ابونعیم بھی یہی سمجھ بیٹھے۔ نیز یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ دونوں نے اس حدیث کو اولاً ہاشم سے روایت کر کے پھر دونوں نے اسی حدیث کو یہ سمجھتے ہوئے کہ نافع اور ہاشم ایک ہی آدمی کا نام ہے۔ نافع سے بھی روایت کیا۔ حالانکہ نافع اور ہاشم دونوں بھائی ہیں اور یہ حدیث دونوں سے مروی ہے۔

ان دونوں کے بارے میں علماء کے اختلاف کی نوعیت وہی ہے جو اسی طرح کے معاملات میں اکثر ہوتی ہے اور جس کی کئی مثالیں اس کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ محدثین میں ایک آدمی ایک حدیث کو زید سے روایت کرتا ہے تو دوسرا عمرو سے اور چونکہ حدیث کے الفاظ ایک جیسے ہوتے ہیں اس لئے دونوں راویوں کو ایک سمجھ لیا جاتا ہے۔ ہم اپنے مقام پر نافع کا ترجمہ بیان کر آئے ہیں اور علماء نے دونوں کو بھائی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اس حدیث کی روایت نافع بن عتبہ سے صحیح ہے۔ رہے ہاشم ان کا ذکر کم ہی آتا ہے۔

۵۳۲۲۔ حضرت ہالہؓ بن ابی ہالہ

حضرت ہالہؓ بن ابی ہالہ تمیمی اسیدی۔ ہم ان کا نسب نباش بن ابی ہالہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں اور وہ ہند بن ابی ہالہ کے (جو بنو عبدالدار بن قصی کے حلیف تھے) بھائی تھے اور ان کی والدہ ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد تھیں جو بعد میں حضور اکرمؐ کے نکاح میں آئی تھیں۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی۔ ابوعمر ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کے ترجمے میں ہند بن ابی ہالہ کی وہ حدیث روایت کی ہے جو امام حسن بن علی نے ان سے روایت کی لیکن ہالہ کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے اور ہم اس حدیث کو ہند کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ بظاہر اسی وجہ سے ابونعیم نے ان کا ذکر نہیں کیا ہاں البتہ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مگر حدیث بیان نہیں کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ہالہ بن ابی ہالہ کا ترجمہ حافظ ابوعبداللہ نے لکھا ہے اور ان کے ترجمے میں ہند کی حدیث بیان کی ہے۔ نیز جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں حضرت خدیجہ کا بیٹا لکھا ہے۔ لیکن حافظ ابوعبداللہ لکھتے ہیں کہ ہالہ ام المومنین خدیجہ کی ہمشیرہ کا نام تھا اور دونوں کے والد خویلد تھے اور ہالہ ابوالعاص بن ربیع کی والدہ تھیں۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعدنان محمد بن احمد المظہر بن ابونزار سے، ان دونوں نے محمد بن عبداللہ الضبی سے، انہوں نے سلیمان بن احمد طبرانی سے، انہوں نے علی بن محمد بن عمرو بن تمیم بن زید بن ہالہ بن ابی ہالہ تمیمی سے مصر میں سنا کہ ان سے ابومحمد نے انہوں نے اپنے والد عمرو سے انہوں نے اپنے والد تمیم سے انہوں نے اپنے والد زید سے انہوں نے اپنے والد ہالہ بن ابی ہالہ سے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کے حجرے میں داخل ہوئے اور آپؐ سوئے ہوئے تھے۔ آپؐ جاگ اٹھے ہالہ کو سینے سے لگالیا اور فرمایا، ہالہ! ہالہ! ہالہ۔

۵۳۲۳۔ حضرت ہامہؓ ابوزہیر

حضرت ہامہؓ ابوزہیر۔ جعفر اور یحییٰ بن یونس نے ابوالنعمان سے، انہوں نے معتمر بن سلیمان سے روایت کی کہ انہیں ان کے والد ابوعثمان نے بتایا کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا نام ہامہ تھا اور وہ اپنے آپ کو بڑا دولت مند بتاتا تھا۔ حضور اکرمؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے اپنے مال سے زیادہ پیار ہے یا اپنے آزاد کردہ غلاموں کے مال سے، اس نے کہا یارسول اللہ! اپنے مال سے، حضورؐ نے فرمایا اے ابوزہیر تمہارا خیال غلط ہے۔ اس مال میں تمہارا صرف اتنا حصہ ہے جس سے تم استفادہ کرتے ہو اور جو باقی بچے گا وہ تیرے وارث اٹھا کر لے جائیں گے اور کوئی بھی تیرا شکر گزار نہ ہوگا ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا۔

۵۳۲۴۔ حضرت ہامہؓ ابن الہیم

حضرت ہامہؓ ابن الہیم بن لاقیس بن ابلیس۔ جعفر نے ہامہ کو صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ان کے نزدیک اس کا اسناد ثابت نہیں۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوالفرج سعید بن ابوالرجاء سے، انہوں نے ابوعلی حسن بن احمد الباد (ح) سے، ابوموسیٰ کہتے ہیں ہمیں احمد بن محمد بن احمد سے انہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد الرزاز سے، ان دو نے احمد بن موسیٰ سے، انہوں نے احمد بن حسین بن احمد البصری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عباس بن عیسیٰ الضبی بصری سے، انہوں نے حسن بن رضوان الشیبانی سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے (انہوں نے مالک بن دینار سے بہت سے اسناد بیان کئے ہیں) اور انہوں نے انس بن مالک سے یہ روایت بیان کی کہ وہ حضور اکرم کی رفاقت میں مکے کے پہاڑوں سے دور نکل گئے تھے کہ ایک بڈھے سے سامنا ہو گیا جو ایک نیزے پر سہارا لئے ہوئے تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کی چال ڈھال اور آواز جنوں کی سی ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کا اندازہ درست ہے حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تم جنوں کے کس گروہ سے ہو اس نے کہا۔ ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس کے گروہ سے۔ حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ تم میں اور اس میں دو نسلوں کا فاصلہ ہے۔ اس نے کہا درست ہے۔ حضورؐ نے پھر دریافت کیا تمہاری عمر کتنی ہوگی۔ اس نے جواب دیا میری دنیا کی عمر سے چند برس ہی کم ہوگی۔ جس رات قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا میں ان دنوں چند برس کا لڑکا تھا۔ بعدہ میں حضرت نوحؑ کے ہاتھ پر ایمان لایا۔ پھر میں حضرت شعیبؑ، حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ملا۔ حضرت عیسیٰؑ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ اگر تمہاری ملاقات محمد رسول اللہ سے ہو تو میری طرف سے انہیں سلام کہنا۔ حضور اکرمؐ نے سلام کا جواب دیا۔ تو وہ آپ پر ایمان لے آیا۔ اس کے بعد آپؐ نے اسے قرآن کی دس سورتیں پڑھائیں۔ حضرت عمر سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ وفات پا گئے لیکن ہمیں اس کی وفات کے بارے میں کوئی اطلاع نہ ملی۔ امید ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہوگا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں ہمارے خیال میں اس کا ترک کردینا اس کے ذکر سے بہتر ہے۔ ہم نے باقی لوگوں کے تتبع میں اس کا ذکر اس لئے کر دیا۔ تاکہ اس کا ترجمہ رہ نہ جائے۔

(نوٹ) تعجب ہے کہ علامہ کو یہ خیال کیوں نہ آیا کہ حضرت انس بن مالک جو انصار سے ہیں مکے کیسے پہنچ گئے (مترجم)

۵۳۲۵۔ حضرت ہانیؓ بن جزء

حضرت ہانیؓ بن جزء بن نعمان بن قیس المرادی۔ نعمان عطیفی کے بھائی تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ بقول ابوسعید بن یونس ان سے ایک حدیث بھی مروی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۶۔ حضرت ہانیؓ بن حارث

حضرت ہانیؓ بن حارث بن جبلہ بن حجر بن شرجیل بن حارث بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین الکندی۔ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۷۔ حضرت ہانیؓ بن عدی

حضرت ہانیؓ بن عدی بن معاویہ بن جبلہ۔ حجر بن عدی الکندی کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ دونوں بھائی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۸۔ حضرت ہانیؓ بن عمرو

حضرت ہانیؓ بن عمرو ابوشریح الخزاعی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ سلیمان نے انہیں ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جن کا نام ہانی ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۲۹۔ حضرت ہانیؓ بن فراس

حضرت ہانیؓ بن فراس الاشجعی۔ بیعت رضوان میں موجود تھے۔ کوفے میں سکونت اختیار کی تو بیمار ہو گئے چنانچہ دونوں گھٹنوں کے نیچے تکیے استعمال کرتے تھے۔ تینوں نے ان کا مختصر سا تذکرہ کیا ہے مگر بعض نے انہیں اسلمی تحریر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۳۳۰۔ حضرت ہانیؓ ابو مالک

حضرت ہانیؓ ابو مالک الکندی۔ خالد بن یزید بن ابی مالک کے دادا تھے۔ اس میں شبہ ہے کہ آیا انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی تھی۔ یہ امام بخاری کا قول ہے انہیں شامیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن ادریس سے، انہوں نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے خالد بن یزید بن ابی مالک سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا ہانی سے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں یمن سے حاضر ہوئے۔ آپؐ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے قبول کر لی۔ اس پر حضورؐ نے ان کے لئے دعائے برکت فرمائی اور انہیں یزید بن ابی سفیان کے پاس ٹھہرایا۔

جب حضرت ابو بکرؓ نے شام پر چڑھائی کے لئے لشکر کو تیاری کا حکم دیا تو جناب ہانی بھی یزید بن سفیان کے لشکر میں شامل تھے۔ لشکر تو لوٹ آیا مگر یہ وہیں رہ گئے۔ ابو حاتم رازی کا قول ہے کہ جناب ہانی عبدالرحمٰن بن ابی مالک کے دادا تھے انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۱۔ حضرت ہانیؓ المخزومی

حضرت ہانیؓ المخزومی۔ علی بن حرب الطائی نے ابو ایوب یعلی بن عمران البجلی سے (جو جریر کی اولاد سے تھے) انہوں نے مخزوم بن ہانی المخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے (جن کی عمر اس وقت ڈیڑھ سو برس تھی) سنا کہ جس رات کو حضور اکرمؐ کی ولادت ہوئی۔ ایوان کسریٰ میں زلزلہ آ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ ساوہ کی جھیل خشک ہوگئی وادی ساوہ میں سیلاب آ گیا اور فارس کے آتش کدے کی آگ جو گذشتہ ہزار برس سے نہیں بجھی تھی بجھ گئی۔ نیز موبدوں نے خواب میں ایک سرکش اونٹ کو دیکھا جو عربی نسل کے گھوڑوں کی راہ نمائی کر رہا تھا، انہوں نے دجلہ کو عبور کیا اور تمام ایران میں پھیل گئے۔

جب ہانی نے یہ حدیث تفصیل سے بیان کی۔ ابن دباغ نے اسے ابن السکن سے بیان کیا ہے۔ اس حدیث میں کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس سے راوی کی صحبت ثابت ہو۔ واللہ اعلم۔

۵۳۳۲۔ حضرت ہانیؓ بن نیار

حضرت ہانیؓ بن نیار بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن بلی ابو بردہ بلوی جو انصار کے حلیف تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے اور براء بن عازب کے ماموں تھے۔ نیز وہ بیعت عقبہ اور بدر میں موجود تھے۔ اسی طرح تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کے ہمرکاب رہے۔

ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ بیان کیا ہے کہ ابو بردہ بن نیار کا نام ہانی بن نیار بن عمرو بن عبید بن عمرو بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن ہنی بن بلی ہے اور اسی اسناد سے بہ سلسلہ شرکائے بدر، ابن اسحاق سے جو بنو حارث بن خزرج کا حلیف ہے۔ بیان کیا کہ ابو بردہ بن نیار کا نام ہانی تھا اور وہ لاولد تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے براء بن عازب نے اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کیا۔

اسماعیل بن علی بن عبید اور ابراہیم بن محمد الفقیہ وغیرہ نے اس اسناد سے جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے بیان کیا ہے کہ ہم سے قتیبہ نے، ان سے لیث نے ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے بکیر بن عبداللہ بن اشج نے، ان سے سلیمان بن یسار، ان سے عبدالرحمان بن جابر بن عبداللہ نے، ان سے ابو بردہ بن نیار نے بیان کیا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ کسی شخص کو دس دروں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ نہ مارے جائیں سوائے حدود اللہ کے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ۴۵ ہجری میں وفات پائی ایک دوسری روایت میں ۴۱ یا ۴۲ ہجری مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۳۔ حضرت ہانیؓ بن یزید

حضرت ہانیؓ بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب (ان کا نام سلمہ بن حارث بن ربیعہ بن حارث بن کعب الحارثی تھا) ایک روایت میں ہانی بن یزید بن کعب المذحجی حارثی آیا ہے۔ یہ ابو عمر وغیرہ کا قول ہے ابن مندہ نے انہیں النخعی لکھا ہے لیکن اول الذکر روایت زیادہ درست ہے۔ اگرچہ نخع بھی بنو مذحج کی ایک شاخ ہے لیکن ہانی کا تعلق بنو نخع سے نہیں ہے بلکہ وہ حارث بن کعب کی اولاد سے ہیں جو بنو مذحج سے ہیں۔ ان کی کنیت بڑے بیٹے کی وجہ سے ابوشریح تھی۔

حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے ان کی کنیت ابوالحکم تھی۔ عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد بن اشعث سے، انہوں نے ربیع بن نافع سے، انہوں نے یزید بن مقدام بن شریح سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا شریح سے، انہوں نے اپنے والد ہانی سے سنا کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے سنا کہ ان کی قوم کے آدمی انہیں ابوالحکم کہہ کر مخاطب کر رہے تھے۔ حضورؐ نے انہیں طلب فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا حکم تو اللہ کا صفاتی نام ہے۔ اس لئے تم ابوالحکم نہ کہلواؤ۔ انہوں نے عرض کیا جب میری قوم میں کوئی جھگڑا اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو یہ لوگ میرے پاس آتے ہیں۔ میں ان کے مناقشات کا فیصلہ ایسے طریقے پر کرتا ہوں کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں مطمئن ہو جاتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی تحسین فرمائی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا تمہارے کتنے بیٹے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا شریح، مسلم اور عبداللہ اور اول الذکر سب سے بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پس آج سے تم ابوشریح ہو۔

یحییٰ بن محمود نے باسنادہ جو ابن ابو عاصم تک جاتا ہے۔ بتایا کہ انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے یزید بن مقدام بن شریح سے، انہوں نے اپنے باپ شریح سے انہوں نے اپنے دادا ہانی شریح سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے۔ جس سے میں لازمی طور پر جنت حاصل کر سکوں فرمایا حسن کلام اور خدا کے نام پر محتاجوں کو کھانا کھلانا تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۴۔ حضرت ہبارؓ بن اسود

حضرت ہبارؓ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی القرشی۔ ان کی والدہ کا نام فاختہ دختر عامر بن قرط قشیریہ تھا اور ان کے دو اخیافی بھائی ہبیرہ اور حزن تھے اور ان کے والد کا نام ابو وہب مخزومی تھا جناب حزن مشہور تابعی سعید بن مسیّب کے دادا تھے اور انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔

یہ ہبار وہی شخص ہے جس نے ایک اور بدقماش کے ساتھ حضرت زینب دختر رسول کریمؐ کا اس وقت تعاقب کیا تھا جب ان کے شوہر ابوالعاص نے انہیں مدینے روانہ کیا تھا۔ اس دوران میں ہبار ان پر لپکا، ان کے کجاوے پر حملہ کیا اور اونٹنی کو دو چار ڈنڈے لگائے چونکہ جناب زینب حاملہ تھیں زمین پر گرنے سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ حضورؐ کو جب اس زیادتی کا علم ہوا تو فرمایا اگر ہبار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے ہتھے چڑھ جائے تو اسے آگ میں ڈال دینا پھر فرمایا نہیں اللہ کے بغیر اور کوئی ایسی سزا دینے کا مجاز نہیں ہے اس لئے اگر قابو آجائے تو قتل کر دینا لیکن وہ کسی کے قابو نہ آیا آخر جب مکہ فتح ہوا تو اسلام لا کر تعزیر سے جان بچالے گیا۔

محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں جعرانہ سے واپسی پر حضور اکرمؐ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہبار بن اسود، دروازے کے سامنے آکھڑا ہوا۔ حاضرین نے عرض کیا یارسول اللہؐ! ہبار بن اسود فرمایا ہاں میں نے دیکھ لیا ہے۔ اتنے میں ایک آدمی اس سے نمٹنے کو اٹھا۔ فرمایا بیٹھے رہو۔ اس دوران میں ہبار حضور کے قریب آگیا اور سلام عرض کر کے کلمہ شہادت پڑھا۔ پھر گزارش کی یارسول اللہ میں آپؐ کے ڈر سے گھبرا کر ادھر ادھر بھاگتا پھرا اور ارادہ کیا کہ کسی دوسرے ملک میں چلا جاؤں لیکن پھر مجھے آپؐ کے حسن خلق کا خیال آیا کہ کس فراخ حوصلگی سے آپؐ نے ہماری حماقتوں اور جہالتوں سے درگزر فرمایا ہے یارسول اللہ! ہم مشرک تھے۔ اللہ نے ہمیں آپ کے طفیل ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں تباہی اور بربادی سے بچالیا۔ التجا کرتا ہوں کہ آپؐ میری تقصیرات سے درگزر فرمائیں اور جو کچھ آپؐ نے میرے بارے میں سنا ہے۔ اسے فی سبیل اللہ بھول جائیں۔

حضور اکرمؐ نے ان کی یہ گفتگو سنی تو فرمایا میں نے تجھے معاف کیا اور اللہ کا تجھ پر کتنا کرم ہے کہ تجھے قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائی اور اسلام زمانہ جاہلیت کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس القیسی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی سے، انہوں نے ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر سے، انہوں نے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابوثابت سے، انہوں نے عبدالحمید بن مہدی سے، انہوں نے معافی سے، انہوں نے محمد بن سلمہ سے، انہوں نے فزاری سے، انہوں نے عبداللہ بن ہبار سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جناب ہبار نے اپنی لڑکی کی شادی کی تو انہوں نے اس شادی پر ڈھول اور دف بجوایا جب رسول اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا یہ کیا حرکت ہے۔ اسے بتاؤ پھر فرمایا یہ نکاح ہے بدکاری تو نہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۵۔ حضرت ہبارؓ بن سفیان

حضرت ہبارؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی مخزومی۔ وہ ابوسلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے اور قدیم الاسلام تھے اور ہجرت حبشہ میں شریک تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو مخزوم اور ہبار بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال اور ان کے بھائی عبداللہ بن سفیان کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت کی رو سے وہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ جنگ اجنادین میں جو حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں واقع ہوئی تھی شہید ہوئے۔ ابوعمر کے نزدیک یہ روایت مخدوش ہے۔ کیونکہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق میں سے کسی نے بھی ان کا نام مقتولین موتہ میں شمار نہیں کیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۳۶۔ حضرت ہبارؓ بن صیفی

حضرت ہبارؓ بن صیفی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے لیکن اس میں شبہ ہے ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۷۔ حضرت ہیبؓ بن عمرو

حضرت ہیبؓ بن مغفل الغفاری۔ ابو نعیم نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ہیب بن عمرو بن مغفل بن واقعہ بن حرام بن غفار الغفاری۔ ان کے والد کو مغفل اس لئے کہتے ہیں کہ انہیں اپنے اونٹ کو داغ دینا بھول گیا تھا۔ انہوں نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھیں۔

ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہ جو احمد بن علی تک پہنچتا ہے بتایا کہ ہارون بن معروف نے عبداللہ بن وہب سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے اسلم ابو عمران سے، انہوں نے ہیب بن مغفل سے سنا کہ انہوں نے محمد بن علبۃ القرشی کو دیکھا کہ وہ اپنی ازار (دھوتی) کو زمین پر گھسیٹ رہے تھے۔ ہیب نے ان سے مخاطب ہو کر کہا میں نے رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اپنی ازار تکبر سے زمین پر گھسیٹتا ہے وہ اسے جہنم میں گھسیٹتا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۳۸۔ حضرت ہبیرہؓ بن سبل

حضرت ہبیرہؓ بن سبل بن عجلان بن عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف الثقفی۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو علی سے، انہوں نے ابو نعیم سے، انہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد بن یوسف البغوی سے، انہوں نے ابن سعد سے، انہوں نے ابوبکر بن محمد بن ابو مسرۃ سے یا مرۃ المکی سے، انہوں نے مسلم بن خالد سے، انہوں نے ابن جریج سے یا ابن جریر سے روایت کی کہ جب رسول اکرمؐ نے فتح مکہ کے بعد طائف پر چڑھائی کی تو آپؐ نے مکہ میں ہبیرہ بن سبل بن عجلان الثقفی کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا اور جب آپ طائف سے واپس تشریف لے آئے اور مدینے جانے کا ارادہ فرمایا تو حضورؐ نے عتاب بن اسید کو مکے کا والی مقرر فرمایا اور اسی طرح آٹھویں سال ہجرت کا امیر حج بھی۔

یحییٰ بن محمود نے ابو نصر محمد بن احمد بن عبداللہ تکرینی سے، انہوں نے ابو مسلم محمد بن علی بن محمد بن مہر بزذ سے، انہوں نے ابوبکر محمد بن ابراہیم بن علی بن عاصم سے، انہوں نے ابو عروبہ حرانی سے، انہوں نے سلمہ بن شبیب سے، انہوں نے عبدالرزاق سے، انہوں نے ابن جریج سے روایت کی کہ فتح مکہ کے بعد جس شخص نے مکے میں اول از ہمہ مسلمانوں کو نماز پڑھائی وہ ہبیرہ بن سبل بن عجلان تھے حضور نے انکو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ان کا تعلق بنو ثقیف سے تھا اور صلح حدیبیہ کے بعد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تھے۔ ابو نعیم ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ امر مخدوش ہے کہ فتح مکہ کے بعد وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو نماز پڑھائی کیونکہ فتح مکہ کے بعد جب تک حضور اکرمؐ مکے میں قیام فرما رہے تھے آپؐ ہی امامت فرماتے رہے۔ ہاں البتہ یہ کہنا درست ہوگا کہ فتح مکہ کے بعد وہ پہلے حاکم شہر تھے کہ جن کی اقتدا میں مسلمانوں نے نماز ادا کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۳۹۔ حضرت ہبیرہؓ بن المغاضۃ

حضرت ہبیرہؓ بن مغاضۃ العامری۔ جب حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد فتنہ ارتداد نے زور باندھا تو انہوں نے بنو سلیم کو کہلا بھیجا کہ وہ اسلام پر قائم رہیں ابن اسحاق سے وشیمہ نے یہ قول نقل کیا ہے۔ یہ ابن الدباغ کا بیان ہے۔

۵۳۴۰۔ حضرت ہبیلؓ بن کعب

حضرت ہبیلؓ بن کعب۔ ان کا تعلق بنو مازن سے تھا۔ جس عہد میں حضور اکرمؐ نے سکاسک اور سکون کے درمیان قیام فرمایا تھا تو معاذ بن جبل اور مازن بن خیثمہ نے انہیں حضورؐ کی خدمت میں روانہ کیا تھا اور آپؐ نے ان دو قبیلوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی تھی۔ اسے صفوان بن عمرو بن قیس بن ثور بن مازن بن خیثمہ نے اپنے دادا مازن بن خیثمہ سے بیان کیا ہے۔

۵۳۴۱۔ حضرت ہبیلؓ بن وبرۃ

حضرت ہبیلؓ بن وبرۃ الانصاری۔ جن کا تعلق بنو عوف بن خزرج سے ہے جو عصمۃ بن وبرہ انصاری کے بھائی تھے ایک اور روایت کے مطابق یہ دونوں بھائی حصین بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن خزرج بن ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ ہم عصمۃ کا ترجمہ بیان کر آئے ہیں۔ بقول عروہ دونوں بھائی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۲۔ حضرت ہجعؓ بن قیس

حضرت ہجعؓ بن قیس۔ ابوبکر بن ابو علی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ ہشیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یحییٰ سے، انہوں نے ہجیع بن قیس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس آدمی کے دل میں یہ خواہش ہو کہ وہ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ جناب مریم علیہا السلام کی زیارت سے فیض یاب ہو اسے ابوذرؓ کو دیکھ لینا کافی ہوگا ابن ابو حاتم کہتے ہیں کہ جناب ہجع، حضرت علیؓ سے اور ابراہیم نخعی سے مرسل حدیث بیان کرتے تھے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۳۔ حضرت ہداجؓ الحنفی

حضرت ہداجؓ الحنفی۔ ان کا تعلق بنو عدی بن حنیفہ سے تھا۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی کہ ایک شخص حضور اکرمؐ کے پاس آیا جس کی داڑھی زرد رنگ کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا یہ اسلامی خضاب ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور آیا جس کی داڑھی کا رنگ سرخ تھا فرمایا یہ ایمانی خضاب ہے۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابو عمر کہتے ہیں' اس حدیث کی اسناد قوی نہیں۔

۵۳۴۴۔ حضرت ہدارؓ الکنانی

حضرت ہدارؓ الکنانی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہوتا ہے۔ محمد بن عوف بن سفیان نے اپنے والد سے انہوں نے شقیر سے حضرت عباسؓ کے آزاد کردہ غلام سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب ہدار کو سنا جب وہ عباس بن ولید کو میدے کی روٹی کھانے پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناراض ہو رہے تھے کہہ رہے تھے کہ حضور اکرمؐ نے زندگی بھر ایک دن بھی گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث محمد بن عوف سے سنی۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر نے اختصار سے کام لیا اور صرف اتنا لکھا بدار الکنانی کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔

۵۳۴۵۔ حضرت ہدمؓ بن مسعود

حضرت ہدمؓ بن مسعود۔ ابن ماکولا نے ان کا نام ہدم بہ کسرۂ اول وسکون دوم لکھا ہے اور ان کا نسب ہدم بن مسعود بن عدی بن بجاد بن عبد بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس العبسی ہے یہ نو آدمیوں میں شامل تھے جو ان کے قبیلے سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۶۔ حضرت ہدۃؓ

حضرت ہدۃؓ۔ جعفر کہتے ہیں یہ ابو الربد البلوی کا نام ہے۔ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی انہوں نے ابو العباس محمد بن عبدالرحمٰن الدغولی سے روایت کی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۷۔ حضرت ہدیلؓ

حضرت ہدیلؓ۔ ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کے بعد ذکر کیا ہے کہ دو معذور میاں بیوی کا ایک لڑکا تھا وہ مر گیا۔ حضور اکرم کو معلوم ہوا تو فرمایا اگر کسی آدمی کو کسی دوسرے آدمی کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا تو اس لڑکے کو معذور والدین کی خاطر چھوڑ دیا جاتا۔ اس کے بعد ابن ابی الدنیا نے کہا کہ یعقوب بن عبید نے قبیصہ سے انہوں نے ابو السوداء سے انہوں نے ابن سابط سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کسی کو کسی ضرورت کے پیش نظر یا کسی کی مفلسی کی خاطر چھوڑ دیا جاتا تو ہدیل کو ان کے والدین کی خاطر زندہ رہنے دیا جاتا۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۴۸۔ حضرت ہدیمؓ التغلبی

حضرت ہدیمؓ التغلبی۔ ایک روایت میں ادیم مذکور ہے۔ ان سے الصبی بن معبد نے روایت کی ہے ادیم کے ترجمے میں ہم پہلے ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ مگر ہدیم زیادہ مشہور ہے۔

۵۳۴۹۔ حضرت ہذیمؓ بن عبداللہ

حضرت ہذیمؓ بن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ یہ اور ان کے بھائی جنادہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ حضورؐ سے ان کی صحبت مذکور نہیں۔ ابن اثیر کہتے ہیں بلاشبہ انہیں یہ شرف حاصل ہوا کیونکہ ابو عمر نے ان کے بھائی جنادہ کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں جنگ یمامہ میں شہادت نصیب ہوئی۔ ابو موسیٰ اور ابو عمر دونوں نے ان کے والد عبداللہ کا ذکر کیا ہے۔ ان کی کنیت ابو نبقہ تھی اور حضور اکرمؐ نے انہیں خیبر میں جاگیر عطا کی تھی اس سے ان کے اسلام اور شرف صحبت کا علم ہوتا ہے۔ نیز فتح مکہ کے بعد قریش میں کوئی ایسا آدمی نہیں رہ گیا تھا جو مسلمان نہ ہو گیا ہو۔ علاوہ ازیں حضور اکرم کی وفات اور جنگ یمامہ کے درمیان زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ نہیں تا کہ کہا جا سکے کہ جناب ہذیم حضورؐ کے بعد اسلام لائے ہوں گے واللہ اعلم ۔ ابو عمر نے ان کا نام ہریم لکھا ہے۔

۵۳۵۰۔ حضرت ہرمؓ بن حیان

حضرت ہرمؓ بن حیان العبدی۔ کم عمر صحابہ میں سے تھے۔ خلیفہ نے ولید بن ہشام سے، انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ عثمان بن ابو العاص نے ہرم بن حیان کو ۱۶ ہجری میں قلعہ الشیوخ کو فتح کرنے کے لئے روانہ کیا پھر ۱۸ ہجری میں ابرشہر کی تصحیر یعنی محاصرہ ان کے سپرد ہوئی۔ دوران محاصرہ حاکم شہر نے ایک عورت کو دیکھا کہ بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے بیٹے کو کھا رہی تھی۔ حاکم شہر نے یہ دل دوز منظر دیکھ کر صلح کر لی اور شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۱۔ حضرت ہرمؓ بن خنبش

حضرت ہرمؓ بن خنبش۔ ایک روایت میں وہب مذکور ہے۔ شعبی نے ان سے روایت کی کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک خاتون نے دریافت کیا یا رسول اللہ! میں عمرہ کس مہینے میں ادا کروں فرمایا رمضان میں۔ وہب کے بیان میں پہلے اسی کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۲۔ حضرت ہرمؓ بن عبداللہ

حضرت ہرمؓ بن عبداللہ انصاری۔ ان کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے تھا اور یہ ان لوگوں میں شامل تھے جن کے بارے میں قرآن حکیم کی یہ آیت اتری "تولوا و اعینهم تفیض من الدمع" ابو عمر نے ان کا نام ہرم تحریر کیا ہے۔ لیکن ان کے علاوہ اور لوگوں نے ہرمی تحریر کیا ہے۔

۵۳۵۳۔ حضرت ہرمؓ بن قطبہ

حضرت ہرمؓ بن قطبۃ الفزاری۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے عیینہؓ بن حصن کو فتنہ ارتداد کے دوران میں ثابت قدم رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ وثیمہ نے ابن اسحاق سے یہ قول بیان کیا ہے جسے ابن الدباغ نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۴۔ حضرت ہرمؓ بن مسعدہ

حضرت ہرمؓ بن مسعدہ۔ ابو حفص بن شاہین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور باسنادہ ہشام بن محمد سے، انہوں نے ابو الشغب العبسی سے روایت کی کہ بنو عبس کے نو آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں بہ صورت وفد حاضر ہوئے۔ ان میں ہرم بن مسعدہ بھی شامل تھے۔ جو بنی عدی بن بجاد سے ہیں۔ ان سب نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ہدمؓ کے ترجمے میں ان کا ذکر کرنے کے بعد دوبارہ ہرم کے تحت بھی ان کا ذکر کیا ہے جو غلط ہے کیونکہ ابن ماکولا نے جو اس فن کے امام ہیں ان کا نام ہدم ہی لکھا ہے۔ نیز ہشام بن محمد الکلبی نے الجمہرہ میں ہدم ہی تحریر کیا ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصحیف ہے۔ واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۵۵۔حضرت ہرماسؓ بن زید

حضرت ہرماسؓ بن زید بن مالک بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ الباہلی جو قیس عیلان ہیں۔ان کی کنیت ابوحدیر تھی۔ایک روایت میں ان کا نام شریح مذکور ہے۔ان سے عکرمہ بن عمار نے روایت کی ہے ابن ماکولا نے انہیں یمامی تحریر کیا ہے اور یمامہ کے رہنے والے سب بنوحنیفہ سے ہیں۔

ابوالفرج یحییٰ بن محمود نے شحامی سے،انہوں نے ابوسعد الکنجر وذی سے،انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے،انہوں نے ابویعلی ابویعلیٰ موصلی سے،انہوں نے عبداللہ بن بکار سے،انہوں نے عکرمہ بن عمار سے،انہوں نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر اونٹ کی پیٹھ سے لوگوں کو خطاب کرتے دیکھا۔

یعیش بن صدقہ بن علی نے باسنادہ احمد بن شعیب سے،انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام سے انہوں نے عمر بن یونس سے،انہوں نے عکرمہ بن عمار سے،انہوں نے ہرماس بن زیاد سے روایت کی کہ میں ابھی لڑکا ہی تھا کہ میں نے اپنے ہاتھ حضور اکرم کی طرف بیعت کے لئے پھیلائے۔لیکن حضور اکرمؐ نے انکار کردیا۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۶۔حضرت ہرمزؓ مولیٰ النبیؐ

حضرت ہرمزؓ۔ایک روایت کی رو سے ان کا نام کیسان تھا اور حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔عطا بن سائب سے مروی ہے کہ میں حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثوم کی خدمت میں حاضر ہوا۔انہوں نے فرمایا کہ مجھے ہرمز یا کیسان نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہم صدقات کا مال نہیں کھاتے۔ایک روایت میں ان کا نام مہران یا میمون بھی بیان ہوا ہے۔

ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضورؐ کے آزاد کردہ غلام کیسان' ہرمز ہی تھے۔ابن ابی خیثمہ وغیرہ نے ان کا ترجمہ اسی طرح بیان کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ کیسان آل ابی طالب کے آزاد کردہ غلام تھے اور غزوۂ بدر میں موجود تھے۔اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ ام کلثوم نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا ایک غلام تھا اس کو ہرمز کہا جاتا تھا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۵۷۔حضرت ہرمزؓ بن ماہان

حضرت ہرمزؓ بن ماہان فارسی۔محمد بن عمر بن ابوسعدانہ نے والد سے،انہوں نے دادا سے انہوں نے ہرمز بن ماہان سے جو ایرانی تھے سنا کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے اور آپؐ نے انہیں خالد بن ولید کے لشکر میں شامل فرمادیا۔وہ پھر حاضر خدمت ہو کر ملتجی ہوئے کہ انہیں صدقہ سے کچھ رقم عطا فرمائی جائے فرمایا صدقہ نہ تو میرے لئے حلال ہے اور نہ میرے اہل بیت کے لئے۔اس کے بعد حضورؐ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ابن مندہ نے اسے پہلے ترجمے میں بیان کیا ہے کہ ہرمز حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ابن موسیٰ نے اسی ترجمے کو بیان کیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان دونوں کے خیال میں یہ دو آدمی ہیں لیکن ابن اثیر کی رائے یہ ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ہرمز ایرانی نام ہے اور حدیث کا مضمون بھی ایک ہی ہے۔اور دونوں تراجم میں انہیں حضور اکرم کا آزاد کردہ غلام کہا گیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اگر یہ صاحب غلام نہ ہوتے تو حضور انہیں صدقہ دینے سے کیوں انکار کرتے، اور کیوں فرماتے کہ صدقہ میرے لئے اور میرے اہل بیت کے لئے حرام ہے اور اگر چہ اس ترجمے میں مولی کا لفظ مذکور نہیں لیکن فحوائے کلام سے یہ سمجھا جا سکتا ہے۔

۵۳۵۸۔ حضرت ہرمیؓ بن عبداللہ

حضرت ہرمیؓ بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن عامر بن کعب بن واقف ان کا نام مالک بن امرؤ القیس بن مالک بن اوس انصاری واقفی ہے جناب ہرمی قدیم الاسلام ہیں اور ان لوگوں میں شامل تھے جو غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرمؐ کی خدمت میں سواری کے لئے حاضر ہوئے تھے اور جب خواہش پوری نہیں ہوتی تھی تو روتے واپس ہوئے تھے۔ یہ ابوعمر کلبی ابونعیم کا قول ہے ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ ابوعمر کے نزدیک ان کا نام ہرم انصاری ہے اور بنوعمر بن عوف سے ہیں کیونکہ بنوواقف ان کے حلیف تھے۔ اس لئے جناب ہرم کو بھی بنوعمرو بن عوف سے سمجھ لیا گیا۔

ابن مندہ لکھتے ہیں کہ ہرمی بن عبداللہ واقفی کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ لیکن بغیر ثبوت کے اور انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے ثمامہ بن قیس سے، انہوں نے ہرمی بن عبداللہ سے روایت کی جو حضور اکرمؐ کے زمانے میں تھے اور انہیں صحابہ کی صحبت میسر آئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ہرمی بن عبداللہ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ ہاں البتہ انہوں نے اجازۃً ہمیں ان کی طرف سے وہ حدیث سنائی۔ جو ابوالقاسم، اسماعیل بن محمد بن فضل نے احمد بن علی بن خلف سے، انہوں نے ابوالطاہر سے، انہوں نے ابو حامد بن بلال سے، انہوں نے ابوالازہر سے، انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے، انہوں نے ابی سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے ثمامہ بن قیس بن رفاعہ واقفی سے، انہوں نے ہرمی بن عبداللہ سے، جو اسی قوم کے ایک آدمی تھے جو حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور انہیں کثیر التعداد صحابہ کی صحبت نصیب ہوئی سنا آپؐ نے فرمایا جو شخص جمعے کی اذان سنتا ہے اور نماز پڑھنے کے لئے مسجد کا رخ نہیں کرتا تو اس کے بعد کا دوسرا جمعہ اسے زیادہ بوجھل معلوم ہوگا۔ اسی طرح اگر وہ متواتر چار جمعوں کی اذانیں سنتا ہے اور نماز پڑھنے نہیں جاتا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

ابراہیم نے محمد بن اسحاق سے مختصراً روایت کی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں ہیں کہ ابونعیم ابوعمر اور ابن کلبی نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے جو غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے آئے تھے۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ ہرمی سوائے غزوۂ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے لیکن ابن مندہ اور ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ جناب ہرمی حضور اکرمؐ کے زمانے میں بچے تھے۔ لیکن ابن ماکولا کی رائے درست ہے۔

عدوی اور ابن ماکولا کی سوچ ایک جیسی ہے لیکن اس سلسلے میں ابن ماکولا کے بیان میں اختلاف ہے چنانچہ واقفی کے ترجمے میں وہ لکھتے ہیں ہرمی بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن کعب الواقفی سوائے تبوک کے تمام غزوات میں شریک تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے آئے تھے۔ ان سے عبیداللہ بن حصین الوائلی نے روایت کی ہے۔ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ ایک روایت کے مطابق ان کا نام ہرمی بن عقبہ تھا اور انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے روایت کی ہے۔

ہرمی کے ترجمے میں لکھتے ہیں: ہرمی بن عبداللہ بن رفاعہ بن نجدہ بن مجدعہ بن کعب الواقفی۔ تبوک کے بغیر تمام غزوات میں موجود رہے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے آئے تھے اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ہرمی بن عبداللہ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزیمہ بن ثابت سے حدیث روایت کی اور ان سے عبدالملک بن عمرو الخطمی اور عمرو بن شعیب نے روایت کی۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام ہرم تھا۔ انہیں بنو واقف سے شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ غزوۂ خندق میں شریک تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو حضور اکرمؐ سے سواری مانگنے گئے تھے۔ نیز انہوں نے خزیمہ سے روایت کی ہے۔

وہ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ وہ ہری جنہوں نے خزیمہ سے روایت کی وہ اس واقفی سے جو غزوۂ خندق میں موجود تھے اور حضورؐ سے سواری مانگنے گئے تھے مختلف آدمی ہیں۔ اگر ابن ماکولا ان اقوال کو ذمہ داری سے عہد برآ ہونے کے لئے کسی امام کی طرف منسوب کر دیتے تو صحیح تھا کیونکہ ان کے ہاں ایسے اختلاف کی کمی نہیں تو ان سے ذمہ داری کا بوجھ اتر جاتا۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ واللہ اعلم۔

۵۳۵۹۔ حضرت ہریمؓ بن عبداللہ

حضرت ہریمؓ بن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف قرشی مطلبی۔ اپنے بھائی جنادہ کے ساتھ جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ ابن ماکولا نے ان کا نام ہذیم تحریر کیا ہے۔

۵۳۶۰۔ حضرت ہزالؓ صاحب الشجرۃ

حضرت ہزالؓ۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ معاویہ بن قرہ نے ان سے روایت کی۔ انہوں نے کہا تم لوگ بعض اوقات ایسے گناہ کر بیٹھتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی باریک ہوتے ہیں۔ حالانکہ ہم انہیں گناہوں کو حضور اکرمؐ کے زمانے میں ہلاکت انگیز گردانتے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں سنی گئی۔

۵۳۶۱۔ حضرت ہزالؓ بن مرۃ

حضرت ہزالؓ بن مرہ اشجعی۔ ازرق نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۲۔ حضرت ہزالؓ بن ذئاب

حضرت ہزالؓ بن ذئاب بن یزید بن کلیب بن عامر بن خزیمہ بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی الاسلمی۔ ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے مطابق ان کا نسب یوں ہے "ہزال بن یزید الاسلمی" شعبہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے ابن ہزال سے، انہوں نے اپنے والد ہزال سے روایت کی کہ جس دن ہم نے ماعز کو رجم کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم ماعز کی میت کو اپنے کپڑے ہی سے ڈھانپ دیتے تو کتنا اچھا ہوتا۔

یحییٰ بن ابی کثیر نے ابی سلمہ سے، انہوں نے نعیم بن ہزال سے روایت کی کہ ہزال کے پاس ایک لونڈیا تھی جوان کی بکریاں چراتی تھی۔ ماعز نے اس سے جماع کیا تو ہزال نے اسے فریب دیا اور کہا آؤ تمہیں حضور اکرمؐ کے پاس لے چلیں۔ آپ کو اصل واقعہ بتائیں شاید قرآن کا کوئی حکم نازل ہو۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کی سزا رجم ہے۔ چنانچہ ماعز کو رجم کر دیا گیا۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے فرمایا "ہزال! اگر تم ماعز کی میت کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ دیتے تو اس پر تمہیں ثواب ملتا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۶۳۔ حضرت ہزانؓ بن عمرو

حضرت ہزانؓ بن عمرو۔ ابن اسحاق نے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج' ہزان بن عمرو بن قریوس بن غنم بن سالم کا نسب تحریر کیا ہے۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۴۔ حضرت ہزیلؓ بن شرحبیل

حضرت ہزیلؓ بن شرحبیل۔ کوفہ کے تابعین میں سے تھے۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر اختصار سے کیا ہے۔

۵۳۶۵۔ حضرت ہشامؓ بن حبیش

حضرت ہشامؓ بن حبیش بن خالد بن اشعر۔ یحییٰ بن یونس کہتے ہیں مجھے اس کا علم نہیں کہ آیا انہیں حضور کی صحبت میسر آئی یا نہیں لیکن ابو حاتم بن حبان کہتے ہیں کہ جناب ہشام کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر سے سماع کیا اور یہ سب کچھ جعفر المستغفری کا بیان ہے۔

عبداللہ بن یزداد نے ابوادریس سے انہوں نے حزام بن ہشام بن حبیش بن اشعر سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ نے ایک وادی میں ایک بادل کو آتے دیکھا، تو فرمایا کہ یہ بادل نصر بن کعب کی بستی پر برسے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ اشعر ابی حزام کا لقب ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور حضور اکرمؐ نے نصر بن کعب کا نام اس وقت لیا تھا۔ جب عمرو بن سالم الخزاعی نے حضور اکرمؐ سے اہل مکہ کی شکایت کی تھی۔ اس کا ذکر ہم عمرو بن سالم کے ترجمے میں کر آئے ہیں ابونعیم نے اس کا متن بنید ہ بن خالد کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔

۵۳۶۶۔ حضرت ہشامؓ بن ابی حذیفہ

حضرت ہشامؓ بن ابو حذیفہ۔ اور ابو حذیفہ کا نام مہشم بن مغیرہ مخزومی تھا اور ان کی والدہ ام حذیفہ اسد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی دختر تھیں اور جناب ہشام مہاجرین حبشہ سے تھے اور ان لوگوں کے ساتھ واپس مدینہ آئے تھے۔ جو حبشہ سے دو کشتیوں میں سوار ہو کر آئے تھے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو مخزوم، ان کا نام ہشام بن ابی حذیفہ لکھا ہے۔ واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے لیکن انہوں نے ان کا نام ہاشم بن ابو حذیفہ تحریر کیا ہے (جو وہم ہے) زبیر نے ان کا نام ہشام لکھا ہے اور مہاجرین حبشہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر نے انہیں مہاجرین حبشہ میں شمار نہیں کیا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۷۔ حضرت ہشامؓ بن حکیم

حضرت ہشامؓ بن حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی، قرشی، اسدی۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ۔ ان کے والد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پھوپھی تھیں۔ بقول ابوعمرو وہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور اپنے والد سے پہلے وفات پا گئے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ ہشام بن حکیم بن حزام مخزومی اور وہ بن خویلد بن اسد القرشی تھے اور ان کی والدہ ام ہشام، بنو فراس بن غنم سے تھیں۔ ایک روایت میں ان کی والدہ کا نام ملیکہ دختر مالک از بنو حارث بن فہر مذکور ہے۔ ان کی وفات اپنے والد سے پہلے ہوئی اور بروایتے وہ جنگ اجنادین میں شہید ہوئے تھے۔ عیاض بن غنم کے ساتھ انہیں جو واقعہ پیش آتا تھا وہ ہم عیاض کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو اوامر کا حکم دیتے اور نواہی سے روکتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے سامنے جب کسی ناپسندیدہ کام کا ذکر ہوتا تو فرماتے جب تک میں اور ہشام زندہ ہیں۔ ایسی بات نہیں ہوسکتی۔

ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ ترمذی سے بیان کیا کہ ہم سے حسن بن علی کے علاوہ اور کئی لوگوں نے بیان کیا کہ ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے عروہ نے، ان سے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمان بن عبدالقاری نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو کہتے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کے عین حیات میں ایک ایسے مقام سے گزرے جہاں جناب ہشام نماز پڑھا رہے تھے اور سورۂ فرقان کی قرأت کر رہے تھے۔ اس کے دوران میں انہوں نے بعض آیات کی قرأت ایسے طریقے پر کی جو اس قرأت کے خلاف تھی جو حضرت عمرؓ نے آپؐ سے سنی تھی۔ وہ اثنائے نماز ہی میں ان پر جھپٹنا چاہتے تھے لیکن انہوں نے نماز ختم کرنے کا انتظار کیا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے ان کی چادر کو کھینچا اور دریافت کیا کہ تمہیں یہ آیات کس نے پڑھائی ہیں انہوں نے رسول اکرمؐ کا نام لیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم غلط کہتے ہو کیونکہ میں نے بھی یہ سورت آپؐ ہی سے پڑھی ہے وہ انہیں گھسیٹ کر حضورؐ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یارسول اللہ! ہشام نے سورۂ فرقان کی کچھ آیات کی تلاوت ایسے طریقے پر کی ہیں کہ جس طریقے پر حضور نے مجھے نماز پڑھائی تھیں۔ اس کی تلاوت اس سے مختلف ہے آپؐ نے جناب ہشام سے فرمایا اچھا تم وہ آیات پڑھو۔ انہوں نے وہ آیات پڑھیں تو آپؐ نے فرمایا تمہاری قرأت درست ہے بعدہ آپؐ نے حضرت عمرؓ کو ان آیات کی تلاوت کا حکم دیا انہوں نے تعمیل ارشاد کی تو آپ نے فرمایا تمہاری قرأت بھی درست ہے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن حکیم عرب کے سات لہجوں کے مطابق نازل ہوا ہے۔ تمہیں جو قرأت آسان معلوم ہو وہ اپنا لو۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ہشام بن حکیم بن حزام مخزومی کو خویلد بن اسد کی اولاد سے شمار کیا ہے۔ یہ بات ایک عالم سے بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک آدمی کو مخزومی لکھ کر اس کے سلسلہ نسب کو بنو اسد تک لے جائے حالانکہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ وہ اسدی ہیں اور جن لوگوں نے انہیں مخزومی لکھا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ نیز ابونعیم کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ جناب ہشام اجنادین میں شہید ہوئے تھے کیونکہ ۱۳ ہجری میں جنگ اجنادین میں شہید ہونے والے ہشام بن عاص تھے نیز ہشام بن حکیم بن حزام کا قصہ جو عیاض بن غنم کے ساتھ پیش آیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنگ اجنادین میں شہید نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ ابونعیم نے باسنادہ بیان کیا ہے کہ جناب ہشام نے حمص میں عیاض بن غنم کو دیکھا کہ وہ نبطیوں کے ایک گروہ سے وصولی جزیہ میں سختی سے پیش آ رہے تھے جب جناب ہشام نے دیکھا تو کہنے لگے اے عیاض! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں کسی کو دکھ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں عذاب دے گا اور حمص کی فتح اجنادین کی فتح مندی سے بہت بعد میں واقع ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید تفصیل کے لئے التاریخ الکامل کا مطالعہ کیجئے۔

۵۳۶۸۔ حضرت ہشامؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت ہشامؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے ابوالزبیر نے روایت کی کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میرے پاس ایک ایسی عورت ہے جو کسی چھونے والے ہاتھ سے بدکتی نہیں فرمایا اسے طلاق دے دو۔ اس نے عرض کیا میں اسے پسند کرتا ہوں اور وہ مجھے چاہتی ہے فرمایا اسے استعمال کر۔ بقول ابن اثیر اس میں اختلاف ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۶۹۔ حضرت ہشامؓ بن صبابۃ

حضرت ہشامؓ بن صبابہ بن حزن بن سیار بن عبداللہ بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانۃ الکنانی لیثی ۔ ان کے بھائی کا نام مقیس بن صبابہ تھا۔

ابوصالح نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی کہ مقیس کے بھائی ہشام کو کسی نے بنونجار میں سے قتل کر دیا۔ مقیس نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں معاملہ پیش کیا حضورؐ نے زہیر بن عیاض فہری کو مقیس کے ساتھ بنونجار کے پاس روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اگر ہشام بن صابہ کے قاتل کو جانتے ہو تو اسے مقیس کے حوالے کر دو اور اگر نہیں جانتے تو خون بہا ادا کرو۔ بنونجار نے باہم مل کر خون بہا جمع کیا اور مقیس کے حوالے کر دیا جب مقیس خون بہا وصول کر چکا تو اس نے زہیر کو قتل کر دیا اور مرتد ہو کر بھاگ گیا اس موقعہ پر اس نے کچھ اشعار کہے جن میں سے ایک شعر درج ذیل ہے۔

فادرکت ثاری واضطجعت موسدا   وکنت الی الاوثان اول راجع

میں نے انتقام لے لیا اور بستر پر آرام سے لیٹ گیا اور میں اسلام سے پہلے ہی منحرف ہو چکا تھا۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ جناب ہشام غزوۂ ذی قرد میں ۶ ہجری میں قتل ہوئے تھے۔ انہیں غلطی سے عبادہ بن صامت کے قبیلے سے ایک شخص نے کافر سمجھ کر قتل کر دیا تھا۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ وہ غزوۂ بنو مصطلق میں ۶ ہجری میں قتل ہوئے تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی کہ ہشام بن صبابہ (جو بنوفلاں بن عوف بن عامر بن لیث بن بکر سے تھے نے غزوۂ مریسیع میں لڑائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور یہ بڑے جوشیلے مسلمان تھے میدان جنگ میں بنوعوف بن خزرج کے ایک آدمی سے ان کا آمنا سامنا ہو گیا تو اس نے جناب ہشام کو کافر سمجھا اور اس نے انہیں قتل کر دیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۰۔ حضرت ہشامؓ بن عاص القرشی

حضرت ہشامؓ بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی۔ ان کی والدہ کی کنیت ام حرملہ دختر ہشام مغیرہ تھی۔ یہ عمرو بن عاص کے بھائی اور قدیم الاسلام تھے حضور اکرمؐ بھی مکے ہی میں تھے کہ جناب ہشام ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ حضورؐ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے ہیں تو جناب ہشام مکے آئے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے قبیلے نے انہیں روک لیا اور پھر غزوۂ خندق کے بعد دوبارہ ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ ہشام بڑے پارسا اور فاضل آدمی تھے اور عمرو بن عاص کے چھوٹے بھائی تھے۔ ایک روایت میں مذکور ہے کہ حضور اکرمؐ ابھی مکے ہی میں تھے کہ ان کے قبیلے نے انہیں روک لیا تھا۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ جب ہم ہجرت کے لئے جمع ہوئے تو میں عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص نے بنوغفار کے حوض کے پاس اکٹھا ہونے کا وعدہ کیا تھا اور طے یہ پایا کہ جو شخص مقررہ صبح کو وہاں نہ پہنچ سکا تو یہ سمجھ لیا جائے گا کہ اسے روک لیا گیا ہے اور اس کے دوسرے ساتھیوں کو جانے کی اجازت ہوگی چنانچہ مقررہ صبح کو میں اور عیاش تو مقام موعود پر پہنچ گئے مگر ہشام نہ پہنچ سکے ہم سمجھ گئے کہ وہ کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے اور اسی لئے نہیں آسکا۔

ہم نے مدینے کا رخ کیا ہم دل میں یہ سوچتے چلے آ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی توبہ کو کیسے قبول کرے گا جنہوں نے اللہ کو پہچانا رسول اللہ پر ایمان لائے۔ اور دنیا کے مصائب سے ڈر کر دین سے رجوع کر لیا اور ہم لوگ ان خیالات کا اظہار اپنے بارے میں کر رہے تھے۔ اس پر قرآن حکیم کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

"قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ" الی آخرہ

جب میں نے یہ آیت سنی تو اپنے ہاتھ سے لکھ کر ہشام بن عاص کو بھجوائی۔ ہشام کہتے ہیں جب یہ آیت مجھے موصول ہوئی تو میں وادی ذی طوی کی طرف نکل کھڑا ہوا۔ چنانچہ اس آیت پر غور وخوض کرتا چلا آیا تا کہ میں اس کے مفہوم تک رسائی حاصل کر سکوں۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ اس آیت کا نزول ہمارے بارے میں ہوا ہے کیونکہ یہ خیال بار بار ہمارے ہی دلوں میں آ رہا تھا۔ پس میں اپنے اونٹ پر سوار ہوا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ہشام حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں جنگ اجنادین میں ۱۳ ہجری میں شہید ہوئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ جناب ہشام نے غسان کے ایک آدمی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ اس پر غسانیوں نے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ پھر سواروں کا دستہ ان کی میت کو کچلتا ہوا گزر گیا اور ان کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پھر ان کے بھائی جنگ سے فراغت کے بعد لوٹ کر آئے اور ان کے جسم کے لوتھڑوں اور ہڈیوں کو جمع کر کے دفن کر دیا۔

خالد بن معدان سے مروی ہے کہ جب جنگ اجنادین میں رومیوں کا لشکر بھاگ کھڑا ہوا تو اس اثنا میں وہ ایک ایسے تنگ درے کے دہانے پر جا پہنچے۔ جہاں سے ایک وقت میں صرف ایک آدمی گزر سکتا تھا۔ رومیوں نے اس مقام پر قبضہ کر لیا۔ جناب ہشام نے بڑھ کر ان پر حملہ کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ درہ بند ہو گیا اور ایک ایک کر کے دشمن کا سارا لشکر ان کی میت کے اوپر سے گزر گیا جب اسلامی لشکر رومیوں کے تعاقب میں اس مقام پر پہنچا اور ان کی میت کو وہاں پڑا ہوا پایا تو انہوں نے گوارا نہ کیا کہ وہ خود یا ان کے گھوڑے ان کے جسم کے اوپر سے گزریں لشکر کا یہ توقف دیکھ کر حضرت عمرو بن عاص نے انہیں یوں مخاطب کیا۔ برادران اسلام! میرے بھائی کو خدا نے شہادت کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور اس کی روح کو اپنی طرف اٹھا لیا جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں یہ اس کا جسم ہے اس لئے اسے روندھنے میں کوئی حرج نہیں چنانچہ انہوں نے سواروں کے دستے کو گزرنے کا حکم دیا پھر خود گزرے اور ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد لشکر گزرا۔ جب دشمنوں کا تعاقب ختم ہوا تو عمرو بن عاص واپس آئے۔ بھائی کے گوشت ہڈیوں اور اعضا کو جمع کیا اور چمڑے کے ایک ٹکڑے میں ڈال کر زمین میں دفن کر دیا۔

حضور اکرمؐ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا تھا کہ عاص کے دونوں بیٹے مومن ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۱۔ حضرت ہشامؓ بن العاص

حضرت ہشامؓ بن عاص بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ تھا جو ولید بن مغیرہ کی بیٹی اور خالد کی ہمشیرہ تھیں اور ہشام ابوجہل بن ہشام کے بھتیجے تھے۔ ان کا باپ عاص غزوۂ بدر میں کفر کی حالت میں مارا گیا تھا بروایتے انہیں حضرت عمر بن خطاب نے قتل کیا تھا۔ اور عاص حضرت عمرؓ کا ماموں تھا۔

ہشام فتح مکہ کے دن حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ کی پیٹھ سے کپڑا اتارا اور مہر نبوت پر ہاتھ رکھ لیا۔ آپ نے ان کے ہاتھ کو ہٹا کر تین دفعہ ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے خدا تو اس کے دل سے کینہ اور حسد دور فرما اور ان میں ایک آدمی جس کی گردن ٹیڑھی تھی اور جس کا نام محمد بن عبدالرحمان بن ہشام بن یحیٰی بن ہشام بن عاص تھا۔ کہا کرتے تھے کہ حضور اکرمؐ کی دعا کی وجہ سے ہم میں بغض اور کینہ کم ہے۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۲۔ حضرت ہشامؓ بن عامر

حضرت ہشامؓ بن عامر بن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار الانصاری جاہلیت میں ان کا نام شہاب تھا جو حضورؐ نے بدل کر ہشام کر دیا۔ ان کے والد عامر غزوۂ احد میں شریک تھے جناب ہشام نے بعد میں بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ سعد بن ہشام کے والد ہیں۔ جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے حضور اکرمؐ کے وتروں کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ انہوں نے بصرے میں وفات پائی۔

ابوالربیع سلیمان ابن ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے اپنے والد سے، انہوں نے ابونصر احمد بن عبدالباقی بن حسن بن طوق سے، انہوں نے ابوالقاسم نصر بن احمد بن المرجی سے، انہوں نے ابویعلیٰ موصلی سے، انہوں نے شیبان بن فروخ سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے ہشام بن عامر سے سنا کہ انصار غزوۂ احد کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم زخموں اور تھکان سے چور ہیں۔ شہداء کی تعداد اتنی زیادہ ہے۔ اب حضورؐ کا کیا حکم ہے۔ قبریں تیار کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ فرمایا ایک قبر میں دو دو تین تین آدمی دفن کرتے جاؤ اور قبروں کو ذرا کشادہ اور گہرا کر دو۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ تقدیم و تاخیر میں کس قاعدے کو پیش نظر رکھیں۔ فرمایا قرآن کو معیار بناؤ جسے دوسروں کے مقابلے میں قرآن زیادہ یاد ہو۔ اسے ترجیح دو چنانچہ میرے والد نے دو انصار کو میرے سامنے حوالہ قبر کیا۔ شاید ایک انصار ہی کہا ہو۔

۵۳۷۳۔ حضرت ہشامؓ بن عتبہ

حضرت ہشامؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس القرشی العبشمی۔ یہ معاویہ کے ماموں تھے، کنیت ان کی ابوحذیفہ اور نام ہشیم تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہی مشہور ہے۔ ایک روایت میں مبشم مذکور ہے وہ اور ان کے آزاد کردہ غلام سالم ۱۱ ہجری میں جنگ یمامہ میں موجود تھے۔ نیز وہ غزوۂ بدر کے مجاہدوں میں شامل تھے۔ چونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ اس لئے ہم ان کا ذکر وہاں زیادہ تفصیل سے لکھیں گے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۴۔ حضرت ہشامؓ بن عمرو

حضرت ہشامؓ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی اور جذیمہ نصر بن مالک کے بھائی مولفۃ القلوب میں سے تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں غنائم حنین سے سو کے لگ بھگ اونٹ عطا فرمائے تھے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ رسول اکرم نے کئی آدمیوں کو سو کے لگ بھگ اونٹ دیئے تھے۔ ان میں سے ہشام بن عمرو بھی تھے جو بنو عامر بن لوی کے بھائی تھے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے اس صحیفے کو جسے قریش نے بنو ہاشم سے مقاطعہ کے متعلق لکھ کر کعبے میں لٹکا دیا تھا اور جس میں تحریر تھا کہ نہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کو کوئی چیز بیچیں گے اور نہ خریدیں گے اتار کر پھینک دیا تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ اس صحیفے کے خلاف جس میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف تمام قریش مکہ نے ایک عہد نامہ مرتب کیا تھا۔ کچھ عرصے کے بعد قریش کے کئی آدمی اٹھ کھڑے ہوئے تھے لیکن اسے منسوخ العمل قرار دینے کے لئے جو کردار ہشام بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی نے ادا کیا تھا اس کی تعریف نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ نضلہ بن ہاشم بن عبد مناف کے بھتیجے تھے اور نضلہ اور عمرو بھائی تھے اور چونکہ ہشام اپنے قبیلے میں معزز اور محترم شمار ہوتے اس لئے وہ بنو ہاشم سے شعب ابی طالب میں ملنے چلے جایا کرتے تھے۔ جناب ہشام نے اس عہد نامے کے خاتمے اور اس میں اپنے کردار کا ذکر کیا ہے۔

تینوں نے اس کی تخریج کی ہے البتہ ابوعمر نے بہت اختصار سے کام لیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے اس سے زیادہ کا علم نہیں کہ ہشام بن عمرو مولفۃ القلوب میں سے تھے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن اسحاق نے ان کا نسب نامہ اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں جذیمہ بن نصر بن مالک کا اضافہ کر دیا ہے لیکن باقی لوگ اس کے خلاف ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نسب اس طرح لکھا ہے جیسا کہ ہم نے ابتدائے ترجمہ میں درج کیا ہے۔ اسی طرح زبیر بن بکار اور ابن ماکولا نے تحریر کیا ہے۔

۵۳۷۵۔ حضرت ہشامؓ بن قتادۃ

حضرت ہشامؓ بن قتادہ الرہاوی۔ انہوں نے رہا میں سکونت اختیار کر لی تھی یہ بغوی کا قول ہے۔ ابونعیم اور یحییٰ نے ان کا تتبع کیا ہے۔ جناب ہشام نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے قتادہ بن فضیل نے روایت کی۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے، انہوں نے ابونعیم سے، انہوں نے احمد بن محمد بن یوسف سے، انہوں نے منیعی سے، انہوں نے ابوبکر بن زنجویہ سے، انہوں نے علی بن بحر سے، انہوں نے قتادہ بن فضیل بن عبداللہ بن قتادہ سے، انہوں نے اپنے والد سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنے چچا ہشام بن قتادہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے مجھے اپنی قوم کا سردار مقرر فرمایا تو میں نے حضور اکرمؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور آپؐ سے دعا کی التجا کی اور حضورؐ سے رخصت ہوا آپؐ نے فرمایا تقویٰ تیرا زادِ سفر ہو۔ اللہ تیرے قصور معاف فرمائے اور تو جہاں بھی ہو بھلائی تیرا استقبال کرے اور یہ روایت ہشام بن قتادہ نے اپنے والد سے بیان کی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۶۔ حضرت ہشامؓ بن مغیرۃ

حضرت ہشامؓ بن مغیرہ بن عاص۔ ابن ابی مریم نے ابوغسان سے، انہوں نے ابی حازم سے، انہوں نے عمرو بن ہشام سے، انہوں نے عمرو اور ہشام (یہ دونوں ان کے بزرگ تھے) سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا قرآن خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اور قرآن حکیم کی بعض آیات دوسری آیات کی تصدیق کرتی ہیں۔ جن آیات کے مفہوم تک تمہاری رسائی ہو جائے (یعنی آیات محکمات) ان پر عمل کرو اور جو آیات تمہاری ذہنی گرفت میں نہ آ سکیں (یعنی متشابہات) ان پر ایمان لاؤ، ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

۵۳۷۷۔ حضرت ہشامؓ بن الولید

حضرت ہشامؓ بن ولید بن مغیرہ مخزومی۔ خالد بن ولید کے بھائی اور مولفۃ القلوب میں سے تھے لیکن اس میں اشتباہ پایا جاتا ہے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۷۸۔ حضرت ہشامؓ

حضرت ہشامؓ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ ایک اور ہشام ہیں۔ اور جعفر نے ان کا نام لیا ہے اور باسنادہ عمران القطان سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے زرارہ بن ابی اوفی سے، انہوں نے سعد بن ہشام سے، انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے سامنے ایک آدمی کہ جس کا نام شہاب تھا کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ آج سے تمہارا نام ہشام ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے ممکن ہے وہ ہشام بن عامر ہی ہوں جو سعد کے والد تھے۔

۵۳۷۹۔ حضرت ہشیمؓ ابوحذیفہ

حضرت ہشیمؓ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس قرشی عبشمی۔ ابن شاہین نے محمد بن سعد سے یہی نام بیان کیا ہے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۰۔ حضرت ہلالؓ اسلمی

حضرت ہلالؓ اسلمی۔ ان کی بیٹی ام ہلال نے ان سے روایت کی۔ ابوضمرہ انس بن عیاض نے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی سے، انہوں نے اپنی والدہ سے سنا کہ انہیں ام بلال دختر ہلال نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضور اکرمؐ کو فرماتے سنا کہ بھیڑ کا بچہ قربانی کے لئے جائز ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۸۱۔ حضرت ہلالؓ بن امیہ

حضرت ہلالؓ بن امیہ بن عامر بن قیس بن عبدالاعلم بن عامر بن کعب بن واقف۔ اور ان کا نام مالک امرؤ القیس بن اوس انصاری واقفی ہے۔ معرکہ ہائے بدر اور احد میں موجود تھے قدیم الاسلام تھے اور بنو واقف کے بت انہوں ہی نے توڑے تھے۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ان کی قوم کا جھنڈا ان کے پاس تھا۔ ان کی والدہ کا نام انیسہ تھا جو ہدم کی بیٹی اور کلثوم بن ہدم کی بہن تھیں ہدم وہی صاحب ہیں جن کے پاس حضور اکرمؐ نے ہجرت مدینہ کے موقعہ پر قیام فرمایا تھا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے لعان کیا تھا اور اسے شریک بن سحماء سے مطعون کیا تھا اور یہ ان تین حضرات میں شامل تھے جو کاہلی کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ ان کے علاوہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع تھے۔ جن کے بارے میں "وعلی الثلاثة الذين خلفوا" آیت نازل ہوئی تھی۔ لعان کا واقعہ ہم نے شریک بن سحماء کے ترجمے میں اور ان کے تخلف کا ذکر کعب بن مالک کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۲۔ حضرت ہلالؓ بن الحارث

حضرت ہلالؓ بن حارث بن ابوالجمل۔ ہم ان کا ذکرہ کنیتوں کے عنوان کے تحت تفصیل سے بیان کریں گے کیونکہ یہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھے۔ وہ شامی تھے ابوعمر نے مختصراً اسی طرح ذکر کیا ہے لیکن یہ ابوعمر کا وہم ہے کیونکہ ان کی کنیت ابوالحمراء تھی۔ ابوالحمل کے ترجمے میں ہم اسے بیان کریں گے۔

۵۳۸۳۔ حضرت ہلالؓ بن الحمرا

حضرت ہلالؓ بن الحمراء۔ ایک روایت کے رو سے ان کا نام ہلال بن حارث ابوالحمراء ہے اور یہی درست ہے اور ایک روایت میں ان کا نام ہانی بن حارث ابوالحمراء خادم رسول اکرمؐ مذکور ہے۔ انہوں نے حمص میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ امام بخاری لکھتے ہیں انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی لیکن ان کی حدیث درست نہیں۔

ابواسحاق سبیعی نے ابوداؤد القاص سے، انہوں نے ابوالحمراء سے روایت کی کہ وہ ایک مہینہ مدینے میں ٹھہرے رہے انہوں نے دیکھا کہ رسول اکرمؐ ہر روز صبح کو حضرت علیؓ کے مکان پر تشریف لاتے۔ الصلوۃ، الصلوۃ فرماتے اور پھر آیت تطہیر کی تلاوت فرماتے واللہ اعلم۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کا نام ابن الحمراء ابوالحمراء لکھا ہے اور یہی درست ہے۔ اور وہ جو اس سے قبل ترجمے میں ذکر ہوا ہے وہ خیالی ہے۔

۵۳۸۴۔ حضرت ہلالؓ بن الحکم

حضرت ہلالؓ بن حکم (اگر ثابت ہو) فلیح بن سلیمان نے ہلال بن علی سے، انہوں نے عطا بن یسار سے، انہوں نے ہلال بن حکم سے روایت کی کہ جب وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے دینی امور کی تعلیم حاصل کی تو ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ جب چھینک آئے تو الحمدللہ کہنا چاہئے اور اگر دوسرے آدمی کو چھینک آئے تو اس کے الحمدللہ کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا چاہئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرمؐ ایک دن نماز پڑھا رہے تھے کہ دوران نماز ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے بلند آواز سے یرحمک اللہ کہہ دیا اس پر تمام نمازیوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ مجھے گھور رہے ہو۔ جب نماز ختم ہوئی تو آپ نے دریافت کیا کہ نماز میں کون بول رہا تھا۔ صحابہ نے میرا نام لیا۔ حضورؐ نے مجھا اپنے پاس بلایا اور فرمایا دیکھو میاں اعرابی! نماز میں قرآن کی قرأت کی جاتی ہے اور اللہ کو۔ یاد کیا جاتا ہے۔ جب تم نماز پڑھنے لگو تو تمہیں بھی یہی کچھ کرنا چاہئے۔ ہلال بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ سے بڑھ کر کوئی معلم نرمی سے بات کرنے والا نہیں دیکھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس واقعہ کا انتساب معاویہ بن حکم سے کیا گیا ہے۔ لیکن یہ وہم ہے۔

۵۳۸۵۔ حضرت ہلالؓ بن ابی خولی

حضرت ہلالؓ بن ابی خولی۔ اور ابو خولی کا نام عمرو بن زہیر بن خیثمہ بن ابی حمران تھا (اور ابو حمران کا نام حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی الجعفی تھا۔ جو عدی بن کعب اور خطاب حضرت عمرؓ کے والد کے حلیف تھے) بقول موسیٰ بن عقبہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ خولی اور مالک دونوں ابو خولی کے بیٹے تھے۔ سب بدر میں شریک تھے ہشام بن کلبی لکھتے ہیں کہ خولی بن ابو خولی مع اپنے بھائی ہلال اور عبداللہ کے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ لیکن انہوں نے مالک بن خولی کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۶۔ حضرت ہلالؓ بن ربیعہ

حضرت ہلالؓ بن ربیعہ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ لیکن ان کی حدیث مرسل ہے۔ عبدالرحمان بن بشیر نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے ہلال بن ربیعہ سے روایت کی کہ بنو عائذ مخزومی کی تلوار غزوۂ بدر میں ان کے ہاتھ لگ گئی۔ جب رسول اکرمؐ نے مال غنیمت کی واپسی کا حکم دیا تو میں نے اسے مال غنیمت کے ڈھیر پر پھینک دیا جسے ارقم بن ابی ارقم نے پہچان لیا چنانچہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے مانگ لی اور آپؐ نے انہیں عطا فرما دی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابو نعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے بھی ان کا ذکر کیا ہے ابو نعیم لکھتے ہیں کہ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی لیکن ان کی حدیث مرسل ہے جسے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ نیز وہ مالک بن ربیعہ ابو اسید الساعدی تھے، جنہیں اس نے ہلال بن عامر بنا دیا اور حدیث کی روایت ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے کی ہے اور مالک بن ربیعہ کا نام لیا اور یہی صحیح ہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے بنو ساعدہ کے بعض لوگوں سے، انہوں نے ابی اسید سے سنا کہ ہلال بن ربیعہ نے کہا کہ مجھے بنو عائذ کی تلوار مل گئی اور واقعہ کو اسی طرح بیان کیا اور تلوار کا نام مرزبان تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳۸۷۔ حضرت ہلالؓ بن سعد

حضرت ہلالؓ بن سعد۔انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں شہد بطور تحفے کے پیش کیا جو آپ نے قبول کر لیا۔ دوبارہ اسی طرح شہد پیش کیا اور کہا کہ یہ صدقہ ہے۔ حضورؐ نے حکم دیا کہ اسے صدقات میں شامل کر دیا جائے اس سے علماء نے استنباط کیا کہ شہد سے بھی زکوٰۃ وصول کی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ حدیث منقطع الاسناد ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۳۸۸۔ حضرت ہلالؓ احد بنی متعان

حضرت ہلالؓ۔ متعان نے بیان کیا کہ انہیں عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے احمد بن شعیب حرانی سے، انہوں نے موسیٰ بن اعین سے، انہوں نے عمرو بن حارث المصری سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ بنو متعان کے ایک آدمی جن کا نام ہلال تھا حضورؐ کی خدمت میں شہد کا عشر لے کر آئے اور درخواست کی کہ ”وادی سلبہ ان کی تحویل میں دے دی جائے“ حضور اکرمؐ نے ان کی درخواست قبول فرمائی جب حضرت عمرؓ کا دور خلافت آیا تو سفیان بن وہب نے خلیفہ سے اس وادی کے بارے میں دریافت کیا خلیفہ نے لکھا کہ اگر ہلال تمہیں بھی وہ مواجبات ادا کرتا رہے جو حضورؐ کو ادا کرتا تھا تو وادی کو اس کی تحویل میں رہنے دو ورنہ اسے شہد کی مکھی سمجھو جو چاہے اس سے فائدہ اٹھائے اصحاب ابوحنیفہ نے اس واقعہ کو کتب فقہ میں نقل کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۵۳۸۹۔ حضرت ہلالؓ بن عامر

حضرت ہلالؓ بن عامر از بنو نمیر۔ ان کی کنیت ابن حکیم تھی۔ ان کے والد کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی یہ ابن مندہ کا قول ہے اور انہوں نے باسنادہ وہیب سے، انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے قبیصہ سے روایت کی، اور ان کے سوا باقی لوگوں نے ہلال بن عامر سے روایت کی حضور اکرمؐ کے زمانے میں ایک دفعہ سورج گرہن لگا اور حدیث بیان کی اور ایک دوسری اسناد سے جریر بن حازم سے روایت کی کہ ایک آدمی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ مجھ سے قرہ بن دعموص نمیری نے بیان کیا کہ رسول اکرمؐ نے ضحاک بن قیس کو صدقات جمع کرنے کو روانہ کیا۔ جب وہ واپس آئے تو حضورؐ نے فرمایا تم نمیر بن عامر، ہلال بن عامر اور عامر بن ربیعہ کے ہاں گئے ہو اور ان کے بہترین جانور ہانک لائے ہو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کو جہاد کا ذکر کرتے سنا۔ اس لئے میں نے مناسب جانا کہ بہترین جانور لے کر جاؤں تا کہ ان سے سواری اور بار برداری کا کام لیا جا سکے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا واپس جاؤ اور ان کے اعلیٰ جانور واپس کر کے معمولی درجے کے جانور لے آؤ۔

ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ ہلال بن عامر بن قبیصہ الہلالی کا ذکر اور ان کا ترجمہ جعفر نے اسی طرح لکھا ہے اور کسوف شمس کی حدیث بیان کی ہے لیکن یہ وہم ہے اور ہمیں صحیح بات ابوالعباس احمد بن حسین بن ابوذر صالحانی نے اپنے دادا سے، انہوں نے ابوالشیخ حافظ سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن رستہ سے انہوں نے معاویہ بن عمران بن واہب بن سوار الجرمی سے، انہوں نے انیس بن سوار الجرمی سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے ہلال بن عاصم بن قبیصہ ہلالی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے عہد میں ایسا زبردست سورج گرہن لگا کہ دن کو تارے نمودار ہو گئے تھے۔ اس روایت میں عاصم بن قبیصہ کا نام مذکور ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حالانکہ ہونا چاہیے "ہلال بن عاصم عن قبیصہ" ابوموسیٰ اور ابن مندہ ہر دو نے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ پر ابوموسیٰ کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی حالانکہ انہیں غلط بات لکھنے کی عادت نہیں۔

۵۳۹۰۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ بن عامر المزنی

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ بن عامر المزنی۔ محمد بن عبید اللہ الطنافسی نے بنوفزارہ کے شیخ سے، جس نے ہلال بن عامر المزنی وغیرہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو ایک سفید خچر یا اونٹ پر سوار دیکھا ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ نیز وہ لکھتے ہیں کہ ہم ہلال بن عامر کا ذکر نمیر بن عامر کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۵۳۹۱۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ بن علقمہ

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ بن علقمہ۔ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ جس شخص نے سب سے پہلے دریائے دجلہ کو عبور کیا وہ ہلال بن علقمہ تھے۔ شعبی کہتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے دریائے دجلہ میں گھوڑا ڈالا وہ سعد تھے ایک اور روایت کے مطابق دریا کو عبور کرنے والے بنوعبد القیس کے ایک آدمی تھے۔ ابوعمر نے ہلال بن علقمہ کا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ مجھے ان سے کوئی روایت نہیں پہنچی۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ عبور دجلہ کا واقعہ جنگ قادسیہ کے موقعہ پر پیش نہیں آیا۔ کیونکہ دریائے دجلہ اور قادسیہ میں بڑا فاصلہ حائل ہے۔ ان دونوں کے درمیان جو نہریں حائل ہیں ان میں سے ایک تو وہ نہر ہے جو اس قرب و جوار کی زمینوں کو سیراب کرتی ہے۔ جن میں قادسیہ حیرہ اور آس پاس کے علاقے شامل ہیں۔ نیز دریائے فرات اور دریائے نیل بھی درمیان میں حائل ہیں (نہ معلوم دریائے نیل سے ابن اثیر کی کیا مراد ہے کیونکہ نیل تو براعظم افریقہ میں ہے اور قادسیہ ایشیا میں (مترجم) اور مسلمانوں نے دریائے دجلہ اس وقت عبور کیا۔ جب وہ ایرانیوں کو قادسیہ میں شکست دے چکے تھے اور نیز مدائن کا مغربی حصہ بھی فتح کر چکے تھے۔ دریائے دجلہ کو عبور کرنے کی نوبت اس وقت آئی جب مسلمانوں نے مدائن کے مشرقی حصے کو جس میں کسریٰ کے محلات واقع تھے۔ فتح کرنے کے لئے چڑھائی کی اس موقعہ پر مسلمانوں نے دریا کو گھوڑوں پر عبور کیا تھا۔ (مزید تفصیل کے لیے علامہ کی "الکامل فی التاریخ" کا مطالعہ کیجئے)

۵۳۹۲۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ بن مرۃ

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ بن مرہ یا ہلال بن مروان اشجعی۔ بروع دختر واشق کے شوہر تھے۔ انہیں ہم نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جن کا نام جراح تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۳۹۳۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ بن المعلّٰی

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ بن معلّٰی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی۔ ان کا تعلق بنی جشم بن خزرج سے تھا۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی رافع کے ساتھ شریک تھے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ابن اسحاق کی بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی رائے ہے۔ ابو حاتم بن حبان نے اپنی تاریخ میں یہی لکھا ہے۔

۵۳۹۴۔ حضرت ہلالؓ بن ابی ہلال

حضرت ہلالؓ بن ابی ہلال اسلمی۔ ان سے ان کی بیٹی ام بلال نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بھیڑ کے بچے کی قربانی کو جائز قرار دیا تھا۔ اس حدیث کی راویہ ان کی لڑکی ہے اور حدیث میں ان کے والد کا ذکر نہیں آیا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۹۵۔ حضرت ہلالؓ بن وکیع

حضرت ہلالؓ بن وکیع بن بشر بن عمرو بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم التمیمی دارمی۔ جنگ جمل میں حضرت عائشہ کے لشکر میں تھے۔ میدان جنگ میں مارے گئے۔ ابو عمر نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۹۶۔ حضرت ہلبؓ الطائی

حضرت ہلبؓ طائی۔ قبیصہ کے والد تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام بخاری نے یزید بن قنافہ اور ایک اور روایت کے رو سے ان کا نام یزید بن عدی بن قنافہ بن عدی بن عبد شمس بن عدی ابن اخزم آیا ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ الکلبی کہتے ہیں ان کا نام سلامہ بن یزید بن قنافہ بن عدی بن عبد شمس بن عدی بن اخزم ہے وہ اور عدی بن حاتم طائی عدی بن اخزم میں اکٹھے ہو گئے ہیں۔

انہیں ہلب اس لئے کہتے تھے کہ گنجے تھے۔ حضور اکرمؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد ان کے سر پر بے تحاشا بال اگ آئے۔ چنانچہ ان کا لقب ہلب پڑ گیا۔ وہ کوفی ہیں ان کے بیٹے قبیصہ نے ان سے روایت کی کہ کئی آدمیوں نے اپنے اپنے اسناد سے جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے قتیبہ سے، انہوں نے ابوالاحوص سے، انہوں نے سماک بن حرب سے، انہوں نے قبیصہ بن ہلب سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول کریمؐ وضو فرماتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑ لیتے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۳۹۷۔ حضرت ہلواثؓ

حضرت ہلواثؓ۔ اسمر بن ساعدہ کے دادا تھے۔ ہم نے اسمر کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اسے مختصراً بیان کیا ہے۔

۵۳۹۸۔ حضرت ہمامؓ بن الحارث

حضرت ہمامؓ بن حارث بن ضمرہ۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ابو عمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے ان سے کسی روایت کا علم نہیں۔

۵۳۹۹۔ حضرت ہمامؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت ہمامؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے ابوالزبیر نے روایت کی کہ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہا یا رسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جو کسی چھونے والے کے ہاتھ کو پاس نہیں آنے دیتی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے اور یہی الفاظ ہم ہشامؓ مولائے رسول کریمؐ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں ہم یہ بھی لکھ آئے ہیں کہ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ یہ لفظ اول الذکر کی تصحیف ہے۔

۵۴۰۰۔ حضرت ہمامؓ بن زید

حضرت ہمامؓ بن زید بن وابصہ۔ ابو یوسف یعقوب بن محمد صیدلانی نے سہل بن عمار سے، انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن محمد سے روایت کی کہ جب ہمام بن وابصہ کوفے میں داخل ہوئے تو جس آدمی کے پاس سے گزرتے، سلام کہتے مرد ہو یا عورت یا بچہ اور کہتے کہ حضور اکرمؐ نے ہمیں سلام کو پھیلانے کا حکم دیا ہے۔ ہمام کہتے ہیں کہ حضور نے مجھے ایک چادر اوڑھائی تھی اور لکڑی کا ایک پیالہ عطا فرمایا تھا لوگ اس پیالے میں پانی پیتے اور اس چادر کو تبرکاً چھوتے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعبداللہ حاکم نے انہیں ان صحابہ میں شمار کیا ہے۔ جو خراسان چلے گئے تھے۔

۵۴۰۱۔ حضرت ہمامؓ بن مالک

حضرت ہمامؓ بن مالک بن ہمام بن معاویہ عبدی۔ ہم ان کا نسب مزیدہ بن مالک کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں وہ اور ان کے بھائی عبیدہ دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۴۰۲۔ حضرت ہمیلؓ بن الدمون

حضرت ہمیلؓ بن دمون بن عبید بن مالک۔ یہ اپنے بھائی قبیصہ کے پاس آئے اور دونوں نے آپ کی بیعت کی اور حضورؐ نے دونوں کو طائف میں اتارا اور دونوں بنوثقیف میں ٹھہرے ابونصر اور ابن ماکولا دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۳۔ حضرت ہندؓ بن حارثہ

حضرت ہندؓ بن حارثہ بن ہند۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب ہند بن حارثہ بن سعید بن عبداللہ بن غیاث بن سعد بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن افصی ہے۔ بقول ابوعمر ہندؓ اسلمؓ حجازی کے بھائی تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم کے خیال میں ان کا نسب یوں تھا۔ ہند بن اسماء بن حارثہ بن ہند اسلمی۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ایک روایت میں ہند بن حارثہ مذکور ہے ابن کلبی نے ان کے بھائی کا نام اسماء بن حارثہ لکھا ہے اور ابوعمر کی طرح ہند کو اسماء بن حارثہ کا بھائی لکھا ہے اور یہ وہی صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے حکم دیا تھا کہ اپنی قوم کو کہو کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھیں اور ابن ماکولا نے ان کے بھائی اسماء کا نسب ابوعمر کی طرح تحریر کیا تھا اور سب نے انہیں اسلمی قرار دیا ہے حالانکہ وہ مالک بن افصی کے قبیلے سے ہیں۔ جو اسلم بن افصی کے بھائی تھے اور اسلم کی شہرت کی وجہ سے مالک کا خاندان بھی اسلمی کہلاتا تھا۔ جناب ہند سے ان کے بیٹے حبیب نے روایت کی کہ وہ آٹھ بھائی تھے اور سب نے اسلام قبول کر لیا اور حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ چنانچہ بیعت رضوان کے موقعہ پر یہ سب بھائی موجود تھے۔ ان کے نام حسب ذیل تھے (۱) اسماء (۲) ہند (۳) خراش (۴) ذویب (۵) حمران (۶) فضالہ (۷) سلمہ (۸) مالک۔ ان میں سے ہند اور اسماء عرصے تک حضور اکرمؐ کی خدمت سے بہرہ ور ہوتے رہے دونوں بھائی اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ وہ ایک لمبے عرصے تک ان بھائیوں کو حضورؐ کی خدمت گذاری میں مصروف دیکھتے رہے۔ یہ ہند، ہند بن ہند کے والد ہیں۔ جن سے عبدالرحمان بن حرملہ نے درج ذیل حدیث روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد سے، انہوں نے حبیب بن ہند بن اسماء اسلمی سے، انہوں نے اپنے والد ہند سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے مجھے اپنے قبیلے بنو اسلم کی طرف یہ حکم دے کر روانہ فرمایا کہ آج عاشورہ کا دن ہے اس لئے سب لوگ روزہ رکھیں اور جن لوگوں نے صبح کو کچھ کھا پی لیا ہے انہیں چاہئے کہ اس کے بعد کچھ نہ کھائیں پئیں۔

امام احمد بن حنبل نے اپنے مجموعہ احادیث میں ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ جس طرح کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے لیکن ابن ماکولا نے ان کا نام ہند بن حارثہ کی بجائے ہند بن جاریہ تحریر کیا ہے اور ان کا نسب نہیں لکھا اور صرف اتنا لکھنے پر اکتفا کیا کہ جناب ہند اسماء بن جاریہ ام غیرہ کے بھائی ہیں اور اس باب میں اختلاف ہے عجب تر آنکہ جناب ہند کو تو حارثہ کا بیٹا نہیں لکھا۔ لیکن ان کے بھائی اسماء کو حارثہ کا بیٹا لکھ دیا ہے۔ غالباً انہوں (ابن ماکولا) نے ہند کے بجائے ان کے بھائی اسماء کا نام لکھنا کافی سمجھا اگر صورت حال یہ ہے تو اس صورت میں ہند بن جاریہ اس ہند سے مختلف ہوگا جو اسماء کا بھائی ہے اور اگر جاریہ کے بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے تو کیا اسی لئے ابن ماکولا نے اسماء کے والد کا نام حارثہ لکھا اور ہند کے والد کا نام جاریہ لیکن یہ غلط ہے اور یہ ان کی عادت ہے کہ ایک ہی جگہ پر دو مختلف باتیں لکھ دیتے ہیں کیونکہ صحیح بات یہ ہے کہ دونوں کے والد کا نام حارثہ تھا۔ واللہ اعلم۔

۵۴۰۴۔ حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ

حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ۔ ہم ان کا نسب پہلے بیان کر آئے ہیں وہ تمیمی ہیں اور بنو اسید بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ جناب ہند رسول اکرمؐ کے ربیب تھے اور ان کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ تھیں جو بعد میں آپؐ کی زوجیت سے مشرف ہوئی۔ حضرت زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ، اور فاطمہؓ ان کی اخیافی بہنیں ہیں اور ان کے والد بنو عبدالدار کے حلیف تھے۔

ابوہالہ کے نام کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں نباش بن زرارہ بن وقدان ایک دوسرے میں مالک بن زرارہ بن نباش اور تیسری میں مالک بن النباش بن زرارہ مذکور ہے یہ ابن الزبیر کا قول ہے۔ لیکن علمائے نسب کا ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ابن کلبی نے ابوہالہ ہند بن نباش بن زرارہ تحریر کیا ہے۔ اور وہ آپؐ سے پہلے حضرت خدیجہ کے خاوند تھے حضرت خدیجہ کے بطن سے ہند پیدا ہوئے۔ جو غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے اور پوتے کا نام بھی ہند تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ غزوۂ احد میں بھی موجود تھے اور جنگ جمل میں حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے اور اس جنگ میں مارے گئے مصعب بن زبیر کے ساتھ ایک اور روایت میں مذکور ہے کہ ہند بن ہند بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ جہاں وہ لاولد فوت ہو گئے۔

جناب ہند بن ابی ہالہ نے حضور اکرمؐ کا حلیہ مبارک درج ذیل حدیث میں بیان کیا تھا ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان الباوری نے فضل بن محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمٰن البیلی سے، انہوں نے ابوالقاسم احمد بن منصور الخلیلی البلخی سے، انہوں نے ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی سے، انہوں نے ابوسعید الہیثم بن کلیب بن شریح بن معقل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشاشی سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سفیان بن وکیع سے، انہوں نے جمیع بن عمرو بن عبدالرحمٰن عجلی سے (انہوں نے اپنی کتاب سے املا کرائی) اور بیان کیا کہ انہیں ایک شخص نے جو بنوتمیم سے ابوہالہ کی پشت سے تھا اور جس کی کنیت ابوعبداللہ تھی ابن ابوہالہ سے انہوں نے حسنؓ بن علیؓ سے روایت کی کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابوہالہ سے حضور اکرمؐ کے حلیے مبارک کے بارے میں دریافت کیا میری خواہش تھی کہ وہ مجھے حضور اکرمؐ کے متعلق ایسی باتیں بتائیں جو میں یاد رکھوں چنانچہ انہوں نے بتایا۔

کہ حضور اکرمؐ خوبصورت اور بارعب شخصیت کے مالک تھے، آپؐ کے چہرہ اس طرح چمکتا تھا۔ جس طرح چودھویں کی رات کو چاند چمکتا ہے۔ آپ ٹھگنے قد والے سے لمبے اور طویل القامت سے چھوٹے تھے (آپ کا قد درمیانہ تھا) سر بڑا تھا۔ بال ایسے تھے کہ اگر درمیان میں مانگ نکالی جاتی تو علیحدہ علیحدہ رہتے ورنہ بال بڑھ جاتے تو کانوں کی لوؤں تک پہنچ جاتے۔ رنگ سفید تھا اور پیشانی کشادہ تھی بھویں لمبی اور کشادہ تھیں اور درمیان میں پیوستہ نہ تھیں دونوں بھوؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کی حالت میں پھڑکنے لگ جاتی۔ ناک سیدھی (ستوان) تھی جس سے چمک سی اٹھتی معلوم ہوتی۔ ڈاڑھی گھنی، رخسار ہموار، دہانہ ذرا چوڑا اور ہونٹ باہم پیوستہ، دانتوں میں باہم فاصلہ تھا۔ گردن لمبی اور چاندی کی طرح سفید تھی بدن کسا ہوا، پیٹ اور سینہ ہموار تھے۔ سینہ چوڑا تھا اور دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا، آپؐ کے جوڑ مضبوط تھے، روشن اور صاف سینے سے ناف تک بالوں کی ایک پتلی سی لکیر تھی پیٹ اور پستان بغیر بالوں کے تھے۔ بازوؤں اور کندھوں پر کافی بال تھے، سینہ اٹھا ہوا تھا، بازو لمبے، ہتھیلی چوڑی، ہاتھ اور پاؤں گداز تھے۔ پونچا بڑا تھا۔ بازو لمبے تھے، آپؐ کے پاؤں کے تلوے زمین سے اٹھے ہوئے نہ تھے۔ دونوں برابر تھے اور ان سے پانی بہ جاتا۔ آپؐ زمین پر آہستہ قدم رکھتے، چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا اترائی سے اتر رہے ہیں۔ تیز قدم اٹھاتے، جب مڑتے تو پوری طرح مڑتے۔ زیادہ تر نگاہیں زمین پر لگی رہتیں۔

۵۴۰۵۔ حضرت ہندؓ بن ہند بن ابی ہالہ

حضرت ہندؓ بن ہند بن ابی ہالہ۔ یہ مذکورہ بالا صحابی کے بیٹے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے ترجمے میں سری بن یحییٰ کی حدیث جو انہوں نے مالک بن دینار سے فرمایا۔ سری بن یحییٰ نے مالک بن دینار سے انہوں نے ہند بن خدیجہ ام المومنین سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ مروان بن حکم کے پاس سے گزرے وہ آپ کی توہین کر رہا تھا اور انگلی سے آپ کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ حضورؐ نے اس کے حق میں بددعا فرمائی "اے خدا! تو اسے لرزے میں مبتلا کر" چنانچہ اسی وقت اسی جگہ اس کے جسم پر رعشہ طاری ہو گیا۔

اس حدیث کا ہند بن ہند سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ ان کے والد نے بیان کی ہے۔ زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ ہند بن ہند اور مصعب بن زبیر اس دن قتل ہوئے جس دن مختار ثقفی ۶۷ ہجری میں قتل ہوا۔ زبیر کہتے ہیں کہ ہند بن ہند بصرے میں طاعون سے فوت ہوئے لوگوں نے اپنے جنازے چھوڑ دیئے اور ان کے جنازے پر ہجوم کر کے آ گئے کیونکہ وہ حضور اکرمؐ کے ربیب تھے۔

ابوعمر باسنادہ محمد بن حجاج سے، انہوں نے بنوتمیم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ اس نے ہند بن ہند بن ابی ہالہ کو بصرے میں دیکھا وہ طاعون سے فوت ہوئے تھے ان کے جسم پر کرتہ نہ تھا اور سبز رنگ کی چادر سے ان کی میت ڈھانپی گئی تھی چونکہ لوگ کثرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اموات کی وجہ سے اپنے اپنے مردوں کی تجہیز و تکفین میں مصروف تھے۔اس لئے جنازہ اٹھانے کے لئے صرف چار آدمی مل سکے تھے۔ایک عورت نے یہ حال دیکھا تو اس نے دہائی دی "لوگو! ہند حضور اکرمؐ کے ربیب ہیں اور ان کی بے کسی کا یہ عالم ہے" لوگوں نے سنا تو اپنے اپنے مردوں کو چھوڑ کر سب ان کے جنازے کے ساتھ ہو لئے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۶۔حضرت ہنیدہؓ بن خالد

حضرت ہنیدہؓ بن خالد الخزاعی۔ایک روایت میں نخعی مذکور ہے۔اس امر میں اختلاف ہے کہ آیا انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی یا نہ۔ان کی والدہ حضرت عمرؓ کی زوجیت میں تھیں یہ کوفے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔

ان سے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی کہ ایک دفعہ ایک بادل اٹھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ گھٹا نصر بنو کعب پر برسے گی۔نیز ان سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کون ہے جو اس تلوار کا حق ادا کرے گا۔اس جماعت میں سے ایک شخص نے اٹھالی۔دشمن کی صفوں میں گھس گیا اور شہید ہو گیا۔ذیل کا مصرع اسی نے کہا تھا۔

انا الذی عاھدنی خلیلی

میں ہی وہ آدمی ہوں جس سے اس کے دوست نے وعدہ کیا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۰۷۔حضرت ہوبجہؓ بن بجیر

حضرت ہوبجہؓ بن بجیر بن عامر بن سفیان بن اسید بن زائدہ بن حصین بن عیاش بن شبیب بن عبد قیس بن علباء بن قیس بن عائذہ بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ الضبی۔ہجرت کر کے حضور اکرمؐ کے پاس آئے اور وہاں مقیم ہو گئے۔انہوں نے درخواست کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا انصاف کی بات کر اور لوگوں سے بھلائی کر انہوں نے کہا یا رسول اللہ! مجھ اس کی استطاعت نہیں۔حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ! میرے پاس اونٹ ہیں۔فرمایا ان اونٹوں میں سے ایسا اونٹ جو پانی لا سکے تو اسے ایسے خاندان کے سپرد کر دے جنہیں پینے کا پانی تیسرے دن ملتا ہے۔

ابو محمد بن ابی القاسم علی بن عساکر دمشقی نے اجازۃً اپنے والد سے ہوبجہ بن بجیر کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ پیشتر تحریر کیا جا چکا ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ جناب ہوبجہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے لیکن ان کی لاش میدان جنگ میں نہیں مل سکی تھی۔احمد بن یحییٰ بن جابر البلاذری نے بھی اتنا ہی ان کا ذکر کیا ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ہشام بن کلبی لکھتے ہیں کہ جناب ہوبجہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے اور ان کی لاش نہ مل سکی تھی۔

۵۴۰۸۔حضرت ہوذہؓ بن اجمل

حضرت ہوذہؓ بن اجمل حارثی۔بنو سدوس کے وفد کے ہمراہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ابو موسیٰ نے اختصاراً ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۰۹۔ حضرت ہوذہؓ بن الحارث

حضرت ہوذہؓ بن حارث بن عجرہ بن عبداللہ بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امرالقیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ اسلام لائے اور فتح مکہ کے موقعہ پر موجود تھے۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے اپنے عمزاد سے علم کے بارے میں جھگڑا کیا اور حضرت عمرؓ سے مخاطب ہوکر یہ شعر پڑھا۔

لقد دار ھذا الامر فی غیر اھلہ   الا فابصروا لی الامر این یرید

یہ معاملہ ان لوگوں تک جا پہنچتا ہے جو اس کے اہل نہیں ہیں۔ بہر حال اس معاملے پر نگاہ توڑالو کہ وہ کدھر جانا چاہتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۰۔ حضرت ہوذہؓ بن خالد الکنانی

حضرت ہوذہؓ بن خالد الکنانی۔ علماء کا خیال ہے کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث کو ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ سے مع اس واقعہ کے جو معاویہ کے ساتھ پیش آیا ذکر کیا ہے نہ معلوم یہ صاحب وہی ہیں یا کوئی اور ہم بعد میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ میرے خیال میں جو حضورؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے وہ ہیں جن کا ذکر ابن مندہ نے کیا ہے اور صرف اتنا لکھا کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی مگر ان کا نسب نہیں لکھا ہاں ابواحمد عسکری نے ہوذہ کنانی کے ترجمے میں ان کے والد کا نام خالد لکھا ہے اور وہ حدیث بھی بیان کی ہے جو ابن مندہ نے ان کے ترجمے میں لکھی ہے کہ معاویہ نے ان سے دریافت کیا آیا تم غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ انہوں نے جواب اثبات میں دیا کہ نہ ان کے خلاف کوئی بات ہوئی اور نہ حق میں۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا اور نہ ہی جانتا ہوں کہ انہیں حضورؐ کی صحبت میسر آئی یا نہ۔

۵۴۱۱۔ حضرت ہوذہؓ بن عرفطہ حمیری

حضرت ہوذہؓ بن عرفطہ حمیری۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فتح مصر میں موجود تھے ان سے کوئی حدیث مذکور نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۲۔ حضرت ہوذہؓ بن عمرو

حضرت ہوذہؓ بن عمرو بن یزید بن عمرو بن ریاح بن عوف بن عمیرہ بن ہون بن اعجب بن قدامہ بن جرم بن ربان۔ بروایت کلبی وطبری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن ماکولا نے ترجمہ ریاح میں ان کا نسب ہوذہ بن عمرو بن یزید بن عمرو بن ریاح لکھا ہے نیز یہ تحریر کیا ہے کہ یہ بنو جرم بن ربان سے تھے اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۵۴۱۳۔ حضرت ہوذہؓ بن قیس

حضرت ہوذہؓ بن قیس بن عبادہ بن دہیم بن عطیہ بن زید بن قیس بن عامر بن مالک بن اوس انصاری۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن ثابت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے، انہوں نے عبدالرحمان بن نعمان بن ہوذہ انصاری سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سوتے وقت خوشبو دار سرمہ استعمال کرنے کا حکم دیا یہ روایت صالح بن رزیق نے علی بن ثابت سے، انہوں نے عبدالرحمان بن معبد بن ہوذہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے بیان کی، ایک روایت میں عبدالرحمان بن نضر بن ہوذہ آیا ہے۔ ابن مندہ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۴۔ حضرت ہوذہؓ

حضرت ہوذہؓ۔ ان کا نسب مذکور نہیں۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ مجالد نے شعبی سے روایت کی کہ معاویہ کے پاس ایک آدمی جس کا نام ہوذہ تھا آیا۔ معاویہ نے دریافت کیا اے ہوذہ کیا تم غزوۂ بدر میں شریک تھے اس نے جواب دیا نہ نقصان نہ فائدہ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے ابونعیم کہتے ہیں کہ بقول بعض متاخرین انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب نہ ہوگی۔ بیان کیا یہ آپؐ کی وفات کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۵۴۱۵۔ حضرت ہیبانؓ اسلمی

حضرت ہیبانؓ الاسلمی۔ ایک روایت میں ہیفان مذکور ہے۔ عبداللہ بن زحرف نے یزید بن ابی منصور سے انہوں عبداللہ بن ابی ہیبان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ایک مسلمان جسے وسعت و مقدرت حاصل ہے اگر فی سبیل اللہ صدقہ کرے تو خالص کستوری کی طرح اس کی خوشبو ایک دن کی مسافت پر سونگھی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی غریب اور فاقہ زدہ مسلمان صدقہ کرے تو خالص کستوری کی طرح اس کی خوشبو ایک سال کی مسافت پر سونگھی جا سکتی ہے۔ ابو مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۶۔ حضرت ہیتؓ

حضرت ہیتؓ۔ یہ وہ مخنث ہے۔ جس کا نام ماتع تھا اور جو کبھی کبھی ازواج مطہرات کے حجروں میں چلا جاتا تھا جعفر نے اس کا ذکر صحابہ میں کیا ہے اور یہ وہ شخص ہے کہ عبداللہ بن امیہ کے لیے کہا تھا جب طائف فتح ہوا کہ تجھ پر غیلان ہو۔ یحییٰ بن محمود اور ابویاسر بن ابی حبہ نے باسناد ہما مسلم بن الحجاج تک فرماتے ہیں عبد بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروۃ سے فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور کے پاس ایک مخنث داخل ہوا اور جسے بوجہ مخنث ہونے کے بے ضرر سمجھا جاتا تھا۔ ایک دن حضورؐ باہر سے تشریف لائے تو یہ مخنث حضورؐ کی ازواج مطہرات میں سے کسی بیوی کے سامنے کسی خاتون کی تعریف کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ اسے سامنے سے دیکھو تو چار جھتنی اور پیچھے سے دیکھو تو آٹھ جھتنی معلوم ہوتی ہے یہ سن کر آپؐ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہ ان باتوں کو سمجھتا ہے۔ آئندہ اسے اندر مت آنے دو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے اسے صحرا میں بھیج دیا ہر جمعہ کو آتا کھانا کھاتا اور پھر لوٹ جاتا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۱۷۔ حضرت یثمؓ بن دہر

حضرت یثمؓ بن دہر۔ منذر بن جہم نے ان سے دریافت کیا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان (بچہ ریش) اور آپ کی پیشانی پر چند سفید بال دیکھے تھے جو بہ مشکل تیس ہوں گے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۱۸۔ حضرت ہیثمؓ ابوقیس

حضرت ہیثمؓ ابوقیس سلمی۔ محمد بن سلام نے عبدالقاہر بن السری بن قیس بن ہیثم سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے میرے دادا ہیثم کو اپنے قبیلے کے صدقات جمع کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔ انہوں نے یہ رقم حضرت ابوبکر کو پوری پوری ادا کر دی اور زبرقان نے بھی رقم ادا کر دی۔ اس پر حضرت ابوبکر نے کہا کہ زبرقان نے صدقات کی رقم تکرماً ادا کی اور ہیثم نے تحرجاً تنگی سے یا تبرعاً خوشی سے ادا کی۔ اس پر محمد بن سلام نے عبدالقاہر سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ بات کس نے بتائی ہے؟ تھوڑا سا سوچنے کے بعد کہنے لگے کہ حمید نے حسن سے سنا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

اور اس ہیثم سے مراد ابن قیس بن صلت بن حبیب السلمی ہیں۔ جو قیس بن ہیثم کے والد اور عبداللہ بن حازم بن اسماء بن صلت السلمی کے چچا تھے انہوں نے خراسان میں فتنہ برپا کیا تھا۔

۵۴۱۹۔ حضرت ہشیمؓ بن ابومعقل

حضرت ہشیمؓ بن ابومعقل اسدی۔ ابونعیم کا قول ہے کہ ابومعقل کا نام ہیثم ہے زیرِ عنوان کنیت میں بھی ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۰۔ حضرت ہیکلؓ بن جابر

حضرت ہیکلؓ بن جابر۔ حماد بن عمرو النصیبی نے عطاف بن حسن سے، انہوں نے ہیکل بن جابر سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور اکرمؐ نے انہیں مسجد حرام کا طواف کرتے دیکھا اور وہ اس دوران میں خدا سے مخاطب ہو کر کہہ رہے تھے اے خدا! اس مبارک گھر کے واسطے سے بھی تو نے میرے گناہ معاف نہیں کئے۔ حضورؐ نے سنا تو فرمایا تیرا بھلا نہ ہو کیا تیرے گناہ زمین و آسمان سے زیادہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! معاملہ کچھ ایسا ہی ہے مجھے اللہ نے کافی مال و دولت سے نوازا ہے لیکن میری حالت یہ ہے کہ جب بھی کوئی سائل مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے سنا تو فرمایا مجھ سے دور ہٹ کر کھڑا ہو خدا تجھ سے سمجھ چھین لے۔ اس کے بعد آپ نے بخل کی مذمت میں ایک حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔

باب واؤ والف

۵۴۲۱۔ حضرت وابصہؓ بن معبد

حضرت وابصہؓ بن معبد بن مالک بن عبید الاسدی (جن کا تعلق بقول ابوعمر، اسد بن خزیمہ سے ہے) ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے وابصہ بن معبد بن عتبہ بن حارث بن مالک بن حارث بن بشر بن کعب بن سعد بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی ان کی کنیت ابوسالم تھی۔ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ اولاً کوفہ میں سکونت اختیار کی پھر رقہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے حضورؐ سے کئی احادیث روایت کیں ہیں۔ ان سے ان کے دو بیٹوں عمرو اور سالم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز شعبی، زیادہ بن ابوالجعد وغیرہ نے روایت کی۔

کئی راویوں نے باسناد ہم جو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہنچتا ہے بتایا کہ انہوں نے ہناد سے، انہوں نے ابوالاحوص سے، انہوں نے حصین سے، انہوں نے ہلال بن سیاف سے روایت کی کہ زیاد بن جعد نے جب ہم رقہ میں تھے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک عمر رسیدہ آدمی کے پاس جس کا نام وابصہ بن معبد تھا۔ لے گیا اور کہا کہ ایک شخص نے حضورؐ کے پیچھے نماز ادا کی اور وہ صف کے پیچھے اکیلا کھڑا تھا۔ حضورؐ نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔ کئی راویوں نے اس حدیث کو ابوالاحوص کی روایت کی طرح زیاد بن جعد سے بواسطہ وابصہ روایت کیا ہے اور حصین کی حدیث میں مذکور ہے کہ ہلال کو وابصہ سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔

محدثین میں اس حدیث کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک عمرو بن مرہ کی حدیث جو ہلال نے عمرو بن راشد سے اور انہوں نے وابصہ سے روایت کی اصح ہے اور بعض کہتے ہیں کہ حصین بن ہلال کی حدیث جو زیاد سے اور انہوں نے وابصہ سے روایت کی ہے اصح ہے۔ چنانچہ ابوعیسیٰ ترمذی کے خیال کے مطابق یہ اسناد پہلے سے بہتر ہے۔

جناب وابصہ نے رقہ میں وفات پائی اور ان کا مزار جامع مسجد کے مینار کے پاس رافقہ میں واقع ہے۔ جناب وابصہ بڑے رقیق القلب تھے اور اکثر روتے رہتے تھے۔ ان کی اولاد میں سے ہیں عبدالرحمان بن صخر جو رقہ کے قاضی ہیں۔ ہارون الرشید کے زمانے میں رقہ کے قاضی تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۲۔ حضرت واثلہؓ بن اسقع

حضرت واثلہؓ بن اسقع بن عبدالعزیٰ بن عبد یا لیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانۃ الکنانی اللیثی ایک روایت میں واثلہ بن عبداللہ بن اسقع ہے۔ ان کی کنیت ابوشداد یا ابوالاسقع یا ابوقرصافہ تھی۔ یہ اس عہد میں ایمان لائے جب حضور اکرمؐ غزوۂ تبوک کی تیاری کر رہے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ جناب واثلہ اصحاب صفہ میں شامل تھے اور تین سال آپ کی خدمت میں رہے۔

واقدی لکھتے ہیں کہ جناب واثلہ مضافات مدینہ میں فروکش تھے کہ ایک دن حضورؐ ادھر کو تشریف فرما ہوئے اور انہوں نے صبح کی نماز آپ کی اقتدا میں ادا کی۔ حضور اکرمؐ کی عادت تھی کہ بعد از نماز صبح منہ صحابہ کی طرف پھیر لیتے اور غور سے ہر آدمی کا چہرہ ملاحظہ فرماتے آپؐ نے انہیں دیکھا تو اجنبیت کی وجہ سے نہ پہچان سکے۔ دریافت فرمایا کون ہو اور کیوں آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بیعت کرنے کے لئے آپؐ نے پوچھا کیا تو ہر مہم میں شریک ہوگا۔ خواہ تجھے پسند ہو یا ناپسند عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! پھر دریافت فرمایا بشرط استطاعت عرض کیا ہاں یا رسول اللہ!

حضور اکرمؐ ان دنوں غزوۂ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے لیکن جناب واثلہ کے پاس سواری نہ تھی چنانچہ انہوں نے منادی کرادی کہ جو مجھے سواری فراہم کرے گا میں اپنا حصہ مال غنیمت میں سے اسے دوں گا۔ کعب بن عجزہ نے انہیں بلایا۔ واثلہ! میں تمہیں رات کو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا لیا کروں گا اور تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ کے تابع ہوگا اور اس کے بدلے میں مال غنیمت میں سے جو حصہ تمہیں ملے گا وہ میں لے لوں گا۔ اس پر معاہدہ ہو گیا۔

جناب واثلہ کہتے ہیں خدا اسے جزائے خیر دے اس نے مجھے پیچھے بٹھا لیا اور اپنے راشن سے مجھے باقاعدہ حصہ ادا کرتا رہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بایں ہمہ میرا احترام کرتا۔ جب حضور اکرمؐ نے خالد بن ولید کو اکیدر کندی کے خلاف دومۃ الجندل پر حملے کے لئے روانہ فرمایا تو واثلہ اور کعب بن عجزہ بھی اسی لشکر میں شامل تھے اس مہم میں چھ اونٹنیاں جناب واثلہ کے ہاتھ لگ گئیں وہ انہیں اپنے رفیق کعب کے پاس لے آئے اور کہا آ ؤ اور اپنی اونٹنیاں سنبھالو، وہ ہنستے ہوئے باہر نکلے۔ کہنے لگے اللہ تجھے اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ میں نے کسی لالچ کی وجہ سے تجھ سے یہ مروت نہیں کی تھی۔ میں ان سے کوئی بھی بطور معاوضہ قبول نہیں کروں گا۔

جناب واثلہ نے بصرے میں سکونت اختیار کر لی۔ جہاں ان کا ایک مکان بھی تھا۔ پھر وہاں سے وہ شام آگئے اور دمشق سے تین میل کے فاصلے پر یہ مقام بلاط میں مقیم ہو گئے۔ فتح دمشق کی مہم میں شریک تھے اور ان مہموں میں بھی شریک رہے جو دمشق اور حمص سے مختلف سمتوں میں روانہ کی جاتی رہیں۔ بعد وہاں سے فلسطین آگئے اور بیت المقدس یا بیت جبرین میں ٹھہر گئے۔

ان سے ابوادریس خولانی، شداد بن عبداللہ ابوعمار، ربیعہ بن یزید القصیر، عبدالرحمان بن ابی قیسمہ اور یونس بن میسرہ نے روایت کی۔

جناب واثلہ نے ۸۳ھ میں جب بروایت سعید بن خالد ان کی عمر ۱۶۵ برس تھی وفات پائی ابومسہر کہتے ہیں کہ انہوں نے ۸۵ھ میں جب وہ ۹۸ برس کے تھے انتقال کیا۔ ایک روایت کے رو سے وہ بیت المقدس میں یا دمشق میں فوت ہوئے۔ وہ ڈاڑھی کو مہندی لگاتے تھے اور آخری عمر میں نابینا ہو گئے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۳۔ حضرت واثلہؓ بن الخطاب

حضرت واثلہؓ بن خطاب القرشی العدوی۔ حضرت عمر کے قبیلے سے تھے۔ انہیں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی وہ دمشق میں سکونت پذیر ہو گئے تھے جہاں ان کا ایک مکان تھا۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے مجاہد بن فرقد سے، انہوں نے واثلہ بن خطاب قرشی سے روایت کی کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا اور حضور اکرمؐ وہاں تنہا تشریف فرما تھے۔ جب آپؐ نے اسے دیکھا تو آپؐ تھوڑا سا اپنے مقام سے ہلے، اس نے عرض کیا یارسول اللہ! جگہ تو کافی ہے۔ آپ نے کیوں زحمت فرمائی۔ فرمایا مسلمان پر مسلمان کا حق ہے جب وہ اسے دیکھے تو اس کی خاطر ادھر ادھر تھوڑا بہت سرکے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت اسماعیل سے مروی ہے اور ایک روایت کے مطابق مجاہد سے مروی ہے جنہوں نے ربعی سے روایت کی۔

۵۴۲۴۔ حضرت واثلہؓ اللیثی

حضرت واثلہؓ لیثی۔ جو ابوالطفیل عامر بن واثلہ کے والد تھے۔ عمر بن یوسف ثقفی نے ابوالطفیل عامر بن واثلہ سے، انہوں نے اپنے والد یا دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حجر اسود کو دیکھا کہ وہ سفید تھا اور زمانہ جاہلیت میں زیارت کے لئے آنے والے جب اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کرتے تو ان کا خون اور گوبر حجر اسود پر مل دیتے تھے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور اسے حدیث غریب قرار دیا ہے۔ (اگر یہ پتھر ابتداء میں سفید تھا تو پھر اسے اسود کیوں کہتے تھے۔ مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۲۵۔ حضرت وازع ؓ بن زارع

حضرت وازع ؓ بن زارع۔ ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور ان سے کسی بات کا ذکر نہیں کیا ہاں ان کے بھائی کو حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۶۔ حضرت وازع ؓ ابوذریح

حضرت وازع ؓ۔ ابن ماکولا نے وازع ابوذریح لکھا ہے۔ انہیں آپؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور حضورؐ سے روایت بھی کی۔ ان کے بیٹے ذریح نے ان سے روایت کی۔

۵۴۲۷۔ حضرت وازم ؓ بن زر

حضرت وازم ؓ بن زر الکلبی۔ یحیٰ بن یونس لکھتے ہیں کہ وازم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن مجھے کوئی سند یاد نہیں۔ محمد بن یزید بن زبان بن واسع بن علی بن وازم بن زر الکلبی نے روایت بیان کی کہ وازم حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عائشہ بنت سعد کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ ابن ماکولا نے بھی یحیٰ سے اسی طرح روایت کی ہے اور اسی طرح جعفر نے۔ ابن ماکولا ان کا نام ودان بن زر لکھا ہے اور محمد بن یزید کی حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی بعض روایات میں اختلاف کا بھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۸۔ حضرت واسع ؓ بن حبان

حضرت واسع ؓ بن حبان بن منقذ الانصاری۔ ہم ان کا نسب ان کے والد اور دادا کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ بغوی نے الواحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی لیکن ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے، انہوں نے ابونعیم سے، انہوں نے احمد بن محمد بن یوسف سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد البغوی سے، انہوں نے ہاشم بن ولید سے، انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے روایت کی کہ حبان بن واسع نے اپنے والد سے انہیں یہ روایت سنائی کہ انہوں نے آپ کو دیکھا کہ حضورؐ وضو فرما رہے تھے اور اسی پانی سے جو پہلے ہاتھ تر تھے اپنے سر کا مسح کیا۔ ہاشم بن ولید بن طالب نے ابن وہب سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے حبان سے اور علی بن خشرم نے ابن وہب سے روایت کی کہ حبان نے اپنے والد سے اور انہوں نے عبداللہ بن زید سے روایت کی اور یہ اسناد اصح ہے۔

عدوی لکھتا ہے کہ جناب واسع بیعت رضوان میں موجود تھے اپنے بھائی سعد بن حبان کے ساتھ۔ اسی طرح بعد کے غزوات میں شریک رہے اور یوم الحرہ کو قتل ہوئے یہ ابن دباغ کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۲۹۔ حضرت واصلہ ؓ بن حباب

حضرت واصلہ ؓ بن حباب القرشی۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح قتیبہ بن مہزان بن ابوعبدالرحمان نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے مجاہد بن فرقد سے انہوں نے واصلہ بن حباب القرشی سے روایت کی کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حاضر ہوا اور پھر ساری حدیث اس طرح بیان کی جس طرح ہم واثلہ بن خطاب کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یا تو اس راوی سے اور یا اوپر کے کسی راوی سے، جناب واصلہ اور ان کے والد کے نام کے بارے میں غلطی ہوگئی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں بلاشبہ اس نام میں تصحیف ہوئی ہے۔ چنانچہ الحافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کیا ہے کہ صحیح نام واثلہ بن خطاب ہے۔

۵۴۳۰۔ حضرت واقدؓ بن الحارث

حضرت واقدؓ بن حارث الانصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔ قیس بن رافع نے ان سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے صحابہ حضرت عباس کے پاس جمع ہوئے انہوں نے گزرے ہوئے اچھے دنوں کی یاد تازہ کی۔ جس سے حاضرین پر رقت طاری ہوگئی۔ واقد بن حارث خاموش بیٹھے رہے، حاضرین نے کہا۔ اے ابوالحارث آپ کیوں نہیں بولتے، انہوں نے جواب دیا آپ لوگ بول رہے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ اس پر اضافے کی گنجائش نہیں۔ حاضرین نے اصرار کیا کہ آپ بھی گفتگو کریں کیونکہ آپ کسی سے چھوٹے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا میں بات یوں سنتا ہوں گویا مجھے اس سے خوف آتا ہے میں کام کو یوں دیکھتا ہوں گویا اس سے مجھے سکون ملتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۱۔ حضرت واقدؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت واقدؓ۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے زاذان نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے اللہ کی اطاعت کی خواہ اس نے نماز اور روزے کی ادائیگی اور تلاوت میں کوتاہی کی ہو اسے ذکر الٰہی شمار کیا جائے گا اور جس نے خدا کی نافرمانی کی اور اس نے کثرت سے نمازیں پڑھیں اور روزے رکھے اور تلاوت کی اس کی نمازیں اور روزے رائیگاں جائیں گے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۲۔ حضرت واقدؓ بن عبداللہ

حضرت واقدؓ بن عبداللہ بن عبد مناف بن عرین بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم التمیمی حنظلی یربوعی، حلیف بنو عدی بن کعب یہ ابوعمر کا قول ہے ابن مندہ نے انہیں واقد بن عبداللہ الحنظلی لکھا ہے۔ انہیں حضور کی صحبت بھی نصیب ہوئی ابونعیم نے بھی انہیں حنظلی لکھا ہے۔ ایک روایت میں یربوعی مذکور ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن جحش کے سریہ میں روانہ فرمایا تھا۔ انہوں نے اسلام اس وقت قبول کیا تھا کہ حضور اکرمؐ ابھی دارارقم میں منتقل نہیں ہوئے تھے اور آپؐ نے بعد میں ان کے اور بشر بن براء بن معرور کے درمیان رشتہ مواخات قائم کیا تھا۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں یزید بن رومان نے اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضوا کرمؐ نے انہیں عبداللہ بن جحش کو نخلہ کی طرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ تم وہاں ٹھہرنا اور قریش کی نقل و حرکت کے بارے میں ہمیں اطلاع دینا۔ مگر آپ نے لڑائی کا حکم نہیں دیا تھا اور یہ واقعہ شہر حرام میں پیش آیا تھا۔ اس کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی نے حدیث بیان کی۔

تعمیل ارشاد میں یہ لوگ نخلہ کو چل دیئے۔ وہاں پہنچے تو عمرو بن حضرمی، حکم بن کیسان اور عثمان اور مغیرہ فرزندان عبداللہ وہاں سے گزرے۔ جب مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو واقد بن عبداللہ پر جنہوں نے اپنا سر منڈایا ہوا تھا ان لوگوں کی نظر پڑی تو عمار نے ان سے کہا کہ ان لوگوں سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں کیونکہ سر کا منڈانا یا تو زیارت کعبہ سے پہلے معمول تھا یا بعد از زیارت اور ایسی حالت میں لڑنا بالخصوص ماہ حرام میں سخت ناپسندیدہ امر تھا۔

رجب کی آخری تاریخ کو مسلمان دستہ فوج نے ان کے بارے میں مشورہ کیا۔ چنانچہ طے پایا کہ ابن حضرمی اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا جائے چنانچہ واقد بن عبداللہ کے تیر سے عمرو بن حضرمی مارا گیا۔ بعدہ انہوں نے عثمان اور حکم کو پکڑ لیا اور مغیرہ بھاگ گیا اور اونٹوں کو ہانک کر حضور اکرمؐ کے پاس لے آئے۔ آپؐ نے فرمایا میں نے ماہ حرام میں لڑنے کی اجازت نہیں دی تھی جب قریش نے حضور اکرمؐ پر ماہ حرام کی بے حرمتی کا الزام لگایا تو قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی۔ یسئلونک عن الشهر الحراام قتال فيه. قل قتال فيه كبير الخ۔

جناب واقد پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے ایک کافر کو قتل کیا اور عمرو بن حضرمی پہلا مشرک ہے جو ایک مسلمان کے ہاتھوں مارا گیا۔ واقد غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوجعفر نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنی عدی، جناب واقد کا جوان کے حلیف تھے ذکر کیا ہے یہ لاولد تھے اور احد کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شریک تھے اور حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں فوت ہوئے۔ واقد اور ابن حضرمی کے بارے میں ایک شاعر نے کہا ہے۔

سقينا من ابن الحضرمي رماحنا ۔۔۔ بنخلة لما اوقد الحرب واقد

ہم نے ابن حضرمی کے قتل سے اپنے نیزوں کو اس وقت سیراب کیا جب نخلہ کے مقام پر واقعہ نے لڑائی کی آگ بھڑکائی۔

ابن مندہ نے واقد بن عبداللہ کو حنظلی قرار دے کر اس قصے کو اس طرح بیان کیا ہے۔ جس طرح کہ ہم لکھ آئے ہیں۔ اور عبداللہ بن جحش بھی اس واقعہ میں ساتھ تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم کا واقد کو حنظلی کہنا اور پھر ایک اور روایت کے رو سے انہیں یربوعی کہنا مبنی برظن ہے اور اس میں تناقض ہے لیکن صورت حال یوں نہیں ہے کیونکہ بنو یربوع بنو حنظلہ سے ہیں اور بنو حنظلہ بنو تمیم سے جب کسی کو یربوعی کہا جائے گا تو وہ حنظلی بھی ہوگا اور تمیمی بھی، ابونعیم کو یہ غلطی اس لئے لگی کہ ابن مندہ نے واقد کا ذکر حنظلی کی ذیل میں بھی کیا ہے اور یربوعی کے تحت بھی۔ جس سے ابونعیم یہ سمجھے کہ دونوں ایک ہیں۔ ہم اس پر اگلے ترجمے میں بھی گفتگو کریں گے۔

۵۴۳۳۔ حضرت واقدؓ بن عبداللہ

حضرت واقدؓ بن عبداللہ یربوعی۔ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ عبداللہ بن عمر نے اپنے بیٹے کا نام ان کے نام پر واقد رکھا تھا۔ حضور اکرمؐ نے انہیں قریش کے قافلے کی تلاش میں عبداللہ بن جحش کے ساتھ بھیجا تھا ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد کلبی کی وہ حدیث بیان کی ہے جو ابوصالح نے بروایت ابن عباس بیان کی ہے کہ حضورؐ نے واقد بن عبداللہ کو عبداللہ بن جحش کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ قریش کے قافلے کی تلاش میں روانہ فرمایا تھا۔ اور لمبی حدیث کا ذکر فرمایا

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مقام تعجب ہے کہ ابن مندہ نے ایک ہی حدیث کو دو تراجم واقد بن عبداللہ حنظلی اور واقد بن عبداللہ یربوعی کے تحت بیان کیا۔ حالانکہ دونوں تراجم کے تحت ایک ہی آدمی کا ذکر کیا ہے۔ حنظلی، یربوعی کی شاخ ہے ایسی معمولی بات کو نہ سمجھنا حد درجہ حیران کن ہے۔ امیر ابونصر وغیرہ سے بھی یہ غلطی صادر ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑے آدمیوں سے بڑی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔

۵۴۳۴۔ حضرت واقدؓ ابومراوح

حضرت واقدؓ ابومراوح۔ ان کی کنیت ابومراوح اللیثی تھی ابوداؤد بجستانی کہتے ہیں کہ ان کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے عروہ بن زبیر اور زید بن اسلم نے روایت کی۔

ربیعہ بن عثمان نے زید بن اسلم سے، انہوں نے واقد ابی مراوح لیثی سے روایت کی۔ کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے مال اس لئے اتارا کہ لوگ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ ابن مندہ اور ابونعیم ہر دو نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ بعض متاخرین مثلاً ابن مندہ نے واقد کا ذکر بحوالہ، ابوداؤد بجستانی کے کیا ہے اور ان کی صحبت کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم نے اسی پر اکتفا کیا ہے۔

۵۴۳۵۔ حضرت واقدؓ

حضرت واقدؓ۔ بشرطیکہ صحیح ہو۔ واقد نے نبی کریمؐ سے روایت کی۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے، انہوں نے یزید بن محمد سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ بن واقد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم عورتوں کو مساجد میں آنے سے نہ روکو۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ وہم ہے اور یہ صاحب واقد بن عبداللہ بن عمر سے زیادہ مشابہہ ہیں۔

۵۴۳۶۔ حضرت وائلؓ بن حجر

حضرت وائلؓ بن حجر بن ربیعہ بن وائل بن یعمر الحضرمی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابولقاسم بن عساکر الدمشقی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے وائل بن حجر بن سعد بن مسروق بن وائل بن ضمعج بن وائل بن ربیعہ بن وائل بن نعمان بن زید بن مالک بن زید اور ایک اور روایت کے رو سے ان کا نسب یوں تھا وائل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وائل بن نعمان بن ربیعہ بن حارث بن عوف بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن شرجیل بن مالک بن مرہ بن حمیر بن زید الحضرمی۔ ابوہنیدہ حضرمی حضرموت کے سرداروں سے تھے اور ان کا والد وہاں کے ملوک سے تھا۔ یہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے آنے سے کئی دن پیشتر ہی صحابہ کرام کو ان کے آنے کی بشارت دے دی تھی کہ عنقریب حضرموت کا حاکم اللہ اور رسول کی خوشنودی کی خاطر حلقہ اسلام میں شامل ہونے کے لئے آنے والا ہے۔

جب وائل حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اپنی چادر بچھا کر اس پر انہیں بٹھایا اور ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعائے خیر فرمائی پھر حضورؐ نے حضرموت کے سرداروں کا انہیں حاکم اعلیٰ مقرر فرما دیا۔ اور وہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو جاگیر عطا کی اور معاویہ بن ابوسفیان کو ان کے ساتھ روانہ کر دیا اور حکم دیا کہ یہ جاگیر معاویہ بن سفیان کو دے دینا۔

معاویہ بن سفیان نے وائل سے کہا کہ چونکہ گرمی سخت ہے۔ اس لئے مجھے اپنے پیچھے بٹھالو وائل نے کہا تم بادشاہوں کے حاشیہ نشینوں میں سے نہیں ہو۔ انہوں نے کہا اپنے جوتے ہی مجھے دے دو۔ وائل نے کہا اونٹنی کے سائے سے کام لو۔ انہوں نے کہا یہ ناکافی ہے۔

وائل نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں گزارش کی کہ جب میرے اہل قبیلہ کو علم ہوا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ مجھے نکال باہر کریں گے۔ حضورؐ نے فرمایا گھبراؤ مت۔ میں تمہیں اس سے دگنا دوں گا۔

قبول اسلام کے بعد وائل کوفے میں قیام پذیر ہو گئے اور امیر معاویہ کے عہد حکومت تک وہیں ٹھہرے رہے اس دوران میں امیر معاویہ کے دربار میں حاضر ہوئے تو انہوں نے جناب وائل کو اپنے ساتھ تخت پر جگہ دی۔ اس وقت انہیں خیال آیا کاش میں نے انہیں اس موقعہ پر اونٹنی پر اپنے آگے بٹھایا ہوتا۔ جنگ صفین میں وائل حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے اور اپنے قبیلے کا جھنڈا ان کے پاس تھا۔

ان دونوں کے بیٹوں علقمہ اور عبدالجبار نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ایک روایت کے رو سے عبدالجبار نے اپنے والد سے کوئی حدیث روایت نہیں کی بلکہ کلیب بن شہاب جرمی اور ان کی بیوی ام یحییٰ کے علاوہ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے بندار سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمان بن مہدی سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے سلمہ بن کہیل سے، انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے سنا چنانچہ آپؐ نے غیر المغضوب علیهم و الضالین کے بعد آمین کہی اور مد پڑھتے وقت اپنی آواز کو اونچا کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۳۷۔ حضرت وائلؓ بن ابی القعیس

حضرت وائلؓ بن ابی القعیس۔ ایک روایت میں وائل بن افلح مذکور ہے جو ابوالقعیس کے بھائی تھے اور ایک روایت میں اخوافلح بن ابوالقعیس مذکور ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے روایت کی کہ قعیس کے بھائی وائل بن افلح نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ حکم بن عتیبہ نے عراک بن مالک سے روایت کی کہ افلح حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ام المومنین نے پردہ کر لیا حالانکہ وائل بن ابی القعیس کی بیوی نے حضرت عائشہؓ کو دودھ پلایا تھا۔ نیز مروی ہے کہ افلح ابوالقعیس نے بتایا کہ انہیں ترمذی نے انہیں حسن بن علی نے انہیں ابن نمیر نے، انہیں ہشام بن عروہ نے، انہیں ان کے والد نے، انہیں حضرت عائشہ نے بتایا کہ ام المومنین کے رضاعی چچا ان سے ملنے آئے تو انہوں نے حضور اکرمؐ کی اجازت کے بغیر ملنے سے انکار کر دیا۔ حضور نے فرمایا وہ تمہارا رضاعی چچا ہے اس لئے اس سے مل لو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے دودھ تو عورت کا پیا ہے۔ مرد کس طرح میرا رشتہ دار بن گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا عائشہ وہ تمہارا چچا ہے اس لئے اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کی صحبت اور اسلام کا کسی کو علم نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۳۸۔ حضرت وائلؓ القیل

حضرت وائلؓ القیل۔ ابن شاہین نے انہیں غیر معروف لوگوں میں شمار کیا ہے اور باسنادہ ابراہیم بن یوسف بن ابواسحاق سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے عاصم بن کلیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے وائل القیل سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو نماز میں دیکھا کہ آپ نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ بلاشبہ اس سے مراد وائل بن حجر ہیں۔ یہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ بایں انداز ان کا ذکر کیا جائے اور اس سے وائل بن حجر نہ سمجھے جائیں کیونکہ ان کی ریاست کا ہر آدمی کو علم ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ جب خزیمہ بن ثابت کا ذکر آئے تو اس سے ذوالشہادتین سمجھے جائیں خواہ یہ لقب ان کے نام کے ساتھ نہ لکھا گیا ہو۔

۵۴۳۹۔ حضرت وبرؓ بن مشہر

حضرت وبرؓ بن مشہر۔ ایک روایت میں وبرہ مذکور ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن شیبہ سے، انہوں نے ابن ابی فدیک سے، انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے، انہوں نے حاجب بن قدامہ (عبدالحمید بن قدامہ کے سوتیلے بھائی تھے) اور عبدالحمید سے (جو عبداللہ بن سعید بن نوفل بن مساحق کے اخیافی بھائی تھے) انہوں نے عیسیٰ بن خثیم الحنفی سے انہوں نے وبر بن مشہر الحنفی سے روایت کی کہ مسیلمہ کذاب نے انہیں ابن نواحہ اور ابن شعاف کو حضور اکرمؐ کی خدمت میں روانہ کیا۔ آخر الذکر دونوں جناب وبر سے عمر میں بڑے تھے انہوں نے حضورؐ کی مجلس میں حاضر ہو کر اقرار کیا کہ حضورؐ کا مقام نبوت میں پہلا ہے اور آپؐ کے بعد مسیلمہ کا نمبر آتا ہے اس کے بعد آپؐ نے میری طرف توجہ فرمائی اور پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ جس چیز کو آپ درست کہتے ہیں وہ درست ہے اور جس کو غلط کہتے ہیں وہ غلط ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں صحراؤں اور دریاؤں کی ریت کے ذرات کی تعداد کے برابر اتنی بار شہادت دیتا ہوں کہ مسیلمہ جھوٹا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

دوسرے دو آدمیوں کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں بند کر دو۔ اس پر وہاں موجود ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! انہیں میرے حوالے فرما دیجئے۔ چنانچہ وہ انہیں اپنے ساتھ لے گیا جناب وبر بہ غرض تعلیم قرآن رک گئے اور حضور اکرمؐ کی وفات تک وہیں ٹھہرے رہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۰۔ حضرت وبرؓ بن یحنس الخزاعی

حضرت وبرؓ بن یحنس الخزاعی۔ ایک روایت میں وبرہ بن یحنس الخزاعی آیا ہے۔ نعمان بن برزخ نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں فرمایا اگر کبھی تم صنعا کی اس مسجد میں جو حیال الصبیل میں ہے جا نکلو تو وہاں ضرور نماز ادا کرنا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ وہ صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے داذویہ فیروز دیلمی اور جشیش الدیلمی کے پاس اسود العنسی کو جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۴۱۔ حضرت وجزؓ بن غالب

حضرت وجزؓ بن غالب بن عمرو ابو قیلہ۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔ ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۲۔ حضرت وحشیؓ بن حرب

حضرت وحشیؓ بن حرب الحبشی ابودسمہ۔ یہ مکہ کے حبشیوں میں سے تھے اور طعیمہ بن عدی اور بعض نے کہا جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبدمناف القرشی نوفلی کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے حضرت حمزہؓ کو احد میں اور مسیلمہ کذاب کو جنگ یمامہ میں قتل کیا تھا اور کہا کرتے تھے کہ میں نے بحالت کفر خیر الناس کو اور بحالت اسلام شر الناس کو قتل کیا ہے۔

عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے اس نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ عبداللہ بن فضل نے سلیمان بن یسار سے، انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ الضمری سے بیان کیا کہ میں اور عبیداللہ بن عدی بن الخیار مدر بین امیر معاویہ کے عہد امارت میں گھومنے پھرنے کو نکلے، جب ہم واپسی پر حمص میں، جہاں وحشی بن حرب جبیر بن معطم کے غلام حضرت حمزہؓ کے قاتل سکونت پذیر تھے۔ وارد ہوئے تو میرے رفیق سفر نے کہا۔ قاتل حمزہؓ وحشی یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، آؤ ان سے دریافت کریں کہ قتل حمزہ کس طرح وقوعہ پذیر ہوا ہم نے ایک آدمی سے وحشی کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ اکثر اپنے گھر کے صحن میں بیٹھا رہتا ہے اور شراب سے مخمور رہتا ہے اگر اس نے شراب پی رکھی ہو تو اس سے متعرض نہ ہونا اور اگر ہوش میں ہوا تو تم اسے ایک خوش اخلاق اور بامروت عرب کے روپ میں جلوہ گر پاؤ گے جب ہم ان کے مکان پر پہنچے تو وہ صحن میں بیٹھے تھے۔ ہم نے سلام کہا تو انہوں نے سر اٹھا کر ہماری طرف دیکھا اور کہنے لگے کیا تم عدی بن خیار کے بیٹے ہو عبیداللہ نے کہا ہاں آپ کا اندازہ درست ہے۔ کہنے لگے میں نے جب بچپن میں تجھے تیری دودھ پلائی سعدیہ کے سپرد کیا تھا۔ اس کے بعد سے آج تک پھر نہیں دیکھا تھا۔ اس دن تجھے میں نے ہی اس کے حوالے کیا تھا اور جب تجھے وادی ذی طوی میں اس کے سپرد کیا تھا تو تیرے پاؤں چمک رہے تھے۔ آج تم جونہی میرے سامنے آئے، میں نے تمہیں پہچان لیا۔

بعدہ ہم نے اسے کہا کہ ہم تم سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ تم نے حمزہ بن عبدالمطلب کو غزوۂ احد میں کیسے قتل کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں تم سے یہ واقعہ بیان کروں گا۔ جیسا کہ میں نے حضور اکرمؐ کے سامنے بیان کیا تھا۔

میں جبیر بن مطعم کا غلام تھا اور اس کا چچا طعیمہ بن عدی غزوۂ بدر میں مارا گیا تھا۔ جب لشکر قریش احد کی طرف روانہ ہوا تو جبیر نے مجھ سے کہا کہ اگر تم حمزہ۔ عم محمدؐ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تم آزاد ہو چنانچہ میں بھی اور لوگوں کے ساتھ ہو لیا۔ میں میدان جنگ میں اسے ڈھونڈھتا پھرتا تھا۔ دیکھا کہ بدمست اونٹ کی طرح لوگوں کی صفوں کو تلوار سے چیرتا پھرتا تھا اور کوئی اس کے سامنے نہیں ٹھہرتا تھا میں اس کی تاک میں تھا اور پتھروں اور درختوں کی اوٹ میں چھپتا پھرتا تھا کہ مجھے دیکھ نہ لے چنانچہ سباع بن عبدالعزیٰ نے مجھے حمزہ کے آمنے سامنے کر دیا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو ماں کی گالی دی۔ کیونکہ وہ فاحشہ عورت تھی۔ پھر میں نے اپنے نیزے کو جنبش دی اور جونہی موقعہ ملا میں نے نیزہ اس انداز سے پھینکا کہ اس کی ناف پر لگا اور دونوں ٹانگوں کے درمیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے باہر نکل گیا۔ میں نے نیزے کو اسی حالت میں رہنے دیا۔ تا آنکہ حمزہ کا انتقال ہو گیا پھر میں نے اپنا نیزہ نکالا اور چونکہ مجھے اور کسی سے کوئی پرخاش نہ تھی۔ اس لئے اپنے لشکر میں واپس آ گیا اور جب واپس مکے پہنچا تو مجھے آزادی مل گئی۔

جب مکہ فتح ہو گیا تو میں بھاگ کر طائف چلا گیا۔ جب چند دنوں کے بعد اہل طائف کا وفد قبول اسلام کے لئے حضور اکرم کی خدمت میں روانہ ہوا تو زمین کی وسعتیں مجھ پر تنگ ہو گئیں اور ارادہ کیا کہ شام، یمن یا اور کہیں چلا جاؤں۔ اس پر ایک آدمی نے مجھے کہا ارے احمق! کیا تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ جو شخص اسلام قبول کر لے۔ حضورؐ اسے معاف کر دیتے ہیں۔ وحشی نے مدینے کا رخ کیا اور حضور کو اس وقت اس کی موجودگی کا علم ہوا۔ جب وہ حضور اکرمؐ کے سر پر جا کھڑا ہوا اور کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا مجھے دیکھ کر فرمایا وحشی ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا بیٹھو اور قتل حمزہ کا واقعہ بیان کرو۔ میں نے حضور اکرمؐ سے صورت حالت بیان کی تو فرمایا تیرا بھلا نہ ہو۔ آئندہ مجھے اپنا منہ نہ دکھانا۔ اس کے بعد حضورؐ کی وفات تک میں آپؐ سے چھپتا پھرا۔

حضورؐ کے بعد جب اسلامی لشکر مسیلمہ کذاب کے خلاف روانہ ہوا تو میں بھی اپنے اسی نیزے کے ساتھ جس سے میں نے حمزہ کو قتل کیا تھا لشکر میں شامل ہو گیا۔ میدان جنگ میں میں نے مسیلمہ کذاب کو دیکھا کہ ہاتھ میں تلوار لئے کھڑا تھا۔ چنانچہ میں اس پر حملہ آور ہونے کو تیار ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک انصاری بھی اس کی تاک میں تھا۔ ادھر میں نے اپنے نیزے کو جنبش دے کر مسیلمہ پر پھینکا جو اس کے پیٹ میں لگا ادھر انصاری نے تلوار سے اس پر وار کیا۔ اب اللہ ہی جانتا ہے کہ کس کی ضرب سے وہ مرا۔

سلیمان بن یسار۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے راوی ہیں کہ انہوں نے اس روز ایک شخص کو کہتے سنا کہ مسیلمہ کو ایک حبشی غلام نے قتل کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ وحشی کی موت شراب سے ہوئی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۳۔ حضرت وحوحؓ بن اسلت

حضرت وحوحؓ بن اسلت۔ اسلت کا نام عامر بن جشم بن وائل بن زید بن قیس بن عامر بن مرہ بن مالک انصاری اوسی تھا۔ وحوحؓ ابوقیس شاعر کے بھائی تھے جو مسلمان نہیں ہوا تھا۔ زبیر نے اپنے چچا سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عمارہ سے روایت کی کہ وحوح کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ وہ غزوۂ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جب وہ ابوعامر راہب کے ساتھ مکہ کو روانہ ہوئے تو ابوقیس نے ان کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

ارى وحوحا ولى على بوده وكان امرؤ من حضر موت غريب

وحوح میری محبت کو رد کر کے چلا گیا اور حالانکہ (ابوعامر راہب) حضرموت کا ایک اجنبی تھا۔

كانى امرو ولى ولا ود بيننا وانت حبيب فى الفواد قريب

وحوح مجھ سے اس انداز سے علیحدہ ہوا گویا ہم میں محبت تھی ہی نہیں۔ حالانکہ تو میرے دل کے قریب ہے۔

وان بنى العلات قوم وانني اخوك فلا يكذبك عنك كذوب

بلاشبہ قبیلے کے لوگ ہمارے بھائی بند ہیں۔ لیکن میں تو تمہارا بھائی ہوں اور کوئی بھی اس کی تکذیب نہیں کر سکتا۔

اخوك اذا تاتيك يوما عظمية تحملها والنائبات تنوب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تجھے تکالیف پیش آئیں گی تو تیرا بھائی ہی انہیں برداشت کرے گا اور تکالیف آتی ہی رہتی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ابوقیس بن اسلت۔ حضورؐ سے ملنے کے لئے روانہ ہوا کہ اسے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے کہا۔ بخدا تو نے بنوخزرج کی تلواروں کو رسوا کر دیا ہے۔ یہ سن کر اس نے کہا واللہ میں اس سال اسلام قبول نہیں کروں گا۔ چنانچہ وہ اسی سال کے دوران میں مر گیا۔ ابوعمر نے وحوح کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۴۔ حضرت وداعہؓ بن خزام

حضرت وداعہؓ بن خزام۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ان سے مروی حدیث کے اسناد میں کچھ اشتباہ ہے اور انہوں نے باسنادہ یحییٰ بن سعید اموی سے انہوں نے کلبی سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر، وداعہ بن خزام یا حرام اور اوس بن ثعلبہ، غزوۂ تبوک میں آپ کا ساتھ نہ دے سکے۔ جب انہیں اس باب میں ان آیات کا علم ہوا جو ایسے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھیں، تو ان لوگوں نے اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ لیا۔ جب رسول کریمؐ تشریف لائے تو آپ کو بتایا گیا کہ ان لوگوں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک حضور اکرمؐ انہیں نہیں کھولیں گے۔ یہ اسی حالت میں رہیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا جب تک مجھے جناب باری سے کوئی حکم موصول نہیں ہوگا۔ میں بھی کچھ نہیں کروں گا۔

جب قرآن حکیم کی یہ آیت "خلطوا عملاً صالحاً و آخر سئیا عسی اللہ ان یتوب علیھم" نازل ہوئی تو آپؐ نے انہیں کھول دیا۔ بعدہ وہ لوگ اپنا مال و متاع اٹھا کر اس لئے لے آئے کہ آپؐ اسے مساکین میں تقسیم فرما دیں کہ اسی مال کی کشش نے انہیں اس مہم میں شرکت سے روکا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس سلسلے میں بھی خدائی ہدایت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی۔ خذ من اموالھم صدقہ تطھرھم و تزکیھم بھا و صل علیھم ان صلاتک سکن لھم اس پر آپؐ نے ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ جعفر لکھتے ہیں کہ یہی قول کلبی کا ہے۔ لیکن محدثین کے یہاں غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہونے والے حضرات کے نام ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع اور کعب بن مالک ہیں ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۵۔ حضرت وداعہؓ بن ابی زید

حضرت وداعہؓ بن ابی زید الانصاری۔ کلبی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو صحابہ میں سے جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل تھے اور ان کے والد ابوزید غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۶۔ حضرت وداعہؓ بن ابی وداعۃ

حضرت وداعہؓ بن ابی وداعہ سہمی۔ یہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے مروی حدیث میں مجال گفتگو ہے۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے وداعہ سہمی سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ایک گرم دن میں طواف کعبہ کے لئے تشریف لائے۔ بعد از طواف پانی طلب فرمایا تو ایک شخص نے پیالے میں نبیذ پیش کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح اس کی روایت کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۴۷۔ حضرت ودانؓ بن زر

حضرت ودانؓ بن زر الکلبی۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل کی۔ روایت کی محمد بن یزید بن زبان بن واسع بن علی بن ودان بن زر کلبی نے اور ودان جیسا کہ ان کے والد سے بواسطہ ان کے دادا مروی ہے۔ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی نے یہ حدیث صالح بن عبدالرحمٰن بن المسور سے سنی اور انہوں نے (ودان نے) ایک حدیث سعد بن ابی وقاص کے بارے میں حضورؐ سے سنی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۴۸۔ حضرت ودفہؓ بن ایاس

حضرت ودفہؓ بن ایاس الانصاری۔ ایک روایت میں ودفہ۔ ابوزکریا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے، بہ سلسلہ شرکائے انصار از بنولوذان بن غنم، ربیع بن ایاس بن عمرو اور ان کے بھائی ودفہ بن ایاس کا ذکر کیا ہے اور جعفر نے باسنادہ ابن اسحاق سے روایت کی کہ ودفہ اور ان کے دونوں بھائی ربیع اور عمرو غزوۂ بدر میں موجود ہے ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابو عمر نے ان کا نام وذفہ لکھا ہے اور ذ کے اوپر رکھ دیا ہے۔

تینوں نے لکھا ہے کہ ودفہ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۵۴۴۹۔ حضرت ودیعہؓ بن خزام

حضرت ودیعہؓ بن خزام۔ عبدالرحمان بن یزید سے مروی ہے کہ ودیعہ نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا تو لڑکی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد نے میرا نکاح کر دیا ہے لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں۔ حضورؐ نے ودیعہ کو بلایا اور حقیقت حال پوچھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ! لڑکا نیک خو اور لڑکی کا ابن عم ہے۔ حضورؐ نے دریافت کیا۔ کیا تم نے لڑکی سے پوچھا تھا۔ انہوں نے جواب نفی میں دیا۔ تو آپؐ نے نکاح کو منسوخ فرما دیا۔ اس حدیث میں لڑکے کے نام کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔

۵۴۵۰۔ حضرت ودیعہؓ بن عمرو

حضرت ودیعہؓ بن عمرو بن جراد بن یربوع الجہنی۔ یہ سلسلہ نسب بہ روایت ابو عمر ہے۔ ابن الکلبی نے یوں بیان کیا ہے۔ ودیعہ بن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ یہ لوگ بنو سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے۔ انہوں نے بقول موسیٰ و ابن اسحاق غزوۂ بدر میں شرکت کی۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر، ودیعہ بن عمرو الجہنی کا ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ بنو اشجع سے تعلق رکھتے تھے لیکن پہلی روایت اصح ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۵۱۔ حضرت وردؓ بن خالد السلمی

حضرت وردؓ بن خالد السلمی البجلی ۔نسب یوں ہے۔ ورد بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خلف بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم ۔فتح مکہ کے دن یہ صاحب اسلامی لشکر کے میمنہ میں تھے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۲۔ حضرت وردانؓ بن اسماعیل

حضرت وردانؓ بن اسماعیل تمیمی ۔بنو یربوع (از بنو تمیم) کے قیدیوں میں حضور اکرمؐ کے پاس لائے گئے۔حضرت عائشہ صدیقہ نے عرض کیا۔یارسول اللہ مجھ پر ایک بنو اسماعیل کے غلام کو آزاد کرنا لازمی ہے۔اس لئے ان میں سے ایک غلام مجھے عطا فرمادیجئے۔تاکہ میں اسے آزاد کردوں۔حضورؐ نے فرمایا یہ غلام بنوعنبر سے ہیں جب وہ آئیں گے تو میں تمہیں ان سے ایک دے دوں گا۔تم آزاد کردینا ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔وردان بن مخرم کے ترجمے میں ہم پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۵۴۵۳۔ حضرت وردانؓ الجنی

حضرت وردانؓ الجنی ۔مستمر بن ریان نے ابوالجوزاء سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ وہ لیلۃ الجن کو حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے، جب مقام حجون پر پہنچے تو آپؐ نے میرے اردگرد ایک خط کھینچ دیا اس کے بعد آپؐ جنوں کے مجمع کی طرف تشریف لے گئے، چنانچہ وہ آپؐ کے اردگرد جمع ہوگئے۔اس پر ان کے سردار وردان نے حضورؐ سے درخواست کی کیا میں ان جنوں کو آپ سے پرے ہٹادوں حضورؐ نے فرمایا مجھے صرف اللہ کی پناہ کی ضرورت ہے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۴۔ حضرت وردانؓ مولیٰ رسول اکرمؐ

حضرت وردانؓ۔حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ایک کھجور کے درخت سے گر پڑے اور فوت ہوگئے۔یہ ابن عباس سے عکرمہ کی روایت ہے۔حضور اکرمؐ نے فرمایا اس کے کسی ہم وطن کو تلاش کرو اتفاق سے ایک آدمی مل گیا اور آپ نے وردان کا سازوسامان اس کے حوالے کردیا۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی کتاب میں یہ واقعہ ابن اصبہانی سے بیان کیا ہے جنہوں نے مجاہد بن وردان سے سنا۔

۵۴۵۵۔ حضرت وردانؓ جد الفرات

حضرت وردانؓ ۔جو فرات بن یزید بن وردان کے دادا تھے اور وردان عبداللہ بن ربیعہ بن خرشتہ الثقفی کے غلام تھے۔جو محاصرۂ طائف کے موقعہ پر ایمان لائے، عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔تو المنبعث جن کا نام مضطجع تھا۔اور وردان فرات بن یزید کے دادا چھپ کر شہر سے نکل آئے اور اسلام قبول کرلیا۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۵۶۔ حضرت وردانؓ بن مخرم

حضرت وردانؓ بن مخرم بن مخرمہ بن قرط بن جناب بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم التمیمی العنبری بقول طبری انہیں اور ان کے بھائی حیدہ بن مخرم کو حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور دونوں کے لئے آپؐ نے دعا فرمائی۔ یہ قول ہے ابو عمر اور امیر ابونصر کا ابن مندہ نے وردان بن اسماعیل تمیمی لکھا ہے۔

ابن اسحاق نے عاصم بن عمر سے انہوں نے عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی۔ یارسول اللہ! میں نے بنو اسماعیل کا ایک غلام آزاد کرنے کی منت مانی تھی۔ اس لئے ایک غلام عطا فرمایئے آپؐ نے فرمایا بنو عنبر کے غلام آنے والے ہیں۔ ان سے تمہیں دے دوں گا جب یہ غلام حضورؐ کے پاس لائے گئے تو حضرت عائشہ کو وردان بن مخرم آزاد کرنے کے لئے دیئے گئے۔ بنو تمیم کا جو وفد حضورؐ کی خدمت میں آیا تھا۔ ان میں ربیعہ بن رفیع، سبرۃ بن معبد، قعقاع بن عمرو، وردان بن محرز، قیس بن عاصم اور اقرع بن حابس شامل تھے۔ ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ کا ذکر کیا اور ان کا نام ترجمے میں وردان بن اسماعیل لکھا ہے اور جس مقام پر ان سے ایک حدیث نقل کی ہے وہاں انہیں وردان بن محرز لکھا ہے۔ جو غلط ہے ابن اثیر کی رائے میں ابونعیم نے ٹھیک کیا ہے ابن مندہ سے یہ غلطی اس لئے سرزد ہوئی کہ جب حضرت عائشہؓ نے حضور اکرمؐ سے جو بنو اسماعیل کے ایک غلام کی درخواست کی تو ابن مندہ یہ سمجھے کہ اسماعیل سے مراد ایسے آدمی ہیں جو وردان کے سلسلہ نسب میں ان کے قریب ترین والد ہیں۔ اس لئے انہوں نے وردان بن اسماعیل لکھ دیا حالانکہ حضرت عائشہؓ کی مراد اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام تھے۔ واللہ اعلم۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے وردان بن محرز اور ابوعمر اور ابن ماکولا نے وردان بن مخرم لکھا ہے۔

۵۴۵۷۔ حضرت ورقہؓ بن حابس

حضرت ورقہؓ بن حابس التمیمی۔ حاکم ابوعبداللہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ احنف بن قیس کے ساتھ نیشاپور آئے اور انہوں نے یہ بات عباس بن مصعب سے نقل کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۵۸۔ حضرت ورقہؓ بن نوفل القرشی

حضرت ورقہؓ بن نوفل قرشی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے وہ لکھتے ہیں کہ ان کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے انہوں نے باسنادہ اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ورقہ بن نوفل سے روایت کی کہ ورقہ نے حضور اکرمؐ سے درباروحی دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا جبریلؑ آسمان سے اترتے ہیں۔ ان کے دونوں پروں پر موتی ہیں اور پاؤں کے تلوے سبز رنگ کے ہیں۔

ابونعیم نے انہیں ورقہ بن نوفل دیلی اور بروایتے انصاری لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے اذنا حسن بن احمد سے، انہوں نے احمد بن عبداللہ (ابونعیم) سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے مقدام بن داؤد سے، انہوں نے اسد بن موسیٰ سے، انہوں نے روح بن مسافر سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے ورقہ انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے جبریل کے بارے میں پوچھا اور آپؐ نے مذکورہ بالا جواب دیا یہ ابونعیم کی روایت ہے اور ورقہ کو انصاری لکھا ہے ابن مندہ نے جن کا ذکر کیا ہے وہ ورقہ قرشی ہیں اور کئی آدمیوں کی روایت نے روح بن مسافر سے اسی طرح نقل کیا ہے لیکن انہوں نے نسب نہیں بیان کیا۔ ابوموسیٰ، ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ورقہ قرشی سے مراد حضرت خدیجہؓ کے ابن عم ہیں۔ جن کے پاس ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضور اکرمؐ کو لے گئی تھیں اور انہوں نے کہا تھا کہ محمدؐ اس امت کے نبی بنا کر بھیجے گئے اور یہ واقعہ مشہور عوام ہیں۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابوموسیٰ انصاری سے انہوں نے یونس بن بکیر سے، انہوں نے عثمان بن عبدالرحمان سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ حضور اکرمؐ نے جناب خدیجۃ الکبریٰ سے دربار ورقہ بن نوفل دریافت فرمایا تو ام المومنین نے جواب دیا کہ انہوں نے آپؐ کے ظہور سے پہلے آپؐ کی تصدیق کی تھی حضور نے فرمایا میں نے خواب میں انہیں سفید کپڑوں میں ملبوس دیکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں ورنہ ان کے کپڑے کسی اور رنگ کے ہوتے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروۃ سے انہوں اپنے والد سے روایت کی کہ ورقہ کے بھائی نے ایک شخص کو گالی دی اس نے جواب میں ورقہ کو گالی دی۔ حضور کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ میں نے خواب میں اس کے پاس ایک یا دو باغ دیکھے ہیں اور وہ جنتی ہے چنانچہ آپؐ نے اس قرشی کو برا بھلا کہنے سے منع کر دیا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ قرشی ہیں میں دیلی اور انصاری ورقہ بن نوفل کو نہیں جانتا اور ابونعیم اور ابن مندہ نے اس مشہور واقعہ کو دیلی اور انصاری منسوب کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ واقعہ ام المومنین کے ابن عم کا ہے۔

۵۴۵۹۔ حضرت وزرؓ بن سدوس

حضرت وزرؓ بن سدوس طائی۔ یہ ابن قانع کا قول ہے۔ انہوں نے باسنادہ علی بن حرب سے انہوں نے ہشام ابوالمنذر سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ نبہانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ زید الخیل الطائی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ وزر بن سدوس اور قبیصہ بن اسود بھی تھے۔ انہوں نے اپنی سواریوں کو زمین پر بٹھایا ابن دباغ نے ان کا ذکر ابوعمر پر استدراک سے کیا ہے۔

۵۴۶۰۔ حضرت وعلہؓ بن یزید

حضرت وعلہؓ بن یزید۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کی بیٹی ام یزید نے روایت کی کہ ان کے والد نے حضور اکرمؐ کو سورۂ ق اور قل ہو اللہ پڑھتے سنا اور عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۱۔ حضرت وفرہؓ بن نافر البعاثی

حضرت وفرہؓ بن نافر البعاثی۔ بہ قول جعفر روح بن زنباع نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بہ اختصار ان کے حالات لکھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

۵۴۶۲۔ حضرت وقاصؓ بن قمامہ

حضرت وقاصؓ بن قمامہ وعبداللہ بن قمامہ سلمیان از بنو حارثہ۔ عمرو بن حزم کی حدیث میں ان کا ذکر ہے ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۳۔ حضرت وقاصؓ بن مجزز مدلجی

حضرت وقاصؓ بن مجزز مدلجی۔ کئی اہل علم کی رائے ہے کہ یہ صاحب اور محرز بن نضلہ غزوۂ ذی قرد میں شہید ہوئے یہ ابن ہشام کا قول ہے لیکن ابن اسحاق کے مطابق اس دن صرف محرز بن نضلہ شہید ہوئے تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۴۔ حضرت ولیدؓ بن جابر

حضرت ولیدؓ بن جابر بن ظالم بن حارثہ بن غیان بن ابی حارثہ بن جدی بن تدول بن بحتر بن عتود طائی بحتری حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے انہیں فرمان لکھ کر دیا جو ان کے پاس محفوظ ہے اور بنو بحتر ابوعبادہ ولید بن عبید البحتری جو شاعر ہیں ان کا قبیلہ ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۶۵۔ حضرت ولیدؓ بن زفر

حضرت ولیدؓ بن زفر۔ ہشام بن محمد نے بنوجہینہ کے ایک شخص سے جو شامی تھا اور جو بنو مرہ بن عوف سے تعلق رکھتا تھا بیان کیا کہ بنوصرمہ بن مرہ کا ایک آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ سے معاہدہ کیا جب واپس اپنے قبیلے میں آیا تو معاہدہ توڑ دیا اس پر اس کا چچازاد بھائی جس کا نام ساریہ بن اوفی تھا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے ایک نیزہ طلب فرمایا اور ساریہ بن اوفی سے معاہدہ فرمایا۔ ساریہ اپنے قبیلے میں واپس آ گئے اور انہیں اسلام پیش کیا۔ لیکن اہل قبیلہ نے ٹال مٹول سے کام لیا اس پر ساریہ نے انہیں تلوار کی باڑ پر رکھ لیا۔ جب معاملہ حد سے بڑھ گیا تو آس پاس کے لوگ جو بنوقیس سے تعلق رکھتے تھے مسلمان ہو گئے اور ساریہ ایک ہزار سواروں کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

۵۴۶۶۔ حضرت ولیدؓ بن عبادہ

حضرت ولیدؓ بن عبادہ بن صامت۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں حضور کی زیارت بھی ہوئی ہشام بن عمار نے ابوحرزہ یعقوب بن مجاہد سے انہوں نے عبادہ بن ولید بن عبادہ بن الصامت سے روایت کی کہ وہ اکثر اپنے والد کی معیت میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ نیز عبادہ بن ولید نے ابوالیسر کعب بن عمرو سے سنا کہ ولید بن عبادہ حضور اکرمؐ کے آخری ایام حیات میں پیدا ہوئے اور ہیثم بن عدی کے مطابق عبدالملک بن مروان کے دور حکومت کے آخری دنوں میں فوت ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۶۷۔ حضرت ولیدؓ بن عبد شمس

حضرت ولیدؓ بن عبد شمس بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ قریش کے سردار تھے اور اسماء دختر ابوجہل کے شوہر تھے۔ اور وہ ان کے چچازاد ہیں ان کے دادا کی کنیت ابوعبدالشمس تھی اور ولید نے جنگ یمامہ میں خالد بن ولید کی کمان میں شہادت پائی تھی۔ انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے کہ جو شخص یمامہ کے دن شہید ہوئے وہ ولید بن عبدالشمس بن مغیرہ المخزومی تھے۔

۵۴۶۸۔ حضرت ولیدؓ بن عقبہ

حضرت ولیدؓ بن عقبہ بن ابومعیط ان کا نام ابومعیط ابان بن ابوعمرو تھا اور ابوعمرو کا نام ذکوان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف القرشی اموی تھا۔ ایک روایت کے رو سے ذکوان بنو امیہ کا غلام تھا۔ ولید کی والدہ کا نام اروی تھا جو کہ کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس کی لڑکی تھی اور عثمان بن عفان کی والدہ تھی اس بنا پر ولید عثمان کے اخیافی بھائی تھے۔ ولید اور ان کے بھائی خالد بن عقبہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے۔ ولید کی کنیت ابووہب تھی ابوعمر کہتے ہیں کہ جب ولید مسلمان ہوئے تو وہ بالغ ہو چکے تھے۔ ابن ماکولا کے مطابق ولید نے جب حضور کو دیکھا تو وہ ابھی بچے تھے۔

ابواحمد بن علی نے باسنادہ ابوداؤد بجستانی سے، انہوں نے ایوب بن محمد رقی سے، انہوں نے عمر بن ایوب سے، انہوں نے جعفر بن برقان سے، انہوں نے ثابت بن حجاج سے، انہوں نے عبداللہ ہمدانی سے انہوں نے ولید سے فرماتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا تو مکہ والے اپنے بچوں کو حضورؐ کی خدمت میں لائے آپ نے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا کی۔ مجھے بھی لایا گیا لیکن میں مخلق تھا پس مجھے نہیں چھوا بقول ابوعمر یہ ابوجعفر نے روایت کی ہے انہوں نے ثابت بن حجاج سے انہوں نے ابوموسیٰ ہمدانی سے روایت کی اور ابوموسیٰ مجہول الحال آدمی ہے اور اسی بنا پر حدیث بھی مخدوش ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ جس شخص کو حضور اکرمؐ نے بنو مصطلق کے پاس تصدیق حالات کے لئے بھیجا ہو۔ وہ فتح مکہ کے موقعہ پر بچہ ہو اور اہل علم میں باہم اس امر پر کوئی اختلاف نہیں کہ قرآن حکیم کی اس آیت میں ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا سے مراد ولید بن عقبہ ہے کیونکہ حضورؐ نے انہیں دریافت حال کے لئے بنو مصطلق کے پاس بھیجا تھا۔ انہوں نے واپسی پر رپورٹ دی کہ قبیلہ مذکور مرتد ہو گیا ہے اور ادائے زکوۃ سے انکار کر دیا ہے حالانکہ وہ لوگ ان کے استقبال کے لیے نکلے تھے ولید نے دیکھا تو ڈر گئے اور بھاگ آئے آپؐ نے تحقیق حال کے لئے خالد بن ولید کو بھیجا، انہوں نے واپس آ کر حضور کو بتایا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

علمائے نسب اور سیرت سے مذکور ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر، جب ولید اور عمارہ کی بہن ام کلثوم ہدنہ کو ہجرت کر چلی تھی تو یہ دونوں بھائی اپنی ہمشیرہ کو واپس لانے کے لئے اس کے تعاقب میں گئے تھے۔ اگر فتح مکہ کے موقعہ پر جناب ولید بچے تھے تو معاہدہ حدیبیہ کے موقعہ پر انہیں ایسے اہم کام پر کیسے بھیجا جا سکتا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت عثمان کے عہد خلافت میں جب سعد بن ابی وقاص کو ولایت کوفہ سے معزول کیا گیا تو ولید بن عقبہ کو ان کی جگہ مقرر کیا گیا جب وہ سعد بن ابی وقاص کے پاس پہنچے تو کہنے لگے میں سمجھ نہیں سکا کہ ہمارے بعد تم بہت عقل مند ہو گئے ہو یا ہم تمہارے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمق ہو گئے ہیں انہوں نے جواب میں کہا ابو اسحاق! پریشان مت ہو یہ ملک ہے صبح کو اسے ایک آدمی کھاتا ہے اور شام کو دوسرا سعد کہنے لگے میرا خیال ہے کہ تم اسے جلد ہی سلطنت بنا دو گے۔

ولید قریش میں کریم النفس ظریف الطبع حلیم، بہادر اور ادیب تھے اور پسندیدہ شعراء میں شمار ہوتے تھے۔ اصمعی، ابوعبیدہ اور کلبی وغیرہ کی رائے ہے کہ ولید کو شراب کی لت تھی اور وہ اچھے شاعر تھے چنانچہ عمر بن شبہ نے ہارون بن معروف سے، انہوں نے ضمرہ بن ربیعہ سے انہوں نے ابن شوذب سے روایت کی کہ ولید نے اہل کوفہ کو صبح کی نماز چار رکعت پڑھائی اور کہنے لگے کیا اس پر اضافہ کروں۔ عبداللہ بن مسعود کہنے لگے تم ہمارے ساتھ آج تک یہی سلوک کرتے رہے ہو۔

ابو عمر کہتے ہیں بحالت نشہ نماز پڑھانا اور پھر پوچھنا کہ کیا میں اس پر اضافہ کروں ایسی خبر ہے کہ تمام ثقہ لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ جب ان کے خلاف حضرت عثمان کے سامنے شہادت گزاری گئی تو خلیفہ نے حکم دیا کہ انہیں چالیس درے مارے جائیں۔ حد جاری کی گئی انہیں معزول کر دیا گیا اور سعید بن عاص کو والی مقرر کر دیا گیا۔

ابوالقاسم یعیش بن علی الفقیہ نے ابو محمد یحییٰ بن محلی بن محمد بن طراح سے، انہوں نے شریف ابوالحسین محمد بن علی بن مہتدی سے انہوں نے علی بن عمر دار قطنی سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بغوی سے، انہوں نے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب سے، انہوں نے عبدالعزیز بن مختار سے، انہوں نے عبداللہ بن فیروز الداناج سے، انہوں نے حصین بن منذر الرقاشی سے روایت کی کہ وہ حضرت عثمان کے پاس موجود تھے کہ ولید کو لایا گیا اور ان پر نشہ چھایا ہوا تھا اور ایک اور آدمی نے گواہی دی۔ ایک نے کہا کہ میرے سامنے ولید نے شراب پی دوسرے نے کہا کہ میں نے انہیں قے کرتے دیکھا۔ خلیفہ نے کہا قے جب ہی ہوئی کہ پہلے اس نے شراب پی تھی۔ اس پر خلیفہ نے حضرت علیؓ کو اجرائے حد کا حکم دیا۔ حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کو فرمایا کہ وہ ولید کو درّے لگائیں۔ حضرت حسنؓ نے عرض کیا۔ اس کے شر کو اس شخص کے حوالے کیجئے جو اس کی خیر کا کفیل رہا ہو۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے حد لگائی۔

امام طبری کی رائے کے مطابق' یہ اہل کوفہ کی شرارت اور سازش کا نتیجہ تھا۔ خلیفہ نے اس موقعہ پر ولید کو مخاطب ہو کر کہا۔ اے میرے بھائی! تم صبر کرو خدا تمہیں اس کا اجر دے گا اور ان سازشیوں کو غرق کرے گا۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ محدثین کی رائے میں صحیح واقعہ یہ ہے کہ ولید نے شراب پی، قے کی اور نماز صبح میں چار رکعتیں ادا کیں۔

جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو ولید نے علیحدگی اختیار کر لی۔ ایک روایت میں ہے کہ جنگ صفین میں امیر معاویہ کے لشکر میں شامل تھے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جنگ میں تو شریک نہ ہوئے لیکن خط و کتابت اور اشعار کے ذریعے امیر معاویہ کو اکساتے رہتے۔ ابن اثیر نے الکامل فی التاریخ میں اس پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

بعد میں ولید نے رقہ میں سکونت اختیار کر لی تھی، وہیں وفات پائی اور یہ مقام بلیح میں دفن ہوئے۔

۵۴۶۹۔ حضرت ولیدؓ بن عمارہ

حضرت ولیدؓ بن عمارہ بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی، مخزومی۔ خالد بن ولید کے بھتیجے تھے۔ یہ اپنے بھائی عبیدہ بن عمارہ کے ساتھ خالد بن ولید کی کمان میں واقعہ بطاح میں جو گیارہ ہجری میں بہ سلسلہ ارتداد پیش آیا تھا مارے گئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان کا والد عمارہ وہ شخص ہیں جو عمرو بن عاص کے ساتھ شاہ نجاشی کے دربار میں مسلمانوں کے خلاف شکایت لے کر گئے تھے۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۰۔حضرت ولیدؓ بن القاسم

حضرت ولیدؓ بن قاسم۔عمرو بن فائد نے معلیٰ بن زیاد سے،انہوں نے ولید بن قاسم سے روایت کی کہ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میسر ہوئی۔نیز حضورؐ سے انہوں نے روایت کی۔آپؐ نے فرمایا کہ بدترین وہ لوگ ہیں جو حرام اعمال کو شبہات پیدا کر کے اور شہوات کی آڑ میں حلال قرار دے لیں اسی طرح جو لوگ اپنے معاملات میں مبتلائے شبہات ہوں وہ اپنا بوجھ دوسروں پر لاد دیتے ہیں۔ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے اور نیز ان کی صحبت کا ذکر کیا ہے جو مخدوش ہے۔

۵۴۷۱۔حضرت ولیدؓ بن قیس

حضرت ولیدؓ بن قیس العامری۔ان سے وہب بن عقبہ نے روایت کی کہ انہیں برص ہو گیا تھا۔حضورؐ نے دعا فرمائی تو شفایاب ہو گئے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۲۔حضرت ولیدؓ بن ولید بن مغیرۃ

حضرت ولیدؓ بن ولید بن مغیرہ مخزومی۔جو خالد بن ولید کے بھائی تھے۔غزوۂ بدر میں لشکر کفار میں تھے انہیں عبداللہ بن جحش نے گرفتار کر لیا ایک اور روایت میں ہے کہ انہیں سلیک مازنی انصاری نے قید کیا تھا۔ان کے دونوں بھائی خالد اور ہشام ان کا زرفدیہ لے کر آئے۔ہشام ان کا سگا بھائی تھا اور خالد سوتیلا عبداللہ بن جحش نے چار ہزار درہم ان کا فدیہ طلب کیا لیکن خالد اتنی رقم کے لئے آمادہ نہ تھے ہشام نے کہا چونکہ وہ تمہارا سوتیلا بھائی ہے۔اس لئے تم متامل ہو۔بخدا اگر مجھے ایسی صورت سے واسطہ پڑتا تو میں ہرگز دریغ نہ کرتا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن جحش سے فرمایا کہ ولید کو رہا نہ کرنا۔جب تک وہ اپنے والد کا ''شکہ'' بطور فدیہ نہ پیش کرے اور شکہ ایک کھلی زرہ،تلوار اور خود پر مشتمل تھا۔ہشام رضامند ہو گیا مگر خالد راضی نہ ہوئے۔آخر کار شکہ کی قیمت سو دینار مقرر ہوئی جو ادا کر دی گئی اور عبداللہ بن جحش نے ولید کو آزاد کر دیا اور انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا لوگوں نے کہا تم نے ادائے فدیہ سے پہلے کیوں اسلام قبول نہیں کیا انہوں نے کہا اگر میں ایسا کرتا تو لوگ کہتے کہ میں نے قید کے ڈر سے ایسا کیا ہے بعد از رہائی انہیں مکہ میں قید کر دیا گیا یہ ان مجبور لوگوں میں شامل تھے جن کی رہائی کے لئے حضور اکرمؐ دعا فرمایا کرتے تھے۔آخر کار وہاں سے بھاگ نکلے اور مدینے میں پہنچ گئے چنانچہ قضا شدہ عمرہ میں موجود تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ جب ولید اہل مکہ کی قید سے نکل بھاگے تو وہ پیدل تھے۔اہل مکہ نے انہیں تلاش کیا لیکن وہ نہ ملے متواتر چلنے سے ان کے پاؤں کی انگلیاں جھڑ گئیں اور وہ مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر ابو عتبہ کے کنوئیں کے قریب پہنچ کر فوت ہو گئے۔

مصعب لکھتے ہیں کہ صحیح روایت یہ ہے کہ وہ عمرہ قضیہ میں موجود تھے۔جب حضور اکرم انہیں اپنے صحابہ کے ساتھ عمرہ کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے تو خالد بن ولید مکہ چھوڑ کر چلے گئے تھے کہ انہیں مکے میں مسلمانوں کا داخلہ ایک نظر نہیں بھاتا تھا۔ حضورؐ نے جناب ولید سے فرمایا اگر خالد بن ولید مجھ سے ملنے آتا تو میں اس سے حسن سلوک سے پیش آتا اور خالد ایسے آدمی کے دل میں اسلام اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہے گا۔ ولید نے خالد کو بذریعہ خط حضورؐ کے ان جذبات سے آگاہ کر دیا۔ چنانچہ اسلام نے اپنا اثر دکھایا اور وہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے۔

جب ولید فوت ہوئے تو ام سلمہ نے جوان کی عمزاد تھی۔ ان کی یاد میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

يا عين فابكي للوليد بن الوليد بن المغيره

اے آنکھ تو ولید بن ولید بن مغیرہ کی یاد میں رو۔

قد كان غيثا في السنين ورحمة فينا وميره

وہ ایام قحط میں برستا بادل تھا ہمارے لئے باعث رحمت تھا اور سردار تھا۔

ضخم الدسيعة ماجدًا يسمو الى طلب الوتيره

وہ کثیر العطاء اور معزز آدمی تھا اور انتقام لینے کے لئے آگے بڑھتا تھا۔

مثل الوليد بن الوليد ابى الوليد كفى العشيره

ولید بن ولید، ابوالولید جیسا آدمی خاندان بھر کے لئے بس کافی ہے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ولید بن ولید سے روایت کی انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں اکثر خواب میں ڈر جاتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم بستر پر سونے کے لئے لیٹو' تو ذیل کی دعا پڑھ لیا کرو۔ اگر شیاطین وہاں موجود بھی ہوئے تو تجھے دکھ نہیں دے سکیں گے اور شرارت کے لئے تیرے قریب نہیں آسکیں گے۔

بسم الله الرحمن اعوذ بكلمات الله من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين

اس سے ان کی تکلیف رفع ہوگئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۳۔ حضرت وہبؓ بن اسود

حضرت وہبؓ بن اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ قرشی زہری' حضور اکرمؐ کے ماموں کے بیٹے تھے، جناب وہب اور حضور اکرم کی والدہ ماجدہ کا نسب وہب بن عبد مناف میں جمع ہو جاتا ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہے لیکن حضورؐ سے ان کی صحبت ثابت نہیں بروایتے ان کا نام اسود بن وہب مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۴۔ حضرت وہبؓ بن امیۃ

حضرت وہبؓ بن امیہ بن ابی الصلت بن ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن غیرۃ الثقفی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں وہب بن ابی خویلد کی میراث سے حصہ عطا کیا تھا۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ یہ ابن الکلبی کا قول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۷۵۔ حضرت وہبؓ الجیشانی

حضرت وہبؓ الجیشانی۔ بقول جعفر مستغفری یحیٰی بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس چیز کی کثیر مقدار سے نشہ پیدا ہو۔ اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ان سے عمرو بن شعیب نے روایت کی۔ ان کا صحیح نام ابو وہب جیشانی ہے۔ وہب جیشانی غلط ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۶۔ حضرت وہبؓ بن حذیفہ

حضرت وہبؓ بن حذیفہ غفاری۔ ایک روایت میں مزنی حجازی بھی آیا ہے۔ مدینے میں سکونت تھی۔ واسع بن حبان نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے، انہوں نے قتیبہ سے، انہوں نے خالد بن عبداللہ واسطی سے، انہوں نے عمرو بن یحیٰی بن حبان سے، انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے وہب بن حذیفہ غفاری سے روایت کی۔ حضور اکرمؐ فرمایا ہر آدمی کو اپنی نشست پر حق حاصل ہے مثلاً ایک آدمی ایک نشست پر بیٹھا ہوا ہے اگر کسی غرض کے لئے اٹھے اور پھر واپس آ جائے تو وہ نشست اس کے لئے خالی کر دینا چاہئے۔ بقول ابن ابی عاصم وہب ثقفی تھے۔ واللہ اعلم۔

تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۷۔ حضرت وہبؓ بن حمزہ

حضرت وہبؓ بن حمزہ۔ اہل کوفہ میں سے ہیں۔ ان کی حدیث یوسف بن صہیب نے رکین سے، انہوں نے وہب بن حمزہ سے سنی کہ وہ ایک موقعہ پر مدینے سے مکے تک حضرت علیؓ کے رفیق سفر تھے۔ اس دوران میں انہوں نے حضرت علیؓ سے بعض ایسے افعال دیکھے جنہیں انہوں نے ناپسند کیا اور حضرت علیؓ سے کہہ دیا کہ وہ حضورؐ سے ان کی شکایت کریں گے واپسی پر انہوں نے حضورؐ سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا ایسا مت کہو وہ میرے بعد تم میں بہترین آدمی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۸۔ حضرت وہبؓ بن خنبش

حضرت وہبؓ بن خنبش۔ ایک روایت میں ہرم آیا ہے۔ اس غلطی کا ارتکاب داؤد الاودی نے بربنائے روایت شعبی کیا۔ یہ ترمذی، ابن ماکولا اور ابوعمر کا قول ہے۔

یحیٰی بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے، انہوں نے محمد بن ابی عمر اور یعقوب بن حمید سے ان دونوں نے سفیان سے انہوں نے داؤد بن یزید الاودی سے انہوں نے شعبی سے، انہوں نے ہرم سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا رمضان میں عمرہ ادا کرنا حج کے برابر ہے۔

ابن ابی عاصم لکھتے ہیں کہ بیان اور جابر نے شعبی سے، انہوں نے وہب بن خنبش الطائی سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔

ابو یاسر نے باسنادہ [illegible] وکیع [illegible] انہوں نے سفیان سے، انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان اور جابر سے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے وہب بن خنبش سے سنا آپؐ نے فرمایا رمضان میں عمرہ ادا کرنا حج کے برابر ہے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۷۹۔ حضرت وہبؓ بن خویلد

حضرت وہبؓ بن خویلد بن ظویلم بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ ان کی وفات پر ان کی میراث کے بارے میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا۔ آپؐ نے وہب بن امیہ بن ابی الصلت کے حوالے کر دی یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۵۴۸۰۔ حضرت وہبؓ بن زمعۃ

حضرت وہبؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب القرشی الاسدی۔ فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہوئے وہ عبداللہ بن زمعہ کے بھائی تھے زمعہ کا والد اسود ان لوگوں میں تھا جو حضور اکرمؐ کا مذاق اڑاتے تھے۔ زمعہ قریش کا بڑا سخی تھا اور اس کا لقب زادالراکب تھا۔ یہ غزوۂ بدر میں بحالت کفر مارا گیا۔

وہب وہ شخص ہے جس نے حضور اکرم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ زوجہ ابوالعاص کو جنہیں ان کے شوہر بہ تعمیل ارشاد حضور اکرمؐ مدینہ روانہ کر رہے تھے تلوار سے زخمی کر کے اونٹنی سے گرا دیا تھا اور ان کا حمل ساقط ہو گیا تھا۔ بعد میں وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ناشائستہ حرکت ان کے چچا ہبار سے سرزد ہوئی تھی۔

ام المومنین ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ روز قربانی کی شام کو ایام حج میں رسول اکرمؐ اور ابوامیہ کے قبیلے کا ایک شخص میرے پاس آئے اور دونوں نے قمیص پہن رکھی تھی۔ حضورؐ نے وہب بن زمعہ سے دریافت فرمایا اے ابوعبداللہ! کیا تم نے طواف کر لیا ہے انہوں نے جواب دیا نہیں یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا قمیص اتار دو انہوں نے وجہ دریافت کی، تو حضورؐ نے فرمایا۔ آج کی رخصت کی شرط یہ ہے کہ رمی جمرہ کے بعد اگر تم نے قربانی کا جانور ذبح کر دیا اور کعبے کا طواف کر لیا تو تمہارا احرام ختم ہو گیا اور تمام وہ اشیاء جو حرام تھیں حلال ہو گئیں سوائے عورت کے لیکن طواف کعبہ نہیں کیا تو احرام باقی رہے گا۔ جب تک کہ تم طواف نہ کر لو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۱۔ حضرت وہبؓ بن ابی سرح

حضرت وہبؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قرشی فہری بقول موسیٰ بن عقبہ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی عمرو کے ساتھ شریک تھے۔ ہم ان کا ذکر ان کے بھائی عمرو کے بیان میں کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۲۔ حضرت وہبؓ بن سعد

حضرت وہبؓ بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ ان کے بھائی کا نام عبداللہ تھا، احد خندق، حدیبیہ اور خیبر کے غزوات میں شریک تھے۔ ان کی شہادت غزوۂ موتہ میں واقع ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ وہب بن سعد جعفر طیار کے ساتھ موتہ کی جنگ میں شریک تھے اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور سوید بن عمرو کے درمیان مواخات قائم کی تھی۔ دونوں ہی اس جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۳۔ حضرت وہبؓ بن السماح

حضرت وہبؓ بن السماح العوفی۔ ابن عباس کی حدیث میں، اعلام النبوۃ میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۴۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن محصن

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن محصن بن حرثان۔ ہم ان کا نسب عکاشہ بن محصن اسدی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں وہ ان کے چچا تھے۔ ان کی کنیت ابوسنان تھی۔ کہتے ہیں یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت رضوان کی۔ شعبی نے بنواسد کے ایک آدمی سے کہا کہ جس شخص نے سب سے پہلے درخت کے نیچے بیعت کی وہ تمہارے قبیلے کا آدمی تھا۔ وہ آدمی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میں آپ سے بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کس بات پر؟ اس نے عرض کیا۔ جو بات آپ کے دل میں ہے۔ آپؐ نے پوچھا میرے دل میں کیا ہے؟ اس نے کہا فتح یا شہادت۔ اس پر ابوسنان نے بیعت کی۔ اس کے بعد جو بھی آتا وہ یہی کہتا کہ میں بھی ابوسنان کی بیعت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ ابن مندہ اور ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۵۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن قارب

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن قارب الثقفی حجازی۔ انہوں نے اپنے والد کی معیت میں حج کیا اور حضور کی زیارت کی۔ ان سے ابراہیم بن میسرہ نے روایت کی کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اے اللہ! تو ان لوگوں پر رحم فرما جنہوں نے اپنے سر منڈوا دیئے۔ ایک شخص نے گزارش کی یارسول اللہؐ! ان لوگوں کو بھی اپنی دعا میں شامل فرمالیجئے۔ جنہوں نے اپنے بال کٹوائے ہیں چنانچہ تیسری آواز پر آپؐ نے انہیں بھی شامل فرمالیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۶۔ حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن مسلم

حضرت وہبؓ بن عبداللہ بن مسلم بن جنادہ بن جندب بن حبیب سواۃ بن عامر بن صعصعۃ العامری السوائی ایک روایت میں وہب بن جابر ابوجحیفہ مذکور ہے۔ ان کے نسب کے بارے میں اور روایات بھی ہیں جو کنیتوں کے عنوان کے تحت بیان ہوں گی۔ ان کی کنیت نام سے زیادہ مشہور ہے۔ وہ کوفی تھے۔ جب حضور اکرمؐ فوت ہوئے تو وہ ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے تھے۔ وہ حضرت علیؓ کے قابل اعتماد کارگزاروں میں شامل تھے اور ان کے منبر کے پاس کھڑے ہوتے تھے۔ حضرت علیؓ انہیں وہب الخیر کے نام سے پکارتے تھے۔ نیز حضرت علیؓ نے انہیں خمس میں اپنے حصے کا نگراں مقرر کیا تھا۔

جناب وہب سے ان کے بیٹے عون اور ابواسحاق سبیعی، اسماعیل بن ابی خالد اور علی بن ارقم نے ابوموسیٰ اصفہانی سے کتابۃً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ابوالقاسم غانم بن ابونصر محمد بن عبید اللہ البرجی سے جنہیں میرے والد نے پڑھ کر سنایا اور میں وہاں موجود تھا، انہوں نے ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن حسن التاجر سے جس کی مجھے اجازت دی گئی، انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن احمد بن فارس سے، انہوں نے محمد بن محمد بن صخر سے، انہوں نے خلاد بن یحییٰ سے (ح) عبداللہ کہتے ہیں، ہم نے ابوعبداللہ محمد بن عمر بن یزید البہزی سے (جورستہ کے بھائی تھے) انہوں نے بکیر بن بکار سے، انہوں نے مسعر بن کدام سے، انہوں نے علی بن اقمر سے، انہوں نے ابوجحیفہ سے سنا، حضور اکرمؐ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے، انہوں نے منصور بن عبدالرحمٰن الاشل سے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے ابوجحیفہ سے، جنہیں حضرت علیؓ وہب الخیر کہتے ہیں، سنا کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس امت میں حضور اکرمؐ کے بعد افضل کون ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور بتائیے۔ دل میں خیال آیا کہ خود امیر المومنین سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا حضور اکرمؐ کے بعد اول ابوبکرؓ اور دوم عمرؓ ہیں اور تیسرے درجے پر ایک اور صاحب ہیں جن کا نام امیر المؤمنین نے نہیں لیا۔

عبداللہ نے منصور بن ابومزاحم سے، انہوں نے خالد الزیات سے، انہوں نے عون بن ابوجحیفہ سے روایت کی کہ میرے والد امیر المؤمنین کے محکمہ پولیس میں تھے اور وہ بشر بن مروان کے عہد امارت تک زندہ رہے۔ کوفے میں رہے اور اس وقت ان کے بھائی عبدالملک بن مروان کی امارت تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۷۔ حضرت وہبؓ (والد عثمان)

حضرت وہبؓ۔ والد عثمان بن وہب۔ بقول جعفر ان کی صحبت کا احتمال ہے۔ ان کے بیٹے عثمان سے مروی ہے کہ ایک دن بعد از نماز صبح حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کیا فلاں قبیلے کا کوئی آدمی موجود ہے کوئی نہ اٹھا تو آپ نے پھر دریافت فرمایا اس پر ایک آدمی اٹھا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا تم پہلی دفعہ کیوں نہیں اٹھے تھے۔ اس نے جواب دیا مجھے خطرہ پیدا ہوگیا تھا مبادا ہمارے بارے میں کوئی تنبیہ نازل ہوئی ہو۔ آپ نے فرمایا معاملہ یہ ہے کہ کل جو آدمی تمہارے قبیلے کا فوت ہوا تھا چونکہ وہ مقروض تھا اس لئے اُسے روک لیا گیا ہے۔ اگر ہوسکے تو اپنے عزیز کو چھڑانے کی کوشش کرو۔ پس انہوں نے ایسا کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۸۸۔ حضرت وہبؓ بن عمرو الاسدی

حضرت وہبؓ بن عمرو الاسدی الغنمی ان کا تعلق بنو غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا اور مہاجرین اولین سے تھے۔

ابن مندہ نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ کچھ عرصے کے بعد مہاجرین بہ کثرت آنے لگے۔ بنو غنم بن دودان جو اسلام قبول کر چکے تھے، ان کے مرد اور عورتیں حضور اکرمؐ کے ساتھ ہجرت پر ٹوٹ پڑیں۔ ان میں وہب بن عمرو بھی تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا نام غلط لکھا ہے۔ صحیح ثقف بن عمرو ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مغازی ابن اسحاق میں یونس کے اسناد کے علاوہ اور کہیں وہب بن عمرو کا نام میری نظر سے نہیں گزرا۔ ابونعیم کی رائے درست معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۸۹۔ حضرت وہبؓ بن عمیر

حضرت وہبؓ بن عمیر القرشی الجمحی۔ ہم ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں ان کے والد کو صفوان بن امیہ بن خلف نے حضور اکرمؐ کو قتل کرنے کے لئے مدینے روانہ کیا تھا اور وہ مسلمان ہو گئے تھے اور وہب غزوۂ بدر میں کفار کے لشکر میں شامل تھے۔ ہم ان کا واقعہ ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

فتح مکہ کے دن حضور اکرمؐ نے وہب کو صفوان کے پاس بھیجا کہ اسے امن کی بشارت دیں اور نیز قبول اسلام کی دعوت دیں۔ حالانکہ صفوان ڈر کے مارے بھاگ گیا تھا۔ ہم یہ واقعہ صفوان کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہب نے شام میں مجاہد کی حیثیت سے وفات پائی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۰۔ حضرت وہبؓ بن قابوس

حضرت وہبؓ بن قابوس مزنی۔ یہ اپنے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس کے ساتھ مزینہ سے اپنی بکریوں کے ساتھ مدینے آئے مگر شہر کو خالی پایا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر کفار سے لڑنے کے لئے احد کو گیا ہوا ہے۔ یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور جہاد میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے۔ دونوں خوب جان توڑ کر لڑے اور شہید ہو گئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۱۔ حضرت وہبؓ بن قیس

حضرت وہبؓ بن قیس بن ابان الثقفی۔ سفیان کے بھائی تھے۔ ان کی حدیث کو امیمہ دختر رقیقہ نے اپنی والدہ کی سند سے یوں بیان کیا کہ جب طائف کو فتح کرنے کے لئے حضور اکرمؐ تشریف لائے تو ان کے گھر بھی تشریف لے گئے اور رقیقہ نے حضورؐ کو ستو پلائے۔ آپؐ نے فرمایا اے رقیقہ اہل طائف کے بت کی کبھی عبادت نہ کرنا اور نہ اس کے سامنے جھکنا۔ اس نے جواب دیا۔ اگر میں ایسا کروں تو مجھے قتل کر دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا اگر وہ پوچھیں کہ تیرا رب کون ہے تو کہنا جو اس بت کا رب ہے، وہی میرا رب ہے۔ اس کے بعد حضورؐ نے طائف کا محاصرہ اٹھالیا اور واپس ہو گئے۔

امیمہ کہتی ہیں کہ جب بنو ثقیف نے اسلام قبول کر لیا تو ان کے بھائیوں سفیان اور وہب نے اپنی ہمشیرہ کو بتایا کہ جب ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ہم سے ہماری والدہ کے بارے میں دریافت فرمایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس حالت میں آپ اسے چھوڑ آئے تھے اسی حالت میں مری ہے۔ فرمایا اگر صورت حال یہ ہے تو وہ اسلام لا کر مری۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۲۔ حضرت وہبؓ بن کلدہ

حضرت وہبؓ بن کلدہ از بنو عبداللہ بن غطفان جو اوس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے جعفر المستغفری نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عبداللہ بن غطفان کا نام عبدالعزیٰ تھا جب وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت کیا کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا عبدالعزیٰ سے فرمایا آج سے تم بنو عبداللہ ہو۔ چنانچہ یہ نام پکا ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴۹۳۔ حضرت وہبؓ بن معقل

حضرت وہبؓ بن معقل الغفاری۔ مصر میں سکونت پذیر ہو گئے۔ بقول ابوسعید بن یونس ان سے ابوقتیل المغافری نے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۴۔ حضرت وہبانؓ بن صیفی

حضرت وہبانؓ بن صیفی الغفاری۔ ایک روایت میں اہبان مذکور ہے۔ باب ہمزہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ وہبان حرام کی اولاد سے تھے۔ بصرے میں مقیم ہو گئے تھے۔ جہاں ان کا ایک مکان بھی تھا۔ حضور اکرمؐ سے انہیں سماع حدیث کی سعادت حاصل ہوئی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم جو محمد بن عیسیٰ تک پہنچتا ہے' علی بن حجر سے، انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن عبید سے، انہوں نے عدیسہ دختر اہبان بن صیفی غفاری سے روایت کی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہمارے گھر آئے اور میرے والد کو اپنے حامیوں میں شامل ہونے کی دعوت دی میرے باپ نے جواب دیا کہ میرے دوست اور آپ کے ابن عم نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ جب مسلمانوں میں اختلاف اٹھ کھڑے ہوں تو میں لاٹھی کو اپنی تلوار بنالوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کر لیا ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس تلوار سے جو لکڑی کی ہے۔ آپ کا ساتھ دینے کو آمادہ ہوں۔ اس پر حضرت علیؓ نے انہیں چھوڑ دیا۔

ان کی لڑکی عدیسہ سے منقول ہے کہ جب میرے والد فوت ہوئے تو ہم نے انہیں کفن دینے کے لئے دو کپڑوں کا انتظام کیا۔ پھر انہیں قمیص پہنادی اور اس طرح تین کپڑوں میں ان کی تدفین عمل میں آئی دوسری صبح کو وہ قمیص لکڑی کے ایک کھمبے پر رکھی دیکھی گئی۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ بصرے کے قابل اعتماد لوگوں نے اس خبر کی تصدیق کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

باب الیاء والالف

۵۴۹۵۔ حضرت یاسرؓ بن سوید

حضرت یاسرؓ بن سوید الجہنی۔ یہ مسرع کے والد تھے۔ ان سے ان کی اولاد نے روایت کی عبداللہ بن داؤد بن دلہاث بن اسماعیل بن عبداللہ بن مسرع بن یاسر بن سوید الجہنی نے جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے بیان کیا کہ میرے والد نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مسرع بن یاسر سے روایت کی کہ جناب یاسر نے انہیں بتایا کہ حضور اکرمؐ نے انہیں سواروں یا پیدل سپاہ کے ایک جماعت کے ساتھ ایک فوجی مہم پر روانہ فرمایا اور میری بیوی حاملہ تھی اس دوران میں ان کی بیوی نے ایک لڑکا جنا۔ جسے وہ اٹھا کر حضور کے پاس لے گئی اور گزارش کی یارسول اللہ! اس کا والد کسی فوجی مہم پر گیا ہوا ہے اور اس اثناء میں یہ بچہ پیدا ہوا ہے اس لئے اس کا نام تجویز فرما دیجئے۔ حضور اکرمؐ نے بچے کو اٹھا لیا اور اپنا مبارک ہاتھ اس پر پھیرا اور دعا فرمائی "اے اللہ تو ان لوگوں میں مردوں کی تعداد کو بڑھا اور عورتوں کی تعداد کو کم کر' انہیں محتاج نہ کر اور ان میں کوئی مفلس نہ ہو"۔ اس کے بعد بچے کا نام مسرع تجویز فرمایا کیونکہ اسلام میں شمولیت کے لئے اس نے جلدی کی تھی۔ پس وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسرع بن یاسر ہو گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۶۔ حضرت یاسرؓ بن عامر

حضرت یاسرؓ بن عامر العنسی۔ عمار ان کے بیٹے تھے۔ یمن سے آئے تھے ان کا نسب ہم عمار کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ بنو مخزوم کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابو عمار تھی۔ اور وہ یمن سے آئے تھے اور ابوحذیفہ بن مغیرہ مخزومی کے حلیف بنے۔ ابوحذیفہ بن مغیرہ نے اپنی کنیز سمیہ کو ان سے بیاہ دیا تھا، جب عمار پیدا ہوئے تو ابوحذیفہ نے سمیہ کو آزاد کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ابوحذیفہ فوت ہو گیا۔ جب ظہور اسلام ہوا تو یاسر کا سارا خاندان مسلمان ہو گیا۔ جس کی وجہ سے انہیں سخت مصائب سے پالا پڑا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ انہیں خاندان یاسر کے کئی مردوں نے بتایا کہ ام عمار سمیہ کو بنی مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم نے قبول اسلام کی وجہ سے بڑے بڑے دکھ دیئے تا آنکہ انہوں نے اس خاتون کو قتل کر دیا۔ جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اس خاندان کے پاس سے ہوتا اور انہیں مکہ کی گرمی میں سنگریزوں اور کنکروں پر لٹا کر عذاب دیا جا رہا ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ اے آل یاسر! صبر کرو کہ تم سے جنت کا وعدہ ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۷۔ حضرت یامینؓ بن یامین

حضرت یامینؓ بن یامین۔ بقول ابن مندہ و ابونعیم یہ اہل کتاب سے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے۔ ابوعمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ یامین بن عمیر بن کعب بن عمرو بن حجاش۔ ان کا تعلق بنو نضیر سے تھا انہوں نے اسلام قبول کیا، اپنے مال کی حفاظت کی اور اسلام کی خدمت کی۔ ان کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا تھا۔

ابوموسیٰ نے انہیں یامین بن عمیر نضیری لکھا ہے یہ عمرو بن حجاش کے عمزاد تھے۔ ابوصالح نے عبداللہ بن عباس سے اس آیت "یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ" الی آخرہ کے بارے میں روایت کی ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن سلام اسد اور اسید پسران کعب، ثعلبہ بن قیس، سلام پسر ہمشیرہ عبداللہ بن سلام، سلمہ پسر برادر عبداللہ بن سلام اور یامین بن یامین کے بارے میں نازل ہوئی جو اہل کتاب سے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔

یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم صرف آپ پر حضرت موسیٰ، توریت اور عزیرؑ پر ایمان لاتے ہیں اور باقی کسی پر نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تم مجھ پر، قرآن پر، اور تمام آسمانی کتابوں اور انبیاء پر ایمان لاؤ، انہوں نے جواب دیا ہم ایسا ہی کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

یامین وہ آدمی ہیں جنہوں نے عبداللہ بن مغفل اور ابولیلی کو غزوۂ تبوک کے موقعہ پر اس وقت سواری کے لئے اونٹ دیا تھا۔ جب یہ لوگ لشکر اسلام میں شامل نہ ہو سکنے پر رو رہے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا اور ابن مندہ پر جنہوں نے یامین کے والد کا نام یامین لکھا ہے استدراک کرتے ہوئے ان کے والد کا نام عمیر لکھا ہے اور بلاشبہ ان کے والد کے نام کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الیاء والثاء والحاء

۵۴۹۸۔ حضرت یثربیؓ بن عوف

حضرت یثربیؓ بن عوف ابورمثہ التیمی تیم الرباب۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض عمارہ، بعض رفاعہ اور بعض یثربی کہتے ہیں۔ ہم کنیتوں میں بھی ان کا ذکر کریں گے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۴۹۹۔ حضرت یحنسؓ النبال

حضرت یحنسؓ النبال۔ یسار بن مالک ثقفی کے غلام تھے۔ وہ شخص جو حضورؐ کے پاس آیا جب آپؐ نے طائف کا محاصرہ کیا۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے فرمایا کہ اس شخص کا نام یحنس نبال تھا اور بنوثقیف کی آل یسار سے تھا۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا تو یہ اپنے آقا کو چھوڑ کر حضورؐ کے پاس آ گئے تھے۔ جب ان کے آقا بھی مسلمان ہو گئے تو حضورؐ نے انہیں ان کے آقا کے سپرد کر دیا اور ان کی ولایت بھی یسار بن مالک کے حوالے کر دی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۰۔ حضرت یحنسؓ بن وبرۃ

حضرت یحنسؓ بن وبرہ ازدی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں بطور سفیر، فیروز دیلمی، قیس بن المکشوح اور اہل یمن کے پاس بھیجا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور جعفر المستغفری سے ابن اسحاق کی روایت بیان کی ہے۔

۵۵۰۱۔ حضرت یحییٰؓ بن اسعد زرارۃ

حضرت یحییٰؓ بن اسعد بن زرارہ انصاری۔ ایک روایت میں یحییٰ بن ازہر بن زرارہ مذکور ہے۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابن ابی عاصم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان کے سوا باقی لوگ انہیں تابعی شمار کرتے ہیں۔

یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے، انہوں نے ابن ابی شیبہ سے انہوں نے غندر سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ سے، انہوں نے اپنے چچا یحییٰ سے (میں نے آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو اس کی طرح لوگوں سے حدیث بیان کرتا ہو) روایت کی کہ اسعد بن زرارہ (جو محمد کے نانا تھے) کے گلے میں سخت درد شروع ہو گیا آپؐ نے فرمایا مجھے ابوامامہ کی شکایت سننا پڑے گی۔ آپؐ نے داغ دیا اور وہ فوت ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا مردے کے بارے میں یہود کا رویہ کتنا غلط ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے ساتھی کو کیوں نہیں بچایا۔ حالانکہ میرے اختیار میں نہ تو اپنے بارے میں کوئی شے ہے اور نہ اس کے بارے میں۔

اسی اسناد کے رو سے حضور اکرمؐ نے فرمایا جو آدمی جمعے کی اذان سنے اور مسجد کو نہ جائے' دوبارہ سنے اور نہ جائے تو اللہ ایسے آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو اسعد بن زرارہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری نے اس اسناد کو یوں بیان کیا ہے۔ یحیٰی بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ بعض راوی اسعد بن زرارہ کہتے ہیں اور یہ غلط ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جو آدمی یحیٰی کو اسعد بن زرارہ کی اولاد سے شمار کرتا ہے۔ اسے لازماً اسعد کو صحابی تسلیم کرنا پڑے گا کیونکہ اسعد نے ان دنوں وفات پائی جب مسجد نبوی کی تعمیر شروع تھی اور اگر وہ ابن سعد ہوں جب بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ لکھ کر غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ ابوعمر لکھتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ شاید وہ دولت اسلام سے محروم رہا۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسے صحبت نصیب ہونا چاہئے تھی۔

۵۵۰۲۔ حضرت یحیٰیؓ بن اسید

حضرت یحیٰیؓ بن اسید بن حضیر الانصاری۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ایسی تھی کہ بات کو یاد رکھ سکتے تھے۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ان کے والد کی کنیت ابویحیٰی تھی اور ان کا ذکر اس حدیث میں موجود ہے جس میں ان کے والد کی قرأت کے وقت سکون خاطر یا فرشتوں کے نزول کا ذکر ہے۔

۵۵۰۳۔ حضرت یحیٰیؓ بن حکیم

حضرت یحیٰیؓ بن حکیم بن حزام القرشی اسدی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد اور ان کے بھائی ہشام کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کے والد اور ان کے بھائی ہشام عبداللہ اور خالد اور یہ خود فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ابوعمر نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۴۔ حضرت یحیٰیؓ بن حنظلیہ

حضرت یحیٰیؓ بن حنظلیہ۔ یہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے بیعت رضوان کی اور یہ بانجھ تھے۔ یزید بن ابومریم الانصاری نے اپنے والد سے، انہوں نے یحیٰی بن حنظلیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضورؐ سے بیعت رضوان کی تھی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ مجھے ایک بیٹا عطا فرماتا تو میں اسلام کی تعلیم کے مطابق اس کی تربیت کرتا جو میرے لئے دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوتا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۵۔ حضرت یحیٰیؓ بن خلاد

حضرت یحیٰیؓ بن خلاد بن رافع الانصاری۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابوعمر کے مطابق وہ کندی تھے۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے اور بعد از ولادت حضورؐ کے پاس لائے گئے، آپؐ نے کھجور سے انہیں گھٹی دی اور فرمایا میں اس کا وہ نام تجویز کرتا ہوں جو حضرت یحیٰی کے بعد اور کسی نے نہیں رکھا۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے یحیٰی بن خلاد سے روایت کی کہ جب وہ پیدا ہوئے تو حضور اکرمؐ کی خدمت میں لائے گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے انہیں کندی لکھا ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ کئی کتابوں میں یہی لکھا دیکھا ہے اور کوئی روایت اس کی ناسخ نہیں دیکھی۔ ان کا سلسلہ نسب وہی ہے جو ان کے والد کے ترجمے میں لکھا جا چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن خلاد بن رافع بن مالک عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق االنصاری۔ الزرقی ۔ واللہ اعلم۔

۵۵۰۶۔ حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ بن سعید

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ بن سعید بن عاصی قرشی اموی۔ ابوداؤد لکھتے ہیں کہ فتیان بن جوہری نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید الانصاری سے، انہوں نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے یہ سنا کہ یحییٰ نے عبدالرحمان بن حکم کی لڑکی کو طلاق دے دی۔ لیکن عبدالرحمٰن نے اپنی لڑکی کو یحییٰ کے گھر سے اپنے پاس بلوالیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان بن حکم کو جو والی مدینہ تھا۔ کہلوا بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور لڑکی اس کے گھر بھیجوا۔ مروان نے جواب میں کہلوایا کہ مجھے عبدالرحمٰن نے مجبور کر دیا تھا ایک اور روایت میں ہے' مروان نے کہلا بھیجا کہ کیا فاطمہ دختر قیس کی طلاق کا واقعہ آپ کو یاد نہیں رہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تم فاطمہ دختر قیس کا ذکر نہ بھی کرتے جب بھی تمہارا کچھ نہ بگڑتا۔ مروان کہنے لگا ام المومنین اگر آپ کا مقصد گڑ بڑ پیدا کرنا ہے تو وہ گڑ بڑ کافی نہیں جوان دو آدمیوں میں پیدا ہوگئی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس حدیث کو اور اسناد سے بھی بیان کیا ہے۔

یہ یحییٰ، عمرو بن سعید جن کا عرف اشدق تھا اور جنہیں عبدالملک بن مروان نے قتل کرا دیا تھا کے بھائی تھے۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ کیونکہ ان کے والد سعید بن عاص کی ولادت پہلے سال ہجری میں ہوئی اور یحییٰ ان کے فرزند اکبر بھی نہیں۔ پھر یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ اسی طرح میرے لئے یہ بھی باعث حیرت ہے کہ ابوموسیٰ کو اس حدیث کے ہوتے ہوئے یہ اشتباہ کیسے پیدا ہوا حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جس سے یہ سمجھا جائے کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ واللہ اعلم

۵۵۰۷۔ حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ بن صیفی

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ بن صیفی۔ یحییٰ بن یونس نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی صحبت کا مجھے علم نہیں۔
زید بن حباب نے ابراہیم بن یزید سے، انہوں نے یحییٰ بن صیفی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا اسے آدمی کی سعادت گردانا چاہیے اگر اس کا بیٹا اس سے ملتا جلتا ہو۔ جعفر لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ یحییٰ بن صیفی کو حضور کی صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۰۸۔ حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمان انصاری۔ ہشام بن حسان نے محمد بن عبدالرحمان سے، انہوں نے یحییٰ عبدالرحمان انصاری سے سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے علی رضی اللہ عنہ کی زندگی اور اس کی موت کے بعد اس سے محبت کی اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ امن میں رکھے گا اور وہ ایماندار رہے گا اور جس شخص نے اس سے بغض رکھا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس بدعت کا اس سے محاسبہ کیا جائے گا۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۰۹۔ حضرت یحییٰؓ بن عمیر

حضرت یحییٰؓ بن عمیر بن حارث بن لبدۃ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام جعفر لکھتے ہیں کہ بقول محمد بن حبان ان کے والد بدری تھے اور انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۰۔ حضرت یحییٰؓ بن نفیر

حضرت یحییٰؓ بن نفیر ابوزہیر نمیری۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے ٹڈی کے بارے میں حدیث بیان کی۔ احمد بن عمیر بن جوصا نے ان کا نام یہی لکھا ہے۔ مگر محمد بن یحییٰ نے ابوبکر بن ابوالاسود سے ان کا نام یحییٰ بن شرجیل لکھا ہے۔ یہی قول ہے حسین القبابی کا۔ یحییٰ حمص کے باشندے تھے اور کنیتوں کے عنوان کے تحت ان کا ذکر پھر آئے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۱۔ حضرت یحییٰؓ بن ہانی

حضرت یحییٰؓ بن ہانی بن عروۃ المرادی۔ ہشام بن کلبی نے ابوکبران المرادی سے انہوں نے یحییٰ بن ہانی بن عروۃ المرادی سے روایت کی کہ فروہ بن مسیک ملوک کندہ کو چھوڑ کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ظہور اسلام سے پہلے بنو مراد اور بنو ہمدان میں ایک جنگ ہو چکی تھی جس میں ہمدانیوں کو بنو مراد کے ہاتھوں بڑا نقصان اٹھانا پڑا تھا اور اس جنگ کو یوم الردم کہتے تھے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا اے فروہ! جنگ ردم میں تمہاری قوم کو جو نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ کیا تمہیں بھی اس سے رنج پہنچا تھا اس نے کہا یارسول اللہؐ! ایسا کون ہے، جسے وہ نقصان اٹھانا پڑے جو میری قوم کو اٹھانا پڑا اور اسے دکھ نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا بہر حال اسلام قبول کرنے سے تیری قوم کو فائدہ ہی پہنچا ہے۔ چنانچہ مراد اور زبید کے علاقے حضور اکرمؐ نے ان کے حوالے کر دیئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۲۔ حضرت یحییٰؓ بن ہند

حضرت یحییٰؓ بن ہند بن حارثہ۔ حدیبیہ اور بیعت رضوان میں موجود تھے۔ جعفر نے حاتم بن حبان سے یہ قول نقل کیا ہے ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۳۔ حضرت یربوع ابوالجعدؓ

حضرت یربوع ابوالجعدؓ الجہنی۔ ان کے بیٹے جعد نے ان سے ایک حدیث منکر عبداللہ بن بلوی سے روایت کی کہ ہم بنو جہینہ کے چند آدمیوں کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ تشریف فرما تھے اور لوگ اردگرد جمع تھے۔ آپؐ نے بنو جہینہ کو خوش آمدید کہا اور فرمایا بنو جہینہ! دیکھنے کو سخت اور میدان جنگ میں آگے آگے چلنے والے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الیاء والزاء

۵۵۱۴۔ حضرت یزدادؓ الفارسی

حضرت یزدادؓ الفارسی۔ بجیر بن ریسان کے آزاد کردہ غلام تھے ان کا شمار اہل یمن میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عیسیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے روایت کی۔

ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے روح سے، انہوں نے زکریا بن اسحاق سے، انہوں نے عیسیٰ بن یزداد سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص پیشاب کرے وہ اپنے آلہ تناسل کو تین بار جھٹکا دے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ بعض لوگ ان کی صحبت کے قائل ہیں لیکن اکثر محدثین انہیں نہیں جانتے اور بعض ان کی حدیث کو مرسل قرار دیتے ہیں اور ان کا مدار زمعہ بن صالح پر ہے۔ امام بخاری لکھتے ہیں کہ ان کی حدیث ثابت نہیں۔ یحییٰ بن معین لکھتے ہیں کہ عیسی اور ان کے والد مجہول الحال ہیں اور یہ ان کی طرف سے محض تکلف ہے، واللہ اعلم

۵۵۱۵۔ حضرت یزیدؓ بن اخنس

حضرت یزیدؓ بن اخنس بن حبیب بن جرہ بن زعب بن مالک بن خفاف بن امرؤ القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور السلمی۔ ان کی کنیت ابو معن تھی یہ کلبی کا قول ہے محمد بن سعد نے جو واقدی کے کاتب ہیں ان کا سلسلہ نسب یہی لکھا ہے اور انہیں کوفی بتایا ہے مگر بعض لوگ انہیں شامی شمار کرتے ہیں۔ نیز انہیں ان کے والد اور ان کے بیٹے کو بدری کہتے ہیں ابو عمر انہیں بدری نہیں کہتے ہاں البتہ وہ انہیں ان لوگوں میں گردانتے ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی تھی انہوں نے حضورؐ سے روایت کی اور ان سے کثیر بن مرہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی کہ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد کی ایک کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھا یہ نوٹ دیکھا کہ انہیں ابوتوبۃ الربیع نے ایک خط میں تحریر کیا کہ ہیثم بن حمید نے زید بن واقد سے، انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے یزید بن اخنس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تمہیں باہم ایک دوسرے پر رشک نہیں کرنا چاہئے ہاں البتہ دو آدمیوں سے ایسا کر سکتے ہو۔ مثلاً ایک آدمی کو قرآن سے لگاؤ ہے وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے اسے دیکھ کر ایک آدمی کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی یہ سعادت نصیب ہو تو میں بھی اس شخص کی تقلید کروں گا۔ دوسرا وہ آدمی جسے خدا نے مال عطا کیا ہے اور وہ اللہ کی راہ میں اس مال کو بہ طیب خاطر صرف کرتا ہے اسے دیکھ کر ایک آدمی کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مجھے بھی خدا دولت عطا فرمائے تو میں دل کھول کر اس کی راہ میں اسے صرف کروں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۶۔ حضرت یزیدؓ بن اسد

حضرت یزیدؓ بن اسد بن کرز بن عبداللہ بن عبدشمس بن عمعمہ بن جریر بن شق الکاہن بن صعب بن یشکر بن رہم بن افرک بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش البجلی القسری۔ یہ صاحب خالد بن عبداللہ بن یزید القسری کے (جو ہشام بن عبدالملک کی طرف سے امیر عراق تھے) دادا تھے۔ ان کی حدیث خالد بن عبداللہ نے اپنے باپ سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ابو الفضل الفقیہ مخزومی نے باسنادہ احمد بن علی بن مثنیٰ سے، انہوں نے عثمان بن ابی شیبہ سے، انہوں نے ہشیم بن بشیر سے، انہوں سیار سے سنا کہ انہوں نے خالد القسری کو منبر پر سے یہ کہتے سنا کہ میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے یزید بن اسد! تو لوگوں کے لئے وہی بات پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ خالد کے خاندان کے لوگ اس امر کو تسلیم نہیں کرتے کہ ان کے دادا کو حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اگر ہوتی تو انہیں علم ہوتا۔ یحییٰ لوگوں کے خلاف انہیں صحابی گردانتے ہیں، تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۷۔ حضرت یزیدؓ بن اسود الجرشی

حضرت یزیدؓ بن اسود الجرشی۔ ان کی کنیت ابوالاسود تھی یہ شام میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار بلا ثبوت صحابہ میں کیا گیا۔ ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کی حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے عزیٰ کی پرستش ہوتی دیکھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابونعیم کے مطابق متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں لیکن کوئی روایت بیان نہیں کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۸۔ حضرت یزیدؓ بن اسود العامری

حضرت یزیدؓ بن اسود العامری السوائی۔ ان کا تعلق بنوسواء بن عامر بن صعصعہ سے تھا۔ ایک روایت میں خزاعی ابوجابر مذکور ہے۔ ان سے ان کے بیٹے جابر بن یزید نے روایت بیان کی کہ کئی راویوں نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے احمد بن منیع سے، انہوں نے ہشیم سے، انہوں نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے جابر بن یزید بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے انہوں نے حضورؐ کے ساتھ مسجد الخیف میں نماز صبح ادا کی۔ جب آپؐ مڑ کر بیٹھے تو آپؐ نے دو آدمیوں کو ایک طرف بیٹھے دیکھا جنہوں نے نماز میں شرکت نہیں کی تھی آپؐ نے ان سے عدم شرکت کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم پیشتر ازیں نماز ادا کر چکے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اگر پھر کبھی ایسی صورت پیش آ جائے تو جماعت میں شریک ہو جایا کرو۔ یہ نماز نفلی شمار ہوگی۔ اسے ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے، انہوں نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے جابر سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۱۹۔ حضرت یزیدؓ بن اسید

حضرت یزیدؓ بن اسید بن ساعدہ۔ یہ اپنے والد اور اپنے چچا حثمہ انصاری کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۰۔ حضرت یزیدؓ بن اسیر

حضرت یزیدؓ بن اسیر الضبعی۔ ایک روایت میں ابن بشیر آیا ہے اور ایک دوسری روایت میں اسیر بن یزید مذکور ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ ذی قار کی جنگ پہلا موقعہ تھی کہ عربوں کو عجم پر فتح حاصل ہوئی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ امام بخاری اور ابوحاتم نے ان کے والد کا نام بشیر لکھا ہے۔ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ذی قار کی حدیث ان سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے یزید بن بشیر لکھا ہے اور ذی قار کی حدیث ان سے روایت کی ہے لیکن وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۲۱۔ حضرت یزیدؓ بن الاصم

حضرت یزیدؓ بن اصم۔ اصم کا نام عمرو تھا۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں لکھا ہے یزید بن عبد عمرو بن عدس بن معاویہ بن بکاء بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ابوعوف عامری۔ ان کی والدہ کا نام برزہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ تھا اور وہ میمونہ بنت حارث کی بہن کے بیٹھے تھے۔ جو حضور اکرمؐ کے حرم میں تھیں وہ الجزیرہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ وہ جناب میمونہ سے روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث کے راوی ان کے بھتیجے عبید اللہ بن عبد اللہ ہیں جو اپنے چچا یزید بن اصم سے روایت کرتے ہیں۔ میں ایک بار اپنی خالہ میمونہؓ سے ملنے گیا نماز کے لئے مسجد میں کھڑا تھا کہ حضور تشریف لے آئے۔ میری خالہ مجھے وہاں کھڑا دیکھ کر چھپ گئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ! اس لڑکے کو دیکھئے کس طرح شرما رہا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اس کا کسی اچھی بات پر مجھ سے شرمانا کسی ناگوار پر شرمانے سے بہتر ہے۔ ان کی وفات ہجرت کے ۱۰۳ یا ۱۰۴ سن میں ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ابونعیم انہیں تابعین میں شمار کرتے ہیں۔

۵۵۲۲۔ حضرت یزیدؓ بن امیہ

حضرت یزیدؓ بن امیہ ابوسنان الدیلی۔ ان کی ولادت غزوۂ احد کے دوران میں واقع ہوئی۔ ان سے نافع نے جو حضرت ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کی کہ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۳۔ حضرت یزیدؓ بن انیس

حضرت یزیدؓ بن انیس بن عبد اللہ بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر۔ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ فتح مصر میں موجود تھے لیکن ان سے مصر میں کوئی حدیث مروی نہیں۔ ہاں اہل بصرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے، انہوں نے ابوہمام عبد اللہ بن سیار سے، انہوں نے ابوعبدالرحمٰن فہری سے روایت کی کہ وہ غزوۂ حنین میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ اس دن سخت گرمی تھی اور ہم نے ایک درخت کے نیچے پناہ لے رکھی تھی جب زوال ہوا تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ ایک خیمے میں آرام فرما رہے تھے) اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ! زوال ہو گیا ہے۔ فرمایا بلال کو بتاؤ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۴۔ حضرت یزیدؓ بن اوس

حضرت یزیدؓ بن اوس۔ بنو عبدالدار بن قصی کے حلیف تھے۔ انہوں نے فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے کہ وہ جنگ یمامہ میں موجود تھے بہ سلسلہ شرکائے جنگ از بنو عبدالدار، یزید بن اوس ان کے حلیف تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۵۔ حضرت یزیدؓ بن برذع

حضرت یزیدؓ بن برذع بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر الانصاری ظفری۔ غزوۂ احد میں موجود تھے ابوعمر نے مختصراً ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر اسی انداز سے کیا ہے لیکن ابن الدباغ اندلسی نے ابوعمر کے خلاف استدراک کرتے ہوئے ان کا سلسلہ نسب بطریق ذیل بیان کیا ہے۔ یزید بن بر ذع بن زید بن عامر بن کعب بن خزرج۔ ان کی روایت کے مطابق یہ صاحب احد سمیت بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے یہ لاولد تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ابن القداح کی روایت کے مطابق وہ یوم حرہ کو قتل ہوئے۔ یہ ابن الدباغ کی روایت ہے اور بلا شبہ ابن الدباغ کا خیال یہی ہے کہ ابوعمر سے ان کے نسب کے بیان کرنے میں غلطی سرزد ہوئی ہے اورانہوں نے یزیدؓ کو ظفری کی طرف منسوب کیا ہے جب کہ ابن الدباغ انہیں سواد بن کعب بن خزرج سے منسوب کرتے ہیں حالانکہ کعب بن خرج بھی ظفر ہی ہے۔ اس لحاظ سے ہر دو نسب ایک ہی ہیں اور غلطی دراصل ابن الدباغ کی ہے۔ جو دونوں کو علیحدہ علیحدہ خیال کرتے ہیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ میں نے ابن الدباغ کی غلطی کی نشاندہی اس لئے کی ہے تاکہ کوئی ان کی بات کو درست نہ سمجھ لے اور اس نوع کی اغلاط سے میں نے اکثر بہ غرض اختصار چشم پوشی کی ہے۔

۵۵۲۶۔ حضرت یزیدؓ بن بہرام

حضرت یزیدؓ بن بہرام۔ ابوحاتم بن حبان لکھتے ہیں کہ اس سے مراد مقعد ہے۔ جس کے خلاف حضورؐ نے بددعا فرمائی تھی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۷۔ حضرت یزیدؓ بن تمیم

حضرت یزیدؓ بن تمیم۔ یحییٰ بن یونس کے بقول ان کی صحبت ثابت نہیں۔ عثمان بن حکیم نے یزید بن تمیم سے جو ابن ربیعہ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کی رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ نے دو چیزوں کے شر سے بچالیا وہ جنتی ہو گیا۔ صحابہ نے دریافت فرمایا یا رسول اللہ! وہ دو چیزیں کون سی ہیں فرمایا ایک وہ جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور دوسری وہ جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۲۸۔ حضرت یزیدؓ بن ثابت

حضرت یزیدؓ بن ثابت الانصاری۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی زید بن ثابت کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں یہ اپنے بھائی سے بڑے تھے۔ یزید غزوۂ بدر و بروایتے غزوۂ احد میں بھی موجود تھے، اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ایک روایت کے مطابق جنگ یمامہ میں انہیں تیر لگا اور واپسی میں راہ ہی میں فوت ہو گئے۔ یہ زہری اور ابن اسحاق کا قول ہے۔

عبداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے جنگ یمامہ از بنونجار و بنو مالک سے اور یزید بن ثابت بن الضحاک بن زید سے سنا کہ وہ جنگ یمامہ میں زخمی ہو گئے اور واپسی پر فوت ہو گئے۔

ان سے خارجہ بن زید نے روایت کی کہ ابوالفضل منصور بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے عباس بن ولید نرسی سے، انہوں نے عبدالواحد بن زیاد سے، انہوں نے عثمان بن حکیم سے، انہوں نے خارجہ بن زید سے، انہوں نے اپنے چچا یزید بن ثابت سے سنا کہ ایک بار وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ جنۃ البقیع کو گئے۔ وہاں آپؐ نے ایک نئی قبر دیکھی دریافت فرمایا یہ کس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ہم نے عرض کیا فلاں کنیز کی جسے فلاں شخص نے آزاد کیا تھا فرمایا مجھے کیوں نہیں بتایا ہم نے گزارش کی آپ قیلولہ فرما رہے تھے۔ جگانا مناسب نہ معلوم ہوا۔ حضورؐ وہیں کھڑے ہو گئے ہمراہیوں کو ایک صف میں کھڑا کیا اور چار تکبیر نماز جنازہ پڑھائی پھر فرمایا جب تک میں تم میں موجود ہوں تو جب بھی کوئی شخص فوت ہو تو مجھے بتایا کرو۔ راوی کہتا ہے میرا خیال ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا میری نماز اس کے لئے رحمت ہوگی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں میں نہیں مان سکتا کہ خارجہ نے اپنے چچا سے یہ حدیث سنی ہو گی۔ واللہ اعلم۔

۵۵۲۹۔ حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ

حضرت یزیدؓ بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو بن بشیرہ بن مشنوء بن القشر بن تمیم بن عوذ مناۃ بن ناج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی البلوی حلیف بنو سالم بن عوف بن خزرج ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن یا ابو عبداللہ تھی۔ ان کے بھائی کا نام بحاث تھا۔ وہ اور مجذر بن ذیار پانچویں پشت میں (عمارہ میں) جمع ہو جاتے ہیں۔

یونس نے ابن اسحاق سے ان کا نسب بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ بیعت عقبہ میں بنو عوف بن خزرج بن ثعلبہ سے، پھر بنو سالم بن عوف اور ابو عبدالرحمٰن یزید بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارۃ حلیف بنی غصینہ از بنو بلی۔ دونوں عقبہ میں موجود تھے۔ یہی رائے علامہ طبری کی ہے۔ طبری اور دار قطنی خزمہ بہ فتح زا اور ابن اسحاق اور کلبی بہ سکون زا پڑھتے ہیں۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ انصار میں خزمہ بہ حرکت نہیں بولا جاتا اور عمارہ بہ تشدید میم ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۰۔ حضرت یزیدؓ بن جاریہ

حضرت یزیدؓ بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن تھی۔ بقول ابن مندہ ان کا نام زید بن جاریہ بھی آیا ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے یزید بن جاریہ یا خارجہ لکھا ہے وہ ابو عبدالرحمٰن بن یزید اور زید و مجمع پسران جاریہ کے بھائی تھے۔ ہم نے ان کے والد جاریہ اور زید اور مجمع کا ذکر ان کے ترجمے میں کیا ہے۔

یزیدؓ سے ان کے بیٹے عبدالرحمان اور خالد بن طلحہ نے روایت کی اور یہ صاحب حضور اکرمؐ کے خطبہ حجۃ الوداع میں موجود تھے جس میں آپؐ نے فرمایا تھا تم اپنے غلاموں کے بارے میں محتاط رہو انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ یہ حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی اور اسماعیل بن مجمع نے اپنے والد مجمع بن یزید بن جاریہ سے، انہوں نے اپنے والد یزید سے روایت کی کہ انہوں نے غزوۂ خیبر کے موقعہ پر مال غنیمت میں اپنے حصے سے حلے کے بدلے میں ایک حلہ خریدا۔ اور انہوں نے یزید کے بدلے میں زید سے روایت کی لیکن پہلی سند اصح ہے۔ تینوں نے اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یزید کے بارے میں ابن مندہ کا یہ کہنا کہ ان کے نام کے بارے میں ایک روایت زید بھی ہے بالکل غلط ہے کیونکہ زید ان کا بھائی ہے جنہیں حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد میں بوجہ کم عمر ہونے کے علیحدہ کر دیا تھا۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ دار قطنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جاریہ بن مجمع اور ان کے دو بیٹوں مجمع اور یزید کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ بقول خطیب یزید بن جاریہ مجمع کا بھائی ہے۔ ان کے بعد ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ زید بن جاریہ انصاری عمری اوسی کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ چنانچہ ان سے یہ روایت مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے غزوۂ احد کے موقعہ پر بعض لڑکوں کو بوجہ کم عمری کے علیحدہ کر دیا تھا۔

ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم لکھ آئے ہیں اور زید، یزید اور مجمع کو ان کے بیٹے شمار کیا ہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ یہ کوئی اور صاحب ہیں اور نیز قیل زید کی روایت بھی غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

اور ابن مندہ پر ابوموسیٰ کا اعتراض بلاوجہ ہے کیونکہ اس نے صرف اتنا کہا یزید بن جاریہ یا خارجہ اور جس شخص نے یزید بن خارجہ لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہ صاحب معروف الاسم والنسب ہیں اور شبہے کی گنجائش نہیں۔ واللہ اعلم۔

ابونعیم نے مروان بن معاویہ کی حدیث عثمان بن حکیم سے انہوں نے خالد سے انہوں نے یزید بن جاریہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے آپؐ پر درود بھیجنے کا طریقہ دریافت کیا۔ پھر حدیث بیان کی بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ حدیث زید بن خارجہ بن زید بن ابوزہیر کی ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اور گفتگو ان کے اور ان کے والد کے بارے میں ہے اور انہوں نے مروان بن معاویہ کی حدیث عثمان بن حکیم انصاری سے، انہوں نے خالد بن سلمہ سے، انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے، انہوں نے زید بن خارجہ سے جو بنو حارث بن خزرج کے بھائی ہیں۔ روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے درود بھیجنے کا طریقہ پوچھا۔

۵۵۳۱۔ حضرت یزیدؓ بن جراح

حضرت یزیدؓ بن جراح۔ ابوعبیدہ بن جراح الفہری کے بھائی تھے انہیں روایت اور صحبت کا اعزاز حاصل ہے۔ لیکن ان سے کوئی مستند حدیث مروی نہیں۔

فیروز بن ناجری نے اپنے والد سے روایت کی کہ یزید بن جراح نے مصر میں ایک نصرانی عورت سے جو یمن کی رہنے والی تھی۔ نکاح کیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۲۔ حضرت یزیدؓ بن الحارث

حضرت یزیدؓ بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے۔

ابن کلبی اور امیر ابونصر نے ابن احمر تک اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابن احمر کے بعد حارثہ بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر لکھا ہے اور یہ صحیح ہے۔

ابوعمر نے اس نسب کو عبداللہ بن رواحہ کے ترجمے میں ابن کلبی کی طرح بیان کیا ہے کیونکہ یہ دونوں مالک الاغر میں جمع ہو جاتے ہیں اور ان کا عرف ابن فسحم تھا اور فسحم ان کی والدہ کا نام تھا جو بلقین کی رہنے والی تھی اور عبداللہ بن فسحم ان کے بھائی تھے۔ اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور ذوالشمالین میں مواخات قائم کی تھی۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے بے اولاد تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از انصاری پھر از بنو حارث بن خزرج۔ پھر از بنو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زید بن مالک بن ثعلبہ و یزید بن حارث بن قیس روایت کی یہ وہی آدمی ہیں جنہیں ابن فسحم کہتے ہیں۔ یہ لاولد تھے۔

ابن اسحاق کی ایک روایت میں سلمہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ان کا بیان کردہ نسب ابن کلبی کے بیان کردہ نسب کے برابر ہے۔ اور اسی اسناد سے ابن اسحاق سے دوبارہ شہدائے بدر از انصار و یزید بن حارث جو بنو حارث بن خزرج کے بھائی تھے روایت مروی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ یزید بن حارث کو طعیمہ بن عدی قرشی نے جو بنو نوفل بن عبد مناف سے تھے قتل کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۳۔ حضرت یزیدؓ بن حاطب

حضرت یزیدؓ بن حاطب بن عمرو بن امیہ بن رافع الانصاری الاشہلی۔ ایک روایت کے مطابق ان کا تعلق بنو ظفر سے تھا۔ اس بنا پر ان کا نسب ہوگا یزید بن حاطب بن امیہ بن رافع بن سوید بن حرام بن ہشیم بن ظفر۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے غزوۂ احد از بنو ظفر یزید بن حاطب بن امیہ بن رافع کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں مجھے عاصم بن قتادہ نے بتایا کہ ان میں ایک آدمی تھا جس کا نام حاطب بن امیہ بن رافع تھا۔ ان کے بیٹے کا نام یزید تھا جو غزوۂ احد میں زخمی ہو گیا اسے گھر واپس لے آئے وہ قریب الموت تھا کہ قبیلے کے سب لوگ جمع ہو گئے اور ابن حاطب کو جنت کی مبارک پیش کرنے لگے۔ حاطب جاہلیت میں رات کو چوکیداری کرتا تھا اور ان دنوں فقر و فاقہ کی گرفت میں تھا کہنے لگا کیا تم اسے اس جنت کی خوش خبری دے رہو جس میں تم نے حرمل گاڑ رکھے ہیں اور وہ تو ابھی بچہ ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے۔ لیکن ابو موسیٰ نے ان کا نسب نہیں بتایا۔

ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو موسیٰ نے ان کا سلسلہ نسب نہیں بیان کیا اور صرف اس پر اکتفا کیا کہ یزید بن حاطب غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے اور صرف یزید بن حاطب پر اکتفا کیا۔

۵۵۳۴۔ حضرت یزیدؓ والد الحجاج

حضرت یزیدؓ۔ والد حجاج۔ ان سے ان کے بیٹے حجاج نے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تم کتاب اللہ سے اپنا تعلق قائم رکھو کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری ہوں گی اور جب تم کسی سے کوئی چیز مانگو تو خوش چہرہ لوگوں سے مانگو۔ اس حدیث کا مدار ابو المقدام ہشام بن زیاد پر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو موسیٰ نے ان کے ذکر میں ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کیونکہ ابن مندہ نے ابو عبد اللہ یزید کو غیر معروف آدمی قرار دیا ہے اور ان کے بیٹے حجاج نے ان سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ترجمہ بیان کیا ہے اور یزید ابو الحجاج ان کا نام لکھا ہے اور نیز بیان کیا ہے کہ ان کے بیٹے حجاج نے ان سے یہ روایت بیان کی نیز ابو موسیٰ نے لکھا کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو یزید ابو عبد اللہ کے ترجمے میں بیان کیا لیکن ان کا ترجمہ نہیں لکھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے بلاشبہ یزید کا ترجمہ لکھا ہے ہاں البتہ ان کی نسبت ابو عبد اللہ لکھی ہے اور نیز یہ تحریر کیا ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بیٹے حجاج نے ان سے روایت کی زیادہ سے زیادہ ابوموسیٰ نے یہ کیا ہے کہ ان کی کنیت ابوالحجاج لکھی ہے یہ استدراک نہیں کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ لکھا ہے۔ ان کی حدیث بیان کی ہے ممکن ہے ان کی کنیت ابوعبداللہ ہی ہو اور ابن مندہ نے ان کے بیٹے کی وجہ سے جو ان کی حدیث کے راوی ہیں ان کی کنیت ابوالحجاج لکھ دی ہو اور اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہو کہ ان کی کنیت کے بارے میں اختلاف ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۵۳۵۔ حضرت یزیدؓ بن حذیفہ

حضرت یزیدؓ بن حذیفہ اسدی۔ یہ اور ان کے بیٹے زفر اسلام پر ثابت قدم رہے۔ جب بنو اسد حضورؐ کی وفات کے بعد مع طلیحہ کے مرتد ہو گئے تھے۔ وثیمہ نے ابن اسحاق سے یہ بات سنی۔ ابن الدباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۶۔ حضرت یزیدؓ بن حرام

حضرت یزیدؓ بن حرام بن سبیع بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی، بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از بنی سلمہ پھر از بنو غنم بن کعب بن سلمہ، یزید بن حرام بن سبیع بن خنساء کا ذکر کیا ہے ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور حرام کو را کے ساتھ لکھا ہے لیکن ابن اسحاق اور ابن ہشام نے خذام ذال سے لکھا ہے واللہ اعلم۔ میرے نزدیک ابن اسحاق اور ابن ہشام راستی پر ہیں۔

۵۵۳۷۔ حضرت یزیدؓ بن حصین

حضرت یزیدؓ بن حصین الشامی۔ ایک روایت میں ابن عمیر اور ایک میں ابن نمیر آیا ہے۔ بغوی، حسن بن سفیان اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن وہ تابعی ہیں۔ ان کی حدیث کو موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے، انہوں نے یزیدؓ بن حصین سے کہ ایک آدمی نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے سبا کو دیکھا ہے؟ وہ مرد تھا یا عورت؟ حضور نے فرمایا اس کے سولہ لڑکے یمنی تھے اور چار شامی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۸۔ حضرت یزیدؓ والد حکیم

حضرت یزیدؓ۔ والد حکیم۔ ایک روایت میں ابن ابی حکیم اور ایک میں حکیم بن ابی یزید ہے، علی بن عاصم نے عطاء بن سائب سے، انہوں نے حکیم بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا لوگوں کو نیکی کی دعوت دو اس طرح لوگ ایک دوسرے سے اچھا اثر لیتے ہیں اور جب کوئی آدمی مشورہ کرے تو اسے اچھا مشورہ دو۔ نیز ہمام بن یحییٰ، وہیب بن خالد اور ایک جماعت نے عطاء بن سائب سے اسی طرح روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۳۹۔ حضرت یزیدؓ بن حمزہ

حضرت یزیدؓ بن حمزہ بن عوف۔ اپنے والد کی معیت میں حضور اکرمؐ کی بیعت کی۔ ان کی حدیث کی راوی ان کی اولاد ہی ہے۔ ہاشم بن یزید بن حمزہ نے اپنے والد حمزہ سے روایت کی کہ وہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور میں اور خزیم ان کے ساتھ تھے۔ ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حضورؐ سے بیعت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۰۔ حضرت یزیدؓ بن حوثرہ

حضرت یزیدؓ بن حوثرہ انصاری۔ بقول ابن کلبی وہ احد میں اور صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل تھے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۱۔ حضرت یزیدؓ بن خالد العصری

حضرت یزیدؓ بن خالد العصری۔ ابوبکر بن مردویہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ سعید بن عبدالرحمٰن بن یزید بن خالد العصری سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ سے جھوٹ کو منسوب کیا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۲۔ حضرت یزیدؓ بن خدارۃ

حضرت یزیدؓ بن خدارہ بن سبیع۔ ابن ابو علی نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بہ معیت رسول اکرمؐ (غزوہ کا نام مذکور نہیں) یزید بن خدارہ بن سبیع کا ذکر نہیں کیا ہے۔ جعفر کا قول ہے کہ یزید بن خذام بن سبیع بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، غزوۂ بدر اور بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے اور ستر کے گروہ میں شامل تھے۔ ابن اسحاق نے انہیں ان لوگوں میں شامل کیا ہے جو عقبہ ثانی میں موجود تھے۔ یعنی یزید بن جزام ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۵۵۴۳۔ حضرت یزیدؓ بن رقیش

حضرت یزیدؓ بن رقیش بن رباب بن یعمر الاسدی از اسد بن خزیمہ۔ بقول ابو موسیٰ بن عقبہ و ابن اسحاق غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ جس شخص نے ان کا نام اربد بن رقیش لکھا ہے وہ غلطی پر ہے۔

۵۵۴۴۔ حضرت یزیدؓ بن رکانہ

حضرت یزیدؓ بن رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف قرشی مطلبی۔ ابو عمر اور ابو نعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے لیکن ابن مندہ نے یزید بن رکانہ بن مطلب لکھا ہے۔ لیکن پہلا سلسلہ اصح ہے یہی قول ہے زبیر اور بعض علماء کا۔ انہیں صحبت اور روایت کا اعزاز حاصل ہے۔ ان سے ان کے بیٹوں علی اور عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

حسین بن زید بن علی نے، جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے یزید بن رکانہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نماز جنازہ پڑھنے لگتے تو تکبیر کے بعد ذیل کے الفاظ میں دعا فرماتے۔ اللھم عبدک وابن امتک، احتاج الی رحمتک وانت غنی عن عذابہ، ان کان محسنًا فزدفی احسانہ وان کان مسیئًا فتجاوز عنہ، اس کے بعد پھر جو چاہتے پڑھتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو الربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے اپنے والد سے، انہوں نے ابونصر بن طوق سے، انہوں نے ابوالقاسم بن مرجی سے، انہوں نے ابویعلی سے، انہوں نے ابوالربیع زہرانی سے، انہوں نے جریر یعنی ابن حازم سے روایت کی کہ زبیر بن سعید نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی، پھر وہ حضورؐ کے پاس آئے۔ آپؐ نے پوچھا تم نے کیا ارادہ کیا تھا انہوں نے عرض کیا ایک کا آپؐ نے فرمایا اللہ پھر فرمایا اللہ کہ یہ تمہارے ارادے کے تابع ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۵۔ حضرت یزیدؓ بن زمعۃ

حضرت یزیدؓ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی قرشی اسدی۔ ان کی والدہ کا نام قریبہ دختر ابوامیہ مخزومیہ تھا۔ جو ام سلمہ کی بہن تھیں۔ قدیم الاسلام اور مہاجرین حبشہ سے تھے یہ ہشام بن الکلبی کا قول ہے۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ خود انہوں نے اور ان کے بھائی عبداللہ نے حضورؐ سے روایت کی جاہلیت میں قریش جب بھی کوئی اہم کام کرنے لگتے تو ان سے ضرور مشورہ لیتے۔ اگر انہیں قریش کی رائے سے اتفاق ہوتا تو وہ خاموش رہتے ورنہ منع کر دیتے اور وہ اشراف قریش سے تھے۔ یہ زبیر کا قول ہے نیز انہوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی معیت میں طائف کی جنگ میں شرکت کی۔ جب کہ باقی لوگ ان کے خلاف تھے۔ ابن شہاب عروہ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق کہتے ہیں کہ وہ جنگ حنین میں مارے گئے تھے۔ اسی طرح عبیداللہ نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مقتولین حنین میں یزید بن زمعہ بن اسود بن عبدالعزیٰ شامل تھے۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ ان کا گھوڑا انہیں لے اڑا اور وہ اس طرح مارے گئے۔ عروہ نے ان کا نام ربیعہ لکھا ہے جو غلط ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب یزید بن زمعہ بن مطلب لکھا ہے اور اسود کو حذف کر دیا ہے جو غلط ہے کیونکہ وہ ان کے دادا ہیں۔

۵۵۴۶۔ حضرت یزیدؓ بن ابی زیاد

حضرت یزیدؓ بن ابوزیاد۔ ایک روایت میں یزید بن زیاد الاسلمی آیا ہے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں اور اہل مصر سے تھے۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے رشدین بن سعد نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے یزید بن ابوزیاد سے روایت کی کہ وہ صحابہ میں سے تھے۔ کہ ابن موریق شاہ روم، تین سو جہاز لے کر آئے گا اور اسلامی حدود میں لنگر انداز ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۴۷۔ حضرت یزیدؓ بن زید

حضرت یزیدؓ بن زید بن حصن بن عمرو الانصاری الخطمی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد عبداللہ بن یزید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ان کا بیٹا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کم عمر تھا اور یہ وہی شخص ہیں جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے کوفے کے والی مقرر ہوئے تھے ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ عدی بن ثابت کے نانا تھے۔ کیونکہ عدی کی ماں عبداللہ بن یزید کی بیٹی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۴۸۔ حضرت یزیدؓ ابوالسائب ازدی

حضرت یزیدؓ ابوالسائب ازدی۔ یہ بنو کنانہ سے ہیں۔ اوران سے ان کے بیٹے سائب نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سر پر مسح کیا۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ، انہوں نے بندار سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے، انہوں نے عبداللہ بن سائب بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی لاٹھی نہ تو مذاق سے اور نہ سنجیدگی سے اٹھائے اور جو ایسا کر بیٹھے وہ مالک کو واپس کر دے۔

اسی طرح زہری نے سائب بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ مال خمس سے ہمارے حصے سے زائد بھی کچھ عطا فرمادیا کرتے تھے۔ چنانچہ مجھے ایک اونٹ زائد عطا ہوا تھا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابونعیم نے یہ دونوں حدیثیں یزید ابوالسائب بن یزید بن اخت نمر کے ترجمے میں بیان کی ہیں اور اسی طرح ترجمے میں دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر کیا ہے۔ مگر ابن مندہ نے سارا معاملہ ہی الٹ دیا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں حدیثیں تو اس ترجمے میں بیان کی ہیں اور حدیث دعا کو اخت نمر کے بیٹے کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ بہر حال ابوعمر نے صرف یزید بن اخت نمر کا ترجمہ لکھا ہے اور حدیث نہیں بیان کی۔

۵۵۴۹۔ حضرت یزیدؓ ابوالسائب الکندی

حضرت یزیدؓ ابوالسائب ابن اخت نمر کندی۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی۔ ابن مندہ لکھتے ہیں امام بخاری نے ان کو اور اول الذکر کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے اور ابن مندہ نے ان کی طرف سے باسنادہ ابن لہیعہ سے انہوں نے حفص بن ہاشم بن عتبہ بن ابووقاص سے، انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ دعا کر چکتے تو منہ پر ہاتھ پھیرتے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ یزید ابوالسائب بن اخت نمر بن قاسط الکندی سے مراد یزید بن عبداللہ بن اسود بن ثمامہ بن یقظان بن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث ہے اور نمر بنو عامر بن صعصعہ کے حلیف تھے اور یزید ابوسفیان بن حرب کے حلیف تھے اور ابونعیم نے ان کی حدیث ابواحمد عبدالوہاب بن علی الامین سے باسنادہ ابوداؤد بجستانی سے، انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے یحییٰ (ح) سے بیان کی ابوداؤد کہتے ہیں کہ ہمیں سلیمان بن عبدالرحمٰن الدمشقی نے انہیں شعیب بن اسحاق نے انہیں ابن ابی ذئب نے انہیں عبداللہ بن سائب بن یزید نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے ایک دوسرے کا مال واسباب اٹھانے سے منع فرمایا، ابوعمر لکھتے ہیں کہ یزید بن سعید بن ثمامہ کندی سے ابوالسائب بن یزید بن اخت النمر، حلیف بنو عبد شمس مراد ہیں جو فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور مدینہ میں سکونت اختیار کی۔ وہ حجازی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سائب نے روایت کی۔ ہم نے باب سین میں سائب کا ذکر کیا ہے اور ان کے نسب اور حلف کے بارے میں اختلاف کا ذکر بھی کیا ہے۔ تینوں کے علاوہ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر استدراک بھی کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے کہا کہ یزید بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید بن ثمامہ الکندی کو حضورؐ کی زیارت ہوئی کوئی شک نہیں کہ ان کا خیال یزید ابی سائب ابن اخت نمر کے علاوہ ہے اور یہی استدراک ہے۔

ابوعمر نے یزید بن سعید بن ثمامہ کے ترجمے میں لکھا ہے کہ وہ اور ابوالسائب بن اخت نمر ایک ہیں اس سے ابن مندہ کے قول کی تائید ہوتی ہے اور اسی بات پر ابوموسیٰ نے استدراک کیا ہے اب یزید ابوسائب بن اخت نمر کے بارے میں ابن مندہ اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ یہ اول الذکر سے مختلف ہیں۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اول الذکر کو ازدی اور ثانی الذکر کو کندی لکھنے سے یہ خیال ان کے دل میں یا اس آدمی کے دل میں پیدا ہوا ہوگا۔ جس سے انہوں نے یہ قول نقل کیا ہے لیکن چونکہ ابوالسائب بن اخت انمر کو کسی نے ازدی، کسی نے کندی اور کسی نے کنانی لکھا ہے۔ اس لئے ابن مندہ اور ابونعیم کو یہ خیال پیدا ہوا ہوگا کہ یہ مختلف آدمی ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔

عجیب تر آنکہ ابونعیم نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے کیونکہ بعض متاخرین نے ان میں (یزید ابوالسائب) اور پہلے میں فرق بیان کیا ہے اور امام بخاری نے بھی یہ بات بیان کی ہے اور پہلے سے مراد ابن اخت نمر ہے ان کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود بات کو نہیں سمجھ سکے اور اعتراض دوسرے پر جڑ دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۵۵۰۔ حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان

حضرت یزیدؓ بن ابی سفیان۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب بن ابوامیہ بن عبدشمس بن عبد مناف قرشی اموی تھا امیر معاویہ کے بھائی تھے اور ابوسفیان کے خاندان میں بہترین آدمی تھے۔ انہیں یزید الخیر کہتے تھے ان کی والدہ وہ ام الحکم زینب دختر نوفل بن خلف از بنو کنانہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام ہند دختر حبیب بن یزید ہے۔ یزید کی کنیت ابوخالد تھی اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے، غزوۂ حنین میں شریک تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں مال غنیمت سے ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی تھی۔

ابوبکر صدیقؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں انہیں اسلامی لشکر کی کمان دے کر شام بھیجا تھا اور خلیفہ پیدل ان کی سواری کے ساتھ بغرض مشایعت کچھ فاصلے تک چلتے گئے تھے۔

ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ تیرہ ہجری میں حج سے واپس آئے تو عمرو بن عاص، یزید بن ابوسفیان، ابوعبیدہ بن جراح اور شرجیل بن حسنہ کو فلسطین کی مہم پر روانہ کیا اور حکم دیا کہ وہ بلقا کی طرف جائیں نیز خالد بن ولید کو جو عراق میں تھے حکم دیا کہ وہ شام کو روانہ ہو جائیں چنانچہ وہ سماوہ پہنچے اور مرج راہط (یہ دمشق کی زمین ہے) میں غسان پر چڑھائی کر دی وہاں سے وہ روانہ ہو کر نواح بصری میں پہنچے وہاں یزید بن ابوسفیان، ابوعبیدہ بن جراح اور شرجیل بھی پہنچ چکے تھے چنانچہ حاکم بصری نے صلح کر لی۔ شام کے علاقے میں مسلمانوں کی پہلی فتح تھی وہاں سے وہ فلسطین گئے اور اجنادین کے مقام پر رملہ اور جبرین کے درمیان رومی لشکر سے مقابلہ ہوا۔ جس میں اللہ نے روم کو شکست دی۔ یہ واقعہ جمادی الاولیٰ تیرہ ہجری میں پیش آیا۔

جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے فوج کی کمان ابوعبیدہ کو دی جنہوں نے شام کا سارا علاقہ فتح کر لیا۔ فلسطین کی حکومت یزید بن ابوسفیان کے سپرد ہوئی۔ جب ابوعبیدہ فوت ہو گئے تو معاذ بن جبل ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ ان کے بعد یزید اور یزید کے بعد ان کے بھائی معاویہ ان کے قائم مقام مقرر ہوئے۔ ان سب حضرات کی وفات عمواس کا طاعون تھا۔ جو ۱۸ ہجری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وہاں پھوٹ پڑا تھا۔ ولید بن مسلم کے مطابق یزید کی وفات قیسار یہ کی فتح کے بعد واقع ہوئی۔ ۱۹ھ میں ان سے ابو عبداللہ اشعری نے روایت بیان کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز ادا کرتا ہے لیکن نہ تو سجدہ باقاعدگی سے ادا کرتا ہے اور نہ رکوع، اس کی مثال اس بھوکے آدمی کی طرح ہے جو اپنی بھوک مٹانے کے لئے ایک آدھ کھجور کھاتا ہے جس سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا یزید بن سفیان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۱۔ حضرت یزیدؓ بن السکن بن رافع

حضرت یزیدؓ بن السکن بن رافع بن امرؤالقیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث انصاری اوسی اشہلی ان کی لڑکی کا نام اسماء بنت یزید بن السکن تھا، جنہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ یزید اور ان کے بیٹے عامر غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ انہوں نے ہی ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۲۔ حضرت یزیدؓ بن السکن انصاری

حضرت یزیدؓ بن السکن انصاری۔ حضور اکرمؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ان کے بھائی کا نام زیاد تھا۔ ان سے محمود بن عمر نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ احد کے لئے دو زرہیں پہن کر نکلے تھے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔

ابن مندہ اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ انہیں ابو جعفر بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے الحسین بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے محمود بن عمرو سے، انہوں نے یزید بن سکن سے سنا کہ جب احد کے دن حضور اکرمؐ کو کفار قریش نے گھیر لیا، تو آپؐ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم میں کون ہے جو خود کو مجھ پر قربان کر دے گا تو زید بن السکن انصار کے پانچ آدمیوں کے ساتھ آگے بڑھے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زیاد نہیں۔ بلکہ ان کے بیٹے عمارہ تھے۔ چنانچہ یہ لوگ حضورؐ کے دفاع میں ایک ایک کر کے سب شہید ہو گئے۔ آخر میں زیاد یا ان کے بیٹے عمارہ رہ گئے وہ لڑتے رہے تا آنکہ زخموں سے چور ہو کر گر پڑے۔ اتنے میں مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں پہنچ گئی۔ جس نے کفار کو بھگا دیا۔ حضورؐ نے فرمایا اسے میرے قریب لاؤ۔ آپؐ نے ان کا سر اپنے قدموں پر رکھا تھا کہ وہ فوت ہو گئے۔ اللہ کی رحمت ہو ان پر اور ان کا رخسار حضور کے قدموں پر تھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۳۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ الضمری

حضرت یزیدؓ بن سلمہ الضمری۔ ایک روایت میں انصاری آیا ہے۔ ان کے لڑکے کا نام عبدالحمید تھا۔ یہ بصرے میں ٹھہر گئے تھے۔ ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے کوے کی ٹھونگوں اور جنگلی درندوں کے جوٹھے سے منع فرمایا۔ اسی طرح آپؐ نے مسجد میں اونٹ کی طرح جم کر بیٹھ جانے سے بھی منع فرمایا۔

ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ انہیں صحابہ میں شمار کیا جاتا ہے لیکن اس میں اشتباہ ہے۔ احمد بن علی بن علاء الجوزجانی نے ابو الاشعث سے، انہوں نے یزید بن زریع سے، انہوں نے عثمان البتی سے انہوں نے عبدالحمید سے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہیں ضمری شمار کیا ہے اور ابراہیم بن عبداللہ نے محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی سے، انہوں نے باسنادہ یزید بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زریع سے روایت کی اور انہیں انصاری کہا ہے۔

۵۵۵۴۔ حضرت یزیدؓ بن سلمہ الجعفی

حضرت یزیدؓ بن سلمہ بن یزید بن مشجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی الجعفی۔ ان کی کنیت اپنی ماں کے نسب سے ابن ملیکہ تھی۔ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بروایت وہب بن جریر از شعبہ از سماک از علقمہ بن وائل، از والد خود، یزید بن سلمہ نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا۔ یارسول اللہ! اگر ہمیں ایسے لوگوں سے پالا پڑے، جنہوں نے ہم سے کچھ لینا ہو اور اس کا وہ تقاضا کریں لیکن جو کچھ ہمارا ان کے ذمہ واجب الاداء ہو، وہ اسے ادا کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو ہم کیا کریں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا سنو، جو کچھ میں کہتا ہوں اس کی تعمیل کرو۔ جو تم نے ان سے لیا ہے وہ تمہارے ذمہ واجب الاداء ہے اور جو انہوں نے تم سے لیا ہے وہ ان کے ذمے واجب الاداء ہے یہ ابن مندہ کا بیان ہے ابونعیم لکھتے ہے کہ اس میں بعض متاخرین کو غلطی لگی ہے۔ چنانچہ اصحاب شعبہ نے ان سے روایت کی ہے کہ سلمہ بن یزید نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے نہ کہ یزید بن سلمہ نے لیکن زائدہ نے سماک سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے یزید بن سلمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۵۔ حضرت یزیدؓ بن سنان

حضرت یزیدؓ بن سنان و بروایتے شیبان۔ ان کی صحابیت کے بارے میں اختلاف ہے، انہوں نے رسول اکرم سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا میں آغاز کار میں قسم کھانے کے لئے "لا وابیک" کے الفاظ استعمال کیا کرتا تھا۔ بعد میں آپ کو اس سے روک دیا گیا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۶۔ حضرت یزیدؓ بن سیف

حضرت یزیدؓ بن سیف بن حارثہ الیربوعی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے۔ ان کی اولاد نے ان سے روایت کی۔ انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی۔ یارسول اللہ! بنو تمیم قبیلے کا ایک آدمی میرا سارا مال اٹھا کر لے گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا میں اس معاملے میں تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ پھر فرمایا کیوں نہ تجھے تیرے قبیلے کا محصل مقرر کر دوں، اس نے اظہار معذوری کیا۔ آپؐ نے فرمایا محصل جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۷۔ حضرت یزیدؓ بن شجرۃ

حضرت یزیدؓ بن شجرۃ الرہاوی۔ رہا بنو مذحج کا ایک قبیلہ ہے۔ ان کا نسب یوں ہے۔ رہا بن یزید بن منبہ بن حرب بن مالک بن ادد شامی۔ ان سے مجاہد بن جبر نے فضیلت جہاد کے بارے میں حدیث نقل کی کہ ابوجعفر عبیداللہ بن علی البغدادی نے ابوالمظفر علی بن احمد الکرخی سے انہوں نے ابویعلی یعقوب بن ابراہیم بن احمد سے، انہوں نے ابواسحاق ابراہیم بن عمر البرمکی سے، انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن خلف بن بخیت سے، انہوں نے محمد بن صالح بن ذریح العکبری سے انہوں نے ہناد بن سری سے انہوں نے ابن فضیل سے، انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی کہ یزید بن شجرہ اپنے احباب میں کھڑا ہو کر کہنے لگا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے سبز، سرخ اور زرد اور گھروں کے ساز و سامان میں صبحیں اور شامیں گزاری ہیں۔ جب تمہیں دشمن سے صبح کو مقابلہ کرنا ہو تو قدم قدم چل کر جاؤ کیونکہ میں نے رسول اکرمؐ سے سنا فرمایا جب کوئی آدمی اللہ کے لئے جہاد پر روانہ ہوتا ہے تو اللہ اس سے حوران بہشتی کو مطلع فرما دیتا ہے۔ اگر میدان جنگ سے ایک قدم بھی پیچھے ہے تو وہ حوریں اس سے چھپ جاتی ہیں اور اگر وہ شہید ہو جاتا ہے تو اسے سب سے پہلے گناہوں کی معافی کی بشارت موصول ہوتی ہے اور دو حوریں اتر کر اس کے پاس آتی ہیں اس کے جسم سے مٹی جھاڑتی ہیں اور کہتی ہیں مبارک ہو اور تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ جواب میں وہ مجاہد بھی انہیں الفاظ سے جواب دیتا ہے۔

امیر معاویہ یزید بن شجرہ کو لڑائیوں میں لشکر کی کمان پر مقرر کرتے تھے اور ۳۹ سال ہجری میں امیر نے انہیں امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ وہاں قثم بن عباس سے ان کا جھگڑا ہو گیا۔ قثمؓ حضرت علی کی طرف سے مکے کے گورنر تھے۔ پھر ابو سعید خدری نے ان کے درمیان مصالحت کرا دی، طے پایا کہ شیبہ بن عثمان العبدری امیر حج ہوں گے اور امامت کے فرائض بھی سر انجام دیں گے۔ یزید ایک جنگ میں ۵۵ سال ہجری میں شہید ہو گئے ایک روایت میں ۵۸ سال ہجری کا ذکر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۸۔ حضرت یزیدؓ بن شرتح

حضرت یزیدؓ بن شرتح۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے جوئے کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ ابو عمر نے بالاختصار ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۵۹۔ حضرت یزیدؓ بن شراحیل

حضرت یزیدؓ بن شراحیل۔ ہم ان کا ذکر زید بن شراحیل کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۰۔ حضرت یزیدؓ بن شریک

حضرت یزیدؓ بن شریک التیمی۔ کوفے کے مشہور تابعی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت بھی پایا تھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۱۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان ازدی

حضرت یزیدؓ بن شیبان ازدی یا دیلی۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے عمر بن عبد اللہ بن صفوان الجمحی نے روایت کی کہ ابن مربع الانصاری ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حضور اکرمؐ نے تمہیں حکم دیا ہے چونکہ تم حضرت ابراہیم کی میراث کے وارث ہو۔ اس لئے اپنے مشاعر کی پاسداری کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۲۔ حضرت یزیدؓ بن شیبان

حضرت یزیدؓ بن شیبان یا سنان۔ ہم یزید بن سنان کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۳۔ حضرت یزیدؓ بن صحار

حضرت یزیدؓ بن صحار۔ ابو بکر بن ابی عاصم نے یحییٰ بن محمود سے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم انہوں نے عبد الوہاب بن ضحاک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے ابن عیاش سے، انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں جعفر بن یزید بن صحار سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہ میں نبیذ بناتا ہوں۔ اس میں سے مجھے کتنا پینا جائز ہے فرمایا تم خزف' جر اور نقیر سے پرہیز کرو (خزف آگ میں پکانا' جر کھجور کے تنے میں پکانا اور نقیر لکڑی کے برتن میں رکھنا تاکہ نشہ زیادہ ہو جائے) ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۴۔ حضرت یزیدؓ بن ضمرۃ

حضرت یزیدؓ بن ضمرہ بن فیض بن منقذ بن وہب بن بداء بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن عمرو۔ بروایت ہشام حضورؐ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ الاشیری نے ان کا ذکر الاستیعاب کے حاشیے پر ابوعمر کے ترجمے میں کیا ہے۔

۵۵۶۵۔ حضرت یزیدؓ بن طعمہ

حضرت یزیدؓ بن طعمہ بن جاریہ بن لوذان الخطمی انصاری۔ ابن کلبی نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شامل تھے۔ صحابہ میں سے ہیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۶۔ حضرت یزیدؓ بن طلحہ

حضرت یزیدؓ بن طلحہ بن رکانہ۔ یحیٰی بن یونس اور جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کو یزید بن رکانہ سے علیحدہ آدمی قرار دیا ہے۔
القعنبی نے مالک سے، انہوں نے سلمہ بن صفوان سے، انہوں نے یزید بن طلحہ بن رکانہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر دین کا ایک خلق ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔ جعفر کے بقول یزید بن طعمہ مرسل ہیں اور محمد بن طلحہ کے بھائی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۷۔ حضرت یزیدؓ بن طلق

حضرت یزیدؓ بن طلق یا طلق بن یزید۔ ان کی حدیث اس آیت کے بارے میں (ان اللہ لا یستحیی من الحق) باب طلق میں گزر چکی ہے

۵۵۶۸۔ حضرت یزیدؓ بن ظبیان

حضرت یزیدؓ بن ظبیان۔ ان کا ذکر مخام کے ترجمے کے تحت گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۶۹۔ حضرت یزیدؓ بن عامر بن السوائی

حضرت یزیدؓ بن عامر بن اسود بن حبیب بن سواۃ بن عامر بن صعصعہ السوائی حجازی۔ کنیت ابوحاجر تھی، غزوۂ حنین میں مشرکین کے لشکر میں تھے۔ بعد میں اسلام لائے۔
سعید بن سائب طائفی نے اپنے والد سے، انہوں نے یزید بن عامر السوائی سے روایت کی کہ جب غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور کفار نے ان کا تعاقب کیا تو رسول اکرمؐ نے زمین سے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور ان کے چہروں پر پھینکی۔ فرمایا خدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری شکلوں کو مسخ کرے چنانچہ کفار میں کوئی ایسا نہ تھا جس کی آنکھ میں آدھ ریت کا ذرہ نہ پڑا ہو۔

۵۵۷۰۔ حضرت یزیدؓ بن عامر انصاری

حضرت یزیدؓ بن عامر بن حدیدہ بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری، خزرجی، سلمی، بیعت عقبہ اور معرکہ بدر اور احد میں موجود تھے۔

ابن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے محمد سے بیعت عقبہ از بنوسلمہ یزید بن عامر بن حدیدہ بن غنم بن سواد اور اسی اسناد سے دوبارہ شہدائے بدر از بنوسواد بن غنم نیز از بنو حدیدہ ابوالمنذر یزید بن عامر بن حدیدہ کو بیان کیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۱۔ حضرت یزیدؓ بن عبایہ

حضرت یزیدؓ بن عبایہ بن بجیر بن خالد بن جلاس بن مرہ بن زید بن مالک بن جناوۃ بن معن الباہلی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا صدقہ پیش کیا حضورؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۲۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ البجلی

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ البجلی۔ ان سے ان کے بیٹے حمید نے دربارۂ فضل جریر بن عبداللہ جنہوں نے ان کی حدیث ان کے بیٹے سے بیان کی، روایت کی ہے۔ ابو عمر نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۳۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن جراح

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن جراح جو ابوعبیدہ کے بھائی تھے۔ یزید بن جراح کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ پر استدراک کیا ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کے ذکر میں یزید بن جراح برادر ابوعبیدہ لکھا ہے اور وہ یہی آدمی ہیں۔ نیز ابن مندہ نے ان کا نسب بھی تحریر کیا ہے اور اگر کوئی نام چھوٹ گیا ہے جب بھی وہ یہی آدمی ہیں، اور استدراک کی کوئی گنجائش نہیں۔

۵۵۷۴۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن الشخیر

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ بن شخیر العامری الحرشی۔ کنیت ابوالعلاء تھی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

ہشیمؒ نے یونس بن عبید سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے روایت کی اور ان کا گمان ہے کہ انہیں حضورؐ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان کا کہنا ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی آزمائش کرتا ہے اور اسے نوازتا ہے۔ اگر وہ اس پر راضی اور شاکر ہو تو اس کے رزق میں برکت دیتا ہے اور اگر راضی نہ ہو تو اس کے رزق میں نہ برکت دی جاتی ہے اور نہ وسعت کی جاتی ہے۔

ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۷۵۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ الکندی

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ الکندی۔ یزید بن خصیفہ کے دادا تھے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں مگر ثبوت نہیں ملا۔ ان کی حدیث کے راوی یحیٰی بن یزید نوفلی ہیں جنہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے یزید بن خصیفہ بن یزید بن عبداللہ الکندی سے، انہوں نے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۵۵۷۶۔ حضرت یزیدؓ الخطمی

حضرت یزیدؓ۔ والد عبداللہ بن یزید الخطمی۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے "انما الرقوب التی لا یعیش لھا ولد" (یعنی رقوب اس آدمی کو کہتے ہیں جس کا کوئی بیٹا زندہ نہ رہے۔ مترجم) لیکن اس میں شبہ ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ یہ حدیث بریدہ بن الحصیب اسلمی کی حدیث سے لی گئی ہے۔ عبداللہ بن یزید الخطمی کو صحبت نصیب ہوئی۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۷۔ حضرت یزیدؓ بن عبداللہ

حضرت یزیدؓ بن عبداللہ نامعلوم۔ یحیٰی بن واضح نے ابوعاصم خالد بن عبید سے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ صحرا میں ایک ایسے مقام پر جو خشک تھا مکہ کے قریب اور جس کے چاروں طرف ریت تھی گئے آپؐ نے فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں سے قیامت کے قریب دابۃ الارض نمودار ہوگا۔ چنانچہ بالشت بھر زمین میں دراڑ دکھائی دی۔ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۷۸۔ حضرت یزیدؓ ابوعبدالرحمٰن

حضرت یزیدؓ ابوعبدالرحمٰن۔ ایک روایت میں یزید بن جاریہ اور ایک دوسری روایت میں زید بن جاریہ انصاری آیا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمان نے حدیث روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبدالرحمان سے، انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم یعنی ابن عبیداللہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔

"تم اپنے غلاموں کا خیال رکھو جو کچھ خود کھاؤ، انہیں کھلاؤ، اور جو کچھ خود پہنو، انہیں پہناؤ۔ اگر ان سے کوئی قصور سرزد ہو اور ان سے درگزر نہ کر سکو تو انہیں فروخت کر دو وہ بھی اللہ کے بندے ہیں انہیں دکھ مت دو" ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ صحابی یزید بن جاریہ ہیں اور ہم اس حدیث کا ذکر یزید بن جاریہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۷۹۔ حضرت یزیدؓ بن عبدالمدان

حضرت یزیدؓ بن عبدالمدان حارثی از بلحارث بن کعب۔ یہ خالد بن ولید کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے۔ یہ دس ہجری کا واقعہ ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ خالد بن ولید حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور ان کے ساتھ بنو حارث بن کعب اور یزید بن عبدالمدان بھی تھے ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ حضورؐ کے سامنے پیش ہوئے تو کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۰۔ حضرت یزیدؓ بن عبد

حضرت یزیدؓ بن عبد۔ ابوعبداللہ بن ماجہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور یعقوب بن کاسب سے انہوں نے ابن وہب سے، انہوں نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے ایوب بن موسیٰ سے، انہوں نے یزید بن عبد مزنی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بچے کا عقیقہ کیا جائے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۱۔ حضرت یزیدؓ بن عتر

حضرت یزیدؓ بن عتر النمیری۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۲۔ حضرت یزیدؓ العقیلی

حضرت یزیدؓ العقیلی۔ جعفر کو ان کی صحبت کا علم نہیں۔ یحییٰ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی، جلد ہی میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو سرحدوں کی حفاظت کریں گے ان سے حقوق لئے جائیں گے لیکن ان کے حقوق کوئی نہیں ادا کرے گا۔ یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۳۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو التمیمی

حضرت یزیدؓ بن عمرو التمیمی اور ایک روایت میں نمیری آیا ہے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں قیس بن عاصم تمیمی اور ان کے رفقا کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان سے عائذ بن ربیعہ نے روایت کی۔

قیس بن حفص نے دلہم بن دہیم العجلی سے، انہوں نے عائذ بن ربیعہ سے روایت کی کہ انہیں قرہ بن دعموص، قیس بن عاصم، ابو زہیر بن اسید بن جعونہ بن حارث اور یزید بن عمرو اور حارث بن شریح نے بتایا کہ ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ آپ کس بات کا عہد لیتے ہیں فرمایا "نماز قائم کرو گے زکوۃ ادا کرو گے حج کرو گے اور ماہ رمضان کے روزے رکھو گے۔ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے"۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۴۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو ابوقطبہ انصاری

حضرت یزیدؓ بن عمرو ابوقطبہ الانصاری خزرجی سلمی۔ ان کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت آئے گا۔ یہ ہشام بن کلبی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان ہے۔

۵۵۸۵۔ حضرت یزیدؓ بن عمرو

حضرت یزیدؓ بن عمرو۔ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ عبداللہ نے میرے پاس ایک آدمی کو ام المومنین میمونہ اور حضور کے نکاح کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا انہوں نے جواب دیا کہ حضور اکرمؐ نے ان سے بہ مقام سرف حسب شریعت کا نکاح کیا اور وہیں حضورؐ نے ان سے حسب دین زفاف کیا اور اس چھجے کے نیچے قبر انہی کی ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس یزید سے مراد ابن اصم یعنی یزید بن عبد عمرو بن عدلیس عامری ہے اور ابن مندہ نے ان کا ذکر یزید بن اصم کے ترجمے میں کیا ہے۔ اس بنا پر ابوموسیٰ کو ان کا ذکر یہاں نہیں کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ ان کی شہرت ابن اصم سے ہے۔

۵۵۸۶۔ حضرت یزیدؓ ابوعمر

حضرت یزیدؓ ابوعمر۔ ان کے بیٹے عمر نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم سے کوئی شخص چڑیا کو بھی مارے گا تو قیامت کے دن چڑیا خدا کے سامنے شکایت کرے گی۔ اے خدا فلاں آدمی نے مجھے دنیا میں پکڑ لیا تھا نہ تو اس نے مجھے ذبح کر کے کھایا اور نہ مجھے آزاد ہی کیا تاکہ آرام سے زندگی بسر کرتی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۵۸۷۔ حضرت یزیدؓ بن عمیر

حضرت یزیدؓ بن عمیر یا زید بن عمیر۔ یہ اس مکتوب کے شاہد ہیں جو حضور اکرمؐ نے علاء بن حضرمی کو لکھ کر دیا تھا اور ایک مہم پر روانہ کیا تھا۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

۵۵۸۸۔ حضرت یزیدؓ بن قتادہ

حضرت یزیدؓ بن قتادہ۔ حماد بن زید نے ایوب سے، انہوں نے ابوقلاب سے، انہوں نے حسان بن بلال مزنی سے روایت کی کہ ہمارے خاندان کا ایک آدمی جو مسلمان تھا فوت ہو گیا اور میری بہن جو اس کے دین کی پیروکار نہ تھی اس کی وارث بنی۔ اس کے بعد میرا والد مسلمان ہو گیا اور غزوہ حنین میں شہید ہو گیا تو میں نے اس کی میراث سنبھال لی۔ بعد میں میری بہن مسلمان ہو گئی اور مجھ سے والد کی میراث کا حصہ مانگا اور حضرت عثمانؓ کے سامنے مقدمہ پیش کیا چنانچہ عبداللہ بن ارقم نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے فتویٰ دیا تھا کہ اگر میراث کے تقسیم ہونے سے پہلے کوئی مسلمان ہو جائے تو وہ میراث میں حصہ دار ہوگا۔ چنانچہ حضرت عثمان نے اس کے مطابق فیصلہ کر دیا نتیجۃً میری بہن پہلی میراث تو لے ہی چکی تھی۔ اس میں بھی شریک ہو گئی۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اسے بیان کیا لیکن ابوعمر کو ان کی صحابیت میں شبہ ہے۔

۵۵۸۹۔ حضرت یزیدؓ بن قنافہ

حضرت یزیدؓ بن قنافہ یا قتادہ۔ یہ ہلب الطائی ہیں اور باب الہاء میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کے بیٹے کا نام قبیصہ تھا۔ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفیان نے سماک سے، انہوں نے قبیصہ بن ہلب سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا ایسی کوئی چیز کبھی بھی تیرے دل میں خلجان نہ پیدا کرے، جس میں نصرانیت کو انہماک رہا ہو۔ اسی اسناد سے انہوں نے کئی احادیث بیان کی ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۰۔ حضرت یزیدؓ بن قیس بن خارجہ

حضرت یزیدؓ بن قیس بن خارجہ از قبیلہ تمیم الداری۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لائے۔ طبری کہتے ہیں کہ یزید بن قیس بن خارجہ بن جذیمہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے، تو حسب روایت از ابوجعفر باسنادہ از یونس از ابن اسحاق، حضور اکرمؐ نے ان کے لئے (تمیم و نعیم اور یزید بن قیس اور بعض اور لوگوں کے لئے) خیبر کے خراج سے سو وسق کھجوریں مرحمت فرمائیں۔

۵۵۹۱۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الظفری

حضرت یزیدؓ بن قیس بن خطیم بن عدی بن عمرو بن سوید بن ظفر انصاری، ظفری۔ ان کے والد کی کنیت ابویزید تھی اور قیس مشہور شاعر تھا۔ یہ صحابی احد کی لڑائی سمیت باقی تمام غزوات میں شریک رہے اور احد میں انہیں بارہ زخم آئے تھے۔ حضورؐ نے ان کا نام شجاع رکھ دیا تھا یہ صحابی حضرت ابوعبیدہ کی کمان میں جسر کے معرکے میں شہید ہوئے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۲۔ حضرت یزیدؓ بن قیس

حضرت یزیدؓ بن قیس بروایت ابونعیم و ابوموسیٰ۔ لیکن ابن مندہ نے یزید بن وقش لکھا ہے۔ یہ قریش اور بنوعبدشمس کے حلیف تھے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ شہدائے جنگ یمامہ واز بنوعبدشمس وغیرہ یزید بن وقش کا نام لیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی یہی لکھا ہے کہ ابوزکریا نے یزید بن وقش لکھا ہے اور وقش ان کے دادے کا نام ہے۔

۵۵۹۳۔ حضرت یزیدؓ بن اخو سعید

حضرت یزیدؓ بن قیس۔ سعید بن قیس کے بھائی تھے۔ بقول جعفر وہ اولین مہاجرین سے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۴۔ حضرت یزیدؓ بن قیس الکندی

حضرت یزیدؓ بن قیس بن ہانی بن حجر بن شرجیل بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین الکندی۔ حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۵۹۵۔ حضرت یزیدؓ بن کعب

حضرت یزیدؓ بن کعب البہزی۔ ان سے عمیر بن سلمہ ضمری نے روحاء میں زخمی وحشی گدھے کے متعلق حدیث روایت کی جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن سعد نے محمد بن ابراہیم سے، انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عمر بن سلمہ سے اسی طرح روایت کی۔

ابو جعفر عقیلی کہتے ہیں کہ بہزی مذکور کا نام یزید بن کعب تھا۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ داؤد بن رشید نے باسنادہ یزید بن کعب سے روایت کی کہ عمیر بن سلمہ ضمری نے حضورؐ کی خدمت میں جنگلی گدھا پیش کیا جو وہم ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۶۔ حضرت یزیدؓ بن مالک ابوسبرہ

حضرت یزیدؓ بن مالک ابوسبرۃ ان کے ایک لڑکے کا نام سبرہ تھا اور دوسرے کا عبدالرحمان۔ ہم کنیتوں میں ان کا ذکر کریں گے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۵۵۹۷۔ حضرت یزیدؓ بن مالک الجعفی

حضرت یزیدؓ بن مالک بن عبداللہ بن سلمہ بن عمرو الجعفی۔ یہ صحابی اپنی کنیت ابوسبرہ سے مشہور ہیں۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسلام قبول کیا یہ شخص خیثمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سبرۃ کے دادا ہیں ہم انشاء اللہ کنیتوں میں ان کا ذکر کریں گے یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر یوں کیا ہے۔ یزید بن مالک بن عبداللہ بن ذویب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی یہ ابو سبرہ جعفی کا نام ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعمر نے یزید بن مالک کے دو ترجے لکھے ہیں ایک یہ ہے اور دوسرا جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ حالانکہ دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۵۵۹۸۔ حضرت یزیدؓ بن محجل

حضرت یزیدؓ بن محجل۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنی قوم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے یہ بنو حارث بن کعب سے تھے۔ عبیداللہ بن احمد البغدادی نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے خالد بن ولید کو بنو حارث بن کعب کی طرف ربیع الثانی ۱۰ ہجری میں روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ انہیں لڑنے سے پہلے اسلام کی دعوت دیں۔ جب خالد وہاں پہنچے تو لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور یہ لوگ جناب خالد کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے (بنو حارث بن کعب بن یزید بن محجل وغیرہ ساتھ تھے) اور انہوں نے کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۵۹۹۔ حضرت یزیدؓ بن مربع

حضرت یزیدؓ بن مربع یا زید بن مربع انصاری۔ ان سے یزید بن شیبان نے روایت کی۔ اسماعیل' ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم تا محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ سے، انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ بن صفوان سے، انہوں نے یزید بن شیبان سے روایت کی کہ ہم ایک مکان کے پاس جو عمرو سے ذرا دور تھا کھڑے تھے کہ مربع ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ تم اپنے مشاعر کی حفاظت کرو کہ تم حضرت ابراہیم کی وراثت کے وارث ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۰۰۔ حضرت یزیدؓ بن المزین

حضرت یزیدؓ بن مزین بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج۔ یہ واقدی کا قول ہے لیکن ابن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ اور ابن قداح نے ان کا نام زید لکھا ہے۔ ابو عمر نے اسی روایت کو درست قرار دیا ہے۔

۵۶۰۱۔ حضرت یزیدؓ بن معاویہ

حضرت یزیدؓ بن معاویہ بکائی۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو موسیٰ نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۲۔ حضرت یزیدؓ بن معبد

حضرت یزیدؓ بن معبد۔ الحفی یا دولی۔ یہ ابو نعیم کی روایت ہے۔ ابو عمر نے قیسی ربعی لکھا ہے یہ صحابی اور ان کے بھائی قیس حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی کہ میرے والد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اہل یمامہ کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ میرے دل میں آیا کہ میں بنو عبداللہ بن دول کا نام لے دوں۔ لیکن حضورؐ کے سامنے جھوٹ بولنے سے شرم آئی چنانچہ میں نے بنو عبید کا نام لیا، حضورؐ نے فرمایا تو نے درست کہا پھر فرمایا یہ وہ علاقہ ہے جہاں کے لوگ تنگی ترشی میں بھی قائم و دائم رہیں گے اور تباہ و برباد نہیں ہوں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے آپؐ نے فرمایا یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے کام کرتے ہیں اور غلاموں کو کھلاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں دونوں روایتوں میں کوئی تناقض نہیں کیونکہ دوٗل بنو حنیفہ کا ذیلی قبیلہ ہے اور حنیفہ ربیعہ کا۔

۵۶۰۳۔ حضرت یزیدؓ بن ابو معن

حضرت یزیدؓ بن ابو معن الجرمی یا سلمی۔ یہ صحابی مع اپنے بیٹے اور والد کے حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے کوفی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے معن نے روایت کی کہ انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو الجویریہ سے، انہوں نے معن بن یزید سے روایت کی کہ میں نے میرے والد اور میرے دادا نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ نیز حضور نے میری منگنی کرائی اور نکاح پڑھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم نے ان کا نام یزید بن اخنس لکھا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یزید ابو معن ہی زید بن اخنس سلمی ہیں اور ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اسی لئے ابو عمر نے دوبارہ ان کا ذکر نہیں کیا کیونکہ دونوں ایک ہیں اور جس نے انہیں جرمی لکھا اس نے غلطی کی ہے۔

۵۶۰۴۔ حضرت یزیدؓ بن منذر

حضرت یزیدؓ بن منذر بن سرح بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ یہ صحابی عقبہ غزوۂ بدر اور احد میں موجود تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ اسمائے شرکائے بدر از بنو خناس بن سنان بن عبید بن غنم بن کعب بن سلمہ، یزید بن منذر بن سرح ابن خناس کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے اس کی تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۰۵۔ حضرت یزیدؓ بن ابی منصور

حضرت یزیدؓ بن ابی منصور۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ بہ قول بعض انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ بعض نے ان کا نام یزید ابو منصور لکھا ہے۔ ابن وہب نے لیث سے، انہوں نے دوید سے انہوں نے یزید بن ابو منصور سے روایت کی وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تیزی طبع میری امت کے بہترین آدمیوں کو نکھار دیتی ہے۔ عبدالرحمان بن ابان نے لیث سے، انہوں نے دوید بن نافع سے، انہوں نے ابو منصور سے روایت کی اور بشر بن عمرو نے لیث سے ابو منصور کو عبداللہ ابن عباس کا غلام لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۶۔ حضرت یزیدؓ بن مہار خسرو

حضرت یزیدؓ بن مہار خسرو۔ یمنی تھے لیکن اصل میں ایرانی نسل سے تھے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سفید براق کپڑوں میں ملبوس تھے چنانچہ آپؐ نے انہیں زاہر کا لقب عطا فرمایا۔ اس واقعہ کو عباس بن یزید بن شرجیل بن یزید بن مہار خسرو نے اپنے والد سے، انہوں نے شرجیل سے انہوں نے اپنے والد یزید سے بیان کیا کہ وہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں سفید لباس میں حاضر ہوئے تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۰۷۔ حضرت یزیدؓ بن نعامہ

حضرت یزیدؓ بن نعامۃ الضبی یا السوائی۔ ان کی صحبت میں اختلاف ہے۔ ان سے سعید بن سلمان الربعی نے روایت کی۔ ابن ابی عاصم اور ابومسعود نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوحاتم ان کی صحبت کے منکر ہیں۔

اکثر راویوں نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے، انہوں نے ہناد اور قتیبہ سے، انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے، انہوں نے عمران بن مسلم القصیر سے، انہوں نے سعید بن سلمان سے، انہوں نے یزید بن نعامہ الضبی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو مسلمان دوسرے مسلمان سے رشتہ دوستی قائم کرے۔ اس سے اس کا اور اس کے والد اور نیز اس کے قبیلے کا نام دریافت کرے کیونکہ اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یزید بن نعامہ کو حضور سے سماعت ہوئی ہو۔

ابواحمد عسکری لکھتے ہیں کہ امام بخاری ان کی صحبت کے قائل ہیں جو غلط ہے یہ روایت انس بن مالک اور عامر بن عبدقیس اور عتبہ بن غزوان سے مرسل مروی ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ یزید بن نعامہ ابومودود بصری ہیں اور تابعی ہیں۔ انہیں صحبت نہیں ہوئی۔

۵۶۰۸۔ حضرت یزیدؓ بن نعمان

حضرت یزیدؓ بن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امرالقیس بن ذہل بن معاویہ کندی۔ بقول ہشام بن کلبی اپنے دونوں بھائیوں حجر اور علس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہشام کلبی نے اس کو بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۰۹۔ حضرت یزیدؓ بن نعیم

حضرت یزیدؓ بن نعیم۔ بقی بن مخلد نے سفیان بن وکیع سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن مبارک سے، انہوں نے ابن ابوکثیر سے، انہوں نے یزید بن نعیم سے روایت کی کہ زمانہ جاہلیت میں ایک شخص عمر نامی جو بنواسلم سے تھا۔ اسی قبیلے کے ایک آدمی کے پاس رہتا تھا۔ جس کا نام عبید بن عویم تھا۔ اس نے اس کی لڑکی سے زنا کیا اور اس کے بطن سے حمام نامی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ ہم اس کا واقعہ پہلے بیان کر آئے ہیں۔ یہ قصہ الاثیری نے ابن مندہ کو سنایا۔

۵۶۱۰۔ حضرت یزیدؓ بن نویرۃ

بن حضرت یزیدؓ بن نویرہ بن حارث عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث انصاری حارثی۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جنگ نہروان میں مارے گئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۱۱۔ حضرت یزیدؓ ابوہانی

حضرت یزیدؓ ابوہانی الحنفی۔ ان سے ان کے بیٹے ہانی نے روایت کی کہ ان کا بھائی قیس بن معبد اور جاریہ بن ظفر جوان کا ہمزاد تھا۔ ایک چراگاہ کے بارے میں لڑ پڑے اور قیس نے جاریہ کا ہاتھ زخمی کر دیا۔ دونوں یزید کی معیت میں حضورؐ کی خدمت میں انفصال مقدمہ کے لئے حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے جاریہ سے کہا کہ اپنے ہمزاد کو معاف کر دے انہوں نے تعمیل ارشاد کی۔ اس پر آپؐ نے سب کے لئے دعائے خیر فرمائی اور قیس بن معبد کی ایک لونڈی کو بطور دیت جاریہ کے حوالے کر دیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یزید ابوہانی اور یزید بن معبد حنفی ایک ہی آدمی کا نام ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوموسیٰ کے استدراک کی یہاں کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ابن مندہ نے صرف اتنا کیا ہے کہ ان کی کنیت کا ذکر کر دیا ہے اور اگر ایسی باتوں پر استدراک جائز ہے تو پھر ابوموسیٰ نے ایسے کئی مواقع کھو دیئے ہیں۔ مزید برآں ابن مندہ نے اس قصے کو ابونعیم کے تتبع میں بیان کیا ہے اور ابونعیم نے مکرر اس کا ذکر کیا ہے۔ کیونکہ قیس بن معبد یزید بن معبد کے بھائی ہیں اور قیس کے ترجمے میں ابونعیم نے لکھا ہے کہ دونوں بھائی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور پھر دونوں کو دونوں ترجموں میں بنوحنیفہ سے منسوب کیا ہے اس بنا پر ان میں کیا فرق ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۱۲۔ حضرت یزیدؓ بن وقش

حضرت یزیدؓ بن وقش۔ جنگ یمامہ میں شریک تھے۔ ابن مندہ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ مگر نام یزید بن قیس لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۱۳۔ حضرت یزیدؓ بن یحنس

حضرت یزیدؓ بن یحنس۔ ابومحمد بن ابوقاسم دمشقی نے اپنے والد سے روایت کی کہ یزید بن یحنس ابوالحسن کوفی کو حضور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور یرموک کی لڑائی میں موجود تھے۔ وہ گھوڑوں کے ایک رسالے کے امیر تھے۔ انہوں نے سعید بن زید بن عمرو العدوی اور سعد بن زید انصاری سے روایت کی اور ان سے یزید بن ابوزیاد کوفی نے روایت کی اور جریر نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی کہ جب امام حسین شہید ہوئے تو وہ چودہ پندرہ برس کے تھے۔

۵۶۱۴۔ حضرت یزیدؓ

حضرت یزیدؓ۔ غیر منسوب۔ سراج بن مجاعہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن مندہ نے ان کی تخریج کی ہے۔

باب یا و سین

۵۶۱۵۔ حضرت یسارؓ بن ازیہر

حضرت یسارؓ بن ازیہر الجہنی۔ مدنی تھے ان کی بیٹی عمرہ ان کی راوی ہیں وہ کہتی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے میرے والد کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انہیں دو چادریں اوڑھائیں اور ایک تلوار بھی عطا کی۔ مرتے دم تک میرے والد کے سر کے بال سفید نہ ہوئے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۱۶۔ حضرت یسارؓ بن اطول

حضرت یسارؓ بن اطول۔ سعد کے بھائی تھے جن کا نسب بیان ہو چکا ہے یسار حضورؐ کے عہد میں فوت ہوئے اور وہ مقروض تھے۔ آپؐ نے ان کے بھائی کو حکم دیا کہ ان کے ترکے سے قرض ادا کرے۔ حاکم ابو احمد نے یہ بیان کیا ہے اور ان کا قصہ ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے۔ ابن الدباغ نے یہ ابوعمر سے بیان کیا ہے۔

۵۶۱۷۔ حضرت یسارؓ مولیٰ بریدۃ

حضرت یسارؓ مولیٰ بریدہ۔ یہ مدنی ہیں ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر اختصار سے کیا ہے۔

۵۶۱۸۔ حضرت یسارؓ بن بلال

حضرت یسارؓ بن بلال بن احیحہ بن جلاح بن حجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ ان کی کنیت ابو لیلیٰ تھی۔ ان کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ جو کنیتوں کے تحت بیان ہوگا وہ عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ کے جو مشہور فقیہ تھے۔ والد ہیں جو لوگ انہیں صلبًا انصار میں شمار کرتے ہیں وہ بھی ان کا نسب یہی بیان کرتے ہیں۔ بعض انہیں عمرو بن عوف کا مولی کہتے ہیں۔ یہ معرکہ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے قتل ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے انہیں یسار بن بلال لکھا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ ابو نعیم اور ابن مندہ انہیں یسار ابو لیلیٰ لکھتے ہیں اور وہ یہی ہیں۔

۵۶۱۹۔ حضرت یسارؓ الحبشی

حضرت یسارؓ۔ الحبشی۔ یہ صحابی عامر نامی یہودی کے غلام تھے۔ جو محاصرہ خیبر کے موقعہ پر ایمان لائے۔ واقدی نے ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام یسار اور ابن اسحاق نے اسلم تحریر کیا ہے۔ یہ ابوعمر کا بیان ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں۔ ان کا نام یسار تھا اور عامر یہودی کے غلام تھے۔ یونس، سلمہ اور بکائی جنہوں نے مغازی ابن اسحاق یونس سے غزوات کے متعلق روایت کی ہے کسی نے بھی ان کا نام تحریر نہیں کیا۔ غالباً ان کے علاوہ جن لوگوں نے ابن اسحاق سے روایت کی یہ ان کا کام ہے۔

عبیداللہ بن احمدؒ نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ مجھ سے میرے والد اسحاق بن یسار نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک حبشی گڈریا بکریوں سمیت اس وقت آیا جب آپ نے خیبر کے قلعوں کا محاصرہ کر رکھا تھا عرض کیا یارسول اللہ مجھ پر اسلام پیش فرمائیے۔ آپؐ نے اس کی خواہش پر اسلام پر روشنی ڈالی وہ مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ کسی مسلمان کو ذلیل نہیں سمجھتے تھے۔ وہ حبشی کہنے لگا یارسول اللہؐ! اس یہودی کی بکریاں میرے پاس امانت ہیں، میں کیسے واپس کروں فرمایا ان کا رخ ادھر کر دو وہ خود بخود اپنے گھر چلی جائیں گی۔ حبشی اٹھا مٹھی بھر خاک زمین سے اٹھائی ان کے منہ پر دے ماری اور کہا اپنے گھر چلی جاؤ کہ میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔ سب اکٹھی واپس ہوئیں اور سیدھا قلعہ میں داخل ہو گئیں۔

اس کے بعد وہ حبشی اسلامی لشکر میں شامل ہو گیا اور ایک پتھر سے شہید ہو گیا قبول اسلام کے بعد اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی تھی اس کی میت کو حضورؐ کے سامنے لایا گیا جسے آپؐ کے پیچھے رکھا گیا۔ اس کے جسے کو حضورؐ نے اس کی میت پر ڈال دیا۔ حضورؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ آپؐ نے فوراً اپنا رخ بدل لیا۔ صحابہ نے دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ اس کے دائیں بائیں میں نے دو بہشتی حوروں کو دیکھا۔ ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

لیکن ابونعیم نے لکھا ہے کہ یہ شخص عامر نامی ایک یہودی کا غلام تھا اور خیبر میں ایمان لایا تھا اس کے بعد انہوں نے وہ حدیث بیان کی جسے ثابت البنانی نے ابوہریرہ سے روایت کیا وہ حضورؐ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ایک بدنما سا حبشی جس کے سر پر ہرن پکڑنے کا جال تھا اور جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا آیا حضورؐ نے اسے مرحبا کہا۔ اس کے بعد ابونعیم نے اس کے ترجمے میں حدیث بیان کی ہم بھی انشاءاللہ اس کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

۵۶۲۰۔ حضرت یسارؓ الخفاف

حضرت یسارؓ الخفاف۔ سلمہ بن شبیب نے حفص بن عبدالرحمان ہلالی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں ایک رات حضور اکرمؐ کے ساتھ مدینے کی گلیوں میں گشت پر تھا ہم ایک مکان پر پہنچے جسے فرشتوں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا جب حضورؐ اندر داخل ہوئے تو وہاں نور سے چکاچوند کا عالم تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے نماز کو مختصر کیا۔ تو آپؐ نے پوچھا تم کون ہو؟ عرض کیا فلاں شخص کا غلام ہوں اور یسار نام ہے دریافت فرمایا تمہارے آقا کا کیا نام ہے۔ اس نے کہا خفاف، صبح کو حضور اکرمؐ نے اس کے موالی کو طلب فرمایا اور غلام کو خریدنا چاہا انہوں نے وجہ دریافت کی تو حضورؐ نے فرمایا کہ میں اسے آزاد کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام ہم ہی کر دیتے ہیں۔ حضورؐ نے اجازت دے دی اور انہوں نے غلام کو آزاد کر دیا۔ دوسری رات کو جب حضورؐ پھر اس مکان پر تشریف لے گئے تو فرشتے موجود نہ تھے اندر داخل ہوئے دیکھا کہ غلام سجدے میں پڑا ہے اور روح پرواز کر گئی ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۲۱۔ حضرت یسارؓ الراعی

حضرت یسارؓ الراعی۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے جو آپؐ کے اونٹ چراتے تھے جنہیں بنو عرینہ کے کچھ آدمیوں نے قتل کر دیا تھا اور ان کی آنکھوں میں کانٹے چبھوئے تھے۔ انہیں قبا میں دفن کیا گیا تھا سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ حضورؐ کے ایک غلام کا نام یسار تھا۔ جو چراگاہ میں اونٹنیاں چراتے تھے چونکہ وہ نماز ذوق شوق سے پڑھتے تھے۔ اس لئے آپؐ نے آزاد فرمادیا تھا۔ اس اثناء میں بنو عرینہ کے کچھ لوگوں نے جن کے پیٹ بڑھ گئے تھے۔ مدینہ آ کر اسلام قبول کیا۔ حضورؐ نے انہیں اس چراگاہ میں بھیج دیا۔ جب وہ اونٹنیوں کا دودھ پینے سے تندرست ہو گئے تو غلام کو قتل کر کے اونٹوں کو بھگا لے گئے۔ اور یہ واقع مشہور ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۲۔ حضرت یسارؓ بن سبع

حضرت یسارؓ بن سبع ابو الغادیہ جہنی یا مزنی بہ قول عقیلی یہ اصح ہے۔ ان کی شہرت کنیت سے ہے۔ یہ عمار بن یاسر کے قاتل ہیں۔ بروایتے ان کا نام یسار بن ازیہر تھا اور پہلے ان کا ذکر ہو چکا بعض نے مسلم کہا ہے واسط العراق میں مقیم ہو گئے تھے۔ ہم کنیتوں میں ان کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۳۔ حضرت یسارؓ بن سوید

حضرت یسارؓ بن سوید الجہنی یا یسار بن عبداللہ والد مسلم بن یسار بصری۔ انہوں نے کئی احادیث حفیدہ عبداللہ بن مسلم بن یسار سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی ہیں مثلاً جرابوں پر مسح، اور سرخ رنگ۔ یہ ابوعمر کا بیان ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نام یسار ابو مسلم لکھا ہے جو فضالہ بن ہلال کے مولی تھے۔ ابونعیم کے مطابق ایک روایت میں یسار بن سوید الجہنی آیا ہے جو بصرہ میں ٹھہر گئے تھے۔ ان سے حدیث مسح بن علی الخفین اور سرخ رنگ کے امتناع کی حدیث مروی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۴۔ حضرت یسارؓ بن عبد

حضرت یسارؓ بن عبد یا یسار بن عمرو بن ابن عبد اشہر۔ وہ بنولحیان بن ہذیل سے تھے۔ کنیت ابوعزہ تھی۔ اور اسی سے مشہور تھے بصری تھے ان سے ابوالملیح ہذلی نے روایت کی۔

نضر بن شمیل نے عبداللہ بن حمید سے، انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے ابوعزہ یسار بن عبد سے، جو حضور اکرمؐ کے صحابہ سے تھے روایت بیان کی رسول اکرم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں۔ جنہیں خدا کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے ان اللہ عندہ علم الساعۃ آیت پڑھی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۵۔ حضرت یسارؓ مولی فضالہ بن ہلال

حضرت یسارؓ مولی فضالہ بن ہلال۔ انہیں اور فضالہ کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوعمر نے مختصر اذکر کیا ہے۔ انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یسار کو (یسار بن سوید) فضالہ کا مولیٰ لکھا ہے۔ لیکن ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے یسار کو فضالہ کا مولیٰ اور مسلم کا والد اور سوید کا بیٹا قرار دیا ہے اور دونوں نے عبداللہ بن موسیٰ علوی کی حدیث جو انہوں نے عبداللہ بن مسلم بن یسار سے، انہوں نے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی بیان کی کہ وہ اپنے آقا فضالہ کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے کہ انہوں نے حضور اکرم کو فرماتے سنا نماز، نماز، خواتین، خواتین۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ دونوں کی حیثیت برابر ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۲۶۔ حضرت یسارؓ ابوفکیھہ

حضرت یسارؓ ابوفکیھہ۔ جو صفوان بن امیہ کے مولیٰ تھے۔ جب رسول اکرمؐ خباب عمار، ابوفکیھہ یسار اور اس قسم کے مفلس لوگوں کے ساتھ مل بیٹھتے تو کفار قریش آپ کی ہنسی اڑایا کرتے۔

۵۶۲۷۔ حضرت یسارؓ جد محمد بن اسحاق

حضرت یسارؓ۔ یہ صحابی محمد بن اسحاق بن یسار صاحب المغازی کے دادا تھے۔ جعفر بن عبدالواحد سے مروی ہے کہ ان سے محمد بن اسحاق بن کثیر بن یسار نے بیان کیا کہ ان سے کرامہ دختر محمد بن اسحاق بن یسار نے اپنے والد محمد سے، انہوں نے اپنے والد اسحاق سے انہوں نے دادا یسار سے روایت کی کہ انہیں حضور کی خدمت میں لایا گیا۔ آپؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعائی فرمائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۸۔ حضرت یسارؓ مولی عمرو

حضرت یسارؓ مولیٰ عمرو بن عمیر ثقفی۔ یہ طائف سے نکل کر حضور کے پاس آ گئے تھے اور آپ نے آزاد فرما دیا تھا ان کے نوے یا ستر بچے تھے بچے اور بچیاں بہ مقام سرف بنوتمیم اور بنوعقیل میں شادی کی تھی اور حجاج بن یوسف کی سرکار میں ملازم رہے تھے۔ یہ جعفر کا بیان ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۲۹۔ حضرت یسارؓ مولیٰ المغیرۃ بن شعبہ

حضرت یسارؓ مولیٰ مغیرہ بن شعبہ۔ یہ حبشی تھے۔ حضورؐ کے عہد میں فوت ہوئے۔ موسیٰ بن ابوعبید نے ثابت البنانی سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی وہ مسجد میں حضورؐ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک بھدا سا حبشی جس کے سر پر ہرن پکڑنے کا جال تھا آیا جو کہ مغیرۃ بن شعبہ کا غلام تھا حضورؐ نے اسے خوش آمدید کہا اس کے بعد راوی نے ایک لمبی چوڑی حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے تو ترجمے اور حدیث کو اسی انداز میں بیان کیا ہے جس انداز میں کہ ہم نے بیان کیا ہے لیکن ابونعیم نے اس حدیث کو یسار حبشی کے ترجمے میں (جو عامر یہودی کا غلام تھا اور غزوۂ خیبر میں موجود تھا) بیان کیا ہے اور پھر یہ حدیث لکھ دی ہے اس کا خیال تھا کہ دونوں ایک ہیں اور جس نے انہیں دو مختلف آدمی قرار دیا اس کا خیال یہ تھا کہ اول الذکر عامر یہودی کا غلام تھا جو خیبر میں موجود تھا اور وہاں مشرف بہ اسلام ہوا اور ابوہریرہ بھی خیبر میں اسلام لائے مال غنیمت کی تقسیم کے وقت اور ابونعیم نے ذکر کیا کہ یسار عامر کا غلام تھا خیبر میں موجود تھا تو کیسے ہوسکتا ہے کہ ابوہریرہ نے یسار کو مسجد میں دیکھ لیا اور ترجمے میں اسکو عامر یہودی کا غلام بنا دیا۔ اور پھر حدیث میں اسی کا بعینہٖ تذکرہ کرتے ہوئے اس کو مغیرہ بن شعبہ کا غلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا ہے۔ جو صریح تناقض ہے۔

۵۶۳۰۔ حضرت یسارؓ ابو ہند حجام

حضرت یسارؓ ابو ہند حجام۔ آپؐ کے حجام تھے ابن وہب نے روایت کی ہے ابن سمعان سے کہ ربیعہ نے ان کو خبر دی کہ ابو ہند یسار انہوں نے حضور اکرمؐ کی فصد سینگ اور چھری سے لی تھی کیونکہ اس کھانے کی وجہ سے جو خیبر میں حضورؐ نے ایک یہودیہ کی ضیافت میں کھایا تھا اور جس میں زہر ملایا گیا تھا اس شکایت کے دفعیہ کے لئے آپؐ ہر سال فصد لگوایا کرتے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۱۔ حضرت یسارؓ مولی ابو الہیثم

حضرت یسارؓ مولی ابو الہیثم بن تیہان۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۲۔ حضرت یسرؓ بن الحارث

حضرت یسرؓ بن حارث بن عبادہ بن عمیر بن سریع بن بجاد بن عبد بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض العبسی۔ ابو الشغب عبسی سے مروی ہے کہ بنو عبس کے ساتھ قبیلے کے جو مہاجرین اولین سے تھے۔ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں یسر بن حارث بن عبادہ بھی تھے۔ وہ ایمان لائے اور حضورؐ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن ماکولا نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

۵۶۳۳۔ حضرت یسیرؓ بن عمرو

حضرت یسیرؓ بن عمرو انصاری یا اسیر۔ ابو عوانہ نے ان کی حدیث داؤد بن عبداللہ سے، انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ وہ یزید بن معاویہ کے عہد خلافت میں جناب یسیر کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ کہنے لگے لوگ کہتے ہیں کہ یزید اچھا آدمی نہیں۔ میں ان سے متفق ہوں لیکن میں امت محمدیہ میں اتفاق کو افتراق پر ترجیح دیتا ہوں کیونکہ حضور کا ارشاد ہے کہ اتفاق میں بھلائی ہے۔ نیز آپؐ نے فرمایا حیا علامت ایمان ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

امیر ابو نصر نے انہیں صحابی شمار کیا ہے اور ان سے حمید بن عبدالرحمان نے روایت کی ہے۔

۵۶۳۴۔ حضرت یسیرؓ بن عمر الکندی

حضرت یسیرؓ بن عمر الکندی السکونی یا دارمی یا شیبانی کوفی۔ انہیں عدم بلوغت کی حالت میں حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ جب حضور اکرم کا انتقال ہوا۔ تو بقول ابن معین ان کی عمر دس برس اور بروایتے گیارہ سال تھی۔ ابن فضیل اور ابو معاویہ نے شیبانی سے اور انہوں نے یسیر سے یہی روایت کی، ابو الخیار ابن معین جنہوں نے ابن مسعود سے روایت کی۔ ان کا نام اسیر بن عمرو بیان کیا اور انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور حجاج کے زمانے تک زندہ رہے، انہوں نے آپؐ سے دو حدیثیں روایت کیں ایک مادہ کھجور کا ملاپ اور دوسری دربارۂ فصد۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقول ابن المدینی۔ اہل بصرہ انہیں اسیر بن جابر کہتے ہیں اور ان سے حضرت عمرؓ کی دو حدیث روایت کرتے ہیں جو اویس قرنی کے بارے میں ہے۔ اہل کوفہ میں بعض لوگ انہیں یسیرا اور بعض اسیر کہتے ہیں۔

اہل بصرہ میں زرارہ بن اوفی۔ ابن سیرین ابوعمران الجونی اور حمید بن ہلال نے روایت کی ہے اور کوفیوں میں ابواسحاق شیبانی ابوعمرو شیبانی اور ان کے بیٹے قیس بن یسیر نے روایت کی۔ ہم نے اس کا ذکر باب الہمزہ میں کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

بقول ابن ماکولا یہ صحابی حضور اکرمؐ کے زمانہ ہجرت میں پیدا ہوئے۔

۵۶۳۵۔ حضرت یسیرؓ بن العنبس

حضرت یسیرؓ بن عنبس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انصاری ظفری۔ ایک روایت میں ان کا نام نسیر مذکور ہے۔ اور وہ اکثر بن نسیر کے باب میں بیان ہوا ہے۔

باب یا و عین وفا

۵۶۳۶۔ حضرت یعقوبؓ بن اوس

حضرت یعقوبؓ بن اوس۔ خالد الحذاء نے قاسم بن ربیعہ سے، انہوں نے ایک صحابی یعقوب بن اوس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا یاد رکھو قتل خطا قتل عمد کے مشابہ ہے اس بنا پر جو شخص کوڑے یا لاٹھی سے مارا جائے وہ بھی اس میں شامل ہوگا اور اس کی چالیس اقسام ہیں۔

احمد بن زہیر کہتے ہیں کہ یعقوب صحبت سے فیض یاب نہیں ہوئے اور حماد بن سلمہ نے حمید سے، انہوں نے قاسم بن ربیعہ سے، انہوں نے حضور اکرم سے مرسلاً بیان کیا۔ نیز انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے یعقوب سدوسی سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۷۔ حضرت یعقوبؓ بن الحصین

حضرت یعقوبؓ بن الحصین نے حضورؐ کی زیارت کی اور ان سے مجاہد بن جبر نے بیان کیا کہ میں نماز میں آپؐ کے دائیں بائیں بالجہر سلام پھیرتے ہوئے رخسار مبارک دیکھ رہا ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۳۸۔ حضرت یعقوبؓ بن زمعہ

حضرت یعقوبؓ بن زمعہ۔ جعفر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ان وادیوں میں گھوم پھر رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا آپ نماز کے لئے رک گئے اور ہم بھی، کہ شعب ابودب سے ایک جنگلی گدھا نمودار ہوا۔ حضور اکرمؐ نے تکبیر تحریمہ کہنے میں توقف فرمایا۔ اس دوران میں یعقوب بن زمعہ (بنو اسد کے بھائی) نے اسے ڈرایا اور بھگا دیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۳۹۔ حضرت یعقوبؓ القبطی

حضرت یعقوبؓ القبطی۔ جو ابومذکور انصار کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابوزبیر نے روایت کی ہے جابر سے کہ انہوں نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا۔ جس کو یعقوب قبطی کہا جاتا تھا۔ جب حضور اکرمؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کیا ابومذکور کے پاس اس کے علاوہ بھی کچھ مال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا مجھ سے کون اسے خریدے گا۔ چنانچہ نعیم النحام نے آٹھ سو درم سے خرید لیا۔ بعدہٗ حضورؐ نے فرمایا اس رقم کو اپنی ذات پر خرچ کرو اور اگر کچھ بچ جائے تو اقارب پر اور اگر پھر بھی بچ جائے تو فلاں فلاں مصارف میں صرف کرو۔

راوی نے آزاد کرنے والے اور آزاد کردہ غلام کا نام بیان نہیں کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ ابن ماکولا نے اس کا نام یعقوب قبطی لکھا ہے یہ وہ شخص ہیں جنہیں مقوقس نے ماریہ قبطیہ کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں بطور ہدیہ روانہ کیا تھا اور وہ مسلمان ہو گئے تھے اور بنوفہر کی ولایت میں آ گئے تھے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔

۵۶۴۰۔ حضرت یعلیٰؓ بن امیہ

حضرت یعلیٰؓ بن امیہ بن ابی عبیدہ بن ہمام بن حارث بن بکر بن زید بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم التمیمی حنظلی ابوصفوان یا ابوخالد ان کا عرف یعلی بن منیہ ہے اور منیہ ان کی والدہ ہیں اور منیہ دختر غزوان، وہمشیرہ عتبہ بن غزوان ہیں ایک روایت میں منیہ دختر حارث بن جابر آیا ہے اس بنا پر وہ عتبہ بن غزوان بن حارث کی پھوپھی ہیں۔ یہ مدائنی اور مصعب اور ان کے بیٹے عبداللہ کی رائے ہے۔ اور ایک روایت میں منیہ دختر جابر کو عتبہ بن غزوان کی پھوپھی کہا گیا ہے زبیر کہتے ہیں کہ وہ یعلی بن امیہ کی دادی ہیں۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ زبیر غلطی پر ہیں۔ ان ماکولا لکھتے ہیں کہ یہ خاتون عوام بن خویلد کی والدہ اور زبیر بن عوام کی دادی تھیں اور یعلی بن امیہ تمیمی (حلیف بن نوفل) کی دادی بھی تھیں اور وہ اسی نام سے معروف تھے اور یہی دارقطنی کی رائے ہے اور محدثین اور مورخین کی رائے یہ ہے کہ منیہ دختر غزوان عتبہ کی ہمشیرہ ہیں۔

یعلی بن منیہ۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان لائے اور غزوۂ حنین، طائف اور تبوک میں شریک رہے ابن مندہ کے مطابق یہ صحابی غزوۂ بدر میں شامل تھے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ نیز یہ بنونوفل بن عبدمناف کے حلیف تھے۔ انہیں حضرت عمرؓ نے یمن کے ایک حصے کی حکومت دی تھی بعد میں حضرت عثمانؓ نے انہیں صنعا کا والی مقرر کیا۔ ایک دفعہ وہ حضرت عثمان سے ملنے آئے تو اتفاقاً حضرت علی کا گزر ادھر سے ہوا۔ وہاں ایک عمدہ سا خچر بندھا دیکھا تو دریافت کیا یہ کس کا ہے جب معلوم ہوا کہ یعلی بن منیہ کا ہے تو تعجب سے فرمایا بلاشبہ یعلی کو خلیفہ کا تقرب خاص حاصل ہے۔

مدائنی لکھتے ہیں کہ یعلی یمنی افواج کے کماندار تھے کہ انہیں خلیفہ کی شہادت کی خبر ملی وہ ان کی امداد کے ارادے سے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ راستے میں اونٹ سے گر پڑے اور ان کی ران ٹوٹ گئی بعد از ایام حج وارد مکہ ہوئے تو لوگ ان سے ملنے آئے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جو شخص بھی حضرت عثمانؓ کا انتقام لینے کے لئے روانہ ہوگا۔ اس کے سازوسامان کی فراہمی ان کے ذمے ہوگی چنانچہ انہوں نے زبیر بن عوام کو ایک ہزار چار سو اونٹ نیز قریش کے ستر آدمیوں کو اور ام المومنین عائشہ کو وہ اونٹ فراہم کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جس پر وہ سوار تھیں۔ اس اونٹ کا نام عسکر تھا۔

یعلی بن منیہ بے حد کریم اور سخی تھے جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کے لشکر میں تھے۔ بعد میں حضرت علیؓ کے حامیوں میں شامل ہو گئے اور جنگ صفین میں موجود تھے۔

ان سے ان کے بیٹے صفوان عکرمہ اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہے۔ کثیر راویوں نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سے روایت کی کہ ہمیں قتیبہ نے، انہوں نے سفیان بن عیینہ سے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو منبر پر قرأت کرتے سنا حاضرین نے یا مالک اونچی آواز سے کہا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۱۔ حضرت یعلیٰؓ بن حارثہ

حضرت یعلیٰؓ بن حارثہ ثقفی۔ بنو زہرہ بن کلاب کے حلیف تھے اور بقول ابومعشر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن اسحاق کے مطابق ان کا نام یحییٰ بن حارثہ تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۲۔ حضرت یعلیٰؓ بن حمزہ

حضرت یعلیٰؓ بن حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف قرشی ہاشمی۔ حضورؐ کے عم زاد اور سید الشہداء کے بیٹے تھے۔

زبیر کہتے ہیں کہ حمزہ بن عبدالمطلب کی نسل سے سوائے یعلیٰؓ کے کوئی نہ بچا اور ان کی پشت سے پانچ بچے پیدا ہوئے جو سب فوت ہو گئے اور یوں حمزہ بن مطلب کی نسل ختم ہو گئی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۳۔ حضرت یعلیٰؓ العامری

حضرت یعلیٰؓ عامری۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابن ماجہ نے سنن میں ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے عفان سے، انہوں نے وہیب سے، انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں نے سعید بن ابوراشد سے انہوں نے یعلی العامری سے روایت کی کہ امام حسنؓ اور حسینؓ آئے اور ایک حدیث پر غور کر رہے تھے لیکن راوی نے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا جو اس ترجمے میں بیان کی ہے۔ ابوعمر نے انہیں یعلی عامری اور بعض نے انہیں یعلی بن مرہ لکھا ہے اور حضور اکرمؐ سے ایک حدیث حضرت امام حسین کی فضیلت میں روایت کی ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۴۔ حضرت یعلیٰؓ بن مرۃ

حضرت یعلیٰؓ بن مرہ بن وہب بن جابر بن عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف الثقفی وعتاب برادر معتب جد عروہ بن مسعود بن معتب۔ اسلام لائے اور حضور اکرمؐ کے ساتھ حدیبیہ میں بیعت رضوان، غزوۂ خیبر، فتح مکہ، غزوۂ ہوازن اور طائف کے معرکے میں موجود تھے۔ ایک روایت میں انہیں عامری لکھا ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

آپؐ کے فاضل صحابہ سے تھے۔ طائف کے غزوے میں حضور اکرمؐ نے انہیں طائف کے انگور کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ ان کی کنیت ابوالمرازم تھی اور ان کی والدہ کا نام سیابہ تھا۔ کبھی انہیں یعلی بن سیابہ بھی کہتے تھے۔ یہ ابن معین کا قول ہے یہ صحابی حضرت علیؓ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حامیوں میں تھے۔ کوفے یا بصرے میں سکونت اختیار کی وہاں ان کا ایک مکان تھا۔

ان سے ان کے بیٹے عبداللہ، عبداللہ بن حفص اور سعید بن ابو راشد وغیرہ نے روایت کی۔ ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن سے، انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے ابوداؤد سے، انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے ابوحفص بن عمر سے انہوں نے یعلی بن مرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص کو پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھا فرمایا جاؤ اور اسے نہلاؤ۔ پھر وہ واپس نہیں لوٹا۔

عفان نے وہب سے انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں نے سعید بن ابو راشد سے، انہوں نے یعلی عامری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ایک دعوت میں جا رہے تھے کہ راہ میں امام حسین بچوں میں کھیل رہے تھے۔ آپؐ نے جماعت سے علیحدہ ہو کر اپنا ہاتھ امام حسین کو پکڑنے کے لئے پھیلایا۔ امام کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھاگ رہے تھے۔ آخر آپؐ نے انہیں پکڑ لیا فرمایا اے اللہ میں اس بچے سے محبت کرتا ہوں اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کرتا ہوں حسین میرے بیٹوں میں ایک بیٹا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یعلی عامری جن کا ذکر گزر چکا ہے وہی یعلی بن مرہ ثقفی ہیں کوئی انہیں عامری اور کوئی ثقفی گردانتا ہے۔ اور اکثر محدثین بنوثقیف کو بنوہوازن ہی شمار کرتے ہیں اور اس سلسلہ نسب کو یوں لکھتے ہیں ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن اور عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن۔ چنانچہ یہ دونوں سلسلہ ہائے نسب بکر میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے کوئی انہیں عامری اور کوئی ثقفی کہتا ہے۔ جب صورت حال یہ ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کی روایت میں انہیں عامری لکھا ہے اور ان سے وہی حدیث روایت کی ہے جو ابوموسیٰ نے یعلی عامری سے حضرت امام حسین کی فضیلت کے بارے میں بیان کی ہے تو اعتراض کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں نکل سکتی ابواحمد عسکری نے یعلی بن مرہ عامری اور یعلی بن مرہ ثقفی کو دو علیحدہ آدمی شمار کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۶۴۵۔ حضرت یعلیٰؓ

حضرت یعلیٰؓ۔ ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے باسنادہ ولید بن مسلم سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے عمرو بن یعلی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ سونے کی انگوٹھی پہنے تھے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا تم نے اس کی زکوۃ ادا کی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس میں بھی زکوۃ ہے۔ فرمایا جلتا انگارہ۔ ابن الدباغ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۶۔ حضرت یعمرؓ السعدی

حضرت یعمرؓ السعدی سعد ہذیم۔ پھر بنوحارث بن سعد سے، اور حارث عذرہ بن سعد کے بھائی سے ان کی کنیت ابوخزامہ تھی۔ یہ ابونعیم کا قول ہے ایک روایت کے مطابق وہ ابوخزامہ کے والد ہیں اور یہی درست ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کی روایت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز ابونعیم نے باسنادہ ابن وہب سے، انہوں نے یونس اور عمرو بن حارث سے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابوخزامہ سے جو بنو حارث بن سعد کے فرد ہیں روایت کی کہ ان کے والد نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہ ہم بیماریوں سے بچاؤ کے لئے دواؤں جنتر منتر اور اسی طرح کی کئی حفاظتی تدبیروں کا استعمال کرتے ہیں۔ کیا یہ اللہ کی تقدیر کو بدل سکتی ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ بھی اللہ کی تقدیر ہی ہے۔ اس طرح ترمذی نے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوخزامہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور اس نے دوادارو اور منتر جنتر کے بارے میں سوال کیا۔ نیز انہوں نے من غیر وجہ زہری سے، انہوں نے ابوخزامہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور یہ اصح ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۷۔ حضرت یعیشؓ جہنی

حضرت یعیشؓ الجہنی۔ ذوالغرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے کوفے میں حدیث بیان کی۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے روایت کی کہ حضورؐ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا چاہئے آپؐ نے فرمایا ہاں اس نے پھر دریافت کیا کیا ان کی قیامگاہوں میں نماز جائز ہے۔ فرمایا نہیں اس نے پھر گزارش کی کیا بکری کے گوشت سے وضو کرنا چاہئے فرمایا نہیں کیا ان کے باڑے میں نماز جائز ہے۔ فرمایا ہاں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۸۔ حضرت یعیشؓ بن طخفة

حضرت یعیشؓ بن طخفة الغفاری شامی۔ ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر نے ان سے یعیش الغفاری نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے پاس ایک اونٹنی لائی گئی آپؐ نے فرمایا اس کا دودھ کون دوھے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا میں حضورؐ نے نام پوچھا تو اس نے کہا مرہ، فرمایا بیٹھ جاؤ پھر ایک آدمی اٹھا جس نے اپنا نام جمرہ بتایا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ پھر میں اٹھا اور میں نے اپنا نام یعیش بتایا تو آپؐ نے دوہنے کی اجازت دے دی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۴۹۔ حضرت یعیشؓ غلام بنی مغیرة

حضرت یعیشؓ غلام بنی مغیرة۔ وکیع نے سفیان سے، انہوں نے حبیب بن ابوثابت سے، انہوں نے عکرمہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ بنو مغیرہ کے ایک عجمی غلام کو پڑھاتے تھے۔ وکیع کہتے ہیں کہ سفیان نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اسے دیکھا اس کا نام یعیش تھا۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے۔ ”**ولقد نعلم انهم يقولون انما يعلمه بشر**“ **لسان الذی یلحد وان الیه اعجمی وهذالسان عربی مبین**“

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۰۔ حضرت یفوذانؓ بن یفد یدویة

حضرت یفوذانؓ بن یفد یدویة۔ جعفر المستغفری نے محمد بن مردانشاہ سے انہوں نے احمد بن عبدة سے انہوں نے یفوذان بن یفد یدویہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا! علم مومن کا دوست، عقل اس کی دلیل ہے۔ عمل قیم، صبر اور حلم اس کے لشکر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر ہیں۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب یا و میم ،نون و واؤ

۵۶۵۱۔ حضرت الیمانؓ بن جابر

حضرت الیمانؓ بن جابر ابو حذیفہ۔ایک روایت میں ان کا نام حسیل ہے۔ہم ان کا نسب ان کے بیٹے حذیفہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ابو الطفیل نے حذیفہ سے روایت کی کہ وہ اور ان کے والد غزوۂ بدر میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے مگر راستے میں انہیں کفار قریش نے پکڑ لیا کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ دونوں باپ بیٹا اسلامی لشکر میں شامل ہونے جا رہے ہیں۔جب انہوں نے کفار سے عہد کیا کہ وہ مدینہ جا رہے ہیں اور ان کے خلاف جنگ میں شریک نہیں ہوں گے تو کفار نے رہا کر دیا۔انہوں نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔تو آپؐ نے انہیں ایفائے عہد کی اجازت دے دی اور فرمایا اللہ ہمارا حامی و مددگار ہو۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر نے اس لئے ان کا ذکر نہیں کیا کہ یمان کے بارے میں محدثین میں اختلاف ہے کہ یہ کس شخص کا لقب ہے۔ابن کلبی اور ابن حبیب کے مطابق یہ جروہ کا لقب ہے۔اور حذیفہ اور جروہ کے درمیان کئی پشتیں ہیں،مثلاً حذیفہ بن حسیل بن جابر بن ربیعہ بن عمرو بن جروہ اور یہی آدمی یمان ہے۔اس کا ذکر بالتفصیل گزر چکا ہے۔

۵۶۵۲۔ حضرت یناقؓ جد الحسن بن مسلم

حضرت یناقؓ جد حسن بن مسلم بن یناق۔ان کی حدیث کو علی بن حجر وغیرہ نے عمر بن ہارون سے،انہوں نے عبد العزیز بن عمر سے،انہوں نے حسن بن مسلم بن یناق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر حاضری دی۔جب زوال ہوا۔تو آپؐ نے لوگوں کو وعظ فرمانا شروع کیا۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۳۔ حضرت یوسفؓ بن عبد اللہ بن سلام

حضرت یوسفؓ بن عبد اللہ بن سلام۔ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔مدنی ہیں حضورؐ کے عہد میں پیدا ہوئے آپؐ نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا سر پر ہاتھ پھیرا اور یوسف نام رکھا بقول واقدی ابو یعقوب کنیت تھی۔حضورؐ سے کئی احادیث روایت کیں ان سے محمد بن منکدر وغیرہ نے روایت کی ان سے مروی ہے کہ آپؐ نے روٹی کا ٹکڑا لے کر اس پر کھجور رکھی فرمایا یہ اس کا سالن ہے دونوں کو تناول فرمایا۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۴۔ حضرت یوسفؓ الفہری

حضرت یوسفؓ الفہری۔نسب مذکور نہیں۔ان سے ان کے بیٹے یزید بن یوسف نے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا اگر جریج راہب فقیہہ عالم ہوتا تو وہ خدا کی عبادت پر اپنی والدہ کی خدمت گزاری کو ترجیح دیتا۔ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے تخریج کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۵۵۔ حضرت یونسؓ بن شداد

حضرت یونسؓ بن شداد الازدی۔ بہ قول ابن مندہ اور ابونعیم نامعلوم آدمی ہیں۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے، انہوں نے ابوموسیٰ عنزی سے، انہوں نے محمد بن عثمہ سے، انہوں نے سعید بن بشیر سے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابوقلابہ سے، انہوں نے ابوالشعثا سے، انہوں نے یونس بن شداد سے روایت کی کہ حضورؐ نے ایام تشریق کے روزے سے منع فرمایا۔ تینوں نے اس ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۶۔ حضرت یونسؓ ابو محمد الظفری

حضرت یونسؓ ابو محمد ظفری انصاری اوسی۔ بقول ابن مندہ مدنی ہیں۔ ابونعیم کوفی بتاتے ہیں۔ ابن ابی فدیک نے ادریس بن محمد بن یونس سے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا کہ موچھوں کو کٹواؤ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے اسی کے لیے بہت زیادہ تعریفیں ہیں کہ جس کی توفیق سے حرف یاء کے اختتام کے ساتھ ہم ناموں کی فہرست اور ان کے تذکرے سے فارغ ہوئے اور ہم اسی اللہ سے التجاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دنیا اور آخرت میں ان کے ذریعے فائدہ مند کرے۔ اب اسی کی توفیق سے اگلے حصے میں کنیت کا تذکرہ شروع کرتے ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

تمت بالخیر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیس با محاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرام کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

www.KitaboSunnat.com

اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

حصہ دہم

مصنف
عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد امجد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ
طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

اسد الغابہ دسویں جلد

ان صحابہ کے حالات زندگی جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں

باب الف

۵۶۵۷۔ حضرت ابو آمنہ فزاریؓ

حضرت ابو آمنہ فزاریؓ۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی اور صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ ان سے ابو جعفر فراء نے روایت کی۔ یہ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ان کے نام میں الف پر مد ہے۔ ابو عمر نے امیہ لکھا ہے لیکن ابن ماکولا نے مد سے لکھا ہے۔ ابو عمر نے آمنہ اور امیہ دونوں صورتوں سے لکھا ہے اور دو علیحدہ آدمی شمار کئے ہیں۔

۵۶۵۸۔ حضرت ابو ابراہیم الجحجبیؓ

حضرت ابو ابراہیم الجحجبی از بنو شیبہؓ۔ ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے روایت کی۔ ہثیم بن خارجہ نے سعید بن میسرہ سے انہوں نے ابراہیم بن ابو ابراہیم الجحجبی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی کہ میرے گھر کی تعمیر کرو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۵۹۔ حضرت ابو ابراہیم مولیٰ ام سلمہؓ

حضرت ابو ابراہیم مولیٰ ام سلمہؓ۔ جو حضورؐ کی زوجہ ہیں۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابی کہا ہے۔ ابو موسیٰ نے اذناً حسن بن احمد مقری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے ابو قتیبہ یعنی سلم بن قتیبہ سے انہوں نے یونس بن اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ابراہیم سے روایت کی کہ وہ ام المومنین ام سلمہ کے غلام تھے۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے بستر پر سوتے اور آپ کے وضو کے برتن کو استعمال کرتے تھے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۰۔ حضرت ابو ابی ابن ام حرامؓ

حضرت ابو ابی ابن ام حرامؓ۔ عبادہ بن صامت کے ربیب تھے اور نام عبداللہ یا عبداللہ بن ابی عبداللہ بن کعب یا عبداللہ بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن نجار تھا۔ ان کی والدہ ام حرام ملحان کی بیٹی اور ام سلیم کی بہن تھی۔ وہ انس بن مالک کی خالہ کے بیٹے تھے۔ قدیم الاسلام تھے۔ اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ شامی تھے۔ ان سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سناء اور شہد کا استعمال کرو کہ ان میں سوائے موت کے ہر مرض کا علاج ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۶۱۔ حضرت ابواثیلہ بن راشدؓ

حضرت ابواثیلہ بن راشد السلمیؓ ۔انہیں صحبت حاصل ہوئی۔حجازی ہیں۔ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اوران کی بیٹی اثیلہ کا ذکر عامر بن مرقش کے ترجمہ میں گزر چکا ہے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۲۔ حضرت ابواحمد بن جحشؓ

حضرت ابواحمد بن جحشؓ ۔ان کا نام عبد بن جحش ہے اور ابن معین نے ان کا نام عبداللہ بن جحش لکھا ہے۔جو غلط ہے ہاں ان کے بھائی کا نام عبداللہ ہے۔ہم ان کا نسب ان کے اوران کے بھائی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔وہ بنواسد خزیمہ سے اسدی ہیں اور بنوعبد شمس کے حلیف۔

ابواحمد شاعر تھے اور سابقون الاولون سے تھے۔عبداللہ بن احمد نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے دربارہ مہاجرین مدینہ بیان کیا کہ ابوسلمہ کے بعد سب سے پہلے مہاجرین میں سے جس نے ہجرت کی وہ عامر بن ربیعہ تھے اور عبداللہ بن جحش اپنے اہل وعیال اوراپنے بھائی ابواحمد عبد بن جحش سمیت ہجرت کرآئے تھے۔

ابواحمد نابینا تھے اور مکے کے نشیب وفراز میں بغیر کسی ساتھی کے گھومتے پھرتے رہتے اور ابوسفیان کی بیٹی فارعہ ان کے نکاح میں تھی۔یہ لوگ اپنے مکی مکانات خالی کر گئے تھے۔ایک دن عتبہ بن ربیعہ، عباس بن عبدالمطلب اور ابوجہل بن ہشام وہاں سے گزرے عتبہ نے دروازے پر دستک دی وہاں کوئی نہ تھا جب اس نے یہ حالت دیکھی تو اس نے دردناک آہ بھری اور یہ شعر پڑھا

وکل دار وان طالت سلامتها　　　　یوما ستدرکها النکباء و الحوب

"ہر مکان خواہ وہ ایک طویل عرصے تک بہ خیر وعافیت رہا ہو۔ایک دن اس پر مصائب اور حوادث ٹوٹ پڑیں گے۔"

آہ بنوجحش کے گھر خالی ہو گئے ہیں۔ابوجہل نے کہا تمہیں اس پر کیوں رونا آیا۔یہ ہمارے بھتیجے کی کارگزاری ہے۔جس نے ہماری جمعیت کا شیرازہ بکھیر دیا۔ہمارے درمیان تفرقہ پیدا ہو گیا ہے اور تعلقات منقطع ہو گئے ہیں۔ابواحمد اور ان کے بھائی عبداللہ مدینہ میں مبشر بن عبدالمنذر کے پاس آکر ٹھہرے۔ابواحمد نے اپنی بہن زینب (ام المومنین) کے بعد ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔اورابواحمد کا ذکر عبد بن جحش کے ذکر میں گزر چکا ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۳۔ حضرت ابواخزمؓ

حضرت ابواخزمؓ بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار۔ان کے بھائی کا نام سہل تھا۔وہ بیعت عقبہ میں موجود تھے بدری صحابی ہیں۔اور تمام غزوات میں شریک ہوئے اور معرکہ جسر (جس میں ابوعبید ثقفی مارے گئے تھے میں بھی شریک تھے۔ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۶۴۔ حضرت ابوالاخنس رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالاخنس بن حذافہ بن قیس رضی اللہ عنہ بن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی۔ ان کی اور ان کے بھائی خنیس کی ماں کا نام ضعیفہ دختر جزیم بن سعید بن رئاب بن سہم تھا۔ یہ صحابی عبداللہ اور خنیس بن حذافہ کے بھائی تھے ان کی صحبت مشکوک ہے۔ ان کا نام بھی معلوم نہیں ہو سکا ان کے بھائیوں کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

زبیر اور عقب نے ابوالاخنس ولد حذافہ (جو بنو قیس بن عدی سے تعلق رکھتے ہیں) کی اولاد کے بارے میں لکھا ہے کہ اس خاندان میں سے سوائے عبداللہ بن محمد بن ذویب بن غمامہ بن ابوالاخنس بن حذافہ کے سب ختم ہو گئے ہیں۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۵۔ حضرت ابوادریس رضی اللہ عنہ

حضرت ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو الخولانی۔ یہ غزوۂ حنین کے سال پیدا ہوئے۔ کبار تابعین سے ہیں۔ وہ فضالہ بن عبید کے بعد امیر معاویہ اور یزید کی طرف سے عبدالملک بن مروان کے عہد تک دمشق کے قاضی رہے اور اسی دوران میں وفات پائی۔ مکحول کہتے تھے کہ انہوں نے ادریس کی طرح کا کوئی آدمی نہیں دیکھا انہوں نے عبادہ بن صامت، شداد بن اوس، ابوالدرداء اور عبداللہ بن مسعود سے سماع کیا۔ معاذ سے ان کے سماع کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۶۔ حضرت ابواذینہ عبدی رضی اللہ عنہ

حضرت ابواذینہ عبدی یا صدفی رضی اللہ عنہ۔ آخر الذکر اصح ہے۔ ان سے علی بن ریاح نے روایت کی تمہاری عورتوں میں اچھی وہ ہیں۔ جو بچے پیدا کریں، محبت کریں باحیا اور خیر خواہ ہوں۔ انہوں نے اپنی حدیث مصر میں بیان کی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۷۔ حضرت ابوارطاۃ احمسی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوارطاۃ احمسی رضی اللہ عنہ۔ یہ جریر کا پیغام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے۔ امام بخاری نے باب المغازی میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا نام حصین بن ربیعہ یا ربیعہ بن حصین تھا۔ حصین کے ترجمے میں ہم بالتفصیل لکھ آئے ہیں مسلم نے یہ روایت مروان بن معاویہ حسین لکھا ہے۔

یحییٰ اور ابویاسر نے باسنادہم مسلم سے انہوں نے ابن ابوعمر سے انہوں نے مروان سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے روایت کی اور ذوالخلصہ کی بربادی کا ذکر کیا اور بتایا کہ ابوارطاہ حسین بن ربیعہ جریر کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش خبری دینے آئے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۸۔ حضرت ابواروی، دوسی رضی اللہ عنہ

حضرت ابواروی، دوسی، حجازی رضی اللہ عنہ۔ یہ صحابی ذوالحلیفہ میں قیام کرتے۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوواقد صالح بن محمد بن زائدہ مدنی نے سلیمان بن حرب نے وہیب سے انہوں نے ابوواقد صالح بن محمد سے انہوں نے ابواروی سے روایت کی کہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عصر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھ کر غروب آفتاب سے پہلے شجرہ پہنچ جایا کرتا تھا۔

احمد بن عثمان بن ابوعلی نے ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید سے انہوں نے ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلمان سے انہوں نے ابوبکر محمد بن علی بن موسیٰ بن مردویہ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیبلی سے اور دعلج بن احمد سے انہوں نے محمد بن علی بن زید سے انہوں نے بشر بن عیسیٰ بن مرحوم العطار سے انہوں نے نضر بن عربی سے انہوں نے عاصم بن سہیل سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابواروی دوسی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر اور عمرؓ آ گئے آپ نے فرمایا اللہ کا شکر کہ تم دونوں نے میرے مشن کی تائید کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۶۹۔ حضرت ابوالازور احمریؓ

حضرت ابوالازور احمریؓ۔ بلند مرتبہ صحابہ سے تھے اور شراب پینے کے بارے میں ان کا واقعہ مشہور ہے۔ ابوالازور ابوجندل اور ضرار بن خطاب نے شراب کے بارے میں قرآن سے ایک آیت کی تاویل تھی جیسے ہم ابوجندل کے ترجمے میں بیان کریں گے۔

ابوالازور نے حضور اکرم ﷺ سے ایک حدیث روایت کی آپ نے فرمایا۔ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۰۔ حضرت ابوالازور ضرار بن خطابؓ

حضرت ابوالازور ضرار بن خطابؓ۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۱۔ حضرت ابوالازہر الانماریؓ

حضرت ابوالازہر الانماری شامی ؓ۔ ایک روایت میں ان کا نام ابوزہیر مذکور ہے۔ عبدالوہاب بن علی بن الامین نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے جعفر بن مسافر تنیسی سے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے ثور سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوالازہر انماری سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ بستر پر استراحت کے لئے لیٹتے تو ذیل کی دعا پڑھتے

بسم اللہ وضعت جنبی. اللھم اغفرلی ذنبی – واخسأ شیطانی وفک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلی

ابومسہر نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوالازہر سے اور ابوہمام اہوازی نے ثور بن خالد سے انہوں نے ابوالازہر انماری سے روایت کی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ربیعہ بن یزید دمشقی نے واثلہ بن اسقع اور ابوالازہر سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص طلب علم میں نکلا اور کامیاب ہوا تو اسے دوگنا ثواب ملے گا لیکن جو شخص طلب علم میں نکلا لیکن کامیاب نہ ہوا۔ اسے ایک گنا ثواب ملے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۷۲۔ حضرت ابوالازہرؓ

حضرت ابوالازہرؓ۔نسب نامعلوم یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔ابواحمد حاکم کہتے ہیں کہ یہ صاحب اول الذکر سے مختلف ہیں۔ ابوموسیٰ نے باسنادہ ربیعہ بن یزید سے انہوں نے واثلہ بن اسقع اور ابوالازہر سے روایت کی کہ حضور اکرم نے دربارۂ علم مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی۔ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ کی یہ حدیث اول الذکر سے علیحدہ ہے کیونکہ اسے ابن مندہ نے بیان کیا ہے اور اس میں صرف سونے کی دعا کا ذکر ہے اور طلب علم کی حدیث کو مع سونے کی دعا کے ابوعمر نے انماری کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور دونوں کو ایک آدمی قرار دیا ہے لیکن میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ ابواحمد کو کس طرح معلوم ہوگیا ہے کہ یہ صحابی انماری سے علیحدہ ہیں کیونکہ نہ تو ان کا نسب ان سے علیحدہ ہے اور نہ ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور دلیل ہے۔

۵۶۷۳۔ حضرت ابواسرائیل انصاریؓ

حضرت ابواسرائیل انصاریؓ۔مدنی ہیں اور انہیں صحبت حاصل ہوئی۔عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے بیان کیا کہ میرے والد نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسرائیل سے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔صحابہ نے حضور اکرم ﷺ کو بتایا یا رسول اللہ ﷺ یہ وہ شخص ہے جو نہ بیٹھتا ہے نہ لوگوں سے باتیں کرتا ہے اور نہ سائے میں کھڑا ہوتا ہے اور روزہ رکھتا ہے حضور اکرم نے فرمایا اسے کہو کہ بیٹھے' باتیں کرے سائے میں آرام کرے اور روزے رکھے۔تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۴۔ حضرت ابواسماء شامیؓ

حضرت ابواسماء شامیؓ۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ان کی حدیث ان کی اولاد نے والد سے یوں بیان کی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے۔بیعت کی اور آپ سے مصافحہ کیا اس پر انہوں نے دل میں ٹھان لی کہ وہ اس ہاتھ سے کسی دوسرے آدمی سے مصافحہ نہیں کریں گے چنانچہ وہ کسی سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۵۔ حضرت ابوالاسود تمیمیؓ

حضرت ابوالاسود تمیمیؓ۔جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ان سے رزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے بنوتمیم کے ایک شیخ سے انہوں نے اپنے ایک شیخ سے جس کا نام ابوالاسود تھا' سنا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جھوٹی قسم کھانے سے عورتیں بانجھ ہوجاتی ہیں۔ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۶۔ حضرت ابوالاسود بن سندرؓ

حضرت ابوالاسود بن سندر الجذامیؓ۔ایک روایت میں ان کا نام سندر یا عبداللہ بن سندر ہے۔یہ درست نہیں ان کا نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالاسود ابن سندر ہے۔ ان کی حدیث در بارہ بنواسلم غفار تجیب مصر میں معروف ہے۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے یزید بن ابی حبیب نے بہ سند ابوالخیر روایت کی۔ ہم ان کا ذکر مفصل عبداللہ بن سندر کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۷۔ حضرت ابوالاسود بن یزیدؓ

حضرت ابوالاسود بن یزیدؓ بن معدیکرب بن سلمہ بن مالک بن حارث بن معاویہ بن حارث الاکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع الکندی۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ معزز آدمی تھے یہ طبری کا قول ہے۔ ابن کلبی نے الجمہرہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعلی غسانی نے استیعاب میں۔

۵۶۷۸۔ حضرت ابواسید بن ثابت انصاریؓ

حضرت ابواسید بن ثابت انصاریؓ یا عبداللہ بن ثابت مدنی تھے۔ ان سے عطا الشامی نے روایت کی۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور سر پر لگاؤ کیونکہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے لیکن اس حدیث کا اسناد درست نہیں۔ اسید میں ہمزہ پر زبر بھی پڑھی گئی ہے اور پیش بھی یہ ابوعمر کا قول ہے عبداللہ بن ثابت کے ترجمے میں ان کا ذکر آچکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۷۹۔ حضرت ابواسید بن علیؓ

حضرت ابواسید بن علی بن مالک انصاریؓ۔ محمد بن اسحٰق سراج نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ان سے حسن بن ابوالحسن نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب مدینے کی آبادی سلع پہاڑی تک پہنچ جائے تو شام پر چڑھائی کر دو لیکن اگر ایسا نہ کر سکو تو حکم مانو اور اطاعت کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۰۔ حضرت ابواسید الساعدیؓ

حضرت ابواسید الساعدیؓ۔ ان کا نام مالک بن ربیعہ یا ہلال بن ربیعہ تھا لیکن مالک زیادہ مشہور ہے۔ ہم مالک کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کر آئے ہیں۔ یہ بنوساعدہ سے انصاری خزرجی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنوساعدہ مالک بن ربیعہ بن البدن کا نام لیا ہے۔ وہ حجازی تھے۔ ان سے سہل بن سعد نے روایت کی وہ کہنے لگے اگر میری آنکھیں بے نور نہ ہو جاتیں تو میں آپ کو وہ گھاٹی دکھاتا۔ جہاں غزوۂ بدر میں ہماری امداد کو فرشتے نکلے تھے۔ ابواسید نے ۶۰ ہجری یا ۶۵ ہجری یا ۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ ابوعمر آخری روایت کو غلط قرار دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے شرکائے بدر میں سب سے زیادہ عمر پائی تھی۔ ان کا قد چھوٹا' بال گھنے اور داڑھی سیاہ تھی۔ ایک روایت کے مطابق مہندی لگاتے تھے اور ان کی عمر ۸۷ برس تھی۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ' نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کے ترجمے میں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ابواحمد حاکم نے کتاب الکنی میں ابواسید بن علی بن مالک انصاری لکھا ہے اور ان کی صحبت کا بھی ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں سعید بن ابوعروبہ سے بروایت قتادہ یہ خبر بیان کی ہے کہ حضور اکرمؐ نے زینب دختر خزیمہ سے نکاح کیا اور ابواسید بن علی بن مالک الانصاری کو بنوعامر بن صعصعہ کی ایک خاتون کے پاس نکاح کا پیغام دے کر بھیجا۔ حضور اکرمؐ نے اس خاتون کو دیکھا نہ تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ابواسید نے اس خاتون کا آپ سے نکاح کرادیا اور ابوعمر نے ان ابواسید کو ابواسید ساعدی کے علاوہ کوئی اور آدمی قرار دیا ہے حالانکہ یہ ابواسید ساعدی ہی ہیں۔ واللہ اعلم

۵۶۸۱۔ حضرت ابواسیرہؓ

حضرت ابواسیرہ بن حارث بن علقمہؓ۔ واقدی نے ان کا ذکر شہدائے احد میں کیا ہے۔ واقدی نے ان کا نام ابوہبیرہ لکھا ہے جب کہ باقی لوگ انہیں ابواسیرہ کہتے ہیں اور ابوہبیرہ ان کے بھائی ہیں۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوہبیرہ کے ترجمے میں ہم ذرا تفصیل سے بیان کریں گے۔

۵۶۸۲۔ حضرت ابوالاشعثؓ

حضرت ابوالاشعثؓ۔ ابن الدباغ اندلسی لکھتے ہیں کہ بزار نے المقلین میں انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ محمد بن اشعث نے اپنے والد سے۔ انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تیل کی مالش سے سر کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔ لباس سے اقتصادی حالت کا اظہار ہوتا ہے اور خادم کے ساتھ حسن سلوک سے دشمن ذلیل ہوتا ہے۔

۵۶۸۳۔ حضرت ابوالاعور الانصاریؓ

حضرت ابوالاعور بن ظالمؓ بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی۔ غزوۂ بدر میں اور احد میں موجود تھے۔ ابن اسحق کہتے ہیں کہ ان کا نام کعب بن حارث تھا۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے بہ سلسلہ بدراز بنوحرام بن جندب ابوالاعور بن حارث بن ظالم بن عبس کا نام لیا ہے اور یہی رائے ابن الکلبی کی ہے۔ ابن عمارہ کہتے ہیں کہ ابوالاعور کا نام حارث بن ظالم بن عبس تھا اور کعب ابوالاعور کے چچا کا نام تھا اور جو شخص ان کے نسب کو نہیں جانتا۔ اس نے کعب ابوالاعور کا نام رکھ دیا لیکن یہ غلط ہے۔ ابن ہشام لکھتے ہیں کہ ان کا نام ابوالاعور حارث بن ظالم تھا لیکن صحیح بات وہ ہے جو ابن اسحق نے کہی ہے اور اسی طرح موسیٰ بن عقبہ نے ابوالاعور بن حارث لکھا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۴۔ حضرت ابوالاعور الجرمیؓ

حضرت ابوالاعور جرمیؓ۔ جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ بنوجرم کا ایک شخص جس کا نام ابوالاعور تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ کہا حضور نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ فرمایا اور اس کی خیریت دریافت کی۔ اور فرمایا اے ابوالاعور! تیرا کیا حال ہے؟ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۵۔ حضرت ابوالاعور عمرو بن سفیان السلمیؓ

حضرت ابوالاعور عمرو بن سفیان السلمیؓ۔ ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ صحابی تھے۔ ابوحاتم رازی لکھتے ہیں۔ نہ تو ان کی صحبت ثابت ہے اور نہ ان سے کوئی روایت مروی ہے ایک روایت میں ہے کہ وہ غزوۂ حنین میں بہ حیثیت کافر شریک ہوئے اور بعد میں مالک بن عوف کے ساتھ اسلام قبول کیا اور انہوں نے غزوۂ حنین میں بنوہوازن کی شکست کا واقعہ بیان کیا بعد میں وہ امیر معاویہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خواص میں شامل ہو گئے تھے اور جنگ صفین میں شریک تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ان مخالفین میں سے تھے جن کے خلاف امیر المومنین قنوت میں بددعا فرمایا کرتے۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۶۔ حضرت ابوامامہؓ

حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ انصاری خزرجی بعدہ از بنو مالک بن نجار۔ عقبہ اول و دوم میں موجود تھے اور انصار کے نقیب تھے۔ بہ قول واقدی یہ پہلے آدمی ہیں جو ذکوان بن عبد قیس کے ساتھ بعد از قبول اسلام مدینے واپس آئے اور بعد از ہجرت انہوں نے بدر سے پہلے نویں مہینے ماہ شوال میں وفات پائی۔ ایک روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے پیشتر وفات پا گئے تھے لیکن پہلی روایت اصح ہے۔ ہم اسعد کے ترجمے میں ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۷۔ حضرت ابوامامہ انصاریؓ

حضرت ابوامامہ انصاری۔ جریری نے ابونضرہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ مسجد نبوی میں تشریف لائے۔ تو وہاں انصار کا ایک آدمی ابوامامہ موجود تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۸۔ حضرت ابوامامہ باہلیؓ

حضرت ابوامامہؓ باہلی۔ صدی بن عجلان نام تھا۔ ہم ان کا ترجمہ پیشتر لکھ آئے ہیں۔ بعض نے انہیں بنو باہلہ کی شاخ سہم کا فرد شمار کیا ہے اور بعض اس کے خلاف ہیں لیکن سب انہیں بنو باہلہ سے شمار کرتے ہیں۔ مصر میں سکونت اختیار کی پھر حمص میں آ گئے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے حضور اکرم سے بکثرت احادیث روایت کیں ہیں۔

فتیان بن محمد بن سودان موصلی نے خطیب ابونصر احمد بن محمد بن عبدالقاہر سے انہوں نے ابوالحسین بن نقور سے انہوں نے ابن حبابہ سے انہوں نے ابوالقاسم بغوی سے انہوں نے طالوت بن عباد سے انہوں نے فضال بن جبیرۃ سے روایت کی کہ ابوامامہ باہلی نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تم مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ تم جب بات کرو تو جھوٹ نہ بولو۔ جب تمہیں امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرو۔ وعدہ کرو تو وعدہ خلافی نہ کرو۔ آنکھیں نیچی رکھو۔ دست درازی نہ کرو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

ابوامامہ نے ۸۱ ہجری میں یا ۸۶ ہجری میں وفات پائی اور حضور اکرم ﷺ کے جو صحابہ نقل مکانی کر کے شام میں آ گئے تھے۔ ابوامامہ ان سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۸۹۔ حضرت ابوامامہ بن ثعلبۃؓ

حضرت ابوامامہ بن ثعلبۃ انصاری حارثی۔ بروایتے ان کا نام ایاس تھا۔ ثعلبہ کے ترجمے میں ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام سہل آیا ہے۔ صحیح روایت ایاس بن ثعلبہ ہے۔ انہوں نے حضور اکرم سے تین حدیثیں روایت کی ہیں (۱) جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کا مال ناجائز طور پر اڑا لیا۔ اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت پڑتی ہے۔ (۲) اسلام سے بیزاری۔ (۳) حضور اکرم ﷺ نے ابوامامہ کی ماں کی تدفین کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی عاصم روایت کی کہ عمرو بن علی نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عبداللہ بن متیب مدنی سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ابی امامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے بدر کی طرف کوچ کا ارادہ کیا۔ تو ابوامامہ بھی آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئے اس پر ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے بھانجے سے کہا کہ تم اپنی ماں کی خدمت گزاری کے لئے رک جاؤ۔ ابوامامہ نے کہا آپ کی بھی تو بہن ہیں۔ آپ رک جائیں۔ یہ بات حضور علیہ السلام کے سامنے کی گئی تو حضور نے ابوامامہ کو رکنے کا حکم دیا اور ابو بردہ لشکر میں شریک ہو گئے۔ جب غزوہ سے واپس آئے تو ابوامامہ کی والدہ فوت ہو چکی تھیں۔ حضور اکرمؐ نے ان کی تدفین کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

یحییٰ اور ابو یاسر نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج یحییٰ بن ایوب۔ قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر نے اسماعیل بن جعفر سے روایت کی۔ ابن ایوب کا بیان ہے کہ اسماعیل نے علاء مولائے حرقہ سے انہوں نے معبد بن کعب السلمی سے انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال اڑا لے۔ تو ضرور جہنم میں جائے گا اور جنت اس پر حرام ہو جائے گی ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہؐ! خواہ معمولی چیز ہو حضور اکرم نے فرمایا۔ ہاں خواہ پیلو کی لکڑی کا ٹکڑا ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۰۔ حضرت ابوامامہ بن سہلؓ

حضرت ابوامامہؓ بن سہل بن حنیف۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ وہ انصاری اوسی ہیں اور ان کا نام اسعد تھا اور حضور اکرمؐ نے ان کا نام ان کے نانا کے نام پر اسعد بن زرارہ رکھا اور کنیت بھی انہی کی عطا فرمائی اور برکت کی دعا کی۔ جناب ابوامامہ نے ۱۰۰ھ میں جب ان کی عمر نوے برس سے کچھ زیادہ تھی وفات پائی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر انہیں کبار تابعین میں شمار کرتے ہیں۔

۵۶۹۱۔ حضرت ابوامیمہ الجشمی

حضرت ابوامیمہ الجشمی۔ بعض لوگوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور روزے کے بارے میں ان سے ایک حدیث بھی بیان کی ہے جسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عصام بن یحییٰ سے قشیری کی حدیث کی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے مسافروں سے نماز کا ایک حصہ معاف کر دیا ہے) ان سے مروی حدیث بھی اسی طرح کی ہے۔

بعض لوگوں نے ان کی کنیت ابوامیہ لکھی ہے اور جس حدیث میں اسناد میں گڑبڑ ہوا سے صحیح نہیں کہہ سکتے اور ابوامیمہ غیر معروف آدمی ہیں بعض لوگوں نے ان کی کنیت ابوتمیمہ لکھی ہے اور اسناد کے پیش نظر ان میں سے منسوب کوئی بات بھی درست نہیں ہے۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابونعیم اور ابوموسیٰ نے انہیں ابوامیمہ جعد نے تحریر کیا ہے اور ان سے بہ قول ابوموسیٰ کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے بکر بن سہل سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے روایت کی کہ انہیں عصام بن یحییٰ نے ابوقلابہ سے انہوں نے عبیداللہ بن زیاد سے انہوں نے ابوامیمہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ رمضان میں ایک سفر کے دوران کھانا کھا رہے تھے اور وہ پاس بیٹھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے۔ آپ نے انہیں کھانے کی دعوت دی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں روزے سے ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اللہ نے رمضان میں نماز اور روزے میں تخفیف فرما دی ہے۔

اس راوی کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض انہیں ابوامیہ کہتے ہیں بعض نے انس بن مالک الکعبی وغیرہ۔ بعض نے ان کا نام ابوامیمہ برادر بنو جعدہ لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۵۶۹۲۔ حضرت ابوامیہ ازدیؓ

حضرت ابوامیہؓ ازدی۔ جنادہ کے والد تھے ان کا نام کثیر تھا۔ یہ امام بخاری اور ابو حاتم کی روایت ہے خلیفہ نے ان کا نام مالک بیان کیا ہے۔ ابن ابی حاتم نے جنادہ بن ابی امیہ لکھا ہے۔ ابوامیہ کو حضور اکرمؐ کی صحبت میسر آئی۔ جنادہ نے ان سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے جنادہ کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۳۔ حضرت ابوامیہ تغلبیؓ

حضرت امیہ تغلبیؓ۔ ابوموسیٰ نے اذناً۔ شیخ زاہد ابوالقاسم رازی سے انہوں نے ابوالفوارس سے انہوں نے ہلال الحفار سے انہوں نے حسین بن یحییٰ بن عیاش سے انہوں نے یحییٰ بن السری سے انہوں نے جریر سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے جندب بن ہلال سے انہوں نے ابوامیہ سے (جن کا تعلق بنو تغلب سے ہے) انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا کہ عشور مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ یہود اور انصاریٰ کے لئے ہے اس روایت میں جندب کا نام مذکور ہے لیکن صحیح حرب بن ہلال ہے اور اس حدیث کو ابوالاحوص نے عطاء سے انہوں نے حرب بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا ابوامیہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا۔ امام ثوری کا اسناد یوں ہے۔ عطاء نے حرب بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی اور ایک روایت میں حرب بن ابی حرب آیا ہے۔ ہم اس کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۵۶۹۴۔ حضرت ابوامیہ جمحیؓ

حضرت ابوامیہ جمحیؓ۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا۔ قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ علم کے حصول کے لئے لوگ کم سن جماعت سے رجوع کریں گے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن معاملہ مشکوک ہے کیونکہ بنو جمح سے جو لوگ صحابہ میں شمار ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ ابوامیہ صفوان بن امیہ اور عمیر بن وہب یہ ابوعمر کا قول ہے نیز ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ابوامیہ جہنی یا لخمی لکھا ہے۔ ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے ابوامیہ لخمی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا قیامت کی علامت یہ ہے کہ لوگ حصول علم کے لئے کم سن طبقے سے رجوع کریں گے۔

اس امر پر سب متفق ہیں کہ ابوامیہ سے بکر بن سوادہ نے روایت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۶۹۵۔ حضرت ابوامیہ شعبانیؓ

حضرت ابوامیہؓ شعبانی۔ ابوموسیٰ کے مطابق ابوزکریا نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ مطر بن علا فزاری دمشقی سے انہوں نے عبدالملک بن سیار ثقفی سے انہوں نے ابوامیہ شعبانی سے روایت کی اور صرف اتنا لکھا کہ وہ جاہلی تھا اور محمد نام تھا اور ابوثعلبہ خشنی سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۶۔ حضرت ابوامیہ ضمریؓ

حضرت ابوامیہ ضمریؓ۔ یا جعدی یا قشیری۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر نے ضمری لکھا ہے۔

اوزاعی اور ابان العطار نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہون نے ابوامیہ سے روایت کی کہ میں ایک سفر کے سلسلے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جب حضور اکرمؐ نے ارادہ نزول فرمایا تو میں واپس ہوا آپ نے فرمایا کیا تم کھانے کا انتظار نہیں کرو گے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں روزے سے ہوں۔ حضور نے فرمایا کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ نے مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے اور نماز آدھی کر دی ہے۔ اور خالد الحذاء نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس بن مالک الکعبی سے روایت کی۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ اس حدیث میں انس بن مالک الکعبی ہی محفوظ ہیں اور یہ حدیث کثیر الاضطراب ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۷۔ حضرت ابوامیہ مخزومیؓ

حضرت ابوامیہ مخزومی حجازی۔ یحییٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے انہوں نے ابوالمنذر مولیٰ ابوذر سے انہوں نے ابوامیہ مخزومی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چور لایا گیا اس نے چوری کا اعتراف کیا لیکن اس کے پاس مال مسروقہ نہ تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ میرا خیال ہے تو نے چوری نہیں کی۔ اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں نے یہ جرم کیا ہے اس نے دو بار یا تین بار یہ کہا فرمایا لیجاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو اور اجرائے حد کے بعد پھر اسے میرے پاس لانا۔ قطع ید کے بعد اسے واپس لائے تو آپ نے فرمایا اللہ سے اپنے جرم کی معافی مانگ اور توبہ کر جب وہ تعمیل ارشاد کر چکا تو حضور اکرم نے دعا فرمائی اے خدا تو اس کا جرم معاف فرما دے۔

اس حدیث کو عمرو بن عاصم نے ہمام سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ سے انہوں نے ابوامیہ انصاری سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۸۔ حضرت ابواناسؓ

حضرت ابواناس کنانی دیلی۔ یہ ابودیلی کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ قبیلے کے سردار تھے اور ساریہ بن زنیم کے بھتیجے تھے اور شاعر تھے حضور اکرمؐ کے بارے میں انہوں نے کہا:

وما حملت من ناقة فوق رحلها ابر و اوفی ذمة من محمد

''آج تک کسی اونٹنی کے پالان پر رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی راست باز اور اپنی ذمہ داریوں سے اچھی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہدہ برآ ہونے والا کوئی آدمی نہیں دیکھا گیا۔

ان کا بیٹا بھی شاعر تھا۔ جن کا نام انس بن ابی اناس تھا۔ جب حکم بن عمرو الغفاری حاکم خراسان فوت ہونے لگے تو اس نے انس کو اپنا جانشین مقرر کر دیا لیکن زیاد نے انہیں معزول کر کے خلید بن عبداللہ الحنفی کو عامل بنا دیا۔ اس پر انس نے ذیل کے دو اشعار کہے۔

الا من مبلغ عنی زیادا مغلغلۃ یخب بھا البرید

اتعزلنی وتطعمھا خلیدا لقد لاقت حنیفۃ ما ترید

''میری طرف سے زیاد کو یہ پیغام جسے قاصد تیز رفتاری سے پہنچائے کون لے کر جائے گا اور اسے کہے گا کہ تو نے مجھے معزول کر کے خلید کو مقرر کر دیا ہے بے شک بنو حنیفہ کو وہ چیز مل گئی جو تو چاہتا تھا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۶۹۹۔ حضرت ابو انس انصاریؓ

حضرت ابو انس انصاری مدنی۔ ان سے ان کے بیٹے حمزہ نے روایت کی۔ ابراہیم بن ابی یحییٰ نے مالک بن حمزہ بن ابی انس سے۔ اس نے باپ سے اس نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب دشمن قریب آ جائے تو اس پر تیر برساؤ اور جب تک وہ تم پر ہلہ نہ بول دیں تلواروں کو نیام سے نہ نکالو۔ الیاس نے حمزہ بن ابی اسید سے انہوں نے اپنے والد سے یہ روایت کی کہ ہمیں کثیر التعداد آدمیوں نے جن میں مسمار بن عمر بن عویس اور محمد بن سرایا بن علی الفقیہہ شامل ہیں۔ باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن عبداللہ جعفی سے انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غسیل سے انہوں نے حمزہ بن ابی اسید سے انہوں نے ابو اسید سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں غزوۂ بدر میں ہدایت فرمائی کہ دشمن قریب آ جائے تو ان پر تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دینا یہ صحیح بخاری کی روایت ہے اور ابو انس نے ابو اسید سے تصحیف کی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۰۔ حضرت ابو اہابؓ

حضرت ابو اہاب بن عزیز بن قیس بن سوید بن ربیعہ بن زید بن عبداللہ بن دارم التمیمی الدارمی۔ یہ خلیفہ کا قول ہے اور ام ابو اہاب فاختہ دختر عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصیٰ ہے۔ یہ بنو نوفل کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے تکیہ لگا کر کھانا کھانے سے منع فرمایا۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۱۔ حضرت ابو اوس اسلمیؓ

حضرت ابو اوسؓ۔ ان کا نام تمیم بن حجر تھا۔ ایک روایت میں ابو تمیم اوس بن حجر اسلمی ہے انہوں نے عرج میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۲۔ حضرت ابو اوس ثقفیؓ

حضرت ابو اوسؓ ثقفی۔ ان کا نام حذیفہ تھا اور یہ اوس کے والد تھے۔ ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آئے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے اوس بن ابی اوس سے روایت کی کہا کہ میں نے اپنے والد کو جوتوں پر مسح کرتے دیکھا میں نے اسے ناپسند کیا والد کہنے لگے کہ حضور اکرم ﷺ کو ایسا کرتے میں نے دیکھا ہے۔ اشیری نے اس باب میں ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۷۰۳۔ حضرت ابواوسؓ

حضرت ابواوسؓ۔ ان کا نام جابر بن عوف تھا اور عمرو بن اوس کے دادا تھے۔ ہم پیشتر ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۴۔ حضرت ابواوفیؓ

حضرت ابواوفیؓ۔ عبداللہ اور زید ان کے دو بیٹے تھے۔ ان کا نام علقمہ بن خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصیٰ بن حارثہ تھا انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ واقدی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ وہ صاحب ہیں جو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں صدقات لے کر آئے تھے تو حضور اکرم نے دعا فرمائی تھے۔ اے اللہ! تو ابواوفی کی اولاد پر اپنی رحمت نازل فرما۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۵۔ حضرت ابوایاسؓ

حضرت ابوایاس یا ابن ایاس۔ جعفر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے سعید بن مسیب نے روایت کی کہ وہ ایک بار سواری پر حضور اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا پڑھوں آپ نے سورۃ قل ہو اللہ احد کی آیات یکے بعد دیگرے پڑھیں پھر سورۃ فلق اور آخر میں سورۃ الناس جناب ابوایاس کو پڑھائی پھر فرمایا اے ابوایاس! لوگوں نے اس طرح کی آیات نہیں پڑھیں۔ ابن ابی عاصم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابوایاس بن سہل نے (جو بنو ساعدہ سے ہیں) یحییٰ سے انہوں نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے مصعب بن مقدام سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوحازم سے روایت کی کہ وہ ایاس بن سہل انصاری کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے کہا کہ منہ میری طرف کر کے بیٹھو۔ میں نے ان کی طرف منہ کیا۔ تو وہ کہنے لگے۔ اے ابوحازم! میں تجھے حضور اکرم ﷺ کی حدیث سناتا ہوں جو میرے باپ نے مجھے سنائی آپ نے فرمایا اگر ایک آدمی صبح کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھا تسبیح و تہلیل میں مصروف رہے اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک ذکر الٰہی میں منہمک رہے۔ تو یہ عمل میرے نزدیک اس سے محبوب تر ہے کہ وہ آدمی اعلیٰ درجے کے گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد پر روانہ ہو۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۶۔ حضرت ابوایمنؓ

حضرت ابوایمن۔ مولائے عمرو بن جموح۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شہیدان احد از بنوسلمہ و بنوحرام بن کعب و ابوایمن مولائے عمرو بن جموح اور خلاد بن عمرو بن جموح بھی اس کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی قتل ہوئے۔ اللہ ان دونوں پر رحم فرمائے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ابوایمن عمرو بن جموح کے ایک بیٹے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۰۷۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ

حضرت ابوایوب انصاری۔ ان کا نام خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار انصاری' خزرجی' نجاری ہے۔ بیعت عقبہ سمیت تمام غزوات میں شامل رہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مخصوص طرف داروں میں تھے۔ ابن کلبی اور ابن اسحٰق وغیرہ لکھتے ہیں کہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں تھے اور نہروان کی لڑائی میں حضرت علی کے مقدمتہ الجیش میں شامل تھے۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے حکم سے دریافت کیا۔ کیا ابوایوب جنگ صفین میں شریک تھے انہوں نے کہا نہیں البتہ معرکہ نہروان میں موجود تھے۔

ابوالعباس احمد بن عثمان اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان الباوری نے اسماعیل بن ابوالحسن علی بن حسین الحمامی نیشاپوری سے انہوں نے ابوسعید مسعود بن ناصر بن ابوزید الرکاب سجزی سے انہوں نے قاضی ابوالقاسم علی بن محسن التنوخی سے انہوں نے ابوعبداللہ حسن بن عمران اضراب سے انہوں نے حامد بن یحییٰ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب العابد سے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے سعد بن سعید بن قیس انصاری سے انہوں نے عمر بن ثابت بن حارث خزرجی سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا۔ جس نے رمضان کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھے گویا اس نے زمانے بھر کے روزے رکھے۔ جناب ابوایوب انصاری نے امیر معاویہ کے عہد میں یزید کی کمان میں حکومت روم کے خلاف جنگ میں حصہ لیا اور قسطنطنیہ شہر کے پاس پچاس یا اکاون ہجری میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے اور بروایت مجاہد یزید نے اپنے لشکر کے سواروں کو حکم دیا کہ جناب ابوایوب انصاری کی قبر کو گھوڑوں کے سموں سے روند ڈالو تا کہ قبر کا نشان مٹ جائے۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک رومی نے مسلمانوں سے اس صبح کو جس رات کو حضرت ابوایوب کو دفن کیا گیا دریافت کیا کہ گزشتہ رات تم کیا کرتے رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ شخص جسے ہم نے دفن کیا ہے یہ ہمارے رسول کریم ﷺ کے صحابہ کبار سے ہیں اور وہ قدیم الاسلام ہیں اگر ان کی لاش کو زمین سے نکالا گیا تو جب تک ہماری حکومت ہوگی۔ عرب میں ناقوس نہ بج سکے گا۔

مجاہد لکھتے ہیں کہ جب ان کے یہاں قحط پڑتا ہے تو وہ ان کی قبر سے تھوڑی سی مٹی ہٹاتے ہیں۔ تو بارش ہو جاتی ہے جب حضور اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے تھے۔ تو ان کے یہاں ہی اترے تھے اور مسجد اور حجرات کی تعمیر تک وہیں قیام فرما رہے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور خالد بن زید کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۵۷۰۸۔ حضرت ابوایوبؓ یمامی

حضرت ابوایوب یمامی۔ بقول جعفر انہوں نے خلیفہ سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۰۹۔ حضرت ابوایوبؓ

حضرت ابوایوب۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوبکر بن ابوعلی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے اکثر ظن کے مطابق وہ انصاری ہیں اور علی بن مسہر نے افریقی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوایوب سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑ دے گا تو وہ جواب دہ ہوگا۔ اس لئے جب وہ اس سے طالب امداد ہو۔ وہ اسے لبیک کہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً بیان کیا ہے۔ اگر موسیٰ کی مراد اس سے ابوایوب انصاری ہیں۔ تو انہوں نے ان کا نام نہیں لکھا اور نہ کوئی اور ایسی بات لکھی ہے جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی مراد کیا ہے اگر ابوایوب انصاری کی بجائے کوئی اور شخص ہے۔ تو گویا ابوایوب انصاری کا تذکرہ کرنا وہ بھول گئے ہیں۔ واللہ اعلم

باب الباء

۵۷۱۰۔ حضرت ابوبجیرؓ

حضرت ابوبجیر۔ ان سے ان کے بیٹے بجیر نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک بار ایک گفتگو میں قرآن کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ قرآن خدائے عزوجل کا کلام ہے۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۱۔ حضرت ابوالبداحؓ

حضرت ابوالبداح بن عاصم بن عدی بن جد بن عجلان البلوی (جو بنوعمرو بن عوف انصار کے حلیف تھے) ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کے والد کو صحبت نصیب ہوئی لیکن یہ خود تابعی ہیں اور اپنے والد سے روایت کرتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور یہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر تھے۔ جسے ان کی وفات پر ابوالسنابل بن یعلک نے نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ ابن جریج وغیرہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور بقول ابوعمر اکثر لوگ انہیں صحابی شمار کرتے ہیں۔ ابوالبداح ان کا لقب اور کنیت ابوعمر تھی۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین (ابن مندہ) کو ان کے بارے میں اشتباہ ہوا ہے اور لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے ان سے حدیث روایت کی حالانکہ راوی ابوبکر بن عمرو تھے۔ واللہ اعلم تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابوعمر کا ابوالبداح کو سبیعہ اسلمیہ کا خاوند کہنا غلط ہے کیونکہ سبیعہ کے شوہر کا نام سعد بن خولہ تھا چنانچہ ابوعمر اور ابن مندہ نے سبیعہ کے ترجمے میں یہی لکھا ہے اور ابوالبداح کی بیوی کا نام نام جمیل دختر یسار تھا جو معقل بن یسار کی بہن تھی اور ان کے شوہر کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ یہ بعض علماء کا قول ہے حالانکہ اس بارے میں مفسرین کا شدید اختلاف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۱۲۔ حضرت ابوالبرادؓ

حضرت ابوالبراد۔ تمیم الداری کے غلام تھے۔ سعید بن زیاد بن فائد نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے ابوہند سے روایت کی کہ تمیم اپنے ساتھ شام سے چند قندیلیں اور تیل لے کر مدینے آئے۔ جس رات کو وہ مدینے پہنچے جمعہ کی رات تھی۔ انہوں نے اپنے غلام ابوالبرادؓ کو حکم دیا کہ قندیلوں میں تیل ڈال کر مسجد میں لٹکا دے۔ اس نے حکم کی تعمیل کی چنانچہ جب سورج غروب ہوا تو لیمپ روشن کر دیئے گئے حضور اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے چمک دمک دیکھ کر دریافت کیا۔ یہ کس نے کیا ہے۔ لوگوں نے تمیم کا نام لیا حضور اکرمؐ نے فرمایا تو نے اسلامی عبادت گاہ کو منور کیا۔ اللہ تعالیٰ تیری دنیا و آخرت کو منور فرمائے۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے اگر میری کوئی اور بیٹی ہوتی تو میں اسے تجھ سے بیاہ دیتا۔'' اس پر نوفل بن حارث بن عبدالمطلب نے عرض کیا یا رسول اللہ! ام مغیرہ نامی میری ایک بیٹی ہے آپ اس کے بارے میں مختار ہیں۔ جو چاہیں کریں حضور نے وہیں کھڑے کھڑے ان کو بیاہ دیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۳۔ حضرت ابوبردہؓ

حضرت ابوبردہ انصاری۔ جابر بن عبداللہ ان کے راوی ہیں کہ ابواحمد بن سکینہ نے بتایا کہ انہیں ابوغالب الماوردی نے عطیۃ باسنادہ ابوداؤد بجستانی سے انہوں نے قتیبہ بن سعید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے بکیر بن عبداللہ اشج سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے انہوں نے ابوبردہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو بھی بغیر حدود اللہ کے دس کوڑوں سے زیادہ مت مارو۔

نیز بکیر بن عبداللہ نے سلیمان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابی بردہ سے روایت کی۔ احمد بن زہیر کہتے ہیں کہ وہ ظفری ہیں۔ یا کوئی اور ان کے علاوہ کسی اور راوی کا قول ہے کہ اس حدیث کو جابر نے ابوبردہ بن نیار سے روایت کیا ہے۔ ابونعیم نے ابن نیار کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۴۔ حضرت ابوبردہؓ

حضرت ابوبردہ۔ جمیع بن عمیر کوفی کے ماموں تھے۔ ایک روایت میں ابوبردہ بن نیار آیا ہے۔ شریک نے وائل بن داؤد سے انہوں نے جمیع بن عمیر سے انہوں نے اپنے ماموں ابوبردہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کی بہترین کمائی اس کا بیٹا ہے۔ امام ثوری نے وائل سے روایت کی اور بقول سعید بن عمیر انہوں نے اپنے ابوبردہ سے روایت کی اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۵۔ حضرت ابوبردہ انصاریؓ

حضرت ابوبردہ۔ انصاری ظفری اور ظفر کا نام کعب بن مالک بن اوس تھا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی بقول ابونعیم وہ کوفی ہیں اور ابن مندہ انہیں مدنی بتاتے ہیں۔

عبدالملک نے اور بروایتے عبداللہ بن مغیث بن ابی بردہ نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ کاہنوں کی دو جماعتوں میں ایک ایسا آدمی پیدا ہوگا جو قرآن کی ایسی تفسیر بیان کریگا جو اس کے بعد اور کوئی ایسی تفسیر پیش نہیں کر سکے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ وہ مفسر محمد بن کعب القرظی اور کاہنوں سے مراد بنو قریظہ اور بنو نضیر تھے۔

۵۷۱۶۔ حضرت ابو بردہ اشعریؓ

حضرت ابو بردہ بن قیس اشعری جو ابو موسیٰ اشعری کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی عبداللہ بن قیس کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابو بردہ کا نام عامر تھا جو ہم پیشتر بیان کر آئے ہیں۔

ابو اسامہ نے یزید بن ابی بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ ہماری قوم کے پچاس سے دو چار زیادہ آدمی یمن سے روانہ ہوئے ہم تین بھائی تھے ابو موسیٰ' ابو رہم اور ابو بردہ ہمارا جہاز ہمیں نجاشی کے پاس حبشہ میں لے گیا۔ جہاں جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ٹھہرے ہوئے تھے ہم سب اپنے جہاز میں حضور اکرم ﷺ کے پاس خیبر میں پہنچے۔ خیبر فتح ہو چکا تھا۔

ابو یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہمیں عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے عاصم الاحول سے انہوں نے کریب بن حارث بن ابو موسیٰ سے انہوں نے ابو بردہ بن قیس ابو موسیٰ اشعری کے بھائی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ میری امت تیری راہ میں۔ دشمنوں کے نیزوں اور طاعون کی وبا سے شہادت پائے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۷۔ حضرت ابو بردہ ہانی بن نیارؓ

حضرت ابو بردہ ہانی بن نیار۔ بقول ابن اسحٰق ان کا نام ہانی بن عمرو ہے۔ ہشیم نے اشعث بن عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے روایت کی کہ میرے ماموں حارث بن عمرو میرے پاس سے گزرے ابو عمر کہتے ہیں کہ زیادہ تر ان کا نسب یوں بیان کیا جاتا ہے۔ ہانی بن نیار بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمن بن کاہل بن ذہل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ اور انصار کے بنو حارثہ ان کے حلیف تھے) عقبہ ثانیہ میں یہ بھی ستر آدمیوں میں موجود تھے اور تمام غزوات میں حضور اکرمؐ کے ساتھ رہے۔

عبیداللہ بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ حاضرین عقبہ ثانیہ از بنو حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس وابو بردہ بن نیار (جن کا نام ہانی بن نیار بن عسر بن عبید بن عمرو بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن ہنی بن بلی ہے۔ جو ان کا حلیف تھا اور اسی اسناد سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنو حارثہ بن حارث اور ان کے حلیفوں سے از بنو بلی' ابو بردہ بن نیار ہیں جو لاولد تھے اور فتح مکہ میں موجود تھے اور بنو حارثہ بن حارث کا علم ان کے پاس تھا نیز وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جنگوں میں شریک رہے اور امیر معاویہ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں انہوں نے وفات پائی۔ یہ واقدی کا قول ہے اور جنگ احد کے موقع پر مسلمانوں کے لشکر میں صرف دو گھوڑے تھے جن میں سے ایک حضور اکرم ﷺ کا گھوڑا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا اور دوسرا ابو بردہ بن نیار کا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور ہم جناب ہانی کے ترجمے میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔

۵۷۱۸۔ حضرت ابو بردہؓ

حضرت ابو بردہ۔ غیر منسوب ہیں۔ ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے سلام سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو بردہ سے روایت کی (اور ابن ابوموسیٰ نہیں ہیں) کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم پی لو لیکن نشے سے بچو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۱۹۔ حضرت ابو برزۃ اسلمیؓ

حضرت ابو برزۃ اسلمی! ان کے اور ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے اس کے بارے میں صحیح روایت نضلہ بن عبید ہے۔ امام احمد بن حنبل اور ابن معین کا یہی قول ہے۔ بعض نے ان کا نام نضلہ بن عبداللہ اور بعض نے نضلہ بن عابد بیان کیا ہے۔ الخطیب ابوبکر نے ہیثم بن عدی سے روایت کی کہ ابو برزہ کا نام خالد بن نضلہ تھا۔ واقدی لکھتے ہیں کہ ان کے لڑکے کا خیال تھا کہ ان کا نام عبداللہ بن نضلہ تھا اور بقول ابوعمر نضلہ کا نسب یوں تھا۔

نضلہ بن عبید بن حارث بن حبال بن دعبل بن ربیعہ بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہاں ان کا ایک مکان بھی تھا۔ وہاں سے وہ خراسان کو چلے گئے اور مرو میں ٹھہر گئے اور وہاں سے پھر بصرے میں آ گئے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے روایت کی کہ انہیں ان کے والد نے بتایا کہ انہیں یزید بن ہارون نے۔ انہیں سلیمان التیمی نے سیار ابوالمنہال سے انہوں نے ابو برزہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ اور سو آیات تلاوت فرمایا کرتے تھے جناب ابو برزہ نے بصرے میں امیر معاویہ کی وفات سے پہلے ۶۰ ہجری میں وفات پائی۔ ایک روایت میں ان کا سال وفات ۶۴ ہجری میں ہے۔ ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۰۔ حضرت ابو برقانؓ

حضرت ابو برقان۔ بنوسعد بن بکر بن ہوازن سے حضور اکرمؐ کے رضاعی چچا تھے۔ جعفر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ مدائنی نے عیسیٰ بن یزید سے روایت کی کہ ابو برقان حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ کی قوم کے آدمی نہ تو آپ کے سوا کسی اور سے اتنی محبت کرتے ہیں اور نہ آپ سے زیادہ کسی اور کی اتنی تعریف کرتے ہیں لیکن ان کی گفتگو غیر واضح ہوتی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو برقان! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں فرمایا اگر تمہیں لمبی زندگی عطا ہوئی۔ تو تم سن لو گے کہ وہاں جانے والے کو نہ تو کوئی خطرہ پیش آئے گا اور نہ کسی تنگی ترشی سے واسطہ پڑے گا۔ ابو برقان کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا میں فلاں فلاں گھاٹی سے آیا ہوں اور مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو برقان! میں قیامت کے دن تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تجھے یاد دلاؤں گا۔ اس پر حضرت عثمان ﷺ نے کہا اے ابو برقان! حضور اکرمؐ قیامت کے دن تیرا ہاتھ اسی صورت میں پکڑیں گے کہ تو مرد صالح ہوگا۔ ابو برقان کہتے ہیں۔ اس کے بعد میں حیرہ گیا اور اسے ویسا ہی پایا جیسا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۱۔ حضرت ابو بزہؓ

حضرت ابو بزہ۔ عبداللہ بن سائب کے مولی اور مکے کے مشہور مقری خاندان کے دادا تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوالحسن احمد بن محمد بن قاسم بن ابو بزہ نے اپنے والد محمد سے اس نے اپنے والد قاسم سے اس نے اپنے والد ابو بزہ سے روایت کی کہ وہ اپنے مولیٰ عبداللہ بن سائب کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور اکرمؐ کے ہاتھوں، پاؤں اور سر کو بوسہ دیا۔ ابوبکر بن مقری نے ابوالشیخ سے روایت کی۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۲۔ حضرت ابوالبشرؓ

حضرت ابوالبشر بن حارث از بنوعبدالدار۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے سبیعہ اسلمیہ کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔
جسے سبیعہ نے قبول کرلیا تھا۔ یہ عبداللہ بن وضاح کا قول ہے جسے ابن الدباغ نے ابومحمد بن عتاب سے روایت کیا۔

۵۷۲۳۔ حضرت ابو بشر سلمیؓ

ابو بشر سلمی۔ ابوبکر بن ابوعلی اور ابومسعود نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو بشر سلمی سے روایت کی روایت کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اللہ اس کی تکالیف کو دور کرے اور اس کی خواہشات کو پورا کرے۔ اسے چاہیے کہ کسی مصیبت زدہ کی امداد کرے یا اس کی خواہش کو پورا کرے۔
غالباً یہ صاحب ابوالیسر انصاری سلمی ہیں کیونکہ یہ حدیث ان سے مشہور ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۴۔ حضرت ابو بشیر انصاریؓ

حضرت ابو بشیر انصاری حارثی یا انصاری ساعدی یا انصاری مازنی۔ ان کے صحیح نام کا علم نہیں ہوسکا۔ ایک روایت میں ان کا نام قیس بن عبید بن حریر بن عمرو بن جعد از بنو مازن بن نجار ہے اور بیعت رضوان میں ان کی موجودگی ثابت نہیں۔
ان سے ان کی اولاد کے علاوہ عباد بن تمیم محمد بن فضالہ اور عمار بن غزیہ نے روایت کی کہ ہمیں ابوالحرم مکی بن ربان النحوی نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے ابو بشیر انصاری سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے ایک قاصد بھیجا (عبداللہ بن ابوبکر کہتے ہیں کہ ان کا خیال ہے کہ ابو بشر انصاری نے کہا کہ لوگ قیلولہ کر رہے تھے) اور فرمایا کہ قربانی کے جن جانوروں کے گلے میں قلادے ڈالے گئے ہیں۔ وہ کاٹ دیئے جائیں یحییٰ کہتے ہیں میں نے امام مالک کو کہتے سنا۔ میں یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید نے ان سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے طلوع آفتاب کے وقت سورج کے نکل آنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح ان سے عمارہ بن غزیہ نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کے اس حصے کو جو دو سنگ لاخ چٹانوں کے درمیان ہے قابل احترام قرار دیا ہے اور یہ حدیث بھی ان سے مروی ہے کہ گرمی جہنم کی آگ کا جھونکا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کا قول ہے کہ ان تمام روایات کا راوی ایک شخص ہے بعض ان احادیث کو دو راویوں سے اور بعض تین سے منسوب کرتے ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ تینوں احادیث کا راوی ایک ہی ہے۔

بروایت خلیفہ ابوبشیر کی وفات واقعہ حرہ کے بعد ہوئی۔ انہوں نے طویل عمر پائی تھی اور ایک روایت کے مطابق ان کی وفات چالیسویں سال ہجری میں ہوئی اور پہلی روایت اصح ہے کیونکہ یہ واقعہ حرہ میں موجود تھے۔ خلیفہ کہتے ہیں کہ وہ انصار میں کسی ایسے آدمی کو سوائے حارث بن خزمہ بن عدی کے نہیں جانتے جس کی کنیت ابوبشیر ہو۔

بقول امیر ابونصر حریری کی حا پر پیش اور را پر زبر پڑھنا ہوگی۔

۵۷۲۵۔ حضرت ابوالبشیرؓ

حضرت ابوالبشیر ۔رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۶۔ حضرت ابوبصرہ الغفاریؓ

حضرت ابوبصرہ الغفاری۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے جمیل (بہ حاء) کسی نے جمیل اور کسی نے کچھ لکھا ہے۔ ان کا ذکر پیشتر ازیں حمیل بن بصرہ بن وقاص بن حبیب بن غفار کے عنوان کے تحت ہو چکا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کی ملاقات ان سے ہوئی اور ان سے روایت کی۔ منصور بن ابوالحسن طبری نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے عمرو الناقد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں ے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے جبیر بن نعیم حضرمی سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے (جو ابوتمیم جیشانی کے ایک ثقہ آدمی تھے) انہوں نے ابوبصرہ غفاری سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے انہیں نماز عصر پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھا چکے (یعقوب نے اسے دہرایا اور کہا کہ جب آپ نماز ختم کر کے مڑے) تو فرمایا یہ نماز تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کی گئی تھی لیکن انہوں نے تساہل کیا اور نماز ترک کر دی تم میں سے جو آدمی بھی اس نماز کو باقاعدہ ادا کرے گا اسے اس کا دوگنا ثواب ملے گا اور اس نماز کے بعد ستارے کے ظاہر ہونے تک اور کوئی نماز نہیں۔ ہم جناب ابوبصرہ کا ذکر اس سے پہلے ان کے ناموں کے تحت کر آئے ہیں۔ وہ پہلے حجاز میں رہتے تھے۔ پھر مصر کو چلے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ عزہ نامی خاتون جس کا ذکر کئی شعرا نے اپنی تشبیہوں میں کیا ہے۔ ان کی پوتی تھی جس شخص کا یہ قول ہے۔ اس کے مطابق ان کا سلسلہ نسب وقاص بن حاجب بن غفار ہے تا کہ اس کے بہت سے اشعار درست قرار دیئے جا سکیں اسے ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ جس شخص نے ابوبصرہ کو عزہ کا دادا قرار دیا ہے۔ وہ غلطی پر ہے کیونکہ ان کا نسب مشہور ہے اور ابوبصرہ کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۲۷۔ حضرت ابوبصیرؓ

حضرت ابوبصیر۔ ان کا نام عتبہ بن اسید بن جاریہ بن اسید بن عبداللہ بن سلمہ بن عبداللہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ہے۔ یہ ابومسعود کا قول ہے۔ بقول ابن اسحٰق ان کا سلسلہ نسب عتبہ بن اسید بن جاریہ ہے اور ایک روایت میں عبید بن اسید بن جاریہ مذکور ہے۔ وہ بنو زہرہ کے حلیف تھے۔ علامہ طبری لکھتے ہیں کہ ابوبصیر کی ماں کا نام سالمہ تھا۔ جو عبد بن یزید بن ہاشم بن مطلب کی بیٹی تھی اور ابوبصیر وہی آدمی ہیں جو صلح حدیبیہ کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے مسور اور مروان سے روایت بیان کی کہ جب صلح حدیبیہ کے بعد اچھی طرح امن قائم ہوگیا اور باہمی آمدورفت شروع ہوگئی۔ یہ حالت ہوگئی کہ جو آدمی بھی اسلام کے بارے میں گفتگو کرتا مسلمان ہو جاتا چنانچہ ان دو سالوں کے دوران میں اتنے لوگ مسلمان ہوئے کہ اس سے پہلے نہیں ہوئے تھے اور فی الحقیقۃ صلح حدیبیہ اسلام کی عظیم فتح تھی۔

جب حضور اکرم ﷺ مدینے میں واپس تشریف لائے اور کفار قریش کی طرف سے مطمئن ہوگئے تو ابوبصیر عتبہ بن اسید بن جاریہ ثقفی جو بنو زہرہ کے حلیف تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کیونکہ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ اس پر اخنس بن سریق ثقفی اور ازہر بن عبد عوف نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھا اور اپنے آزاد کردہ غلام اور بنو عامر بن لوئ کے ایک آدمی کی معرفت وہ خط آپ کی خدمت میں بھیجا اور درخواست کی کہ ان کے آدمی (ابوبصیر) کو واپس کر دیا جائے۔ حضور اکرم ﷺ نے ابوبصیر کو بلا کر فرمایا اے ابوبصیر! تمہاری قوم کے آدمی تمہاری واپسی کا تقاضا کر رہے ہیں اور شرائط معاہدہ کا تمہیں علم ہے۔ میں وعدہ خلافی نہیں کر سکتا کیونکہ تمہاری قوم کا تقاضا مبنی برحق ہے ابوبصیر نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ مجھے ان مشرکین کے حوالے کر کے ابتلا میں ڈالنا چاہتے ہیں حضور نے فرمایا ابوبصیر! چند دن اور صبر کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور اسی طرح کے اور بے بس لوگوں کے لئے نجات کا ضرور کوئی نہ کوئی راستہ نکالے گا تعمیل ارشاد میں ابوبصیر ان لوگوں کے ساتھ چل دیئے۔ جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ایک دیوار کے پاس دم لینے کو بیٹھ گئے۔ ابوبصیر نے عامری کی تلوار بہانے سے اٹھالی اور چشم زدن میں اس کی گردن اڑادی۔ یہ دیکھ کر غلام سرپٹ بھاگ کھڑا ہوا اور مسجد نبوی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ یہ آدمی کسی مصیبت سے دوچار ہوا ہے کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے آدمی نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اتنے میں ابوبصیر بھی تلوار لٹکائے وہاں پہنچ گئے اور عرض کیا یارسول اللہ آپ نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور مجھے اپنے پاس نہ ٹھہرنے دیا۔ حضور اکرم نے فرمایا تیرا بھلا نہ ہو۔ اگر اس کے ساتھ اور آدمی ہوتے تو تو نے لڑائی بھڑکا ہی دی تھی۔ ابوبصیر وہاں سے روانہ ہو کر عیص میں (جو مکے سے شام کے راستے پر واقعہ تھا) آ کر ٹھہر گئے۔ جو مسلمان صلح حدیبیہ کے بعد ادھر ادھر رکے ہوئے تھے۔ وہ سب وہاں پہنچ گئے اور ان کی تعداد ساٹھ ستر ہوگئی۔

چنانچہ قریش کا جو آدمی بھی ان کے ہتھے چڑھ جاتا۔ وہ اسے قتل کر دیتے اور جو کاروان تجارت مل جاتا اسے لوٹ لیتے۔ تنگ آ کر قریش نے رسول اکرم کو لکھا کہ ہمارے جو رشتہ دار اسلام قبول کر چکے ہیں اور صلح نامہ حدیبیہ کے ماتحت وہ آپ کے پاس آنے سے رکے ہوئے ہیں ہمیں ان کی کوئی ضرورت نہیں اور ہم انہیں اس شرط کی بجاآوری سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان لوگوں کو اطلاع دے دی اور وہ سب لوگ مدینے آ گئے۔

مروی ہے کہ ابوجندل بن سہیل بن عمرو بھی ان لوگوں میں شامل ہو چکے تھے۔ جب قریش نے حضور اکرم کو اپنے ارادے سے مطلع کیا تو آپ نے ابوبصیر اور ابوجندل ہر دو کو لکھا کہ وہ مدینے آ جائیں اور اپنے رفقا کو بھی ساتھ لے آئیں جب حضور اکرم ﷺ کا گرامی نامہ وہاں موصول ہوا۔ تو ابوبصیر ان دنوں بیمار تھے اور جلدی فوت ہو گئے۔ ابوجندل نے ان کی تجہیز و تکفین کی جنازہ پڑھا' دفن کیا اور (قبر کے پاس) مسجد بنائی اور خود مدینے آ گئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۸۔ حضرت ابوبصیرہؓ

حضرت ابوبصیرہ۔ بقول ابوعمر' سیف بن عمر کا بیان ہے کہ ابوبصیرہ انصاری جنگ یمامہ میں شریک تھے اور وہاں ان سے ایک خبر نقل کی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۲۹۔ حضرت ابوبکرؓ

حضرت ابوبکرؓ۔ حافظ ابومسعود نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور حجاج بن منہال نے حماد سے انہوں نے علی بن ابوالعالیہ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے روایت کی کہ حضور اکرم عبداللہ بن رواحہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ صاحب بیماری سے تو مریں گے نہیں۔ انہیں تو میدان جنگ میں شہید ہونے کی خواہش ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا آیا تمہیں علم ہے کہ میری امت میں کون لوگ شہید ہوں گے؟ صحابہ خاموش ہو گئے۔ عبداللہ بن رواحہ نے کہا حاضرین۔ حضور اکرم ﷺ کی بات کا جواب دو۔ صحابہ نے عرض کیا جس کا گھوڑا زخمی ہو جائے اور وہ خود قتل ہو جائے فرمایا اس طرح تو میرے شہیدوں کی تعداد مقابلۃً کمتر ہو گی۔ مقتول' پانی میں غرق ہونے والا' ہیضے سے مرنے والا' طاعون سے مرنے والا بھی شہید ہے۔ اسی طرح وہ عورت بھی شہید ہے جو نفاس کی وجہ سے مر جائے۔ اس حدیث کو شعبہ نے ابومصبح سے یا ابن مصبح سے اور انہوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز انہوں نے لکھا ہے کہ ان کے خیال میں اس ابوبکر سے مراد ابن حفص بن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے۔

۵۷۳۰۔ حضرت ابوبکر الصدیقؓ

حضرت ابوبکر الصدیق۔ ان کا نام عبداللہ بن عثمان تھا۔ ہم ان کا ذکر پیشتر ازیں ان کے ترجمے میں بالتفصیل بیان کر آئے ہیں۔ وہاں ہم نے ان کے نام کے بارے میں اختلاف کا ذکر کیا ہے۔ ان کی والدہ کا نام سلمیٰ دختر صخر بن عامر بن عمر بن کعب تھا۔ جو اپنے شوہر کے والد کے عم زاد تھیں۔ حبیب بن شہید نے میمون بن مہران سے انہوں نے یزید بن اصم سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ عمر میں تم بڑے ہو یا میں۔ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اکرم' اکبر اور بہتر تو آپ ہیں۔ ہاں البتہ عمر میں میں بڑا ہوں۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ واحد اسناد ہے جس میں اس امر کا ذکر ہے حالانکہ تمام اہل علم اس پر متفق ہیں کہ حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت کو بھی ان کی عمر میں شامل کیا جائے۔ تو جب ان کی عمر حضور اکرم ﷺ کی عمر کے مساوی بنتی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۳۱۔ حضرت ابوبکرہ ثقفیؓ

حضرت ابوبکرہ۔ ان کا نام نفیع بن حارث بن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی ہے اور ثقیف کا نام قسی تھا۔ ایک روایت میں ان کا نام ابن مسروح مولی حارث بن کلدہ مذکور ہے۔ ہم نے نفیع کے ترجمے میں ان کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بس کرتا ہے۔

ان کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ جو حارث بن کلدہ کی لونڈی تھی اور زیاد بن ابیہ کے اخیافی بھائی تھے۔ ابوبکرہ ان لوگوں سے ہیں جو محاصرہ طائف کے موقعہ پر اپنے آقا کو چھوڑ کر حضور اکرم کے پاس آ گئے تھے اور اسلام قبول کر لیا تھا اور آپ نے انہیں آزاد فرمادیا تھا اور ابوبکرہ کنیت عطا کی تھی۔ ابوبکرہ کہا کرتے۔ میں تمہارا دینی بھائی ہوں۔ حضور اکرمؐ کا مولیٰ ہوں۔ سب لوگ میرے باپ ہیں لیکن اگر مجھے کسی آدمی سے منسوب کرنا چاہتے ہو تو ابن مسروح کہہ لو۔

جناب ابوبکرہ فاضل اور صالح صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے مغیرہ بن شعبہ کے خلاف زنا کی شہادت دی تھی۔ پھر انکار کر دیا تھا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے انہیں حد قذف لگائی تھی اور مردود الشہادۃ قرار دیا تھا۔ پھر حکم دیا تو بہ کرو تا کہ یہ تعزیز منسوخ ہو جائے۔ انہوں نے توبہ کی اور خلیفہ نے اس تعزیر پر خط تنسخ کھینچ دیا۔

جناب ابوبکرہ کہنے لگے۔ اب میں کبھی بھی بعد ازیں دو آدمیوں کے بارے میں شہادت نہیں دوں گا۔ چار گواہوں میں سے تین گواہ منکر ہو گئے تھے چوتھا گواہ زیاد بن ابیہ تھا۔ وہ کہنے لگا میں نے مغیرہ کو آگے پیچھے حرکت کرتے دیکھا۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا اور عورت کی ٹانگیں گدھے کے کانوں کی طرح کھڑی ہوئی تھیں۔ مزید مجھے علم نہیں کہ کیا ہوا۔ زیاد حد قذف سے بچ گیا۔

جناب ابوبکرہ عمر بھر عبادت الٰہی میں منہمک رہے۔ ان کے اخلاف بصرے کے شرفا اور علما میں شمار ہوتے تھے۔ خطیب عبداللہ بن احمد بن محمد نے ابو محمد جعفر بن احمد سے انہوں نے حسن بن شاذان سے انہوں نے عثمان بن احمد السماک سے انہوں نے حنبل بن اسحٰق سے انہوں نے خلیل بن عمر بن ابراہیم العبدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ابوبکرہ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جب دو مسلمانوں کا باہم مقابلہ ہو جائے اور ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

میں نے کہا۔ ابا جان! قاتل کے متعلق تو یہ سزا درست ہے لیکن مقتول کو کیوں جہنم جانا ہوگا ان کے والد نے جواب دیا کہ جو سوال تم نے مجھ سے کیا ہے یہی سوال میں نے قتادہ سے کیا تھا انہوں نے جواب دیا تھا چونکہ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ عمر بن ابراہیم نے اس حدیث کو اسی طرح حسن سے انہوں نے ابوبکرہ سے روایت کی لیکن حسن نے ابوبکرہ سے نہیں سنی بلکہ احنف سے سنی جنہوں نے ابوبکرہ سے روایت کی۔

جناب ابوبکرہ نے بصرہ میں ۵۱ یا ۵۲ ہجری میں وفات پائی۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی نماز جنازہ ابو برزہ اسلمی پڑھائیں جناب حسن سے مروی ہے کہ صحابہ کرام میں سے جو لوگ بصرے میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی عمران بن حصین اور ابوبکر کے پائے کا نہ تھا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۳۲۔ حضرت ابو بہیسہ فزاریؓ

حضرت ابو بہیسہ فزاری۔ ان سے ان کی بیٹی بہیسہ نے روایت کی کہ میرے والد نے حضور اکرم ﷺ سے مہر نبوت کو ہاتھ لگانے کی اجازت طلب کی اور آپ کی قمیص میں ہاتھ ڈال کر اسے چھوا۔ پھر انہوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سی اشیا ہیں جن کے استعمال سے کسی کو روکنا ناجائز ہے؟ آپ نے فرمایا نمک اور پانی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کے علاوہ ابو موسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ کئی غیر معروف لوگوں نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے کنیتوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے استدراک کی گنجائش نہیں۔

۵۷۳۳۔ حضرت ابو بہیتہؓ

حضرت ابو بہیتہ۔ ان سے ان کی بیٹی بہیتہ نے روایت بیان کی کہ ان کے والد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل الاعمال کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا۔ اچھے طریقے سے وضو کرنا' وقت پر نماز ادا کرنا' امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور تو خدا سے ایسی حالت میں ملے کہ تیری زبان پر اس کا ذکر ہو۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا کہ حافظ ابو عبداللہ الکبری کہتے ہیں کہ وہ بھی بہیہ کے والد کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور ابو عبداللہ الکبری نے المعرفتہ میں بھی ان کا ذکر بغیر از سند کیا ہے۔

باب التاء

۵۷۳۴۔ حضرت ابو تحیی انصاریؓ

حضرت ابو تحیی انصاری۔ جناب سمرہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ثعلبہ بن عباد سے روایت کی کہ سمرہ بن جندب نے خطبہ دیا اور کہا کہ انہوں رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی۔ جب تک تیس جھوٹے جن کا آخری آدمی کانا دجال ہوگا۔ نہ آ چکے ہوں گے۔ دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ بالکل ابو تحیی کی آنکھ کی طرح۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۷۳۵۔ حضرت ابو تمام ثقفیؓ

حضرت ابو تمام ثقفی۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے (یعنی معجم الاوسط میں) انہوں نے احمد بن خلید سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الرقی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے زید بن انیسہ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بنو ثقیف کے ایک آدمی نے جس کا نام ابو تمام تھا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں شراب کی ایک ٹھلیا بطور ہدیئے کے پیش کی۔ آپ نے فرمایا ابو تمام شراب تو حرام ہو چکی ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی قیمت خرچ فرما دیجئے آپ نے فرمایا جس نے اس کا پینا حرام کر دیا ہے اس کی قیمت بھی حرام کر دی۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۵۷۳۶۔ حضرت ابوتمیم الجیشانیؓ

حضرت ابوتمیم الجیشانی۔ ابی لہیعہ نے ابوہبیرہ سے انہوں نے ابوتمیم الجیشانی سے روایت کی کہ جب معاذ بن جبل یمن آئے۔ تو انہوں نے ان سے قرآن حکیم پڑھا۔ دولابی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۵۷۳۷۔ حضرت ابوتمیمہ الہجیمیؓ

حضرت ابوتمیمہ الہجیمی۔ ابونعیم نے انہیں نسبت سے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ اور ابوعمر نے نسبت کا ذکر نہیں کیا۔ ایک روایت میں ان کا نام طریف آیا ہے۔

ابواسحٰق السبیعی نے ان سے روایت کی کہ انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا کہ آپؐ کس کی دعوت دیتے ہیں فرمایا میں تجھے اس خدا کی طرف بلاتا ہوں کہ اگر تجھے دکھ پہنچے اور تو اسے بلائے تو اسے دور کر دیتا ہے اگر تیری زمین بنجر بن جائے۔ تو اسے بلائے۔ تو کھیتی اگ آتی ہے اور اگر صحرا میں تیری اونٹنی گم ہو جائے۔ تو اسے بلائے تو اونٹنی واپس آجاتی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر انہیں صحابہ میں نہیں شمار کرتے۔

ابوعمر نے باسنادہ بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کی کہ لوگوں نے ابوتمیمہ سے پوچھا کہیے۔ آپ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا اللہ کی دو نعمتوں سے بہرور ہوں مستور گناہ اور لوگوں کی تعریف۔ ابوعمر کا قول ہے کہ یہی صاحب ہی طریف بن مجالد الہجیمی ہیں۔ تابعی ہیں اور بصری ہیں انہوں نے ابوہریرہ وغیرہ سے روایت کی اور بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے مگر وہ غلطی پر ہے۔

ابونعیم نے باسنادہ حسن سے روایت کی۔ میں نے ابوتمیمہ سے سماع کیا اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابواحمد عسکری کہتے ہیں۔ کہ ابوتمیمہ تابعی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہ پا سکے۔ ہاں البتہ ایک اور صاحب جن کا نام ابوتمیمہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوئے ان سے ابواسحٰق سبیعی نے روایت کی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا آپ کا مشن کیا ہے اور پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ ابواحمد عسکری کی رائے یہ ہے کہ حدیث مذکورہ کے راوی دوسرے ابوتمیمہ ہیں جو کہ الہجیمی نہیں ہیں۔ واللہ اعلم

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے سعید الجریری سے انہوں نے ابوالسلیل سے انہوں نے ابوتمیمہ ہجیمی سے (اور اسماعیل نے ایک دفعہ ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے) روایت کی کہ اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ علیک السلام مردوں والا سلام ہے۔ آپؐ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا کہ تم پر سلام ہو۔ اس کے بعد انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے آزار کے باندھنے کے بارے میں استفسار کیا۔ حضور اکرم نے اپنی پیٹھ کو ڈھانپ کر پنڈلی کی ہڈی کو ہاتھ سے پکڑ کر اشارہ کیا کہ چادر کو یہاں تک رکھو اور اگر یہ ناپسند ہو تو ذرا اور نیچے کر لو اور اگر یہ بھی ناپسند ہو تو ٹخنوں تک اور اگر یہ بھی ناپسند ہو تو یاد رکھو کہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ شیخی خورے مغرور کو پسند نہیں کرتا۔

باب الثاء

۵۷۳۸۔ حضرت ابوثابت انصاریؓ

حضرت ابوثابت بن عبد عمرو بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی۔ احد میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ لوگ انہیں عدی بن ثابت کا دادا شمار کرتے ہیں مگر یہ مشکوک ہے۔

۵۷۳۹۔ حضرت ابوثابت القرشیؓ

حضرت ابوثابت القرشی۔ حضور اکرمؐ کے ہمسائے تھے۔ ان سے ابوراشد الحبرانی نے روایت کی کہ شرحبیل بن حکم نے حکیم بن عمیر سے انہوں نے ابوراشد سے روایت کی کہ انہیں قریش کے ایک بزرگ نے (جنہیں جار الوحی کہا جاتا تھا اور جو حضور اکرمؐ کے اس گھر کے ہمسائے میں رہتے تھے' جہاں حضورؐ پر نزول وحی ہوتا تھا) بتایا' ہم نماز عشا سے فارغ ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضور اکرم کو (حسب بیان حضورؐ) آواز دی حضورؐ نے فرمایا اگر آپ کی مرضی ہے کہ میں ہی آؤں' تو میں ہی آجاتا ہوں' ورنہ آپ آجائیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے جوب دیا اچھا میں ہی آجاتا ہوں چنانچہ انہوں نے دیوار کو پھاڑا اور اندر آکر حضور اکرمؐ اور سواری کے جانور پر جو خچر کے قد کا تھا آپ کو سوار کر کے چل دیئے آپ کا گزر بیت المقدس میں تین ایسے آدمیوں پر ہوا' جو عبادت الٰہی میں منہمک تھے۔ پھر چار آدمیوں کے پاس سے گزرے۔ یہ سب لوگ عبادت میں مشغول تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۰۔ حضرت ابوثروانؓ

حضرت ابوثروان تمیمی راعیؓ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ عبدالملک بن ہارون بن عنترۃ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ ابوثروان سے ان کا بیان ہے کہ وہ بنوعمرو بن تمیم کے اونٹ چراتے تھے کہ حضور اکرم قریش سے بھاگ کر آئے اور اونٹوں میں چھپ گئے' حضور اکرم کو دیکھ کر اونٹ بدک گئے۔ میں نے آپ سے پوچھا تم کون ہو کہ میرے اونٹ بدک گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم سے رفاقت کا خواہش مند ہوں میں نے پھر اپنا سوال دہرایا آپ نے فرمایا اگر تم مجھ سے یہ بات نہ پوچھو تو تمہارا کیا بگڑتا ہے میں نے کہا تم وہ آدمی تو نہیں جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں درست ہے اور آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی۔ میں نے کہا بھاگو یہاں سے' خدا ان اونٹوں کو مبارک نہ کرے۔ جن میں تم پناہ لو۔ اس پر آپ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے خدا! تو اس شخص کی بدبختی اور زندگی میں اضافہ فرما۔ یہ شخص طویل عرصے تک زندہ رہا اور اپنی موت کی دعا مانگتا رہا لوگ اسے کہتے۔ اے ابوثروان حضور اکرمؐ نے تمہیں بددعا دی ہے۔ تم اس مصیبت سے شاید ہی چھٹکارا پا سکو۔ وہ جواب میں کہتے نہیں میں بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ حضور اکرمؐ نے مجھے معاف فرما دیا تھا اور دعائے خیر فرمائی تھی لیکن آپ کی پہلی دعا پہلے مقبول ہو گئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: حیف ہے کہ علامہ ابن اثیر نے اس حدیث کو کیسے اس مجموعے میں جگہ دی حضور اکرمؐ کا قریش کے ڈر سے بھاگنا اور پھر ابو ثروان کو اس حیرت انگیز بددعا سے نوازنا۔ ایجاد بندہ ہے، دونوں باتیں آپ کی شان کے خلاف ہیں۔ مترجم

۵۷۴۱۔ حضرت ابو ثعلبہ اشجعیؓ

حضرت ابو ثعلبہ اشجعی۔ بقول امام بخاری انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ یہ حجازی شمار ہوتے ہیں۔ ابو الفرج بن ابو الرجاء نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے حماد بن سعدہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابو الزبیر سے انہوں نے عمر بن نبہان سے انہوں نے ابو ثعلبہ اشجعی سے روایت کی انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! قبول اسلام کے بعد میرے دو بیٹے فوت ہو چکے ہیں حضور اکرم نے فرمایا جسے ایسی صورت پیش آئے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کے بچوں پر رحم فرما کر اسے جنت عطا کرتا ہے۔

ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ ابو ثعلبہ اشجعی سے یہی ایک حدیث مروی ہے اور ان کی نسبت الخشنی نہیں ہے۔

۵۷۴۲۔ حضرت ابو ثعلبہ انصاریؓ

حضرت ابو ثعلبہ انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ حماد بن سلمہ نے ابن اسحٰق سے انہوں مالک بن ابو ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے وادی مہزور کے بارے میں حکم دیا کہ اس کا پانی ٹخنوں تک روکا جائے اور پھر بند کھول دیا جائے اور اوپر کا آدمی نچلے حصے کے مالک کو محروم نہ رکھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۳۔ حضرت ابو ثعلبہ ثقفیؓ

ابو ثعلبہ ثقفی۔ وہ کردم کے عم زاد تھے اور حدیث کردم میں ان کا ذکر آیا ہے۔ جعفر بن عمرو بن امیہ نے ابراہیم بن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے کردم بن قیس سے سنا کہ ایک دفعہ وہ اپنے عم زاد ابو ثعلبہ کے ساتھ تھا اور دن سخت گرم تھا۔ میرے پاس جوتے تھے اور وہ ننگے پاؤں تھا اس نے مجھ سے جوتے مانگے میں اس شرط پر رضامند ہوا کہ وہ اپنی لڑکی میرے نکاح میں دے دے۔ کافی پس و پیش کے بعد وہ اس پر رضامند ہوا جب واپس گھر پہنچے تو اس نے جوتے واپس کر دیئے لیکن لڑکی کے نکاح سے منکر ہو گیا میں نے حضور اکرم ﷺ سے صورت حال بیان کی تو آپ نے اس شرط کو باطل فرما دیا کہ اس میں میرے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۴۔ حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی۔ ان کے اور ان کے والد کے نام کے بارے میں بڑا اختلاف ہے۔ کسی روایت میں ان کا نام جرہم کسی میں جرثوم بن ناشب کسی میں ابن ناشم کسی میں ابن ناشر کسی میں عمرو بن جرثوم کسی میں لاشر بن جرہم کسی میں اسود بن جرہم اور کسی میں ابن جرثومہ مذکور ہے لیکن ان کی نسبت اور صحبت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں اور خشینہ کا نام وائل بن نمر بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان تھا اور نمر بنو قضاعہ سے کلب بن وبرہ کا بھائی تھا اور اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بیعت رضوان کی تھی اور امیر معاویہ کے عہد میں شام میں فوت ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ عبدالملک بن مروان کے زمانہ خلافت میں ۷۵ ہجری میں فوت ہوئے۔

ابن کلبی لکھتے ہیں کہ ابوثعلبہ لاشر بن جرہم نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت رضوان کی اور آپ نے خیبر کے خراج سے ان کے لئے پیداوار کا ایک حصہ مقرر فرما دیا تھا۔ انہیں ان کے قبیلے کی طرف اشاعت اسلام کے لئے بھیجا تھا چنانچہ قبیلے کے لوگ بھی مسلمان ہو گئے تھے اور ان کے بھائی عمرو بن جرہم بھی۔

ابو منصور مسلم بن علی بن محمد الشاہد نے ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس سے انہوں نے ابونصر احمد بن عبدالباقی بن طوق سے انہوں نے ابوالقاسم احمد بن خلیل المرجی سے انہوں نے ابویعلی احمد بن علی سے انہوں نے المقدمی سے انہوں نے زہیر بن اسحق سے انہوں نے داؤد بن ابوہند سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابوثعلبہ خشنی سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذمے کچھ فرض لگائے ہیں۔ جن کی بجا آوری سے جی مت چراؤ کچھ حدود مقرر کی ہیں۔ جن کی خلاف ورزی نہ کرو بعض باتوں سے منع کیا ہے۔ انہیں جائز مت گردانو اور بعض امور کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے۔ ان کے بارے میں بحث نہ کرو۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اس سے پہلے بھی کئی مقام پر ان کا ذکر آ چکا ہے۔

۵۷۴۵۔ حضرت ابوثور فہمیؓ

حضرت ابوثور فہمی۔ فہم بن عمرو بن قیس بن عیلان سے تھے۔ انہیں صحبت میسر آئی لیکن ان کا اور ان کے والد کا نام نہیں معلوم ہو سکا۔ اہل مصر ان کی حدیث سے متعارف ہیں۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوزکریا یحیٰ بن اسحق بن کنانہ سے انہوں نے ابن لہیعہ (ح) سے میرے والد نے اسحق بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے یزید بن عمرو المعافری سے انہوں نے ابوثور فہمی سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ معافر قبیلے کے کپڑے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے۔ ابوسفیان نے کہا۔ لعنت ہو ان کپڑوں پر اور ان کو بننے والوں پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہو۔ یہ میرے لوگ ہیں اور میں ان کا ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الجیم

۵۷۴۶۔ حضرت ابوجابرؓ

حضرت ابوجابر الصدفی۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اعمش نے قیس بن جابر الصدفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد خلفا ہوں گے۔ ان کے بعد امرا پھر ملوک اور پھر جابر حکمرانوں کا دور آئے گا پھر میرے اہل بیت سے ایک آدمی اٹھے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ اس کے بعد پھر ظلم پھیل جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔اس کے بعد ایک قحطانی کو حکومت ملے گی۔ جو بخدا اپنے پیش رو سے کمتر نہیں ہوگا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۷۔ حضرت ابو جاریہ انصاریؓ

حضرت ابو جاریہ انصاری۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ روایت کی کہ سارا قرآن صواب ہے۔ اس حدیث کو حرب بن ثابت نے اسحٰق بن جاریہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۸۔ حضرت ابوجبیر حضرمیؓ

حضرت ابوجبیر حضرمی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی یہی نسبت بیان کی ہے۔ ابوعمر نے کندی شامی تحریر کیا ہے اور ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابوجبیر (جنہوں نے اپنی بیٹی کو حضور اکرم سے بیاہا تھا) آپ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا چنانچہ آپ نے عملاً انہیں وضو کر کے دکھایا۔ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ جس شخص نے اپنی بیٹی ہدیۃً حضور اکرم ﷺ کو پیش کی تھی اور لڑکی نے اظہار بیزاری کیا تھا۔ بقول ابوذرعہ اسی شخص نے حضور اکرم ﷺ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۴۹۔ حضرت ابوجبیرۃ بن الحصینؓ

یہ ابن الحصین بن نعمان بن سنان بن عبد بن کعب بن عبدالاشہل انصاری اوسی۔ اشہلی ہیں جو صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۰۔ حضرت ابوجبیرہ بن ضحاکؓ

حضرت ابوجبیرہ بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل انصاری اشہلی جو ثابت بن ضحاک کے بھائی تھے ہجرت کے بعد پیدا ہوئے بعض کے مطابق انہیں صحبت نصیب ہوئی اور بعض اس کے قائل نہیں۔ وہ کوفی تھے۔

ان سے قیس بن ابوحازم اور شعبی اور ان کے بیٹے محمد بن جبیرہ نے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد الفقیہہ وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبداللہ بن اسحٰق جوہری سے انہوں نے ابوزید صاحب الہروی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے داؤد بن ابوہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوجبیرہ بن ضحاک سے روایت کی کہ ہم میں ایک آدمی کے دو تین نام تھے۔ وہ ان ناموں سے پکارا جاتا اور وہ اسے ناپسند کرتا اس پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی ولا تنابزوا بالالقاب تینوں نے ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں کسی قبیلے کی طرف منسوب نہیں کیا لیکن ابوعمر اور ہشام بن کلبی نے انہیں بنوعبدالاشہل سے منسوب کیا ہے اور باقی کچھ لوگوں نے بنوسلمہ سے ابواحمد بن سکینہ سے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے وہیب سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جبیرہ بن ضحاک سے سنا کر یہ آیت بنوسلمہ کے بارے میں اتری اور حسب سابق واقعہ بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۵۱۔ حضرت ابو جحش لیثیؓ

حضرت ابو جحش لیثی۔ ابو موسیٰ نے اذناً ابو علی المقری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو محمد بن حیان سے انہوں نے ولید بن ابان سے انہوں نے علی بن حسن ہسنجانی سے انہوں نے اسحٰق فروی سے۔ انہوں نے عبدالملک بن قدامہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ مسجد میں نماز کو آئے جماعت کھڑی تھی اور تین آدمی جن میں ایک ابو جحش لیثی تھے۔ علیحدہ بیٹھے تھے۔ اس نے کہا اٹھو نماز میں شریک ہو جاؤ۔ دو آدمی تو اٹھ کھڑے ہوئے لیکن ابو جحش نے انکار کر دیا۔ اتنے میں بعد از فراغت حضور اکرم ﷺ ادھر آ گئے اور آپ کو ابو جحش کے انکار کے بارے میں بتایا گیا۔ فرمایا بیٹھو۔ میں وضاحت کیے دیتا ہوں اللہ تعالیٰ ابو جحش کی نماز سے بالکل بے نیاز ہے۔ آسمانوں میں ایسے فرشتے بھی ہیں جو عبادت الٰہی میں مصروف ہیں اور قیامت تک سر نہ اٹھائیں گے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابو نعیم اور ابو زکریا نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن ہمیں ابو نعیم کی کسی ایسی کتاب کا علم نہیں ہو سکا۔ جس کا تعلق صحابہ سے ہو۔

۵۷۵۲۔ حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہؓ

حضرت ابو جحیفہ وہب بن وہب (ایک روایت میں وہب بن عبداللہ ہے) مراد وہب الخیر السوائی ہیں۔ جو حرثان بن سواۃ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ہم ان کی نسبت (وہب کے ترجمے میں) حبیب بن سواۃ سے بیان کر آئے ہیں۔ ابو جحیفہ کوفے میں ٹھہر گئے تھے۔ یہ کم عمر صحابہ میں سے تھے جب حضور اکرم ﷺ نے وفات پائی۔ ان دنوں یہ بالغ ہو رہے تھے انہیں حضور اکرمؐ سے سماع اور روایت کا موقعہ ملا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انہیں کوفے میں بیت المال کا نگران مقرر کیا تھا اور تمام جنگوں میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت علی انہیں اچھا جانتے قابل اعتماد گردانتے اور انہیں وہب الخیر کے لقب سے یاد فرماتے۔ اسی طرح وہب اللہ کہہ کر انہیں بلاتے۔

ابو الفرج بن محمود نے ابو علی حسن بن احمد سے انہوں نے قرأۃً (میں وہاں موجود تھا اور سن رہا تھا) احمد بن عبداللہ الحافظ سے انہوں نے ابو محمد عبداللہ بن جعفر الموصلی سے انہوں نے محمد بن احمد بن مثنیٰ سے انہوں نے جعفر بن عون سے انہوں نے ابو عمیس سے انہوں نے عون بن ابو جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک خشک وادی میں کیمپ لگایا ہوا تھا۔ اتنے میں بلال آ گئے اور آپ نے انہیں نماز کی اجازت دی آپ نے وضو فرمایا لوگ آ کر دو رکعت نماز ادا کر رہے تھے۔ اونٹ، عورتیں اور گدھے آگے سے گزر رہے تھے۔ نیز ان کے بیٹے عون نے بتایا کہ ان کے والد نے گوشت سے ثرید تیار کیا وہ کھا رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لے آئے فرمایا اے ابو جحیفہ! ہاتھ کو روک لے کیونکہ اکثر ایسے لوگ جو دنیا میں پیٹ بھر کر کھاتے ہیں وہ آخرت میں بھوکے رہیں گے۔ اس کے بعد ابو جحیفہ نے کبھی پیٹ بھر کر نہ کھایا اگر صبح کا کھانا کھا لیتے تو رات کا نہ کھاتے اور رات کو کھا لیتے تو صبح نہ کھاتے بشر بن مروان کے عہد میں بصرے میں ۷۲ ہجری میں فوت ہوئے۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۵۳۔ حضرت ابوالجد عاءؓ

حضرت ابوالجد عا۔ ابوبکر بن علی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ خالد الحذاءُ نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے ابوالجد عا سے روایت کی کہ انہوں نے ایک محفل میں کہ جس میں وہ چوتھے آدمی تھے۔ بیان کیا کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری امت میں ایک آدمی کی شفاعت سے بنوتمیم کے کئی آدمی بہشت میں جگہ پالیں گے ہم نے گزارش کی آپ کے سوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ابوموسیٰ نے اسی طریقے سے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ان کا نام عبداللہ بن ابوالجد عاءمشہور ہے۔

۵۷۵۴۔ حضرت ابوالجراح الاشجعیؓ

حضرت ابوالجراح الاشجعی۔ بقول خلیفہ ان کا نام جراح تھا اور بنو اشجع بن ریث بن غطفان سے منسوب تھے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کنیتوں میں کیا ہے۔

۵۷۵۵۔ حضرت ابوجرول الجشمیؓ

حضرت ابوجرول الجشمی۔ ان کا نام زہیر بن صرد تھا۔ ابوموسیٰ نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۶۔ حضرت ابوجری الجیمیؓ

حضرت ابوجری الجیمی۔ جیم بن عمرو بن تمیم سے منسوب ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے جابر بن سلیم اور کسی نے سلیم بن جابر لکھا ہے۔ بصری ہیں۔

سلام بن مسکین نے عقیل بن طلحہ سے انہوں نے ابوجری جیمی سے روایت کی کہ ایک آدمی نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم بادیہ نشین لوگ ہیں۔ ہمیں کوئی ایسی بات بتایئے۔ جو ہمارے لئے مفید ہو آپ نے فرمایا کسی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو خواہ وہ ایسی معمولی ہو کہ تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی یا رفیق کے لئے برتن میں پانی انڈھیلے یا اپنے بھائی یا رفیق سے بکشادہ پیشانی پیش آئے اور اپنی ازار زمین پر گھسیٹ کر مت چل کہ یہ تکبر ہے اور اگر کوئی شخص تیرے کسی عیب کی وجہ سے تجھے مطعون کرے۔ تو تو ایسا نہ کر۔

عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے ابوخالد الاحمر سے انہوں نے ابوغفار سے انہوں نے تمیمہ جیمی سے انہوں نے ابوجری جیمی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے علیک السلام یا رسول اللہ کہا۔ حضور نے فرمایا علیک السلام مت کہو کہ یہ مردوں کا سلام ہے۔ ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۵۷۔ حضرت ابوجریرؓ

حضرت ابوجریر۔ ان سے ابووائل اور ابولیلی نے روایت کی۔ عثان بن مغیرہ ثقفی نے ابولیلی کندی سے روایت کی میں نے اس گھر کے مالک جریر یا ابوجریر سے سنا وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ منیٰ میں خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کے پاؤں پر ہاتھ رکھا۔ تو بھیڑ کی کھال کی طرح نرم تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ لوگ انہیں صحابہ میں شمار کرتے ہیں مگر بغیر از ثبوت۔

۵۷۵۸۔ حضرت ابوجسرہؓ

حضرت ابوجبیرہ۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم بیان کیا کہ محمد بن عیسیٰ الزجاج نے یحییٰ بن راشد صاحب السابری سے انہوں نے محمد بن حمران سے انہوں نے داؤد بن مساور سے انہوں نے معقل بن ہمام سے انہوں نے ابوجسرہ سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے ہمیں دباء نقیر اور حنتم سے منع کیا۔ ابن ابی عاصم نے بنوعبدالقیس سے شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۵۹۔ حضرت ابوالجعد افلحؓ

حضرت ابوالجعد افلح جو ابوالقعیس کے (جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی چچا تھے) بھائی تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ام المومنین کو حکم دیا کہ اپنے رضاعی چچا کو اپنے پاس آنے کی اجازت دے۔ یعیش بن علی بن صدقہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عروہ سے انہوں جناب عائشہ سے روایت کی کہ میرا رضاعی چچا ابوالجعد ملاقات کرنے آئے۔ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ تو ام المومنین نے آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا انہیں ملاقات کی اجازت دے دو۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۰۔ حضرت ابوجعد بن جنادہؓ

حضرت ابوجعد بن جنادہ بن ضمرۃ الضمری از بنوضمرہ بن بکر بن عبدمناہ بن کنانہ الکنانی الضمری ایک روایت میں ان کا نام ادرع ہے۔ ایک میں جنادہ اور ایک میں عمرو بن بکر۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ انہیں صحبت میسر آئی اور مدینہ میں بنوضمرہ کے محلے میں ان کا گھر تھا۔ ان سے عبیدہ بن سفیان حضرمی نے روایت کی۔ کئی راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے علی بن خشرم سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے عبیدہ بن سفیان سے انہوں نے ابوجعد ضمری سے روایت کی کہ یہ زعم محمد بن عمرو کو ہے کہ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بوجہ کاہلی تین جمعے قضا کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ امام بخاری ان کے نام سے ناواقف ہیں اور ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۶۱۔ حضرت ابو جعد غطفانیؓ

حضرت ابو جعد غطفانی اشجعی از بنو اشجع بن ریث بن غطفان۔ وہ سالم بن ابو جعد کے والد ہیں۔ ان کا نام رافع تھا اور اشجع کوفی کے مولی تھے انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ بغوی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابو عمر ان کی وہ حدیث جو انہوں نے حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کی احترام سے سنی گئی۔ ان کے بیٹے سالم نے ان سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نیکی پرانی نہیں ہوتی۔ جرم کو نہیں بھلایا جاتا۔ اور گناہ فنا نہیں ہوتا۔ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۲۔ حضرت ابو الجعیجعہؓ

حضرت ابو الجعیجعہ۔ (ستو بیچنے والا) ان کی حدیث کے راوی عبد اللہ بن عون نے حسن سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ایک ستو فروش تھے۔ جن کا نام ابو الجعیجعہ تھا اور پھر حدیث بیان کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۳۔ حضرت ابو جمعہؓ

حضرت ابو جمعہ انصاری۔ ایک روایت میں سباعی ہے بعض لوگوں نے ان میں فرق کیا ہے لیکن دونوں ایک ہیں۔ ابو موسیٰ اور ابو عمر انہیں انصاری گردانتے ہیں بعض کنانی کہتے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بعض حبیب بن سباع اور بعض جنید بن سباع اور بعض حبیب بن وہب لکھتے ہیں شامی شمار ہوتے ہیں۔ انہیں عام الاحزاب میں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

ابو الفضل بن منصور بن ابو الحسن فقیہ نے باسنادہ ابو یعلی سے انہوں نے عبد الغفار بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عطارد بصری سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے اسید بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے صالح بن محمد سے انہوں نے ابو جمعہ سے روایت کی کہ ایک دن انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کا کھانا کھایا۔ وہاں ابو عبیدہ بن الجراح بھی تھے کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم پر بھی کسی کو فضیلت حاصل ہے ہم آپ پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا آپ نے فرمایا ہاں میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو مجھ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔

ابو یعلی نے محمد بن عباد سے انہوں نے ابو سعید مولی بنو ہاشم سے انہوں نے ابو خلف سے انہوں نے عبد اللہ بن عوف سے روایت کی میں نے ابو جمعہ حمید بن سبع سے سنا۔ کہنے لگے میں نے دن کے ابتدائی حصے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہ حالت کفر جنگ کی اور دن کے آخری حصے بحالت اسلام آپ کی معیت میں کفار سے جنگ کی ہم تین مرد تھے اور سات عورتیں چنانچہ ہمارے بارے میں مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی۔ لولا رجال مومنون ونساء مومنات. الخ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۴۔ حضرت ابو الجملؓ

حضرت ابو الجمل۔ عباس الدوری سے منقول ہے۔ میں نے یحییٰ بن معین کو سنا کہ حضور اکرم ﷺ کے صحابی ابو الجمل کا نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلال بن حارث تھا اور حمص میں رہتے تھے وہاں میں نے ان کا ایک لڑکا بھی دیکھا ابو عمر نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابو عمر کو ان کی کنیت کے متعلق اشتباہ ہوا ہے کیونکہ ان کی کنیت ابوالحمراُ تھی اور علما کا اس پر اتفاق ہے اور عباس نے ابن معین سے جو روایت کی ہے وہ الحمراء ہے۔

اور ابو عمر نے ابوالجمل کے بارے میں لکھا ہے۔ وہ بالکل وہی ہے جو عباس نے ابن معین سے روایت کیا ہے اور دولابی اور ابن الاعرابی نے اسی طرح نقل کر دیا ہے اور اسے محمد بن مخلد العطار وغیرہ نے عباس الدوری سے نقل کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جس نسخے سے ابو عمر نے نقل کیا ہے۔ اس میں کاتب سے غلطی ہوگئی اور ابو عمر نے غور نہیں کیا۔ ورنہ اس جیسے آدمی سے جو اپنے حافظے اور اتقان کی وجہ سے مشہور ہے۔ ایسی غلطی کا ارتکاب عجیب معلوم ہوتا ہے۔ امام بخاری نے انہیں ابوالحمرا لکھا ہے اور ابو عمر نے بھی ابوالحمراُ کے ترجمے میں یہ غلطی نہیں کی۔

۵۷۶۵۔ حضرت ابو جمیلہ سلمیؓ

حضرت ابو جمیلہ سلمی۔ ان کا نام سنین سلمی تھا۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ حجازی شمار ہوتے ہیں۔

محمد بن سرایا اور ابوالفرج واسطی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابراہیم بن موسیٰ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سنین ابو جمیلہ سے۔ اور ہم ابن المسیب کے ساتھ تھے) بیان کیا کہ ابو جمیلہ اس خیال میں تھے کہ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ فتح مکہ میں آپ کے ساتھ تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۶۔ حضرت ابو جندب عتقیؓ

حضرت ابو جندب عتقی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۷۔ حضرت ابو جندب فزاریؓ

حضرت ابو جندب فزاری۔ مطین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ حسن بن احمد نے۔ احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نضر بن ابن منصور سے انہوں نے سہل الفزاری سے انہوں نے جندب فزاری سے انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے صحابہ سے اس وقت تک مصافحہ نہیں فرماتے تھے۔ جب تک السلام علیکم نہ کہہ لیتے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۸۔ حضرت ابو جندل بن سہیلؓ

حضرت ابو جندل بن سہیل بن عمرو العامری ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ان کا تعلق بنو عامر بن لوی سے تھا۔ بقول زبیر ان کا نام عاصی تھا۔ مکے میں اسلام قبول کیا اور ان کے والد نے انہیں قید کر دیا اور وہ صلح حدیبیہ کے دن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھاگ کر حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے صلح حدیبیہ کے بارے میں بیان کیا۔ معاہدہ حدیبیہ لکھا جانے والا تھا کہ جناب ابوجندل بن سہیل زنجیروں میں جکڑے ہوئے وہاں پہنچ گئے ان کے والد نے انہیں گھر میں بند کر رکھا تھا۔ جب ان کے والد نے انہیں دیکھا تو ان کے منہ پر تھپڑ لگایا اور گریبان پکڑ کر گھسیٹا اور حضور اکرم سے مخاطب ہو کر کہا "اے محمد (ﷺ) ہمارے درمیان یہ معاہدہ اس کے آنے سے پیشتر ہی طے ہو چکا ہے۔" حضور اکرم نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو۔ اس پر ابوجندل نے بآواز بلند کہا اے مسلمانو! کیا تم مجھے پھر ان کافروں کے حوالے کرنے لگے ہو جو مجھے میرے دین کے متعلق ابتلا میں ڈال دیں گے۔

اور حقیقت یہ ہے کہ جب اسلامی لشکر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اس مہم پر روانہ ہوا تھا۔ تو انہیں اپنی کامیابی کے بارے میں کوئی شبہ نہ تھا۔ جب ابوجندل کے آنے پر یہ صورت حال پیدا ہوگئی اور مسلمانوں نے محسوس کیا کہ شرائط صلح اور ابوجندل کی واپسی سے حضور اکرمؐ کے دل پر زبردست بوجھ پڑ گیا۔ تو مسلمانوں کو اس سے سخت دکھ ہوا حضور اکرمؐ نے ابوجندل سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابوجندل اپنے جذبات پر قابو رکھ اور صبر کر۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور اسی طرح کے اور بے بس لوگوں کے لئے کوئی نہ کوئی سبیل رہائی پیدا کرے گا۔ ہم شریف لوگ ہیں۔ غداری نہیں کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور آہستہ آہستہ ابوجندل کے قریب ہوتے گئے۔ ان کا باپ ابوجندل کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ حضرت عمر نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اے ابوجندل صبر کرو۔ یہ لوگ مشرک ہیں اور ان کا خون کتے کے خون کی طرح ہے۔ حضرت عمر تلوار حمائل کئے ابوجندل کے قریب ہوتے جا رہے تھے۔ ان کی یہ خواہش تھی کہ ابوجندل ان کی تلوار سے باپ کو قتل کر دیں مگر انہوں نے اپنے والد سے مروت روا رکھی۔ ہم ابوبصیر کے ترجمے میں ابوجندل کے حالات لکھ آئے ہیں کہ جب ان کا والد انہیں واپس لے گیا۔ تو وہ موقعہ پا کر بھاگ نکلے اور ابوبصیر کے ساتھیوں میں شامل ہو گئے۔

ابوعمر لکھتے ہیں جن لوگوں نے صحابہ کے بارے میں کتابیں تالیف کی ہیں۔ انہوں نے ابوجندل کے نام کے بارے میں غلطی کی ہے کہ ان کا نام عبداللہ تھا اور وہ اپنے والد سہیل کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور مشرکین کے لشکر کو چھوڑ کر اسلامی لشکر میں شامل ہو گئے تھے۔ یہ فاحش غلطی ہے۔ ابوجندل کا نام عبداللہ نہیں تھا بلکہ یہ ان کے بھائی کا نام ہے۔ جو جنگ یمامہ میں حضرت خالد کی کمان میں کفار سے لڑے تھے۔ ابوجندل فتح مکہ سے پہلے کسی غزوے میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ ان کے والد نے انہیں روک رکھا تھا۔

موسیٰ بن عقبہ لکھتے ہیں کہ ابوجندل اور ان کے والد بعد از قبول اسلام شام کی مہمات میں شریک رہے اور دونوں نے حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی۔

عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کی کہ ابوجندل اور ضرار بن خطاب اور ابوالازور نے شراب پی جب ان کا مواخذہ ہوا تو ابوجندل نے اپنے دفاع میں مندرجہ ذیل آیت پیش کی:

﴿ لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و امنوا و عملوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصالحات-

ابوعبیدہ نے حضرت عمر کو واقعہ سے اطلاعات دی اور لکھا کہ ابوجندل نے اس آیت سے استدلال کیا ہے اور اجرائے حد میں مزاحمت کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ جس چیز نے اس جرم کو اس کی آنکھوں میں مستحسن بنایا ہے۔ وہی اسے اس کٹ حجتی پر آمادہ کررہی ہے۔ ابوالازور نے کہا کیا آپ ہمیں ضرور حد لگائیں گے۔ ابوعبیدہ نے کہا۔ ہاں ضرور۔ ابوالازور نے کہا۔ آپ کل تک رہنے دیں کل ہم دشمنوں سے جنگ کریں گے اگر ہم مارے گئے تو حد از خود ساقط ہوجائے گی اور اگر ہم بچ نکلے تو حد لگا دینا۔ دوسرے دن ابوالازور میدان جنگ میں مارے گئے۔ دوسرے دو بچ کر آگئے اور ان پر حد کا اجرا کردیا گیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۶۹۔ حضرت ابوجنیدہ بن جندع رضی اللہ عنہ

حضرت ابوجنیدہ ابن جندع ابن عمرو بن مازنی۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غزوۂ حنین کے موقع پر حاضر ہوئے تھے۔ زہری نے سعید بن خباب سے انہوں نے ابوعفوان بارقی سے انہوں نے ابوجنیدہ بن جندع بن عمرو بن مازنی سے روایت کی کہ وہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچے۔ صحابہ بنوہوازن کے مقابلے میں شکست کھا گئے تھے اور ان کی صفوں میں ایسا اضطراب تھا جیسا کہ سمندری لہروں پر ہوتا ہے میں نے ان سے پوچھا تم کون ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے صحابہ ہیں۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۰۔ حضرت ابوجنیدہ فہری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوجنیدہ فہری۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں ابوعلی اور ابونعیم نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبدالوہاب بن نجدہ سے انہوں نے علی بن عیاش سے انہوں نے ابوغسان محمد بن مطرف سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے انہوں نے ابن ابی جنیدہ فہری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ جس شخص نے کسی پیاسے کو پیٹ بھر کر پانی پلایا۔ خدا اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور اسے داخل ہونے کو کہتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاتا ہے اور پیاسے کی پیاس بجھاتا ہے۔ خدا جنت کے سب دروازے کھول دیتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ جس دروازے سے چاہو اندر داخل ہوجاؤ۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۱۔ حضرت ابوالجودان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالجودان۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور صرف یہ لکھا ہے کہ ابوزکریا نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۵۷۷۲۔ حضرت ابوجہاد رضی اللہ عنہ

حضرت ابوجہاد۔ انصاری ہیں اور انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا تعلق بنوسلمہ سے تھا۔ ابن وہب نے سعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے بنوسلمہ انصار کے ایک آدمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا (ابوجہاد) سے جو حضور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ کے صحابہ سے تھے۔ یوں بیان کیا کہ انہوں نے اپنے والد سے مخاطب ہو کہا۔

ابا جان مبارک ہو کہ تجھے حضور اکرم کی زیارت اور صحبت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ بخدا اگر مجھے آپؐ کی زیارت نصیب ہوتی تو میں یہ کرتا اور وہ کرتا والد نے کہا بیٹا خاموش ہو جاؤ اور اللہ سے ڈرو کاش تم ہمیں غزوۂ خندق کی رات کو دیکھتے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ کون دشمنوں کے بارے میں دریافت حال کے لئے جائے گا اور جنت میں میرا ساتھی بنے گا۔ کوئی شخص بھی نہ اٹھا۔ آپ نے دوبارہ آواز دی پھر سہ بارہ آواز دی لیکن بھوک کی شدت اور سردی کی وجہ سے کوئی نہ اٹھا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب حذیفہ کا نام لے کر انہیں بلایا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اس ڈر سے نہیں اٹھا کہ مجھ میں دشمنوں کے دریافت حال کی ہمت نہ تھی حضور نے فرمایا۔ جاؤ اور پھر ان کے لئے دعائے خیر کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۳۔ حضرت ابوجہم ابن حذیفہؓ

حضرت ابوجہم ابن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قرشی عدوی۔ ایک روایت میں ان کا نام عامر۔ ایک میں عبید بن حذیفہ مذکور ہے۔ ان کی والدہ کا نام یسیرہ دختر عبداللہ بن اذاہ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں رہے۔ قریش کے شرفاء معتبرین میں شمار ہوتے تھے۔ ابوجہم اور ان کے بیٹے دونوں بڑے پختہ ارادے اور عزیمت کے مالک تھے۔

زبیر کا قول ہے کہ ابوجہم بن حذیفہ قریش کے معزز اور طویل العمر لوگوں میں سے تھے اور نساب تھے اور تعمیر کعبہ میں دوبار حصہ لیا تھا۔ ایک بار زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے مرمت کرائی تھی اور دوبارہ اس وقت جب ابن الزبیر نے کچھ ردوبدل کیا تھا۔ ابوجہم نے امیر معاویہ کے عہد میں وفات پائی نیز یہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے حضرت عثمان کو بعد از شہادت دفن کیا تھا۔ ابوجہم کے علاوہ حکیم بن حزام۔ جبیر بن مطعم اور نیار بن مکرم بھی تھے' جناب ابوجہم نے ایک دفعہ حضور اکرم کو ایک کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا تھا جس پر ایک نقش تھا کہ دوران نماز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دھیان ادھر متوجہ ہو گیا تھا۔

ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن محمد بن عبدالقاہر نے ابو محمد قاری سے انہوں نے حسن بن شاذان سے انہوں نے عثمان بن احمد الدقاق سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ چادر ابوجہم کو لوٹا آؤ اور اس سے دوسری لے آؤ کہ نماز میں میرا دھیان اس کے نقوش کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔

اس کپڑے (چادر کے بارے میں محدثین میں اختلاف ہے بعض حضرات کا خیال ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ چادریں ہدیتہً پیش کی گئیں۔ ایک آپ نے اوڑھ لی اور دوسری ابوجہم کو لوٹا دی جب نماز میں حضور اکرم ﷺ کا دھیان چادر کی طرف متوجہ ہو گیا تو آپ نے اسے ابوجہم کی طرف واپس کر دیا اور کہلا بھیجا کہ اس چادر کے بدلے میں دوسری چادر بھیج دے۔ یہ روایت سعید بن عبدالکبیر بن عبدالحمید بن زید بن خطاب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے بیان کی۔ امام مالک کا قول ہے کہ انہیں ابوالحرم مکی بن ربان نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے علقمہ بن ابی علقمہ سے روایت کی کہ ام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المومنین سیدہ عائشہؓ نے فرمایا کہ ابوجہم نے حضور اکرم ﷺ کو ایک شامی چادر پیش کی۔ جس پر نقش بنے تھے۔ آپ نے دوران نماز اوڑھی ہوئی تھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا اسے ابوجہم کے پاس واپس بھیج دو۔

۵۷۷۴۔ حضرت ابوجہمہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوجہمہ بن عبداللہ بن جہمہ۔ سفیان نے منصور سے انہوں نے فضیل الفقیمی سے انہوں نے ابوالعالیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ہر مجلس کے آخر میں ذیل کی دعا مانگا کرتے تھے۔ سبحانک اللھم اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک. ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابی بن کعب سے اور جریر نے فضیل بن عمرو سے انہوں نے زیاد بن حصین سے انہوں نے معاویہ سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۵۔ حضرت ابوجہیم بن حارث رضی اللہ عنہ

حضرت ابوجہیم۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام ابوالجہم بن حارث بن صمہ انصاری تھا۔ ان کے والد کبار صحابہ سے تھے۔ ان کے ترجمے میں ہم انہیں بنو مالک بن نجار سے منسوب کر آئے ہیں۔ عمیر نے جو عبداللہ بن عباس کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے ابوجہم سے حضر میں دیوار پر تیمم کرنے کا ذکر کیا ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن فناخسرو اور ابوبکر مسمار وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے عمیر سے روایت کی کہ وہ اور عبداللہ بن یسار میمونہ کے مولیٰ ابوجہیم بن حارث کے پاس گئے۔ وہ کبار صحابہ سے تھے اور خاندان انصار سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور اکرم ﷺ بئر حمل کی طرف آئے تو آپ کو راستے میں ایک شخص نے سلام کیا مگر حضور جواب دیئے بغیر آگے نکل گئے۔ ایک دیوار پر مسح کیا اور پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ نیز ان کا کہنا ہے کہ وہ نہیں کہہ سکتے۔ آیا عمیر نے ان سے روایت کی ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نام ابوجہم اور بروایتے ابوجہیم بن حارث لکھا ہے۔ ان سے عمیر اور بسر بن سعید حضرمی نے روایت کی۔ مسلم کے مطابق عبداللہ بن جہیم ہے اور ان دونوں نے ان سے یہ روایت یحییٰ بن محمود اور ابویاسر سے باسنادہما مسلم بن حجاج سے روایت کی کہ انہوں نے مالک سے انہوں نے ابوالنضر سے انہوں نے بسر بن سعید سے روایت کی کہ زید بن خالد جہنی نے انہیں ابوجہیم کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ رسول اکرم ﷺ نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق کیا فرمایا تھا۔ ابوجہیم نے جواب دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو علم ہو کہ اس حرکت کا ارتکاب کتنا ناپسندیدہ ہے۔ تو وہ چالیس --- کھڑا رہتا۔ اور آگے سے نہ گزرتا۔ ابوالنصر کا قول ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ حضور چالیس کے بعد دن 'مہینے' یا سال کہنا چاہتے تھے۔ انہوں نے تیمم والی حدیث بھی ان سے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم اگلے ترجمے میں پھر ان کے بارے میں لکھیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۷۶۔ حضرت ابوجہیم عبداللہؓ

حضرت ابوجہیم عبداللہ بن جہیم الانصاری۔ ان سے بسر بن سعید نے جو بنوحضرمی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حضورِ اکرم ﷺ سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں حدیث بیان کی۔ جسے امام مالک نے ابوالنضر سے انہوں نے بسیر بن سعید سے انہوں نے ابوجہیم عبداللہ بن جہیم سے روایت کی اور ان کا نام لیا نیز وکیع نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابوالنضر سے انہوں نے بسر سے انہوں نے عبداللہ بن جہیم سے روایت کی حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا اگر نماز کے سامنے سے گزرنے والے کو گناہ کا اندازہ ہو تو وہ چالیس۔۔ کھڑا انتظار کرتا رہے۔ وکیع نے ان کی کنیت کا ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔

روایت ہے کہ ابوجہیم۔ ابی بن کعب کی ہمشیرہ کے بیٹے تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ مجھے انصار میں ان کے نسب کا علم نہیں ہو سکا۔ صرف ابوعمر ہی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں اور اول الذکر کو ایک ہی آدمی قرار دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابوجہیم بن حارث بن صمہ کا نام عبداللہ بن جہیم تھا اور انہوں نے یہ بات مسلم بن حجاج سے روایت کی اور اس سے تیمم علی الجدار اور نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حدیث بیان کی جیسا کہ ہم اول الذکر ترجمے میں عمیر اور بسر کی زبانی ابوجہم سے بیان کر آئے ہیں اور ابوعمر نے دونوں کو دو علیحدہ علیحدہ صحابی قرار دیا ہے۔ لکھا ہے کہ عمیر نے حدیث تیمم ابوجہیم بن حارث سے اور نمازی کے سامنے سے گزرنے کی حدیث بسر بن سعید نے عبداللہ بن جہیم سے روایت کی۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ان کے خیال کے مطابق ابوعمر راستی پر ہیں کیونکہ سب لوگوں نے ان کا نسب ابوجہیم بن حارث بن صمہ لکھا ہے اور سب نے ان کے والد حارث کا نسب مالک بن نجار تک بیان کیا ہے چنانچہ ابن حبیب اور ابن الکلبی نے حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار لکھا ہے۔ اس میں کہیں جہیم کا نام مذکور نہیں۔ علاوہ ازیں ابوعمر نے ان کے والد حارث کے نسب میں مالک بن نجار تک کا ذکر کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ابوعمر حارث کے سلسلہ نسب کو جانتے ہیں۔ جہاں تک جناب ابوجہیم کا تعلق ہے۔ وہ ان کے نسب سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دو آدمی ہیں۔ واللہ اعلم

یہ بھی ممکن ہے کہ علما کو ابوجہیم عبداللہ کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہو کوئی حارث کہتا ہو اور کوئی جہیم اس باب میں امام مسلم کا قول دونوں گروہوں کے لئے حجت بن سکتا ہے۔ اس لئے دونوں کو اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

۵۷۷۷۔ حضرت ابوجہیمہؓ

حضرت ابوجہیمہ۔ جب حضورِ اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا۔ تو ابوجہیمہ بکریاں چرایا کرتے تھے اور ان کے بارے میں جعفر المستغفری نے وہ روایت بیان کی ہے۔ جسے انہوں نے باسنادہ موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوجہیمہ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ بئر جمل پر تشریف لائے۔ الی آخرہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ اس حدیث کا راوی ابوجہیم بن حارث ہے نہ کہ ابوجہیمہ ان کی بات صحیح ہے اس قسم کی اغلاط کی ذمہ داری یا تو کاتب پر عائد ہوتی ہے یا اوہام پر۔ اس لئے ان کا ترک ان کے ذکر سے بہتر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الحاء

۵۷۷۸۔ حضرت ابو حاتم مزنیؓ

حضرت ابو حاتم المزنی۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ مدنی ہیں۔ محمد اور سعید یہ دونوں عبید کے بیٹے ہیں ان سے روایت کی۔ کئی لوگوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسلم بن ہرمز سے انہوں نے محمد اور سعید پسران عبید سے انہوں نے ابو حاتم مزنی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں کوئی ایسا آدمی شامل ہو جائے کہ جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو۔ تو فوراً اس کا نکاح کردو اگر ایسا نہ کرو گے تو فتنہ وفساد کے لئے تیار رہو۔

امام ترمذی لکھتے ہیں کہ ابو حاتم مزنی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی مگر ان سے یہی ایک حدیث مروی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۷۹۔ حضرت ابو الحارث ازدیؓ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو الحارث الازدی۔ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ تا احمد بن عمرو بن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن عیسیٰ بن راشد سے انہوں نے ابو بکر عبداللہ بن عثمان سے انہوں نے سلیمان بن عبید سے انہوں نے قاسم بن نجیب سے انہوں نے ابو حارث ازدی سے "وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی" کے بارے میں سنا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپؐ نے کیا دیکھا فرمایا میں نے سونے کے پتنگے دیکھے جیسے مکان ہو۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۰۔ حضرت ابو الحارث انصاریؓ

حضرت ابو الحارث انصاری۔ موسیٰ بن عقبہ نے انہیں بدریوں میں شمار کیا ہے اور ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ابو الحارث بن قیس بن خلدہ بن مخلد الانصاری زرقی۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۱۔ حضرت ابو الحازم انصاریؓ

حضرت ابو الحازم انصاری جو بنو بیاضہ کے مولیٰ تھے ابو موسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے احمد بن عبدہ سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابو الاسود سے انہوں نے اپنے چچا منصور بن ابو الاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شمر بن عطیہ سے انہوں نے ابو حازم سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ بدر کے دن سائے میں تھے اور صحابہ دھوپ میں لڑ رہے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ سائے میں بیٹھے ہیں اور صحابہ دھوپ میں لڑ رہے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے سنا تو آپ بھی دھوپ میں بیٹھ گئے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۸۲۔ حضرت ابوحازم صخرؓ

حضرت ابوحازم صخر بن عیلہ۔ ہم ان کا ترجمہ صخر کے تحت لکھ آئے ہیں۔ وہ بجلی احمسی ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا اور روایت بھی کی۔ ان سے حفیدہ عثمان بن ابوحازم نے روایت کی۔ صخر کے ذکر میں اس سے زیادہ ذکر گزرا ہے۔

۵۷۸۳۔ حضرت ابوحازم والد قیسؓ

حضرت ابوحازم قیس بن ابوحازم بجلی احمسی کے والد ہیں۔ ان کا نام عوف بن حارث یا عوف بن عبدالحارث یا عوف بن عبید بن حارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح بن کلب بن عمرو بن لوئیٰ بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن الغوث بن انمار یا حصین یا صخر تھا۔ یہ لفظ (صخر) ناموں میں بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ ابوموسیٰ' ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۴۔ حضرت ابوحازم والد کریمؓ

حضرت ابوحازم والد کریم' حسن بن سفیان اور ابن ابی شیبہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے جنادہ بن مغلّس سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے ابان بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کریم بن ابوحازم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ دو آدمی حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ ایک لڑکے کے بارے میں اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ حضور اکرم نے وہ لڑکا ایک آدمی کو دے دیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۵۔ حضرت ابوحاضرؓ

حضرت ابوحاضر۔ انہیں صحابہ میں شمار کیا گیا ہے۔ خالد الحذاء نے ابوہندہ سے انہوں نے ابوحاضر سے روایت کی کہ وہ ایک جنازے میں شریک ہوئے۔ بعد میں کہنے لگے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ حضور اکرم ﷺ نے جنازہ کیسے پڑھا آپ نے کہا اللھم خلقتھا ونحن عبادک ربنا والیک معادنا' اس کے بعد آپ نے متوفی کے لئے دعا فرمائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۶۔ حضرت ابوحاطبؓ

حضرت ابوحاطب بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئیٰ قرشی عامری۔ سہیل بن عمرو کے بھائی تھے۔ مہاجرین حبشہ میں ان کا نمبر پہلا تھا۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان دونوں نے اسحٰق سے ان کا ذکر کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے جن کا ذکر ہے۔ ان کا نام حاطب ہے اور اسماء میں ہے ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں۔ زبیر بن بکار اور ہشام بن کلبی نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور ابن ہشام نے بکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ابوحاطب روایت کیا ہے اور سلمہ نے بھی ابن اسحٰق سے یہی نام روایت کیا ہے۔ ابوعمر اور ابواسحٰق نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۸۷۔ حضرت ابو حامدؓ

حضرت ابو حامد اور ایک روایت میں ابو حماد ہے۔ ہم ان کا ذکر اپنے مقام پر کریں گے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۸۔ حضرت ابوحبہ انصاریؓ

حضرت ابوحبہ انصاری اوسی بدری۔ ایک روایت میں بقول ابو عمر ابو حیہ۔ (بہ یا) ایک میں ابوحنہ (بہ نون) آیا ہے۔ ان کا نام عامر اور ایک روایت میں مالک آیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ واقدی نے ان کا ذکر دو مقام پر کیا ہے چنانچہ انصار سے جہاں انہوں نے بنو ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے غزوۂ بدر میں شرکا کا ذکر کیا ہے۔ وہاں انہوں نے انہیں ابوحنہ (بہ نون) لکھا ہے اور ایک دوسرے مقام پر انہیں ابوحنہ بن عمرو بن ثابت تحریر کیا ہے اور ان کا نام مالک لکھا ہے اور دونوں جگہ ان کی کنیت ابوحنہ (بہ نون لکھی ہے) ان کے بغیر اور لوگوں نے ان کا نام ثابت بن نعمان لکھا ہے۔

واقدی لکھتے ہیں کہ بدریوں میں کسی شخص کی کنیت ابوحبہ (بہ با) نہ تھی بلکہ ابوحنہ (بہ نون) تھی اور نام مالک بن عمرو بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف تھا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ابوحبہ (بہ با) ثعلبہ بن عمرو بن عوف ہے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے اور سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی تھے۔ یونس بن بکیر نے اسحٰق سے ابوحبہ کو (بہ با) بدری نقل کیا ہے۔

ابن نمیر لکھتے ہیں کہ ابوحبہ (بہ با) کا نام عامر بن عبد عمرو یا عامر بن عمیر بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف الاکبر بن مالک بن اوس تھا اور ان کی والدہ ہند دختر اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن خطمہ تھی۔

موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی کہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے ابوحنہ (بہ نون) بن عمرو بن ثابت تھا۔ ابن ہشام نے انہیں ابوحنہ (بہ نون) کیا ہے اور ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ابوحنہ بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف۔ وہ ابو الصباح کے بھائی تھے لیکن موسیٰ نے کہیں ان کی کنیت ابوحبہ اور کہیں ابوحنہ تحریر کیا ہے اور یہ ابن اسحٰق سے مروی ہے نیز انہیں غزوۂ بدر کے علاوہ غزوۂ احد کے شرکا میں شمار کیا ہے ان کی کنیت ابوحبہ تحریر کی ہے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو سعید مولی بن بنو ہاشم سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے عمار بن ابی عمار انہوں نے ابوحبہ بدری سے روایت کی کہ جب "لم یکن الذین کفروا" آیت اتری تو جبرئیل علیہ السلام نے حضور اکرم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ پیغام ارسال کیا ہے کہ آپ یہ آیت ابی بن کعب کو پڑھ کر سنائیں۔ حضور ﷺ نے ابی بن کعب کو مخاطب کیا اور فرمایا اے ابی! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے یہ آیت پڑھ کر سناؤں۔ ابی رو پڑے اور کہا یا رسول اللہ۔ ثمہ کو ابھی یاد آیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۸۹۔ حضرت ابوحبہ بن غزیہؓ

حضرت ابوحبہ بن غزیہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری' خزرجی' نجاری۔ بقول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبری ان کا نام زید بن غزیہ تھا اور نسب جو اوپر مذکور ہے وہ غزوۂ احد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر شہدائے یمامہ میں کیا۔ وہ بنو مالک بن نجار سے مازن بن نجار کے بھائی تھے۔ ابو معشر نے لکھا ہے کہ جنگ یمامہ میں بنو مازن بن نجار سے جو قتل ہوئے۔ ان میں ابوحبہ بن غزیہ بھی شامل تھے۔ یہی رائے سیف کی ہے۔ ابو عمر کا قول ہے کہ یہ ابوحبہ خزرجی تھے اور بدر میں شامل نہیں تھے اور ان سے پہلے جو مذکور ہیں وہ اوسی ہیں اور بدری۔ ابوحبہ بن غزیہ کے دو بھائی تھے ضمرہ اور تمیم اور ان کے بیٹے سعید یوم الحرہ کو قتل ہوئے تھے اور وہ ضمرہ بن سعید کے والد تھے جو بنو مالک کے شیخ تھے۔

ابوعمر کا یہ کہنا کہ ایک روایت میں ان کی کنیت ابوحنہ (بہ نون) بھی ہے بالکل غلط ہے۔ یہ ابوحبہ ہیں اور بدری نہیں ہیں۔ بقول ابن مندہ یہ ابوحبہ غزیہ ہیں اور سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی ہیں اور اس سے پیشتر کے ترجمے میں یہ مذکور ہو چکا ہے کہ وہ سعد بن ابی حبہ کے اخیافی بھائی ہیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے دربارۂ مقتولین جنگ یمامہ از انصار از بنو مازن بن نجار ابوحبہ بن غزیہ بن عمرو کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۰۔ حضرت ابوحبیب بن زیدؓ

حضرت ابوحبیب بن زید بن حباب بن انس بن زید بن عبید۔ ابی بن کعب کا نسب ان سے عبید میں مل جاتا ہے۔ بدری ہیں۔ ابوعمر نے ابن الکلبی سے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ابوعمر انہیں نہیں جانتے۔

۵۷۹۱۔ حضرت ابوحبیب عنبریؓ

حضرت ابوحبیب العنبری۔ حسن سمرقندی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے بیٹے ان کے راوی ہیں لیکن روایت بیان نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۲۔ حضرت ابوحبیب بن ازعرؓ

حضرت ابوحبیب بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ ضبعی، وہ بنو ملیل بن ازعر کے بھائی تھے غزوۂ احد میں شریک تھے اور ایک روایت کے مطابق تمام غزوات میں شامل رہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۳۔ حضرت ابوحبیش غفاریؓ

حضرت ابوحبیش غفاری۔ ابونعیم، ابوزکریا بن مندہ اور ابوبکر بن ابوعلی نے انہیں باب الحاء (بے نقطہ) میں ذکر کیا ہے۔ ابوعبداللہ بن مندہ نے باب الخاء (با نقطہ) میں نون اور سین کے ساتھ لکھا ہے۔ (خنیس) ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم اسید بن عاصم نے روایت کی عبداللہ بن رجاء سے کہ ہمیں خبر دی سعید بن سلمہ نے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوربیعہ سے روایت کی۔ انہوں نے ابوحبیش غفاری کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک غزوے تہامہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب وہ بہ مقام عسفان پہنچے تو حضور اکرم ﷺ کے صحابہ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں پہنچ گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم بھوک کے ہاتھوں سخت لاچار ہیں۔ ہمیں سواریوں کو ذبح کرنے کی اجازت فرمائیے۔ پھر حدیث بیان کی۔ امیر ابونصر نے ان کا نام حتیس لکھا ہے۔

۵۷۹۴۔ حضرت ابوحثمہ بن حذیفہؓ

حضرت ابوحثمہ بن حذیفہ بن خانم القرشی عدوی۔ سلیمان کے والد تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوحثمہ کی بیوی کا نام شفاء دختر عبداللہ عدوی تھا۔ یہ ابوجہم بن حذیفہ کے بھائی تھے۔ ان کے دو بھائی اور تھے مورق اور نبیہ۔ ان سب کو حضور اکرم ﷺ کی رویت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۵۔ حضرت ابوحثمہ والد سہلؓ

حضرت ابوحثمہ۔ ان کے بیٹے کا نام سہل تھا اور ان کا نام عبداللہ یا عامر بن ساعدہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی حارثی تھا۔ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ اور احد تک حضور اکرم ﷺ کے نقیب تھے۔ غزوۂ خیبر میں شریک تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت سے انہیں گھوڑے کا حصہ بھی دیا تھا خیبر کے بعد تمام غزوات میں شامل تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نیز حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان کے عہد خلافت میں بھی پاسداری کا منصب ان کے پاس تھا امیر معاویہ کے ابتدائی دور حکومت میں ان کی وفات ہوئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم نے عامر اور عبداللہ کے تراجم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۶۔ حضرت ابوالحجاجؓ

حضرت ابوالحجاج الثمالی۔ ان کا نام عبد بن عبد یا عبداللہ بن عبد تھا۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہے۔ ہم عبداللہ اور عبد کے تراجم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

منصور بن الحسن فقیہ الطبری نے باسنادہ تا احمد بن علی انہوں نے ابوالربیع سلیمان بن داؤد البغدادی سے (نہ کہ زہرانی سے) انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم سے انہوں نے ہیثم بن مالک الطائی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عائذ الازدی سے انہوں نے ابوالحجاج الثمالی سے روایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے۔ تو قبر کہتی ہے۔ ارے نابکار! میرے بارے میں تو کس غلط فہمی کا شکار تھا کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میں فتنے اور اندھیرے کا گھر ہوں اور تم میرے متعلق کیا مبتلائے فریب تھے کہ تم میرے پاس سے اکڑتے گزر جاتے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر مردہ نیکوکار ہوا یعنی وہ نیکی کا پرچار کرنے والا اور برائی سے روکنے والا ہوا تو خود قبر اس کی طرف سے جواب دے گی۔ میں تجھے سرسبز کردوں گی اور تیرے جسم کو نور بنادوں گی اور تیری روح کو خدا کے پاس بھیج دوں گی۔

ابن عائذ کہتے ہیں میں نے ابن الحجاج سے پوچھا کہ فداد سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا فداد وہ آدمی جو ایک پاؤں آگے رکھے اور دوسرا پیچھے، جس طرح کہ اے میرے بھتیجے کبھی تم چلتے ہو۔ وہ کپڑے پہنتا ہے اور اتراتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷۹۷۔ حضرت ابوحدرد اسلمیؓ

حضرت ابوحدرد اسلمی۔ ایک روایت میں ان کا نام سلامہ بن عمر بن ابی سلامہ بن سعد بن مساب بن حارث بن عبس بن ہوازن بن اسلم ہے۔ خلیفہ اور ابراہیم بن منذر کا بھی یہی قول ہے۔ ابن ماکولا نے بھی ان کا یہی نسب بیان کیا ہے۔ صرف مساب کی جگہ سنان لکھا ہے۔ امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں کہ انہیں ابن اسحٰق نے ان کا نام عبد بتایا' بقول علی بن مدینی ان کا نام عتبہ تھا انہیں صحبت نصیب ہوئی وہ ام الدرداء جن کا نام خیرہ تھا کے والد تھے اور یہ ابوالدرداء کی زوجہ التیمی تھیں جو کہ حجازی تھیں۔

ابوحدرد سے ان کے بیٹے عبداللہ۔ محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی اور ابویحییٰ اسلمی نے روایت کی۔

ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم التیمی سے انہوں نے ابوحدرد سے روایت کی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بیوی کے مہر کے لئے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنی بیوی کا کتنا مہر مقرر کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا دو سو درہم یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اگر تم بطحان کی وادی سے اوک بھر لیتے جب بھی اس پر اضافہ نہ کرتے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ نے ان کا نام ابوحدرد اسلمی لکھا ہے اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ایک روایت کے مطابق ان کا نام عبداللہ بن ابی حدرد ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابن مندہ کا یہ قول بے سروپا ہے کیونکہ ابتدائے ترجمہ میں انہوں نے عبداللہ ابوحدرد کا نام بیان کیا ہے اور ترجمے کے آخر میں عبداللہ ان کے بیٹے کا نام تحریر کیا ہے اور یہی درست ہے چنانچہ عبداللہ کے ترجمے میں انہوں نے یہی لکھا ہے اور باقی لوگ بھی ان سے متفق ہیں۔ واللہ اعلم

۵۷۹۸۔ حضرت ابوحدردؓ

حضرت ابوحدرد۔ بقول ابوعمر بعض لوگوں کے مطابق وہ آخری آدمی ہیں۔ جنہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا نام حکم بن حزن یا براً تھا۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۹۹۔ حضرت ابوحدیدہ جہنیؓ

حضرت ابوحدیدہ جہنی۔ ایک روایت میں ابن حدیدہ آیا ہے۔ صحابی تھے۔ کہتے تھے مجھے میرے چچا نے زوراء میں بھیجا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا مختصراً ذکر کیا ہے۔ وہ ابن حدیدہ کو درست خیال کرتے ہیں۔

۵۸۰۰۔ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہؓ

حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی عبشمی۔ ان کی والدہ فاطمہ دختر صفوان بن امیہ بن محرث تھیں۔ ابوحذیفہ سابقین اولین سے ہیں۔ حبشہ اور مدینہ کو ہجرت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبش ابوحذیفہ بن عتبہ کا نام لیا ہے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کی بیوی سہلہ دختر سہیل بن عمرو حبشہ میں ان کے ساتھ تھیں۔ وہاں ان کا بیٹا محمد بن ابوحذیفہ پیدا ہوئے۔ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاولد رہے۔

اور اسی اسناد سے یہ سلسلہ شرکائے بدر ابو حذیفہ کا نام ابن اسحٰق نے تحریر کیا ہے۔ ابو حذیفہ فضلائے صحابہ سے تھے۔ جو شرف وفضل کے حامل تھے۔ رسول پاک علیہ السلام کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور پھر حبشہ ہجرت کر گئے۔ اور وہاں سے واپس مکہ آ گئے اور ہجرت مدینہ تک حضور اکرم کی صحبت میں رہے مدینے کو ہجرت کی تو آپ نے عباد بن بشر انصاری کے ساتھ ان کی مواخات قائم کر دی۔ تمام غزوات میں شرکت کی اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان کی عمر ترپن یا چون (۵۳ یا ۵۴) برس تھی۔ ان کا نام مہشم ہشیم یا ہاشم تھا۔

ابو حذیفہ طویل القامت خوش چہرہ، بھینگے اور عمر رسیدہ تھے۔ جب غزوۂ بدر میں انہیں مقابلے کے لئے بلایا گیا اور حضور اکرم ﷺ نے انہیں منع کر دیا تو ان کی ہمشیرہ ہندہ نے ان کے خلاف ذیل کے دو شعر کہے

فما شكرت ابا رباك من صغر   حتى ثبت شباباً غير معجون

"تو نے اپنے باپ کا جس نے تجھے بچپن سے پالا تا آنکہ تو ایک تندرست اور توانا جوان بن گیا شکر ادا نہیں کیا۔"

الاحول الاثعل الشوم طائره   ابو حذيفة شر الناس في الدين

ابو حذیفہ۔ بھینگا، کھوسٹ، بد بخت اور دین اسلام میں بدترین انسان ہے۔

یہ ان کی ہمشیرہ کی بے جا زبان درازی ہے۔ ورنہ وہ خیر الناس فی الدین تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابو حذیفہ سالم کے مولی تھے۔ جنہیں ان کی بیوی سہلا نے دودھ پلایا تھا۔ خود سالم بھی اچھے مسلمان شمار ہوتے تھے۔

ابو جعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ کے حکم سے غزوۂ بدر میں مقتول مشرکین کی لاشیں بدر کے کنویں میں پھینکی گئیں اور آپ کنوئیں کے دہانے پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے عتبہ، شیبہ، امیہ، ابو جہل وغیرہ کا نام لے کر مخاطب فرمایا اے سرداران قریش تم سے خدا نے جو وعدہ فرمایا تھا۔ وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔ ابن اسحٰق سے منقول ہے جب حضور اکرمؐ نے یہ الفاظ فرمائے تو آپ نے جناب ابو حذیفہ کو دیکھا کہ ذہنی پریشانی سے ان کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا ہے فرمایا ابو حذیفہ! غالباً تم اپنے والد کی اس حالت سے افسردہ ہو گئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دل میں اپنے والد کے بارے میں اور اس کے قتل کے بارے میں کوئی پریشانی یا افسردگی پیدا نہیں ہوئی بلکہ میں اسے صائب الرائی بردبار اور سلجھا ہوا آدمی سمجھتا تھا اور مجھے قوی امید تھی کہ اس کے یہ اوصاف اسے اسلام کے قریب تر لے آئیں گے جب میں نے اس کے انجام کو دیکھا کہ اس کی موت کفر پر ہوئی ہے اور میری آرزو اور خواہش پوری نہیں ہوئی۔ تو مجھے اس کا رنج ہوا حضور اکرمؐ نے سنا تو ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۱۔ حضرت ابو حذیفہ ثقفیؓ

حضرت ابو حذیفہ ثقفی۔ عتاب بن مالک کی اولاد سے ہیں۔ بیعت رضوان میں موجود تھے۔ یہ مدائنی کا قول ہے۔ ابن مندہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدباغ اندلسی نے انہیں ابوعمر کے خلاف بطور استدراک بیان کیا ہے۔

۵۸۰۲۔ حضرت ابوحریرہؓ

حضرت ابوحریرہ یا ابوالحریر۔ بقول جعفر انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ہشیم نے ابواسحٰق کوفی سے انہوں نے ابوحریرہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن سلام نے حضور اکرم ﷺ سے گزارش کی یا رسول اللہ ہم مذہبی کتابوں میں آپ کے بارے میں لکھا پاتے ہیں کہ آپ عرش مجید کے سامنے کھڑے ہیں اور آپ کے رخسار سرخ ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو آپ کے بعد امت محمدیہ کو بتائی جائیں گی اسے احمد بن عبداللہ الخزاعی نے ہشیم سے روایت کی اور بتایا کہ اصحاب رسول میں ایک ابوحریر تھے حاکم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور نام ابوحریر لکھا بغیر از ہاء۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۳۔ حضرت ابوحریزؓ

حضرت ابوحریز۔ بقول ابن ماکولا انہیں صحبت نصیب ہوئی اور لکھا ہے کہ قیس بن ربیع نے عثمان بن مغیرہ سے انہوں نے ابویعلیٰ سے انہوں نے ابوحریز سے روایت کی۔

۵۸۰۴۔ حضرت ابوحزامہؓ

حضرت ابوحزامہ از بنوسعد بن بکر۔ ان کے نام اور اسناد کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابونعیم نے انہیں کنیتوں کے تحت اور حرف خاء کے تحت بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور یہی اصح ہے۔ ابوموسیٰ نے انہیں کنیت کے تحت بیان کیا ہے۔

۵۸۰۵۔ حضرت ابوحسان بصریؓ

حضرت ابوحسان بصری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نے ان پر چڑھائی کی تھی۔ ان کی حدیث مخلد نے صالح بن حسان سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۶۔ حضرت ابوحسن انصاریؓ

حضرت ابوحسن انصاری مازنی۔ بروایتے ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام تمیم بن عبد عمرو ہے۔ وہ یحییٰ بن عمارہ کے دادا اور عمرو بن یحییٰ کے والد اور امام مالک بن انس کے شیخ ہیں۔ مدنی ہیں۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

عمرو بن یحییٰ مازنی نے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر باہر چلا جائے اور پھر واپس آ جائے تو وہ اس نشست کا زیادہ مستحق ہے۔

یہ ابوالحسن وہی ہیں جنہوں نے زید بن ثابت کو یوم الدار کے موقعہ پر (جب انہوں نے انصار کو مخاطب ہو کر کہا تھا۔ اے انصار! اللہ کے دین کی امداد کے لئے دوبارہ اٹھ کھڑے ہو) کہا تھا بخدا! ہم ہرگز تمہاری بات نہیں سنیں گے اور نہ تمہاری اطاعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔ہم قرآن کی اس آیت کا مصداق نہیں بننا چاہتے۔

انا اطعنا سادتنا و کبراء نافاضلو ناالسبیل ایک روایت میں ہے کہ یہ قول نعمان زرقی کا ہے۔

اسی طرح عمرو بن یحییٰ نے باپ سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اٹھا اور جوتے اٹھانا بھول گیا ایک اور شخص نے جوتا اٹھایا اور اپنے نیچے رکھ لیا۔اتنے میں اس آدمی نے واپس آ کر پوچھا کہ میرے جوتے کسی نے دیکھے ہوں اس آدمی نے کہا میں نے اٹھائے ہیں۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا تم نے کیوں اپنے مومن بھائی کو پریشان کیا ہے۔اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بخدا میں نے مذاق کیا تھا فرمایا درست ہے لیکن پھر بھی اسے جو پریشانی ہوئی ہے اس کا خیال رکھتے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۷۔حضرت ابو حسینؓ مولیٰ بن نوفل

حضرت ابو حسین یا ابو حسان مولیٰ بن نوفل۔صحابہ میں شمار ہوتے ہیں لیکن یہ غلط ہے۔عباس الدوری نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے محمد بن المنکدر سے انہوں نے ابو حسین مولیٰ بنو نوفل سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا قیامت کے دن بلا فخر میں لوگوں کا سردار ہوں گا۔عبد بن حمید نے یعقوب سے روایت کی اور حسان نام لکھا ہے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۰۸۔حضرت ابو حصیرہؓ

حضرت ابو حصیرہ۔حضور اکرم ﷺ نے انہیں وادی القریٰ کی آمدنی سے ایک حصہ عطا فرمایا تھا۔ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا کہ جعفر نے ابن اسحٰق سے ان کے بارے میں علم حاصل کیا۔

۵۸۰۹۔حضرت ابو الحصین انصاریؓ

حضرت ابو الحصین انصاری۔ان کے دو بیٹے تھے۔شام سے کچھ تاجر آئے۔ان دونوں لڑکوں نے ان کی امداد کی اور ان کے ساتھ شام چلے گئے۔ابو الحصین حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ انہیں واپس بلوایا جائے آپ نے فرمایا دین میں جبر نہیں اور آپ کو ابھی تک جنگ کی اجازت نہیں ملی تھی۔ابو الحسن نے حضور اکرم کے اس ارشاد پر دل میں ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔اس پر یہ آیت اتری فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ ابوداؤد نے اسے ناسخ و منسوخ کی ذیل میں بیان کیا ہے۔ابن الدباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۰۔حضرت ابو الحصین سدوسیؓ

حضرت ابو الحصین السدوسی۔ان کی حدیث نعیم نے اپنے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے اختصاراً ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۱۱۔ حضرت ابوالحصین السلمیؓ

حضرت ابوالحصین السلمی۔ بقول طبری حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنی کان کا سونا لئے حاضر ہوئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۲۔ حضرت ابوحصین بن لقمانؓ

حضرت ابوحصین بن لقمان ہے۔ ہم سباع کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام حصن آیا ہے۔ جس نے ان کا نام ابوحصین لکھا ہے وہ ان کا نسب یوں لکھتے ہیں ابوالحصین لقمان بن شبہ بن معیط بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس العبسی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۳۔ حضرت ابوحفص بن مغیرہؓ

حضرت ابوحفص بن مغیرہ۔ ایک روایت کے مطابق ان کا سلسلہ یوں ہے۔ ابوعمر بن حفص بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم القرشی مخزومی۔ فاطمہ بنت قیس کے شوہر تھے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ترجمہ کیا ہے اوران کا ترجمہ ناموں کے تحت لکھا ہے۔

۵۸۱۴۔ حضرت ابوحفصہؓ

حضرت ابوحفصہ یا ابن ابی حفصہ۔ جعفر نے ان کا ذکر باب الحاء میں کیا ہے۔ وہب بن جریر نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ جعفی سے روایت کی کہ وہ ابوحفصہ یا ابن حفصہ کے پاس بیٹھے ان سے باتیں کر رہے تھے کہ ایک کالا بڈھا جو فخیم شخیم تھا۔ آ گیا ہماری گفتگو کے دوران میں وہ ایک آدمی پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے عتاب کیا۔ ابوحفصہ کہنے لگے تم مجھ سے باتیں کر رہے تھے اور مجھے حضور اکرم ﷺ کی ایک حدیث یاد آ رہی تھی۔ آپ نے ایک دفعہ حاضرین مجلس سے دریافت فرمایا جانتے ہو۔ رقوب کسے کہتے ہیں؟ حاضرین نے جواب دیا۔

یارسول اللہؐ! لاولد کو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ رقوب وہ شخص ہوتا ہے جس کے بیٹے تو ہوں لیکن اسے ان سے کوئی فائدہ نہ ہو پھر آپ نے دریافت فرمایا: جانتے ہو صعلوک کون ہوتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! جو قلاش ہو۔ فرمایا نہیں حقیقی قلاش وہ ہے جس کے پاس مال تو ہو لیکن وہ کسی کو کچھ بھی نہ دے پھر پوچھا جانتے ہو مرگی کیا ہے صحابہ نے جواب دیا یارسول اللہؐ! ایک عارضے کا نام ہے۔ فرمایا حقیقی مرگی یہ ہے کہ کوئی شخص غصے سے بے بس ہو جائے اور اس پر ہذیانی کیفیت طاری ہو جائے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۵۔ حضرت ابوالحکم بن حبیبؓ

حضرت ابوالحکم بن حبیب بن ربیعہ بن عمرو بن عمیر الثقفی۔ حسن سمرقندی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ منصور نے مجاہد سے انہوں نے ابوالحکم ثقفی سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وضو کیا پھر دو چلو بھر پانی اپنی شرمگاہ پر چھڑکا۔ ایک روایت میں ان کا نام حکم بن سفیان مذکور ہے اور یہی درست ہے۔ ہم اس کا ذکر پہلے کر آئے ہیں اور بقول مدائنی وہ جسر ابوعبیدہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ میں جوقس الناطف کے مقام پر ہوئی تھی۔ مارے گئے تھے۔ اس لڑائی میں تین سو آدمی صرف بنوثقیف کے قتل ہوئے تھے جن میں سے اسی (۸۰) آدمی ایسے تھے جنہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا (عمر رسیدہ تھے) اس کی وجہ سے یہ تھی کہ ابوعبیدہ ثقفی تھے۔ اس لئے ان کے اہل قبیلہ نے جان کی بازی لگا دی تھی جس میں ابوعبیدہ خود بھی مارے گئے تھے مختار ثقفی ان کا بیٹا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۶۔ حضرت ابوحکیم الانصاری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوحکیم الانصاری۔ ان کا نام عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار تھا۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ عبیداللہ بن علی نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر انصار کے بنو عدی بن نجار اور عمرو بن ثعلبہ کا (ابوحکیم) کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۷۔ حضرت ابوحکیم رضی اللہ عنہ

حضرت ابوحکیم۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اس سے یزید بن ابوحکیم از پدر خود مراد ہیں۔ کوئی کہتا ہے یزید بن حکیم از پدر خود یا حکیم بن یزید اور یا ابوحکیم بن یزید از پدر خود واز جد خود۔ اس بارے میں کہ انہوں نے عطا بن سائب سے روایت کی۔ اختلاف ہے۔ ان سے مروی ہے کہ جب تم سے کوئی مشورہ طلب کرے تو اسے صحیح مشورہ دو ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۸۔ حضرت ابوحکیم بن مقرن رضی اللہ عنہ

حضرت ابوحکیم بن مقرن بن عائذ المزنی رضی اللہ عنہ۔ سوید اور نعمان کے بھائی تھے۔ ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۱۹۔ حضرت ابوحماد انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوحماد انصاری یا ابوحامد۔ ابن لہیعہ نے وہب بن عبداللہ سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے اور حماد انصاری سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی ہیں۔ روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے اپنے مومن بھائی کا کوئی قصور دیکھا اور پردہ پوشی سے کام لیا وہ یوں سمجھے گویا اس نے کسی ایسی بچی کو زندہ کر دیا جسے زندہ دفن کر دیا گیا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے

۵۸۲۰۔ حضرت ابوالحمراء مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوالحمراء مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کا نام ہلال بن حارث یا ہلال بن ظفر تھا۔ ان سے ابوداؤد نے روایت کی کہ جب صبح صادق نمودار ہوتی تو حضور اکرم ﷺ حضرت علی اور جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گھر کے پاس سے گزرتے اور فرماتے ''اسلام علیکم اہل البیت الصلوٰۃ الصلوٰۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطہیرا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابوالحمراء وہی آدمی ہیں جنہیں ابوعمر نے غلطی سے ابوالجمل لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۲۱۔ حضرت ابوالحمراءؓ مولیٰ آلِ عفراء

حضرت ابوالحمراء مولیٰ آل عفراء۔ ایک روایت میں مولیٰ حارث بن رفاعہ آیا ہے۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر انصار سے اور ابوالحمراء مولیٰ حارث بن عفراء کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۲۔ حضرت ابوحمید الساعدیؓ

حضرت ابوحمید الساعدی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد اور ایک میں منذر بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ ہے۔ ان کی والدہ امامہ دختر ثعلبہ بن جبل بن امیہ بن عمرو بن حارثہ بن عمرو بن خزرج تھیں۔ مدنی تھے اور امیر معاویہ کے آخری عہد میں فوت ہوئے۔

صحابہ میں ان سے جابر بن عبداللہ نے اور تابعین میں سے عروہ بن زبیر عباس بن سہل محمد بن عمرو بن عطاء اور خارجہ بن زید بن ثابت وغیرہ نے روایت کی۔

ابراہیم بن محمد بن مہران الفقیہہ وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمد بن یسار اور محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید القطان سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کی کہ انہیں ابوحمید الساعدی نے بتایا کہ انہوں نے صحابہ کے ایک گروہ سے جس میں دس حضرات شامل تھے اور ابوقتادہ بن ربعی بھی ان میں موجود تھے۔ کہا کہ آؤ تمہیں بتاؤں کہ حضور اکرمؐ نماز کس طرح ادا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کیا تمہیں حضور اکرمؐ کی صحبت میں شریک ہونے اور آمدورفت کا ہم سے زیادہ مواقع ملے ہیں؟ انہوں نے کہا اچھا اب بتاؤ انہوں نے کہا جب حضور اکرم نماز کے لئے اٹھتے۔ تو سیدھے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے اور اللہ اکبر کہتے اور رکوع میں اعتدال کا خیال رکھتے یعنی نہ تو سر کو اوپر اٹھاتے اور نہ زیادہ جھکاتے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دیتے۔ اسی طرح مکمل حدیث بیان کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۳۔ حضرت ابوحمیضہ مزنیؓ

حضرت ابوحمیضہ مزنی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عمرو بن اسحٰق بن علاء سے انہوں نے ابوعلقمہ نصر بن خزیمہ بن جنادہ سے روایت کی کہ ان کے والد نے نصر بن علقمہ سے انہوں نے اپنے بھائی محفوظ بن علقمہ سے انہوں نے ابن عائذ سے انہوں نے عضیف بن حارث سے انہوں نے ابوحمیضہ مزنی سے روایت کی کہ ہم ایک موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک تھے حضور اکرمؐ اس اثنا میں ایک مرد اور ایک عورت سے گفتگو میں مشغول ہو گئے۔ ہم آہستہ آہستہ کھاتے رہے اتنے میں حضور اکرمؐ باتوں سے فارغ ہو کر کھانے میں ہمارے ساتھ شریک ہو گئے۔ پھر فرمایا اس طرح کھاؤ جس طرح مسلمان کھاتے ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا طریقہ ہے؟ آپ نے ایک بڑا سا لقمہ اٹھایا اور فرمایا اس طرح کے پانچ چھ لقمے۔ اس کے بعد اگر کوئی اور چیز ہو تو وہ۔ ورنہ پانی پئے اور اٹھ کھڑا ہو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۲۴۔ حضرت ابوحمیضہ انصاریؓ

حضرت ابوحمیضہ۔ معبد بن عباد انصاری سالمی۔ از بنو سالم بن عوف بن قشعر بن مقدم بن سالم بن غنم غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابراہیم بن سعد اور یحییٰ بن سعید اموی نے ان کا یہی نام لکھا ہے مگر یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے خمیصہ روایت کیا ہے۔ یہی قول واقدی کا ہے۔ ہم اس پر آگے چل کر لکھیں گے ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۵۔ حضرت ابوحیوہ صنابحیؓ

حضرت ابوحیوہ صنابحی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوبکر بن ابوعلی نے بھی اسی طرح لکھا ہے لیکن ان کے نام اور نسبت میں غلطی کی ہے اور ابوخیرہ صنابحی لکھا ہے۔ ان کے بارے میں باب خاء میں لکھیں گے۔

۵۸۲۶۔ ابوحیوہ کندیؓ

حضرت ابوحیوہ کندی۔ جو رجاء بن حیوہ کے دادا اور کندہ کے مولی تھے لیکن ان کی صحبت اور رؤیت ثابت نہیں۔

لیث بن سعد نے خارجہ بن مصعب سے انہوں نے رجاء بن حیوہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حنین کی ایک کنیز جو حاملہ تھی آپ کے پاس سے گزری آپ نے پوچھا یہ کس کی ہے۔ حاضرین نے نام بتایا تو دریافت کیا۔ کیا اس نے اس سے جماع کیا ہے۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا آپ نے فرمایا اس کے بیٹے کا کیا بنے گا اور پھر اس کا بیٹا بھی کوئی نہیں۔ ورنہ میری خواہش تھی کہ لعنت بھیج کر اس کی ماں کو اس کے ساتھ قبر میں دفن کر دیتا۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الخاء

۵۸۲۷۔ حضرت ابوخارجہ عمرو بن قیسؓ

حضرت ابوخارجہ عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر از بنوعدی بن نجار انصاری' خزرجی' نجاری' بدری ہیں۔ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہم ان کا ذکر عمرو کے ترجمے کر آئے ہیں۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

۵۸۲۸۔ حضرت ابوخالد الحارث بن قیسؓ

حضرت ابوخالد الحارث بن قیس بن خالد (ایک روایت میں خلدہ ہے) بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری زرقی۔ بیعت عقبہ سمیت تمام غزوات میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے عقبہ از انصار اور بنو زریق حارث بن قیس بن خالد بن مخلد سے اور اسی اسناد سے از ابن اسحٰق در بارہ شہدائے بدر ابوخالد کا نام جو حارث بن قیس بن خالد بن مخلد ہیں۔ مذکور ہے۔ بعدہ ابوخالد۔ خالد بن ولید کے معرکہ یمامہ میں شامل تھے۔ اس جنگ میں ابوخالد زخمی ہو گئے تھے۔ بعد میں زخم مندمل ہو گیا تھا۔ مگر حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت میں زخم پھر کھل گیا۔ جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ اسی وجہ سے انہیں شہدائے جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یمامہ شمار کیا جاتا ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۲۹۔ حضرت ابو خالد الحارثیؓ

حضرت ابو خالد الحارثی از بنو حارث بن سعد' ابراہیم بن بکیر البلوی نے بشیر بن ابی قسیمہ السلامی سے انہوں نے ابو خالد الحارثی سے جو بنو حارث بن سعد سے تھے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایسے موقعہ پر حاضر ہوئے کہ آپ غزوۂ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے ہم آپ کے ساتھ ہو لئے تا آنکہ آپ نے مقام حجر جو ارض ثمود میں واقع ہے کیمپ کیا آپ نے ہمیں ان کے مکانوں میں داخل ہونے اور ان کے چشموں سے انتفاع سے منع فرمایا دیا۔ اس کے بعد ان پہاڑوں میں گھومنے کو چل دیئے وہاں آپ نے اس کے دو کناروں کا عکس ایک تالاب میں دیکھا حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا یہ کون سا پہاڑ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اس کا نام اجاء ہے۔ اس کے بعد آپ تبوک میں تشریف فرما ہوئے۔ وہاں رومیوں کا ایک مسلح لشکر موجود تھا۔ جو مسلمانوں کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک یہ مقام رومیوں کا مقتل نہیں بنے گا بعدہ صحابہ تبوک کے اس تالاب کی طرف گئے جسے ایکہ کہتے ہیں۔ جو دو چشموں پر مشتمل ہے۔ جو آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں اس کے بعد حضور اکرمؐ نے ظہر کی نماز بعد از زوال ادا کی۔ پھر آپ ہماری جانب تشریف لائے ہم نے اس چشمہ کو اسی طرح ریت میں دبا ہوا پایا۔ آپ نے فرمایا تم کب تک تبوکو نہ یعنی یہاں ڈیرے ڈالے پڑے رہو گے چنانچہ اس کا نام تبوک پڑ گیا۔

پھر آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا فرمایا نیچے اترو اور اسے پانی کی جگہ پر گاڑ دو چنانچہ خدا کا نام لے کر انہوں نے تیر کو گاڑا اور پانی جوش مار کر نکل آیا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۰۔ حضرت ابو خالد السلمیؓ

حضرت ابو خالد السلمی۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ الجزیرہ میں سکونت رکھ لی تھی۔ ان کی حدیث کے راوی ان کے خلف تھے۔ ابو الملیح نے محمد بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے (انہیں حضور اکرم کی صحبت حاصل تھی۔ روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی خدا کی طرف سے کسی منصب کے لئے منتخب کیا جاتا ہے اور وہ اس تک پہنچنے میں ناکام ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے یعنی خود اس کی ذات اس کی اولاد یا اس کے مال کو کسی ابتلا میں ڈال دیتا ہے چنانچہ ان مصائب کو برداشت کرنے کے لئے صبر عطا کرتا ہے آخر کار وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۱۔ حضرت ابو خالد الکندیؓ

حضرت ابو خالد الکندی۔ خالد بن معدان کے دادا تھے۔ حسن سمرقندی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ان سے کوئی روایت پیش نہیں کی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۳۲۔ حضرت ابوخالد کندی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوخالد کندی۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ذکر کیا کہ ہمیں خبر دی ابوبکر قباب نے، ہمیں خبر دی ابن ابوعاصم نے، ہمیں حدیث بیان کی مسعود رازی نے ہمیں خبر دی محمد بن عیسیٰ نے یحییٰ بن سعید العطار سے (بنو ابوفروہ سے قابل اعتماد آدمی تھے) انہوں نے ابومریم سے انہوں نے ابوخالد کندی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا اگر کبھی تمہیں ایسے آدمی سے ملاقات ہو جائے۔ جو دنیا سے کنارہ کش ہو اور باتیں کم کرتا ہو تو ایسے شخص کا قرب حاصل کرو۔ اس طرح تمہیں اس سے دانائی اور حکمت کے حصول کا موقع ملے گا۔

ابوالفرج ثقفی نے کتابۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم سے وہ ابومسعود سے باسناد مذکور اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مزید یہ لکھا ہے کہ ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے ان کا مشہور نام ابوخلاد ہے اور یحییٰ سے مراد ابن سعید بن ابان العطار ہے۔

۵۸۳۳۔ حضرت ابوخالد المخزومی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوخالد المخزومی۔ خالد بن ابوخالد قرشی مخزومی کے والد تھے ان سے ان کے بیٹے خالد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں اسی طرح حدیث سنی جس طرح اسامہ وغیرہ نے تبوک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۴۔ حضرت ابوخالد رضی اللہ عنہ

حضرت ابوخالد۔ یہ دوسرے ابوخالد ہیں ان کو امام بخاری نے کنیتوں کے تحت ذکر کیا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ وکیع نے اعمش سے انہوں نے مالک بن حارث سے انہوں نے ابوخالد سے روایت کی کہ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ نیز انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو خلیفہ اہل شام کے ساتھ احترام سے پیش آئے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۵۔ حضرت ابوخداش رضی اللہ عنہ

حضرت ابوخداش صحابی ہیں۔ ان سے ابوعثمان نے روایت کی کہ ہم ایک فوجی مہم پر تھے۔ سپاہ نے ایک جگہ کیمپ کیا تو انہوں نے راستہ روک لیا اور گھاس کے اردگرد رسیاں کھینچ دیں جب ابوخداش نے یہ حالت دیکھی تو انہوں نے کہا سبحان اللہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے ہیں آپ فرماتے تھے کہ سب مسلمان پانی، گھاس اور آگ میں شریک ہیں۔

ابوعثمان کا نام حریز بن عثمان تھا اور اس حدیث کو ابوالیمان نے جریر بن عثمان سے انہوں نے حبان سے جن کی کنیت ابوخداش ہے۔ روایت کیا کہ بنوشرعب کا ایک شیخ ارض روم میں کسی مقام پر ٹھہرا اور حدیث حسب ماسبق بیان کی اور یہی درست ہے تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے لکھا ہے کہ ابوخداش شرعبی سے مراد حبان زید شامی ہے لیکن ان کی صحبت کی روایت درست نہیں اگرچہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حضور اکرمؐ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے ابن محیریز سے انہوں نے ابوخداش سلمی سے مذکورہ بالا حدیث سنی۔ نیز ان کا قول ہے کہ اس حدیث کو معاذ بن معاذ عنبری' یزید بن ہارون اور ثور بن یزید نے حریز بن عثمان سے انہوں نے ابوخداش سے (بعض لوگوں نے ان کا نام ابن زید شرعبی لکھا ہے) انہوں نے حضور اکرمؐ کے صحابی سے سنا کہ وہ حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوے میں شریک تھے وہاں انہوں نے آپ سے یہ حدیث سنی اور صحیح روایت یہی ہے اور جس شخص نے لکھا ہے کہ ابوخداش نے حضور اکرم سے یہ حدیث سنی وہ غلطی پر ہے کیونکہ ابوخداش نے یہ حدیث عمرو بن عاص سے سنی ہے اور یہی روایت یحییٰ بن معین سے مروی ہے۔ معاذ بن معاذ نے حریز سے روایت کی اور کہا کہ انہوں نے حبان بن زید شرعبی سے انہوں نے ایک صحابی سے یہ حدیث سنی۔

۵۸۳۶۔ حضرت ابوخداشؓ

حضرت ابوخداش لخمی۔ انہیں صحبت ملی۔ وہ شامی ہیں۔ ان سے عبداللہ بن محیریز نے روایت کی ابونعیم اور ابن مندہ اور مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر اس مفروضے پر کیا ہے کہ ابوخداش دو ہیں حالانکہ وہ حقیقتاً ایک ہی آدمی ہے چنانچہ اسی مفروضے کی بنا پر پہلے مذکور ابوخداش کو بنوشرعب کا ایک شیخ لکھا ہے اور یہاں ابوخداش کو لخمی لکھ کر یہ باور کر لیا ہے کہ یہ دو آدمی ہیں لیکن اگر انہیں معلوم ہوتا کہ بنوشرعب لخمی ہیں۔ تو وہ اس پر علیحدہ ترجمہ نہ لکھتے اور ابوعمر کا تتبع کرتے۔ ابوعمر نے صرف ایک ترجمے میں اکتفا کیا اور ابن محیریز کو ان کا راوی گردانا لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے حریز بن عثمان کو پہلے کا راوی اور ابن محیریز کو دوسرے کا راوی سمجھا شرعب سے مراد ابن مالک بن ذعر بن حجر بن جزیلہ بن لخم ہے۔ جو بنولخم کا ایک ذیلی قبیلہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ دونوں ایک ہیں اور جس نے انہیں دو قرار دیا۔ وہ غلطی پر ہے۔

۵۸۳۷۔ حضرت ابوخداش سلمیؓ

حضرت ابوخداش سلمی یا اسلمی۔ بقول ابونعیم ان کا نام حدرد تھا۔ ابوعمر نے مسلم سے انہوں نے ابومحمد عبدالوہاب بن علی سے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابوالسرح سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے حیوۃ سے انہوں نے ابوعثمان ولید بن ولید سے انہوں نے عمران بن ابی انس سے انہوں نے ابوخداش سلمی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک قطع تعلق کئے رکھا گویا اس نے ارتکاب قتل کا جرم کیا' اس حدیث کو یحییٰ بن یعلی نے سعید بن مقلاص سے (مراد ابن ابوایوب ہے) انہوں نے ولید سے انہوں نے عمران سے انہوں نے حدرد سلمی سے روایت کیا۔ ہم اسے حدرد کے ترجمے میں پیشتر لکھ آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۸۔ حضرت ابوخراش رعینیؓ

حضرت ابوخراش رعینی۔ مدنی ہیں۔ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوخراش رعینی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بیان کیا۔ جب وہ اسلام لائے تو اس وقت دو سگی بہنیں ان کے نکاح میں تھیں آپ نے فرمایا ان میں سے جس کو چاہے طلاق دے دو۔ آپ نے اِحْتِمَا کا لفظ استعمال کیا نہ کہ احداہما کا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۸۳۹۔ حضرت ابوخراش ہذلیؓ

حضرت ابوخراش ہذلی۔ شاعر تھے اور ان کا نام خویلد بن مرہ بن قرد بن عمرو بن معاویہ بن تمیم بن سعد بن ہذیل ہے' اتنے تیز رفتار تھے کہ دوڑ میں گھوڑے سے آگے نکل جاتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے بہادروں میں شمار ہوتے تھے۔ اسلام قبول کیا تو نہایت اچھے آدمی ثابت ہوئے۔

جمیل بن معمر الجمحی نے ان کے بھائی زہیر کو جن کا عرف عجوہ تھا اور اسلام لا چکے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر قتل کر دیا تھا اور جمیل ابھی کافر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ زہیر ان کے عم زاد تھے۔ ابن ہشام کا قول ہے کہ زہیر جنگ حنین کے موقعہ پر قیدی بنا لئے گئے تھے اور ان کے ہاتھ پیٹھ کے پیچھے باندھ دیئے گئے تھے جمیل نے جو اسلام لا چکے تھے۔ اسے اس حال میں دیکھا۔ تو کہنے لگے کیا تو ہی ہمارے عیب لوگوں کو بتایا کرتا تھا اس پر زہیر کو قتل کر دیا اور ابوخراش نے اس کا مرثیہ کہا ابوعبیدہ کا قول بھی یہی ہے اور پہلا قول محمد بن یزید کا ہے۔ ابوخراش کہتا ہے:

فـفـجـع اضيافی جـمـيـل بن معمر　　　بـذی فـخـرتـا وی الیـه الا رامـل

"جمیل بن معمر نے میرے مہمانوں کو مغموم کر دیا۔ میرا بھائی معزز تھا اور بیوہ عورتوں کی پناہ تھا۔"

طـويـل نـجـاد السيف لـيـس　　　اذا اهتزوا استرخت عليه الحمائل

"اس کی تلوار کی پیٹی لمبی تھی وہ کوتاہ قامت نہیں تھا جب وہ جھوم کر چلتا تو تلوار کی پیٹی ڈھیلی ہو جاتی۔"

الـی بیتـه یـا وی الـغـریـب اذاشتا　　　ومهتلک بـالـی الـدريسين عائل

"جب قحط پڑتا تو غریب اس کے پاس پناہ لیتے وہ مال خرچ کرنے والا پرانے کپڑے پہننے والا اور دوسروں کا بوجھ اٹھاتا تھا۔"

تـكـاديـداه تـسـلـمـان ردائـه　　　من الـجـود لـمـا استقبلته الشمائل

"جب قحط کی ہوائیں چلتیں تو بوجہ سخاوت اس کی چادر اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی

فـاقـسـم لـو لا قبتـه غیر موثق　　　لابک بـالـجـزع الـضـبـاع النواهل

"بخدا اگر تو اسے اس وقت ملتا جب وہ آزاد ہوتا تو بھوکے بجو تمہیں کھانے کو آتے۔"

وانـک لـو واجهتـه و لـقـيتـه　　　ونـازلـتـه او كـنـت مـمـن يـنـازل

"اگر تو اس کے سامنے آتا اور اس سے ملتا اور اسے جنگ کے لئے للکارتا یا اگر تو جنگ کرنے والا ہوتا۔"

لـكـنـت جـمـيلا اسوء الناس صرعة　　　ولـكـن اقـران الـظـهـور مـقـاتـل

"تو اے جمیل تو اس بری طرح پچھاڑا جاتا مگر وہ سواری کے مقابل ہی لڑنے والے ہوتے ہیں۔"

مندرجہ ذیل اشعار انہوں نے اپنے بھائی عروہ بن مرہ کے مرثیے میں کہے ہیں ان کا شمار ان کے عمدہ اشعار میں کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقول اراہ بعد عروہ لاھیا وذالک رزء ما علمت جلیل

''تم کہتی ہو کہ عروہ کی موت کے بعد میں کھیل کود میں مصروف ہو گیا ہوں اور میں نے اس مصیبت کو کوئی اہمیت نہیں دی۔''

فلا تحسبی انی تنابیت عھدہ ولکن صبری یا امیم جمیل

''اے امیمہ! یہ خیال نہ کرو کہ میں اس کے وعدے کو بھول گیا ہوں یا اس زمانے کو بھول گیا ہوں جو عروہ کے ساتھ بسر کیا تھا لیکن بات یہ ہے کہ میں صبر جمیل کی دولت سے مالا مال ہوں۔''

الم تعلمی ان قد تفرق قبلنا خلیلا صفاءِ مالک وعقیل

''کیا تمہیں علم نہیں کہ اس سے پیشتر بھی ہم سے دو مخلص دوست' مالک اور عقیل جدا ہو گئے ہیں۔''

ابوعمر کہتے ہیں۔ ابوخراش نے بھی اس کے مرثیے میں بعض عمدہ اشعار کہے ہیں۔

حمدت الھی بعد عروۃ اذا نجا خراش وبعض الشر اھون من بعض

جب عروہ کے بعد خراش بچ نکلا۔ تو میں نے خدا کا شکر ادا کیا کیونکہ بعض مصائب دوسروں کے مقابلے میں آسان ہوتے ہیں۔''

علی انھا تدی الکلوم وانما توکل بالادنی وان جل ما یمضی

''اگرچہ تمام زخموں سے خون بہنے لگ جاتا ہے لیکن ہمارا غم قریب ترین واقعہ سے ہوتا ہے۔ خواہ اس سے پہلے ایک بڑے زخم سے ہمیں پالا پڑ چکا ہو۔''

فواللہ ما انسی قتیلا رزئتہ بجانب قوسی مامشیت علی الارض

''بخدا جب تک میں زمین پر چلتا رہوں گا میں اس مقتول کو نہیں بھولوں گا جسے تو نے میرے قبیلے کے قرب و جوار میں پچھاڑ دیا تھا۔

ولم ادر من القی علیہ رداءہ علی انہ قد سل من ماجد محض

''نہ معلوم کس شخص نے اپنی چادر اس پر ڈال دی تھی بلاشبہ وہ کوئی اچھا اور معزز آدمی ہوگا۔''

ابوعمر کہتے ہیں۔ غزوۂ حنین وطائف کے بعد کوئی ایسا عرب نہیں رہ گیا تھا۔ جو اسلام نہ لایا ہو۔ ان میں سے کچھ تو حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور کچھ حاضری سے محروم رہے چنانچہ انہوں نے دینی تعلیم کے اسی حصے پر قناعت کر لی تھی۔ جو اہل وفد دربار رسالت میں حاضر ہو کر سیکھ سکے تھے۔ ابوخراش بھی مسلمان ہو گئے اور بڑھ چڑھ کر اسلام کی خدمت کی۔ انہوں نے حضرت عمر کے عہد خلافت میں وفات پائی۔

ان کی وفات یوں واقع ہوئی کہ یمن کے کچھ لوگ جو حج کرنے جا رہے تھے۔ ان کے مہمان ہوئے۔ وہ ان کے لئے پانی لینے گئے تاکہ انہیں کھلائیں پلائیں اور ان کے لئے کچھ پکانے کا بندوبست کریں اس دوران میں انہیں سانپ نے ڈس لیا۔ وہ جلدی جلدی واپس لوٹے پانی' بکری کا گوشت اور برتن ان کے حوالے کئے کہ پکاؤ اور کھاؤ اور جو مصیبت انہیں پیش آئی تھی۔ مہمانوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا رات گزر گئی۔ جب صبح ہوئی تو مہمانوں نے دیکھا کہ ابوخراش فوت ہو چکے تھے چنانچہ وہ اس وقت تک ٹھہرے رہے جب تک ان کی تدفین و تکفین سے فراغت نہ ہوگئی۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن دربار رسالت میں ان کی حاضری کا ذکر نہیں کیا البتہ انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے کیونکہ وہ حضور اکرمؐ کے عین حیات میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اس لئے تو انہوں نے لکھا ہے کہ حنین اور طائف کے غزوات کے بعد تمام عرب مسلمان ہو گئے تھے بعض علما کا قول ہے کہ قرد بن معاویہ جس کے متعلق عربی زبان میں ایک ضرب المثل مشہور ہے۔ ازنی من قرد۔ ابوخراش کی نسل سے تھا۔

۵۸۴۰۔ حضرت ابوالخریف بن ساعدۃ ؓ

حضرت ابوالخریف بن ساعدۃ بن عبدالاشہل بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف انصاری اوسی۔ ایک غزوے میں زخمی ہو گئے تھے۔ کدید میں وفات پائی حضور اکرمؐ نے انہیں اپنے پیرہن کا کفن عطا کیا اور بنولوذان کو بنوسمیعہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جاہلیت میں انہیں بنوصماء کہتے تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا آج سے تم بنوسمیعہ ہو چنانچہ اسی نام سے پہچانے جانے لگے۔ ہشام بن کلبی کا یہی قول ہے۔

۵۸۴۱۔ حضرت ابوخزامہ عذریؓ

حضرت ابوخزامہ۔ ان کا نام رفاعہ بن عرابہ تھا ایک روایت میں عرادۃ العذری از بنوعذرہ بن سعد بن زید بن لیث بن سود بن اسلم بن الحاف بن قضاعہ مذکور ہے۔ ایک روایت میں جہنی ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور جہینہ بن زید عذرہ بن سعد بن زید کا چچا تھا۔ وہ جناب کے علاقے میں رہتا تھا۔ جو بنوعذرہ کا متعلقہ تھا۔

انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی اور وہ حجازی تھے۔ ان سے عطا بن یسار نے روایت کی ہم نے اس کا ذکر رفاعہ بن عرادہ کے ترجمے میں کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ ایک دوسرے ابوخزامہ ہیں۔ نیز لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کر کے غلطی سے ان سے ایک حدیث بھی منسوب کی ہے۔ جو انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے حالانکہ اس باب میں صحیح روایت وہ ہے جو یونس، عیینہ اور عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے زہری سے انہوں نے ابوخزامہ سے (جو بنوحارث بن سعد سے تھے) انہوں نے اپنے والد سے بیان کی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے منتر جنتر کے بارے میں دریافت کیا اور حدیث بیان کی نیز ان کی رائے میں یہ ابوخزامہ تابعین میں سے ہیں اور ان کی حدیث میں زبردست اختلاف ہے۔

۵۸۴۲۔ حضرت ابوخزامہ ؓ احد بنی الحارث بن سعد

حضرت ابوخزامہ۔ جن کا تعلق بنوحارث بن سعد سے ہے۔ ان کی حدیث کے اسناد میں اختلاف ہے۔ ابویاسر سے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اور سفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ہم بیماری کے لئے دوا استعمال کرتے ہیں یا جنتر منتر سے کام لیتے ہیں یا پرہیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ کیا یہ چیزیں بھی تقدیر الٰہی کے تحت آتی ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۴۳۔ حضرت ابوخزیمہ بن اوس رضی اللہ عنہ

حضرت ابوخزیمہ بن اوس بن زید بن اصرم بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری خزرجی' نجاری' بدر اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شہدائے بدر روایت کی ہے اور ابوخزیمہ کا بانداز ذیل بیان کیا ہے۔ ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم از بنوزید بن ثعلبہ۔ اول الذکر نسب کا قائل ابوعمر ہے لیکن ابن اسحٰق نے زید کو ابن ثعلبہ لکھا ہے۔ عبدالملک بن ہشام نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ۔ اس لحاظ سے ابوعمر نے زید ثانی کا ذکر نہیں کیا۔

ابوخزیمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں فوت ہوئے۔ اور وہ مسعود بن اوس ابومحمد کے بھائی تھے۔ ابن شہاب نے عبید بن سباق سے انہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی کہ مجھے سورۃ توبہ کا آخری حصہ ابوخزیمہ انصاری سے مل سکا۔ ابوخزیمہ اور حارث بن خزیمہ کے درمیان خزیمہ تک وہ سلسلہ نسب میں کہیں بھی جمع نہیں ہوتے۔ دونوں انصاری ہیں۔ ایک خزرجی ہے اور دوسرا اوسی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ بھی بیان انہی کا ہے ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ مذکور بالا بیان ابوعمر کا ہی ہے اور انہوں نے حارث بن خزیمہ کو بنواوس کا فرد قرار دیا ہے اور حارث کے نسب کو خزرج تک بیان کیا ہے اور انہوں نے بلاشبہ موسیٰ بن عقبہ کی تحریر میں بہ سلسلہ شرکائے غزوۂ بدر میں از انصار از بنوعبیت واز بنوعبدالاشہل حارث بن خزمہ کا نام دیکھا اور سمجھے کہ وہ بنواوس سے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ نیز یہ بھی مذکور تھا کہ حارث بنو عبدالاشہل کے حلیف ہیں بنابریں میں سمجھ نہیں سکا کہ وہ اوسی کیسے بن گئے ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ابوعمر نے انہیں بربنائے خلف اوسی کہہ دیا ہو کیونکہ اختلاف نسب سے اس میں فرق نہیں پڑتا۔ واللہ اعلم۔

۵۸۴۴۔ حضرت ابوخزیمہ یربوع رضی اللہ عنہ

حضرت ابوخزیمہ یربوع بن عمرو بن کعب بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری' ابوعلی نے عدوی سے روایت کی کہ بدر اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔

۵۸۴۵۔ حضرت ابوحفصہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوحفصہ رضی اللہ عنہ۔ ایک روایت میں ابوحفصہ ہے اور باب الحا میں ہم ذکر کر چکے ہیں۔ انہوں نے مغیرہ جعفی سے روایت کی کہتے ہیں کہ میں ابوحفصہ کے بیٹھا تھا کہ انہوں نے ابوحفصہ سے روایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ صعلوک یعنی مفلس کسے کہتے ہیں؟ پھر حدیث بیان کی۔

ابونعیم نے اسی ترجمے میں طبرانی سے انہوں نے ابونصر صائغ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق المسیبی سے انہوں نے یحییٰ بن یزید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عبدالملک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خوش چہرے سے بھلائی کا سوال کرو۔ ابوموسیٰ نے اس حدیث کو اس ترجمے میں بیان کیا ہے جو آگے مذکور ہے لیکن ابونعیم نے دونوں حدیثوں کو اس ترجمے میں ذکر کر کے دونوں کو ایک بنا دیا ہے۔ اس کے خلاف ابوموسیٰ نے من الصعلوک والی حدیث کو اسی ترجمے کے تحت بیان کیا ہے اور دوسری حدیث التمسوا الخیر کو بعد کے ترجمے کے تحت اور اس طرح راوی بھی دو بن گئے ہیں۔

۵۸۴۶۔ حضرت ابوخصیفہؓ

حضرت ابوخصیفہ مصغر۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ طبرانی وغیرہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ابوغالب احمد بن عباس سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے کہا کہ انہیں ابوعلی نے اور ابونعیم نے بتایا کہ ہمیں سلیمان بن احمد نے انہیں محمد بن نصر صائغ نے انہیں محمد بن اسحٰق انہیں یحییٰ بن یزید بن عبدالملک نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ خوش چہرہ لوگوں سے بھلائی کی التماس کرو''۔ اور اسی اسناد سے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم گھر سے نکلو تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ توکلت علی اللہ اور حسبی اللہ ونعم الوکیل پڑھ لیا کرو''۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابونعیم نے دونوں کو ایک سمجھا ہے۔ واللہ اعلم

۵۸۴۷۔ ابوالخطابؓ

حضرت ابوالخطاب۔ انہیں صحبت میسر آئی لیکن ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ان سے ثویر بن ابی فاختہ روایت کی۔ کوفی تھے۔ ابواحمد زبیری نے اسرائیل سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے ایک صحابی سے جس کا نام ابوالخطاب تھا حضور اکرم ﷺ سے دربارۂ وتر سوال کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں آدھی رات کے وقت وتر پڑھنا بہتر خیال کرتا ہوں کیونکہ اس وقت خدا آسمان دنیا پر اترتا ہے اور کہتا ہے کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے۔ معافی مانگنے والا یا دعا کرنے والا ہے۔ جب صبح نمودار ہوتی ہے تو اوپر چلا جاتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۴۸۔ حضرت ابوخلاد الرعینیؓ

حضرت ابوخلاد الرعینی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی مگر ان کے نام اور نسب کا پتہ نہ چل سکا۔ یحییٰ ثقفی نے اذنا باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے حکم بن ہشام ثقفی سے انہوں نے یحییٰ بن سعید بن ابان قرشی سے انہوں نے ابوفروہ سے انہوں نے ابوخلاد سے جو صحابی ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا تم کسی ایسے مرد مومن کو دیکھو جو دنیا سے بے نیاز اور کم گو ہو۔ تو اس سے قریب ہونے کی کوشش کرو کہ ایسے شخص پر حکمت کا القاء ہوتا ہے۔ ہشام بن عمار نے حکم سے انہوں نے یحییٰ سے اسی طرح روایت کی۔ امام بخاری نے احمد الدورقی انہوں نے یحییٰ بن سعید بن ابان بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید بن عاص سے روایت کی ابوفروہ جزری نے ابومریم سے انہوں نے خلاد سے انہوں نے رسول کریمؐ سے اسی طرح روایت کی اور یہی اصح ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۴۹۔ حضرت ابوخلیدہؓ

حضرت ابوخلیدہ فہری۔ یزید بن ہارون نے محمد بن مطرف سے انہوں نے اسحٰق بن ابوفروہ سے انہوں نے ابوخلیدہ فہری سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی پیاسے کو پانی پلایا کہ وہ سیر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دے گا اور جس نے کسی بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے اجازت ہوگی کہ جس دروازے سے چاہے بہشت میں داخل ہو جائے اسے رواد بن جراح نے محمد بن مطرف سے روایت کیا اور ان کا نام ابن خلید لکھا ہے۔ ابوالشیخ نے باسنادہ روایت کیا اور ابن خلیدہ عن ابیہ لکھا لیکن پہلی روایت اصح ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۰۔ حضرت ابوخمیصہؓ

حضرت ابوخمیصہ۔ ان کا نام معبد بن عباد تھا اور کبار انصار سے تھے۔ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ہم ان کا ذکر پیشتر ازیں باب حا میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ ابومعشر نے ان کا نام ابوعصیمہ لکھا ہے جو درست نہیں ابوعمر نے اسی نام سے ان پر دو ترجمے لکھے ہیں حالانکہ وہ ایک آدمی ہے۔ واللہ اعلم

۵۸۵۱۔ حضرت ابوخنیسؓ

حضرت ابوخنیس الغفاری کا بیان ہے کہ وہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزائے تہامہ کے لئے نکلے جب وہ عسفان کے مقام پر پہنچے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی پہنچ گئے اور گزارش کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بھوک سے لاچار ہوگئے ہمیں اجازت دیجئے تاکہ ہم اپنی سواریاں ذبح کر کے اپنے پیٹ بھریں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ان کے راشن میں برکت کے لئے دعا فرماتے تو بہتر ہوتا پھر راوی نے ایک عمدہ حدیث جس کا تعلق نبوت کی نشانیوں سے تھا۔ بیان کی۔ ان کی یہ حدیث ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر نے (جو امام مالک کے شیخ ہیں) ابراہیم بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوربیعہ سے روایت کی اور انہوں نے ابوخنیس سے سنی اور پھر حدیث بیان کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۲۔ حضرت ابوخیثمہ انصاریؓ

حضرت ابوخیثمہ انصاری سالمی۔ ان کا نام عبداللہ بن خیثمہ تھا۔ ابن کلبی کے مطابق ان کا نسب حسب ذیل ہے۔ ابوخیثمہ مالک بن قیس بن ثعلبہ بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج الاکبر۔ یہ وہ صاحب ہیں۔ جو تبوک میں حضور اکرمؐ سے جا ملے تھے اور حضور اکرمؐ نے انہیں آتا دیکھ کر فرمایا تھا۔ ہو نہ ہو۔ یہ ابوخیثمہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل انصاری سے انہوں نے زہری سے روایت کی کہ میرے چچا حسین نے جو بنوکعب بن مالک کے قائد تھے۔ انہیں بتایا کہ مجھے کعب نے وہ واقعہ سنایا۔ جب وہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک سخت گرم دوپہر کو تبوک میں دور ایک سوار کو سراب میں تیز تیز قدم اٹھاتے دیکھا اور فرمایا ہو نہ ہو یہ ابوخیثمہ ہے چنانچہ بنوعوف کے ایک آدمی نے اس کی تصدیق کی اور کہا بخدا ابوخیثمہ ہی ہیں وہ آئے اور حضور اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گئے آپ نے ان سے مدینہ منورہ کی صورت حال پوچھی۔ ابونعیم کہتے ہیں۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہیں منافقوں نے استہزا کا نشانہ بنایا تھا۔ جب انہوں نے مزدوری کر کے ایک صاع کھجور کمائی تھی اور تبوک کے چندے میں پیش کر دی تھی۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ بن خیثمہ تھا اور ایک روایت میں مالک بن قیس از بنوخزرج سالمی مذکور ہے۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور یزید بن معاویہ کے عہد تک زندہ رہے اور صحابہ میں ان کے بغیر اور کوئی آدمی نہ تھا جس کی کنیت ابوخیثمہ تھی۔ سوائے عبدالرحمٰن بن ابوسبرہ جعفی کے جو خیثمہ کے والد تھے اور ان کی کنیت اپنے بیٹے کے نام پر تھی۔ ہم پیشتر ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

واقدی لکھتے ہیں کہ ہلال بن امیہ واقفی نے مجھے بتایا کہ جب وہ غزوۂ تبوک میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شمولیت نہ کر سکے تھے۔ تو ابوخیثمہ بھی ہمارے ساتھ تھے اور ان کا نام عبداللہ بن خیثمہ تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۳۔ حضرت ابوخیرہ صباحیؓ

حضرت ابوخیرہ صباحی العبدی از اولاد صباح بن لکیز بن افصی بن عبدالقیس سے تھے۔ خلیفہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوخیرہ صباحی جو بنوعبدالقیس سے تھے۔ وہ بنوعبدالقیس کے وفد میں شریک تھے۔ داؤد بن مساور نے مقاتل بن ہمام سے انہوں نے ابوخیرہ صباحی سے روایت کی کہ وہ اس وفد میں جو چالیس سواروں پر مشتمل تھا اور حضوا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا شامل تھے۔ ان کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کدو میں، سیاہ گھڑے میں، درخت کے تنے میں سوراخ کرنے اور قیر اندودہ برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے یہاں گھاس ہوتی ہے جس سے ہم کام چلا لیتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھا کر فرمایا: ''اے خدا! تو بنوعبدالقیس کو معاف فرما۔'' تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

امیر ابونصر کا قول ہے کہ اس قبیلے میں سے کسی نے بھی اس کے سوا کچھ بھی روایت نہیں کیا۔

۵۸۵۴۔ حضرت ابوخیرہؓ

حضرت ابوخیرہ۔ اشیری نے ابوعمر پر استدراک کر کے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ دوسرے ابوخیرہ ہیں کتاب الوحدان کے مصنف نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ محمد بن مرزوق باسنادہ عبیداللہ بن یزید بن ابوخیرہ سے انہوں نے اپنے والد ابوخیرہ سے روایت کی کہ ان کے پاس ایک اونٹ تھا جس سے بار برداری کا کام لیتا تھا۔ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور غزوۂ خیبر یا حنین میں شریک ہوا اور ہم اپنے اونٹوں پر لشکر کے لئے پانی لاد کر لاتے تھے۔ نیز مدینے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرید و فرخت بھی کرتا تھا حضور اکرم نے میرے لئے دعائے برکت فرمائی۔

باب الدال

۵۸۵۵۔ حضرت ابوداؤد انصاریؓ

حضرت ابوداؤد انصاری مازنی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عمرو اور دوسری میں عمیر بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ہے۔ غزوۂ بدر اور احد میں موجود تھے۔

عبداللہ نے باسنادہ تا یونس انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر از بنو مازن بن نجار، ابوابوداؤد عمیر بن عامر بن مالک کا ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے ابوالبختری قرشی کو بدر کے دن قتل کیا تھا حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی تھی کہ جو شخص بھی ابوالبختری سے مزاحم ہو۔ وہ اسے قتل نہ کرے کیونکہ یہ وہ شخص تھا جس نے قریش کا وہ معاہدہ جس میں بنو ہاشم سے مقاطعہ کیا گیا تھا۔ تلف کر دیا تھا اور جو مکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے حسن سلوک سے پیش آتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس آدمی کے قاتل کا نام مجذر بن زیاد البلوی تھا ایک روایت میں اس کے قاتل کا نام ابوالیسر تھا۔

ابوداؤد سے مروی ہے کہ وہ معرکہ بدر میں ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا تا کہ اسے قتل کرے لیکن قبل اس کے کہ ان کی تلوار اس کی گردن تک پہنچے سر خود بخود کٹ کر زمین پر گر پڑا۔ انہیں معلوم ہو گیا کہ اس کا قاتل کوئی اور تھا۔

یہ روایت ابن اسحٰق نے اپنے والد اسحٰق بن یسار سے انہوں نے بنو مازن بن نجار کے ایک شخص سے اور اس نے ابوداؤد مازنی سے بیان کی۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۶۔ حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہؓ

حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہ اور ایک روایت میں سماک بن اوس بن خرشہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج الاکبر انصاری خزرجی ساعدی از قبیلہ سعد بن عبادہ مذکور ہے۔ یہ دونوں قبیلے طریف پر جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ غزوۂ بدر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ غزوۂ احد میں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کا دفاع کیا تھا۔ ابودجانہ کا شمار دلیر اور بہادر سپاہیوں میں ہوتا تھا۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن مسلم زہری، عاصم بن عمر بن قتادہ، محمد بن یحیٰی بن حبان اور حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ وغیرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں۔ فرمایا اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا کئی آدمی لینے کو اٹھے لیکن آپ نے کسی کو نہ دی۔ آخر ابودجانہ اٹھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! تلوار کا کیا حق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اس سے دشمن پر اس طرح وار کرے کہ ٹیڑھی ہو جائے“۔ ابودجانہ نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا چنانچہ آپ نے وہ تلوار ان کے حوالے کر دی۔ ابودجانہ جب بھی جنگ ہوتی نہایت دلیری اور شجاعت کا مظاہرہ کرتے اور اکڑ اکڑ کر چلتے۔ نیز ان کے پاس سرخ رنگ کی پٹی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی جسے وہ پیشانی پر باندھ لیتے تو لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ وہ آمادہ پیکار ہیں۔ جب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے تلوار لے لی۔ تو سرخ پٹی نکالی اور وہ سر پر باندھ لی اور دونوں صفوں کے درمیان اکڑ اکڑ کر چلنے لگ گئے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ مجھے جعفر بن عبداللہ بن اسلم جو کہ عمر بن خطاب کے مولیٰ ہیں انہوں نے معاویہ بن معبد بن کعب بن مالک سے روایت کی کہ ابودجانہ کو جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا ہر چند خدا کو یہ انداز ناگوار ہے لیکن ایسے مواقع پر چنداں حرج نہیں۔

ابودجانہ جنگ یمامہ میں شامل تھے اور مسیلمہ کذاب کے قتل میں عبداللہ بن زید بن عاصم اور وحشی کے ساتھ شریک تھے۔

ابودجانہ عتبہ بن غزوان کے بھائی تھے اور حضور اکرم ﷺ نے ان میں سلسلہ مواخات قائم فرمایا تھا۔ ہم سماک کے ترجمے میں زیادہ تفصیل سے ان کے حالات لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۷۔ حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ۔ ایک روایت میں ابودحداحہ بن دحداحہ الانصاری ہے۔ صحابی شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ مجھے ان کے نام اور نسب کا علم نہیں۔ ہاں وہ انصار کے حلیف تھے۔ ابن ادریس وغیرہ نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کی کہ ابودحداح فوت ہو گئے اور ان کا قیام انصار میں تھا۔ حضور اکرمؐ نے عاصم بن عدی کو بلا کر دریافت کیا۔ آیا دحداح کا تم سے کوئی نسبی تعلق تھا۔ انہوں نے کہا نہیں' حضور اکرم ﷺ نے ان کی میراث ان کے بھانجے ابولبابہ بن ابوالمنذر کے حوالے کر دی۔ ایک روایت میں ان کا نام ثابت مذکور ہے۔ اور ہم نے باب الثاء کے تحت ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن مسعود کہتے ہیں۔ جب یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اتری تو جناب ابودحداح نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض مانگتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر ابن مسعود نے ان کے صدقے کی روایت بیان کی۔

ابونعیم نے باسنادہ فضیل بن عیاض سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابوالدحداح نے امیر معاویہ سے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس کی خواہش حصول دنیا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس پر میرا قرب حرام کر دے گا کیونکہ مجھے دنیا کی تخریب کے لئے بھیجا گیا ہے۔ نہ کہ اس کی تعمیر کے لئے۔ مگر پہلی بات اصح ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۸۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالدرداء۔ ان کا نام عویمر بن مالک بن زید بن قیس بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج تھا۔ ایک روایت کے رو سے ان کا نام عامر بن مالک تھا اور عویمر لقب اور عویمر کے ترجمے میں ہم تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام محبہ دختر واقد بن عمرو بن اطنابہ تھا۔ انہوں نے قبول اسلام میں ذرا دیر کی تھی جبکہ ان کے گھر کے سب لوگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام قبول کر چکے تھے۔ انہوں نے حسن عمل سے اسلام کی خدمت کی یہ فقیہہ' دانش ور اور حکیم تھے رسول اللہ اکرم ﷺ نے ان میں اور سلمان فارسی میں مواخات قائم کر دی تھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا۔ ابوالدرداؓ میری امت کا فلسفی ہے غزوۂ احد کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے البتہ غزوۂ احد میں ان کی شمولیت کے بارے میں اختلاف ہے۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے جعفر بن احمد ابو محمد قاری سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن حسین بن محمد بن عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن حسن بن عبدان سے انہوں نے عبداللہ بن بنت منیع سے انہوں نے ہدبہ سے انہوں نے ابان العطار سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سالم بن ابوالجعد سے انہوں نے معدان سے انہوں نے ابوالدرداؓ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا کیا تم قرآن کا تیسرا حصہ ایک رات میں پڑھ سکتے ہو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کافی مشکل اور وقت طلب کام ہے حضور اکرم نے فرمایا خدا نے قرآن کریم کو تین حصوں میں تقسیم فرما دیا ہے چنانچہ ایک حصہ (قل ھو اللہ احد) ہے۔

جبیر بن نفیر نے عوف بن مالک سے روایت کی کہ انہوں نے خواب میں ایک سبزہ زار میں ایک نیلے رنگ کا گنبد دیکھا جس کے ارد گرد کثیر التعداد بکریاں کھجوریں چرتی پھرتی تھیں۔ میں نے دریافت کیا یہ عالی شان گنبد کس کا ہے کسی نے عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا ہم نے تھوڑی دیر تک انتظار کیا۔ تو وہ اپنے مکان سے نکلے ہم نے کہا اے ابن عوف۔ خدا نے یہ محل تمہیں قرآن کریم کی برکت سے دیا ہے اگر تم اس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھو تو جو کچھ اللہ نے ابوالدرداؓ کو عطا فرمایا۔ وہ ایسی چیز ہے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ دنیا کو دونوں ہاتھوں اور سینے سے دھکیل کر دور پھینکتا ہے۔

وہ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں دمشق کے قاضی بنا دیئے گئے تھے اور خلیفہ کی شہادت سے دو برس پہلے فوت ہو گئے تھے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۵۹۔ حضرت ابودرہ بلویؓ

حضرت ابودرہ بلوی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ابوسعید بن یونس نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا جو صحابہ میں سے فتح مصر میں شامل تھے۔ علی بن حسن بن قدید نے بیان کیا کہ میں نے ایک دروازے پر یہ لکھا دیکھا (در ابودرہ صحابہ رسول کرم) تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۰۔ حضرت ابوالدنیاؓ

حضرت ابوالدنیا۔ حضور اکرم نے فرمایا بشرطیکہ دنیا کے شر سے محفوظ ہو۔ ولید بن مسلم نے عمرو بن قیس سے انہوں نے عطا سے انہوں نے ابوالدنیا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الذال

۵۸۶۱۔ حضرت ابوذباب السعدیؓ

حضرت ابوذباب السعدی از سعد العشیرہ۔ عبداللہ بن ابوذباب کے والد تھے۔ عاصم بن عمر بن قتادہ نے عبداللہ بن ابوذباب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی مجھے شکار کا بڑا شوق تھا۔ انہوں نے اپنے خیالات بیان کیے تا آنکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جمعہ کا دن تھا اور وہ منبر رسول کے سامنے آ کر بیٹھ گئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور خطبہ دینا شروع کیا بعد از حمد و ثنا فرمایا میرے منبر کے ساتھ سعد العشیرہ کا ایک آدمی بیٹھا ہے جو اسلام قبول کرنے آیا ہے۔ پیشتر ازیں نہ اس نے مجھے دیکھا ہے اور نہ میں نے اسے دیکھا ہے نہ اس نے مجھ سے بات کی ہے نہ میں نے اس سے بات کی ہے بعد از ادائے نماز یہ تمہیں عجیب بات سنائے گا۔ حضور نے نماز پڑھائی اور میں آپ کی باتوں سے ہمہ تن استعجاب تھا۔

بعد از نماز حضور اکرم نے مجھے فرمایا اے سعد عشیرہ کے بھائی! قریب آ جاؤ اور اپنے حالات نیز اپنے کتے اور اپنے معبود قراض کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ میں نے اپنے واقعات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کو سنائے میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتما اٹھا تھا۔ اس کے بعد آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور قرآن حکیم کی تلاوت فرمائی میں نے اسلام قبول کرلیا۔ پھر حدیث بیان کی۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۲۔ حضرت ابوذر غفاریؓ

حضرت ابوذر غفاری۔ ان کے نام کے بارے میں بڑا اختلاف ہے۔ ایک روایت میں جندب بن جنادہ ہے جو باقی روایتوں کے مقابلے میں اصح اور زیادہ عام ہے۔ ایک دوسری روایت میں بریر بن عبداللہ' بریر بن جنادہ' بریری بن عشرقہ' جندب بن عبداللہ اور جندب بن سکن بھی مذکور ہے مشہور روایت جندب بن جنادہ بن قیس بن عمرو بن ملیل بن صغیر بن حرام بن غفار ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکتہ الغفاری آیا ہے۔ ان کی والدہ رملہ دختر وقیعہ بنو غفار سے تھیں۔ ابوذر قدیم الاسلام تھے اور کبار صحابہ میں تھے اور فاضل شمار ہوتے تھے۔ اسلام لانے والوں میں پانچویں نمبر پر تھے۔ بعد از قبول اسلام وہ اپنے قبیلے میں واپس چلے گئے تھے اور وہیں قیام پذیر رہے تا آنکہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کو ہجرت فرمائی تو جناب ابوذر بھی وہاں پہنچ گئے۔

کئی راویوں نے باسناد ہم جو محمد بن اسماعیل تک ہے۔ عمرو بن عباس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے مثنیٰ سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب ابوذر کو حضور اکرم ﷺ کی بعثت کا علم ہوا۔ انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم اپنی اونٹنی پر سوار ہو اور وادی حجاز میں جا کر اس شخص کے حالات و واقعات دریافت کر کے آؤ۔ جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس پر آسمان سے وحی اترتی ہے۔ اس کی باتیں سنو اور پھر مجھے آ کر بتاؤ۔ ان کا بھائی مکہ آیا حضور اکرم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور پھر واپس بھائی کے پاس گیا اسے بتایا کہ مدعی نبوت مکارم اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور جو کلام آپ پر اترتا ہے وہ شعر نہیں ہے۔ ابوذر نے کہا جو میں چاہتا تھا۔ اس سلسلے میں میری تسلی نہیں ہوئی۔ رخت سفر باندھا پانی کا مشکیزہ ساتھ لیا اور مکہ کو چل دیئے۔ وہ مسجد الحرام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں آئے۔ وہ حضور اکرم کو نہیں جانتے تھے کسی سے دریافت کرنا مناسب نہ جانا اس طرح رات کا کچھ حصہ گزر گیا۔ ابوذر لیٹ گئے۔ حضرت علیؓ نے انہیں دیکھا تو سمجھ گئے کہ غریب الوطن ہے۔ جب ابوذر نے حضرت علی کو دیکھا تو ان کے پیچھے چل دیئے۔ لیکن دونوں نے صبح تک ایک دوسرے سے بات نہ کی چونکہ مسجد میں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کا احتمال تھا اس لئے ابوذر اپنا توشہ دان اور مشکیزہ لے کر مسجد الحرام میں آ گئے وہ دن بھی گزر گیا شام ہوگئی لیکن ابوذر کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ وہ اپنی جگہ پر لیٹ گئے اس رات کو حضرت علی پھر ان کے پاس سے گزرے کہنے لگے کیا اس آدمی کو آج تک اپنا گھر نہیں ملا۔ انہیں اٹھایا۔ وہ ان کے ساتھ چل دیئے مگر دونوں نے باہم کوئی گفتگو نہ کی تا آنکہ تیسرا دن بھی گزر گیا اس رات کو حضرت علی نے پھر ابوذر کو اٹھایا اور پوچھا کہ تم یہاں کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اس شرط پر آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ میری راہنمائی کریں حضرت علی نے انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔ اور بتایا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ کل صبح جب میں آؤں تو تم میرے پیچھے پیچھے آنا اگر مجھے کوئی خطرہ محسوس ہوا تو میں اس بہانے کھڑا ہو جاؤں گا گویا میں پانی گرا رہا ہوں جب میں چل پڑوں تو تم بھی میرے ساتھ میرے گھر داخل ہو جانا۔ دوسری صبح وہ اس طریقے سے حضور اکرم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ آپ کی گفتگو سنی اور مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اب تم اپنے قبیلے میں واپس چلے جاؤ۔ ان میں تبلیغ کرو اور جب میں بلاؤں تو میرے پاس آ جانا ابوذر نے کہا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں مشرکین کے سامنے جا کر اپنے ایمان کا اعلان ضرور کروں گا۔

چنانچہ سیدھے کعبے میں گئے اور بہ آواز بلند کلمہ شہادت پڑھا۔ مشرکین قریش ان پر ٹوٹ پڑے اور انہیں زمین پر گرا لیا حضرت عباس ان پر گر گئے اور کہنے لگے اے قریش! کیا تمہیں علم نہیں کہ یہ شخص بنو غفار سے ہے اور تمہارے تجارتی قافلے جو شام کو جاتے ہیں۔ وہیں سے گزرتے ہیں۔ اس طرح انہیں چھڑا لیا دوسرے دن پھر ابوذر نے کعبے میں جا کر اپنا عمل دہرایا۔ مشرکین پھر ان پر جھپٹے اور انہیں زمین پر گرا لیا اس بار بھی حضرت عباس نے ان پر اوندھے گر کر انہیں بچایا۔ ان کے قبول اسلام کے بارے میں ہمیں بڑی لمبی حدیث سنائی گئی ہے لیکن ہم نے از خوف طوالت اسے چھوڑ دیا ہے۔ جناب ابوذر نے ۳۱ یا ۳۲ سن ہجری میں بہ مقام ربذہ وفات پائی اور عبداللہ بن مسعود نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسی سال وہ بھی فوت ہو گئے۔ رسول اکرم نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ ابوذر میری امت کا (زہد) ترک دنیا کے لحاظ سے مسیح ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ ابوذر نے ایسا علم حاصل کیا کہ دوسرے لوگ اسے حاصل نہ کر سکے۔ پھر اس نے اس کی اس طرح حفاظت کی کہ کوئی آدمی بھی اس سے کچھ حاصل نہ کر سکا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے بریدہ بن سفیان سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ تبوک کو روانہ ہوئے تو کوئی نہ کوئی آدمی پیچھے رہ جاتا۔ صحابہ حضور اکرم ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بتاتے تو فرماتے چلو جانے دو اگر اس میں بھلائی ہوئی تو وہ آ کر تم سے مل جائے گا اور اگر نہ ہوئی تو خدا نے اس کے شر سے تمہیں بچا لیا ہے۔ آخر ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ ابوذر بھی پیچھے رہ گئے ہیں۔ حضورؐ نے ان کے بارے میں وہی کچھ فرمایا جو دوسروں کے متعلق فرماتے۔

دراصل ابوذر اپنے اونٹ کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ جب وہ تھکان کی وجہ سے بہت ست ہو گیا تو جناب ابوذر نے اپنا سامان اپنی پیٹھ پر لادا اور آپ کے تعاقب میں چل پڑے۔ دور سے کسی صحابی نے انہیں آتا دیکھ لیا اور حضور اکرم ﷺ کو بتایا کہ کوئی آدمی راستے پر چلتا آ رہا ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا عجب نہیں کہ ابوذر ہو۔ صحابہ نے غور سے دیکھا تو انہیں یقین ہو گیا کہ ابوذر ہی ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ ابوذر پر رحم فرمائے۔ اکیلا ہی چلا آ رہا ہے۔ اکیلا ہی مرے گا اور اکیلا ہے اٹھایا جائے گا اور زمانے کو اس کے ہاتھوں ایک ضرب برداشت کرنا پڑے گی۔

کچھ عرصے بعد ابوذر مقام ربذہ منتقل ہو گئے چنانچہ ان کی وفات' عبداللہ بن مسعود کی نماز جنازہ' ربذہ میں ان کے ساتھیوں اور وہاں ان کی اقامت کے بارے میں کئی احادیث ہیں۔ جنہیں ہم چھوڑ رہے ہیں۔ ابوذر لمبے چوڑے اور مضبوط آدمی تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۳۔ حضرت ابوذرہؓ

حضرت ابوذرہ حارث بن معاذ بن زرارہ انصاری ظفری' ابونملہ انصاری کے بھائی تھے۔ دونوں بھائی اپنے والد معاذ کے ہمراہ غزوۂ احد میں موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۴۔ حضرت ابوذرہ حرمازیؓ

حضرت ابوذرہ حرمازی۔ صحابی شمار ہوتے ہیں۔ ابوالبشر دولابی نے کتاب الاسماء والکنی میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابن ماکولا اور ابوسعد السمعانی کا قول ہے اور حرمازی۔ حرماز بن مالک بن عمرو بن تمیم کی طرف منسوب ہے۔

۵۸۶۵۔ حضرت ابوذویب الہذلیؓ

حضرت ابوذویب الہذلی۔ شاعر تھے اور مسلمان ہوئے حضور اکرم ﷺ کے ہمعصر تھے لیکن حضور اکرم کی زیارت نصیب نہ ہوئی اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ جاہلی تھے اور اسلامی بھی۔ ایک روایت کے رو سے ان کا نام خویلد بن خالد بن محرث بن زبید بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل ہے۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں۔ ابوذویب شاعر سے مروی ہے مجھے پتہ چلا کہ حضور اکرم ﷺ بیمار ہیں۔ تو غم سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے رات کو سویا تو رات اتنی طویل تھی کہ اس کا اندھیرا ختم ہونے کا نام نہیں لیتا تھا اور نہ صبح ہی طلوع ہوتی تھی میں رات پھر اس کی طوالت پر غور کرتا رہا جب صبح ہونے کو آئی تو میں سو گیا اور میں نے ایک ہاتف کو یہ کہتے سنا

خطب اجل اناخ بالاسلام ۔۔۔ بین النخیل ومعقد الاطام

"اسلام پر جو نخلستان اور شہری آبادی کے درمیان واقعہ ہے زبردست افتاد پڑی ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبض النبی محمد فعیوننا تذری الدموع بالتسجام

"محمد رسول اللہ ﷺ انتقال فرما گئے ہیں اور ہماری آنکھیں ان پر زار و قطار آنسو بہا رہی ہیں۔"

ابوذیب کہتے ہیں۔ میں ڈر کے مارے بستر سے اچھل پڑا۔ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی۔ تو سعد الذابح ستارے کے بغیر اور کچھ نظر نہ آیا پس جیسا کہ عرب میں معمول تھا۔ میں نے کسی کی وفات کا شگون لیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ حضور اکرمؐ فوت ہو گئے ہیں یا بیماری کی وجہ سے قریب الموت ہیں۔ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر ادھر کو چل دیا۔ جب صبح ہوئی تو میں آگے پیچھے کسی چیز کی تلاش کرنے لگا جسے دیکھ کر میں فال لوں۔ میری نظر ایک خارپشت پر پڑی جس نے ایک سانپ کو منہ میں پکڑا ہوا تھا۔ جو اس سے لپٹا ہوا تھا اور خارپشت اسے نگل رہا تھا تا آنکہ اس نے اسے ہڑپ کر لیا۔ اس سے میں نے فال لی کہ خارپشت ایک اہم جانور ہے اور سانپ کو نگلنے سے مراد یہ ہے کہ لوگ حضور اکرمؐ کے بعد حکومت کو بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس کی تاویل میں نے یوں کی کہ جس طرح خارپشت نے سانپ کو ہڑپ کر لیا ہے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کے جانشین حکومت کے کاروبار پر قبضہ کر لیں گے۔ اس پر میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور جب غابہ کی چراگاہ کے پاس پہنچا تو کوئے کی آواز نے فال کی تصدیق کر دی کیونکہ کوے کی آواز سے عرب میں یہی سمجھا جاتا ہے چنانچہ میں نے اللہ سے اس واقعہ کے شر سے پناہ طلب کی۔

جب میں مدینے پہنچا تو آہ و زاری سے اتنا شور اٹھ رہا تھا جیسا کہ حاجیوں کی تسبیح و تہلیل سے شور اٹھتا ہے میں نے لوگوں سے اس کی وجہ پوچھی۔ تو انہوں نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ رحلت فرما گئے ہیں۔ مسجد میں آیا اسے خالی پایا اس کے بعد میں حضور اکرم ﷺ کے حجروں کی طرف گیا اور دروازے کو بند پایا اور بتایا کہ آپ کی تجہیز کر لی گئی ہے اور صرف اہل بیت ہی ہیں آپ کے پاس بیٹھے ہیں میں نے دریافت کیا کہ صحابہ کدھر گئے ہیں کہنے لگے کہ وہ انصار کے سقیفہ بنو ساعدہ کو گئے ہیں۔ میں سقیفہ کو گیا۔ تو ابوبکر، عمر، ابوعبیدہ بن جراح، سالمؓ قریش کے ایک گروہ۔ انصار میں سے یہ سعد بن عبادہ اور ان کا شاعر کعب بن مالک نیز حسان بن ثابت اور کچھ لوگ بھی موجود تھے۔ میں قریش کی جماعت میں جا بیٹھا انصار نے اپنے بارے میں لمبی چوڑی گفتگو کی اور عمدہ گفتگو کی اس کے بعد ابوبکر نے ان کی باتوں کا جواب دیا۔ خدا اسے جزائے خیر دے۔ وہ مختصر گفتگو کرتے ہیں اور برمحل اور وہ اس طرح کی گفتگو کرتے ہیں کہ جو بھی سنتا ہے۔ ان کی بات مان لیتا ہے اور ان کی طرف مائل ہو جاتا ہے اس کے بعد حضرت عمر نے گفتگو کی جو حضرت ابوبکر کی گفتگو سے کمتر تھی۔ اس کے بعد انہوں نے ہاتھ پھیلایا اور ابوبکر سے بیعت کی۔ اس پر باقی لوگوں نے بھی بیعت کر لی اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے لوٹے اور میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا ابوذویب کہتے ہیں کہ وہ حضور اکرمؐ کے جنازے اور تدفین میں شریک تھے پھر انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی وفات پر روتے ہوئے ذیل کے اشعار پڑھے۔

لما رایت الناس فی عسلاتھم مابین ملحود لہ ومضرح

"بہر حال میں نے لوگوں کو آپ کی قبر اور لحد کے درمیان جلدی جلدی ہاتھ مارتے دیکھا۔"

متبادرین لشرجع باکفھم نص الرقاب لفقد ابیض اروح

"وہ حضور اکرم کے جسم مبارک کو اٹھانے کے لئے آگے بڑھ رہے تھے اور حضور اکرم ﷺ کے صاف ستھرے اور معطر جسم کی وفات پر گردنیں اونچی کئے ہوئے تھے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فهناک صرت الی الهوم و من یبت جارا الهموم یبیت غیر مروح

''اسی بناء پر میں بھی دکھوں کی طرف چل پڑا اور جو شخص دکھوں کے ہمسائے میں رات بسر کرتا ہے وہ رات تکلیف میں بسر کرتا ہے۔''

کسفت لمصرعه النجوم وبدرها تضعضعت اطام بطن الابطح

''آپ کی وفات سے ستارے اور چاند اپنی چمک دمک کھو بیٹھے اور وادی بطحا کی تمام عورتیں زمین بوس ہو گئیں۔

و تزعزعت اجبال یثرب کلها و نخیلها لحول خطب مفدح

''اس ہولناک مصیبت کی وجہ سے یثرب کے سب پہاڑ اور درخت کانپ اٹھے۔''

ولقد زجرت الطیر قبل وفاته بمصابه زجرت سعد الاذبح

''حضور اکرم ﷺ کی وفات سے پہلے میں نے پرندے اور سعد الاذبح سے فال لی۔''

وزجرت ان نعب المشحج سانحا متفائلاً فیه بفال اقبح

''اور میں نے فال لی کیونکہ کوے کی آواز کسی سانحے کی خبر دی رہی تھی اور میں نے اس پرندے سے نہایت قبیح شگون لیا۔''

اس کے بعد ابوذ ؤیب اپنے صحرائی مسکن کی طرف چلے گئے۔ وہیں قیام پذیر رہے اور حضرت عثمان کے دور خلافت میں مکہ کے راستے میں انہوں نے وفات پائی اور ابن زبیر نے انہیں دفن کیا اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے افریقی جنگوں سے واپسی کے دوران میں مصر میں وفات پائی۔ ابوذ ؤیب اس موقعہ پر عبداللہ بن زبیر کے ساتھ افریقی جنگوں میں شریک تھے۔ جب وہ وہاں سے لوٹے تو یہ ان کے ساتھ تھے فوت ہو گئے اور ابن زبیر نے انہیں دفن کیا ایک روایت میں ہے کہ ارض روم میں لڑتے شہید ہوئے تھے اور وہیں مدفون ہیں ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے انہیں ارض روم میں جہاد پر متعین فرمایا اور وہیں فوت ہو گئے تھے اور انہیں ان کے بیٹے ابوعبید نے دفن کیا تھا اور اپنے باپ کی وفات پر ذیل کا شعر کہا۔

ابا عبید! رفع الکتاب واقترب الموعد والحساب

''فاضلوں کا استاد دنیا سے اٹھا لیا گیا ہے آخری منزل اور حساب کا دن قریب آ گیا ہے۔''

یہ شعر محمد بن سلام کا ہے۔

ابوعمرو سے منقول ہے کہ حسان بن ثابت سے کسی نے پوچھا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ انہوں نے پوچھا تمہاری مراد موجود زندہ شاعروں سے ہے یا زندہ مردہ سب سے۔ اس نے کہا میری مراد زندہ شاعروں سے ہے۔ حسان ؓ نے جواب دیا ہذیل بہترین شاعر ہے ابن سلام کا قول ہے کہ ہذیل سے ابوذ ؤیب بہتر ہے۔ عمر بن شبہ کا قول ہے کہ بنو ہذیل کے تمام شعراء ابوذ ؤیب بہتر ہے کیونکہ اس نے اپنے قصیدہ عینیہ میں ایک ایسا شعر کہا ہے جو اصمعی کی رائے میں نہایت عمدہ شعر ہے۔ وہ یہ ہے۔

والنفس راغبة اذا رغبتها واذ اتر والی قلیل تقنع

''جب تو نفس کی خواہشات پوری کرتا چلا جائے۔ تو اس کی حرص بڑھتی چلی جاتی ہے لیکن جب تو اسے تھوڑی چیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پراکتفا کرائے۔تو اس پر قناعت کر لیتا ہے۔"

اور یہ شعر اس کے ان برگزیدہ اشعار میں پایا جاتا ہے۔ جو اس نے اپنے پانچ بیٹوں کے مرثیے میں کہے تھے۔ جو ایک ہی سال کے دوران میں وفات پا گئے تھے۔ان اشعار میں اس نے حکمت اور دانائی کی باتوں کا ذکر کیا ہے۔

امن المنون وریبها تتوجع والدهر لیس بمعتب من یجزع

"کیا تم موت اور حوادث زمانہ سے دکھی ہو اور زمانہ تو اس آدمی کو جو روتا ہے۔ کچھ نہیں کہتا۔"

قالت امامة ما لجسمک شاحبا منذ ا بتذلت ومثل مالک ینفع

امامہ کہنے لگی۔ تیرے جسم کو کیا تکلیف ہے۔ جب سے کہ تو نے مال لوگوں میں تقسیم کیا ہے اور ایسا مال تو مفید ہوتا ہے۔"

ام ما لجنبک لا یلائم مضجعا الا اقض علیک ذاک المضجع

"اور تیرے پہلو کو کیا تکلیف ہے کہ بستر پر نہیں لیٹتا اور کیا تیرے اس بستر میں کنکر ہیں جو تجھے چبھتے ہیں۔"

فاجبتها ان ما بجسمی انه اودی بنی من البلاد فود عوا

"میں نے اسے جواب دیا میرے جسم کو تو کوئی دکھ نہیں ہاں البتہ میرے بیٹے بستیوں سے نکل کر مجھے الوداع کہہ گئے ہیں۔"

اودی بنی فأعقبونی حسرة بعد الرقاد وعبرة لا تقلع

"میرے بیٹے رخصت ہو گئے اور میرے لئے حسرت چھوڑ گئے اور آنسو ہیں کہ نیند کے بعد تھمنے کا نام نہیں لیتے۔"

فالعین بعدهم کان حداقها کحلت بشوک فهی عوری تدمع

"گویا میری آنکھوں کی پتلیوں میں ان کے بعد کانٹے چبھوئے گئے ہیں۔ وہ اندھی ہو گئی ہیں اور آنسو بہا رہی ہیں۔"

سبقوا هوی واعنقوا الهواهم فتخرموا ولکل جنب مصرع

"وہ میری خواہش کو پیچھے چھوڑ گئے اور اپنی خواہش کو انہوں نے پورا کیا اور وہ ہلاک ہو گئے اور ہر پہلو کی جائے قرار مقرر ہے۔"

فغبرت بعدهم بعیش ناصب واخال انی لاحق مستتبع

"ان کے مرنے کے بعد میری زندگی تلخ ہو گئی اور میرا خیال ہے کہ میں جلدی ہی ان سے جا ملوں گا۔"

ولقد حرصت بان ادافع عنهم فاذا المنیة أقبلت لا تدفع

"میری خواہش تھی کہ میں ان کی مدافعت کروں لیکن جب موت سامنے آ جائے تو اس سے بچاؤ نہیں ہو سکتا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واذا المنية أنشبت اظفارها　　الفيت كل تميمة لا تنفع

''جب موت اپنے پنجے گاڑ لیتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کوئی تعویذ کارگر نہیں ہوتا۔

وتجلدی للشامتین اریهم　　انی لریب الدهر لا اتضعضع

''اور میری بہادری اور بے جگری دشمنوں کو دکھا دیتی ہے کہ میں حوادثات زمانہ کے سامنے نہیں جھکتا۔''

حتی کانی للحوادث مروة　　بصفا المشقر کل یوم تقرع

''گویا میں حوادث زمانہ کا ایسا ہدف ہوں جسے مشقر کے پتھروں سے روزانہ کوٹا جاتا ہوں۔''

والدهر لا یبقی علی حدثانه　　جون السحاب له جدائد اربع

''زمانے کے حوادث ہمیشہ نہیں رہتے۔ سیاہ بادل کے چار کنارے ہوتے ہیں۔''

ان اشعار کی خوبی کی وجہ سے ہم نے ان کا ذکر مناسب جانا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الراء

۵۸۶۶۔ حضرت ابوراشد ازدیؓ

حضرت ابوراشد ازدی۔ ان کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ ان کا شمار اہل فلسطین شام سے ہے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے مروی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے نام دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا۔ عبدالعزیٰ پھر کنیت پوچھی تو انہوں نے ابومغویہ بتائی۔ آپ نے فرمایا آج سے تم ابوراشد عبدالرحمٰن ہو۔

ہم عبدالرحمٰن کے ترجمہ میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۷۔ حضرت ابورافعؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابورافعؓ مولیٰ رسول اللہؐ۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں اسلم۔ ایک میں ابراہیم اور ایک میں صالح مذکور ہے اور ہم پیشتر ازیں ان ناموں کے تراجم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ عکرمہ مولیٰ ابن عباس نے بیان کیا کہ ان سے ابورافع نے جو جناب عباس بن عبدالمطلب کے مولی تھے بیان کیا کہ اہل بیت میں اسلام داخل ہو چکا تھا اور جناب عباس ام الفضل اور میں نے اسلام قبول کر لیا تھا چونکہ عباس اپنی قوم سے ڈرتے تھے اور ان کی مخالفت شاق گزرتی تھی اور ان کا کافی روپیہ قریش میں بکھرا ہوا تھا۔ اس لئے مارے ڈر کے اسلام کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔

ہمیں کئی راویوں نے اپنے اپنے اسناد سے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عمران بن موسیٰ سے انہوں نے سعید بن ابوسعید سے انہوں نے ابورافع سے روایت کی کہ وہ حضرت امام حسن بن علی کے پاس سے گزرے وہ نماز پڑھ رہے تھے اور بالوں کو مینڈھی بنا کر کندھے پر لٹکا رکھا تھا۔ ابورافع نے اسے کھول دیا۔ تو امام حسن نے انہیں گھور کر دیکھا۔ ابورافع نے کہا اپنی نماز کی طرف دھیان دیجئے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا۔ یہ شیطان کا پھندا ہے۔

ابورافع۔ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں اور بروایتے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں (اور یہ صحیح ہے) فوت ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۸۔ حضرت ابورافع صائغ رضی اللہ عنہ

حضرت ابورافع صائغ۔ ان کا نام نفیع تھا۔ ابورافع (اول الذکر) کہتے ہیں۔ نہ تو مجھے ان کی ولاء کا علم ہے اور نہ ان کے نسب کا، مشہور تابعی عالم ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا ان سے ثابت البنانی، قتادہ اور حلاس بن عمرو الجری نے روایت کی بصری شمار ہوتے ہیں انہوں نے زیادہ تر احادیث حضرت عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیں ثابت البنانی نے ان سے روایت کی کہ ایک دفعہ انہوں نے مجھے بتایا کہ لذیذ گوشت جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں کھایا تھا۔ وہ ایک درندے کا تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۶۹۔ حضرت ابورائطہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابورائطہ۔ ان کا نام عبداللہ بن کرامتہ المذحجی تھا۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ شعبی نے ان سے روایت کی عبداللہ بن احمد تحصی نے علی بن ابوعلی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابورائطہ بن کرامۃ المذحجی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۰۔ حضرت ابوالربیع رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالربیع۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ ان سے عبدالملک بن جابر بن عتیک نے ان سے ان کے چچا نے بیان کیا کہ ابوالربیع بیمار پڑ گئے اور حضور اکرم ﷺ ان کی عیادت کو آئے اور آپ نے انہیں چادر عطا فرمائی۔ انہیں یہ بات ابوعلی برذعی نے بتائی۔ نیز انہوں نے جریر بن عبدالحمید سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربیع انصاری سے روایت کی کہ حضوا کرمؐ نے ان کے بھتیجے کی عیادت کی۔ پھر حدیث بیان کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۱۔ حضرت ابوالربیعہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالربیعہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔

۵۸۷۲۔ حضرت ابوالرجاء العطاردی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالرجاء العطاردی بصری۔ ان کا نام عمران تھا۔ ان کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عمران بن تیم اور ایک روایت میں عمران بن عبداللہ ہے۔ زمانہ جاہلیت پایا اور بعد از فتح مکہ اسلام قبول کیا اور لمبی عمر پائی۔ جب ابورجاء فوت ہوئے۔ تو فرزدق نے ذیل کا شعر کہا۔

الم تر ان الناس مات کبیرھم وقد کان قبل البعث بعث محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم پیشتر عمران کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۳۔ حضرت ابو رحیمہؓ

حضرت ابو رحیمہ۔ ایک روایت میں ابو رحمہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کی فصد لی۔ عطا بن نافع نے حسن بن ابوالحسن سے انہوں نے ابو رحیمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کی فصد لی اور حضور اکرمؐ نے انہیں ایک درہم عطا فرمایا۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۴۔ حضرت ابوالرداد اللیثیؓ

حضرت ابوالرداد اللیثی۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی، واقدی نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ مدینہ کے باسی تھے۔ سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے روایت کی کہ ابوالرداد اللیثی بیمار پڑ گئے اور عبدالرحمٰن بن عوف ان سے ملنے گئے۔ کہنے لگے بہترین آدمی وہ ہے۔ جو زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں رحمان ہوں اور رحم کو اپنے نام سے نکالا ہے پس جو شخص صلہ رحمی کرے گا میں اس سے اپنا تعلق قائم رکھوں گا اور اگر وہ قطع رحمی کرے گا تو میں بھی اس سے تعلق منقطع کرلوں گا معمر نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے روایت کی کہ ابوالرداد نے ان سے حدیث بیان کی اور بشر بن شعیب بن ابو حمزہ سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے روایت کی انہیں ابوالرداد نے بتایا کہ وہ صحابی ہیں اور ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے روایت کی کہ ابو مالک نے انہیں حدیث سنائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۵۔ حضرت ابوالردینیؓ

حضرت ابوالردینی شامی۔ غیر منسوب ہیں اور صحابی ہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوالردینی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جب بھی کوئی جماعت تلاوت کرتی ہے اور اللہ کی کتاب ایک دوسرے کو دیتی ہے۔ وہ لوگ خدا کے مہمان شمار ہوں گے اور فرشتے انہیں چاروں طرف سے گھیرے رکھیں گے جب تک وہ کسی اور شغل میں مصروف نہ ہو جائیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۶۔ حضرت ابو رزین اسدیؓ

حضرت ابو رزین اسدی۔ ابن شاہین نے انہیں صحابی شمار کیا ہے اور اپنے اسناد سے سفیان سے انہوں نے اسماعیل بن سمیع سے انہوں نے ابو رزین اسدی سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرمؐ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! قرآن حکیم کی اس آیت الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان میں تیسری طلاق کہاں ہے فرمای تسریح باحسان تیسری طلاق ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابو رزین تابعین سے ہیں اور سوائے ابن شاہین کے اور کسی نے بھی انہیں صحابی نہیں شمار کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۷۷۔ حضرت ابورزینؓ والد عبداللہ

حضرت ابورزینؓ والد عبداللہ۔ عبداللہ بن ابورزین کے والد تھے۔ اور ان سے ان کے بیٹے کے بغیر اور کسی کے روایت نہیں کی۔ دونوں غیر معروف ہیں۔ اور شکار کے بارے میں ان کی حدیث پوشیدہ ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۸۔ حضرت ابورزین عقیلیؓ

حضرت ابورزین عقیلی۔ ان کا نام لقیط بن عامر بن صبرہ بن عبداللہ بن منتفق بن عامر بن عقیل طائفی تھے۔ ان سے وکیع بن عدس نے روایت کی ایک روایت میں حدس آیا ہے۔ ابومنصور بن مکارم المودب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ابن الہیعہ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا عبداللہ بن عمرو سے روایت کی کہ ابورزین نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ایمان کیا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ تجھے اللہ اور رسول سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہ ہو اور اگر تجھے پکڑ کر آگ میں ڈال دیا جائے جب بھی تو کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے اور تو جس غیر ذی نسب سے محبت کرے صرف اللہ کے لئے کرے۔ ہم لقیط کے ترجمے میں ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۷۹۔ حضرت ابورزینؓ

حضرت ابورزین۔ غیر منسوب ہیں۔ اہل صفہ میں شامل ہیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحاب صفہ میں سے ابورزین سے فرمایا اے ابورزین جب تو تنہا ہو تو زبان سے اللہ کا ذکر کئے جا کیونکہ جب تک تو اللہ کا ذکر کرتا رہے گا اسے تیری نماز کہا جائے گا اگر تو جلوت میں ہوگا تو نماز جلوت شمار ہوگی اور اگر خلوت میں ہوا تو نماز خلوت۔ اسے ابن دباغ نے غسانی سے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۵۸۸۰۔ حضرت ابورفاعہؓ

حضرت ابورفاعہ عدوی۔ از بنوعدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ (عدی الرباب) خلیفہ نے ان کا نسب حسب ذیل بیان کیا ہے۔ عبداللہ بن حارث بن اسد بن عدی بن جندل بن عامر بن مالک بن تمیم بن دول بن جبل بن عدی بن عبد مناہ بن اُد ابورفاعہ فضلا صحابہ سے تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے ایک روایت میں تمیم بن اسد ایک میں تمیم بن اسید اور ایک میں ابن اسد مذکور ہے۔ بصری تھے۔ ۴۴ ہجری میں کابل میں قتل ہو گئے تھے۔ ان سے صلہ بن اشیم اور حمید بن ہلال نے روایت کی یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابوبکر احمد بن عمرو سے انہیں شیبان بن فروخ نے انہیں سلیمان بن مغیرہ نے انہیں حمید بن ہلال نے انہیں ابورفاعہ نے بتایا کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک غریب الوطن ہوں اور احکام دین سے ناواقف۔ حضور اکرم ﷺ نے خطبہ دینا بند کر دیا۔ نیچے اترے میرے پاس آ کر لوہے کی ایک کرسی پر بیٹھ گئے مجھے دین کے احکام بتائے اور پھر واپس جا کر خطبہ دینا شروع کر دیا تا آنکہ فارغ ہو گئے۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ہم ان کا ذکر تمیم اور عبداللہ کے ترجموں میں کر آئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۸۱۔ حضرت ابورمثہ بلویؓ

حضرت ابورمثہ بلوی۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ مصر میں سکونت اختیار کی اور افریقہ میں وفات پائی۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ دفن کرنے کے بعد ان کی قبر زمین سے ہموار کر دی جائے۔ اہل مصر ان کے راوی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۸۲۔ حضرت ابورمثہ تیمیؓ

حضرت ابورمثہ تیمی۔ وہ تیم بن عبد مناہ بن اُد سے تھے۔ جو تیم الرباب کہلاتے تھے ایک روایت میں تمیمی از امرأالقیس بن زید مناہ بن تمیم مذکور ہے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن ابومنصور نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابن بشار سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن لقیط سے انہوں نے ابورمثہ سے روایت کی کہ میں اور میرے والد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ایک شخص سے جس کا بیٹا بھی وہاں تھا۔ پوچھا یہ کون ہے اس نے جواب دیا یا رسول اللہ' یہ میرا بیٹا ہے آپ نے فرمایا تو اس سے زیادتی نہ کر۔ تاکہ یہ تجھ سے زیادتی نہ کرے اور آپ نے ریش مبارک پر مہندی لگائی ہوئی تھی۔

ابورمثہ کے نام کے بارے میں کافی اختلاف ہے ایک روایت میں حبیب بن حیان ایک میں حیان بن وہب ایک میں رفاعہ بن یثربی۔ ایک میں عمارہ بن شیربی بن عوف اور ایک میں خشخاش ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ترمذی نے ابورمثہ تیمی لکھا ہے اور ان کا نام حبیب بن وہب ہے اور ایک اور روایت میں رفاعہ بن یثربی ہے ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۸۳۔ حضرت ابورمداءؓ

حضرت ابورمداء۔ اور ایک روایت میں ابوالربداء البلوی ہے۔ جو اس قبیلے کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اکثر اہل حدیث انہیں رمداء لکھتے ہیں اور اہل مصر ربداء لکھتے ہیں۔ ابن غفیر نے ابوالربداء لکھا ہے اور انہیں اس خاندان کی ایک عورت جس کا نام ربداء دختر عمرو بن عمارہ بن عطیۃ البلوی تھا) کا غلام بتایا ہے۔ ان سے مروی ہے کہ وہ بکریاں چرا رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اس ریوڑ میں ان کی بھی دو بکریاں تھیں۔ حضور اکرم نے ان سے پانی طلب کیا۔ انہوں نے آپ کے لئے دو بکریوں کا دودھ دوھا۔ پھر دم لیا اور دونوں بکریوں کے تھنوں میں دودھ پھر بھر گیا۔ انہوں نے اس کا ذکر اپنی مالکہ سے کیا اس نے انہیں آزاد کر دیا اور انہوں نے اپنی کنیت ابوالربداء رکھ لی۔

اور ابن وہب نے ان کی حدیث ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوہبیرہ سے انہوں نے ابوسلیمان مولیٰ ام سلمہ ام المؤمنین سے انہوں نے ابوالرمداء البلوی سے روایت کی کہ ایک شرابی کو حضور اکرمؐ کے پاس لائے۔ آپ نے حد لگانے کا حکم دیا۔ اس آدمی کو اسی جرم میں تین چار دفعہ سزا دی گئی۔ آخری موقعہ پر حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ اسے بچھڑے پر چڑھایا جائے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ عجل سے مراد گائے کی کھال پر لٹانا ہے۔ پہلے زمانے میں بعض خطرناک مجرموں کو گائے کے رنگ کئے ہوئے چمڑے پر لٹا کر گردن کاٹ دیتے تھے۔ (اس بنا پر یہ حدیث مخدوش ہے کیونکہ شرابی کو یہ سزا کیسے دی جاسکتی ہے۔ مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۸۴۔ حضرت ابوروح الکلاعیؓ

حضرت ابوروح الکلاعی۔ ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن یوسف سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابوروح الکلاعی سے روایت کی کہ ہمیں حضور اکرمؐ نے نماز پڑھائی اور سورۂ روم کی قرأت فرمائی اور اس میں حضور اکرم سے کچھ غلطی ہوگئی بعد از نماز فرمایا کہ شیطان نے قرأت قرآن مجید میں مجھ سے غلطی کرادی ہے۔ ان لوگوں کی وجہ سے جو بغیر از وضو نماز ادا کرتے ہیں۔ اس لئے تم اچھی طرح وضو کیا کرو۔

۵۸۸۵۔ حضرت ابوالرومؓ

حضرت ابوالروم بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی' جو مصعب بن عمیر قرشی عبدری کے بھائی تھے۔ ان کی والدہ ام ولد رومیہ تھیں۔ انہوں نے اپنے بھائی مصعب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنوعبدالدار ابوالروم بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی کا ذکر کیا ہے۔ بقول واقدی ابوالروم قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ میں رہائش پذیر تھے۔ جو حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شریک تھے اور غزوہ احد میں موجود تھے ابوالزناد کہتے ہیں کہ ابوالروم مہاجرین حبشہ میں شامل نہیں ہے کیونکہ اگر وہ ان مہاجرین حبشہ میں جو غزوۂ بدر سے پہلے حبشہ سے واپس آ گئے تھے شامل ہوتے تو وہ ضرور غزوۂ بدر میں شامل ہوتے لیکن وہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ ابوالروم نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور ان لوگوں کے ساتھ وہاں سے لوٹے تھے جو ہجرت مدینہ کے بعد حبشہ سے (کشتیوں کے ذریعے) مدینے میں گئے تھے اگرچہ وہ غزوۂ بدر سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے مگر غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے اور اس طرح کے شریک نہ ہونے والے بہت کافی لوگ تھے۔ ابوالروم معرکہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔

۵۸۸۶۔ حضرت ابورومیؓ

حضرت ابورومی۔ ابن عباس کی حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے۔ ابوالجوزاء نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابورومی اپنے زمانے کے بدترین لوگوں میں سے تھا اور ہر برا کام کرنے پر آمادہ رہتا۔ حضور اکرم نے فرمایا اگر ابورومی کو میں مدینے کی کسی تنگ گلی میں مل جاؤں۔ تو میں اس کی گردن اڑا کر دم لوں گا دوسرے دن اسے آپؐ نے دور سے دیکھا تو اسے خوش آمدید کہا اور اپنے پاس اس کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی جب صحابہ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ طرز عمل دیکھا تو انہوں نے ایک دوسرے کو آنکھوں آنکھوں میں یہ بتایا کہ حضور اکرم ﷺ کل کیا فرما رہے تھے۔ آپ نے ابورومی سے دریافت فرمایا ابورومی' کل تم سے کونسا اچھا کام سرزد ہوا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے آپ کس بھلائی کی توقع کر سکتے ہیں میں تو بدترین انسان ہوں حضور اکرمؐ نے فرمایا تجھے مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیری رہائش کو جنت میں بدل دیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت وعندہٗ ام الکتاب ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۸۷۔ حضرت ابورویحہ خثعمیؓ

حضرت ابورویحہ خثعمی۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن خثعمی۔ حضرت بلال بن رباح کے بھائی تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دونوں کے درمیان مواخات قائم فرمادی تھی۔ انہیں آپ کی صحبت نصیب ہوئی اور شام میں مقیم ہو گئے تھے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں حاکم ابواحمد سے ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ ابن مندہ یعنی ابوعبداللہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ بلال کے بھائی تھے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

محمد بن ابوالفتح بن حسن الواسطی نقاش نے زینب دختر عبدالرحمٰن الشعری سے انہوں نے زاہر السحامی سے انہوں نے ابوسعد سے انہوں نے حاکم ابواحمد سے انہوں نے ابوالحسن محمد بن عمیص الغسانی سے انہوں نے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن سلیمان بن بلال سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے ابوالدرداءؓ سے روایت کی کہ جب حضرت عمر نے بیت المقدس سے کوچ کیا اور جابیہ گئے تو حضرت بلال نے درخواست کی کہ انہیں شام میں قیام کی اجازت دی جائے۔ خلیفہ نے اجازت دے دی۔ انہوں نے پھر عرض کیا۔ امیر المومنین! حضور اکرمؐ نے میرے بھائی ابورویحہ اور مجھ میں مواخات قائم فرمائی تھی (اسے بھی میرے ساتھ رہنے کی اجازت فرمایئے) پھر دونوں بھائی داریا کے مقام کو بنوخولان کے ایک قبیلے کے پاس گئے اور ان سے کہنے لگے ہم تم سے چند باتیں کرنے آئے ہیں۔ ہم کافر تھے۔ خدا نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ ہم غلام تھے۔ اللہ نے ہمیں آزاد کر دیا۔ ہم مفلس تھے ہمیں دولت بخشی' اگر تم لوگ ہماری شادی کا بندوبست کر دو تو ہم خدا کا شکر ادا کریں گے اور اگر ہماری درخواست رد کر دو تو برائی سے بچنا اور بھلائی کی توفیق کا مرحمت ہونا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اہل قبیلہ نے ان کی شادی کر دی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوعبداللہ نے ان کا ذکر کتاب الکنیٰ میں کیا ہے لیکن ہمارے پاس ابوعبداللہ کی جو کتاب ہے۔ اس میں ابورویحہ کا ترجمہ نہیں ہے لیکن اگر ابوعبداللہ نے صحابہ کی کنیتوں کے بارے میں کوئی ایسی کتاب لکھی ہو جو ہماری نظر سے نہ گزری' تو یہ اور بات ہے۔

۵۸۸۸۔ حضرت ابورویحہ الفزعیؓ

حضرت ابورویحہ الفزعی۔ بنوخثعم سے تھے۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صحابہ میں مواخات قائم فرما رہے تھے۔ ابوموسیٰ نے جعفر المستغفری سے یہ قول نقل کیا ہے۔ ابوعمر کا قول ہے کہ آپ نے ابورویحہ خثعمی اور بلال بن رباح جو حضرت ابوبکر صدیق کے مولیٰ تھے کے درمیان رشتہ مواخات قائم کیا تھا۔ بلال بھی کہا کرتے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھائی بھائی بنایا تھا۔

ابورویحہ سے مروی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے میرے لئے ایک علم بنوایا اور فرمایا کہ اسے لے کر نکلو اور منادی کرو کہ جو اس علم کے نیچے آ جائے گا وہ محفوظ اور مامون ہوگا۔

ابورویحہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمٰن تھا اور وہ شامی شمار ہوتے تھے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اس ترجمے کو پہلے ترجمے کے بعد جس میں ابورویحہ کو بلال کا بھائی لکھا ہے بیان کیا ہے اور ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نسب نہیں لکھا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ آدمی گردانا ہے کیونکہ ابوموسیٰ نے انہیں بلال کا بھائی لکھا ہے اور کسی قبیلے سے منسوب نہیں کیا اور پھر ان کی زبانی یہ بھی نقل کیا ہے کہ انہوں نے بنوخولان میں جا کر بیان کیا کہ وہ دونوں غلام تھے اور خدا نے انہیں آزاد کر دیا اور دوسرے ترجمے میں ابوموسیٰ نے ابورویحہ کو بنوخثعم کی طرف منسوب کیا لیکن یہ نہیں لکھا کہ وہ بلال کے بھائی تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو آدمی ہیں حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔

ابورویحہ کا بنوخثعم کی طرف انتساب بربنائے ولاء ہے اور ابوموسیٰ نے ابورویحہ برادر بلال کے ترجمے میں لکھا ہے کہ جب حضرت بلال نے امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ سے شام میں سکونت کی اجازت طلب کی۔ تو انہوں نے ابورویحہ کے بارے میں عرض کیا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمارے درمیان سلسلہ مواخات قائم فرمایا تھا اور یہ بھائی چارہ بربنائے نسب نہیں تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں آدمی ایک ہے۔

''فزعی من خثعم'' سے مراد یہ ہے کہ فزع بنوخثعم کی ایک شاخ تھی جن کا سلسلہ یوں ہے۔ فزع بن شہران بن عفرس بن حلف بن اقبل اور یہی بنوخثعم ہیں۔

۵۸۸۹۔ حضرت ابورہم انماریؓ

حضرت ابورہم انماری! ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ابوعاصم سے انہیں منسوب کیا ہے خالد بن معدان نے ان سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ بستر پر استراحت فرماتے تو ذیل کے دعائیہ الفاظ دہراتے۔

بسم اللہ وضعت جنبی اللھم اغفرلی ذنبی واخسا شیطانی وفک رھانی وثقل موازینی واجعلنی فی الرفیق الاعلی.

''اللہ کے نام سے میں اپنا پہلو بستر پر ٹکاتا ہوں اے اللہ تو میرے گناہ معاف فرما میرے شیطان کو ذلیل کر اور میری پابندی کو آزادی بخش' میرے وزن (نیکیوں) کو بھاری کر اور مجھے رفیق اعلیٰ میں جگہ دے۔''

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۰۔ حضرت ابورہم سماعیؓ

حضرت ابورہم سماعی یا سمعی۔ ابوخیثمہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ امام بخاری انہیں تابعی شمار کرتے ہیں اور ان کا نام احزاب بن اسید ہے ابوعمر کہتے ہیں کہ انہیں صحابی کہنا درست نہیں۔ کیونکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں کی بلکہ یہ بزرگ تابعین میں سے ہیں۔ عمر بن سعید لخمی نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے ابورہم سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے امام کی نافرمانی کی اس نے اپنا اجر کھو دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۱۔ حضرت ابورہم ظہریؓ

حضرت ابورہم ظہری۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عقبہ بن منذر سے مروی ہے کہ ابورہم ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہیں مال غنیمت سے دو سو درہم ملتے اور ان کے بیٹے کو نوے درہم اور ابوامامہ کو بھی دو سو درہم ملتے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی یہ دو بوڑھے ملتے ایک دوسرے کا گلہ کرتے۔ نیز ابورہم داڑھی کو مہندی لگاتے تھے۔ ان کا ایک بیٹا تھا۔ عمارہ نام یزید بن مہلب کے معرکے میں مارا گیا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۲۔ حضرت ابورہم غفاریؓ

حضرت ابورہم غفاری۔ ان کا نام کلثوم بن حصینؓ یا ابن حصن بن عبید یا بن عتبہ بن خلف بن بدر بن احیمس بن غفار تھا۔ جب حضور اکرمؐ مدینے تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کیا اور غزوۂ احد میں شریک تھے۔ جہاں ایک تیران کے نرخرے میں لگا اسی وجہ سے یہ منحور مشہور ہوئے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے آپ نے اپنا لعاب دہن ان کے زخم پر لگایا جس سے وہ شفا یاب ہو گئے حضور اکرم ﷺ نے دوبارہ انہیں اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا ایک دفعہ عمرہ قضا کے موقع پر اور دوبارہ فتح مکہ کے موقع پر اور ابورہم اس منصب پر اس وقت تک فائز رہے جب تک حضور اکرم ﷺ طائف کی مہم سے فارغ نہ ہو گئے۔ ابورہم بیعت رضوان میں موجود تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔

ابو یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے میرے بھتیجے ابورہم سے انہوں نے ابورہم غفاری سے جو ان لوگوں سے تھے جنہوں نے حضور اکرمؐ سے درخت کے نیچے بیعت کی تھی سنا کہ وہ غزوۂ تبوک میں شامل تھے جب واپس ہوئے تو رات کو سفر شروع کیا میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ راستے میں مجھ پر نیند نے غلبہ پا لیا اور میں نے خود کو جگانے کی کوشش کی اس اثنا میں میری سواری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے قریب ہوگئی اور مجھے اندیشہ ہوا مبادا میری سواری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے ٹکرا نہ جائے۔

اور ان سے ان کے آزاد کردہ غلام ابوحازم نے روایت کی کہ وہ اور ان کے بھائی غزوۂ خیبر میں موجود تھے اور ان کے پاس سواری کے گھوڑے بھی تھے چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے مال غنیمت سے چار حصے عطا فرمائے۔ ہم نے خیبر میں اپنے حصوں کو بیچ کر دو اونٹ خرید لئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۳۔ حضرت ابورہم بن قیسؓ

حضرت ابورہم بن قیس الاشعری۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ جناب ابورہم نے اپنے بھائیوں ابوموسیٰ اور ابوبردہ کے ساتھ حبشہ سے جناب جعفر بن ابوطالب کے ساتھ مدینے کو اس وقت ہجرت کی کہ جب خیبر فتح ہوا اور آپ نے انہیں مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا ہم ابوموسیٰ اور ابوبردہ کے تراجم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں حضور اکرم ﷺ نے اس موقعہ پر ان لوگوں سے فرمایا تھا۔ لوگوں نے ایک ہجرت کی ہے اور تم نے دو۔ نجاشی کی طرف اور وہاں سے میری طرف۔

حسن بصری سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ کا ایک بھائی تھا جو حد درجہ شورش پسند تھا۔ اس کا نام ابورہم تھا اور ابوموسیٰ اسے روکتے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸۹۴۔ حضرت ابورہم بن معطمؓ

حضرت ابورہم بن مطعم ارحبی۔ ارحب بنو ہمدان کا ایک ذیلی قبیلہ ہے۔ ابورہم شاعر تھے اور جب ہجرت کر کے آئے تو اس وقت ان کی عمر ایک سو پچاس برس تھی۔ ذیل کا مصرعہ ان کے ان اشعار میں مذکور ہے۔ جو ابن کلبی نے نقل کئے ہیں۔

وقبلک ما فارقت فی الجوف ارحبا

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۵۔ حضرت ابورہمہؓ

حضرت ابورہمہ یا ابورہیمہ سجاعی۔ ان کا بیان ہے کہ وہ سونا لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہمارے لئے اس میں دعا فرمائی اور ایک تحریر عطا کی جس میں مرقوم تھا کہ جس شخص کو کوئی چیز ملے۔ وہ اسی کی ہوگی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے جعفر سے منقول ہے کہ برذعی نے سمرقند میں ان کا ذکر کیا تھا اور یہ صاحب ابورہم سماعی ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سماعی ہی لکھنا چاہتے تھے لیکن جلدی میں سجاعی لکھ گئے۔ واللہ اعلم

۵۸۹۶۔ حضرت ابورہیمہؓ

حضرت ابورہیمہ سمعی۔ اگر اس سے مراد ابورہم نہیں تو یہ کوئی اور آدمی ہیں۔ ابوموسیٰ نے اذناً محمد بن ابونصر التاجر سے انہوں نے ابومنصور اور ابوزید سے جو ابوالحسن صوفی کے بیٹے ہیں ان دونوں نے محمد اسحٰق سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے ابوحاتم رازی سے انہوں نے سلیمان بن داؤد مکی سے (جو تبالہ کے رہنے والے تھے) انہوں نے محمد بن عثمان بن عبیداللہ بن مقلاص طائفی ثقفی سے انہوں نے عبداللہ بن عقیل یزید بن راشد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ مسلم بن حذیفہ عامری سے ملنے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ابورہیمہ سمعی اور ابونخیلہ لہبی نے انہیں بتایا کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں معدنی سونا لے کر حاضر ہوئے نبی ﷺ نے ہمیں فرمان لکھ دیا کہ جسے کوئی چیز مل جائے وہ اس کی ہوگی اور خمس سونے یا چاندی کے بڑے ٹکڑے میں ہوگا اور زکوٰۃ ہر چالیس دینار پر ایک ہوگی سلیمان کا قول ہے جسے کوئی معدنی دھات مل جائے۔ اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ جب تک ان کی تعداد چالیس نہ ہو جائے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابورہیمہ' ابورہمہ اور ابورہم سماعی یا سمعی ایک ہی آدمی ہے۔ بات اتنی ہے کہ راویوں سے نام کی صحیح تلفظ میں غلطی ہوگئی ہے اور پہلا نام اصح ہے اور یہ متن وہی ہے جسے ابوموسیٰ نے اس سے پہلے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۵۸۹۷۔ حضرت ابوریحانہ ازدیؓ

حضرت ابوریحانہ ازدی یا دوسی یا انصاری۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں عبداللہ بن مطر ہے اور ہم عبداللہ اور شمعون کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ اور یہی اکثر قول ہے۔

یعیش بن صدقہ بن ت... نے باسنادہ تا ابوعبدالرحمٰن نسائی۔ عصمہ بن فضل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن شریح سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی کہ انہوں نے محمد بن شمیر الرعینی سے سنا انہوں نے ابو علی تجیبی سے انہوں نے ابو ریحانہ سے سنا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جہنم کی آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ کی یاد میں جاگتی رہی ابو عمر ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۹۸۔ حضرت ابو ریحانہ قرشیؓ

حضرت ابو ریحانہ قرشی۔ ابن قانع نے ایک حدیث میں ان کا ذکر کیا ہے کہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابن قانع نے عقبہ بن مالک الجہنی کی حدیث میں بیان کیا ہے آپ نے فرمایا اگر کسی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ اس پر جنت حرام کر دی جائے گی۔ ابو ریحانہ نے گزارش کی یا رسول اللہ میں حسن و جمال کو پسند کرتا ہوں آپ نے فرمایا اسے تکبر نہیں کہتے۔ تذکرہ نگاروں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۵۸۹۹۔ حضرت ابو ریطہؓ

حضرت ابو ریطہ۔ انہیں صحبت ملی۔ ان کی لڑکی ریطہ نے ان سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر ایک کھانے کے بعد برتن کو اچھی طرح صاف کر دے تو میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ وہ پیالہ بھر کر اللہ کی راہ میں خیرات کر دے ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۰۔ حضرت ابو ریطہ مذحجیؓ

حضرت ابو ریطہ مذحجی۔ ان سے شعبی نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک رات کو مغرب اور عشاء کے درمیانی وقفہ میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے قریب سے ایک جماعت گزری جو جلدی جلدی چل رہی تھی اور ان کا ہانکنے والا انہیں ہانکے لئے جا رہا تھا اور قرآن پڑھتا جا رہا تھا حضور نے نظریں اٹھا کر انہیں دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ آپ اٹھ کر ان کے پیچھے چل دیئے پھر راوی نے ساری حدیث بیان کی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو ریطہ وہی ابو رائطہ ہیں جن کا ترجم ہم باب الراء میں بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور اگر دونوں کو دو مختلف آدمی سمجھ لیا گیا ہے جب بھی استدراک کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ اسی لئے ہم نے دونوں کا ذکر علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۰۱۔ حضرت ابو ریمہؓ

حضرت ابو ریمہ عبداللہ بن رباح نے ان سے روایت کی انہیں صحبت ملی۔ ان کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے' احمد بن ہارون المصیصی نے اشعث بن شعبہ سے انہوں نے منہال بن خلیفہ سے انہوں نے ارزق بن قیس سے روایت کی کہ ہمیں ایک امام نے جس کی کنیت ابو ریمہ تھی۔ نماز پڑھائی آخر میں دائیں اور بائیں طرف اس طرح سلام پھیرا کہ ان کے چہرے کی سفیدی نظر آ گئی کہنے لگے میں نے تمہیں اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ جس طرح حضور اکرم ﷺ پڑھایا کرتے تھے۔ عثمان بن عمر نے اشعب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ مشعبہ نے ارزق سے انہوں نے عبداللہ بن ریاح انصاری سے انہوں نے ایک آدمی سے جو صحابی تھے۔ حدیث بیان کی حضور اکرم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی بعد از نماز ایک آدمی اٹھا اور نماز پڑھنے لگا حضرت عمرؓ نے اسے پکڑ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹھا دیا ہم سے پہلے اہل کتاب اس لئے تباہ ہوئے کہ ان کی نمازوں میں وقفہ نہیں ہوتا تھا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ عمر نے درست کہا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الزاء

۵۹۰۲۔ حضرت ابو زرارہ انصاریؓ

حضرت ابو زرارہ انصاری مدنی۔ ان سے محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان نے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس آدمی نے جمعہ کے دن بلاوا (اذان) سنا اور اس نے جواب نہیں دیا اس کا نام منافقین میں لکھ دیا جاتا ہے ابو عمر اور ابو موسیٰ نے اس کی تخریج کی ہے لیکن ابو عمر نے اس روایت کو مشکوک قرار دیا ہے۔

۵۹۰۳۔ حضرت ابو زرارہ نخعیؓ

حضرت ابو زرارہ نخعی۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابن الدباغ نے ابن الکلبی سے انکا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن الکلبی کی تالیف الجمہرہ میں زرارہ ان کا نام ہے کنیت نہیں۔

۵۹۰۴۔ حضرت ابو زرعہ فزعیؓ

حضرت ابو زرعہ فزعی رمالی۔ ابن طرخان نے وحدان الصحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن اصبع بن مہران الفزعی نے خثعم سے انہوں نے حزام بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو زرعہ فزعی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان کے لئے ایک علم تیار فرمایا سفید کپڑا ایک مربع گز تھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۵۔ حضرت ابو زرعہ مولی مقدادؓ

حضرت ابو زرعہ مولی مقداد بن اسود۔ ان کا نام عبد الرحمٰن تھا لیکن ان کی صحبت اور روایت ثابت نہیں اور ان کی حدیث مرسل ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں منقطع ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۶۔ حضرت ابو الزعراءؓ

حضرت ابو الزعراء انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ مصری تھے۔ ان کی حدیث عبید بن اللہ وہب نے عبد اللہ بن عیاش قتبانی سے انہوں نے عبد اللہ بن جنادہ معافری سے انہوں نے ابو عبد الرحمٰن جبلی سے انہوں ابو الزعراء سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا میں دجال کے علاوہ اپنی امت کے دجال صفت گمراہ علما سے بھی ڈرتا ہوں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۷۔ حضرت ابو زعنہؓ

حضرت ابو زعنہ الشاعر۔ طبری نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے۔ جو غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ان کا نام عامر بن کعب بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی تھا ابن شہاب کا قول ہے کہ ابوزعنہ بن عبداللہ بن عمرو بن عتبہ نے احد کے دن ذیل کے تین مصرعے کہے تھے۔

انا ابوزعنة يعدونی الهرم لم يمنع المخزاة الا بالالم

يحمی الديار الخزرجی من جشم

''میں ابوزعنہ ہوں اور بڑھاپے نے مجھ پر زیادتی کی ہے ذلت اور رسوائی کو دکھ آ کر ٹالا جاتا ہے اور خزرجی علاقے کو دشمن (جشم) سے بچایا جاتا ہے۔''

ابن ماکولا نے اس کا نام زٔع اور ن سے لکھا ہے لیکن ابوعمر نے اسے زٔع اور ب سے زعبہ لکھا ہے لیکن اول الذکر قول اصح ہے۔

۵۹۰۸۔ حضرت ابوزمعہ بلویؓ

حضرت ابوزمعہ بلوی۔ ان کا نام عبید بن ارقم تھا اور بیعت رضوان میں شریک تھے۔ مصر میں سکونت اختیار کی اور معاویہ بن خدیج کے زیر کمان' جہاد افریقہ میں شریک رہے اور وہیں وفات پائی۔ انہوں نے وصیت کی تھی کہ بعد از تدفین ان کی قبر زمین کے ہموار کر دی جائے چنانچہ انہیں قیروان میں ایک مقام پر جسے البلویہ الیوم کہا جاتا تھا۔ دفن کیا گیا۔

ابن لہیعہ میں عبیداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے ابوقیس مولی بنوجمح سے روایت کی کہ انہوں نے ابوزمعہ بلوی سے جو اصحاب شجرہ سے تھے سنا کہ انہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے بارے میں بتایا گیا کہ اس نے بعض لوگوں پر سختی کی ہے۔ تو ابوزمعہ نے کہا کہ لوگوں پر تشدد نہ کیا جائے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے ننانوے قتل کیے پھر وہ ایک راہب کے پاس گیا اور دریافت کیا آیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے راہب نے کہا نہیں اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور پھر ایک دوسرے راہب کے پاس گیا اور اسے سارا واقعہ سنایا اس نے کہا خدا غفور رحیم ہے توبہ کر لو۔ اس نے توبہ کر لی۔ اور بنو اسرائیل کے برگزیدہ لوگوں میں شمار کیا گیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۰۹۔ حضرت ابوالزوائد یمانیؓ

حضرت ابوالزوائد یمانی۔ سلیم بن مطیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول کریم کے ساتھ تھے۔ انہوں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عطا کو قبول کرلو۔ جب تک وہ عطا ہو اور جب قریش ملک کے طول و عرض پر چھا جائیں اور عطا (تحفہ) تمہارے دین کے خلاف رشوت کی صورت اختیار کر لے تو قبول نہ کرو۔

معمر بن بکار نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی کہ سب سے پہلے جس شخص نے اشراق کی نماز پڑھی وہ حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے جن کی کنیت ابوالزوائد تھی۔

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہم باب ذال کے تحت ذوالزوائد کا ترجمہ بیان کر آئے ہیں اور وہ صحیح ہے اور اس مقام پر تینوں نے ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کیا ہے اور انہوں نے ذوالزوائد کو جہنی لکھا ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے انہیں یہاں یمانی قرار دیا ہے اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ یمن میں رہتے تھے۔ تو یہ غلط ہے کیونکہ وہ مدینے میں رہتے تھے لیکن اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ ان کا تعلق یمنی قبائل سے تھا تو یہ بات اس وقت صحیح ہوگی کہ بنو قضاعہ کو بنو حمیر کی شاخ اور جہینہ کو بنو قضاعہ کی شاخ قرار دیا جائے۔ رہا ابوامامہ کا یہ قول کہ سب سے پہلے نماز اشراق ذوالزوائد نے پڑھی۔ مشکوک ہے کیونکہ بروایت ام ہانیؓ۔ حضور اکرمؐ نے اول از ہمہ یہ نماز فتح مکہ کے دن ادا فرمائی۔ غالباً یہ روایت ابوامامہ تک نہیں پہنچی ہوگی۔

۵۹۱۰۔ حضرت ابوالزہراء بلویؓ

حضرت ابوالزہراء بلوی صحابی تھے۔ فتح مصر میں موجود تھے۔ بقول یونس ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۱۔ حضرت ابوزہیر بن اسیدؓ

حضرت ابوزہیر بن اسید بن جعونہ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ نمیری، قرہ بن دعموص کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہوتا تھا۔ عائذ بن ربیعہ نے قرہ بن دعموص نمیری سے روایت کی کہ قرہ اور قیس بن عاصم بن اسید، ابوزہیر بن اسید اور یزید بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ، آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں فرمایا نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو کیونکہ اس مہینے میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۲۔ حضرت ابوزہیر انماریؓ

حضرت ابوزہیر انماری یا نمیری یا تمیمی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دعا کے بارے میں حدیث نقل کی ہے آپ نے فرمایا جب تم کوئی دعا کرو تو اس کے آخر میں آمین ضرور کہو کیونکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسی کتاب یا خط پر مہر مگر اس حدیث کا اسناد درست نہیں۔ ضمضم بن زرعہ نے شریح بن عبید الحضرمی سے انہوں نے ابوزہیر نمیری سے انہیں صحبت نصیب ہوئی روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تم ٹڈی دل کو ہلاک مت کرو کیونکہ یہ خدائی لشکر ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام فلاں بن شرحبیل مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۳۔ حضرت ابوزہیر ثقفیؓ

حضرت ابوزہیر ثقفی۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالملک بن عمرو اور شریح المعنی سے ان دونوں نے نافع بن عمر سے انہوں نے امیہ بن صفوان سے انہوں نے ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی سے انہوں نے والد سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے طائف کے ایک مقام نباہ یا نباوہ میں سنا آپ نے فرمایا اے لوگو تم جلد ہی اہل جنت اور اہل جہنم یا اچھے اور برے میں تمیز کرنا سیکھ لوگے۔ ایک آدمی نے دریافت کیا یارسول اللہ! وہ کیسے؟ فرمایا انسانوں کی اچھی اور بری شہرت سے اور تم باہم ایک دوسرے کے بارے میں اللہ کے گواہ رہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۱۴۔ حضرت ابوزہیر بن معاذؓ

حضرت ابوزہیر بن معاذ بن رباح ثقفی۔ ابوعمر کے مطابق ایک جماعت انہیں صحابی شمار کرتی ہے اور وہ جماعت انہیں اول الذکر سے جوابوبکر کے والد تھے۔ مختلف آدمی شمار کرتی ہے۔ امام بخاری نے عبدالعظیم سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ دختر مقسم سے انہوں نے میمونہ دختر کردم سے جوابوزہیر بن معاذ کی بیوی تھی۔ اور ابوزہیر اور طلحہ بن عبیداللہ میں عورتوں کی طرف سے رشتہ داری تھی۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ ان کے مطابق اس ابوزہیر سے وہ صاحب مراد ہیں جوابوبکر کے والد تھے اور اذا سمیتم فعبدوا ''جب نام رکھوتو عبد کے لفظ کا التزام کرو۔'' انہی سے مروی ہے۔ ابن مندہ اور اابونعیم کہتے ہیں کہ زہیر بن معاذ بن رباح ثقفی سے ان کے بیٹے ابوبکر نے جومیمونہ دختر کردم کے شوہر ہیں اور حجازی ہیں روایت کی ہے۔

امیہ بن صفوان نے ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی سے انہوں نے اپنے والد ابوزہیر سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ طائف کے مقام شاوہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جلدی ہی تم اہل جنت اور اہل جہنم میں امتیاز کرنا سیکھ جاؤ گے۔ بوجہ ان کی اچھی یا بری شہرت کے' ان دونوں کا قول ہے کہ حمیدی نے ابوسعید سے جو بنوہاشم کے مولیٰ ہیں۔ انہوں نے ابوامیہ بن یعلی سے انہوں نے ابوبکر بن ابوزہیر ثقفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جب نام رکھوتو عبد کے لفظ کا خیال رکھو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوزہیر بن معاذ کو اور اس شخص کو۔ جس کو ابوعمر نے ابوزہیر ثقفی کا نام دیا ہے۔ ایک شمار کیا ہے لیکن ابوعمر نے انہیں دو ترجموں کے تحت ذکر کیا ہے ہر چند کہ وہ دونوں کوایک ہی گردانتا ہے وہ کہتا ہے کہ اگر وہ ان کا علیحدہ علیحدہ ترجمہ نہ بیان کرتا تو کلام میں نقص واقع ہوتا کیونکہ جس ترجمے میں شبہ ہو اس کا ذکر نہ کرنا درست نہیں۔

۵۹۱۵۔ حضرت ابوزہیر نمیریؓ

حضرت ابوزہیر نمیری۔ انہیں صحبت ملی۔ اہل شام سے تھے' ان کا نام یحییٰ بن نفیر تھا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی دل کے متعلق حدیث نقل کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں ابوزہیر انماری سے جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے مختلف آدمی قرار دیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے دونوں کو ایک شمار کیا ہے اور ٹڈی دل اور آمین والی حدیث اس ترجمے کے تحت بیان کی ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں میں نہیں سمجھ سکا کہ ابوعمر نے ابوزہیر نمیری اور ابوزہیر انماری میں کس طرح تفریق کی کہ ایک کو نمیری اور دوسرے کو انماری کہہ دیا اسی طرح میں یہ بھی نہیں سمجھ سکا کہ ان سب نے کیسے ابوزہیر نمیری اور ابوزہیر بن اسید النمیری میں تفریق کی اور بنونمیر کا وفد کتنے افراد پر مشتمل تھا کہ بقول ابوعمر' ان میں تین آدمیوں کی کنیت ابوزہیر تھی اور بقول ابن مندہ اور ابن نعیم دو آدمیوں کی کنیت ابوزہیر تھی اگر اس کی وجہ تعداد احادیث ہے تو یہ کوئی دلیل نہیں کیونکہ ایک آدمی کئی احادیث روایت کر سکتا ہے اور ایک بڑی جماعت اس سے روایت کر سکتی ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں جن باتوں کا علم تھا مجھے ان باتوں کا علم نہ ہو سکا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ یہ سب لوگ علماء تھے چنانچہ ابوبکر بن ابو عاصم ابن مندہ اور ابونعیم سے اتفاق کر کے آئیں اور ٹڈی دل کی حدیث ایک ترجمے کے تحت درج کی ہے اور ابواحمد عسکری نے انہیں نمر بن قاسط کے ترجمے میں ذکر کیا ہے اور ابوزہیر نمیری کنیت درج کی ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۱۶۔ حضرت ابوزیاد انصاریؓ

حضرت ابوزیاد انصاری۔ ان کے بیٹے زیاد نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو قرآن کی آیت "ان المجرمین فی ضلال و سعر" پڑھتے سنا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۷۔ حضرت ابوزید انصاریؓ

حضرت ابوزید انصاری۔ ابوزید کے دادا تھے اور بنو حارث بن خزرج سے تعلق رکھتے تھے' انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ابن نمیر وغیرہ کہتے ہیں کہ ابوزید تین تھے ابوزید جامع القرآن' ابوزید جو عزرہ بن ثابت کے دادا تھے۔ ابوزید جو ابوزید نحوی کے دادا تھے بقول ابوعمر' ابوزید چھ تھے جیسا کہ ان کی کتاب میں مذکور ہیں۔

۵۹۱۸۔ حضرت ابوزید اوسؓ

حضرت ابوزید اوس یا معاذ۔ اس میں شبہ ہے۔ ایک روایت کے رو سے یہ وہی ابوزید ہیں۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں قرآن حکیم کو جمع کیا تھا۔ بقول علی بن مدینی جن صاحب نے جمع قرآن کیا تھا۔ ان کا نام اوس تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۱۹۔ حضرت ابوزید ثابت بن زید انصاریؓ

حضرت ابوزید ثابت بن زید انصاری۔ بقول عباس وہ دوری تھے۔ یحییٰ بن معین سے میں نے سنا کہ اس ابوزید کے بارے میں جس نے قرآن جمع کیا تھا پوچھا گیا۔ تو ابوعمر نے کہا کہ میں زید بن ثابت کے علاوہ اور کسی کو نہیں جانتا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۰۔ حضرت ابوزید جرمیؓ

حضرت ابوزید جرمی۔ ان سے مجاہد نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ماں باپ کا نافرمان احسان جتانے والا اور دائم الخمر کبھی بہشت میں نہیں ہوں گے۔ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۱۔ حضرت ابوزید سعد بن عبیدؓ

حضرت ابوزید سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی کہتے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ ان کا نام محمد بن نمیر تھا۔ ہوسکتا ہے کہ دونوں نے قران جمع کیا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتادہ نے جناب انس سے روایت کی کہ بنوخزرج اور اوس مناقب میں باہم مقابلہ کیا کرتے تھے۔ بنو اوس کہتے ہم میں سے حنظلہ بن عامر تھے۔ جنہیں فرشتوں نے غسل دیا۔ عاصم بن ثابت ہمارے آدمی تھے۔ جنہیں (جن کی لاش کو) شہد کی مکھیوں نے مشرکین کی دست برد سے بچایا تھا۔ وہ شخص بھی ہم سے تھا (سعد بن معاذ) جن کی موت پر عرش مجید کانپ اٹھا تھا۔ اسی طرح خزیمہ بن ثابت بھی ہمارے قبیلہ سے تھے۔ جن کی شہادت کو حضور اکرم ﷺ نے دونوں شہادتوں کے برابر قرار دیا تھا۔ جواب میں بنوخزرج نے کہا ان چار آدمیوں (ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید) کا تعلق ہمارے قبیلے سے تھا۔ جنہوں نے قرآن حکیم جمع کیا تھا۔

ثوری نے قیس بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ ایک صحابی نے جن کا نام سعد بن عبید تھا۔ ہمیں اپنے خطبے میں یوں مخاطب کیا کہ کل دشمن سے ہمارا مقابلہ ہوگا اور ہمیں شہادت نصیب ہوگی ہمیں قبل از تدفین نہلایا نہ جائے اور ہمیں انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔

بقول واقدی سعد بن عبید بن نعمان سے مراد وہ صاحب ہیں جن کو سعد القاری کہتے تھے اور جن کی کنیت ابوعمیر تھی عمیر ان کے بیٹے کا نام تھا۔ جو حضرت عمر کے عہد خلافت میں شام کے کچھ حصے کے والی تھے۔ اور سعد بن عبید قادسیہ کی جنگ میں سعد بن ابی وقاص کے ساتھ شہید ہو گئے تھے۔ اور اس وقت ان کی عمر چونسٹھ برس تھی۔

ہوسکتا ہے کہ سعد بن عبید اور قیس بن سکن ہر دو نے حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں قرآن جمع کیا ہو۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۲۔ حضرت ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ

حضرت ابوزید عمرو بن اخطب انصاری۔ ایک روایت کے رو سے وہ عدی بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر کی اولاد سے تھے اور اوس اور خزرج ان کے بھائی تھے جس شخص سے ان کی یہ روایت منسوب ہے۔ اس نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ عمرو بن اخطب بن رفاعہ بن محمود بن بشر بن عبداللہ بن ضیف بن احمر بن عدی بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر الانصاری۔ ہر چند یہ اوس اور خزرج کی اولاد سے نہیں ہیں لیکن انہیں انصاری اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ عدی بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو مزیقیا بن عامر ماء السماء کی اولاد سے تھے۔ جو ان کے بھائی تھے کیونکہ اوس کے چچا کی طرف اس کی شہرت کی وجہ سے منسوب کر دیا کرتے تھے۔

ایک روایت کی رو سے وہ حارث بن خزرج کی اولاد سے تھے حضور اکرم ﷺ کی صحبت اور روایت سے فیض یاب ہوئے نیز وہ عزرہ بن ثابت محدث کے دادا تھے اور عزرہ کہا کرتے کہ میرے والد نے حضور اکرم ﷺ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔

عمرو بن اخطب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک رہے۔ آپ نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور دعا فرمائی تھی اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے عزرہ بن ثابت سے انہوں نے علباء بن احمر سے انہوں نے ابوزید بن اخطب سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی۔ عزرہ سے مروی ہے کہ ان کے دادا نے ایک سو بیس برس عمر پائی اور ان کے سر میں صرف سفید چند بال تھے۔

نیز عزرہ نے علباء ابن احمر سے انہوں نے ابوزید انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کی انگشتری تیار شدہ دیکھی تھی جس میں سیاہ رنگ کا نگینہ تھا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے اور ان کا نام عمرو بن اخطب تھا۔ ان کا ذکر انہوں نے اسماء کے تراجم کے تحت کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے مختصراً کنیتوں کی ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ ابوزید کو حضور اکرم ﷺ سے سماع حاصل ہے اور ان سے حسن بن ابوالحسن بصری نے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا نام عمرو بن اخطب لکھا ہے اور ان کے حالات کو انہوں نے ابوموسیٰ کے مقابلے میں زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس لئے ان پر استدراک کی کوئی وجہ نہیں۔

۵۹۲۳۔ حضرت ابوزید غافقیؓ

حضرت ابوزید غافقی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ان سے عمرو بن شراحیل المعافری نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مسواک تین درختوں سے بنائے جائیں۔ پیلو، زیتون اور بن۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۴۔ حضرت ابوزید قیس بن سکنؓ

حضرت ابوزید قیس بن سکن بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے۔ بدراز بنوعدی بن نجار واز بنوحرام بن جندب۔ ابوقیس بن سکن کا نام لیا ہے۔ ابوکلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ بایں فرق کہ انہوں نے زعوراء کی بجائے زید کا نام لیا ہے۔ پہلا قول ابن اسحٰق اور ابوعمر کا ہے۔ واقدی اور ابن کلبی نے انہیں جامعین قرآن میں شامل کیا ہے اور اس کی دلیل انس بن مالک کا یہ قول ہے کہ جامعین قرآن میں میرا ایک چچا بھی تھا اور دونوں جامعین قرآن بنونجار سے تھے اور زید بن حرام پر ان کا نسب مل جاتا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ ابوزید قیس بن سکن ۱۵ ہجری میں جسر ابوعبیدہ میں شہید ہوئے تھے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۵۔ حضرت ابوزید قیس بن عمرو ہمدانیؓ

حضرت ابوزید قیس بن عمرو ہمدانی۔ انہوں نے حصین الحارثی کے ساتھ بنومراد کے خلاف جنگ کا معاہدہ کیا تھا پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور حضور اکرم ﷺ نے انہیں اپنی طرف سے خط بھی لکھا تھا۔ یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

۵۹۲۶۔ حضرت ابوزینب بن عوفؓ

حضرت ابوزینب بن عوف انصاری۔ اصبغ بن نباتہ نے روایت کی کہ ہم ان لوگوں کی تلاش میں تھے۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کو خم غدیر پر خطبہ دیتے سنا تھا۔ مجمع میں دس بارہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے جن میں ابوایوب انصاری اور ابوزینب بن عوف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامل تھے۔ ہمیں بتایا کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس موقعہ پر دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا اور فرمایا اے لوگو! کیا تم شہادت دیتے ہو کہ میں نے دین کی تبلیغ کی اور تمہیں پند و نصائح سے نوازا لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کی تصدیق کی۔ اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ میرا والی ہے اور میں مومنوں کا والی ہوں جس کا مولیٰ میں ہوں۔ علی بھی اس کا مولیٰ ہے اے اللہ جو شخص اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو شخص اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ جو اس سے پیار کرے تو بھی اس سے پیار کر اور جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر۔ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۷۔ حضرت ابوزینب رض

حضرت ابوزینب۔ انہوں نے ولید بن عقبہ کے خلاف شہادت دی تھی۔ ان کا نام زہیر بن حارث بن عوف بن کاسر الجر تھا۔ ابوعمر کا قول ہے کہ جن لوگوں نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں کیونکہ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۲۸۔ حضرت ابوزید بن صلت رض

حضرت ابوزید بن صلت۔ کثیر بن صلت کے بھائی تھے۔ صلت بن زبید نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا ابوزبید سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں خرص کا والی مقرر کیا تھا۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب السین

۵۹۲۹۔ حضرت ابوسالم حنفی رض

حضرت ابوسالم حنفی۔ عبداللہ بن بدر کے دادا تھے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن بدر نے ام سالم سے انہوں نے ام سالم سے روایت کی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۰۔ حضرت ابوالسائب مولیٰ غیلان رض

حضرت ابوالسائب مولیٰ غیلان بن سلمہ ثقفی۔ یزید بن ابوحبیب بن عروہ بن سلمہ سے روایت کی کہ ابوالسائب غیلان کے غلام تھے۔ بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور اسلام قبول کر لیا آپ نے انہیں آزاد کر دیا ان کے بعد غیلان نے بھی اسلام قبول کر لیا اور حضور نے ان کی ولاء غیلان کو منتقل کر دی۔ ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۱۔ حضرت ابوالسائب رض

حضرت ابوالسائب۔ انہیں سرور کائنات کی صحبت نصیب ہوئی' مدنی تھے۔ عیاش بن عباس نے بکیر بن اشج سے انہوں نے علی بن یحییٰ سے انہوں نے ابوالسائب سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی نماز ادا کر رہے تھے اور آپ انہیں دیکھ رہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ جب وہ فارغ ہوئے حضور اکرم نے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو (وہ پڑھ کر آیا تو آپ نے دوبارہ بھیجا' پھر سہ بارہ) تین بار کہا راوی نے یہ ساری حدیث بیان کی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔

یہ حدیث بعض ناقلین کا وہم ہے کیونکہ یحییٰ بن علی بن یحییٰ' داؤد بن قیس' اسحٰق بن ابی طلحہ' سعید بن ہلال ابن عجلان' محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے علی بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد یحییٰ بن خلاد بن رافع سے اور انہوں نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہے۔ ابوالسائب بدری تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ابوعمر کہتے ہیں کہ جو ابوالسائب صحابہ میں مذکور ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔

۵۹۳۲۔ حضرت ابوالسائب والد کردمؓ

حضرت ابوالسائب والد کردم۔ ان کے بیٹے کے ترجمے میں ان کا ذکر آچکا ہے لیکن اس میں ان کے اسلام کا ذکر نہیں ہوا۔ ابوموسیٰ نے بھی اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے لیکن چونکہ ان کے اسلام کا ذکر نہیں کیا گیا اس لئے ترجمہ بے سود ہے۔

۵۹۳۳۔ حضرت ابوسبرہ جعفیؓ

حضرت ابوسبرہ جعفیؓ۔ ان کا نام یزید بن مالک بن عبداللہ بن ذؤیب بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد العشیرہ ہے یہ والد تھے۔ سبرہ بن ابوسبرہ اور عبدالرحمٰن بن ابوسبرہ کے' انہیں صحبت میسر آئی اور انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر سے انہوں نے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابوثابت سے انہوں نے ہلال بن علاء سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عمیر بن سعید سے انہوں نے سبرہ بن ابوسبرہ جعفی سے انہوں نے اپنے والد سے کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دریافت کیا۔ تمہارے بیٹوں کا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں فلاں اور عبدالعزیٰ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عبدالرحمٰن کہو کیونکہ بہترین نام عبداللہ' عبدالرحمٰن اور حارث ہیں اور حضور نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

ان سے ان کے دو بیٹوں نے قرأۃ فی الوتر اور ناموں کے بارے میں مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ ابوالسائب خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا تھے۔ ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوسبرہ جعفی خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا سبرہ کے والد تھے یحییٰ نے اپنے دادا ابن مندہ پر استدراک کرتے ہوئے ان کا ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے دادا نے ان کے ترجمے کو ابوسبرہ بن ابورہم کے ترجمے سے گڈمڈ کر دیا تھا اور اسی طرح کتاب الکنی میں بھی اور وہ حدیث بیان کی جو ہم پیشتر بیان کر آئے ہیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے نہ تو ابوسبرہ جعفی کا ذکر کیا ہے اور نہ انہیں ابوسبرہ بن ابورہم سے گڈمڈ کر دیا ہے بلکہ انہوں نے ابوسبرہ نخعی کا ترجمہ لکھا ہے جو خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا تھے اور جن کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا تھا۔ یہ سارا بیان ابن مندہ کا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخدا ابن مندہ نے بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا ہے کہ ابو سبرہ کو نخعی لکھا ہے حالانکہ وہ بلاشبہ جعفی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کی اغلاط کی نشاندہی نہیں کی بلکہ صرف استدراک پر اکتفا کیا ہے۔

۵۹۳۴۔ حضرت ابو سبرہ جہنیؓ

حضرت ابو سبرہ جہنی۔ مدنی تھے۔ ان کی حدیث کی روایت ان کی اولاد نے کی۔ عیسیٰ بن سبرہ بن ابو سبرہ اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک دن منبر پر سے فرمایا۔ دیکھو جو شخص اللہ کے نام سے شروع نہیں کرتا۔ اس کا نہ وضو ہے نہ نماز نہ روزہ اسی طرح جو شخص انصار کے حق کو نہیں پہچانتا۔ وہ نہ مجھ پر ایمان لاتا ہے نہ خدا پر۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۵۔ حضرت ابو سبرہ بن ابی رہمؓ

حضرت ابو سبرہ بن ابو رہم بن عبدالعزیٰ بن ابو قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئ القرشی عامری قدیم الاسلام ہیں۔ دونوں ہجرتوں میں شامل ہیں۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ ابن اسحٰق سے بسلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو عامر بن لوئ۔ ابو سبرہ بن ابو رہم بن عبدالعزیٰ کا نام لیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق انہوں نے ہجرت نہیں کی لیکن پہلی روایت درست ہے اور تمام غزوات میں شریک رہے اور اسی اسناد سے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنو عامر بن لوی و بنو مالک بن حسل۔ ابو سبرہ بن ابو رہم اور ابو سبرہ کا جو ابو سلمہ بن عبدالاسد کے اخیافی بھائی تھے۔ ذکر کیا ہے ان کی والدہ کا نام برہ بنت عبدالمطلب تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے حضور اکرم ﷺ نے ان میں اور سلامہ بن وقش میں مواخات قائم کی تھی۔ اس میں تو کوئی اختلاف نہیں کہ ابو سبرہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ ہاں البتہ اختلاف اس میں ہے کہ انہوں نے حبشہ میں ہجرت کی تھی یا نہ۔ زبیر بن بکار لکھتے ہیں کہ ہم ابو سبرہ کے علاوہ اور کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتے جنہوں نے غزوۂ بدر کے بعد واپس آ کر مکہ میں رہائش اختیار کر لی ہو لیکن ان کے اخلاف اس کے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ابو سبرہ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد مکہ میں منتقل ہو گئے تھے اور ابو سبرہ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۶۔ حضرت ابو سبرہ نخعیؓ

حضرت ابو سبرہ نخعی جو خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے دادا تھے اور کوفی تھے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ کا انہیں نخعی کہنا غلط ہے کیونکہ وہ جعفی ہیں اور خیثمہ جعفی ہیں نہ کہ نخعی۔ ابن مندہ کو یہ غلطی اس لئے لگی کہ دونوں لفظوں میں کسی حد تک مشابہت ہے۔ واللہ اعلم

۵۹۳۷۔ حضرت ابو سبرہؓ

حضرت ابو سبرہ غیر منسوب انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے قزعہ نے روایت کی اوزاعی نے قزعہ سے روایت کی کہ وہ جناب قزعہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ حضور اکرمؐ سے کوئی سنی حدیث بیان کریں۔ انہوں نے کہا حضور اکرمؐ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز ادا کی۔ وہ اللہ کی امان میں ہے پس تم اللہ سے ڈرو۔ اگر وہ تم سے اپنی کوئی چیز طلب کرے۔ ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۸۔ حضرت ابوالسبیع زرقیؓ

حضرت ابوالسبیع زرقی انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ان کا نام ذکوان بن عبد قیس تھا۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شہدائے غزوۂ احد میں از بنوزریق بن عامر ذکوان بن عبد قیس کا نام لیا ہے اور ہم ذکوان کے ترجمہ میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۳۹۔ حضرت ابوسروعہ عقبہ بن حارثؓ

حضرت ابوسروعہ عقبہ بن حارث بن نوفل بن عبد مناف بن قصی قرشی، نوفلی، حجازی۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے عبید بن ابومریم اور ابن ابی ملیکہ نے روایت کی حسب روایت محدثین ہم نے انہیں عقبہ کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے مگر علمائے انساب، زبیر اور ان کا چچا مصعب اور عدوی کہتے ہیں کہ ابوسروعہ بن حارث عقبہ بن حارث کے بھائی تھے۔ نیز انہوں نے لکھا ہے کہ ابوسروعہ فتح مکہ کے سال ایمان لائے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۰۔ حضرت ابوسریحہ غفاریؓ

حضرت ابوسریحہ غفاری حذیفہ بن اسِید بن خالد بن اغوس بن وقیعہ بن حرام بن غفار بن ملیل۔ یہ خلیفہ کا قول ہے بقول ابن کلبی حذیفہ بن اسید بن اغوز بن واقعہ بن حرام بن غفار ہے۔ خلیفہ نے اغوس اور کلبی نے اغوز اور وقیعہ کی جگہ واقعہ لکھا ہے۔ کوفی ہیں اور بیعت رضوان میں موجود تھے ان سے اسود بن یزید نے ان کا وہ واقعہ جو سبیعہ اسلیمہ کے ساتھ پیش آیا بیان کیا ہے۔

ابراہیم اور اسماعیل وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے روایت کی میں نے ابوالطفیل کو ابوسریحہ سے یا زید بن ارقم (شعبہ کو شبہ ہے) سے یہ حدیث سنی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جس شخص کا مولی ہوں علی بھی اس کا مولی ہے۔ ابوعمر، ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۱۔ حضرت ابوسعاد جہنیؓ

حضرت ابوسعاد جہنی۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نام عقبہ بن عامر جہنی ہے لیکن یہ روایت مشکوک ہے۔ ان سے معاذ بن عبداللہ بن خبیب اور معاویہ بن عبداللہ بن بدر نے روایت کی۔ اور ان کی کئی کنیتیں ہیں۔ ابوعمر ان کی کنیت ابوسعاد نہیں مانتے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۲۔ حضرت ابوسعادؓ

حضرت ابوسعاد۔ حمص میں مقیم ہو گئے تھے۔ حریز بن عثمان نے ابوعوف سے روایت کی کہ ابوالدردا ابوسعاد کے پاس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزرے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ سبحان اللہ! نہ تو ہم کچھ بیچتے ہیں اور نہ کچھ خریدتے ہیں ابوالدرداءؓ نے کہا جو شخص دنیا میں احمق ہے۔ وہ آخرت کو بھی ڈبوتا ہے۔

ابن ماکولا کے مطابق ابوسعاد کا نام جابر بن اسامہ جہنی تھا۔ ابوعمر۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۳۔ حضرت ابوسعد انصاریؓ

حضرت ابوسعد انصاری۔ ان کا نام ابن ابووہب یا ابن وہب تھا۔ ان سے یحییٰ بن ابوخالد نے ابن ابوسعد انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ندامت توبہ ہے اور گناہوں سے توبہ اس طرح ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

ابوعمر نے ان کا نام ابوسعد انصاری زرقی لکھا ہے۔ الندم توبہ کی حدیث ان سے نقل کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ وہ شخص ہیں جن سے عبداللہ بن مرہ نے روایت کی اور ان سے یونس بن میسرہ نے سیاہ ناک والے دنبے کی قربانی کے بارے میں ایک حدیث روایت کی۔ ایک روایت میں ان کا نام ابوسعید مذکور ہے۔ مگر یہ ابوسعد ہیں اور ابن مندہ نے ان سے الندم توبہ کے بعد سیل مہزور کی حدیث نقل کی ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۴۔ حضرت ابوسعد الخیرؓ

حضرت ابوسعد الخیر انماری۔ ایک روایت میں ابوسعید آیا ہے۔ ان کا نام عامر بن سعد شامی یا عمرو بن سعد تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ان سے عبادہ بن نسی قیس بن حجر الکندی اور فراس الشعبانی نے روایت کی۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابوعاصم سے انہوں نے محمد بن سہل بن عسکر سے انہوں نے ربیع بن نافع سے انہوں نے معاویہ بن سلام سے انہوں نے اپنے بھائی زید بن سلام سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے روایت کی کہ قیس بن حجر الکندی نے ولید بن عبدالملک سے ذکر کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ابوسعد الخیر سے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار کو حساب بغیر داخل جنت فرمادے گا اور پھر ہر ہزار انسان ستر ہزار کی شفاعت کریں گے پھر میرے لئے اس تعداد کو تین گنا بڑھا دیا گیا قیس کہتے ہیں میں نے ابوسعد کو کھینچ کر سینے سے لگا لیا اور پوچھا کیا تو نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ باتیں سنی ہیں۔ ابوسعد نے کہا میں نے اپنے کانوں اور دل کی گہرائی سے سنا ہے اور اس لحاظ سے یہ بہت بڑی تعداد ہے حضور اکرم ﷺ نے اس تعداد میں مہاجرین کے علاوہ اعراب کی ایک بڑی تعداد شامل ہو جائے گی نیز ان سے حدیث الوضوممامست النار مروی ہے۔ امام بخاری نے ان کا نام سعد الخیر لکھا ہے۔ ابوزرعہ کے مطابق ان کا نام ابوسعد ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۵۔ حضرت ابوسعد زرقیؓ

حضرت ابوسعد زرقی یا ابوسعید۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ ابوسعد مشکوک ہے اور خلیفہ بن خیاط نے انہیں بعد از ذکر ابوسعید بن معلیٰ ان لوگوں میں شمار کیا ہے۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اور مزید لکھا ہے کہ ان کا نام اور نسب نہیں معلوم ہوسکا مگر انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حضور اکرم سے روایت کی۔

عبداللہ بن احمد بن محمد خطیب نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوالفیض سے روایت کی کہ انہوں نے عبداللہ بن مرہ کو ابوسعید زرقی سے روایت کرتے سنا کہ بنواشجع کے ایک آدمی نے آپ سے عزل کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا جو کچھ رحم میں مقدر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے خلیفہ کے علاوہ باقی لوگ انہیں ابوسعید زرقی کہتے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں مگر ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے ایک روایت میں سعد بن عمارہ اور ایک میں عمارہ بن سعد آیا ہے۔ ان سے عبداللہ بن مرہ نے روایت کی ہے اور ابوسعید زرقی کا نام عامر بن مسعود بیان کیا ہے۔ جو غلط ہے۔

اور اس ترجمہ کے تحت ابن مندہ اور ابوعمر نے اور یونس بن میسرہ بن حلبس کی حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے باسنادہ ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے محمد بن شعیب سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے یونس بن حلبس سے روایت کیا کہ وہ ابوسعید زرقی کے ساتھ قربانی کا جانور خریدنے کو نکلے۔ انہوں نے ایک دنبے کی طرف جس کا سر سیاہ تھا۔ اشارہ کیا جو درمیانے قد کا تھا اور مجھے کہا کہ ان کے لئے خریدلوں گویا وہ حضور اکرم ﷺ کے سیاہ سر والے دنبے سے ملتا جلتا تھا۔

ابوعمر اس حدیث کا ذکر ابن ابی وہب کے ترجمہ میں کر چکے ہیں اور اس ترجمہ میں پھر اس کا ذکر کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دونوں کو ایک سمجھتے ہیں۔ واللہ اعلم

ابواحمد عسکری نے بھی ابوسعد کا ذکر کیا ہے اور ابوسعد زرقی لکھا ہے۔ یہ صاحب اسماء بنت یزید کے شوہر تھے اور حدیث قربانی کا ذکر بھی کیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۶۔ حضرت ابوسعد ساعدیؓ

حضرت ابوسعد ساعدی۔ ابوحفص شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اوزاعی نے یحییٰ بن ابوکثیر سے انہوں نے قرہ بن ابوقرہ سے روایت کی کہ ابوسعد نے ایک شخص کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا۔ انہوں نے کہا دیکھو بعد از عصر نماز نہ پڑھو کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے منع کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۷۔ حضرت ابوسعد بن ابی فضالہؓ

حضرت ابوسعد بن ابی فضالہ انصاری حارثی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ مدنی ہیں۔ کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن بشار سے انہوں نے محمد بن بکر برسانی سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زیاد بن میناء سے انہوں نے ابوسعد بن فضالہ سے جو صحابی تھے۔ سنا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب قیامت کے دن لوگ جمع ہوں گے۔ تو اللہ کی طرف سے ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا کہ جس شخص نے بھی دنیا میں اپنے اعمال میں خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے اعمال کا بدلہ اس شخص سے طلب کرے جسے وہ خدا کا شریک بناتا رہا ہے کیونکہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے لوگوں سے بوجہ شریک بے نیاز ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۴۸۔ حضرت ابوسعد بن وہبؓ

حضرت ابوسعد بن وہب القرظی۔ یہ بنوقریظہ سے تھے اور انہیں نضیری بھی کہا جاتا ہے۔ یہ یوم قریظہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے تھے۔ محمد بن سعد نے اس روایت کو واقدی سے نقل کیا ہے علاوہ ازیں واقدی نے بکر بن عبداللہ نضری سے انہوں نے حسین بن عبداللہ نضری سے انہوں نے اسامہ بن ابوسعد بن وہب النضری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ اس وقت موجود تھے جب حضور اکرم ﷺ سہیل مہزور کے بارے میں اپنا فیصلہ صادر فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اوپر والا آدمی پانی کو اس وقت تک روکے رکھے جب پانی اس کے ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر اسے نچلے آدمی کے لئے چھوڑ دے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ نے اس متن کو ابوسعد انصاری کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں میرے نزدیک یہی صاحب ابوسعد بن ابوہب انصاری ہیں جس کا ذکر تینوں نے کیا ہے لیکن ابوعمر کو غلطی لگی ہے کہ اس نے ایک ہی آدمی کو پیشتر ازیں انصاری لکھا ہے اور یہاں اسی آدمی کو بنوقریظہ یا بنونضیر سے منسوب کر دیا ہے بایں خیال کہ یہ دو آدمی ہیں حالانکہ انصار سے ان کی نسبت بربنائے حلف ہے۔ بنونضیر خزرج کے اور قریظہ اوس کے حلیف تھے۔

۵۹۴۹۔ حضرت ابوالسعد انؓ

حضرت ابوالسعد ان۔ غیر منسوب ہیں۔ ان کا نام معلوم نہیں۔ ان سے مکحول الدمشقی نے ایک حدیث روایت کی ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۰۔ حضرت ابوسعید اسکندریؓ

حضرت ابوسعدی اسکندری۔ یحییٰ بن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ دارقطنی انہیں صحابی نہیں گردانتے لیکن ابونعیم انہیں ان لوگوں میں شمار کرتے ہیں جنہوں نے صحابہ سے سحری کے بارے میں حدیث بیان کی۔ داؤد بن محبر نے بحر بن کنیز السقاء سے انہوں نے عمران القصیر سے انہوں نے ابوسعید سکندری سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم سحری کھایا کرو کہ اس میں برکت ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۱۔ حضرت ابوسعید مولی ابی اسیدؓ

حضرت ابوسعید مولی ابواسید۔ ان سے ابونضرہ نے حضرت عثمان کی شہادت کا واقعہ بالتفصیل بیان کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۲۔ حضرت ابوسعید انصاریؓ

حضرت ابوسعید انصاری۔ اسماء دختر یزید بن سکن کے شوہر تھے۔ ابونعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے نزدیک یہ ابوسعید بن مثنی ہیں۔

مہاجر بن دینار سے مروی ہے کہ ابوسعید انصاری یوم الدار کے موقعہ پر مروان بن حکم کے پاس سے گزرے وہ مرا پڑا تھا۔ وہ کہنے لگے اے ابن زرقاء! اگر مجھے علم ہوتا کہ تو زندہ ہے تو میں تجھ پر ٹوٹ پڑتا۔ اس پر عبدالملک نے بہت برا منایا۔ جب عبدالملک باپ کا جانشین ہوا تو اس نے ابوسعید کو بلوا بھیجا۔ ابوسعید نے اس سے کہا کے میرے بارے میں تم حضور اکرم کی وصیت پر عمل پیرا ہو۔ اس نے کہا وہ کیا ہے انہوں نے کہا آپ نے فرمایا اپنے محسن کو خوش آمدید کہو اور اس کی برائیوں سے درگزر کرو عبدالملک نے انہیں معاف کر دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۳۔ حضرت ابوسعید بن زیدؓ

حضرت ابوسعید بن زید۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کا ذکر مسند الشامین اور مسند الکوفین میں کہا ہے کہ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جابر سے انہوں نے شعبی سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں ابوسعید بن زید کی تصدیق کرتا ہوں کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا اور آپ کھڑے ہوگئے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ قطیعی کی رپورٹ میں اسی طرح مذکور ہے۔ طبرانی نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے باسنادہ اسی طرح روایت کی ہے ہاں البتہ انہوں نے ابوسعید خدری کا نام لیا ہے اور یہ درست معلوم ہوتا ہے۔

۵۹۵۴۔ حضرت ابوسعید سعد بن مالکؓ

حضرت ابوسعید۔ سعد بن مالک بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر (وہ خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرجی انصاری خدری ہیں) اور خدرہ اور خدارہ دونوں بھائی اور انصار کے دو ضمنی قبیلے تھے چنانچہ ابوسعید خدری تھے اور ابومسعود قبیلہ خدارہ سے تھے۔ ابوسعید قتادہ بن نعمان کے اخیافی بھائی اور حضور اکرم ﷺ کی احادیث کے حافظ اور عالم فاضل اور عاقل تھے۔

ابوسعید سے مروی ہے کہ جب وہ تیرہ برس کے تھے۔ تو غزوۂ خندق کے موقعہ پر آپ کے سامنے پیش کئے گئے والد ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ اور حضور اکرم ﷺ سے کہہ رہے تھے یارسول اللہ اس کی ہڈیاں مضبوط ہیں مگر آپ نے مجھے مسترد فرمایا دیا۔ واقدی لکھتے ہیں کہ جب ابوسعید پندرہ برس کے تھے تو غزوۂ بنومصطلق میں حضور اکرم کے ساتھ تھے ان کی وفات ۷۴ ہجری میں ہوئی۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ سعد بن مالک کے ترجمہ میں ہم ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے کر آئے ہیں۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۵۔ حضرت ابوسعید بن معلیٰؓ

حضرت ابوسعید بن معلیٰ۔ ایک روایت میں رافع بن معلیٰ اور ایک میں حارث بن معلیٰ مذکور ہے اور رافع کہنے والا غلطی پر ہے کیونکہ رافع بن معلیٰ بدر میں قتل ہوگئے تھے اور ان کے نام کے بارے میں صحیح روایت یہ ہے۔ حارث بن نفیع بن معلیٰ بن لوذان بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب انصاری زرقی۔ ان کی والدہ امیمہ دختر قرط بن خنساء تھیں از بنوسلمہ۔ ان کا نسب ہماری طرف جماعہ اور حبیب بن عبد حارثہ نے ذکر کیا ہے۔ ابوسعید زریق کے بھائی تھے۔

ابوسعید کو زرقی اس بنا پر کہتے ہیں کہ عرب بعض اوقات اپنے بھتیجے کو اس کے مشہور معروف چچا سے منسوب کر دیتے تھے۔ ہم اس کی کئی نظیریں پیش کر آئے ہیں۔

ابوسعید کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ حجازی تھے۔ ان سے حفص بن عاصم اور عبید بن حنین نے روایت کی بقول ابوعمران سے صرف دو حدیثیں مروی ہیں۔ ایک وہ ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ وہ نماز میں مصروف تھے کہ آپ نے انہیں بلایا۔ دوسری وہ حدیث ہے کہ ہم صبح کو بازار جا رہے تھے۔

ابومحمد عبداللہ بن علی بن سویدۃ التکریتی نے باسنادہ تا علی بن احمد المفسر نے بیان کیا کہ ابونصر احمد بن محمد بن ابراہیم المہرجانی نے عبیداللہ بن محمد الزاہر سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز سے انہوں نے علی بن مسلم سے انہوں نے حرمی بن عمارہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوسعید بن معلیٰ سے روایت کی میں نماز پڑھ رہا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور مجھے بلایا۔ میں نماز سے فراغت کے بعد حاضر ہوا تو آپ نے دیر سے آنے کی وجہ دریافت کی میں نے وجہ بیان کی تو آپ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم کیا تم پسند کرو گے کہ میں تمہیں قرآن کی عظیم ترین سورت قبل اس کے کہ تم مسجد سے نکلو۔ یاد کرا دوں آپ گئے وہ سورت نکالی اور میں نے یاد کر لی آپ نے اس پر فرمایا الحمد للہ رب العالمین ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۶۔ حضرت ابوسعید مقبریؓ

حضرت ابوسعید مقبری۔ ان کا نام کیسان مولی لیث تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں مسلمان ہوئے اور قبرستان کے قریب رہتے تھے۔ اس لئے ان کا لقب مقبری پڑ گیا۔ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں مدینے میں فوت ہوئے انہوں نے حضرت عمر سے روایت کی۔ ان کی زیادہ تر احادیث حضرت ابوہریرہ سے مروی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۷۔ حضرت ابوسعیدؓ

حضرت ابوسعید شامی ہیں۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان سے حارث بن یخامر الاشعری نے شامیوں کے بارے میں ان کی حدیث روایت کی۔ حکیم ابوالحسن علی بن احمد بن علی بن ہبل نے ابوالقاسم بن سمرقندی سے انہوں نے عبدالعزیز بن احمد الکتانی سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابونصر اور تمام بن محمد الرازی اور ابونصر محمد بن احمد بن ہارون غسانی سے جو ابن جندی کہلاتے ہیں اور ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسین بن حسن بن ابوالعقب اور ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ القطان سے۔ ان سب نے ابوالقاسم علی بن یعقوب بن ابوالعقب سے انہوں نے ابوزرعہ دمشقی نضری سے۔ انہوں نے ابومسہر سے انہوں نے صدقہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن خالد انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے حارث بن مجد الاشعری سے انہوں نے ایک صحابی سے جن کی کنیت ابوسعید تھی روایت کی کہ وہ عوالی (دیہات) مدینہ سے شہر میں آئے اور ابھی شہر نہیں پہنچے تھے کہ انہیں سخت بھوک لگی وہ ابھی مدینہ کے ایک بازار میں پہنچے تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کو سنا جو اپنے دوست سے کہہ رہا تھا کہ گزشتہ رات کو حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کی ضیافت کی تھی چونکہ مجھے سخت بھوک لگ رہی تھی۔ اس لئے میں فوراً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے گزشتہ رات ضیافت دی تھی۔ فرمایا ہاں مطبخ میں کھانے کا بندوبست تھا میں نے پوچھا بچا کھچا کھانا کیا ہوا؟ فرمایا۔ وہ اٹھوا دیا گیا۔

بعد میں انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ بعد از وفات آپ امت کے آگے ہوں گے یا پیچھے آپ نے فرمایا میں سب سے آگے ہوں گا اور پھر سب ایک ایک کر کے ملتے جائیں گے۔

اسے بشر بن بکر نے ابن جابر سے انہوں نے حارث بن مجد سے انہوں نے اس شخص سے روایت کی جنہوں نے ابوسعید سے سنا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۵۸۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسعید یا ابوسعد۔ انہوں نے حضور اکرم سے دو حدیثیں کیں۔ کثرت سے صلہ رحمی کرو اور ہمسائے سے حسن سلوک سے گھروں کی آبادی ہوتی ہے اور عمریں بڑھتی ہیں۔ ان سے ابوملیکہ نے روایت کی۔ ابوعمرو نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ انصاری تھے مگر ان میں اور اول الذکر کے بارے میں شبہ ہے۔

۵۹۵۹۔ حضرت ابوسفیان بن حارث قریشی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشی ہاشمی۔ حضور اکرم ﷺ کے ابن عم اور رضاعی بھائی تھے۔ دونوں نے حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا تھا۔ ان کی والدہ کا نام غزیہ دختر قیس بن طریف تھا۔ جو فہر بن مالک کی نسل سے تھے۔ اکثر کی رائے ہے کہ ابراہیم بن منذر، ہشام بن کلبی اور زبیر بن بکار انہی کے اسلاف ہیں۔

ابوسفیان کا نام مغیرہ تھا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام تھا اور مغیرہ ان کا بھائی تھا۔ جو لوگ شکل و شباہت میں حضور اکرم ﷺ سے ملتے جلتے تھے وہ جعفر بن ابوطالب، حسن بن علی، قثم بن عباس کے علاوہ ابوسفیان بھی تھے۔ ابوسفیان خوشگو شاعروں میں تھے۔ حضور کی ہجو کے جواب میں حسان بن ثابت نے ذیل کے دو شعر کہے تھے۔

الا ابلغ ابا سفیان عنی مغلغلہ فقد برح الخفاء

''ابوسفیان کو میری طرف سے یہ بات پہنچا دو۔ جو شہر بہ شہر پھیلتی جائے گی کہ چھپی باتیں واضح ہو چکی ہیں۔''

ھجوت محمد افاجبت عنہ وعند اللہ فی ذاک الجزاء

''تو نے رسول کریم کی ہجو کی ہے اور میں ان کی طرف سے جواب دے رہا ہوں اور اس کا بدلہ خدا کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ملے گا۔''

بعد میں ابوسفیان مسلمان ہو گئے اور اسلام کی عمدہ خدمت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابوسفیان بن حارث۔ عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ثنیۃ العقاب کے مقام پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے اور آپ سے ملاقات کی خواہش کی چنانچہ ام سلمہ (ام المومنین) نے حضور اکرم سے درخواست کی یارسول اللہ! آپ کا عم زاد عمہ زاد اور خسر ملاقات کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ عم زاد ہتک عزت کا مرتکب ہوا۔ رہا دوسرا اس نے مکہ میں میرے خلاف کیا کچھ نہیں کیا۔ جب انہیں یہ اطلاع موصول ہوئی۔ اس وقت ابوسفیان کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ اس نے کہا خدا کی قسم! حضور اکرم کو ہمیں ملاقات کی اجازت دینا ہوگی۔ ورنہ میں اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر نکل کھڑا ہوں گا تا آنکہ ہم بھوک اور پیاس سے مر جائیں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو۔ آپ کو رحم آ گیا اور ملاقات کی اجازت دے دی (میرے خیال میں یہ حدیث اس لئے مشکوک ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی شان رحیمی کے خلاف ہے کہ آپ ملاقات سے انکار فرما دیں۔ مترجم) ابوسفیان نے معذرت میں ذیل کے اشعار پیش کئے۔

لعمرک انی یوم احمل رایۃ لتغلب خیل اللات خیل محمد

''بخدا! وہ دن بھی تھے جب میں نے لات کے لشکر کو محمد کے لشکر کے خلاف کامیاب کرانے کے لئے علم بلند کیا تھا۔''

لکا المظلم الحیران اظلم لیلہ فھذا او انی حین اھدی فاھتدی

''میں اس وقت اندھیرے میں پھنسے ہوئے حیران آدمی کی طرح تھا۔ اب جب خدا نے مجھے ہدایت دی ہے۔ میں سیدھے راستے پر چل رہا ہوں۔''

ھدانی ھاد غیر نفسی ودلنی علی اللہ من طردتہ کل مطرد

ایک ہدایت کار نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا اور میری ذات کو بدل دیا اور اس نے خدا کی طرف میری راہ نمائی کی۔ جسے میں بالکل چھوڑ چکا تھا۔

اصد وانأی جاھد اعن محمد وادعی وان لم انتسب من محمد

''اس وقت میں محمد رسول اللہ سے روکتا تھا اور دور بھاگتا تھا اور اگرچہ میں محمد سے منسوب ہونا نہیں چاہتا تھا لیکن مجھے لوگ ان سے منسوب کرتے ہیں۔''

حضرت ابوسفیان حضوا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے موقعہ پر اور غزوۂ حنین میں موجود تھے اور وہاں ان کو ایک عمدہ آزمائش پیش آئی۔

اسی اسناد سے یونس نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے والد جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی مالک بن عوف نضری اپنے ساتھیوں کو لئے حنین کو روانہ ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نکل گیا اور اس نے وادی کے اطراف و جوانب میں اور گھاٹیوں میں اپنے آدمی چھپا دیئے جب رسول کریم اور صحابہ صبح کے اندھیرے میں وادی میں داخل ہوئے تو وہاں چھپے سواروں نے اچانک اس زور کا حملہ کیا کہ اسلامی پیادہ بھاگ کھڑی ہوئی اور شتر سوار بری طرح باہم ٹکرائے جب آپ نے یہ حالت دیکھی تو بھاگتوں کو واپس بلایا اہل بیت میں سے آپ کے ساتھ حضرت علی ابوسفیان، فضل بن عباس اور ربیعہ رہ گئے تھے۔ مہاجرین میں سے صرف حضرت ابوبکر اور حضرت عمر، حضرت عباس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی۔ جب لوگ واپس آ گئے تو آپ نے ابوسفیان کو جنت کی بشارت دی اور فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم حمزہ کے جانشین ہو گے۔ ان کا شمار فضلائے صحابہ میں ہوتا تھا۔ روایت ہے کہ جب فوت ہونے لگے تو کہنے لگے مجھ پر رونا مت کیونکہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ میں نے اپنے دامن کو کسی گناہ سے آلودہ نہیں کیا۔

اسی اسناد سے ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ ابوسفیان نے حضور اکرم ﷺ کی وفات پر ذیل کے اشعار کہے۔

ارقت وبات لیلی لا یزول　　　ولیل اخو المصیبة فیه طول

''میں آنسو بہا رہا ہوں اور میری رات ختم نہیں ہوتی اور مصیبت زدہ آدمی کی رات طویل تر ہوتی ہے۔''

واسعدنی البکاء وذاک فیما　　　اصیب المسلمون به قلیل

''اس رونے سے مجھے سعادت نصیب ہوئی اور یہ ایسی مصیبت ہے کہ مسلمانوں کو کم ہی ایسی مصیبت سے پالا پڑا ہے۔''

فقد عظمت مصیبة وجلت　　　عشیة قیل قد قبض الرسول

''جس شام یہ خبر پھیلی کہ رسول کریم فوت ہو گئے ہیں۔ اس مصیبت میں عظمت اور جلال پیدا ہو گیا۔''

وتصبح ارضنا مما عراها　　　تکاد بنا جوانبها تمیل

''اور ہماری زمین سرمازدہ ہو گئی اور قریب تھا اور اس کے کنارے ہمیں ساتھ لئے ایک طرف کو جھک جائیں۔''

فقدنا الوحی والتنزیل فینا　　　یروح به ویغدو جبریل

''وحی ختم ہو گئی اور قرآن جسے جبرئیل صبح و شام لایا کرتے تھے۔ اترنا بند ہو گیا۔''

وذاک احق ما سالت علیه　　　نفوس الناس او کادت تسیل

''چاہیے تو یہ تھا کہ لوگوں کی روحیں سیلاب کی طرح بہنے لگ جاتیں لیکن ایسا نہیں ہوا عجب نہیں کہ اب بہنے لگ جائیں۔''

نبی کان یجلو الشک عنا　　　بما یوحی الیه وما یقول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضور نبی کریم ایسے نبی تھے جو ہمارے شکوک کو وحی کے ذریعے سے یا اپنے ارشادات سے رفع فرما دیا کرتے تھے۔''

ویھدینا فلا نخشی ضلالا علینا والرسول لنا دلیل

''آپ ہمیں ہدایت فرماتے ہیں۔ اس لئے ہمیں گمراہی کا کوئی ڈر نہیں اور آپ ہمارے لئے دلیل راہ ہیں۔''

فلم تر مثلہ فی الناس حیا ولیس لہ من الموتی عدیل

''تمہیں زندہ لوگوں میں نہ تو آپ کا کوئی مثیل نظر آئے گا اور نہ فوت ہو جانے والوں میں۔''

افاطم ان جزعت فذاک عذر وان لم تجزعی فھو السبیل

''اے فاطمہ اگر تو اس موقعہ پر جزع فزع کرے۔ تو تو معذور ہے اور اگر نہ روئے تو یہ بھی ایک مروج طریقہ ہے۔''

فعودی بالعزاء فان فیہ ثواب اللہ والفضل الجلیل

''اے فاطمہ! تو ماتم کر کیونکہ اس میں خدا کی طرف سے تجھے ثواب ملے گا اور یہ بہت بڑی نیکی ہے۔''

وقولی فی ابیک ولا تملی وھل یجزی بفعل ابیک قیل

''اور تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے والد) کی مدح کر اور مت اکتا کیونکہ مدحیہ اقوال کی کوئی تعداد بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال کی حریف نہیں ہو سکتی۔''

فقبر ابیک سید کل قبر وفیہ سید الناس الرسول

''اور آپ کے والد کی قبر تمام قبروں کی سردار ہے کیونکہ اس میں رسول کریم دفن ہیں۔ جو تمام انسانوں کے سردار ہیں۔''

اور ابوسفیان نے ۲۰ ہجری میں وفات پائی۔ ان کی وفات کی وجہ یہ تھی کہ حج کے موقعہ پر حجام نے ان کا سر مونڈا۔ تو اس نے مہاسے کو کاٹ دیا جو ان کے سر میں تھا۔ بیمار پڑ گئے اور حج سے واپسی پر مدینے میں فوت ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک روایت میں ہے کہ اپنے بھائی نوفل کی وفات کے تقریباً چار ماہ بعد فوت ہوئے۔ انہوں نے وفات سے تین دن پہلے خود اپنی قبر کھود لی تھی اور ہجرت کا پندرھواں برس تھا۔ واللہ اعلم۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۰۔ حضرت ابوسفیان بن حارثؓ

حضرت ابوسفیان بن حارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری اوسی۔ ایک روایت میں ہے کہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ اور ایک میں غزوۂ خیبر کا ذکر ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عمران بن سعد بن سہل بن حنیف سے انہوں نے بنو عمرو بن عوف کے ایک آدمی سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ غزوۂ احد کو روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ ابوسفیان اور ایک صحابی بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ ان صاحب نے دعا کی اے اللہ! تو مجھے اس غزوے میں شہادت نصیب فرما اور مجھے میرے اہل و عیال کی طرف واپس نہ کر۔ ابوسفیان نے دعا کی اے اللہ تو مجھے میرے اہل و عیال کی طرف واپس کرنا تاکہ انکی کفالت کروں، حضور کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور ان کی صحبت سے مستفیض ہوں۔ لڑائی میں ابوسفیان شہید ہو گئے اور دوسرے صحابی بچ کر آ گئے۔ صحابہ نے حضور اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوسفیان کی نیت زیادہ مبنی بر اخلاص تھی۔ ابن اسحٰق نے تذکرہ غزوۂ احد کے سلسلے میں اسی طرح بیان کیا ہے اور پھر ان کا ذکر ان لوگوں میں بھی کیا ہے۔ جو غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔ واللہ اعلم

۵۹۶۱۔ حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشی اموی۔ یزید اور معاویہ کے والد تھے سال فیل سے دس برس پیشتر پیدا ہوئے سرداران قریش سے تھے اور تجارت پیشہ تھے۔ ہر سال قریش کا مال تجارت لے کر شام اور قرب و جوار کے ممالک میں جاتے تھے اور سرداران قریش کا جھنڈا عقاب ان کی تحویل میں تھا۔ جب بھی جنگ کی تیاری ہوتی۔ تو قریش اکٹھے ہوتے اور علم سردار لشکر کے ہاتھ میں دے دیتے قریش میں تین آدمیوں (عتبہ، ابوجہل اور ابوسفیان) کو صاحب الرائے سمجھا جاتا تھا لیکن جب اسلام آیا تو صاحب الرای ابوسفیان نے پیٹھ پھیر لی اور یہی سردار تھا۔ جو احد کے معرکے میں تمام قریش کو اپنے ساتھ کھینچ لایا حالانکہ اس سے پیشتر سوائے معرکہ ذات نکیف (جو بنو کنانہ کے خلاف لڑا گیا تھا) اور جس کی قیادت عبدالمطلب نے کی تھی، قریش کبھی فرد واحد کی کمان کے تحت نہیں لڑے تھے یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے۔

ابوسفیان، حضرت عباس کے دوست تھے اور فتح مکہ کی رات کو ایمان لائے تھے۔ غزوۂ حنین میں موجود تھے اور آپ نے ابوسفیان اور ان کے دو بیٹوں یزید اور معاویہ کو ایک ایک سو اونٹ اور چالیس چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی تھے۔ نیز طائف کے محاصرے میں بھی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ اس موقعہ پر ان کی آنکھ اندھی ہو گئی تھی اور دوسری جنگ یرموک میں اندھی ہو گئی تھی جس کی کمان، ان کے بیٹے یزید کے ہاتھ میں تھی۔ وہ اس جنگ میں مصروف پیکار تھے اور زور زور سے کہہ رہے تھے، اے اللہ کی مدد ہمارے قریب آ، ہمارے قریب آ، سواروں کے بڑے بڑے جتھوں کے سامنے کھڑے ہو کر انہیں اکساتے اور کہتے، اللہ اللہ تم عرب ہو اور اسلام کے مددگار رہو اور تمہارے دشمن رومی ہیں اور کفر کے مددگار ہیں۔ اے اللہ، آج کا دن تیرے دنوں میں سے ہے۔ اے اللہ تو اپنے بندوں پر اپنی فتح نازل فرما۔

مروی ہے کہ جب ابوسفیان ایمان لائے اور مسلمانوں کے بڑے بڑے ہجوم دیکھے تو حضرت عباس سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بادشاہی نہیں بلکہ نبوت ہے۔ ابوسفیان نے کہا پھر تو اس کے کیا کہنے۔

ابن زبیر سے مروی ہے کہ معرکہ یرموک میں جب ابوسفیان رومیوں کو دیکھتے تو کہتے اے رومیو! بس کرو اور جب مسلمان سامنے آتے تو کہتے:

"یہ زرد رنگ والے، روم کے حاکم ہیں۔ ان کا نام بھی باقی نہیں رہے گا۔"

اس طرح کی اور کئی باتیں ان سے مذکور ہیں لیکن بلا ثبوت چونکہ یرموک کی جنگ میں ان کی دوسری آنکھ بھی ضائع ہو گئی تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ دشمن سے دور ہوتے تو ان کی آنکھ نہ ضائع ہوتی۔

وہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے لیکن اسلام کی خوب خدمت کی اور خلافت عثمان کے دوران میں ۳۱ یا ۳۲ یا ۳۳ یا ۳۴ ہجری میں فوت ہوئے۔ حضرت عثمان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ایک روایت میں ہے کہ امیر معاویہ نے پڑھائی ان کی عمر ۸۸ برس یا ۹۳ برس یا کم وبیش تھی۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۲۔ حضرت ابوسفیانؓ والد عبداللہ

حضرت عبداللہ بن ابوسفیان کے والد تھے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ حدیث روایت کی کہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ وہ مدنی ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے اس حدیث کے مرسل ہونے کا خدشہ ہے۔

۵۹۶۳۔ حضرت ابوسفیان بن محصن رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسفیان بن محصن۔ انہوں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ حج کیا۔ ان سے عدی مولی ام قیس نے روایت کی۔ احمد بن حازم نے صالح مولی التوامہ سے انہوں نے عدی مولی ام قیس سے انہوں نے سفیان بن ابومحصن سے روایت کی کہ ہم نے یوم النحر کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جمرۃ العقبہ پر کنکریاں پھینکیں اور پھر ہم نے کرتے پہن لئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے لیکن ابوسنان نام لکھا ہے اور ابوسفیان کو غلط کہا ہے اور باسنادہ ابراہیم بن محمد اسلمی سے انہوں نے صالح سے انہوں نے عدی سے انہوں نے ابوسنان سے حدیث رمی بیان کی۔

۵۹۶۴۔ حضرت ابوسفیان مدلوک رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسفیان مدلوک۔ وہ اپنے آزاد کردہ غلام کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہر دو مسلمان ہو گئے۔ پھر آپ نے برکت کے لئے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی۔ چنانچہ عمر بھر ان کے وہ بال سیاہ رہے اور باقی سفید ہو گئے تھے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۵۔ حضرت ابوسفیان بن وہب رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسفیان بن وہب بن ربیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دوادن بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ یہ جعفر المستغفری کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۶۔ حضرت ابوسکینہ شامی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسکینہ شامی۔ حمص میں سکونت کر لی تھی۔ ابوعمر کہتے ہیں مجھے ان کا نام معلوم ہے نہ نسب ایک روایت میں محلم آیا ہے مگر بلا ثبوت۔ ان سے بلال بن سعد الواعظ نے روایت کی ہے اور بلا دلیل صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوسکینہ کی مروی احادیث میں سے ایک وہ ہے' جو یحییٰ بن محمود بن سعد نے باسنادہ ابوبکر بن عاصم سے انہوں نے محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادریس سے انہوں نے ابوتوبہ سے انہوں نے یزید بن ربیعہ سے انہوں نے بلال بن سعد سے انہوں نے ابوسکینہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی قیمت سے تم ایک غلام خرید سکو تو خرید کر اسے آزاد کردو اس طرح اللہ تمہارے ہر عضو کو غلام کے آزاد کردہ ہر عضو کے بدلے میں نار جہنم سے آزاد کردے گا۔ ایک روایت کے مطابق ان کی یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ انہیں صحبت میسر نہیں آئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۷۔ حضرت ابوسلالہ اسلمیؓ

حضرت ابوسلالہ اسلمی یا ابوسلالہ سلمی یا ابوسلام سلمی۔ اکثر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا۔ عاصم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عبیداللہ سے انہوں نے ابوسلالہ اسلمی سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی ہی تم میں ایسے زعما پیدا ہوں گے کہ تمہارا رزق ان کے قبضے میں ہوگا۔ وہ تم سے باتیں کریں گے اور جھوٹ بولیں گے۔ بداعمالی کے مرتکب ہوں گے اور تم سے اس وقت تک خوش نہ ہوں گے جب تک تم ان کی بدعملی کے مداح نہیں بنو گے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرو گے اور جو وہ مانگیں گے ان کے حوالے نہیں کرو گے۔ جب وہ تم پر ظلم کریں۔ تو ان سے جنگ کرو جو ایسی لڑائی میں مارا گیا۔ وہ میرا ہوگا اور میں اس کا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۸۔ حضرت ابوسلام ہاشمیؓ

حضرت ابوسلام ہاشمی۔ حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے خلیفہ نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور بنو ہاشم بن عبد مناف کے مولی تھے۔ شعبہ نے ابوعقیل ہشام بن بلال سے انہوں نے سابق بن ناجیہ سے انہوں نے ابوسلام سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو بھی حر یا غلام مسلمان صبح وشام تین بار یہ کہے کہ میں اللہ کو اپنا رب' اسلام کو اپنا دین اور محمد رسول اللہ کو اپنا نبی مانتا ہوں۔ اللہ اسے قیامت کے دن ضرور راضی کرے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۶۹۔ حضرت ابوسلامہ ثقفیؓ

حضرت ابوسلامہ ثقفی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کا نام عروہ تھا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۰۔ حضرت ابوسلالہ سلامیؓ

حضرت ابوسلامہ سلامی اور ابوسلالہ الحنینی۔ ابوعمر کے مطابق دونوں ایک ہیں اور نام خداش تھا۔ ابوسلامہ سلامی یا سلمی ان کا ذکر ایک حدیث میں ملتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اس کی ماں کے بارے میں تین دفعہ حسن سلوک کا حکم دیا اور باپ کے بارے میں ایک بار خداش کے ترجمہ میں ہم نے ان کا ذکر زیادہ تفصیل سے کیا ہے ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ایک روایت میں حنینی ہیں اور ایک روایت میں یہ سلمی تھے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی کے والد لیکن یہ غلط ہے۔

۵۹۷۱۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسدؓ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کا نام عبداللہ بن عبدالاسد تھا اور والدہ برہ دختر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالمطلب تھی اور قدیم الاسلام تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ابوعبیدہ بن حارث ابوسلمہ بن عبدالاسد ارقم بن ابوارقم اور عثمان بن مظعون حضور اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے حضور اکرمؐ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور شہادت دی کہ آپ ہدایت اور راستی پر ہیں اس کے بعد کوئی اور لوگ مسلمان ہو گئے جن میں سعید بن زید بھی تھے چنانچہ وہ اپنی بیوی ام سلمہ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کر گئے۔ وہاں سے واپس آ کر مدینے کو ہجرت کر گئے غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے۔ آخر الذکر میں زخمی ہو گئے۔ زخم مندمل ہو گیا تھا مگر پھر ہرا ہو گیا اور فوت ہو گئے بقول ابوعمران کی وفات جمادی الآخر میں ہجرت کے تیسرے سال واقع ہوئی۔

ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابن عمر بن ابوسلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو ذیل کی دعا پڑھا کرو۔

انا للہ و انا الیہ راجعون. اللھم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیھا وابدلنی خیرا منھا.

جب ابوسلمہ فوت ہو گئے میں نے یہ دعا پڑھی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے نکاح کرلیا اور اس طرح جناب ام سلمہ کو بہتر رفیق حیات میسر آ گئے۔

۵۹۷۲۔ حضرت ابوسلمہؓ جد عبدالحمید بن سلمہ

حضرت ابوسلمہ۔ عبدالحمید بن سلمہ انصاری کے دادا تھے۔ جب ان کے والدین میں سے ایک نے اسلام قبول کیا تو حضور اکرمؐ نے انہیں اختیار دیا کسی ایک کے پاس رہنے کا۔ ان کا نام رافع تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۳۔ حضرت ابوسلمہؓ

حضرت ابوسلمہ صحابی ہیں۔ اور نسب نامعلوم ہے حاکم ابواحمد نے کتاب الکنیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے نیز حاکم ابوعبداللہ نے بھی انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن یزید بن مسلم منقری سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی کہ کہمس الہلالی کہنے لگے کیا میں تمہیں خلیفہ عمر کی بات نہ سناؤں۔ انہوں نے کہا ضرور سناؤ کہنے لگے۔ میں خلیفہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت نے آ کر خلیفہ سے اپنے خاوند کی شکایت کی اس میں بھلائی کم اور برائی زیادہ ہے۔ خلیفہ نے دریافت کیا تمہارا خاندان کون ہے اس نے جواب دیا ابوسلمہ خلیفہ نے کہا وہ تو سچا آدمی ہے اور اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۴۔ حضرت ابوسلمیٰؓ راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوسلمیٰ حضور اکرمؐ کے چرواہے تھے اور ان کا نام حریث کوفی یا شامی تھا۔ ان سے ابوسلام اسود اور ابومعمر عباد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالصمد نے روایت کی۔

فتیان بن محمد بن سودان نے ابونصر احمد بن محمد بن عبدالقاہر طوسی سے انہوں نے حسین بن نقور سے انہوں نے ابوالقاسم عیسیٰ بن علی بن جراح سے انہوں نے ابوالقاسم البغوی سے انہوں نے ابوکامل جحدری سے انہوں نے عباد بن عبدالصمد سے انہوں نے ابوسلمی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ایسی حالت میں ملے کہ خدا کی وحدانیت' میری رسالت کا قائل ہو اور قیامت اور حساب کتاب پر ایمان رکھتا ہو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کیا آپ نے حضور اکرم ﷺ سے یہ بات سنی ہے انہوں نے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور کہا کہ میں نے ان کانوں سے بارہا یہ بات سنی ہے۔

فضل بن حسین نے عباد بن عبدالصمد سے روایت کی کہ میں ایک موقعہ پر کوفے میں تھا کہ ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ اس پر ایک آدمی نے جن کا نام ابومسعر تھا آواز دی اور پوچھا کیا آپ حضور اکرمؐ کے خادم رہے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں آپؐ کی بکریاں چرایا کرتا تھا ابومسعر نے کہا اچھا! ہمیں کوئی حدیث سناؤ اس نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں میزان میں بڑا وزن رکھتی ہیں سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ ابوسلمی سے ابوسلام نے یہی روایت بیان کی ہے اور اس میں ان سے اختلاف کیا گیا ہے۔ ان سے ایک حدیث کی روایت کی گئی۔ جو انہوں نے حضور اکرم کے ایک خادم سے سنی تھی اور ابوسلام نے یہ حدیث ابوثوبان سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۵۔ حضرت ابوسلمیؓ

حضرت ابوسلمی۔ حضور اکرمؐ سے ملاقات کی مگر آپ سے صرف ایک بات انہیں یاد رہ گئی ہے کہ ایک بار حضور اکرمؐ نے نماز صبح میں سورۃ اذا الشمس کورت پڑھی۔ ان سے سری بن یحییٰ نے روایت کی۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے والد کو سناوہ کہتے تھے کہ میں نے حسان بن عبداللہ سے پوچھا کیا سری بن یحییٰ کی ملاقات ابوسلمی سے ہوئی تھی انہوں نے کہا ہاں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۶۔ حضرت ابوسلمیؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوسلمی حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ اول ذکر حضور اکرم ﷺ کے چرواہے ہیں یا کوئی اور ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۷۔ حضرت ابوسلیط انصاریؓ

حضرت ابوسلیط انصاری مدنی۔ نام اسیرہ بن عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری تھا۔ ان کی والدہ آمنہ دختر عجرہ کعب بن عجرہ کی بہن تھی۔ بقول کلبی ان کا نام سبرہ تھا۔ غزوۂ بدر اور بعد کے غزوات میں موجود رہے۔ ابونعیم کے مطابق ان کا نام اسیرہ بن عمرو تھا اور ایک روایت میں ابن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ تا ابوبکر بن ابو عاصم ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن ضمرہ فزاری سے انہوں نے عبداللہ بن ابوسلیط سے انہوں نے اپنے والد سے جو بدری تھے۔ روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے گدھوں کے گوشت سے منع کیا کہ ہنڈیا اس کے گوشت سے گندی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں ان کے ظاہر ہی کو کافی سمجھنا چاہیے۔

عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے ابوالقاسم ہبتہ اللہ بن محمد بن عبدالواحد سے انہوں نے محمد بن بزاز سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن یونس قرشی سے انہوں نے عبدالعزیز بن یحییٰ (مولی عباس بن عبدالمطلب) سے انہوں نے محمد بن سلیمان بن سلیط انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا ابوسلیط سے جو بدری ہیں روایت کی۔ جب حضور اکرمؐ ہجرت کو حضرت ابوبکرؓ عامر بن فہیرہ (مولی ابوبکر) اور ابن اریقط کے ساتھ (جو راہ نمائی کر رہے تھے) ہجرت کو روانہ ہوئے تو ام معبد خزاعیہ کے پاس سے جو آپ کو نہیں جانتی تھی گزرے پوچھا کیا دودھ ہے اس نے کہا نہیں ریوڑ چرنے گیا ہوا ہے فرمایا وہ بکری جو مکان کے کونے میں کھڑی ہے؟ ام معبد نے کہا وہ بیماری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکی۔ کیا ہم اس کا دودھ دوھ سکتے ہیں اس نے کہا یہ تو گابھن ہی نہیں ہوئی دودھ کیا دے گی حضور اکرم نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو وہ آرام سے کھڑی ہو گئی آپ نے برتن طلب فرمایا تو لوگ جمع ہو گئے دودھ دوھا گیا اور برتن بھر گیا حاضرین نے خوب سیر ہو کر پیا آپ نے پھر دودھ دوھا اور اسے ام معبد کے پاس ہی چھوڑ کر رخصت ہو گئے۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۸۔ حضرت ابوالسمحؓ

حضرت ابوسمح۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک روایت کی رو سے خادم تھے بروایتے نام زیاد تھا۔ ان سے چھوٹی لڑکی اور لڑکے کے پیشاب کے بارے میں حدیث مروی ہے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن ابومنصور نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مجاہد بن موسیٰ اور عباس بن عبدالعظیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے یحییٰ بن ولید سے انہوں نے محل بن خلیفہ سے انہوں نے ابوالسمح سے روایت کی کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرمانے لگتے تو فرماتے میرے قریب آ جاؤ۔ میں پیٹھ آپ کی طرف کر لیتا۔ اور یوں آپ کو ڈھانپ لیتا۔ کبھی ایسا ہوتا کہ حسن یا حسین لائے جاتے وہ آپ کے سینے پر پیشاب کر دیتے۔ میں آ کر دھو دیتا۔ حضور اکرم فرماتے۔ لڑکی کا پیشاب دھو دیا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مار دیے جائیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۷۹۔ حضرت ابوسنابل بن بعککؓ

حضرت ابوسنابل بن بعکک بن حجاج بن حارث بن سباق بن عبدالدار۔ ابوعمر اور ابن کلبی نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابن اسحٰق کے مطابق ان کا نسب السنابل بن بعکک بن حارث بن عمیلہ بن سباق ہے۔ ابونعیم نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور نام عمرو لکھا ہے۔ ایک روایت میں حبہ مذکور ہے۔ ان کی والدہ عمرہ دختر اوس العذریہ از بنو عذرہ بن سعد ہذیم تھی۔ فتح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ مولفتہ القلوب سے تھے اور شاعر تھے کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے کہ میرے باپ نے حدیث بیان کی حسین بن محمد سے اس نے شیبان سے انہوں نے منصور سے (ح) احمد نے کہا کہ عفان نے شعبہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے ابوالسنابل سے روایت کی کہ سبیعہ دختر حارث نے اپنے خاوند کی وفات کے تیرہ یا پندرہ دن کے بعد ایک بچہ جنا۔ جب وہ نفاس سے فارغ ہوئی۔ تو اس نے نکاح کی خواہش کی لیکن ابوالسنابل نے اسے ناپسند کیا اور حضور اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا فرمایا اگر تمہاری خواہش ہے تو اس کی عدت تو گزر چکی ہے۔

ابواحمد عسکری ہیں۔ کہ قریش میں ایک اور ابوالسنابل بھی تھے۔ جن کا نام عبداللہ بن عامر بن کریز تھا اور بار ہا دونوں میں اشتباہ ہو جاتا۔ بقول ابن ماکولا حبہ بھی ہے اور حنہ بھی۔

۵۹۸۰۔ حضرت ابوسنان اسدیؓ

حضرت ابوسنان اسدی۔ نام وہب بن عبداللہ یا عبداللہ بن وہب یا عامر تھا مگر آخر الذکر درست نہیں۔ ایک روایت میں وہب بن محصن بن حرثان بن قیس بن لبہ بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ ہے اگر ان کا نام وہب بن محصن حرثان ہو۔ تو پھر یہ عکاشہ بن محصن کے بھائی ہیں اور ان کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ درست ہے۔ ان کا بیٹا سنان بن ابوسنان تھا اور بنو عبدشمس کے حلیف تھے۔ ابوسنان غزوۂ بدر میں شامل تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ شرکائے بدر ابوسنان بن محصن کا ذکر کیا ہے وہ اپنے بھائی عکاشہ سے تقریباً بیس برس بڑے تھے۔ نیز ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے چالیس برس کی عمر میں ۵ ہجری میں وفات پائی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب حضور اکرمؐ نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ بروایت شعبی و زر بن حبیش سب سے پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کی۔ وہ ابوسنان بن وہب اسدی تھے حضور اکرمؐ نے ان سے پوچھا تم کس پر بیعت کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو کچھ آپ کے دل میں ہے۔ واقدی کے مطابق اول از ہمہ سنان بن ابوسنان نے بیعت کی۔ یعنی اپنے باپ سے بھی پہلے بیعت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوسنان بن محصن نے حضور اکرمؐ کے ساتھ حج کیا۔ ان سے عدی مولی ام قیس نے روایت کی۔ ابوعبداللہ نے ان کا ذکر ابوسفیان بن محصن کے تحت کیا۔ ابونعیم کے مطابق یہ ابوسنان ہیں۔ بہ قول جعفر ابوسنان جو عکاشہ کے بھائی کے بیٹے یعنی بھتیجے ہیں۔ اپنے بیٹے سمیت غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ بروایتے ان کا نام وہب بن عبداللہ بن محصن یا عبداللہ بن وہب تھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوسفیان بن محصن کے تحت ابونعیم کا قول بیان ہو چکا ہے لیکن ابن مندہ نے ابوسنان کے نام کو دوبارہ لکھا اور بیان کیا کہ ابوسنان بن وہب اسدی وہ پہلے آدمی ہیں۔ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت رضوان کی اور یہی روایت ہے۔ زر بن حبیش کی بعض اقوال میں ان کا نام ابوسنان بن محصن مذکور ہے اگرچہ ابن مندہ نے ان کا ذکر نہیں کیا مگر ان کی مراد یہی ہے اور ابن مندہ نے ان کے نسب کے بارے میں تمام اقوال کا ذکر نہیں کیا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم ان کے خلاف استدراک کریں کیونکہ یہ ابن مندہ کی عادت ہے کہ وہ انساب کو کاملاً بیان نہیں کرتے۔ رہا ان کے بارے میں ابوموسیٰ کا یہ قول کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت کے رو سے ان کا نام وہب بن عبداللہ بن محصن ہے۔ ہم ان کے نام اور نسب کے سلسلے میں اس روایت کا ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم

اگر ابن مندہ دونوں ترجموں میں اپنا وہم واضح کر دیتے۔ تو اچھا ہوتا کیونکہ انہوں نے ایک ترجمہ ابوسفیان بن محصن کا لکھا ہے اور دوسرے ترجمہ میں ابوسفیان بن وہب لکھ کر دونوں آدمیوں کو ایک قرار دیا ہے پہلے کا نام ابوسفیان بن محصن لکھا اور کنیت غلط کر دی اور دوسرے کا نام ابوسفیان بن وہب لکھا۔ یہ چند آدمیوں کا قول ہے جب کہ اکثر کا خیال یہ ہے کہ ان کا نام وہب تھا اور چونکہ ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے۔ اس لئے مناسب یہ تھا کہ مشہور تر قول کا ذکر کرتے۔

واقدی سے منقول ہے کہ ابوسنان ۵ ہجری میں فوت ہوئے اور آگے تحریر کیا ہے کہ یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کی۔ بظاہر ان دو باتوں میں تناقض معلوم ہوتا ہے مگر فی الحقیقۃ ایسا نہیں ہے کیونکہ بقول واقدی سب سے پہلے بیعت رضوان کرنے والے ان کے بیٹے سنان تھے اور جو شخص ابوسنان کو بیعت رضوان کا پہلا آدمی کہتا ہے۔ وہ ان کا سال وفات ۵ ہجری نہیں تسلیم کرتا۔

۵۹۸۱۔ حضرت ابوسنان اشجعیؓ

حضرت ابوسنان اشجعی۔ حضور اکرم ﷺ نے بروع دختر واشق کے بارے میں جو فیصلہ دیا تھا ابوسنان اس کے عینی شاہد ہیں۔ بروایت ان کا نام معقل بن سنان تھا۔

خطیب عبداللہ بن احمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے خلاس بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود کے پاس ایک عورت کا مقدمہ لایا گیا۔ جس کا خاوند فوت ہو چکا تھا لیکن نہ تو اس نے مجامعت کی تھی اور نہ اس کا مہر مقرر کیا تھا کہ وہ اس کے بارے میں فتویٰ دیں۔ انہوں نے ایک مہینے کے بعد فیصلہ دینے سے پہلے دعا کی۔ اے خدا اگر میرا فیصلہ درست ہے۔ تو میری طرف سے ہے اگر غلط ہے تو میرے فہم کا قصور ہے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس عورت کو خاوند کے خاندان کی خواتین کا مہر مثل ملے گا اور وہ میراث کی حق دار ہوگی اور حسب معمول عدت بسر کرنا ہوگی۔ اس پر بنو اشجع کا ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے قبیلے کی ایک لڑکی بروع دختر واشق کے متعلق ایسا ہی فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ ابن مسعود نے حکم دیا کہ گواہ پیش کرو۔ اس پر ابوسنان اور جراح اشجعی نے شہادت دی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۲۔ حضرت ابوسنان بن صیفیؓ

حضرت ابوسنان بن صیفی بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احزاب میں شہید ہوئے۔ اسے جعفر نے ابن اسحٰق سے نقل کیا ہے۔ ابن کلبی نے ان کا نام سنان بن صیفی لکھا ہے اور ہمارے پاس مغازی ابن اسحٰق کے جو ذرائع ہیں۔ ان کے مطابق سنان کے ساتھ کنیت مذکور نہیں ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ترجمہ اسی طرح اسماء کی ذیل میں لکھا ہے اور کنیت نہیں لکھی۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ